

نا انیک رفتگاں ضائع مکن

محبوب

الکتاب

تعریف الکتب و الکتاب  
فی

خدا بخش خاں

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ







ماہنامہ رشک انشا اللہ تعالیٰ

# ماہنامہ رشک

فی  
تصريف الكتب والكتاب



خدا بخش خاں

خدا بخش اینڈ سون پبلک لائبریری



137428

• کتبہ جامعہ ملیہ، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

تقسیم کار:

صدر دفتر:

• کتبہ جامعہ ملیہ، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

شاخیں:

• کتبہ جامعہ ملیہ، اردو بازار، دہلی - 110006

• کتبہ جامعہ ملیہ، پرنسس بڈنگ، بمبئی - 400003

• کتبہ جامعہ ملیہ، لونیورٹی پارک، علیگر، 202003

پہلی بار: 1899ء

دوسری بار: 1991ء

قیمت: دو سو روپے

برقی آرٹ پریس (پروڈیوٹرز) کتبہ جامعہ ملیہ، بوڈی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی میں طبع ہوئی

محبوب الالباب

اولین فہرست توضیحی کتب خانہ خدائے بخش





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
الذي كنا لن ندر

کتاب لاجواب فیض انتساب بسند خاطر ہر شیخ و شاہ سے ہے

کِتَابُ الْجَوَابِ  
عَنِ الرَّبِّ الْكَاتِبِ

فِي

تَعْرِيفِ الْكُتُبِ الْكُتَابِ

از رشحات قلم فیض رستم عابد خان بہادر مولوی  
مذاہبش خالصا حب میر مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد دکن

مَنْ طَعِبَ وَتَعَبَ مِنْهَا  
مَنْ طَعِبَ وَتَعَبَ مِنْهَا  
مَنْ طَعِبَ وَتَعَبَ مِنْهَا  
مَنْ طَعِبَ وَتَعَبَ مِنْهَا



بعضو علی القاب فلک انتساب شاه جم جاہ  
ملکہ خلدند

خمیدگی و رادامی آوا سب مایہ نازش سرودوشن استادگی  
درجبا آوری کورنش نیاز دانش دہوشن نبده بندگان  
بارگاہ خدائش عفی عنہ درموقف عرض استادہ بگذارش  
مدعای پروازو کہ معنون کتاب محبوب لہباب فی توفیر  
الکتب الکتاب کہ باگرامی اسم شاه فلک جناب  
منسب است باین التماس مصحوب معروفہ ہذا پیشگاہ  
ملازمان رشیع البیان ارسال می شود کہ ازید قضاہ قدرست  
بریں صرف صا و کہ عین عین الوجود دست بوساطت  
کلک گہر سلک برصفیہ ارض این معنون بہ عرصہ تحریر  
در آید کہ باعث زیب معنون و سبب توقیر و عزیزست

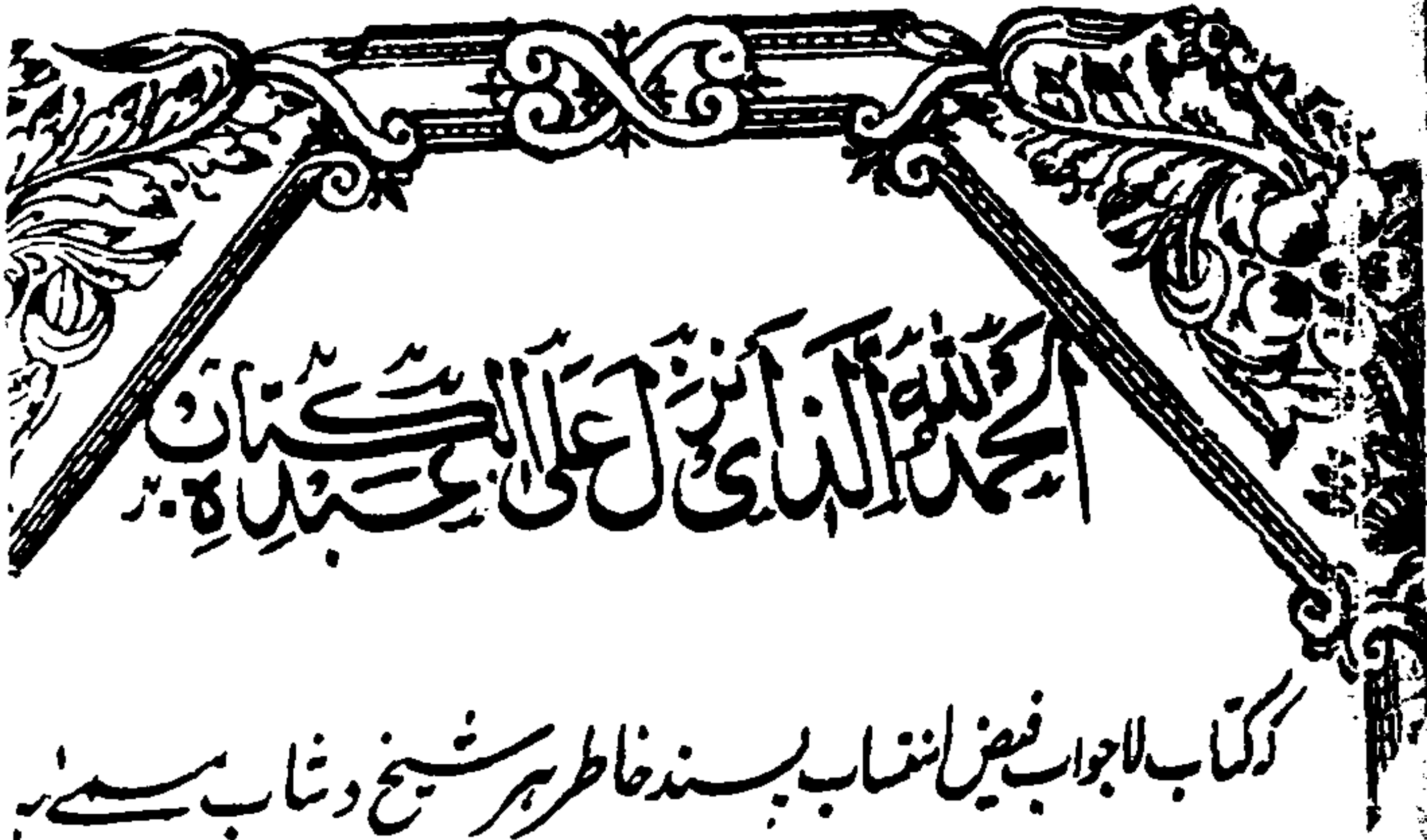


پہنیں کہترین چاکر سے اس بارگاہ عرش نشاں گرد و زیادہ  
 جزو عالمے افزونی دولت و بقا سلطنت ابد قرار چہ نوسید

معروضہ کہترین بندگان

خدا بخش عفی عنہ

تذکرہ صحیحہ سوانح طائرانہ  
تذکرہ صحیحہ المرحومہ حضرت المرحومہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاجواب فی اثنا عشر باباً من ذخیرہ طاهرہ شیخ و ثاب مسی

مکتوبہ الایمان





عنوان صحیفہ گذارش بعد حمد خالق کل و نعمت خاتم الرسل مدح مہدویت  
 کہ ارض دکن را وجود با وجودش سرمایہ ناز۔ و آب و ہوا می دیار را  
 با ذات پاکش پیوستہ نیاز۔ دست کرم وی ہچوا بر بھاری بر ہمہ در شاہ  
 چشم فیض وی بر ہمہ کہ و مہ نگران۔ قداور را برای خلعت شاہی ساختہ  
 در تہ شاہی را برای وی بلند پایہ ساختہ۔ چہ را از مشرق مبارک وی  
 زمینت۔ و تحت را از تندوم مہینت لزوم وی رونق۔

چوں این ہمچیز پیدان خدابخش خود را در ظل عاطفت  
 ہچو شاہی کہ علم و دانش را یاد و اہل کمال را سعین و ناصر است  
 آوردم خواستم کہ این کتاب را کہ بانضمام نام نامی ہچو شاہی  
 از نام محبوب **باب فی تعریف الکتاب**

شہرت دادہ ام پیش پایہ تحت بلندش آورم۔ از یاد و رفت  
 در مہنوی طالع براستانہ فلک قدرش رسیدہ شرف  
 شدم و از اجازت این معنی کہ این کتاب را معنون بنام نامی و اسم

گرامی این شاہ رنجیح المکان کنم سر امتیازا فرختم امیر  
از و اہب العطا یا ست کہ از زمین اسم شریف حضرت  
شاہ ظل اللہ این تالیف بحسن قبول مقبول گردو۔

صدرہ کترین خاومان

خدا بخش عفی عنہ

# فہرست تراجم المندرجہ فی ہذا کتاب

اسامی کتب کہ تحت آن ترجمہ مندرج است	صفحو	اسما الاشخاص	اسامی کتب کہ تحت آن ترجمہ مندرج است	صفحو	اسما الاشخاص
<b>باب الالف</b>					
شرفنامہ منیری	۳۶۳	ابراہیم قوام الدین	آتشکدہ آذر	۵	آذر (الطف علیخان)
رسالہ حسینہ	۳۲۶	ابراہیم (ملا۔ استرابادی)	دیوان آرزو	۲۲۸	آرزو
عیون الانبار فی طبقات اطباء	۳۸۸	ابن ابی اصیوبہ	ید بیضا	۸۵۸	آزاد (میر غلام علی)
شرح پنج البلاغہ	۴۲۱	ابن ابی الحدید	لمخص بر صفحہ ۷۰۱	۷۰۲	آشنا (مرزا محمد طاہر)
شرح الکبیر	۴۳۲	ابن ابی صادق	دیوان آشوب	۲۸۳	آشوب
جامع الاصول فی احادیث الرسول	۱۴۶	ابن الاثیر بخزری (ابو سعادت)	دیوان اصفی	۲۵۴	اصفی
من لایحضرہ الفقیر	۷۶۷	ابن یابویہ القمی	+ ۷۶۲		آغا رشید دہلی
تحفۃ النظر	۷۱	ابن بطوطہ	پندار مردوف بر کونما	۶۷	آغامرزا خوشنویس
جامع ابن بیطار	۱۵۶	ابن البیطار	حاشیہ آقا حسین خوانساری	۱۶۸	آقا حسین
نیل الاوطار	۸۲۱-۸۲۲	ابن تیمیہ (تقی الدین احمد)	بر حاشیہ قدیم و جدیدہ		
"	۸۲۱-۸۲۲	ابن تیمیہ (حافظ عبدالسلام)	کنز المعانی	۵۹۸	ابراہیم ابن عمر الجعبری
رحلہ ابن حبیبہ	۳۰۶	ابن حبیبہ	لمتقی الابحر	۷۱۱	ابراہیم ابن محمد الحلبي
منہاج البیان فی ما استلزل	۷۷۶	ابن جزیرہ	مختصر غنیۃ المستلی	۷۲۶	ایضاً
کتاب الارشاد بر صفحہ ۶۲۰	۶۲۸	ابن جمیع	مصباح الساری	۶۷۹	ابراہیم آفندی
خصائص ابن جنی	۲۲۲	ابن جنی	کفایۃ المتحفظ	۶۱۳	ابراہیم بن اسمعیل الطرابلسی
تذکرۃ الارب فی نظیر الغریب	۱۳۴	ابن جوزی (امام ابو الفرج)	تحفۃ الاحیاء علی در المنہار	۱۳۷	ابراہیم حلبی حنفی
نلیۃ الکملی و نلیۃ الہندی	۱۶۹	ابن الحاج	+ ۷۶۵		ابراہیم (خوشنویس)
ایضاح	۲۱	ابن الحاجب	بیاض ابراہیمی	۵۷	ابراہیم علیخان



ابن حجر العسقلانی	۴۱۲	منہبات	ابن القاسم الآلی البیاسی	۳۳	اشار عشریہ فی المواعظ الودیہ
ابن حجر المکی (البیہقی)	۴۵۵	صواعق محرقہ	ابن قتیبہ	۵۹۲	کتاب المعارف
	۴۹۴	منح المکیہ بر صفحہ ۴۹	ابن قیم	۶۰۲	الکافیۃ الشافیہ
ابن الحرم القرطبی	۴۳۳	شرح قانون	ابن کثیر الدمشقی	۴۷	البدایہ والنہایہ
ابن حسام	۲۲۲	خاورنامہ	ابن کونہ	۱۰۹	تحقیحات شرح تلویحات
ابن خلدون	۸۵	تاریخ ابن خلدون	ابن ماجہ	۳۵۲	سنن ابن ماجہ ج ۱ و ۲
ابن خلدان	۸۲۳	دنیات الاعیان	ابن مالک نخوی	۴۱۳	شرح الفیہ ابن مالک
ابن الدرار	۷۹۲	دیوان ابن الدرار	ابن شیمم بحرانی	۴۱۹	شرح پنج ابلاغتہ
ابن دبرید	۱۲۳	جمہرہ	ابن نباتہ	۲۹۰	دیوان ابن نباتہ مصری
ابن رجب (حافظ)	۴۶۶	طبقات حافظ ابن رجب	ابن نجیم المصری	۴۳	اشباہ والنظائر
ابن زبیر العزناطی	۶۲۲	کتاب البرہان	ابن الوردی	۲۲۹	خریدۃ العجائب و تحفۃ الخرائب
ابن زلمکانی	۱۱۸	بنیان فی علم المعانی و البیان	ابن ہبل (مہذب الدین)	۶۲۹	کتاب المختار
ابن سینا (شیخ الرئیس)	۳۹۲	شفا بر صفحہ ۳۹۱	ابن ہشام (عبدالملک)	۳۵۲	سیرت ابن ہشام
ابن شحنہ	۳۳۲	روفتۃ المناظر فی احوال الاولیاء والاواخر	ابن ہشام نخوی	۷۴۵	معنی اللیب
ابن الصباغ المالکی	۵۰۲	فصول المہدی موفیۃ الاکابر بر صفحہ ۵۱	ابن الہمام (کمال الدین)	۵۰۶	فتح القدر
ابن ظفر	۳۵۵	سلوان المطاع	ابن شیمم	۳۲۲	رسالہ ابن شیمم
ابن عرب شاہ	۴۷۰	عجائب القدر و فی نوابغ التیمور بر صفحہ ۴۶۹	ابن یحییٰ	۵۵۵	کلیات ابن یحییٰ
ابن عربی (محمی الدین)	۵۱۲	فتوحات المکیہ	ابو احمد بن محمد	۲۶۱	صحیفۃ الصفا فی ذکرہ لاجلہ
ابن عطا	۴۹۵	غیث الموہب العلیہ	ابو اسحاق ابراہیم بن محمد	۱۲۰	تذکرہ سویدیہ
ابن العطار	۴۱۲	ریاض الصالحین	ابو تمام	۲۸۷	دیوان حمامہ
ابن عقبہ	۴۷۰	عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب	ابو جعفر شیخ صدوق	۶۱۹	کمال الدین و تمام النعمت
ابن العقیل	۴۱۳	شرح الفیہ ابن مالک	ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی	۳۲	استبصار فی ما اختلف من الاخبار
	۴۵۰	شرح الفیہ	ابو حزم (ابو محمد علی بن احمد)	۸۱۰	مراتب الاجماع بر صفحہ ۸۰۹

ابوالحسن خلف میرزا محمد علی شہزادی	۱۶۵	حیرت نامہ سفر	ابوالفرح علی بن حسین الاصفہانی	۷	اغانی کبیر
ابوالحسن علی الارطبی	۱۱۷	ترجمہ کشف الغمہ	ابوالفضل	۱۰	اکبر نامہ
ابوالحسن علی القاری بغدادی	۲۷۲	در الثمین فی محاسن شیخ محمد بن ابی	ابو کثیر عبدالمعطی	۱۲۷	توضیح علی جامع الصحیح بروی ۲۶
ابوالحسن منجم	۳۳۸	زائچہ	ابوللیث اسمرقندی	۹۳	تنبیہ الغافلین
ابوالحسن الانصاری	۳۱۲	رسالہ در عروض	ابوالمحامد	۲۶	اوراد قادریہ بر صفحہ ۲۵
ابوحنیفہ (امام اعظم)	۷۳۳	مسند امام اعظم	ابو محمد معان (شیبانی المولیٰ)	۶۳	انس المنطقیین
ابوداؤد	۳۵۳	سنن ابی داؤد	ابوالمعالی (قاضی)	۱۷۰	حب المفتی
ابوروح محمد (حکیم)	۸۳۷	نور العیون	ابوالمکارم	۳۷۸	شرح مختصر الوقایہ
ابوسید پورانی (جلال الدین)	۲۱۶	خلاصہ انعمات بر صفحہ ۲۱۵	ابو منصور احمد بن علی الطبری	۳۵	الاحتجاج
ابوسید رعیسی بن یحییٰ الجرجانی	۷۹۰	مایہ مسیحی	ابو منصور البروی	۵۱	التقرب المختصر من التہذیب
ابوطالب (ابن میرزا حاجی)	۲۱۲	خلاصہ الافکار	ابونصر فارابی	۷۵۲	مقالہ ابونصر فارابی
محمد بیگ خاں	۵۲۲	قوت القلوب	ابونصر قرابی	۸۳۲	نصاب البیان
ابوطالب الملکی	۵۹۹	کتاب التذکرہ باحوال الموتی و امور الآفرہ	ابونصیر منصور بن عرف	۱۱۳	تحریر کتاب مالاناؤس
ابوالعباس بن احمد الاندلسی	۲۹۷	ذکر فی الشیعہ فی احکام الشریعہ	ابو علی (قاضی)	۲۶۲	طبقات الخلیفہ
ابوعبد اللہ بن مکی	۷۹۱	دیوان المسنی بہ شاب النظرفیہ	ایثار الدین الابہری	۷۲۳	میبذی
ابوعبد اللہ محمد	۱۳۸	الجمع بین الصحیحین	احمد بن حنبل (امام)	۱۳۹	ثمرات الخیرات
ابوعبد اللہ محمد بن ابی نصر قرطبی	۳۵۷	اسرار الحادی بہ تحریر انفتادوی	احمد بن حنبل	۷۱۹	مسند احمد حنبل بر صفحہ ۷۱۸
ابوعلی محمد بن ادیس بلخی	۷۱۲	منتہی المقال فی اسلام الرجال	احمد بن علی البونی	۱۲۹	تاریخ ما جرى للسلطان العوی
ابوعلی محمد بن اسمعیل	۹۰	ترجمہ تاریخ طبری	احمد بن علی البونی	۲۲۰	شرح قصائد عرفی
ابوعثمان (امام القزلبی)	۹۷	تیسریں القراءت السبع	احمد بن فہد الملکی (ابوالعباس)	۳۷۵	شمس المعارف لطائف العوارف بر صفحہ ۳۷۲
ابوالفرج الطیب	۲۲۲	شرح تشریح جالینوس بر صفحہ ۲۲۲	احمد بن محمد بن محمد البزری	۱۷۰	حواشی الطبری فی شرح مقدس الخزانہ

دیوان اسیر	۲۶۲	اسیر (میرزا۔ جلال)	مستند الشیوخ فی احکام الشریعہ	۷۷۳	احمد بن محمد بن مہدی
کلیات اشرف	۵۷۱	اشرف	حاشیہ جلالین	۲۰۴	احمد بن محمد الصادق الفاکلی
لطائف اشرفی بر صفحہ ۶۶۰	۶۶۱	اشرف جہانگیر (حضرت سید)	معالمات بقراطیہ	۷۸۰	احمد بن محمد الطبری (طیب)
شرح سلم	۴۱۸	اشرف (ملا۔ چانگامی)	تذاب آداب النفس	۶۲۱	احمد بن محمد الکوئی
سیرت ابوالفوارس بر صفحہ ۲۵۷	۳۵۷	اصبحی	مرآت الاحوال جہان ناما	۷۸۶	احمد بن محمد (ملا اصفہانی)
درج الدرر	۲۸۴	اصیل انواعنا	در الحسان فی تدبیر الجہان والصبیان	۲۸۷	احمد بن محمد کئی البلدی
کشف المحجوب والاسرار	۶۳۳	اعجاز حسین	باہر البرہان	۵۶	احمد بن محمود الحکامی
مجموعہ رسائل تصوف	۷۲۸	افضل الدین کاشی (بابا)	کتاب المعجز	۵۹۶	احمد بن موسیٰ بن مردویہ
مقطر بالاحیاء	۷۲۲	افلاطون (ملا محمد)	زبدۃ السالکین	۳۴۱	احمد بن مولانا جلال الدین کاشانی
تذکرۃ الواقات ہایونی	۱۳۴	اکبر جوہر	خاصیت الحیات	۲۱۷	احمد بن نصر اللہ
شجرۃ الازراک	۳۶۲	انج بیگ (سلطان)	المنیۃ الاصل فی شرح کتاب الملل والنحل	۷۷۲	احمد بن کئی المرتضیٰ
ریاض الصنائع	۳۳۳	الفقی (میر حسین)	کلیات احمد بر صفحہ ۵۲۷	۵۲۸	احمد جامی
شرح اصول بزدوی	۳۷۷	الداد جوہوری	محمد حیدری	۶۹۱	احمد (محمد صادق خان)
مدار الانامل	۷۲۰	الداد سرہندی	رسائل اخوان الصفا بر صفحہ ۳۱۹	۳۲۰	اخوان الصفا
تاریخ حقیقۃ العالم	۷۸	الداہر خاں (شیخ تفتی حسین)	ذخیرۃ العقبی	۲۹۵	اخئی چلبی
تاریخ حسین شاہی	۸۱	امام الدین حسینی	کتاب الصفات الثانیہ بر صفحہ ۵۹۲	۵۹۲	دریس بن حسام الدین
ثنوی امای	۶۷۲	امامی کواتھی	فرنگ ارتضائی	۵۱۶	رتضافان (نواب)
دیوان امای	۲۶۳	امامی ہردی	طب اکبر	۴۶۶	ارزانی (حکیم)
رقعات امان اللہ حسینی	۳۱۵	امان اللہ حسینی	کتاب الفصول	۶۲۰	استروشہ (محمد بن محمود)
مجموعہ حواشی صدرا	۷۸۶	امجد (ملا۔ قنوجی)	شرح سلم پنجابی	۴۱۹	سد اللہ پنجابی (ملا)
شرح خطبہ شفقیہ	۴۲۵	امداد علی بکنوی	مرآت اسکندری	۷۴۳	اسکندر (میرزا)
رسالہ صیدیہ	۳۱۱	امیر حسین الحسینی	مختصر مفید بر صفحہ ۷۴۲	۷۴۵	اسلم محمد (نپڑوی)
			ہبات الرغب شرح قصیدہ ابن خلدون	۸۳۳	اسنونی (ابو محمد عبد الرحیم)

امیرخواند محمد	۳۰۵	روضۃ الصفا	باقر داد (ملا - محمد)	۲۴	افق المبین
امین الدولہ (ابوالفرج)	۴۸۶	العمرۃ فی صناعتہ الجراحہ	باقر مجلسی (ملا - محمد)	۱۱۴	تحفۃ الابرار
امین الدین حسین خان	۶۰	پاداش کردار	باقر ملا - محمد، یزدی	۴۸۲	عیون الحساب بر صفحہ ۴۸۲
امین الدین (خواجہ)	۸۵۲	ہفت اقلیم	بحر العلوم	۵۳۴	فواتح الرحموت بر صفحہ ۵۳۴
اندرمن	۲۶۹	دستور الحساب	بخاری	۴۵۲	صحیح بخاری
انشار اللہ خان	۶۱۶	کلیات انشاء اللہ خان	بخماور خان	۶۹۵	مرآت العالم
انوری	۵۷۵	کلیات انوری	بدرچایچ	۵۳۷	قصائد بدرچایچ بر صفحہ ۵۳۷
اوحید الدین بلگرامی	۱۳۳ و ۳۸۱	ترجمہ الفیلہ عسجد المسبوک	بدرالدین اکادرونی	۱۲۸	توضیحات
اوحید الدین کرمانی	۱۴۰	جام جم	بدرالدین محمد لاسکرانی	۴۴۹	شرح منہی اللیب
اوحیدی مراغی	۱۳۹	جام جم	برنی (ضیاء الدین)	۸۱	تاریخ فیروز شاہی
اوحیدی ریز تاقی بلخانی	۴۹۱	عرفا الثمانین و عرفا الثمانین	برہان الدین (قاضی انصاف)	۷۱۸	منہاج العقول بر صفحہ ۷۱۸
اہلی شیرازی	۶۱۷	کلیات اہلی شیرازی	برہان الشریعہ (امام محمود)	۸۴۹	وقایہ الراویہ
اہلی خراسانی	۶۷۰	دیوان اہلی خراسانی	برہان مازندرانی	۲۴۸	دیوان برہان بر صفحہ ۲۴۸
ایوب قریشی	۳۸۱	شرح شنوی مولوی روم	برہان (محمد حسین)	۴۹	برہان قاطع
			بزدوی	۶۰۳	کشف بزدوی
			بلوی (ظہیر الدین)	۷۱۳	مصایح
<b>باب الباء الموحدة</b>					
بابہ ششی	۳۰۳	ریش نامہ	بقا خان (حکیم محمد اسماعیل)	۷۰۰	مجموعہ بقائی بر صفحہ ۷۰۰
بابر (ظہیر الدین)	۱۳۵	تزک بابر	بقا خان (طیب دہلوی)	۴۹۶	غایۃ الفہوم فی تدبیر المہوم
بابر فی شیخ الاسلام اکمل الدین	۴۷۸	عتایہ	بوسیری	۷۹۶	منہج الملکیہ
باخرزی	۲۷۰	دمیتہ القصر	بوعلی تلندر قدس سرہ	۷۳۱	شنوی بدایت و بشارت
بازل (محمد رفیع خان)	۱۶۳	حلمہ حیدری	چار الدین الآملی	۶۱۸	کشکول بہائی
			چار میک چند	۵۲	چار عمم

بھا شکر اچارج	۶۶۷	لیلادنی	تقی مجلسی (ملا محمد)	۶۶۲	لوامع صاحبقرانی
بہاول خان (دولت رائے) میں بھی	۶۹۲	مرآت دولت عباسیہ	تقی ہوس (میرزا)	۵۲۷	کلیات تقی ہوس
بیدل	۵۸۸	کلیات بیدل	تمنا (خواجہ محمد علی)	۳۳۰	ریاض المنشآت
بیضاوی	۱۳	انوار التنزیل و اسرار التاویل	توحید (عبدالرؤف)	۲۱۳	خلاصۃ التواریخ
سہقی (ابو جعفر ک)	۱۰۳	تاج المصادر	تہامی	۲۸۹	دیوان تہامی
<b>باب الباء الفارسیۃ</b>			<b>باب التاء المثلثۃ</b>		
پنجمہ کش (کاتب)	۵۳۰	قصیدہ غوثیہ	ثابت	۲۹۰	دیوان ثابت
پیر محمد	۶۹۵	مدینۃ العلم شرح روضۃ النبی	تعلیمی (امام ابواسحاق)	۸۲۷	نفاس العرائس
<b>باب التاء المثناة الفوقانیہ</b>			<b>باب الجیم</b>		
تاشکندی	۲۸۲	عجائب البیان فی شرح میزان صفحہ ۲۸۱	جابر بردی	۱۵۱	جابر بردی شرح شافیہ
تراب علی (شاہ)	۲۷۲	مطالب رشیدیہ	جامی (مولانا عبدالرحمن)	۸۵۰	ہفت اورنگ
ترمذی	۱۲۵	جامع ترمذی	جرات	۲۱۵	کلیات جرات
تسلیم	۲۷۸	دیوان تسلیم	جعفر بن الحسن راجح ابوالقاسم	۷۷۳	مختصر نافع
تفسار زانی (علامہ سعد الدین)	۳۶۶	شرح مقاصد الطالبین	جعفر صادق (امام رضا)	۱۰۰	تفسیر حضرت امام جعفر صادق
تقی الدین (حکیم ابوالنجم)	۲۱	انیس الاطباء	جلال الدین	۵۲۱	قرابادین جلالی
محمد الشیرازی	۲۲۷	شفا الاستقام فی زیارۃ خیر الانام صفحہ ۲۲۵	جلال الدین ابوالفضل	۱۲۶	توحیح علی جامع اصح صحیفہ
تقی الدین سکی	۲۱۷	خلاصۃ الاشعار و زبدۃ الافکار	جلال الدین برجنیدی	۲۳۲	شفا القلوب
تقی الدین کاشانی	۲۱۷	خلاصۃ الاشعار و زبدۃ الافکار	جلال الدین دوانی	۱۸۷	حاشیہ جدیدہ

باب الجیم الفارسیہ			جلال الدین محمد بن احمد		
چترمن رائے	۱۲۲	چارگلشن	تفسیر جلالین	۹۲	المحلی الشافعی
باب الحار المہملۃ			تلخیص المفتاح	۱۱۲	جلال الدین محمود القزوی
حاجی پاشا	۲۳۱	شفار الاسقام و دوار الامام	ثنوی مولوی روم	۶۷۵	جلال الدین (مولانا روم)
حاجی محمد کشمیری	۳۶۲	شرح حصین	مجموعہ رسائل تصوف	۷۵۰	جلال (میر) قادری چشتی
حاذق	۵۹۲	کلیات حاذق بر صفحہ ۵۹۱	حاشیہ جمال الدین بر حاشیہ	۱۷۹	جمال الدین
حاذق الملک (حکیم کاظم)	۲۲۲	اکمل الصناء	قدیمہ بر صفحہ ۱۷۸ و ۱۸۹	۱۸۹	
حافظ الدین النصفی (امام)	۶۰۱	کنز الدقائق بر صفحہ ۶۰۰	مجموعہ دواوین	۷۹۱	جمال الدین (ابوالمحسن)
حافظ شیرازی	۵۲۶	کلیات خواجہ حافظ شیرازی	حاشیہ شرح جامی	۱۸۲	جمال الدین بن شیخ نصیر الدین
حاکم نیشاپوری	۷۸۸	مستدرک	شرح مصباح کفعمی	۲۲۲	جمال الدین بن فتح اللہ شیرازی
حامد رانا جوپوری	۵۱۸	فتاویٰ عالمگیری بر صفحہ ۵۱۷	سیر العارفين	۲۲۹	جمال الدین جامی
حبیب اللہ قنوجی	۶۹۵	مدینۃ العلم شرح روضۃ البنی			جمال الدین حسن یوسف
حبیبی	۲۵۷	دیوان حبیبی	اسرار الخفیہ فی العلوم العقلیہ	۲۷	بن مطہری
حریری	۷۸۳	مقامات حریری	فرنگ جہانگیری	۵۱۳	جمال الدین حسین (نواب)
حسن بن محمد المیمی	۳۶	ارشاد القلوب الی الصواب بر صفحہ ۳۵	تحفۃ الأشراف بمرتبات الاطراف	۹۹	جمال الدین الشافعی
حسن بن محمد شاہ انصاری	۲۰۰	حاشیہ تلویح	شرح الفصول بجامع الاصول	۲۲۲	جمال الدین زبیدی
حسن بن نوح القمیری	۲۹۰	غنی منی	روضۃ الاحباب	۳۰۸	جمال الدین عطاء اللہ
حسن سنہری دہلوی	۶۱۴	کلیات حسن بر صفحہ ۶۱۳	مجمع بحار الانوار	۷۱۲	جمال الدین محمد طاہر
حسن (ملا - محمد)	۱۹۳	حاشیہ بر شمس بازندہ	مفتاح الحساب	۷۳۹	جشد (مولانا غیاث الدین)
حسین بن ابراہیم تغلیسی	۶۰۹	کامل التبیر	صحاح جوہری	۲۵۲	جوہری
حسین بن شہاب الدین	۲۸۲	عقود الدرر فی حل آیات الطول والمنقصر	تذکرہ جہانگیری بر صفحہ ۸۲	۸۵	جہانگیر (نور الدین بادشاہ)



باب النخاع المعجم			تاریخ الخمیس	۸۶	حسین بن محمد (قاضی دیار بکر)
التصریح بمضمون التوضیح	۱۱۶	خالد بن عبداللہ	نشر عشق	۸۲۴	حسین قلی خاں (میرزا)
کلیات خاقانی	۵۶۸	خاقانی	فواج	۵۰۱	حسین یزدی
شرح ورد المریدین	۳۷۹	خاکی (داؤد بن حسین)	کلیات حسینی	۵۶۹	حسینی
+	۷۶۵	خدایار مستعجل رقم	زاد المسافرین	۳۳۶	حسینی سادات (میرزا)
خمسة خسرو	۲۱۱	خسرو	زینیا	۳۳۷	حسنت صفہانی
عزرا الاحکام	۲۹۷	خسرو (مولانا محمد بن فرامرز)	در المختار	۳۸۱	حسکتی
عناية القاضی	۲۷۲	خفاجی (شہاب الدین)	مختصر فی الفقہ	۷۱۶	حصیری (امام)
دیوان خواجوی کرمانی	۲۵۱	خواجوی	ترویج الارواح	۱۲۹	حکیم الدین محمود تبریزی
فہم الخطاب	۵۰۸	خواجہ پارسا	شرح زبده الاصول	۲۲۴	حمد اللہ السندی لوی
حاشیہ تلویح	۱۹۹	خواجہ زادہ	گزیدہ	۶۵۴	حمد اللہ القزوی بنی
مند امام ابو حنیفہ پر صفحہ ۸۰۲	۸۰۳	خوارزمی (قاضی القضاة)	ضوء المصباح لمخص تلخیص القضاة	۲۶۲	حموی
سفیۃ خوشگو	۳۳۷	خوشگو	احادیث الخوانین	۸	حمید الدین خاں (چانگائی)
حبیب السیر و خلاصۃ الاخبار	۱۶۲	خوند میر (غیاث الدین ابن)	لوامع النجوم	۶۵۸	حیری
	۲۶۸	ہمام الدین	کتاب الاغذیہ	۶۲۴	حسین ابن اسحاق
حاشیہ خیالی	۱۸۵	خیالی	گلستان	۶۵۲	حیات علی دہلوی (کاتب)
رباعیات خیام	۲۰۱	خیام	نادر نامہ پر صفحہ ۸۲۳	۸۲۵	حیدر (کلچہ)
شرح محیطی فارسی	۳۸۳	خیر اللہ مہندس	دیوان حیدر	۲۵۵	حیدر (میرزا)
باب الدال المعجم			شجاع حیدری پر صفحہ ۲۳۶	۲۳۷	حیرت (میرزا)
			دیوان حیرت	۲۲۶	حیرت (حارثی چغتائی)
			تاریخ ایران فارسی	۸۲	حیرت (میرزا شیرازی)
سفیۃ الاولیا	۲۵۰	داراشکوہ			

دارقطنی	۶۳۸	کتاب اعلیٰ مندرجہ جنبل	راشخ (میر محمد زماں سرزئی)	۸۲۰	ناز و نیاز
داری	۷۹۵	مسند داری	رافعی (امام)	۲۷۲	در النظم فی فضائل القرآن عظیم
داؤد انطاکی	۱۲۲	تذکرہ اولیٰ الالباب	ایضاً	۸۰۰	محرر
دبیران الکاظمی	۳۳۳	شرح حکمت العین	رام پرشاد	۷۸۵	معیار الامراض
درد (خواجہ میر محمدی)	۲۸۰	علم الکتاب	رام نرائن (راجمہ)	۶۸۵	منتخب شاہنامہ
در گلداس	۳۳۹	سفینہ عشرت	ربیع انجب	۵۸۰	کلیات میرزا ربیع انجب
دعاز شیخ مہدی بخش	۶۲۲	کلیات دعا	رتن سنگھ (راجمہ)	۱۹۱	حدائق النجوم
دلدار علی	۲۶۰	صوارم	رسا (ایزد بخش)	۲۸	انشا ایزد بخش رسا بر صفحہ ۲۷
دامینی (امام محمد بن ابی بکر)	۷۴۲	منہل صافی شرح الوافی	رشید الدین خاں دہلوی	۳۱	ایضاح لطافتہ المقال
دمیری	۱۹۶	حیوۃ الحیوان کبریٰ	رضا (سید محمد)	۷۳۰	مکاشفات رضوی بر صفحہ ۷۹
دولت رائے	۶۹۴	مرآت دولت عباسیہ	رضا قلی خاں (میرزا)	۸۲۵	نژاد نامہ
دولت شاہ سمرقندی	۸۰	تذکرہ دولت شاہی	رضی	۲۰۶	شرح کافینہ
دہدار (حضرت محمد)	۷۲۹	مجموعہ رسائل تصوف بر صفحہ	رضی الدین (خوشنویس)	۸۵۶	ہفت بند کاشی
دین محمد	۸۱۷	نخبۃ التواریخ والاخبار	رضی (سید شریف)	۸۳۵	پنج ابلاغتہ بر صفحہ ۸۳۴
<b>باب الذال المعجم</b>					
ذکار اللہ خاں (حکیم)	۵۳۹	قرابادین ذکائی	رکنائے کاشی	۶۰	کلیات حکیم رکنائے کاشی
ذکی الدین ابن ابی الاسباح	۵۹	بیان ابرہان فی اعجاز القرآن	رکن الدین الآطی	۶۷	پنجاہ باب سلطان
ذہبی (علامہ شمس الدین)	۳۰۲	دول الاسلام	رکن الدین حسن البلاجمی	۸۲۶	واقیہ
<b>باب الراء المهملة</b>					
راشخ (عنایت خاں)	۲۰۴	عنایت نامہ	رکن الدین مسیح کاشانی	۳۰۱	رامائن
			روز بہان (ابو محمد)	۲۷۲	اس بیان فی تعلق القرآن

ریاضی		دیوان ریاضی	۶۶۹	سماوی (حافظ)	۵۳۱	قول الیدیع فی الصلوة
<b>باب الزرار المعجم</b>						
زاهدی (ابونفر ابن حسن)	۹۰	تفسیر زاهدی	سرخسی (شمس الاممہ)	سرخسی	۵۸۸	کلیات اشعار
زکریا بن محمد القزوی	۳۷	آثار البلاد	سرخسی	سرخسی	۵۲۱	فرنگ سروری
زکریا رازی	۷۸۱	مجموعہ رسائل طب	سعد بن جواد	سعد بن جواد	۲۳۹	شرح خلاصۃ الحساب
زلالی	۳۲۲	سبعہ سیارہ زلالی	سعد الدین خیر آبادی	سعد الدین خیر آبادی	۲۸۲	عافیہ شرح شافیہ فارسی
زمنشیری	۵۰۵	فائق	سعدی	سعدی	۵۴۹	کلیات سعدی بر صفحہ ۵۳۸
زوزنی (ابو عبداللہ محمد بن محمد)	۵۹۶	کتاب المصادر	سعید الدین فرغانی	سعید الدین فرغانی	۷۲۳	منتہی الادراک
زیلعی	۲۲۲	شرح تبیین الحقائق	سعید مخزومی	سعید مخزومی	۵۴۲	قلادۃ الدر المنثور
زین بن اسمعیل الجرجانی	۲۲۶	خفی علانی	سقا	سقا	۵۵۴	کلیات سقا
	۲۹۸	ذخیرہ خوارزم شاہی	سکاکی	سکاکی	۷۴۷	مفتاح العلوم
زین الدین ابن علی الآملی	۳۲۸	روضۃ البہیہ	سلامت اللہ (مولانا شاہ)	سلامت اللہ (مولانا شاہ)	۷۷۰	محرکۃ الارار
زین الدین الزوادی	۷۷۱	محصول فی شرح الفصول	سلطان حسین میرزا	سلطان حسین میرزا	۷۰۳	مجالس العشاق
زین الدین علی بن احمد	۹۲	تبصیر الرحمن	سلطان (شیخ حاجی محمد)	سلطان (شیخ حاجی محمد)	۶۹۲	مہا بھارت
زین العابدین (امام ہمام)	۲۵۶	صحیفہ کاملہ	سلطان علی مشہدی	سلطان علی مشہدی	۷۶۰	مجموعہ قطعات اساتذہ
زین العطار (حاجی طیب)	۲۲	اختیارات بدیعی	سلطان ساوجی	سلطان ساوجی	۵۵۰	کلیات سلمان
<b>باب السین المہلۃ</b>						
سالم	۳۹۲	دیوان سالم	سیمان بن احمد شریف	سیمان بن احمد شریف	۶۸۰	مختار نامہ
سالم میرزا	۷۸	تحفہ شاہی	سنانی (علاد الدولہ)	سنانی (علاد الدولہ)	۲۷۶	العروۃ لاہل الخلوۃ
سحابی	۵۷۲	کلیات سحابی بر صفحہ ۵۷۳	سہودی	سہودی	۸۲۲	الوفاباخبار دار المصطفیٰ
	۱۶۲	حدیقہ	سنائی (حکیم)	سنائی (حکیم)	۱۶۲	حدیقہ

گلشن راز	۶۵۳	شبستری (ملا محمود)	کلیات خواجہ حسین سنائی	۵۵۳	سنائی (خواجہ حسین)
مکتوبات صدی	۶۴۶	فشرالدین احمد کھنڈی	دیوان سہلی	۶۷۰	سہلی
خلاصہ التجارب	۲۲۷	قدس مرہ	الکتاب	۶۴۱	سیبویہ
خلاصہ فی معرفۃ الحدیث	۲۲۰	فشرالدین بہار الدولہ	شرح باب	۴۲۳	سیرانی
ظفر نامہ تیموری	۴۶۸	فشرالدین حسین	حاشیہ بر تلویح	۱۶۷	سیف الدین احمد (شیخ الاسلام)
کلیات شرف	۵۶۲	فشرالدین علی یزدی	آثار الوزراء	۹	سیف الدین نظام عقیلی
دیوان شرفاوی	۲۸۸	شرف میرزا شرف جہاں	دیوان سیفی	۶۶۹	سیفی
امداد الافتتاح	۴۰	شرفاوی	تعریف العمارات	۷۵	سیل چند منشی
نور الایضاح	۴۰	شربلالی (شیخ حسن بن)	جامع صغیر من حدیث	۱۲۷	سیوطی (علامہ جلال الدین)
شرح کبیر صغیر	۳۹۰	عمار فقیر حنفی	البشر النذیر		
کتاب ایوانیت والجوہر	۶۱۰	شریشی	جام جم	۱۲۲	سید احمد خان بہادر
دیوان شغائی	۲۵۱	شعرانی	شرح مفتاح العلوم سکاکی	۳۸۵	سید شریف
شرح کلیات قانون	۴۲۹	شغائی	+	۷۶۲	سید علی خان جوہر رقم
گل رعنا	۶۴۶	شغائی خان (حکیم)	تبدۃ المناظرین	۷۲	سید محمد بلگرامی
شرح حکمۃ العین	۱۰۹	شفیق	واردات خواجہ سیر در صغیر	۸۲۵	سید محمد (خواجہ ر)
دیوان شمس تبریز	۲۳۲	شمسائی جیلانی	<b>باب الشین المجمعہ</b>		
نفاس الغنون فی داس الیونانی	۸۳۰	شمس تبریز	کلیات شاپور صفوی	۶۳۵	شاپور طہرانی
کوکب المینہ	۶۳۰	شمس الدین املی	ترجمۃ الجریۃ فی شرح القیامہ	۹۶	شاطبی (امام ابو محمد قائم)
مطالع الانظار شرح	۶۲۱	شمس الدین ابو عبداللہ محمد	گلشن صادق	۶۵۰	شاگردان (نواب)
مطالع الانوار	۶۲۱	شمس الدین اصغری	+	۷۶۲	شاہ محمود (خوشنویس)
تلخیص شرح تذکرہ	۱۱۱	علامہ ابوالثنا	دیوان شاپی	۲۶۰	شاہی بنواری

شمس الدین محمد بن حمزہ انصاری	۳۶	مصباح الانس بن المعقول	شیخ مفید	۶	ارشاد
شمس الدین محمد بن محمد الجزری	۱۲۰	حواشی المفہم	شیرخان	۶۸۵	مرآت النیال
	۳۶۵	شرح حصن حصین بر صوفیہ	شیفتہ	۶۲۵	گلشن بخار
<b>باب الصاد والمہملۃ</b>					
شمس الدین محمد ابتار کانی	۸۳۶	نیم المقربین فی شرح			
شمس الدین محمد السیاسی	۲۴۳	دائر الاصول	صابر	۶۵۲	گلستان سخن
شمس الدین محمد شہرزوری	۶۸۱	مجموعہ رسائل	صادق شامی (محمد)	۴۲۲	منائب غوثیہ
شمس الدین محمد النواجی اشافی	۷۵۷	مراجع النزلان	صادق (ملا محمد) ابن محمد صالح	۲۳۳	شاہد صادق
شمالی	۲۷۵	دلائل الخیرات	صارم الدین	۶۶۲	لائی مضیہ
شمسی	۲۲۹	شرح معنی اللیب	صالح	۶۶۸	مجموعہ دواوین وثنویات
شوری مصری	۲۰۳	حاشیہ مواہب لدنیہ	صاب	۲۲۲	دیوان صاب
شوقی	۶۷۰	دیوان شوقی	صبان	۱۸۳	حاشیہ بر شرح الفیہ
شوکت	۵۶۰	کلیات شوکت علی بخاری	صدرائے شیرازی	۲۵۹	صدر اشرح ہدایۃ الحکمۃ
شوکانی	۸۲۲	نیل الاوطار بر صفحہ ۸۲	صدر بن رشید (قاضی)	۲۷۳	دستور القضاة
شہاب الدین خان (نواب)	۲۶۹	عشق امیر خسرو	صدر الدین القونوی	۳۵۸	سلافتہ العصر
شہاب الدین دولت آبادی	۵۲	بحر مواج بر صفحہ ۵۱	صدر اشراف عبداللہ بن مسعود	۷۱۳	مختصر الوقاہ بر صفحہ ۷۱۳
شہاب الدین اسباطی المصری	۳۳۲	روضۃ الفہوم فی نظم نقایۃ العلوم	صدر علی (مولوی سید)	۱۲	احسن المدائق
شہاب الدین سہروردی	۲۷۷	عوارف	صفدی (صلاح الدین)	۵۰۰	الغیت لذی النجم
شہاب الدین معقول	۳۸۶	شرح حکمتہ الاشراف بر صفحہ ۳۸۶	صفی بن نصیر	۲۹۷	غایۃ التحقیق بر صفحہ ۲۹۶
شہرت	۲۵۲	دیوان شہرت	صلاح الدین دہلوی	۶۲۶	کفایۃ الجبر
شہرستانی	۷۰۰	الملل والنحل	مصمام الدولہ دیر عبدالرزاق	۶۹۳	ماثر الوزراء

باب الضاد المعجم		باب العين المهملة	
ضریری	۲۶۲	ضریری	عاری
			عاقل خان
باب الطاء المهملة			عالی (میر عمار الدولہ)
طالب آملی	۵۲۷	عبد اللہ	۶۲۸
طاہر محمد	۶۸۲	عبد الباسط	۶۶۷
طاہر نصیر آبادی (میرزا)	۷۷	عبد الباقی جوپوری	۲۵۹
طبرانی	۸۰۶	عبد الباقی ہناوندی	۷۶۵
طبرسی (ابو علی)	۷۹۸	عبد الجلیل صدیقی (شیخ)	۷۶۹
طبرسی (ابو منصور)	۳۵	عبد الحق شاہ پھلواری	۲۵۹
طبرسی (امام ابو جعفر)	۹۰	عبد الحق (شیخ دہلوی)	۱۷
	۱۳۱	عبد الحق (مولوی خیر آبادی)	۱۰۸
طحاوی (امام ابو جعفر)	۳۸۲	عبد الحکیم سیالکوٹی	۱۷۵
طحاوی	۲۰۳	عبد الحمید بن معین الدین محمد ہاشمی	۵۰
طغرا	۵۶۵	عبد الحمید لاہوری	۵۰
طغرائی (مؤید الدین الامینی)	۲۹۹	عبد الرحمن اسفرائینی	۱۹۱
باب الظاء المعجم			عبد الرحمن بن محمد الحمیدی مصری
ظہوری	۵۸۷	عبد الرحمن (مؤید الصوفی)	۱۰۳
ظہیر الحق (امام ابو محمد)	۶۱۵	عبد الرحمن (نواب متحسن الملک)	۷۹۳
ظہیر فاریابی	۵۲۷	عبد الرحیم	۶۳۰
		عبد الرحیم بن عبد الرحمن ابوسلمی	۸۱۳
		عبد الرحیم (روشن قلم)	۷۶۵

شرح میزان المنطق	۳۹۶	عبداللہ بن الہ داد	کارنامہ حیدری	۵۹۷	عبدالرحیم گورکھپوری
حاشیہ بر حاشیہ طرازادہ	۱۷۸	شہاب الدین	مطلع السعدین	۶۹۷	عبدالرزاق (کمال الدین)
اساس القواعد بر ص ۲۲	۲۲	محمود الخوافی	آثار سلطانیہ	۶۸۲	عبدالرزاق (میرزا)
منازل اسارین	۷۲۹	پیر بہرات	رشیدیہ	۳۱۶	عبدالرشید جونپوری
مجموعہ قطعات	۷۵۹	درایت خان	فرنگ رشیدیہ	۵۲۳	عبدالرشید المدنی
عصمتہ الانبیاء	۲۷۵	سلطان پوری	ابتسام الازہار	۳۶	عبدالسلام بن ابیہیم
جمع المناک و نفعانہ	۱۶۰	سندھی (قاضی)	تحقیق فی شرح منتخب	۱۳۲	اللغاتی المہری
اظہار الحق	۳۳	(سید) بن ابی عبداللہ	فی اصول المذہب		عبدالغنی بن احمد البخاری
+	۷۶۲	شوہتری	حقیقہ محمدیہ	۲۰۱	عبدالغنی جونپوری
شرح تہذیب	۲۱۱	(مشکین قلم)	عمدۃ الاسلام	۲۷۹	
تعلیق الانوار علی در المنار	۱۳۸	یزدی	تحفہ اثنا عشریہ	۱۰۲	عبدالغنی (مولانا شاہ دہلوی)
اطباق الذہب	۲۳	عبدالغنی	شرح بست بابہ مطرب	۲۰۷	عبدالعلی برجنڈی
شرح بوستان سدی بر ص ۲۹	۲۲۰	عبدالواحد ہانسوی	مراسلات الغربیہ	۷۹۹	عبدالغفار القزوی
گلدستہ	۶۲۵	عبدالوہاب (میرزا)	جامع الرضوی	۱۵۵	عبدالغنی ابن ابی طالب کشمیری
+	۷۶۵	عبدی (خوشنویس)	شرح قصیدہ بدیعیہ	۲۳۷	عبدالغنی انابلسی
وجود الحاشیہ	۸۲۷	عبداللہ (خواجہ ناصر الدین)	در مکتون بر ص ۲۲۹	۲۵۰	عبدالفتاح
قواعد فارسی بر ص ۵۳	۵۳۲	عربی (میر وزیر علی)	منتخب التواریخ	۷۰۲	عبدالغادر بدایونی
پنج گنج	۶۱	عثمان ہارونی (حضرت خواجہ)	غنیۃ الطالبین	۲۹۳	عبدالغادر جیلانی (افوٹا الاظم)
شرح الفیہ حدیث ابن مالک	۲۲۹	عراقی (زین الدین)	شرح ہدایۃ الہدایۃ	۳۷۱	عبدالغادر رفاہی الملکی
شرح الفیہ عراقی	۲۵۰		تحفۃ العالم	۱۲۵	عبداللطیف شوہتری
دیوان عراقی	۲۵۶	عراقی (مختار الدین)	لطائف معنوی	۶۶۳	عبداللطیف العباسی



شرح دعا رسالت	۲۳۵	علی اصغر ابن لطف اللہ	کلیات عرفی	۵۵۶	عرفی
مصباح الادویہ مقباس للشریہ	۷۷۹	محمد باقر صفہانی	مفتاح الراغب شرح	۷۳۷	عزالدین المرتضیٰ
شرح اصول اکبری	۲۲۳	اکبر الہ آبادی	کافیہ ابن حاجب		
حاشیہ نفحات	۱۷۵	وہبی	مصباح الہدایۃ و مفتاح	۷۲۲	عزالدین محمودین
انسان العیون	۱۰	بن ابراہیم (نور الدین)	الکفایۃ بر صفحہ ۷۲۲		علی الکاشی
کنز العباد	۶۱۲	بن احمد الخوری	نزہتہ الابواب	۸۴۱	عزیز الدین کبلی
عقد المنظوم فی ذکر انما فی اللہ	۲۷۲	بن پالی	حاشیہ بیضاوی	۱۷۷	عصام الدین الاسفرائینی
تاریخ سندھ	۶۸۴	بن حامد	مہر و مشتری	۶۷۳	عصمت تبریزی
ترجمہ کشف الغمہ	۱۱۷	بن حسن الزواری	+	۷۶۲	عصمت اللہ (خطاط)
ترجمہ مکارم الاخلاق	۱۰۷	بن طیفور	حاشیہ بر فوائد ضیائیہ	۱۷۹	عصمت اللہ سپاہ پوری
کامل الصناء	۶۲۰	بن عباس الجوسی	شرح مختصر بن حاجب المعروف	۳۶۸	عضد الدین (قاضی)
جامع المقاصد فی شرح العقائد	۱۵۳	بن عبدالعالی	بعضدیہ		
کشف المحجوب	۵۹۳	بن عثمان الغزنوی	فوائد فیروز شاہی	۵۱۲	عطاری (ملا محمد)
تذکرۃ الکمالین	۱۲۸	بن عیسیٰ	کلیات عظیم	۵۰۱	عظیم
ریاض المسائل	۳۲۷	بن محمد علی طباطبائی	شرح الکبائر	۲۲۸	عقیل برہان الکی
دیوان شیخ علی حزیں	۲۶۰	حزیں	شرح لمعہ	۲۰۵	عکبری (ابو بقا)
شرح تمذیب	۲۱۱	رضا بلگرامی	کشف بزدوی	۶۰۳	علامہ الدین البخاری
تمفہ الکرام بر صفحہ ۸۸	۸۹	شیر قانع (سید رضی)	دیوان علانی	۲۲۹	علانی
موضوعات بر صفحہ ۷۹	۷۱۰	القاری (ملا)	اشہر اللغات	۱۱	علامہ اللہ (ملا شیخ)
جو مع الکلم فی المواظفہ العلم	۱۲۹	التقی	خلاصۃ الکلام	۲۱۸	علی ابراہیم خان (نواب)
مرآت احمدی	۷۹۴	محمد خان (میرزا)	رشحات لطائف الطوائف	۳۰۲ و ۶۶۵	علی بن الحسین الولولہ کاشفی

دیوان غنی	۲۴۲	غنی	زبدۃ الاخبار فی سوانح	۳۳۰	علی ابراہیم مرزا
فوائد المصلی	۵۱۰	غوث علی بن حافظ محمد شاہ	الاسفار صغیرہ	۳۳۹	
کلید نمازن	۶۱۱	غوث (محمد گوالیاری)	بادشاہ نامہ صغیرہ	۵۱	علی وارث (شیخ)
شرح گلستان	۲۴۱	غیاث الدین رامپوری	+	۶۶۱	عماد (میر)
کشف الحقائق المحمدیہ	۶۰۱	غیاث منصور	حاشیہ بر شرح عضدی	۱۶۶	عماد الدین عبدالعزیز بہری
<b>باب الفار</b>			حاشیہ صدر	۱۹۶	.. .. پکنی
فلاح ابن خاقان	۵۲۹	فتح ابن خاقان	دیوان عمر فارض	۲۴۷	عمر فارض
قرآن ثانی ترجمہ فارسی	۵۳۶	.. اللہ شیرازی (ملا آہرم)	فقہ منظوم	۵۰۸	.. السنفی
شرح اشارات	۳۸۷	فخر الدین (امام رازی)	غایۃ البیان فنادرة القرآن	۲۹۲	عمید (الکاتب)
مجمع البحرین و شرح البحرین	۷۷۴	.. بن صرکی المنجفی	انصاح عن معانی الصحاح	۱۲	عون الدین ابوالمنظر
حاشیہ میدزی	۱۸۰	.. سماکی	کتاب الشفا بر صغیرہ	۶۰۰	عیاض (قاضی)
شرح عین العلم	۲۴۰	.. (شیخ الاسلام دہلوی)	تہذبات عین الغضاہ ہندی	۱۰۶	عین الغضاة
مجمع الاسماء فخری بر صغیرہ	۸۰۹	فخری	شرح شواہد غنی اللیب	۲۴۸	عینی
شاہنامہ	۲۱۵	فردوسی طوسی	<b>باب الغین المجرم</b>		
تاریخ فرشتہ	۸۷	فرشتہ (محمد قاسم)	کلیات غالب	۶۳۰	غالب
کلیات حسن	۶۱۳	فرید بخاری	احیاء العلوم	۱۵	غزالی (امام ابو حامد محمد)
تذکرۃ الاولیاء	۸۰	فرید الدین عطار	سیر المتأخرین	۳۵۱	غلام حسین خان
پنج گنج صغیرہ	۶۲	.. گنج شکر	ریاض السلاطین	۲۲۲	.. زید پوری
حاشیہ بر حاشیہ خطابی بر صغیرہ	۱۸۵	.. (مولانا محمد)	عماد السعاده	۲۷۱	.. علی خاں
مجلد فصیح بر صغیرہ	۷۹۹	فصح (الخواجہ اہروی)	بیاض	۵۸	.. محی الدین لاہوری
کلیات فصیح	۵۵۲	فصحی	رسالہ مجربات الازادی	۳۲۹	.. مصطفیٰ
حاشیہ بر میرزا ہد رسالہ	۱۸۶	فضل امام (مولانا خیر آبادی)			

مواہب لدنیہ	۶۹۱	قسطانی (شہاب الدین ابوالاعلیٰ)	حاشیہ بر شرح سلم قاضی مبارک	۱۸۳	فضل حق (مولانا فیروزی)
پنج گنج بر صفحہ ۶۱	۶۳	قطب الدین بختیار کاکی	دیوان فطرت	۳۰۰	فطرت
محاکمات	۷۵۸	” ” رازی	دیوان فغانی	۲۳۴	فغانی
حاشیہ شرح موافق بر صفحہ ۱۸۶	۱۸۷	” ” سہالوی	دیوان فقیر	۲۵۳	فقیر (شمس الدین)
درہ التاج	۲۷۶	” ” شیرازی	گوہ مراد	۶۵۲	نیاض
حاشیہ مطول	۱۸۵	” ” (نبرہ علامہ نغزانی)	قاموس	۵۴۰	فیروز آبادی (محمد الدین)
فلک البروج	۵۰۱	” ” شاہ (محمد علی)	جارج نامہ	۱۴۰	فیروز (ملا)
شرح کلیات قانون بر صفحہ ۴۲۱	۴۲۲	” ” المصری	شرح سلم	۲۲۰	” ” ( )
قرابادین تلامسی	۵۴۲	تلامسی	+	۷۶۵	فیض اللہ (قاضی خوشنویس)
نیم الربیع	۸۴۰	قوام الدین	دیوان فیضی	۲۴۵	فیضی
شرح تجرید	۲۰۸	توحیدی			
شرح حاوی میز بر صفحہ ۳۶۸	۳۶۹	قونوی شافعی			
جامع الرموز	۱۵۷	قہستانی (شمس الدین محمد)			
<b>باب الکاف</b>			<b>باب القاف</b>		
کلیات کاتبی بر صفحہ ۵۵	۵۵۸	کاتبی	کلیات قاننی	۵۶۶	قاننی
فوائد کاشی بر صفحہ ۵۲۳	۵۲۳	کاشی (کمال الدین)	دیوان قاسم	۲۴۰	قاسم انوار
اکمل الصاعہ	۴۴۳	کاظم (حکیم)	ترجمہ الجبریدہ فی شرح مفیدہ	۹۵	” ” بن الحاج ابی ایوب بن قزوی
عالمگیر نامہ	۴۷۱	کاظم (محمد)	تذکرہ شوارب بخندہ گویان	۱۳۰	” ” حکیم قدرت اللہ قادیانوی
ہفت گلشن	۸۵۳	کامور خان (محمد ہادی)	فتاویٰ قاضی خان	۵۱۹	قاضی خان
رسالہ در فضیلت عربی			شرح جبینی	۴۲۵۲	” ” زادہ
برائتہ عجیبی بر صفحہ ۳۱۲	۳۱۵	کرامت علی (جونپوری)	فرمان جعفری	۵۲۰	قتیل (میرزا)
			نتائج الافکار	۸۳۹	قدرت اللہ خان گویاوی
			کلیات قدسی بر صفحہ ۵۵۹	۵۵۹	قدسی
			مختصر قدوری	۷۳۲	قدوری

باب اللام			کواکب الدراری	۶۰۰	کرمانی (علامہ شمس الدین عجم)
لسانی	۲۳۳	دیوان لسانی برصغیر ۲۳۲	ہمیشہ بہار برصغیر ۸۵۴	۸۵۵	کشن چند (اخلاص تخلص)
لطف اللہ مہندس	۴۱۰	شرح خلاصۃ الحساب	جنۃ الامان	۱۵۴	کفعمی
لقانی (محمد بن ہارون)	۵۲۴	قصار الوطر برصغیر ۵۲۵	دیوان کلیم	۲۶۰	کلیم
باب المیم			جامع کافی	۱۵۲	کلینی
			کلیات کمال	۵۸۳	کمال
ماتریدی (امام ابو المنصور)	۶۰۵	کتاب التاویلات برصغیر ۶۰۴	دیوان کمال خجندی	۲۳۱	خجندی
مالک (امام)	۸۱۳	مصفا فی ترجمۃ اعلیٰ الموطا	حاشیہ بیضاوی	۱۶۹	الدین بن جمال الدین شروانی
		موطا امام مالک	برہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرکہ	۵۴	فخر الدین
قنبی	۲۳۳	دیوان قنبی	اسال العوائد فی اصول الفوائد برصغیر ۲۳	۲۲	حسن
مجدد ابن محمد احمد	۸۱۸	نگارستان	تحقیق الزوراء	۱۰۲	محمد بن فخر
مجدی	۳۳۹	زینۃ المجالس	حاشیہ شرح عقائد جلال	۱۶۴	.. (ملا)
مجذوب	۵۵۴	کلیات مجذوب	صراح	۴۵۲	قرشی
محب الدین الطبری	۲۹۹	ذخائر العقیبی فی آثار ذوی القربی	قطاس	۵۳۸	کندن لال اشکی
محب اللہ آبادی	۳۷۹	شرح قصص الحکم	منہاج الدکان	۷۷۸	اکوین العطار
.. جباری	۷۱۷	سلم برصغیر ۲۵۵ مسال برصغیر	طلسمات خیال	۲۶۵	کیول رام
محترم	۲۵۱	دیوان محترم	باب الکاف الجیم		
محتشم	۲۴۵	دیوان محتشم			
محسن بن علی (قاضی التنوخی)	۶۲۷	کتاب الفرع بعد الشدة	توضیحات	۱۲۸	گازرونی (حکیم سید بدر الدین)
.. کاشانی	۳۲	اصفی	مولد النبی	۶۸۷	گازرونی (سید بن مسعود)
محمد اعظم	۸۲۲	واقعات کشمیر	دیوان حسن بیگ گرامی	۲۵۶	گرامی
.. آفندی	۸۱۳	مواہب لفظیہ شرح طریقہ محمدیہ	—	—	—

محمد اعظم (المم بن حسن الشیبانی)	۷۱۵	موطا	محمد بن محمد	۷۱۸	منتخب حسامی
امان	۱۲۴	تحفة الہند	خواجہ	۱۷۱	جبل متین من اخبار
بن محمد فضل (حکیم)	۱۵۷	جامع امانی	سید المرسلین		
بکرانی (حکیم)	۳۱۹	رسالہ قرآنیات	سحی	۶۷۹	مفاتیح الاعجاز بر صفحہ ۶۷۸
بن ابراہیم المصری الزبیدی	۴۹۵	غیث المواہب العلیہ	یوسف	۲۲	اربعین
ابن بکر زید	۶۶۴	آلی مفیہ	تقی (میرزا)	۸۲۶	ناسخ التواریخ
احمد بن ابی یزید	۵۰۷	فصول الاحکام	حاجی (منا)	۳۳۸	زبدۃ الرموز
خطیب	۷۴۰	مستطرف	حسین بحرانی	۶۴۷	گنج شایگان
شیمی	۶۸۷	مختار نامہ	بن محمد ہادی	۱۰۲	توضیح الرشحات بر صفحہ ۱۰۱
المستوفی الہروی	۷۶	ترجمہ فتوح	تبریزی	۷۶۱	+
محمد بن الحسن الآلی	۵۱۸	فصول المہمہ فی اصول الائمہ	زرین قلم	۷۶۲	+
بن علی بن محمد	۱۵۶	جواہر السنیہ فی احادیث القدریہ	عقلی العلوی	۳۲۵	رسالہ در رد اعتراضات
علمی	۴۹۳	غایۃ الہدایۃ	(قاضی) جونپوری	۵۱۷	فتاویٰ عالمگیری
داؤد	۴۲۸	شرح قصائد انوری	(میر - حکیم)	۷۷۷	مخزن الادویہ
عبد الفتی	۴۱۲	شرح نمودن زمخشری	رضا (سید طباطبائی)	۸۰۸	مظاہر الادیان بر صفحہ ۸۰
عبداللہ ابو جعفر	۴۸۵	عجائب الملکوت	سعید (آخوند)	۱۶۱	جماعۃ الشوق لامحاب لذوق
الازدی البکری	۵۰۴	فتوح اشام	شرف کنبو	۷۷۰	لمہم الغیب
البستی التنوسی	۵۹۷	کتاب المصادر علی حرف المعجم	شیخ	۷۶۹	محبوب الذکرین
علی بن ابراہیم	۱۱۵	تفسیر القرآن	(شیخ فاروقی بلگرامی)	۶۹۵	مدینۃ العلم شرح روضتہ نبوی
بن خاتون الآلی	۱۱۹	ترجمہ قطب شاہی	صادق ترشیزی	۴۱۴	شرح خلاصۃ الحساب بر صفحہ ۴۱۳
فضل اللہ مشقی	۲۳۰	جامع عباسی بست باب	(میرزا)	۷۵	تاریخ فتح علی شاہ
لقیس	۶۱۹	کتاب المعجم	(میرزا) ہمدانی	۵۹۶	کلمات الصادقین

مجموعہ قطعات	۷۸۹	مریدخان (نواب طباطبائی)	مناقب رضوی	۷۳۱	محمد صالح (میر) ترمذی
شرح سلم	۳۹۸	مسافر (مولانا)	مجموعہ حواشی صدر	۷۸۷	عالم (ملا سندیلوی)
تأثر عالمگیری بر صفحہ ۶۷۹	۶۸۰	مستعدخان	مواہب الفتح شرح طریقہ محمدیہ	۲۱۵	علی بن محمد علان
مزوج الذهب	۷۹۲	مسعودی (امام)	رقعات افضل شیرازی	۳۱۶	خان شیرازی
صحیح مسلم	۲۵۲	مسلم	تاریخ شاہ عالم	۷۲	خان شیرازی
ریاض النصوص بر صفحہ ۳۰۹	۳۱۰	مصطفیٰ	جامع الامثال	۱۲۳	رودی (میرزا)
نجوم الفرقان	۸۲۸	مصطفیٰ ابن محمد سعید	شرح الفیہ فارسی	۳۹۸	سرکانی
شرح رسالہ قوشچیہ	۲۱۲	مصالح الدین محمد بن صلاح	کشاف اصطلاحات الفنون	۵۹۸	شیخ اتحانوی
شرح مقامات حریری	۲۰۹	مسطرزی	جواہر العلوم	۱۵۸	فاضل
ہدیتہ الشائقین	۸۵۵	معتدخان ابن دیانت خان	لواع رضویہ	۶۶۶	فقیر الشہدی
اقبال نامہ جہانگیری	۵	میرزا محمد شریف	تحفۃ المومنین	۱۱۹	مومن (حکیم سید)
قرابادین معصومی	۵۳۸	معصوم (حکیم)	+	۶۶۳	مومن (خوشنویس)
مجموعہ تاریخہاے سندھ	۶۸۲	رامی تخلص	حلیۃ الواصفین	۱۹۷	مہدی (حکیم ہروی)
معارض النبوة	۶۸۹	معین الدین امیر ابنی	مطلب الباشرین	۸۱۱	میرزا
تعلیقات بر شرح طوابع	۱۱۰	بن حسن بن محمد التونی	جنتہ نعیم فی فضائل القرآن	۱۶۱	ہاشم سندھی
پنج گنج بر صفحہ ۶۱	۶۲	حضرت خواجہ	مہذب الاسما	۷۲۱	محمود بن عمر القاضی الزنجی
فتاویٰ نقشبندیہ بر صفحہ ۵۰۷	۵۰۸	محمد	شمس بازغہ	۳۸۸	جوپوری (ملا)
دیوان مغربی	۲۵۷	مغربی	بیاض محمود	۲۲۲	میرزا
لواع	۶۶۲	مقداد الاسدی	کلیات مختاری غزنوی	۵۶۱	مختاری
فتح المتعال	۵۱۰	مقری	کلیات مختاری غزنوی	۵۶۱	مختاری
کلیات فاخر مکیں	۵۵۵	مکیں (میرزا فاخر)	ہدایہ	۸۵۲	مرغینانی (علامہ علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل)
نور الانوار بر صفحہ ۸۲۷	۸۲۸	ملاحیون			

۴۵۹	مجموعہ قطعات اساتذہ برصغیر	۶۶۱	میر علی تبریزی (کاتب)	شرح الصغیر لجامع الصغیر	۲۴۲	منادی (عبدالروف)
۴۶۰	شرح حکمت العین	۳۸۲	میرک بخاری (ملا)	المعروف بتیسیر برصغیر	۴۲	منالال
۱۰۱	حاشیہ مشکوٰۃ برصغیر ۲۰۰	۱۰۱	میرک شاہ	تاریخ شاہ عالم	۵۷۷	منت
۳۸۲	دیوان میرم	۳۸۲	میرم	کلیات منت	۹۹	منذری (الحافظ ذکری اللہ بن عبدالعظیم)
<b>باب النون</b>				تغیب و ترہیب برصغیر ۹۸	۲۴۳	منشی (میرزا اسکندر)
۳۰۲	روزنامہ سفر اول	۳۰۲	ناصرالدین (شاہ قاجار)	عالم آراء عباسی	۴۵۶	منم پاک تدریس سرہ
۲۳۹	دیوان ناصر علی سرخندی	۲۳۹	ناصر علی	لمہات منعی	۵۲۸	منوچہری
۳۳۸	زیخا برصغیر ۳۳۷	۳۳۸	ناظم ہروی	قصائد منوچہری شصت کلمہ	۳۹۹	منیر ملانی
۲۵۰	دیوان نبات	۲۵۰	نبات (میر صفہانی)	شرح قصائد عرفی	۲۲	نواعظ القزوی
۱۱۷	توضیح الانور	۱۱۷	نجم الدین خضر بن علی الرازی	ابواب الجنان	۷۷۹	موقی رام (لالہ)
۳۶۵	شرح حاوی صغیر برصغیر ۲۰۸	۳۶۵	القزوی اشافی	میزان العروض	۲۱۲	مولانا زادہ
۳۰۰	شرح عقائد نسفی	۳۰۰	انسفی	شرح ہدایۃ الحکمتہ	۸۲۹	موہن سنگھ
۲۲۸	نمہ نجیب الدین سرخندی	۲۲۸	نجیب الدین سمرقندی	وقائع ہلکر	۸	موہن لال (انیس تخلص)
۱۸	آداب المیدین	۱۸	نجیب الدین سپہرودی	انیس الاخبار	۸۱۵	مہدی (میرزا)
۵۳۰	قصہ ابو مسلم وزری	۵۳۰	نمششی (ضیاء الدین)	نادرنامہ برصغیر ۸۱۸	۳۵۲	میدانی
۲۱۹	خصائص	۲۱۹	نسائی	سای فی الاسانی	۷۹۸	
۲۰۹	دیوان نصیر	۲۰۹	نصیر شاہ علی حبیب تدریس سر	مجمع الامثال	۶۳۲	میر تقی
۳۰۹	شرح اشارت	۳۰۹	نصیر الدین الطوسی	کلیات میر	۵۷۸	میر حاج
۲۰۵	شرح تذکرہ الہیت	۲۰۵	نظام الدین الاعرج	کلیات میر حاج	۱۹۰	میرزا جان
۶۶۱	لطائف اشرفی برصغیر ۶۶۱	۶۶۱	نظام حاجی غیب بینی	حاشیہ برحاشیہ تدریس	۷۲۰	میرزا ہد



نظام الدین احمد صدیقی	۴۳۶	مجمع الصنائع	نور الدین محمد (حکیم)	۲۳۳	الفاظ الادویہ بر ص ۲۶
.. ..	۲۳۳	طبقات اکبری	.. اللہ (قاضی شوستری)	۳۰	احقاق الحق بر ص ۲۹
.. حضرت سلطان اشیاخ	۶۵	پنج گنج بر ص ۶۱	نوعی شانی	۲۹۱	دیوان نوعی نجوم شانی
.. (حکیم گیلانی)	۳۲۹	رسائل در طب	نوعی (امام محی الدین)	۷۰۷	منہاج الطالبین
.. (دہلوی)	۳۱۸	رسالہ طبیات	نویدی	۶۷۱	دیوان نویدی
.. (ملا - شیخ)	۵۱۷	فتاویٰ عالمگیری	نیقول اوس	۲۹۰	دیوان نیقول اوس
نظام الملک (خواجہ طوسی)	۲۶۶	دستور الوزراء			
نظامی <sup>۲</sup>	۲۰۷	خمہ نظامی			
نظیری نیشاپوری	۵۵۱	کلیات نظیری	واحدی (امام علی بن احمد)	۸۲۸	واحدی
نعمت خان عالی	۵۶۷	کلیات نعمت خان عالی بر ص ۵۶۶	وارستہ	۷۰۶	مصطلحات وارستہ
نعمت اللہ	۵۵۱	کلیات شاہ نعمت اللہ	واعظ (کمال الدین حسین)	۹۲	تفسیر حسینی
.. ابن کوچک	۶۲۳	کنز الوصول	واقدی (محمد بن عربی واقدی)	۵۰۳	فتوح المصر
.. ہروی (خواجہ)	۶۹۰	مخزن افغانی	واقف (نور العین)	۲۵۸	دیوان واقف
نفیس (ملا)	۲۳۰	شرح اسباب	وامق	۲۵۲	دیوان وامق
نقرہ کار (ملا - شیخ)	۵۱۷	فتاویٰ عالمگیری	واہد علی ملی خان	۳۰۷	ریاض الشعرا
نقش علی	۸۳	تذکرہ نقش علی	وجہ الدین اشافی	۱۲۲	تدبیر الوصول الی جامع الاصول
نقی	۲۵۰	کلیات نقی	وجیبہ الدین (شیخ)	۷۵۰	مجموعہ رسائل تصوف
نقی (ملا - محمد)	۱۹۵	حدائق الصالحین	وحشی	۵۶۳	کلیات وحشی بر ص ۵۶۲
نور الدین ابوالحسن علی	۲۵	بہجۃ الاسرار ومدن الانوار	وصاف (میرزا فضل اللہ)	۸۳	تاریخ نجم المعروف بروصاف
.. العلی	۲۰۹	سیرۃ الحلبیہ	وصفی (حکیم منظر حسین)	۱۲۱	جام جہان ناما
.. علی (شیخ الامام)	۲۲	مجمع الزوائد	وصلی	۲۲۶	دیوان وصلی
.. الشیرازی الملکی	۷۳	تدبیر المطالب	وقوی		عشقۃ امیر خسرو

## باب الواو

باب الیاء المثنیٰ المتناہ التحتانیہ			دیوان ولایت	۲۶۳	ولایت
			کلیات ولی	۵۷۶	ولی
رسالہ درقرآت	۳۱۱	یار احمد (ملا)	دیوان ولی دشت بیاض	۲۸۹	ولی دشت بیاض
کتاب الحاشی	۶۲۳	یا سقوریدوس	مشکوٰۃ المصابیح	۷۱۲	ولی الدین ابو عبد اللہ محمد
مرآة الجنان برصفا ۶۹۶	۶۹۷	یا فعی (علامہ)	ازالۃ الخفا	۱۲	ولی اللہ (شاہ)
+ ۷۶۳		یا قوت رقم خان	شرح دفتر اول سنوی شریف	۲۳۶	ولی محمد ناروئی
قرآن شریف	۵۳۵	یا قوت المستصی			
بہجۃ المحافل	۶۰	یحییٰ بن ابی بکر عامری	<b>باب الہا</b>		
لب التواریخ	۶۵۷	عبد اللطیف	شیرین خسرو تفتی	۳۶۱	یا تفتی
قصائد یحییٰ خان	۵۲۶	خان	شرح شافیہ فارسی	۲۰۲	ہادی بن محمد صالح
شرح الصدور بشرح		علی (عظیم آبادی)	حاشیہ تحریر علی دس	۱۹۲	ہاشم (حکیم - گیلانی)
حال الموتی و القبور	۲۶۷		کشف الاشکالات	۶۲۶	ع (حکیم - محمد)
منظر الانسان	۶۸۸	یوسف بن احمد سنوری	+ ۷۶۳		ہدایت اللہ خان زرین رقم
جامع الفوائد	۱۵۹	محمد یوسف الطیب	تاریخ شاہ عالم	۷۴	ع (نواب)
مجموعہ مسائل درطب	۷۱۲	محمد بن عبد الملیف	دیوان ہلالی	۶۷۱	ہلالی
ریاض الادویہ	۳۳۰	یوسفی	دیوان ہالیوں	۲۳۸	ہالیوں
			ذخیرۃ الملوک برصفا ۱۹۵	۲۹۶	ہمدانی (علی بن شہاب)
			قصائد خواجہ مجد ہگر	۵۲۹	مگر (مجد الدین)
			سفینہ ہندی	۳۲۶	ہندی (بھگوان داس)

# فہرست اسما کتابت ترتیب حروف ابجد

صفحہ	نام کتاب	صفحہ	نام کتاب
			<b>باب الالف</b>
۱۵	احیاء العلوم		آتش کدہ اذر
۱۶	ایضاً نسخہ ثانی		آثار الاحزان
۲۲	اختیارات بدیعی	۵	” امام محمد
۲۶	اخلاق نامری	۲۲	” البلاد و اخبار البلاد
۳۹	ادب المفرد	۳۸	” العنادید
”	اذکار سیوطی	۳۶	” الوزراء
”	” نودی	۸	آداب باقیہ
۲۲	اربعین	۹	” الکتب
۶	ارشاد	۱۹	” المریدین
۲۶	” الاقربان الی احکام الایمان	۳۹	آیات بینات
	” الساری شرح صحیح بخاری المعروف	۱۸	آئینہ حق ناما
۱۵	” بہ قسطانی	۲۹	ابتمام الازہار فی ریاض الاخبار
	” القلوب الی الصواب المنجی من عمل	۳	ابحاث باقیہ
۳۵	” بہ من الیم العقاب	۳۶	ابواب الجنان
۱۲	ازالہ الخفا عن خلافتہ الخلفار	۲۰	اتقان فی علوم القرآن
۱۵	ازہار المناشرہ فی الاخبار المتواترہ	۲۲	اشنا عشریہ فی مواعد العودیہ
۲۸	اساس الاقتباس	۱۱	احادیث الخوانین
۲۸	” البلاغۃ	۳۳	الاحتجاج
۲۳	” القواعد فی اصول الفوائد	۸	احسن الحدائق
۳۲	استبصار فی ما اختلف من الاخبار	۳۵	احقاق الحق
۲۶	اسرار الخفیہ فی العلوم العقلیہ	۱۲	احوال حضرت سلمان فارسی
۲۳	الاشباہ والنظائر	۲۹	
۱۶	اشعۃ السموات	۳۳	

	انسان العیون فی سیرة امین المامون المشہور	۱۱	اشہر اللغات
۹	بہ سیرة الحلیبہ	۳۲	اصفیٰ
۲۰	ایضاً	۲۳	اطباق الذهب
۱۸	انس المنطقین لعبادة رب العالمین	۲۰	اطواق الذهب
۲۶	انشار ایزد بخش رسا	۱۹	اطول
۱۱	انوار التنزیل و اسرار التاویل	۳۳	اظہار الحق
۲۰	" خلاصۃ الحساب	۲۶	اعجاز خسرو
۳۸	انوار الریغ فی علم البدیع	۷	اغنائی کبیر
۸	انیس الاخبار	۱۱	افصاح عن معنی الصحاح
۲۱	" الاطبار	۲۲	افق البین
۲۵	اوراد قادرہ	۵	اقبال نامہ جہانگیری
۶	اورنگ نامہ	۶	ایضاً جلد اول و ثالث
۲۱	ایضاح	۱۹	اقتراح
	ایضاح لطافتہ المعال فی تفصیل الجواب	۹	اکبر نامہ
۳۱	بالافصاح عن شرافۃ الآل و تفضیل الامحاب	۳۷	اکلیل فی استنباط التنزیل
	باب البار الموحدة	۷	اکمال
		۲۲	اکمل الصناء
۵۰	بادشاہ نامہ	۲۲	الفاظ الادویہ
۵۶	باہر البیان شرح نادر البیان	۳۷	الفیلہ و بیلہ
۵۳	بحر الدرر	۲۰	ابدولہ الانتاح شرح نور الایضاح
۵۱	بحر موج	۲	انتخاب خمس نظامی
۳۷	البدایۃ و النہایہ	"	" (ثانی)
۵۲	برہین قاطعہ ترتیبہ صواعق محرقہ	۲	" (ثالث)
۵۹	بران العارفین	۳	انتخاب دیوان شمس تبریزی
۲۹	بران تاطع	۵	" میرزا طاہر و جید
۵۵	بتان المدین	۲	" قطعات ابن یمن
۵۲	بلوغ المرام فی احادیث الاحکام	۲۱	" کشکول بہائی

۶۰	پاداش کردار	۵۷	بوارق نوریہ فی اسرار الحقائق النظمیہ
۶۷	پنجابہ باب سلطانی	۴۵	بوستان
۶۱	پنج گنج (تصوف مفہومات خمس)	۵۹	بیابستان
۶۸	پند دلپسند	۵۲	بیاہجم
۶۷	پند نامہ شیخ سوری المعروف بہ کریما	۴۸	بحاکوت (فارسی - انگریزی)
	باب التمار المثنیۃ الفوقانیہ	۴۸	بجہ الاسرار و معدن الانوار
		۶۰	المخالف فی نمیر و المعجزات و الشہائل
۱۰۳	تاج المصادر	۵۶	المرضیہ شرح الغنیہ
۱۱۸	تاریخ آگرہ	۵۰	بیاض ابیہمی (در مناظرہ)
۸۵	ابن خلدون	۴۷	الذکب خانہ شاہی لکھنؤ
۷۲	الاسلام	۵۸	الاقباس از تواریخ و دواوین و کتب
۸۲	ایران فارسی		اخلاق و حکمت و فلسفہ و احادیث و فقہ و عقائد
۸۳	بخاری		الانتخاب دیوان محترم کاشی و میرنجات
۷۰	بہرت پور		و دیگر نظم و نثر
۸۶	چین	۴۶	(بطور مشاعرہ)
۷۸	حدیقہ الانامیم المعروف بہ ہفت اقلیم	۴۷	(در اقسام کلام شعرا قدیم و جدید)
۷۹	نسخہ ثانی	۴۵	(در اقسام کلام منظوم)
۸۱	حسین شاہی	۴۶	(در اقسام کلام و انتخاب سبوح ساریہ زلالی)
۱۱۰۱	خانہ دان تیموریہ	۴۷	(در نظم و نثر سائزہ و حکایات متفرقہ)
۶۹	الخلفار	۴۶	دککش (در سراپائے عاشق و معشوق)
۸۶	خمیس فی احوال انفس النفیس	۴۵	مجلد (نظم)
۸۵	داؤد شاہی	۴۴	محمود
۷۳	روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ	۵۶	(مکاتیب حکما و علما و امرا ہند)
۱۲۹	سلاطین آل عثمان لبعض موالی الاروام	۴۶	(نظم و نثر)
۷۴	شاہ عالم	۵۹	بیان البرہان فی اجماع القرآن
۷۴	دیگر	۵۵	البینۃ شرح بینۃ البیان
۱۳۱	طبری		باب الیاء الفارسیہ

۱۳۷	تحفة الذاکرین لعدة الحسن الحسین	۷۵	تاریخ فتح علی شاہ
۷۸	سامی	۸۷	فرشتہ
۶۹	شاہی (دفتر سیوم سلسلہ الذہب)	۸۸	نسخہ ثانی
۱۰۸	شاہی (علم ہیئت)	۸۱	فیروز شاہی
۱۳۷	شرح طب نبوی	۸۲	نسخہ ثانی
۱۲۵	العالم	۱۲۹	ماجری للسلطان الغوری مع السلطان ابن سلیم ابن عثمان
۶۹	العراقین		
۹۸	العروس	۷۶	گجراتی
۹۷	الغرائب وجواهر القرآن	۷۹	منظری
۸۸	الکرام	۸۳	معجم المعروف بوصاف
۱۱۲	ملکی	۸۶	ہندستان (ترجمہ تاریخ مارٹمن)
۱۱۹	المومنین	۷۲	تبصرة الناظرین
۷۱	التظاریہ فی غرائب الامصار وعجائب الاسفار	۹۲	تبصیر الرحمن وتیسیر النان بعض ما یشر الی اعجاز القرآن
۱۰۷	الوزیر		
۱۲۳	النہد	۱۰۶	تبیان فی آداب ترجمۃ القرآن
۱۰۲	تحقیق الزوراء	۱۱۰	فی عبد المعانی والبیان
	فی شرح منتخب فی اصول الزمب		تحریر علی بدیس
۱۳۶	المشہورہ بمساکی	۱۱۶	نسخہ ثانی
۱۳۴	تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب	۱۱۳	فی الفقہ
۷۰	الائمہ	۱۱۲	کتاب الماناؤس
۸۰	الادبیار	۱۰۴	تحفة الابرار الملقط من آثار الائمة الاطہار
۱۲۱	اولی الاباب فی الجامع لعجب العجائب	۱۶۹	اشاعشرہ
۱۲۲	ثانی		الاترار
۱۲۲	ثالثہ طبوئہ	۶۵	ثانی
۸۰	دولت شاہی	۱۳۷	ثالث
۷۱	سلاطین چغتائی	۹۹	الاخیار علی در المنار
۱۲۰	سویہ	۱۳۳	الاشراف بمعرفۃ الاطراف
			الانام فی وقف العزیزۃ منہ وبنوہ

۱۱۷	التصريح بمضمون التوضیح	۱۳۰	تذکرہ شعرا ریختہ گویان
۷۵	تعریف العمارات	۷۷	طائر نصیر آبادی
۱۳۸	تعلیق الانوار علی در المنار	۱۲۸	انگلیسین
۱۰۹	تعلیقات تونی بر شرح طوالح	۹۰	مصحفی
"	تفسیر بحر الحقایق	۱۳۰	مختصر
۹۱	تبارک الذی	۸۳	نقش علی
۹۲	جلالین	۱۳۲	الواقعات ہمایونی
۹۲	حسینی	۱۳۳	ترجمہ الفایده
۹۳	ایضاً نسخہ ثانی	۱۳۰	تاریخ طبری
۱۰۰	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۹۵	الجریدۃ فی شرح القصیدۃ
۹۱	زاہدی	۱۰۵	فارسی کنز الدقائق
"	سورہ یوسف	۷۶	فتوح
۹۲	فتح العزیز المشہور بہ تفسیر عزیززی	۱۲۲	قالونجہ
۱۱۵	القران	۷۹۲	قرآن مجید (از شاہ عبدالحق دہلوی)
۱۳۶	تقریب التہذیب	۱۱۹	قطب شاہی
۹۱	التقریب المختصر من التہذیب	۱۱۷	کشف الغمہ فی معرفۃ الآئمہ
۱۱۶	تقوم النحو	۸۶	المختصر فی احوال البشر
۱۰۶	تکملہ خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر	۱۰۷	مکارم الاخلاق
۱۰۹	تکملہ شرح تذکرہ	۹۸	ترغیب وترہیب
۱۰۸	تکمیل الایمان	۱۲۹	ترویج الارواح من علل الاشباح
۱۳۶	تلخیص تخریج ہدایہ للزیلعی	۷۰	تزک بابری
۱۱۱	تلخیص المفتاح	"	تزک جہانگیری
۹۵	تلویح فی کشف حقائق التفتیح	۱۳۵	تذکات تیموری
۱۰۶	تہذبات عین القضاة ہمانی	۸۲	ایضاً نسخہ ثانی
۹۳	تنبیہ الغافلین	۱۲۲	تشریح الاعضار
۱۰۹	تنقیحات شرح تلویحات	۱۰۹	الافلاک
۱۱۳	تنقیح المناظر	۱۰۳	التشہید فی مبانی کلمۃ التوحید



۱۵۵	جامع الرضوی	۹۷	تنویر الملک فی امکان رویتہ النبوی والملک
۱۵۷	الرموز	۱۱۰	المطالع
۱۲۸	صغیر (فقد)	۱۳۲	المنار
۱۲۷	الصغیر من حدیث البشیر النذیر	۱۲۵	توضیح علی جامع الصحیح
۱۵۲	عباسی بست باب	۱۲۸	توضیحات
۱۵۸	الفوائد	۱۱۷	توضیح الانور بلنح الوارده لدفع شبهة الاغور
۱۵۲	کافی	۱۰۱	الرشحات
۱۵۹	الکبیر فی مناعة المنظوم من الکلام والمنشور	۹۵	فی عمل غوامض التنقیح
۱۵۳	المقاصد فی شرح القواعد	۱۱۳	الاحکام
۱۲۲	جذب القلوب الی دیار المحبوب	۹۷	تیسیر فی القرات السبع
۱۵۲	جلاء العیون		المطالب السنیة بکشف اسرار
۱۶۱	جامعین	۷۳	المواهب اللدنیة
"	جمرات اشوق لاهل الذوق	۱۲۲	الوصول الی جامع الاصول
۱۲۸	الجمع بین الصحیحین (للحمیدی)	۱۳۹	باب التاء المثلثة
۱۵۹	" (اخیره)		ثمرات الخیرات فی الصلوة علی خیر البریات
۱۵۱	جمع المنقصر	۱۵۱	باب الجیم العربیة
۱۶۰	المناسک ونفع الناسک	۱۲۰	جار بردی شرح کشافه
۱۲۳	جمہرہ	"	جارح نامہ
۱۵۲	جنۃ الامان الواقیة و جنۃ الایمان الباقیة	۱۳۹	جام جم (اوحدی کرمانی)
"	سنو ثانی	۱۲۱	ایضاً (اوحدی مراغی)
۱۶۱	" انعم فی فضائل القرآن الکریم	"	ایضاً (حال شاہان سلف)
۱۶۰	الجواب الکافی لمن سأل عن الدوار الشافی	۱۵۶	جام جهان نما
۱۲۹	جوامع الکلم فی المواعظ والحکم	۱۲۵	جامع ابن بیطار
۱۵۰	جواهر فحہ	۱۵۷	الاصول فی احادیث الرسول
۱۵۵	الجواهر السنیة فی الاحادیث القدیة	۱۲۳	امانی
۱۵۸	جواهر العلوم	۱۵۰	الامثال
۱۵۱	النصید فی شرح التجرید	۱۲۵	البیان
			ترندی

## باب الجیم الفارسیۃ

چار عنصر میرزا بیدل  
چار گلشن

## باب حاء الحطی

حاشیہ آغا حسین خوانساری بر قدیمہ و جدیدہ

بر الہیات و طبیعات شفا

بر تلویح

بر حاشیہ خطائی کہ بر مطول نوشتہ

بر حاشیہ شرح مواقف

بر حاشیہ قدیمہ دوانی

بر حاشیہ قدیمہ (میرزا جان)

بر حاشیہ ملا زادہ

بر شرح حکمت العین (میرزا جان)

بر شرح عضدی (عماد الدین ابہری)

بر شرح مطالع (سید شریف)

بر شرح مواقف

ایضاً عبدالحکیم سیالکوٹی

بر قطبی ایضاً

بر مختصر الاصول عضدی (سید شریف)

بر میرزا بدرسالہ مولانا فضل حق

بیضاوی (شیخ بہائی آملی)

(عصام الدین)

(ملاعصام)

(مولانا محمد لقب کمال الدین)

حاشیہ بشارکار (نور اللہ شوستری)

تحریر اقلیدس

تلویح (حسن بن محمد شاہ)

تلویح (خواجہ زادہ)

جدیدہ

جلالین

جمال الدین بر حاشیہ قدیمہ

حکمت العین

خیالی

(عبدالحکیم سیالکوٹی)

مید شریف علی شرح التجرید

شرح الفیہ

شرح تجرید قوشچی

شرح جامی (جمال الدین)

(عبدالحکیم سیالکوٹی)

(عبدالرحمن)

(عمیرت اللہ)

(ملاعصام)

حکمت الاشراف

حکمت العین

سلم قاضی مبارک (مولانا فضل حق)

عضدی در اصول

عقائد ملا جلال

مختصر الاصول عضدی

ایضاً غیر حاشیہ ابہری و تفتازانی

ایضاً (عبدالحکیم سیالکوٹی)

شفا قاضی میانس

۱۹۵	حدائق الصالحین	۱۹۲	حاشیہ شمس یازغہ (حمد اللہ)
۱۹۱	حدائق النجوم	۱۹۳	ایضاً نسخہ دیگر
۱۹۰	حدود ایشیاء	۱۹۳	ایضاً (ملاحسن)
۱۹۸	حدیقتہ الارشاد	۱۴۳	ایضاً (ملائنظام الدین)
۱۶۲	حدیقتہ حکیم سنائی	۱۴۴	صدر
۱۶۳	ایضاً (نسخہ دیگر)	۱۹۶	(عماد الدین بکنی)
۱۹۹	حدیقتہ اللغات	۱۰۰	(ملاحسن)
۱۹۳	حدیقتہ المتقین فی معرفتہ احکام الدین	۱۴۳	(ملائنظام الدین)
۲۰۳	حزب الاعظم	۲۰۳	طحطاوی بردر المختار
۱۶۵	حسن المحاضرہ فی احوال اعیان المصر والقاہرہ	۱۸۰	عبد الحکیم بر شرح ملا
۱۶۲	حسن و عشق	۱۴۲	قدیمہ
۱۶۳	حصن حصین	۱۶۶	نسخہ دیگر
۱۰۱	حقیقتہ محمدیہ	۱۴۲	کشاف
۱۹۳	حکمت المتعالیہ فی الاسفار الفعالیہ	۱۶۶	متوسط (در نحو - از سید شریف)
۱۹۵	حلیہ ستا بیجاں بادشاہ	۱۴۲	مشکوٰۃ
۱۶۸	حلیہ المحلی و بغیۃ المہتدی	۱۸۲	مطول (سید شریف)
۱۹۰	حلیۃ الواصفین	۲۰۵	(عبد الحکیم سیالکوٹی)
۱۶۳	حماد حیدری	۲۰۳	(قطب الدین خلف تفتازانی)
۱۰۰	تواشی المفہم فی شرح مقدمۃ الخیریہ	۱۹۵	منہج العمال فی سنن الاقوال
۱۹۰	حیوۃ الحيوان منفری	۱۸۰	موایب لدینہ
۱۹۶	ایضاً کبریٰ	۱۹۰	مولوی ظہور اللہ بر میرزا ہد ملا جلال
۲۰۶	حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب	۱۹۱	میبدی (فخر الدین سماکی)
۱۶۵	حیرت نامہ	۱۴۵	(غیر آں)
	باب الخیار المعجمۃ	۱۴۱	میرزا ہد شرح موافق
۲۱۰	فنا میت آیات	۱۴۵	نغمات المعروف بمکاشفات علی اکبر و بی
۱۶۳	فنا و زمانہ	۱۴۱	جبل متین من اخبار سیدار سلین
۱۶۵	فنا و زمانہ	۱۴۱	حب المفتی
۲۱۲	فنا و زمانہ	۱۴۱	حبیب السید فی افراد خیر البرہ
		۱۶۳	ایضاً نسخہ دیگر
		۱۶۵	تاجہ الباخرہ

پتوالیس	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۶۱	دستان مذاہب	۲۲۹	خریدۃ العجائب و تحفۃ الغرائب
۲۹۴	دراری المفیہ شرح درالبہیہ	۲۱۶	خزانۃ عامرہ
۲۶۶	درۃ التاج لفرۃ الدیباج	۲۱۹	خصائص
۲۶۲	در الثمین فی محاسن شیخ محی الدین	۲۲۲	خصائص ابن حبیب
۲۸۴	درج الدرر فی بیان میلاد سید البشر	۲۳۰	خصال
۲۹۶	در الحسان فی تدبیر الجبالی والبیان	۲۲۶	خفی علانی
۲۸۰	درود و شمع محفل	۲۳۰	خلاصۃ ابحاث فی النحو
۲۶۴	در المجلدات	"	الاثر
۲۸۲	در المختار	۲۲۸	الاخبار
۲۴۹	در مکتون	۲۲۲	الاذکار
۲۶۴	در النظیم فی فضائل القرآن العظیم	۲۱۶	الاشعار وزبدۃ الافکار
۲۹۳	در النوشیح خطبہ ضو	۲۲۵	الافکار
۲۶۲	درۃ نادرہ	۲۲۶	الاقوال فی اسماء الرجال
۲۹۲	دستور اردو - قواعد اردو	۲۱۳	التجارب
۱۶۹	الحساب	۲۱۴	التواریخ (ترجمہ تدریج مارشمن)
۲۸۱	العجائب	۲۲۱	(دیگر)
۲۶۳	القضاة	۲۲۰	الحساب
۲۶۶	الوزراء	۲۱۸	فی معرفۃ الحدیث
۲۶۹	دعائے سیفی	۲۱۵	الکلام
۲۶۳	دقائق الاخبار	۲۲۲	النفحات
۲۶۵	دلائل الخیرات	۲۲۱	خسناز قادری
۳۶۵	نسخہ ثانی	۲۲۸	خسہ (بہج کتب میر باقر داماد)
"	نسخہ ثالث	۲۰۶	خسرو
۲۶۰	دمیۃ القصر وعصرۃ اہل العصر	۲۱۱	نجیب الدین سمرقندی
۲۶۵	دوازده مجلس	۲۲۵	نظامی
۲۶۱	دول الاسلام	۲۱۵	ثانی
۲۳۸	دیوان آرزو		خوان پر نعمت
۲۳۱	آزاد		خوش بقا غوثیہ
۲۸۳	آشوب	۲۶۴	باب الدال المہملہ
			دائرۃ الاصول

۲۲۲	دیوان صاحب تبریزی	۲۵۲	دیوان آصفی
۲۲۲	ظہوری تشریحی	۲۹۰	ابن نباتہ مصری
۲۸۰	عاقل	۲۶۲	اسیر
۲۵۹	عالی	۲۶۳	امای
۲۵۶	عراقی	۲۲۶	برہان
۲۲۹	عدائی	۲۵۲	بیدل
۲۲۶	عمر فارض	"	نسخہ ثانی
۲۲۲	غنی	"	"
۲۹۱	فطرت	۲۶۸	تسلیم
۲۳۲	فغانی	۲۸۹	تہمای
۲۳۸	نسخہ ثانی	۲۸۰	ثابت
"	نسخہ ثالث	۲۳۶	جہای
۲۵۳	فقیر	۲۲۶	حبیبی
۲۵۲	نسخہ ثانی	۲۵۶	حسن بیگ گرامی
۲۲۲	فیضی	۲۸۰	حاس
۲۲۵	(انتخاب)	۲۵۵	حیدر
۲۲۰	تاسم	۲۲۶	حیرت
۲۶۰	کلیم	۲۶۱	خسرو
۲۳۱	کمال انجند	۲۵۱	خواجہ جوی کرمانی
۲۳۲	نسخہ ثانی	۲۳۹	خواجہ حافظ شیرازی
"	سانی	۲۶۸	زخمی
۲۲۳	تنبی	۲۹۳	سالم
۲۵۱	مسترم	۲۶۰	شاهی
۱۲۵	مختشم	۲۸۸	شرقاوی
۲۵۶	منزل	۲۵۱	شفای
۱۰۵	میرم	۲۳۲	شمس تبریز
۲۳۹	ناصر علی سرہندی	"	نسخہ ثانی
۲۵۰	نجات	۲۵۲	شہرت
۲۶۳	نصر	۲۶۶	شیخ علی وزین
۲۹۱	نوعی خوبشانی	"	"
۲۹۰	نیقولادس	"	"
۲۵۸	واقف	"	"
۲۵۲	واسق	"	"

پھیالیس

۳۲۵	رسالہ در ردِّ اعترافات کہ بر رسالہ ملا محمد صالح (نوشتہ بودند)	۲۲۷	دیوان وصلی
"	در عرض (ابوالحسن الاندلسی)	۲۶۳	ولایت
۳۱۸	در علم نجوم	۲۸۹	ولی دشت بیاض
۳۱۲	در فضیلت عربی بر السنہی	۲۳۰	بایون
۳۱۱	در قرأت	۲۹۹	باب الذال المعجم
۳۱۹	در معرفت کمرہ	۲۹۵	ذخائر العقبیٰ فی آثار ذوی القربیٰ
۳۱۸	در منطق	"	ذخیرۃ العقبیٰ المشہور بہ حاشیہ شرح وقایہ
۳۲۲	در منطق و امور عامہ	۲۹۸	الملوک
۳۲۶	رجعت و رسالہ حسینہ	۲۹۶	خوارزم شاہی
۳۰۰	صدیہ (در رسائل شیخ علی حزین)	۲۹۸	ذکر فی الشیعہ فی احکام الشرعیہ
۳۱۱	صدیہ (صدر جہاں قطب شاہی)	۳۰۳	ذوالفقار
۳۱۸	طبیعیات	۳۲۹	باب المرار المہملہ
۳۲۵	عرض جامی و رسالہ قوانین جامی	۲۰۱	راحت الارواح
۳۱۵	عرض (سیفی)	"	اللسان
۳۱۶	غیاث منصور	۳۰۰	رامان
۳۳۲	فی الحجج	۳۲۸	رباعیات خیام
۳۱۹	قرانات	۳۰۶	میرزا بیدل
۳۲۸	لم صار	۳۲۵	رجوع الشیخ الی صباہ فی قوۃ الباہ
۳۲۹	مجربات الآبادی	۳۲۲	رحلہ ابن جبیر
۳۰۰	معا (در رسائل شیخ علی حزین)	۳۰۰	رسالہ ابطال ضرورت
۳۲۲	منظوم (علم حساب)	۳۰۰	ابن ہشام
۳۱۹	رسائل اخوان الصفا مشتمل بر پنجہایک رسالہ (بزبان عربی)	۳۲۶	رحدوث و قدم (در رسائل شیخ علی حزین)
۳۳۲	حافظ ابن حجر شمشی	۳۳۱	حسینیہ از ملا ابراہیم ولی اللہ استرآبادی
۳۱۲	در حکمت و فلسفہ	۳۱۸	در اثبات امامت
۳۲۹	در طب	۳۳۲	در استعمال اسطرلاب
		۳۱۶	در اصول دین و فروع آن
			در جعل مولف و جعل بیسٹ

۳۳۰	ریاض الفوائد	۳۰۰	رسالہ شیخ علی حزین
۳۲۷	» المسائل فی بیان الاحکام بالادلة	۳۰۴	رشحات
۳۳۰	» المنشآت	۳۱۶	رشیدیہ
۳۱۰	ریحانۃ الالباب	۳۲۷	رعنائی زیبا
۳۰۳	ریشنامہ	۳۱۶	رقعات افضل شیرازی
	باب الزوار المعجمہ	۳۱۵	» امان اللہ حسینی
		۳۳۲	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق
۳۳۷	زاد المسافرین	۳۰۲	روزنامہ سفر اول (شاہ ایران)
»	» نزدیکی	۳۰۳	» سفر دوم (ایضاً)
۳۲۲	زاد المعاد	۳۰۹	روضۃ الاجاب
»	زاد المعاد فی بدی خیر العباد	»	» دیگر
۳۲۰	زادین	۳۲۸	» البہیہ فی شرح اللعۃ الدمشقیہ
۳۳۶	زائچہ	۳۲۴	» الجنان
۳۳۹	زبدۃ الاخبار فی سوانح الاسفار	۳۰۲	» الشہداء
۳۳۸	زبدۃ الرموز	۳۰۵	» دیگر
۳۲۱	زبدۃ السالکین	»	» الصفا
۳۳۷	زینبہ حشمت صفہانی	۳۳۲	» الفہوم فی نظم نقایۃ العلوم
۳۳۶	زینبہ (فردوسی)	۳۳۲	» المناظر فی احوال الاولی والاواخر
۳۳۰	زینبہ (ناظم ہروی)		
۳۲۱	زینبہ کے جامی	۳۱۳	» الواعظین من کتاب الاربعین
۳۳۳	زواجہ عن اقتراف الکبار	۳۳۰	ریاض الادویہ
۳۲۲	زہرا الکام فی قصۃ یوسف علیہ السلام	۳۳۲	» السلاطین
۳۳۹	زینۃ المجالس	۳۰۷	» الشہداء
	باب الستین المہملہ	۳۱۲	» الصالحین
		۳۳۳	» الصنائع
۳۲۲	ساقی نامہ ظہوری	۳۰۶	» الفصحا



۳۵۲	سواطع الالہام	۳۵۲	سای فی الاسامی
۳۲۹	سوانح عمری (شیخ علی حزیں)	۳۲۹	سبحة المرجان
"	ایضاً نسخہ دیگر	۳۲۲	سبعہ سیارہ زلالی
۳۵۲	سیرت ابن ہشام	۳۵۲	سبعین
۳۵۷	سیرت ابوالفوارس عنتر بن شداد	۳۵۷	السریر الحادی بہ تحریر انصاری
۳۲۸	سیر العارنین	۳۵۶	سراج اللغۃ دفتر دوم مشتمل بر مصطلحات الشعرا
۳۵۱	سیر المتاخرین	۳۲۵	سر و آزاد
		۳۶۰	سفر سعادت
		۳۵۶	سفیر
		۳۵۰	سفینۃ الاولیا
		"	ایضاً نسخہ دیگر
۳۰۱	شافیہ	"	سفینۃ خوشگو مشتمل بر احوال معاصرین
"	ایضاً نسخہ دیگر	۳۲۷	سفینۃ عشرت
۳۶۱	شاجہاں نامہ طالب کلیم	۳۲۹	سفینۃ مشتمل بر بعض ادعیہ و قصیدہ غوثیہ و پنج
۳۲۳	شاہ صادق		سورہ وغیرہ
۳۱۵	شاننامہ	۳۵۲	سفینہ ہندی
۳۱۸	ایضاً نسخہ دیگر	۳۲۶	سکندر نامہ نظامی
۳۲۵	شانشاہ نامہ سلطان محمد	۳۵۷	سکینہ داراشکوہی
۳۲۶	شجاع حیدری	۳۲۵	سلافة العصر فی محاسن اعیان اہل العصر
۳۶۲	شجرۃ الاتراک	۳۵۸	سلسلۃ الذهب
۳۶۸	شرح اخلاق ناصری	۳۲۳	سلطانیہ
۳۲۸	" اربعین	۳۲۵	سلم العلوم
۳۷۵	" اربعین نووی	۳۵۵	سلوان المطاع
۳۶۶	" دیگر	"	سنن ابن ماجہ
۳۳۰	" اسباب	۳۵۳	سنن ابی داؤد
۳۸۷	" اشارات (ابن الخطیب)	"	سنن نسائی
۳۸۹	" (محقق طوسی)	۳۶۰	سواد العین حاشیہ حکمۃ العین
۳۲۳	" اصول اکبری	۳۵۶	

۳۸۵	شرح حکمتہ الاشراف	۳۶۶	شرح اصول بزدوی
۳۸۶	نسخہ دیگر	۳۵۰	الفیہ
۳۸۲	حکمتہ العین	۳۱۳	الفیہ ابن مالک
۳۲۵	خطبہ شقیقہ	۳۲۹	الفیہ حدیث ابن مالک
۳۹۵	قاموس	۳۵۰	الفیہ عراقی
۳۱۰	خلاصۃ الحساب	۳۹۸	الفیہ فارسی
۳۳۵		۳۱۲	انموذج زمخشری
۳۱۲	(فارسی)	۳۰۳	ایسا غوجی
۳۳۵	دعاسمات	۳۶۱	ہدایتہ الہدایتہ
۳۳۶	دفتر اول ثنوی شریف	۳۰۰	بست باب اسطراب
۳۱۲	رسالہ توشیحہ	۳۱۹	بوستان سعدی
	نسخہ دیگر	۳۲۳	تبیین الحقائق
۳۲۲	زبدۃ الاصول	۳۰۲	تجرید شمس الدین اصفہانی
۳۰۱	زینح الخ بیگی	۳۰۸	(توشیحی)
۳۱۰	(ناقص)	۳۰۳	(منظہر علی)
۳۰۲	سفر السعادت	۳۰۳	تذکرۃ الیوم
۳۱۹	سلم (پنجابی)	۳۰۰	تشریح الافلاک مع تشریح الافلاک
۳۱۹	(ملا اشرف)	۳۳۳	جالینوس
۳۲۰	(ملا فیروز)	۳۱۱	تہذیب (فارسی - ملا علی رضا)
۳۹۰	(مولانا مسافر)	۳۰۰	تہذیب المنطق المعروف بہ ملاجلال
۳۹۰	مع تعلیقات بحر العلوم	۳۱۱	(میرزا جان)
۳۰۲	شافیہ ارضی	۳۰۶	چغینی
	فارسی (ملا مادی مازندرانی)	۳۶۸	حادی صغیر
۳۴۱	اشح غیبہ - الفکر	۳۶۲	حصص حصین حاجی محمد کشمیری
۳۶۳	شمال ترندی		(ملا علی قاری)
۳۴۲	اعصام الدین اسفرائینی		

۳۹۶	شرح کبیر	۴۴۲	شرح شائل (مناوی عبدالرؤف)
۴۳۴	الکبیر	۴۴۰	” (مولانا حاجی کشمیری)
۴۴۲	کتاب علوم الحدیث	۴۴۸	شواہد منغنی البیب
۴۴۱	گلستان	۴۶۷	الصدور باحوال الونى والقبور۔
۴۴۹	کلیات قانون (شفائی خان)	۳۷۱	الصیغیر لجام الصیغیر المعروف بہ تیسیر
۴۳۰	” (قطب الدین شیرازی)	۳۹۹	” ضریری
۴۲۱	کلیات قانون (قطب المصری)	۳۶۸	عقائد عضدیہ
۴۲۳	لباب	۳۷۰	عقائد نسفی
۴۰۵	لمعہ	۳۶۶	عین العلم
۴۴۰	متواترات گورگانی	۴۴۰	”
۳۸۰	شہوی مولوی روم	۳۷۹	فصوص الحکم
۳۷۱	”	۴۳۰	فصول بقراط
۳۸۱	”	۴۴۳	الفصول لجام الاصول
۳۸۳	محیطی فارسی	۴۱۱	قاموس باب الہمزہ
۳۶۸	مختصر ابن حاجب المدروف بصدیہ	۴۳۳	تانون (ابن الحزم القرشی)
۳۷۵	مختصر الاصول ابن حاجب	۴۲۲	” (ملا محمد آلی)
۳۷۸	مختصر الوقایہ	۴۲۸	قصائد انوری
۳۷۳	مسلم الثبوت	”	خانانی
۳۳۹	” (ملا برکت)	۴۲۹	” نسخہ دیگر
”	” (ملا مبین)	۳۹۴	” عربی
۴۴۲	مشہد امام اعظم	۴۲۰	”
۴۰۹	مصادرات اقلیدس	۳۹۸	وفاتانی و ظہیر فارابی
۴۹۶	مصباح فارسی	۴۳۷	” قصیدہ بدیعہ
۴۲۳	” کفیمی	۴۰۱	” کافیہ (از مصنف)
۳۸۲	مطالع	۴۰۶	” (رضی)
۳۸۲	معانی آثار طحاوی	۴۴۸	” الکبار

		۲۲۱	شرح معنی اللیب
	باب الصاد المہملہ	۲۲۹	" " (بدرالدین اسکرانی)
		"	" " (ششمی)
۲۵۲	صواح جوہری	۲۰۳	" مفتاح العلوم سکاکی (نفاذانی)
۲۵۳	صحیح بخاری	۳۸۵	" " (سید شریف)
۲۵۴	" " نسو ثانی	۳۶۶	" مقاصد الطالبین
"	" مسلم	۲۰۹	" مقامات حریری (مطرزی)
۲۶۱	صحیفۃ الصفائی ذکر اہل الاجتبا	۳۶۵	" منہاج العابدین
۲۵۶	" کاملہ	۲۰۴	" مواقف
"	" الکرام	"	" " نسو دیگر
۲۵۹	صدر اشرح ہدایۃ الحکمۃ	۳۹۶	" میزان منطق
۲۵۲	صراح	۲۱۰	" نصاب البیان
۲۵۹	صفات کائنات	۲۲۱	" " نبیح ابلاغۃ (ابن ابی الحدید)
۲۵۶	صلوۃ الطیبی	۲۱۹	" " (کمال الدین بکرانی)
۲۶۰	صوارم البیات	۳۶۹	" " ورد المریدین
۲۵۵	صواعق محرقة	۲۱۲	" " ہدایۃ الحکمۃ (احمد بن محمود الہروی)
	باب الضاد المعجمہ	۳۶۳	شرفنامہ منیری
		۳۹۱	شفا
۲۶۲	ضریح	۲۲۵	شفا الاسقام فی زیارۃ خیر الانام
	ضو	۲۳۱	شفا الاسقام و دوائ الالام
	ضوء الصباح لمنص تلخیص المفتاح	۲۳۲	شفا القلوب
	باب الطاء المہملہ	۳۸۸	شمس بازغہ
		۳۶۲	" " انضی
۲۶۶	تلب اکبر	۳۶۲	" " المعارف و لطائف العوارف
۲۶۰	تلبقات الامناف	۲۰۳	شواہد بلو بیہ
۲۶۳	تلبقہ البری	۳۶۱	شیرین خسرو باغی

٢٤٥	عصمة الانبياء	٢٦٦	طبقات حافظ ابن رجب
٢٤٢	عقد المنظوم في ذكر افاضل الروم	٢٦٢	احنبليه
٢٨٢	عقود الدرر في حل ابیات المطول والمنقصر	٢٦٢	ناسري
٢٨٠	علم الكتاب	٢٦٥	طلسمات خيال
٢٤١	علم السعادت		<b>حرف الظالم المعجم</b>
٢٤٩	عمرة الاسلام		ظفرنامه
٢٤٠	عمرة الطالب في نسب آل ابی طالب	٢٦٨	ظفرنامه تیموری
٢٨٦	العمدة في صناعة المراجعة	"	
٢٤٨	عناية		<b>باب العين المهله</b>
٢٤٢	عناية القاضي		عافية شرح شافية در فارسی
٢٨٢	عنايت نامه	٢٨٢	عالم آراي عباسی
٢٤٤	عوارف	٢٤٣	عالمکيزنامه
٢٨٢	عیار دانش	٢٤١	عباب
٢٨٣	ایضا نسخه ثانی	٢٩٠	عجالة البيان في شرح الميزان
٢٨٣	عين الحيات	٢٨١	عجاب المخلوقات (عربی)
٢٤٥	عين العلم	٢٨٤	" المخلوقات (فارسی)
٢٨٨	عيون الابنار في طبقات الاطبار	٢٩٠	" المقدور في نواب التيمور
٢٨٣	عيون الحساب	٢٦٩	" ثانی
	<b>باب العين المعجم</b>	٢٤٠	" الملكوت
٢٩٢	غاية البيان ونادرة الاقران	٢٨٥	عدة الداعي
٢٩٦	" التحقيق	٢٤٢	عرائس البيان في حقائق القرآن
٢٩٦	" الفهوم في تدبير المحوم	٢٩١	عرفات العارفين وعصاة العاشقين
٢٩٢	" الهداية	٢٤٤	الرواة لابل الخلوة
٢٩٦	غرائب اللغات	٢٨١	عسبد المسبوك في قصة بدلية الجمال وسيف الملوك
٢٩٤	غزاة الاحكام مع شرحه مسمى به در الاحكام	٢٦٩	عشيقه امير خسرو

۵۲۲	فرہنگ جہانگیری (نسخہ دیگر)	۲۹۳	غنیۃ الطالبین
۵۲۰	دبستان آموزندہ فارسی زبان	۲۹۸	غنی منی
۵۲۳	رشیدی	۲۹۹	الغیث لذی النجم شرح لامیۃ العجم
۵۱۶	رقعات ابوالفضل	۲۹۵	غیث المواب العینہ شرح الحکم العطاءئیہ
۵۲۱	سروری		باب الفار
	سکندر نامہ و فرہنگ شاہنامہ و ترجمہ		فاکتہ ابستان
۵۱۵	نغات ہندی بفارسی	۵۲۱	قال نامہ
۵۰۸	فصل الخطاب لوصول الاجاب	۵۱۲	فائق
۵۱۲	فصوص الحکم دوسنی	۵۰۵	فتاویٰ عالمگیری
۵۰۰	الاحکام لاصول الاحکام	۵۱۷	قاضی خان
۵۱۸	فصول اکبری	۵۱۹	فقہ ہندی
"	المہدی فی اصول الائمہ	۵۰۷	فتح الرحمن بہ ترجمۃ القرآن
۵۰۱	المہدی فی معرفۃ الائمہ	"	التقدیر
۵۰۱	فقہ منظوم	۵۰۶	المتعال فی وصف النوال
۵۰۱	فلک البروج	۵۱۰	فتحنامہ سندھ
۵۱۲	فلوک علی الفصوص	۵۰۲	فتوحات المکیہ فی معرفۃ اسرار الممالیکہ والملکیہ
۵۰۱	فواج	۵۱۲	فتوح الشام (چہا پہ کلکتہ)
۵۲۳	فواج الرحموت شرح مسلم الثبوت	۵۰۵	الغیب (چہا پہ مصر)
۵۱۵	فوائد ضیائیہ شرح کافیۃ المشہور بشرح جہا	۵۱۱	ثنائی
	عاریہ حل منلقات الوقایہ و ایضاح	"	المصر
۵۱۹	المعضلات شرح الوقایہ	۵۰۳	فرید شرح فوائد
۵۰۵	فضلا	۵۱۵	فرانض شریفی
۵۱۲	فیروز شاہی	۵۱۱	فرمان جعفری
۵۰۹	المصلی	۵۲۰	فرہنگ ارتضائی
	فیض القدیر شرح جامع الصغیر	۵۱۶	جہانگیری
۵۲۱		۵۲۲	

باب القاف

۵۲۷	قصائد ناریانی
۵۲۲	کاشی
۵۲۸	منوچہری شفت کد
۵۲۰	نظیری
۵۳۱	قصص الانبیا
۵۳۰	قصہ ابوسلم مروزی
۵۳۲	شہزادہ مہر جبین در نازسی
۵۳۲	قصیدہ در عروض
۵۳۰	غوشہ
۵۳۱	مرتضوی
۵۳۳	مرزا طوفان
۵۳۲	قضا الوطر شرح نخبۃ الفکر
۵۳۲	قلادۃ الدر المنثور فی ذکر البعث والنشور
۵۲۹	قلائد العقیان فی محاسن الایمان
۵۳۳	قواعد فارسی
۵۳۲	قوت القلوب
۵۳۱	قول ابوریح فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشیخ

باب الکاف العربیۃ

۵۷۰	کارنامہ حیدری
۵۳۳	کاشف
۶۰۲	الکافیۃ الشافیۃ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ
۶۰۹	کامل التبییر
۶۲۰	کامل الصناعہ
۶۴۱	الکتاب

۵۳۰	تاموس
۵۳۱	قانون شیخ
۵۳۳	قلبات
۵۳۲	قرآن مجید (از قلم عصمت اللہ)
۵۳۵	قرآن مجید (از قلم یاقوت المستعصم)
۵۳۶	قرآن مجید (بروش اول)
۵۳۷	قرآن مجید (بروش دوم رقم خان)
۵۳۸	قرابادین جدالی
۵۳۹	ذکائی
۵۳۸	شغالی
۵۳۹	قادی
۵۴۰	قلانسی
۵۳۹	کبیر
۵۳۸	معصومی
۵۳۶	قرآن السعیدین
۵۳۵	قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین
۵۳۸	قسطاس
۵۳۳	قسطاس در عروض
۵۳۶	قصائد بدر جراح
۵۳۸	حکیم رکن الدین مسعود
۵۳۹	خواجہ مجدد بکر
۵۳۸	شیخ علی حزمین
۵۲۷	طالب علمی



۵۹۶	کتاب المصادر	۶۲۱	کتاب آداب نفس
۵۹۷	المصادر علی حروف المعجم	۶۰۸	الادعیہ
۵۹۲	المعارف	۶۰۹	الاربعین فی اصول الدین
۵۹۶	المعجم	۶۲۷	الارشاد لمصالح النفس والاجساد
۶۲۰	المعجم فی معانی اشعار المعجم	۶۳۷	الازہریہ فی علم العربیہ
۶۲۵	المقولات و کتاب البرہان ارسطو	۶۳۵	الاشکالات لانہا یکشف بما فیہ من المشکلات
۶۰۷	النزہۃ الزیہ فی احکام الحمام الطبیہ والشرعیہ	۶۲۳	الاغذیہ
۶۰۹	ایواقیت فی المواقیت	۶۲۳	الافین الفارق بین الصدق والمین
۶۳۵	ایواقیت والمجاہر	۶۳۳	البرہان فی ترتیب سور القرآن
۶۳۵	کشاف	۶۰۳	التاویلات
۶۲۰	نسب دیگر	۵۹۹	التذکرہ باحوال الموتی وامور الآخرہ
۵۹۸	اصطلاحات الفنون	۶۰۶	ترغیب الصلوٰۃ
۶۰۳	کشف بزروی	۶۲۶	الحجۃ
۶۳۳	المحب والاسرار	۶۲۳	الحدیث
۶۰۱	الحقائق الممدیہ	۶۲۳	المحاشیش
۵۹۵	الصصلح عن وصف الزلزلہ	۵۹۹	الشفاعتعریف حقوق النبی المصطفیٰ صلعم
۶۲۰	اللغات	۵۹۳	الصفات الثمانیہ فی اخبار القیادۃ العثمانیہ المشہورہ بہشت بہشت
۵۹۳	المحجوب	۶۲۶	الطب
۶۱۸	مشکول بمانی	۶۳۸	العلل مسند امام احمد حنبل
۶۱۵	کفایۃ التعلیم فی علم التبحر	۶۲۰	الفرج بعد الشدة
۶۲۶	المجرب	۶۲۰	الفصول
۶۳۶	شرح ہدیہ	۶۲۷	لفت
۶۱۳	لمتوفی	۶۲۹	المختار
۵۰۰	کلمات الشواہد		
۶۹۶	الصادقین		

کلمات مکتوبہ من علوم اہل الحکمۃ		کلیات سلمان	
کلیات ابن یمن	۶۲۵	کلیات سلمان	۵۵۰
احمد	۵۵۵	سلیم	۵۶۶
اشرف	۵۴۷	شاپور	۶۳۳
انشار اللہ خان	۵۷۱	شاہ نعمت اللہ	۵۵۱
النوری	۶۱۶	شرف	۵۶۳
نسوخ دیگر	۵۷۵	شوکت بخارانی	۵۶۰
اہلی شیرازی	"	نسوخ دیگر	۵۶۱
بیدل	۶۱۷	صاب	۵۵۲
نقی ہوس	۵۸۸	ظفر	۵۶۵
جامی	۵۴۷	ظہوری ترشیزی	۵۸۷
جرات	۵۷۰	عرفی	۵۵۶
حاذق	۶۱۵	عظیم	۵۶۲
حزین	۵۹۱	غالب	۶۳۰
حسن	۵۸۵	فاخر کین	۵۵۵
حسینی	۶۱۳	فصیحی	۵۵۲
حکیم رکنائے کاشی	۵۶۹	قآنی	۵۶۶
نما قانی	۵۸۱	قدسی	۵۵۸
نسوخ دیگر	۵۶۸	کاتبی	۵۵۷
خسرو	۵۶۹	کمال	۵۸۳
خواجہ حافظ شیرازی	۵۷۹	مجدوب	۵۵۴
خواجہ حسین سنائی	۵۴۶	مختشم	۵۴۶
دعا	۵۵۳	مختاری عزنوی	۵۶۱
سحابی	۶۲۲	منت	۵۷۷
سقا	۵۶۳	میر	۶۳۲
	۵۵۹	میر حاج	۵۷۸

۶۴۶	گل رعنا	۵۸۰	کلیات میرزا ربیع النجب
"	گلزار ابراریم	۶۱۰	" میرزا رفیع
۶۴۹	گلستان	۵۵۱	" نظیری
۶۵۰	" (بخط تلمیز میر علی ہروی)	۵۵۰	" نقی
۶۵۲	" (بخط شکست)	۵۶۶	" نعمت خان عالی
۶۵۴	گلستان سخن	۵۶۲	" وحشی
۶۴۵	گلشن بنجار	۵۶۶	" ولی
۶۵۳	" راز	۶۱۱	کلید مخازن
۶۵۰	" صادق	۶۱۹	کمال الدین و تمام النعم
۶۴۷	گنج شایگان	۶۰۰	کنز الدقائق
۶۵۲	گوہر مراد	۵۹۳	" الرموز
۶۴۸	گوئے چوگان	۶۱۲	" العباد فی شرح الاوراد
			" العمال فی سنن الاحوال والاقوال
			{ المشہور بہ جمع الجوامع
	باب اللام	۶۰۲	" المعانی فی شرح حرز الامانی
	لاالی مضیہ الملتقط من اللواتق البیدیہ فی اخبار	۵۹۸	" الوصول فی معرفتہ حدیث الرسول
۶۶۲	{ الامتہ الزیدیہ	۶۴۳	کواکب الدراری شرح صحیح البخاری
۶۶۶	باب المناک و عباب الساک	۶۰۰	کوکب المنیر بشرح جامع الصغیر
۶۵۰	لب التواریخ	۶۳۰	کیمیائے سعادت
۶۶۳	لذۃ النسا	۶۰۸	" نسو دیگر
۶۵۶	لطائف الاخبار	"	
۶۶۰	" اشرفی		
۶۶۲	" ثانی		
۶۶۴	" الطوائف	۶۵۴	گنزیدہ
۶۵۹	" غیاثیہ	۶۴۵	گلدستہ (انتخاب غرقات العارفين)
۶۶۳	" معنوی	۶۵۵	" (قطب شاہی)

نمبر	عنوان	صفحہ	موضوع
۸۰۱	مشنوی مولوی روم	۶۵۸	لغات مترادف
۶۳۱	والہ و سلطان	۶۶۶	لمعات (تصوف از عراقی)
۶۹۹	ہدایت و بشارت	۶۵۹	شرح مشکوٰۃ
۶۰۳	مجالس الابرار و مسالک الاخیار	۶۶۳	لوامع (تصوف از جامی)
۶۶۶	العشاق	۶۶۲	رضویہ (فقہ شیعہ)
۶۸۲	المومنین	۶۵۸	صاحبقرانی (فقہ شیعہ)
۶۲۵	مہربات اکبری	۶۶۶	النجوم
۶۶۶	مجلسی	۶۵۶	لیلادانی
۶۹۸	مجلس خسہ	۶۵۶	یسی مجنون
۶۱۲	مجمع الامثال میدانی	۶۹۳	باب المہم
۶۶۳	بحار الانوار فی عزائب التنزیل و لطائف الاخیار	۶۰۲	ماثر الامرا
۶۶۸	البحرین و مطلع النیرین	۶۸۲	رحیمی
۶۲۲	البیان	۶۶۹	سلطانیہ
۶۳۶	النرواید	۶۸۱	عالمگیری
۶۸۵	الصنائح	۶۲۲	الکرام
۶۹۸	دیگر	۶۹۰	اثبت باسمہ
۶۰۱	النقحیا	۶۲۵	ایہ سبھی
۶۹۹	النقاس	۶۶۲	مباحث مشرقیہ
۶۳۰	مجل فصیحی	۶۶۱	مثنوی امی
۶۸۶	مجموعہ الادوار و الادعیہ	۶۶۲	حسینی سادات
۶۸۲	بقائی	۶۶۲	خورشید و ماہ
۶۸۶	تاریخ ہائے سندھ	۶۶۸	وہ نامہ اوصدی
۶۳۸	حواشی صدرا	۶۶۵	رشید
	در فن حساب		عرفان

۷۷۱	محصول فی شرح الفصول	۷۹۱	مجموعہ دواوین (عربی)
۷۷۷	محیط خسری	۷۹۸	» دواوین وثنویات
۷۸۰	مختار نامہ (سیلمان بن احمد شریف)	۷۷۳	» رباعیات
۷۸۷	» (محمد بن احمد)	۷۷۶	» رسالہ ہائے جعفر
۷۹۶	مختصر غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی	۷۵۰	» رسائل تصوف
۷۹۷	فتح القریب حاشیہ مننی البلیب	۷۲۸	» رسائل در تصوف
۷۹۸	» فی الفقہ	۷۸۲	» رسائل در طب
۷۹۹	» قدوری	۸۱۱	» رسائل شربنلالی
۸۰۰	» معانی	۷۸۱	» رسائل شمس الدین محمد شہر زوری
۸۰۱	» مفید	۸۰۰	» رسائل شیخ عبدالرحیم گورکھپوری
۸۰۲	» نافع	۷۸۱	» رسائل طب
۸۰۳	» الوقایہ	۸۰۷	» رسائل ملا علی قاری
۸۰۴	مخزن الادویہ	۷۷۵	» شروح سلم
۸۰۵	» الاسرار نظامی	۸۰۸	» عاشقین
۸۰۶	» انغانی	۷۵۹	» قطعات
۸۰۷	» الانشاز	»	» قطعات اساذہ
۸۰۸	مدار الافاضل	۷۸۹	» قطعات بخط شکست
۸۰۹	مدارج النبوة	۷۲۹	» ثنویات فرید الدین عطار
۸۱۰	مدارک التنزیل	۷۵۲	» نثر
۸۱۱	مدخل	۷۷۲	» نثر و نظم
۸۱۲	مدینۃ العلم شرح روضۃ النبی	۷۵۳	مخاضات الادبا محاورات الشوار
۸۱۳	مرآت آفتاب نما	۷۵۸	محاکمات
۸۱۴	» اجمعی	۷۹۱	مخارجیدری
۸۱۵	» الاحوال جہاں نما	۷۶۹	محبوب الذاکرین
۸۱۶	» اسکندری	۸۰۰	محرر
۸۱۷			

۶۹۶	میر طابھی فی بلاد افرنجی		مرآت الجنان وعبرة الیقظان فی معرفتہ
۷۱۰	مشارق الانوار علی صحاح الآثار	۶۹۶	حوادث الزمان
۷۱۲	مشکوٰۃ المصابیح	۶۸۵	النخبال
۷۱۳	مصایح	۶۹۳	دولت عباسیہ
۸۰۵	مصایح الاسلام من حدیث خیر الانام	۶۹۵	العالم
۷۳۹	مصباح (در نحو)	۷۹۴	مداری
۷۷۹	الادویہ مقیاس الاشریہ	۸۰۹	مراتب الاجماع
	الانس بین المعقول والمشہود فی	۷۵۳	مرآع الفزلان فی وصف العلماء
۷۳۲	شرح مفتاح الغیب الجمع والوجود	۶۷۲	مراسلات شوقی
۶۷۹	اساری و نزمیہ القاری	۷۹۹	العربیہ
۷۷۰	العابدین	۷۲۵	مرغوب القلوب
۷۲۲	الہدایہ و مفتاح الکفایہ	۷۲۶	مرقات
۷۵۲	مصطلحات فارسی	۶۷۷	مرقع ثنوی عاقل خان رازی
۷۰۸	وارستہ	۷۹۲	مروج الذهب و معدن الجوہر للسعودی
۷۲۰	مصفا فی ترجمتہ احادیث الموطا		
۷۲۲	مطالب شیدیہ	۷۸۸	مستدرک
۷۲۱	مطالع الانظار شرح طواع الانوار	۷۲۰	مستطرف
۷۸۰	مطب حکیم ہاشم خان	۷۷۳	مستند الشیعہ فی احکام الشرعیہ
۸۱۱	مطلب المباشرین	۸۱۲	مسلك المستقدر فی مسلك المتوسط
۶۹۷	مطلع السویدین	۷۱۷	مسلم
۷۲۸	مطول	۷۱۸	مسند احمد حنبلی
۸۰۷	مظاہر الادیان	۸۰۲	امام ابوحنیفہ
۶۷۶	مظہر العجائب	۷۳۳	امام اعظم
۷۶۶	معارج النعم فی شرح النظم	۷۹۵	مداری
۶۸۹	النبوۃ	۸۱۲	مسوی شرح موطا

٤١١	لمنقى الابخر	٤٨٠	معالجات بقراطيه
٤٠١	لمنص	٤٠٨	معالم التنزيل
٤٠٠	الملل والنحل	٨١٣	معاهد التنصيص في شرح شواهد التنخيص
٤٥٤	ملهمات منعمي	٨٠٦	معجم صيفر طبراني
٤٤٠	لمهم الغيب	٤٤٠	مركبة الآرا
٤٢١	منار	٤٨٥	معيار الامراض
٤٦٩	منار الفوايط	٤٥٢	معينه
٤٢٩	منازل السارين	٤٨٩	المفنى
٤٨٢	مناقب السادات	٤٢٥	مغنى اللبيب عن كتاب الاعراب
٤٢٢	غوثيه	٦٤٨	مفاتيح الاعجاز شرح گلشن راز
٤٣١	مر تصوى	٤٠٥	مفتاح التواريخ
٤٣٩	مناهل الصافيه في تحقيق مناقب الشافيه	٤٣٩	الحساب
٤١٢	منبهات على الاستعداد ليوم اليعاد	٤٣٤	الدرغيب شرح كافي ابن حاجب
٤٤٢	منتخب	٤٢٤	العلوم
٤٠٢	منتخب التواريخ	٤٤٤	مفردات معصومى
٦٨٩	شاہجہانی	٨١٠	مقاصد حسنة في بيان كبر من الاحاديث المشتهرة على الالسنه
٤١١	حب المفتي	٤٥٢	مقاله ابونصر فارابي
٤١٨	حسامي	٤٨٣	مقات حريري
٦٨٥	شابنام فردوسي	٤٢٥	مقدمه فتح الباري
٤٠٥	اللغات شاہجہانی	٤٢٢	مفطر بارالحيات
٩١١	المنقى في احكام الشريه	٤٣٦	مكاتبات علامي
٤٢٣	منتهى الادراك	٤٢٩	مكاشفات رضوي
٤٤٢	منتهى المقال في اسما الرجال	٤٢٤	مكتوب دو صدويك
٤٩٦	سخ الملكيه في شرح الهمزيه ابو سيريه	٤٢٦	مكتوبات صدوي
٤٠٩	منقول	٤٢٦	



۷۲۷	میرزا ہد شرح مواقف	۶۷۶	منطق الطیر
۶۸۸	میزان الاعتدال فی نقد الرجال	۶۸۸	منظر الانسان ترجمہ و فیات الاعیان
۷۳۰	شعرانی	۶۶۷	سن الایحضرة الفقیہ
۷۷۹	العروض	۷۷۹	منہاج البیان فی ما استعمل الانسان
		۷۷۸	الدکان
	<b>باب النون</b>	۷۰۶	الطالبین
۸۲۹	نادرنامہ (دوستی - دو جا)	۷۲۵	العابدین
۸۲۰	ناز و نیاز	۷۱۷	العقول شرح منہاج الاصول
۸۲۶	ناخ التواریخ	۷۷۲	الولایۃ
۸۲۱	ناموس اکبر	۷۹۵	منہج السیح بشرح تلمیح البدر بدیع الشیخ
۸۱۹	نامہ دانشوران نامری	۸۱۲	منہج العمال فی سنن الاقوال
۸۱۶	نان و حلوا	۷۲۲	منہل صافی فی شرح الوافی
۸۳۹	نتائج الافکار	۷۷۲	المینۃ الاصل فی شرح کتاب الملل والنحل
۸۳۷	نثر لالی	۷۱۲	موہب الفقیہ شرح طریقہ محمدیہ
۸۲۸	نجوم الفرقان	۶۹۱	الدینیہ بالشیخ محمدیہ
۸۱۷	نخبۃ التواریخ والاخبار	۷۸۹	موجز
۸۳۱	نزہۃ الارواح (اصل)	۷۰۹	موضوعات
۸۳۰	” ” (خلاصہ)	۷۱۵	موطأ
۸۲۱	الالباب الجامعۃ فی فنون الآداب	۸۱۳	موطأ امام مالک
۸۳۶	الہیجۃ فی تشیید الاذہان و تعدیل الامر جہۃ	۶۸۷	مولد النبی
۸۳۹	” القلوب	۶۹۲	مہاجرات
۸۲۵	نثر اذنامہ	۶۷۲	مہر و مشتری
۸۴۰	نسیم الریح	۷۲۱	مہذب الاسما فی مرتب الاشیاء
۸۲۹	الریاض شرح شفاء قاضی عیاض	۷۲۳	مینی
۸۳۶	المقربین فی شرح منازل السائرین	۷۳۸	میرزا قطبی

۸۲۶	وافیہ	۸۲۳	نشر عشق
۸۲۲	واقعات کشمیر	۸۲۲	نصاب البیان
۸۲۶	وہل الصد شرح قطر النداء	۸۲۶	نقائس العرائس
۸۲۶	وجود اس شقین	۸۳۸	الفنون فی عرائس العیون
۸۲۲	وسائل الی معرفتہ الاوائل	۸۳۳	الكلام وعرائس الاقلام
۸۲۶	وصایا جناب امیر علیہ السلام	۸۲۱	اللغات
۸۲۲	الوقایاخبار دارالمصطفیٰ	۸۱۸	نفحات الانس
۸۲۳	ذنیات الاعیان	۸۳۶	نفسی
۸۲۹	وقایہ الروایۃ	۸۳۲	نقایہ
۸۲۲	وقایہ الساک من آفات والمہالک	۸۲۹	نقد النصوص
۸۲۹	وقایع ہلک	۸۲۹	نکت الطرف علی الاطراف
	باب ہار الہوز	۸۱۸	نگارستان
		۸۱۶	نل دمن
۸۵۶	ہدایۃ الاسلام فی مسائل الصیام	۸۱۶	نسخہ دیگر
۸۵۲	ہدیہ	۸۳۲	نوادر للمصادر
۸۵۵	ہدایۃ الشایقین بایضاح تحفۃ المحبین	۸۱۶	نور الازہار المنتخب من فنون الاشعار
۸۵۲	ہفت اقلیم	۸۲۶	نور الانوار
۸۵۰	اورنگ طلا جامی	۸۳۶	نور العیون
۸۵۶	بند کاشی	۸۳۱	ہدایۃ الادراک فی درایۃ الافلاک
۸۵۳	گلشن	۸۳۲	المرغیب شرح قصیدہ ابن حاجب
۸۵۲	ہیشہ بہار	۸۲۶	فی غریب الحدیث
		۸۱۶	الکمال
	باب الیامر المشاہدہ التختانیہ	۸۳۲	ہنج البلاغہ
۸۵۹	ید بیضا	۸۲۰	نیل الاوطار
			باب الواو
		۸۲۸	واحدی
		۸۲۲	واردات خواجہ میر درد



# الف حرف

انتخاب قطعات ابن یمن نسخہ خوش تفسیح خرد کا غذا خان بالیغ جدول طلا کتاب  
 صحیح ہے۔ ازاں کہ کاتب خود استعداد معقول دارد خادمی تخلص میکنند  
 ازین قطعہ خودش کہ در آخر کتاب نوشته پیدا شعر خادمی پیش کس مہر حاجت  
 رازق جملہ خلق اللہ است۔ غم مخور بہر رزق چون غنا چاق تا قاف سفرہ شایست  
 ترجمہ ابن یمن نخت کلیاتش می آید این نسخہ تخمیناً ۱۰۰ جزو باشد قطعہ اول ابن یمن  
 کہ ثواب و عقاب خواهد بود و نیک و بد را مخیری پس ازین و ورد و نیک و بد را  
 ہست و زین دو ہر یک کہ بایدت بگزین و بانگونی کن و جزا اش بیاسب  
 یا بدی کن سزای خویش بہیں۔

انتخاب دیوان سمس تبریز نسخہ بجا ما یقرا نستعلیق کا غذا ہندی تخمیناً ۱۰۰ جزو

تقطیع خر و بلا جدول و نام کاتب و سنہ کتابت ترجمہ حضرت شمس التبریزی تحت  
دیوان حضرت ایشان می آید مطلع انتخاب ہذا این است ہای صفات و ذات برتر  
بود از ادراک ما نیست مدحت از زبانم غیر لا احصی ثنا۔

انتخاب خمسہ نظامی خوشخط نستعلیق حنی چہارمینی نام منتخب کنندہ نیست درین مجلد  
و انتخاب جداگانہ نوشتہ کاتب ہر دو محمد علی ابن عزالدین احمد شاید خود  
انتخاب کردہ باشد و ہر دو انتخاب نظر بر تہذیب اخلاق و تصوف است افسانہ  
فراگذاشتہ درین مجلد نسخہ سویمین سبجہ مولانا جامی است و ہر سہ را کاتب  
از شوال سنہ آغاز کردہ بہ ماہ ذی الحجہ ہاں سال اتمام ساختہ سبجہ مولانا جامی  
کے از غنویات ہنمگانہ او شانست ترجمہ جامی تحت ہفت اورنگ ایشان و  
احوال نظامی زیر خمسہ می آید انشاء اللہ ہر سہ تجمنا بست جزو۔ سر بیت انتخاب  
حمدیہ صفات یزدان را ہدیہ بقیح ذات سبحان را۔

ایضاً ثانی از ہمہ ہستی ز تو پیدا شدہ ہ خاک ضعیف از تو توانا شدہ۔

سر بیت سبجہ ابرار ہدیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم المتوالی احسان۔

ایضاً نسخہ ثانی نسخہ بسیار لطیف بخط واضح نستعلیق عمدہ بجدول و لوح طلائی بخط  
خان محمد ابن مولانا خضر سال کتابت نہ نوشتہ گریہ حالت ظاہری نسخہ تقدیم است  
تجمنا پنج جزو۔

شعر اول این انتخاب۔ حمدیہ صفات یزدان را ہدیہ بقیح ذات یزدان را  
عجب بر این کہ نام انتخاب کنندہ درین نسخہ ہم مندرج نیست این نسخہ از کتابخانہ  
خضر خان بہادر شاہی است۔

انتخاب دیوان مرزا طاهر وحید این مجموعہ است کہ درین انتخاب دیوان وحشی  
 و ہلالی و عرفی و شاہی و قزلباش خان امید و میرزا اصائب و نامہ گیلانی کسی مجتمع کردہ  
 آتشکدہ آفرینچہ چاہے کلکتہ کہ در ۱۸۳۱ ہجری چہاپ کردند بزبان مابافت نہیں شود  
 کد امی نسخہ قلمی لطیف ہنوز ہم نرسیدہ ازین چاہے بدناما خوش وقت ہستم حاجی لطف علی  
 آذرا از پنجاب سے سلسلہ شالو و برادر زادہ محمد خان متخلص بہ مسرور است و  
 پیشگاہ عادل شاہ افشار مستوفی بودہ مدتہا برفاقت میر مشتاق و ہافت و بعضی اعزہ عصر  
 خود با بستادہ در اصفہان و شیراز منبع طرز قد با نمودہ در فن نظم الکتاب قواعد از  
 میر سید علی مشتاق اصفہانی کردہ صاحب مجمع الفصحا گوید کہ در متاخرین معاصرین طبع  
 عالی داشتہ در مدت یک قرن تذکرہ آتشکدہ بنام کریم خان وکیل نوشتہ و  
 ۱۹۵۰ لوائی سفر آخرت بر فراشتہ رگرا سے منزل عدم شد۔

اول کتاب۔ در طوف حرم دیدم دی مع بچہ سبکفت

کایں خانہ بدین خوبی آتشکدہ بانستی

اقبال نامہ جہانگیری بظن استعین واضح عمدہ بر کاغذ خان بالیغ بہ جدول طلا  
 در ۱۸۳۱ بدست کمال الدین مسعود حلیہ کتابت پوشیدہ تخمیناً ہشتاد جز و مرزا محمد شریف  
 الما طلب بہ معتمد خان از امراسے جہانگیری است در ایران شہرتے نہاشت بہ منہونی  
 طالع بہند رسید و بظاہر معتمد خان فائز گشت جہانگیر بادشاہ بروی چنداں  
 اعتماد داشت کہ در حرم سرا اورا بارمی داد آخر الامر منصب چہار ہزاری دو ہزار  
 سوار بلند مرتبہ برودیدہ در سال ہزار و چہل و نہم از ہجرت و داع جہان فانی نمود  
 صاحب آثار الامرا گوید در تاریخ دانی شہرتے داشت اما از اقبال نامہ جہانگیری کہ

ببابت سلیس و مربوط نوشتہ کلک اخبار طراز اوست معلوم میشود کہ سلیقہ تاریخ نویسی  
 نہایت چہ باوصف عمدہ عہدہ عہد نویسی اصلاً بجزیات ضروری پردازتہ - بکن کہ در تحریر  
 واقعات فروگذاشتہ راہ یافتہ مگر آنچه از واقعات مرزاسے مرحوم در تاریخ خود نوشتہ  
 تحقیقات نام پردازتہ حرفی برصحت و قانع نگاریش نمی توان زد و سخنی بر راست گفتار  
 نمی توان آورد - اول کتاب -

فتہای بے منتہا خدا سے رالغ -

اقبال نامہ جهانگیری جلد اول و ثالث بخط مایقراء تخمیناً قریب سترہ پنج جزو  
 جلد اول مشتمل است از ابتدا سے احوال امیر تیمورتا ہمایوں بادشاہ و جلد ثالث از  
 جلوس جهانگیر بادشاہ تا تاریخ وفات او سنہ کنایت نیست -

اورنگ نامہ - نسخہ بدخط تخمیناً ہشت جزو در سنہ ۱۱۳۲ ہجری شخصی سید اولاد علی  
 است کتاب نمود ترجمہ عاقل خان رازی تحت ثنوی موسوم بمرفع بحرف میسم می آید -  
 این تاریخ مختصر است از ابتدا سے مخالفت عالمگیر با شاہ جہان تا تاریخ وفات شاہ مذکور  
 کہ در سنہ یکہزار و ہفتاد و دو ہجری رود اوہ -

اول این نسخہ اینست - ابوالنظر محی الدین محمد اورنگ زیب فلک جہانگیری مرکز  
 دائرہ عظمت و بختیاری الخ

ارشاد و بظن عمده بجدول شکر و صحیح محشی نام کاتب نیست مگر در سنہ ۱۱۹۲  
 مکتوب شدہ تخمیناً بست و شش جزو شنیدہ ام کہ در طہران چہاپ کردہ اند مگر ہنوز  
 نسخہ چہاپ شدہ ندیدہ ام در فضائل و اخبار ائمہ علیہم السلام نوشتہ -  
 شیخ الاجل السید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان الحارثی الملقب بشیخ مفید از



وز علماء جلیل القدر مذہب اثنا عشریہ بود اصل شیخ از عکبرست در ایام مملوایت با  
 پدر خود بہ بغداد در خدمت ابی عبداللہ البجلی رفت و در حضور و سے با استفادہ عالم  
 مشغول شد تصانیف بسیار دارد صاحب خلاصتہ الاقوال گوید کہ اجل مشایخ شیعہ  
 بود در فقہ و کلام و روایات حدیث معتبرست پانزدہم ذیقعدہ ۳۳۶ تاریخ ولادت  
 و سوم شہر رمضان ۳۳۶ تاریخ وفات اوست۔

اول این نسخہ این است۔ الحمد للہ علی ما انعم من معرفتہ و ہدی الیہ من سبیل  
 طاعتہ۔ الخ۔

**الکمال بخط نسخہ**۔ عمدہ بر کاغذ کشمیری مہرہ دار تخمیناً سی جزو بنا بر ایماں فقیر آغا ناد  
 خلف آغا کلب علی مرحوم در ۱۲۹۶ ہجری کتابت نمودہ نسخہ معقول بوجود آوردند  
 تخمیناً سی جزو۔

اسماء الرجال مشکوٰۃ المصابیح است ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی تحت اشعۃ اللمعات  
 مذکور است۔

اول خطبہ۔ الحمد للہ الذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخ۔  
 آغانی کبیر بخط نسخہ عمدہ بر کاغذ باریک بلا جدول و لوح از قلم شیخ عبد الرسول لایق  
 در سنہ ۱۲۹۶ ہجری تمام شدہ تخمیناً ہفتاد جزو ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن ہاشم  
 قرظی اصفہانی نمبرہ مردان بن محمد آخر خلفار بنی امیہ است اگرچہ از  
 اصفہان شہرت دارد اما انتشار او از بغداد بودہ در علم التہاب دافت و نحوید  
 طولی داشت صاحب منظر الانسان گوید کہ از مصنفات او کتاب الآغانی  
 کہ مردمان را اتفاق است درین علم یعنی ادب این کتاب نظیر نہ ارد پنجاب سال

از عمر خود در تالیف و ترتیب کتاب آغانی صرف نمود سیف الدوله بن محمد ان هزار  
و بنابر بصله این کتاب بخشید و عذر خواست روز چهارشنبه چهارم ماه ذی قعدة  
رحلت فرمود۔

افتتاح خطبه۔ الحمد لله وحده و صلواته علی نبینا خاصه الخ۔

انیس الاحباب بخط نستعلیق شکست آمیز تخیلاً پانزده جز و خرد نام کتاب نیست  
دست خط کتابت هم ندارد و مگر نسخه دیرینه از صورت ظاهریست تذکره معاصرین است  
مؤلف لال المتخلص به انیس ابن کنور سین ولد بولارام قانون گوئی پرگنه گوپامو  
سرکار خیر آباد بود از شاگردان فاخر مکیں بوده لکن مؤلف لال است و  
همانجا نشو و نمایانته اول خسته تخلص اختیار کرد و بعد از اینکه بر شتاب را بجز منهد و  
پسری عاشق گشت بیتاب تخلص گزید آخر الامر انیس سال وفات نیافتم قرینه  
قوی این است که در عشره رابع از ماده ثالث عشر وجودش در آنشکده محبت بسخت

اول خطبه سپاس بجد و ستایش لائق سخن افرینی را الخ

احادیث النحوانین چاپ در سلطنة دار السلطنت کلکتہ بطبع منظر العجائب  
چاپ شده تاریخ اسلام آباد چانگام ست محمد حمید الدین خان از اکابر زاده  
آنجاست تحقیق تمام بعبارت سلیس و مربوط خامه اخبار طرازش احوال زمانه  
قدیم و جدید بضم نثر پر کشیده خیلی خوب نوشته در زمانیکه کتاب حلیه طبع پوشید  
زنده بود دیگر بر احوالش بعد از آنکه بچانگام رفت مطلع نشدم۔

اول خطبه۔ الحمد لله رب العرش والکرسی والملائکه الخ۔

آثار الصنایید چاپ دہلی در ۱۲۶۳ هجری چاپ شد در احوال عمارات

قدیمہ دہلی و شاہجہاں آباد و احوال بعضی اعیان دہلی کہ درمابہ ثالث عشر بودند  
 نوشته ترجمہ سید احمد خان بہادر تحت جام حسم بجرن (الجیم) می آید بزبان اردو  
 اول خطبہ کتاب - حمد اوس خالق الکائنات کی جس نے اٹھارہ ہزار عالم کو  
 و در حرف کن سے پیدا کیا الخ۔

آثار الوزراء بخط نسخ عمدہ بر کاغذ ولایتی تخمیناً سی جز و جا بجا در آخر آب  
 خوردہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست در احوال و زرا از زمان قبل اسلام تا سنہ  
 خمس و سبعین و ثمان مائتہ نوشته۔

حاجی سیف الدین بن نظام العقبلی از اکابر عصر خود بود حسب الامر خواجہ <sup>نظام الملک</sup>  
 حوافی بتالیف و ترتیب این کتاب پرداخت۔

تاریخ وفات حاجی مزبور یافت نشد مگر اینقدر ظاہر کہ از اہل ساس قرن تاسع  
 عشرت۔ اول خطبہ کتاب۔

شرایف تمجیدات حضرت بادشاہی را کہ در ایجاد کائنات نہ یک و وزیر را  
 محتاج نگشت الخ۔

النسان العیون فی سیرة امین المامون المشہور سیرة الحلبیہ دو مجلد  
 قلمی شیخ علی بن ابراہیم بن احمد بن ابی الملقب بہ نور الدین الحلبی از اعیان  
 قرن ہادی عشر است از علمائے شوافع بود در سنہ یکہزار و چہل و چہار در  
 القاہرہ کہ دار السلطنت مصر است بدر البقا شتاف۔

خطبہ کتاب۔ حمد لمن نظر وجوہ اہل الحدیث الخ۔

الکبر نامہ دو مجلد جلد اول بخط نستعلیق شفیعیار آمیز از ابتدا تا سال مہند ہم جلوی

در سنه ۱۲۴۲ هجری مکتوب شد و جلد دوم از هجدهم تا سال چهل و هفتم جلوس بخط نستعلیق  
بر کاغذ خنایی بجدول طلا در سنه ۱۲۵۹ از علم معین الدین آگروی بکتابت در آمد از کتابخانه  
سرکوزا در زیست -

علامی فہامی شیخ ابوالفضل و دومی پسر شیخ مبارک ناگوریت در سنہ نہ صد و پنجاہ  
و ہشت بر ساعت وجود قدم بہاد طبع متین ذہن رسا فہم عالی داشت در عمر پانزدہ سالہ  
سالگی از درس نظامیہ فراغ حاصل نمود گویند کہ ہنوز بہ سن سبت سالگی نرسیدہ بود  
کہ عاقلیہ بر شرح طواع اصفہانی بنظرش در آمد نصف اوراق با بیشتر کرم خوردہ  
بود با اصل کاغذ سفید پیوند داده بانکہ توجہ مبدا و منتہا ہر عبارت دریافتہ مسوومہ  
مربوط نگاشت چون نوبت مقابلہ رسید دوسہ جا تغیر بالمراہف یافتہ رفتہ رفتہ  
بخدمت اکبر بادشاہ رسیدہ بمرتبہ جا گرفت کہ محسود شہزادگان شد نور الدین  
جہانگیر بادشاہ از شیخ رنجیدہ بر سر قتل او آمادہ شد تا اینکہ بتاریخ چہارم ربیع الاول  
سنہ ہزار و یازدہ ہجری با یاسے دے کشتہ شد خان اعظم تاریخ فوت شیخ  
بطریق تخریجہ یافتہ مصرعہ تیغ اعجاز نبی اللہ سر باغی بریدہ

در حالت شیخ سنہای بسیار واقع شد بعضی آفتاب پرست و قومی دہریہ خوانند تکفیر  
شیخ مزبور زبان زو عام بود شیخ عبدالقادر بد اونی ہم از شیخ بدگمانی داشت از معتقدان  
شیخ قطع نظر کردہ میتوان گفت کہ شیخ در عصر خود مشعل خود داشت در سیاست  
مدن و تدبیر منسزا ہمانند شیخ دیگرے از ہندوستان در زمان سلطنت خاندان  
نیموریہ برخواست -

خطبہ کتاب - اللہ اکبر - این ہمہ دریافتہ شرف و شناختیت شکر ف کہ حقیقت

مدبران و قیصر رس الخ

اشتم اللغات بخط نستعلیق صاف و آورده نوشته  
بر کاغذ خانی در سال ۱۲۱۴ هجری در بردوان مکتوب شده تخمیناً سی جزو کلان -  
لغات عربی و فارسی و ترکی همه یکجا کرده -

علامه شیخ غلام الله صدیقی البانسوی غزنوی الاصل است در زمان عالمگیر بادشاه  
بوده این مجموعه لغت را از بسیاری لغات اقتباس و ملقط نموده تالیف ساخته  
در سال ۱۳۰۰ هجری به ترتیب و تالیف کتاب پرداخت از اواخر قرن ثانی عشر است  
خطبه کتاب - حمد سید و شاعر سعید و مرخالتی الخلفی را الخ

اتقان فی علوم القرآن بخط ولایت بجدول طلاء بر کاغذ خان بالبع نسخه قدیم  
صحیح عبارت کتاب این است کتب بده نسخه الشریفة بید العبد الغریب  
الذنب الراجی التجاوز والعفو عن الملک الغفور الغنی عبد الغنی بن ابی الفتح بن  
عبد البادی القاری الانصاری تجاوز الله تعالی عن سیاته بحق محمد وآله واصحابه  
الطیبین الطاهرین تخمیناً پنجاه جزو مصنف و خطبه این کتاب نوشته که این  
مقدمه تفسیر صغیریست که نامش مجمع البحرین و مطلع البدرین کرده ام -  
کتاب شملت برهشتا و انواع و در اصول تفسیر است -  
ابتدای خطبه -

وصلی الله علی سیدنا محمد وآله واصحابه وسلم و نستعین علی کل شیء الخ -  
ترجمه سیر طلی تحت جامع الصغیری آید -

افصح عن معانی الصحاح درق اول و خط بقیه قدیم در سال ۱۲۹۷ هجری بخط شیخ عبدالباقی

باتمام رسید تخمیناً نوزده جزو۔

الوزیر لکھنوی بن محمد بن پیر بن سعید بن الحسن بن احمد بن فضل بن حسین بن  
 بن بیہر الشیبانی البصری ثم البغدادی الملقب بعمون الدین ابوالمظفر ماہ  
 ربیع الآخر ۹۹۹ھ وبقریہ ودر ولادت یافت ویا یام جوانی بغداد رسید  
 حدیث از قاضی ابوالحسن بن الفراء و ابوالحسن بن راعونی و دیگران  
 سماعت فرمود و فقہ از ابوبکر دینوری اموخت و تکلم فنون ادویہ و غیرہ  
 از اباعبید اللہ محمد بن کئی زبیدی الواظ الزاہد نمود و پیوستہ اقرار صحبت  
 زاہد مزبور برداشت ابن جوزی در ترجمہ وزیر مزبور گوید کہ اورا در نجوم و لغت  
 و عروض معرفت تام بود و درین علوم تصانیف ہم دارد و در اتباع سنت  
 خلی شد و داشت حافظ ابن رجب گوید و چند مجلدات شرح صحیح بخاری نوشته  
 چوں باین حدیث کہ من یرید انہ بہ خیر اتفقہ فی الدین رسید شرح حدیث  
 نوشت و در فقہ کتاب افصاح کہ در اں مسائل مجتمع کرده بسکک تحریر شد  
 حافظ مزبور نسبت این کتاب گوید کہ فیہ فوائد جلیلتہ غنیۃ صاحب آثار الوزرا  
 لفقہ کہ وزارت خلیفۃ المقتدی بالله والمستنجد بالله را تقلد نمود بنایت عالم و فاضل و کامل  
 بود در تدبیر منزل و سیاست مدن نظیرنداشت بر در بغداد محمد بن محمود بن محمد بن  
 سلجوقی را مصاف کرد و دست وزیر مزبور غالب و سلطان محمد بوجی شیع منسوب گشت  
 بہر ان رفت کہ دیگر منازعت نہ نمود حافظ ابن رجب در طبقات فرماید کہ وزیر مزبور برگزشتہ تا  
 وندامت انچار و صادر شدہ بود داشت و در عمارت شہادت خواست تاریخ ۲۱ جمادی الاول ۵۲۵ھ  
 بزخم استغابہ فرمود طیب جان گشت پنداشت کہ مسموم شد و کار از احاطہ علاج بیرون نقتد از اثر ہماں



سرم چونکہ دعا شہادت مقبول شدہ بود بزمرہ اول احیاء عند ربہم میرز قون فرحین  
و اصل شد۔

ابتدای کتاب این است۔ قال رسول اللہ صلعم من یرید اللہ بہ خیر یفقه فی الدین  
انوار التشریح و اسرار التماویل نسخہ خوش نطق بیدول طلاب برکات غزواتی نجفی  
صحیح طاہر قدیم از کاتب و سنہ کتابت نشانی ندارد۔ الامام اعلم علماء الانس الام  
القاضی ناصر الدین عبد اللہ بن شیخ قاضی القضاة امام الدین عمر بن قاضی القضاة  
محمد بن محمد بن امام صدر الدین علی الشافعی البیضاوی امام مزبور فقہ از والد خود  
آموخت و پدر بزرگوار امام از علامہ مجیر الدین ابی المبارک دوی از امام  
سعید الدین بغدادی دوی از امام غزالی آموختہ امام باغی گوید کہ قاضی مزبور  
تصانیف مند و وار و بعضی از اہل بر موانع خود مذکور شد و نیز آئینہ می شود حساب  
کشف الظنون از طبقات البکری نقی الدین سبکی روایت کرده چون مضامین  
قضاہ شیراز بیافت از شیراز بہ تبریز رفت و در مجلس درس بعضی فضلا تبریز آمدہ پائین نشست  
بروشی کہ کسی از حضار مجلس او را در بیافت حین تدریس فاضل مزبور نکتہ بیان فرمودہ و  
بزعم خود پنداشت کہ کسی در اہل حلبہ قدرت جواب ندارد چنانکہ جواب خواست و از  
مردمانی کہ انجمن بودند بیافت پس خود در جواب و توضیح نکتہ آغاز کلام کرد و بیضاوی مانع شد  
اولاً اعتراض چند وار کرد و بعد از ان در حل جواب سخن راند کہ باعث حیرت سامعین گشت  
وزیر تبریز کہ در اہل انجمن حاضر بود و توجہ بہ طرف قاضی مزبور مصروف فرمود و تشریف عہدہ  
و قضاہ شیراز بوی داد چون مدت قضاہ بطول انجامید روزی قاضی مزبور شیخ محمد بن محمد کتانی را دید  
دوی فرمود کہ قاضی مرد عالم و فاضل است مگر با امری را وہ شرکت و فرزند دارد کہ با مورد نیامدی چند



استعمال و زریده اثری قوی ازین کلام بر دل قاضی مزبور شد چندانکه از عبده  
قضا دست برداشت و پا در گوشه عزت شکست همواره بقیه عمر خود در خدمت  
شیخ گذراند و در سال ۹۲۰ و تبریز بعالم قدس خراسید۔

اول خطبه۔ الحمد لله الذی نزل الفرقان علی عبده الخ۔

حسن الحدائق۔ بخط نستعلیق عمده جدول شرح و سیاه تخمیناً چهل و سه  
صدق فرنگ در سال ۱۲۵۵ هجری مکتوب شد نام کاتب نصیحت تفسیر سورۃ یوسف است بزبان  
فارسی و در آخر جزوی جداگانه بطرفه فرنگ تفسیر افزوده۔

مولوی سید صفدر علی ابن سید حمید علی رضوی دهلوی و رفیق آبا و نیاگرام زمان محمد علی  
پادشاه کهنه مسکن داشت در عصر خود در جامعیت و قابلیت ممتازین الاعیان و  
الاقتران بود و از آنکه مایه داشت بغایغ البالی می زبست کتاب بیاری نویسنده  
که حاجت بافرایش فرنگ افتاده بعد تفسیر ملا معین بسکین تخریر تفسیر دیگر بزبان  
فارسی محتاج الیه نبود علی ای حال در تنوید سعی بلیغ نموده و تا وسع امکان در آراش  
عبارت کوشیده از خطبه کتاب ظاهر که تبلیض این تفسیر در سال ۱۲۵۳ هجری صورت بست  
و بعد دو سال از تصنیف این نسخه بکتابت درآمد باصفا رسیده که مولوی  
مزبور در رفیق آبا و مجتهد عصر خود بوده در سنه وفات یافت۔

انتهای خطبه۔ الحمد لله الذی قص لنا حسن القصص والاخبار الخ۔

ازالۃ الخفا عن خلافت الخلفاء۔ بخط نستعلیق شکست آمیز از آخر چیرنی  
ناقص قریب چهل و هفت جزو۔

شاه ولی اللہ محدث دهلوی۔ نسب نامه شاه مزبور صاحب تحائف البنلا به تحقیق تمام

نوشتہ حاجت ادا نہ دار و نسب ایشان بسی واسطہ بحضرت عمر فاروق بنی تعلق  
 دار و حضرت شاہ مزبور سوانح عمری خود بقلم آورده روز چار شنبہ چہارم سوال اللہ  
 ولادت یافت در ۱۲۹۰ھ فراغت از تحصیل حاصل کرده بہ مشغول درس و تدریس  
 پرداخت تصانیف بسیار دار و در ۱۳۰۶ھ در دہلی فوت شد او بود امام اعظم دین  
 تاریخ وفات اوست شاہ مزبور در ماہ ثانی عشر از اکابر علماء ہند و ستانست  
 طریقت و شریعت ہر دو داشت۔

ابتداء خطبہ۔ الحمد للہ الذی بعث الیہنا شرف الرسل الخ۔  
**ارشاد الساری شرح صحیح بخاری المعروف بقسطلانی** ج ۱  
 نسخہ کمال نیست بخط عرب صحیح کتاب قدیم است ترجمہ حافظ شہاب الدین ابو العباس  
 بن محمد القسطلانی تحت مواہب اللدینہ می آید۔ شارح مزبور از تبیض و تسوید این  
 شرح در ۱۲۹۰ھ فارغ گشت این نسخہ در خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بود۔  
 از بار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ بخط غوب یک و نیم جزو یک صد  
 و سیزده حدیث متواتر جمع نموده۔

ترجمہ جلال الدین سیوطی تحت جامع صغیر بحرف الجیم می آید۔  
 ابتداء خطبہ۔ الحمد للہ علی نعمائہ المتواترہ الخ۔

احیاء العلوم نسخہ بخط نسخہ بر کاغذ خان بالیغ بجدول طلاء و چہار مجلد جداگانہ  
 ہر چہار مجلد تخمیناً یکصد جزو باشد۔ اخبار العلوم از قایت شہرت احتیاج توفیق ندارد  
 این نسخہ در دست عبدالرشید دہلی بود کہ از گردش زمانہ بہ ہجو من بنیوالی رسیدہ  
 امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد بن احمد غزالی الملقب بہ حجتہ الاسلام فقیہ شافعی است

در عصر امام مثل و سے در شواغ بنو داو اکل عمر و طوس پیش احمد باوکانی اشتغال نمود  
 ناس پس به نیشاپور رفت و ملازمت درس امام الحرمین ابوالمعالی جوینی نمود و راندک  
 مدت فخر روزگار گشت و باعث افتخار امام الحرمین ابوالمعالی گردید امام فخر روزگار نیشاپور  
 بعد وفات استاد خود به عسکر شد و به نظام الملک طوسی پیوست و وزیر عالم دوست  
 و به تحریم و تکریم امام دقیقه فرو نه گذاشت۔ با فاضل عصر در حضور وزیر امام مناظرات  
 واقع شد و در هر مناظره امام گوی سبقت ربوده تا اینکه شهرت خاصی یافت و  
 تدریس مدرسه نظامیه بغداد و در ۴۸۳ هجری موقوف بود شد اهل عراق از امام  
 بسیار خوش وقت شدند و عظمت و جلالت و سے در ولحاح اهل عراق جا گرفت  
 بعد چندی امام ترک تعلق گفته تجرد و تزیید از شام براس حج بیرون آمده از  
 موافق بیت اللہ شرفیابانده ختم شام رفت و در مسجد جامع دمشق منزوی شد  
 از دمشق بعد چندی به بیت المقدس شتافت و بعد زیارت علماء و مشایخ و مجاہد  
 تبرک با اسکندریه رفت و از اسکندریه بوطن خویش یعنی به طوس مراجعت نمود گیت  
 معنیه در علوم بسیار دار و۔ در زمانیکہ امامت طوس داشت امام تکلیف تدریس  
 مدرسه نظامیه دادند براسے چندی قبول کرد و چونکہ تجرد و انزوا براسے غالب  
 بود ترک خدمت تدریس کرده بوطن مالوف خود بازگشت و بموسسه اوقات  
 خود در انجام کارهای نیک و مجالست صلیحان صرف میکرد تا آنکہ روز دوشنبه  
 ماه جمادی الآخر سنه ۵۰۰ هجری بجان بجان آفرین سپرد۔

الحمد لله الذي بحمده يستفتح كل كتاب ويندره يصدر كل خطاب اخره۔

احیاء العلوم نسخه ثانی طبعه مصر مرتب در چهار مجلد و در پیوسته کتاب خود که

شتمین ترویج و ترقی احوال علوم و فنون است میگوید که تصنیفات امام غزالی  
در علوم الهی و دیگر علوم که مختص به معقولات است هم پاره تصانیف علماء زمان است  
و بعضی عبارات از احیاء العلوم نقل کرده به سند دعوتی خود پیش میکنند و ای بحال با  
مسلمانان که صلاحیت فهم تصانیف امام غزالی هم ندارند هم -

**اشعة اللغات** بخط نستعلیق جلدین اولین و در یک مجلد و جلدین آخرین  
یک مجلد جداگانه بخط نستعلیق هر چهار مجلد تخمیناً یکصد و پنجاه حسد و باشد سنه کتابت  
جلدین آخرین عهد عالمگیر است نام کتاب در کدامی یک مجلد یافت نشد شرح  
مشکات المصابیح در فارسی است -

شیخ عبدالحق دهلوی جامع علوم عقلی و نقلی جمع فضایل و منبع کمال است - سایر علوم را  
درس میگفت و در تصوف هم رتبه عالی دارد و شیخ عبد القادر بداینی گوید که فقیه نیز  
شرف خدمت ایشان دریافته از فوائد صحبتش محفوظ ماندم چون شیخ غزم رفتن کعبه  
کرده هیچ چیز مفید نشده به گجرات شتافت و چون سعی مرزا نظام الدین صاحب  
طبقات اکتبر در جیب از نشسته بمنزل مقصود خود رسید در زمین شیرین خیز  
اقامت ورزید - و شرف صحبت شیخ عبدالوهاب متقی نامید شیخ علی المتقی یافت و  
خرقه طریقه قادریه از دست شیخ موسی قادری پوشید میر غلام علی آزاد در سینه این  
مزایا و نشانه علوم لایسما الحدیث الشریف بحیث لم یتدیر مثله لاحد من العلماء السابقین  
واللاحقین فی ویا الهیة تصنیفات شیخ علیه الرحمه مستند و معتبر است مشکوة زاد شرح  
نوشته اشعة اللغات که در فارسی است - و لغات که در عربی است از شرح فارسی  
بزرگتر است - عدد تصنیفات مخطوبه و مخطره قریب بله صد میرسد و بیشتر این

را پند رو کرد و علماء را منی کا بنیاء بنی اسرائیل تاریخ وفات اوست۔ در حساب ابجد  
ہمزہ علماء و انبیاء ہر دو محسوب می شود۔

علی قلیچان والہ و اعستانی در تذکرہ خود ذکر شیخ بطوری مذکور کرده کہ خوانندہ را بر علو  
مدارج شیخ ہیچ و قونی حال نشود و طرفہ تر این کرده کہ مصرع از رباعی فیضی نسبت  
شیخ نوشته۔ مصرع فیضی اینست۔ "مصحف بزبان داری و زنا بدل"۔ عجب  
اینست کہ آدمی همچو علی قلیچان والہ حجاب تعصب بر چشم حق میں نہادہ فضیلت و لیاقت  
شیخ در نیافت اگر از چشم انصاف تا لیاقت و تصنیفات شیخ را مہدید و احوال شیخ  
کہ معاصرین ایشان حوالہ قلم نموده اند ملاحظہ می فرمودہ ترجمہ و وحر فی کتابت نمیکرد  
و مصرع شیخ فیضی را تعلق بہ عشق و سہ نمیکرد و فضیلت کسی دانستہ افتخار کردن  
شایان آداب تذکرہ نویسی نیست۔

انس المنطقین لعباوت رب العالمین بخط عرب نسخ از اول شانزده  
حدیث ضائع شدہ تخمیناً سی جزو در وعظ است۔

امام ابی محمد معان بن شیبانی موصلی الاصلی است از اکابر عصر خود بوده درین کتاب  
سہ صد احادیث بحدیث اسامند و تحت ہر حدیث حکایتی کہ تطابق آن حدیث  
دارد فراہم کرده و اشعار از اساتذہ بر آن افزوده و در تہذیب مکارم  
اخلاق کتاب خوبی است امام مزبور در سنہ ۲۳۳ ہجری راہی ملک بفاگشت۔  
اداب المریدین نسخہ بخط عرب واضح در سنہ ۸۸۸ ہجری مکتوب شدہ  
تخمیناً دو ازودہ جزو

حضرت شیخ نجیب الدین سہروردی قدس سرہ در دیہ عمدہ این



این خاندان است نسب شریف و سے بدو از وہ واسطہ بحضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ  
میرسد غیر از آداب المریدین تصانیف دیگر بسیار دارد در طبقہ عالیہ صرفیہ صافیہ  
حضرت و پر ادراج بلند است در ۵۶۳ھ از دنیا کے فانی بسراے جاویدانی  
شناخت۔

ابتداءے خطبہ۔

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين وآله الطيبين الطاهرين  
اطول بخط نستعلیق مجدد دل بر کا غذ حنائی نسخہ عمدہ در آخر نام کاتب و سنہ کتابت  
نست تخمیناً پنجاہ جزو۔ ترجمہ مولانا ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ الاسفہانی  
المعروف بہ عصام الدین تحت حاشیہ بیضاوی بحرف الحامی آید۔  
ابتداءے خطبہ کتاب۔

الحمد لله على كل حال كما يستوعب من ابا الفضال و يتجلب خواص الافضال الخ۔  
آداب باقیہ بخط نستعلیق در ۵۶۳ھ مکتوب شدہ نسخہ محشی صحیح در علم مناظرہ و تخمیناً  
۵ جزو۔

ترجمہ مولانا عبدالباقی جو نپوری تحت ابکاٹ باقبہ مذکور است۔

ابتداءے خطبہ۔

سجاک یا مجیب و عار السائلین بلا مانع و معارض و حقیقہ قلوب المعلمین عن شبہات  
کل ناقض الخ۔

اقترح خلیہ خط عجیب دارد و خط نسخ است گمراہی قسم خط نسخ مروج نیست بخند کوفی  
مخلوط است در اصول نحو چار جزو در ۵۶۳ھ مکتوب شد ترجمہ مولانا عبدالباقی

تحت جامع صغیری آید۔

ابتداءے خطبہ۔

الحمد لله الذي ارشد الابكار بهذا المنطالع۔

ابحاث باقیہ در علم مناظرہ بخط نسخ خوشنما بہ جدول شکر و در سال ۹۱۹ مکتوب شد  
ملا عبد الباقی بن غوث الاسلام الصدیقی۔ ملا محمود جونپوری در صحبت وی رسیده  
استفاده یافته در علم کلام و مناظرہ بد طولی داشت اصل و سے از جونپور است  
و در جونپور بوده و ہما نجافوت شد آثار مرقدش ہنوز در جونپور باقی است از علماء  
قرن ہادی عشر است۔

ابتداءے خطبہ۔

یا من لا مانع لما اعطاه ولا ناقص لما اتاه ولا معارض لما نفاہ الخ۔

النوار خلاصتہ الحساب بخط نسخ بر کاغذ کشمیری بجدول طلا نسخہ خوشنما تخمیناً بہت  
پنج جزو نام کاتب و سنہ کتابت بہت ترجمہ مولانا عصمت اللہ سہارنپوری تحت  
حاشیہ فواید ضیائیہ بحرف حامی آید از تصنیف این شرح در سال ۹۱۶ مکتوب یافت  
ابتداءے خطبہ۔

سجان من عنده علم الحساب بصفات کماله واسمائہ وله علم العدد بجمع الالہ و قسمتہ  
لعنائہ الخ۔

اطواق الذهب بخط نستعلیق نسخہ مجدول در فن ادب تخمیناً بہت جزو ترجمہ علاء  
جارا مند ز محشری تحت فائق بحرف فامی آید۔

ابتداءے خطبہ۔

اللهم اني احمدك على ما ازلت الي من نعمتك وعلى ما ازلت عني من نعمتك الخ  
 انتخاب كشكول شيخ بهائي بخط نستعلیق نسخ خوشنما نام کتاب دس سنه کتابت  
 نیت تخمیناً بست جزو گویند این انتخاب از کلام محسن فانی است۔  
 ترجمہ ملا سے فرور بہر حال تحت کَشکول ایشاں می آید۔  
 ابتداء سے این نسخہ اینست۔

قال فی کتاب حیوة الحيوان نقلًا عن ابن الاثير فی الکامل  
 الايضاح بخط نسخ قدیم نسخہ کہنہ در آخرش سنہ کتابت نیت تخمیناً چهل جزو شرح مفصل  
 ز مختصری است۔

ابو عمرو بن عثمان بن عمرو بن بكر بن يونس مصري المعروف به ابن الحاجب الملقب  
 به جمال الدين پدرو سے پیش امیر عزالدین حاجبی میگرد ازین جهت پسرو سے  
 به ابن حاجب معروف شد در صغر سن ابن حاجب بقاہرہ رفت و تحصیل علوم برد  
 تا اینکه از فحول علمائے عصر خود گشت مختصری در اصول و دیگر کتب کہ ہنوز متعارف  
 و منداول است نوشت باقاصد شمس الدین ابن خلکان ملاقات داشت ابن خلکان  
 نسبت لقمانیت وی گوید کل قصائیفہ فی نہایتہ الحسن والافادۃ۔ از دست  
 نصیر الدین طوسی برد گذشت آنچه گذشت تا اینکه حسب قول صاحب وفيات الامیاء  
 در سن ۳۱۰ھ و حسب تحریر صاحب مرآة الجنان در سن ۳۱۰ھ در اسکندریہ فوت شد  
 و بیرون باب البحر مدفون گشت ولادت او ابن خلکان در سن ۲۵۰ھ بقبریہ آسنانوشتر  
 ابتداء سے خطبہ۔

الحمد لله الذي تاهت في عالم القلوب المتفكرات وكلت في سائر صمدية بصائر البصائر الخ



ابواب الجنان بخط نستعلیق پاکیزہ بر کاغذ عمدہ بجدول و لوح طلائی تخمیناً چہل جزو  
 ر۔ فارسی از قسم مواعظ است۔

میرزا محمد رفیع المعروف بالمواعظ القزوی نے اپنی ازاکا بر عصر بودہ از علوم معقول  
 و منقول بہرہ وافر داشت و در فن انشاء در عصر وے نظیر وے نبودہ صاحب  
 کشف المحجوب گوید کہ در ہشتاد باب ابواب الجنان را تمام کردہ از ابجلہ صرف  
 دو باب دریں دیار متداول است یعنی باب اول در وعظ و باب دوم در صلوة  
 و راتبہ ہجری ازین جہان رخت بر لبست۔  
 ابتداء کے خطبہ۔

بہترین مقالی کہ سرخیل کاروان فنون النسخ۔  
 اربعین جناد اراق ابتدا بخط نسخ و بقیہ بخط نستعلیق بالقیس و بلا جدول و لوح نام  
 کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً سہ جزو۔

چہل احادیث با سائید متصلہ تا سرور کائنات صلعم جمع فرمودہ و چیزی از روایات  
 بعضی از صحابہ و مشایخ کبار متقدمین در تحت ہر حدیث افزودہ۔

محمد بن یوسف بن ابی بکر ازاکا بر مشایخ ہندوستان و خلیفہ شیخ نصیر الدین چراغ  
 دہلویت میان سیادت و علم ولایت جامع بود۔ شانی رفیع۔ رشتی مسنیع۔  
 کلام عالی۔ و عقیدہ صافی دارد۔ در میان مشایخ چشت مشربنی خاص داشت  
 و در بیان اسرار حقیقت مخصوص ست۔ در اوائل حال بدہلی تشریف داشت۔ بعد از  
 رحلت شیخ بدیاردکن رفت و مقبول خواص و عوام گشت۔ اہل این دیار جلگی  
 منقاد و مطیع او بودند۔ اورا سید گیسو دراز میگفتند۔ سبیش اینکہ روز سے او

با چند سے دیگر از مریدان پاکلی شیخ نصیر الدین محمود برداشت گیسو سے سید مزبور سبب  
 درازی در پایہ پاکلی پیچید و بند شد و او بر عایت ادب بہ بر آوردن گیسو مقید نشد  
 و مسافت بعید طے کر دچوں شیخ نصیر قدس سرہ بر این حال اطلاع یافت خوشوقت  
 شدہ فرمود۔

تہر کو مرید سید گیسو دراز شدہ و اللہ خلاف نیت کہ او عشقبا ز شدہ در گلہ کہ دکن  
 در سنے و اصل متواصل شدہ  
 ابتداءے خطبہ۔

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين والصلوة على  
 خير خلقه محمد وآله الطيبين الطاهرين - اما بعد فان العبد المذنب محمد بن يوسف بن  
 ابي بكر رحمة الله عليه۔

اطباق الذهب بخط نستعلیق مجددول تخمیناً ده جزو بروش اطباق الذهب خوش  
 است چنانکہ در خطبہ کتاب باین معنی ایراد کرده۔

مولانا عبدالمومن الملقب بہ شرف الدین ابن مولانا ہیبتہ اللہ۔ مولانا ہیبتہ اللہ  
 از اکابر علمائے عہد سلطان محمود غازیان بود شاہ مزبور رعایت حالش می نمود  
 مولانا عبدالمومن بخدمت امیر احمد بن محمود علی الجوبینی بودہ و نسخہ اطباق براسے  
 بسکک تحریر کشیدہ مولانا از علماء قرن سابع بودہ۔  
 اجادلے کتاب۔

اللهم اننا نحمدك على ما اسببت من جلابيب كرمك الخ۔  
 اساس القواعد في اصول الفوائد نسخہ عجیب یاد کاریت منقول از دست

عبدالعلی برجنیدی است کہ در ۹۹۹ کتابت کردہ و خود ہم شرحی بر این کتاب نوشتہ۔  
 خواند بہائیہ متن است از عبداللہ بن محمود الخوافی البغدادی الملقب بہ عماد الملتہ  
 والدین زین الاسلام والدین۔ و از علماء بغداد بودہ و شارح مولانا کمال الدین حسن  
 فارسی است۔ وے افتخار علماء عظیم المقدار است فاضل عبدالعلی برجنیدی از شاگردان  
 اوست پیش سلطان ابوسعید بہادر اعتماد تمام داشت سلطان سعید مرحوم در سائر  
 امور شرعیہ با مولانا مشاورت می نمود تا آخر حیات ایام شاہ مزبور بہ ہمیں روش  
 گذشت۔ در عہد سلطان حسین ہم اعزاز و اکرام داشت مردمان از نزدیک دور  
 می آمدند و بجلتہ درس وے می نشستند در ششہ رایت عزیمت سوے عالم  
 آخرت برا فرشت۔

ابتداءے خطبہ۔

الحمد لله على نعمته الوافيه الوافره ومنحه المتواليه المتكاثره۔

این نسخہ شریف در دست قاضی نور اللہ شوستری بود چنانچہ این عبارت از دست  
 خاص اوست۔

قد انتقل بعد انتقالہ رحمہ اللہ الی اقل الطلبۃ نور اللہ بن شریف الحسینی الشوستری  
 خضر اللہ ولوالدیہ و سہل الحساب الیہ براسے یادگار این عبارت تحریر شدہ۔  
 افق المبین بخط نسخ۔ نسخہ پاکیزہ قدیم محشی۔ در آخر نام کاتب و سنہ کتابت  
 نیست۔ تخمیناً بہت و ہفت جزو در فلسفہ و حکمت ملامحز باقر داماد تخلص با شراق  
 خلف الصدق سید شمس الدین مجد استرابادی است و دختر زادہ شیخ علی عبدالعال  
 و رصفہ سن بہ مشہد مقدس رفتہ و صحبت مدرسان و افاضل آں مکان فیض بنیان

الکتاب علوم نمود۔ و در اندک زمانہ فاضل عظیم الشان گردید۔ بہ علماء و افاضل درگاہ  
 شاہ صفی صفوی و بہ امیر فخر الدین سماکی استرآبادی مباحثات و مناظرات و  
 با سکندر نشی صاحب عالم آرا ملاقات داشت۔ دوسے در کتاب خود میگوید کہ  
 امروز کہ سنہ ہجری بہ خمس و عشرین و الف رسیدہ لحظہ از مطالبہ و مباحثہ  
 غافل نشدی و در اکثر علوم از حکمت و کلام و فنون ریاضی و طب و فقہ و تفسیر و  
 حدیث درجہ علیا یافتہ۔ نصیر آبادی در تذکرہ خود میگوید کہ چہل سال شب پہلو بستہ  
 استراحت نگذاشتہ نوافل شب و روز و مدت عمر و بے فوت نشدہ بانفاذ  
 شاہ صفی بزبارت عتبات عالیات رفت و ہمانجا فوت شد۔

ملا عبد اللہ تاریخ وفات و سے جنین یافتہ

فغان از جور این چرخ جفا کیش از اولاد نبی دانای عصرے محمد با تیر داماد کر و سے خرد از آتش گریان شد گفت	کز و گرد دل ہر شادنا شد کہ مثلش مادر ایام کم زاد عروس فضل و دانش بود و لشاد عروس علم و دین را مرده داماد
--	---

ملا گاہ گاہ شعر ہم میگفت۔ این رباعی از اوست

اسے ختم رسل دو کون پیرایہ لتت گر شخص ترا سایہ نہ افتد چه عجب	افلاک کیے منبر نہ پایہ لتت تو نوری و آفتاب در سایہ لتت
---	---

ابتداء خطبہ کتاب۔

بجانک اللهم حل حمدک و عز مجدک یا رب العاقلات العالمیہ۔

اور اوقادریہ بخط نستعلیق صاف تخمیناً ہشت جزو در تصوف است بخط اسد اللہ

حیدری القادری الصمی بناریج سوم شہر شوال ۱۲۲۶ھ طبع کتابت پوشیدہ۔  
 حضرت ابوالحامد ابن حامد بن عبدالرزاق بن عبدالقادر بن محمد بن سید الدین بن شہاب  
 میر بن علی بن مسعود بن احمد بن صفی الدین بن عبدالوہاب بن قطب الربانی غوث الصمد  
 حضرت محی الدین حبیلانی رضی اللہ عنہ در آخر این کتاب حضرت مزبور جرح معقول  
 بر تخریر صاحب عمدۃ الطالب کردہ بعضی اور اد طریقہ قادریہ و اذکار متفرقہ  
 این فرقہ عالیہ جمع نمودہ۔

جامع این کتاب از اعیان قرن ما بشر است۔  
 ابتداء خطبہ۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و امام المتقین محمد  
 وآلہ واصحابہ واتباعہ و احزابہ محی دینہ وآلہ اجمعین الخ۔  
 اخلاق ناصری بخط ولایت بر کاغذ زرافشاں خوش تطبیح بجدول طلا در آخر  
 نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً چہل جزو در اخلاق و حکمت علی۔  
 ترجمہ خواجہ نصیر طوسی تحت شرح اشارات می آید۔  
 ابتداء خطبہ۔

حمد بجد و مدح ببعلائی حضرت عزت مالک الملکی باشد۔ الخ  
 اعجاز خسرو و بختعلیق نسخہ صحیح محشی در صنائع و بدائع تخمیناً چہل جزو و کلان نام  
 کاتب و سنہ کتابت نیست۔  
 ترجمہ امیر خسرو دہلوی تحت خمہ خسرو بجزوف حامی آید۔  
 ابتداء کتاب۔

ہذا الكتاب بفضل الہ ذی الکرام انشأت سحر الصید الحسن والرخ۔

اسرار الخفیہ فی العلوم العقلیہ بطلخ نسخہ خوشنما اگرچہ سنیہ کتابت نیست مگر  
بطاہر حال نسخہ قدیم است در منطق والہی و طبیعی است تخمیناً بست و شش جزو۔

الشیخ التحریر علامہ جمال الدین حسن یوسف بن علی بن المطہر الحلی مولد و منشأے دی  
حد است حکمت از خواجہ نصیر الدین طوسی آموخت و ہم از علی بن عمر و الکاتبسی  
القرظوبنی و محمد بن محمد بن احمد کیشی کہ خواہر زاوہ ملاقطب الدین شیرازی بودادہ

یافت و کلام وفقہ و اصول عربیہ و سایر علوم شرعیہ از شیخ نجم الدین ابوالقاسم  
بن سعید الحلی و ہم از پدر خود شیخ یوسف الملقب بہ سدید الدین اخذ نمود۔ در عہد

سلطان محمد خدا بندہ بود۔ با علمائے اہل سنت بیشتر مناظرات داشت۔ قاضی نور  
توستری در مجالس المومنین بآن فخر و مہابات میکند۔ ولادت علامہ مزبور در

۷۴۷ ہ۔ تصانیف بسیار دارد۔ فہرست تصانیف خود داخل خلاصۃ الاقوال  
فی اسماء الرجال کردہ است۔ از فحول علماء مذہب اثنا عشری است۔ در فلسفہ

و حکمت ہم دست رسی کامل داشت۔ روز شنبہ بست و یکم محرم ۷۲۶ ہ وفات یافت۔  
صاحب حبیب السیر گوید کہ سلطان محمد خدا بندہ متابعت مذہب امامیہ بواسطہ

منو والبتہ کارے کردہ کہ کافرے را بشرت اسلام مشرف ساخت و اسلام را  
از فتنہ کفار خاندان چنگیز بہ وار مانید۔

ابتداءے خطبہ۔

الحمد للہ ذی الازلیتہ والبقار والعمزۃ والارتقا والقدرة والعلا الخ

انشار ایز و بخش رسا۔ بجا فتعلیق مجددول تخمیناً بازوہ جزو در سہ مجلس عظیم



مکتوب شدہ -

مرزا ابوزید بخش التملص بہ رسا بنیرہ آصف خان است کہ وزیر جہانگیر بادشاہ بود۔ از فتوای  
 و علوم بہرہ تمام داشت۔ ابتداءً بہ منشی گری سرکار شہزادہ اعظم شاہ سر امتیاز  
 افراشت۔ و بعد از ان در منشی خانہ عالمگیر بادشاہ عزت یافت۔ و بعد وفات  
 عالمگیر بادشاہ بہ شہزادہ اعظم شاہ پرداخت۔ و چون میان عظیم الشان و اعظم شاہ  
 جنگ رود او شخصی بہ مرزا گفت کہ بلائے عظیم می آید فرمود کہ اسم اعظم رفع میکند  
 چون دور سلطنت بفرخ سیر کہ پسر عظیم الشان بود رسید مرزا را طلبیدہ گفت  
 کہ ترا این نسخہ کلام کردن میان برادران از چہ بود و میرزا را بستونی بستہ  
 بصد خواری ہلاک ساخت شعر بنگ کہ خون ناحق بردانہ شمع را چہ چندان اماں نداد  
 کہ شب را سحر کنند و بزنگذشت کہ سادات از فرخ سیر رنجیدند و او را از سلطنت  
 برداشتند و بستونی بستند تا اینکہ فرخ سیر سر خود را کوفتہ جان داد و واقعہ مرزا  
 در ۱۲۳۳ھ روداد قبر مرزا ہنوز در مدرسہ آگرہ موجود است۔  
 نسبت فرخ سیر بعضی گویند کہ حسب ایما قطب الملک مقتول شد۔  
 ابتداءً خطبہ -

سبحان اللہ این چہ فضل و احسان و کرم و اتمنان است کہ شاہد معنی را در خطبہ  
 ازل انج -

اساس الاقتباس بخط نسخہ در ۱۲۳۳ھ مکتوب شد و در آخر این نسخہ این عبارت  
 است -

و اینست صورت نوشتہ آخر منتسخ منہ تمام شد کہ بت این کتاب بردست دعا گوئی

طالبان حق علی بن رضا بن علی العریضی الحسینی صلح اللہ شانہ فی تاریخ الثانی والعشیرین  
 من ربیع الآخر سنہ ثلاث و ثلاثین و سبع مایہ بقصبہ سبز و ار بجد اللہ و مست -  
 و فرغ عن تالیف ہذا کتاب المولی الامام الکبیر و الفاضل الخیر استاد البشیر علم  
 اہل البدو و المحضر نصیر الحق و الدین محمد بن محمد بن حسین الطوسی بوم الخمیس ۲ ہجری  
 من شہر جمادی الآخر سنہ ۹۸۱ و فقیر حقیر محتاج برحمت و مغفرت باریتعالی امین الدین  
 محمد بن حبیب اللہ سنغرا از کتابت این نسخہ مبارک فارغ شد وقت پیشین روز جمعہ  
 ۲۴ ربیع الاول سنہ ۹۸۱ امید از حضرت واجب تعالی انکہ کاتب و صاحب را  
 توفیق تفہیم و تفہیم عنایت فرماید بحق محمد و آلہ المعصومین وقع الفراغ من نسخہ لمصنفہ  
 بوم الخمیس الثانی والعشیرین من جمادی الآخر سنہ اثنین و اربعین و ستائیمہ ہجری  
 بجدول طلا بر کاغذ خان بالیغ در منطق است بزبان فارسی تخمیناً بست و پنج جزو  
 ترجمہ خواجہ نصیر الدین طوسی بحرف (شین) تحت شرح اشارات می آید۔  
 ابتداء خطبہ۔

خداوند استعلمان حکمت را باہام حق و تلقین صدق و توفیق خیر موبد کردن این  
 آیات بنیات بخل نسخہ بر کاغذ حنائی نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً  
 بست جزو متوسط در پنج مقالہ در تفسیرات ارجح و کواکب نوشتہ ترجمہ امام  
 فخر الدین رازی بحرف میم تحت مباحث مشرقیہ می آید۔  
 ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي احاط بكل شئ علماً و نفذ في كل شئ حكمة الخ

احقاق الحق بخل نسخہ با کیزہ بجدول طلا نسخہ صحیح و مستقیم در شاہجہان آباد



شیخ عبدالرسول ابن شیخ عبدالقادر ابن شیخ حسام الدین مکتوب شد در آخر این نسخہ  
 این عبارت است۔

قد بلغ المتقابلین بقدر الوسع والطائفة بنسخة التي قد صح مصنفه قاضی نور اللہ ناقد  
 بالغا وصحفا فوق المقدور والطائفة وانا اقل العباد عبدالرسول۔  
 در مناظرہ سنی و شیعہ۔

قاضی نور اللہ بن شریف بن نور اللہ اصل سے ہاں شوستر است بعلم و حلم و جودت فہم  
 وحدت طبع و صفائی ذکا و در عہد خود امتیاز داشت بوساطت حکیم ابو الفتح بلال زمت  
 جلال الدین محمد اکبر شاہ پیوست و چونکہ در ان زمان شیخ معین قاضی لاہور از  
 ضعف پیری قابل کار نبود قاضی نور اللہ بر عہدہ سے منصوب شد شیخ عبدالقادر  
 بد اونی در تذکرہ خود گوید کہ سے عہدہ مفوضہ خود را با قطعی غایت دیانت انجامید  
 و میگوید کہ قابل این بیت است۔

توئی آنکس کہ کردی بہ ہمہ عمر قبول  
 در قضایا ہج زکس جز کہ شہادت ز گواہ  
 قاضی مزبور در مذہب اثنا عشری خلیلے تعصب داشت صاحب کشف الحجب اورا  
 شہید ثالث گفتہ و میفرماید کہ باعث تصنیف احقاق الحق در عہد جہانگیر در ۱۰۱۹  
 مقتول شدہ در بلدہ اگرہ مدفون شدہ قبر سے تا حال موجود است و کتابہ  
 قبر سے است اعلی اللہ مقامہ قتل شہیدانی عہد جہانگیر فی سنہ تسع عشر  
 بعد الالف۔

کتاب احقاق الحق بریں نمج است اولاً علامہ حلّی کشف الحق و نمج الصدق نوشتہ  
 علامہ روز بہان در جواب سے البطل الباطل در حیز تحریر آوردہ و قاضی در

رد و ابطال الباطل احقاق الحق نوشتہ دریں نسخہ ہر سہ علی الترتیب است۔  
ابتداءً خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی جعل مقام شیعۃ العلی علیا و میر سیم ما بینہ ابراہیم فی ذالک سببا  
تمیذا کتابت این نسخہ در ثلثت جزو باشد۔

**ایضاح لطافۃ المقال فی تفصیل الجواب بالافصاح عن  
شرافۃ الال و تفصیل الاصحاب۔** در مناظرہ۔ بخط نستعلیق حنفی خوشنما

این نسخہ نقل اول از مسودہ مصنف است و این عبارت از دست خاص ایشان نوشتہ  
شدہ چون بنظر جلی اتفاق تصحیح افتادہ در بعض مواقع احتمال غلط باقی لیکن برآ  
رفع آن نظر کا ملان کافی فقط در ۱۲۲۱ ہجری این نسخہ شریف کتوب شدہ۔

مولوی رشید الدین خان ابن مولوی امین الدین خان ابن قاضی و حیدر الدین خان  
دہلوی شاگرد رشید مولانا رفیع الدین و مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی است

اگرچہ در ہمہ علوم دسترس داشت مگر در سنییت و مہندسہ بیدیل و منظر بود حکام  
خاستند کہ عمدہ فضلے دہلی بوسے تفویض ناما پند قبول نکرد آخر العمر بر طیف

قلیل کہ مقدارش یکصد روپیہ مانانہ بودہ در مدرسہ شاہجہان آباد تعلیم طلبہ مدرسہ  
اشتغال داشت در علم مناظرہ بگمانہ خود بود بغایت جودت جواب اعترافات

علمائے مذہب اثنا عشریہ نوشتہ مولانا عمر طویل نیافت مہذبہ بیجاہ سالکی  
نرسیدہ بود کہ مرحلہ عمرش ششادگان ذلک در ۱۲۲۳ ہجری نبوی معلوم

نفس مولانا را درون احاطہ مقبرہ حضرت خواجہ باقی باشد و فن کردند  
ابتداءً خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي جعل العلم علما يتلا لا على راسه نور الهداية النخ -

اصفحی نسخہ بسیار پاکیزہ بجدول طلاب بر کاغذ خان بالیغ با اینکه نام کاتب و سنہ کتابت ندارد نسخہ قدیم است -

علامہ محمد بن مرتضی المدعو بہ ملا محسن - کا ثانی الاصل است ادیب کامل و صاحب سخن فاضل بود از فحول علمائے شیعی است تفسیر صفائی دال بر قابلیت اوست تفسیر صفائی انتخاب ہماں تفسیر صفائی است کہ سابقا نوشتہ - صاحب کشف المحجوب گوید کہ در سنہ ۹۲۰ از تسوید و بیفیل این تفسیر فارغ شد و ہماں سال ازین جهان گذراں در گذشت -  
ابتداءً خطبہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنالوا لولا ان جعل لنا القرآن هدى والمودة في القربى النخ  
استصبار في ما اختلف من الاخبار بخط نسخ پاکیزہ بجدول تخمیناً پنجاہ جزو  
در سنہ ۹۵۰ بخط ملا احمد بن محمد بن مبارک بن حسین بن ابراہیم الساری البحرانی مکتوب شد  
الشیخ المحقق ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی قاضی نور اللہ شوستری گوید کہ در  
از اکابر علمائے شیعہ امامیہ و مشاہیر ایشان است - صاحب تاریخ مصر و قاہرہ گوید  
کہ اوست صاحب تفسیر کبیر کہ بہت مجلدات و تصانیف دیگر نیز دارد چنانچہ  
تہذیب الاحکام ہم از تالیفات اوست - گویند کہ پیش خلیفہ بغداد منکر سب  
صحابہ شد و تاویل و عامی روز عاشورہ برین منجج کرد کہ مراد از ظالم اول قاتل  
است و از ثانی عاقر تاق و صالح و از ثالث قاتل یحیی و از رابع عبد الرحمن بن علی  
آخر عمر از بغداد بہ نجف اشرف رسید و بہر میبرد تا اینکه در ماہ محرم سنہ ۹۲۰ اجل  
اوراد ریانت -

ابتداءے کتاب۔

الحمد لله ولي الحمد وسبحه والصلوة على خير نبيه من خلقه محمد وآله الطاهرين النخ۔

احوال حضرت سلمان فارسی خلی خوش خط نستعلیق واضح بجدول و مالہ

طلائی نام کاتب ہم نیت و نام محرر این احوال ہم ذکر کرده نسخہ دلین بعبارست

مرغوب است۔

ابتدایش اینک۔

ابن بابویه علیہ الرحمۃ بہ کسند معتبر از حضرت موسی رضا علیہ السلام روایت کرده

اشنا عشریہ فی المواقظ العدویہ۔ در وعظ است بخط نستعلیق باقیہ صرف

سہ باب است از ابواب دوازده گانہ تخمیناً دوازده جزو کتاب بدینست۔

از شیخ الاجل محمد بن محمد بن حسن الشہیر بہ ابن القاسم العالی العباسی و سے از علما

قرن حادی عشر است این کتاب چنداں در ہندوستان شیوع نیافتہ صاحب

کشف المحجب گوید کہ در بلدہ مراد آباد یک نسخہ از نظر دست گذشت

ابتداءے کتاب۔

الحمد لله الذی وعظنا بالناطق والصامت النخ۔

أطهار الحق بخط نسخہ قدیم سنہ کتابت نیست تخمیناً پانزدہ جزو منصف احتیاج از

کتب تفسیر و حدیث بر امامت و فضیلت آئمہ معصومین علیہم السلام کردہ اگر چه

کتاب ہذا درین دیار مندا اول نیست و بسیار کمیاب است چنانکہ صاحب

کشف المحجب ہم ذکر نکرده و مگر در ایران و دیگر جا نا مشہور و معدود تراست

سید عبدالقدیر بن ابو عبداللہ سید نور الدین ابن سید نعمت اللہ از سادات

رفیع الدرجات شو سزا است جد و پدرکش هر دو نقصانیت عالیہ در معقول و منقول  
 دارند ولادت با سعادت صاحب ترجمہ تباہج مقیم شعبان سال اللہ رو داده ابتداء  
 تحصیل از جد بزرگوار خود نمود و بعد فوت صد پدرش بہ تربیت و سہ بہ پرداخت  
 صاحب تحفۃ العالم گوید کہ در تحصیل علم ہندیاں ذوق و شوق ہم رساند کہ سہج  
 لذتی از مستلذات بہتر از علم نبود در سن پانزدہ سالگی جامع علوم دینیہ و معارف  
 یقینیہ گردید و چون اورا شوق سیاحت ہم رسید اصعبان و سایر بلاد ایران  
 و خراسان و آذربایجان و بعضی بلاد روم را سیاحت نمود و بخدمت بسیار  
 علما و عصر رسید نقصانیت بسیار دارد از فحول علما را اثنا عشری است با علمار  
 امتا نبول کہ ہر ایک از سران مذہب اربعہ اہل سنت بود مناظرات داشت و  
 با یکے از علما رفقاری ہم براسے مناظرہ پیش آمد و دست کلام را برود کوتاہ  
 کرد گاہ گاہ شعر ہم میگفت دیدانش قریب بہ پنجصد شعر باشد بسیار محترم و عزیز  
 می زیست آخر عمر منزند می شد و روز از معاشرت خلق بزناقت تادرس اللہ میری  
 بیرون رفتہ رضوان شتانت۔

ابتداء کے خطبہ کتاب۔

اما بعد الحمد والصلوٰۃ میگوید مولف مسودات عبداللہ بن عبداللہ  
 آئینہ حق نما خطبہ تعلق با یقرار تخمیناً سی و پنج جزو نام کتاب دسندہ کتابت  
 نیت حضرت مصنف میفرماید کہ این رسالہ را اللہ بتانت مبانی و وثاقت معانی  
 موصوف دسشتل است بر علم تواریخ و سیر و تذکرہ علما و تفسیر کلمات لطیفہ  
 و قصص شریفہ مہبوب است بر سہ باب۔

باب اول۔ در مدح علماء باعمل و معرفتہ علماء حقہ و اضداد آنها۔

باب دوم۔ در معرفتہ علماء عصر۔

باب سوم۔ در معرفتہ حالات و مکازم اخلاق دیگر علماء

درین کتاب ذکر بر روش تاریخ نیست چیزها از قسم مناظرہ مذہبی داخل کرده بہر حال چیزی بعضی از احوال اکابر شیعہ کہ معاصر مصنف بودند یافت میشود۔ جامع از بعضی تلامذہ مولوی سید دلدار علی است کہ در عہد غازی الدین حیدر بودہ نشان مصنف یافت نشد۔

ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله الذي انار الحق و اعلى اعلامه و متن الشرح المتبين و احكم احكامه النخ۔

الاحتجاج بخط نستعلیق بجدول طلاسنہ کتابت و نام کاتب نیست نسخہ قدیم است

ابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی۔ دست از علماء مشاہیر فرقہ اثنا عشریہ

است سنہ وفات دی یافت نشد صاحب کشف الحجب و ابن شہر آشوب و ملا قاسم

مجلسی بریں متفق اند کہ احتجاج از صاحب ترجمہ است نہ از ابی علی طبرسی صاحب

مجمع البیان چنانکہ بعضی بریں ادعا کرده اند۔

ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد لله المتعالی عن صفات المخلوقین النخ۔

ارشاد و القلوب الی الصواب البیِّن من عمل بہ من الیم العقاب در رد

مجلد نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔ ہر دو مجلد تخمیناً سی جزو۔ در سوا غلط و فضائل

جناب امیر المومنین علی علیہ السلام ہم داخل کردہ۔



شیخ سن بن محمد الدبلی و دیگر بر احوالش و قوت نہ یافتیم مگر شخص مشہور است۔  
ابتداء کتاب۔

احمد شہد رب العالمین و علی اللہ علی محمد خاتم النبیین و علی آلہ الطاہرین۔ اما بعد فانه لما  
استولی الخ۔

ارشاد الاذمان الی احکام الایمان فی الفقہہ بخط نسخ در سالہ ہجری مکتوب شد  
تخمیناً بست جزو۔ ترجمہ علامہ علی بہ حرف الف تحت اسرار الخفیہ گذشت۔  
ابتداء خطبہ کتاب۔

احمد اللہ المتفرد بالتقدم والدوام المنزه عن مشابهة الاعراض والاجسام الخ۔  
اقتسام الازمان فی ریاض الاخبار بخط نسخ در دو مجلد بہ تقطیع متوسط در آخر  
کتاب این عبارت نوشته۔

قال جامعہ ہوا فقر العباد و احوالہم الی اکرم ربہ ابو جواد عبد السلام ابن ابراہیم  
المالکی اللقانی فرغت من تبیضہ ضیحة یوم الاثنين المبارک بہ سلخ ذی الحجۃ المحرام  
ختم سنۃ ۴۰۰ و اربعین بعد الالف۔

نسخہ بسیار صحیح و صاف و جا بجا معرب است ممکن کہ بخط مصنف باشد از کتاب خانہ  
دبستانی است و دوسے گمان غالب داشت کہ این نسخہ بخط مصنف است۔

مولانا عبد السلام بن ابراہیم اللقانی المصری شیخ مذہب مالکی در  
قاہرہ بود پدرش ہم عالم بزرگ بود و در جامع از ہر درس میداد بعد وفات پدر  
خود مولانا در جامع از ہر شغل درس و تدریس اشتغال ورزید و خلق کثیر را منتفع  
میساخت۔ صاحب خلاصۃ الاثر گوید و کان کبار المشائخ من اہل وقتہ یحترمون

شکوختہ وینقا دون لرائیہ۔ و نیز درجاسے دیگر میفرماید "وکان اماما کبیرا محمدنا  
 باہرا اصولیا الیہ النہایتہ۔ ولادت مولانا عبدالسلام در سال ۱۱۹۰ ہجری و وفات  
 دسے صبح جمعہ پانزدہم شوال در سن ۱۲۸۰ ہجری رودادہ ایتسام الارباب  
 در سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نوشتہ  
 ابتدایش اینست۔

الحمد للہ الذی اصطفی الاسلام دینا و اختار لہ من عبادہ رسلا الخ۔  
**الف لیلۃ و لیلۃ** بزبان عربی بخط عرب مرتب بہار جلد از کتابخانه وینا کی  
 است ہر چہار جلد تخمیناً زائد بر دو صد جزو و باشد از غایت شہرت محتاج بہ نشانہ  
 نیست نسبت این کتاب بعضی بہ ابوالفدا میگویند کہ ترجمہ دسے تحت مختصر  
 فی احوال البشر بجز مہم می آید۔

آثار البلا و اخبار العباد بخط تعلیق واضح ناقص الطرفین دوسہ ورق از  
 ابتداء نسخہ و اقلیم خامس و سادس و سابع ضائع شدہ۔ این نسخہ با وجود نقص تخمیناً  
 چہل جزو بہ تقطیع کلاں است۔

الشیخ الفاضل زکریا بن محمد القزوینی از مشاہیر علماء قرن سابع است آثار البلا  
 را در سال ۱۱۹۰ ہجری با تمام رسانیدہ عجائب المخلوقات و آثار البلا ہر دو از عمده  
 تصانیف اوست۔

**اکلیل فی استنباط التذریل** بخط نسخ ما یقرا نام کاتب و سنہ کتابت نیست  
 تخمیناً پانزدہ جزو۔ آیہ احکامیہ از قرآن مجید جمع نمودہ و از آثار صحابہ کرام و آثار  
 حضرت خیر الانام توضع و تفسیر آیتہ ما نمودہ۔



ترجمہ مولانا جلال الدین سیوطی بحرف تارحت توشیح می آید  
ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی انزل علی عبدہ تبیاناً لکل شیء انسخ۔  
اساس البلاغۃ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ معرب صحیح قدیم در سنہ ۱۳۰۰ھ مکتوب شدہ  
چہل و دو جزو۔ در فن ادب۔

ترجمہ علامہ جارا اللہ زرخشری بحرف الفارحت فائق مذکورست۔  
ابتداء کے کتاب۔

قال جارا اللہ علامہ استاذ الذنباشیخ العرب والعجم صاحب الکشاف فخر خوارزم  
ابوالقاسم محمود بن محمد الزرخشری انسخ۔

النوار الربیع فی علم البدیع بخط نسخ پاکیزہ در سنہ ۱۳۰۰ھ مکتوب شدہ تخمیناً چہل و  
بہج جزو در فن بدیع کتاب باین جامعیت کمتر باشد۔

ترجمہ سید علیخان مدنی تحت سلفۃ العصر بحرف سین می آید۔  
ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله بدیع السموات والارض والصلوٰۃ علی نبیہ وصحبہ الہادین علی السنۃ  
والفرض انسخ۔

آثار امام محمد بخط عرب نسخہ صحیح در سنہ ۱۳۰۰ھ مکتوب شدہ تخمیناً چاروہ جزو۔  
از باب الوضوء آغاز این کتابست۔ ترجمہ امام محمد تحت سوطامی آید۔  
ابتداء کے کتاب۔

قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن الاسود بن یزید عن عمر بن الخطاب

انہ تو ضار فغسل یدہ مشنتی الخ

اذکار سیوطی نسخہ بخط نستعلیق مایقرار تخمیناً پنج جزو ترجمہ سیوطی تحت جامع صغیر

می آید۔

ابتدائے کتاب۔

یصعد الیہ الکلم الطیب والعمل الصالح الخ

آداب الکاتب نسخہ ناقص الطرفین است بخط نسخ قدیم حالاً یکصد و سہ ورق

موجود است۔ در فن انشاست۔ خیلے کتاب نادر دریں فن خاص است عجب تر

اینکہ ہمیں نسخہ ناقص الطرفین در کتاب خانہ شاہ اودہ بود۔ ترجمہ ابن قتیبہ

دیووری تحت کتاب المعارف می آید۔ آداب الکاتب از عمدہ تصانیف ابن

قتیبہ است۔

ادب المفرد۔ بخط عرب بظاہر نسخہ قدیم تخمیناً پانزدہ جزو۔ ترجمہ امام بخاری

تحت صحیح بخاری در حرف صاد می آید۔

ابتدائے کتاب۔

باب قولہ تم وصینا الانسان بوالدیہ اجمانا۔ حدیثنا ابو الولید قال حدیثنا شعبتہ

قال حدیثنا الولید بن المغیرہ اخبرنی قال سمعت ابا عمرو الخ۔

اذکار نووی بخط نسخ نسخہ قدیم در ۲۱۱۱ مکتوب شدہ۔ بست و پنج حسرت

بہ تقطیع خرد۔

ابتدائے کتاب۔

الحمد لله الواحد القهار العزيز الغفار الخ۔

ترجمہ امام نووی۔

امداد الافتتاح شرح نور الایضاح در فقہ است۔ بخط عرب نسخہ پاکیزہ  
تخمیناً چهل جزو در شش سالہ مکتوب شدہ۔

الفقیہہ الحنفیہ شیخ حسن بن عمار بن علی ابو الانصاف المصری شہر نبلی در فقہہ سند  
از امام عبداللہ تحریری و علامہ محمد مجبی شیخ الامام علی بن غانم المقدسی میداشت  
در جامع از ہر دو رحمہ اللہ درس میداد و ارباب دولت مقدم اورا عنایت پیشہ  
اکابر عصر از وسعہ منتفع می شدند۔ پدر صاحب خلاصتہ الاثر ہم در خدمت وی  
رسیدہ چنانچہ در رحلہ خود نسبت صاحب ترجمہ می نویسد مصباح الازہر و کلبۃ  
المتلالی الشیخ الحسن شہر نبلی لورآہ صاحب السراج الوجلج لا تقبس من نورہ  
صاحب الطہیرۃ لا خفی عند ظورہ او ابن الحسن لاسن الثناء علیہ او ابو یوسف  
لاجلہ ولایوسف علی غیرہ از وسعہ لقمانیف بسیار است۔ صاحب خلاصتہ الاثر  
نسبت وسعہ میفرماید کان من اعیان فقہار العصر من سار ذکرہ فان شرامہ۔  
وفات وسعہ بروز جمعہ بعد نماز عصر تاریخ ۱۱۰۶۹ھ در رمضان واقع شد و در  
مقبرہ تربتہ الجاورین مدفون گشت و متن و شرح ہر دو از دست۔  
ابتداء کتاب۔

الحمد للہ الذی خلق کل شیء بقدرتہ الخ۔

انسان العیون فی سیر الامین و المأمون المعروف بسیرہ اعلیٰ

علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن عمرو الملقب بہ نور الدین بن برہان الدین  
الجلبی القاہری الشافعی۔ ولادت با سعادت وی در ۱۰۹۹ھ واقع شد و

رحمۃ اللہ از شمس ربلی و محمد البکری و ابراہیم العلقمی و صالح البلقینی و دیگران روایت  
 کرد صاحب خلاصۃ الاثر در ذیل ترجمہ سے فرماید "وہو الامام الکبیر و اجل  
 اعلام المشائخ و علامۃ الزمان کان جبلا من جبال العلم و بحر الاساطیل لہ ولہ الموفات  
 البدیعیۃ منہ السیرۃ الحلبیۃ اللتی سماها انسان العیون فی ثلاث مجلدات اختصر ما من سیرۃ  
 الشیخ محمد الشامی و زاد اشیا لطیفۃ لموقع و قد اشتهرت اختصارا کثیرا و تلقیہا  
 افاضل العصر بالقبول ازو سے رحمۃ اللہ علیہ تصانیف بسیار است کہ تفصیلش در  
 خلاصۃ الاثر مسطور است در تتمہ احوال ایشان صاحب خلاصۃ الاثر گوید کہ کان  
 احد مدرس الصلاحیۃ اللتی ہی تاج المدارس بجزار الامام الشافعی و اعطاه اللہ القبول  
 التام فی تالیفہ و کانت وفاتہ یوم السبت آخر شہر شعبان سنۃ اربعہ و اربعین  
 و الف و دفن بقابرۃ المجاورین رحمۃ اللہ۔  
 ابتدائے کتاب۔

محمد المنظر و جود اہل الحدیث و سلانا علی من نزل علیہ احسن الحدیث الخ۔  
 ایس الاطباء بظنستعلیق پاکیزہ بجدول طلا در آخر از امتداد زمانہ بعضی اوراق  
 کرم خوردہ شد نام کاتب دسئہ کتابت نیست بظاہر حال نسخہ بسیار قدیم است  
 بزبان فارسی در فن طب۔

حکیم ابوالخیر محمد بن محمد الشیرازی الشہیر بہ تقی الدین۔ سے از تلامذہ غیانت منظر  
 است کہ ذکر دے تحت کشف حقائق المجتہد یہ مذکور است۔ حکیم مزبور بظن طب بسیار  
 رغبت داشت و بخدمت حکما کبار و اطباء روزگار رسیدہ استفادہ نمودہ در  
 سنۃ ہجری بہ حج بیت اللہ رفت و ہمانجا بتالیف و تصویب این کتاب پرداخت

چنانچہ خود در آخر کتاب گوید۔ "فرغت من تطییر ہذا الكتاب بعون الملك الوهاب  
بکتابہ المشرفۃ فی اواخر جمادی الآخر ۹۳۳ھ  
ابتداءً خطبہ کتاب۔"

حمد نامہ محدود قادری حکیمی راسخاوار است کہ مصدر صنفش از ترکیب اجسام متخالفہ  
اختیارات بدیعی بظنستعلیق پاکیزہ بجدول طلا مفردات و مرکبات ہر دو  
در یک جلد و بر حاشیہ مفردات کتاب اعراب الادویہ ست۔ سنہ کتابت  
نہت مگر این نسخہ در سنہ ششم جلوس عالمگیری در وجود بود۔

الطیب المشہور علی بن حسین الانصاری المشہر بحاجی زین العطار و سے اولی  
است کہ خواص ادویہ مفردات و مرکبات را بزبان فارسی نوشتہ و در تسوید  
تبیض اختیارات بدیعی از سنہ ہجری مشغول شد تا اینکه بانجامش رسانید۔  
و سے از اعیان قرن عاشراست پسرش حسین ابن علی ابن حسین الانصاری بعد  
وفات پدر خود بفرمایش بعض اجباب خود اعراب اسامی ادویہ نوشتہ کہ بر حاشیہ  
این کتاب است بروی تحقیق اعراب کار آمدنی است۔ ابتداءً اختیارات  
بدیعی اینست۔

امداد حمد بید و اعداد سپاس بقیاس مبدعی را کہ آثار ابداع ادب بہر درق  
از اوراق النخ۔

ابتداءً اعراب الادویہ۔

حمد و سپاس غفاریر اجل جلالہ و عم نوالہ النخ۔

الفاظ الادویہ بظنستعلیق ما یقرء در ششم جلوس عالمگیری ثانی مکتوب شدہ تخمیناً

پانزده جز و مصنف در خطبہ کتاب گوید در تحقیق لغت ادویہ مفروضہ کہ در کناشات شتی  
انتخاب سلیخہ یونانی و تازی و رومی و اندیشی و عربی و سریانی و بربری و ترکی و فارسی  
و ہندی درج است دریافت دانی نمودہ السنہ و مصطلحہ مختلفہ را بروحدت معانی  
بعیدہ و الفاظ متعارفہ را بمعانی متنوعہ انتظام دادہ انموذجی مفیدتالیف نمودم۔  
حکیم خازق نورالدین محمد شیرازی الاصل است از حضور سلاطین تیموریہ ہندوستان  
آباد و اجدادش موظف بودند۔ صناعات طب پیشہ آباؤی وے بود۔ در عہد  
شاہجہان بادشاہ از خطاب حکیم عین الملک ممتاز شد سنہ تالیف این کتاب  
ازیں شعروے ظاہر **۵** دارد کتاب ماچہ و داناہ و انیہ و تاریخ و نام ترشد  
الفاظ ادویہ و این کتاب مشتمل است بر یک مقدمہ و بیعہ و خاتمہ تصحیح اعراب  
جمع اسماء ادویہ نمودہ۔ حکیم مزبور از فحول علماء و اکابر اطباء قرن ہادی عشر  
بود گاہ گاہ بشعر ہم رغبت میفرمود۔ ابتدا سے کتاب

هو الله احد الله العبد که نامہ حقیقت بیچونش از دائرہ دریافت و احاطہ  
شکاف برترست الخ

الاشباہ والنظائر بخط نسخ نستعلیق قدیم پاکیزہ خوش قلمیہ تخمیناً بست و چہار جزو  
فی الفروع نام کتاب و سنہ کتابت نیست۔

الفقیہ الفاضل زین العابدین بن ابراہیم المشہور بہ ابن نجیم المصری الخنفی  
از فحول علماء مصنفات معرست جز اشباہ و تضامینت دیگر ہم دارد صاحب  
کشف الظنون نسبت اشباہ فرماید۔ "وانہ لم یصلح فیہ قبلہ"۔ فقیہ مزبور در مصر بودہ  
و ہما نجا در سنہ ۹۰ ہجری وفات یافت۔

ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله على ما انعم و صلى الله عليه وآله وسلم الخ۔

آثار الاحزان بخط تعلق شفیعا، آسنیر بزبان عربی است تخمیناً دو از دہ جزو ہوا ہے  
نوشتہ۔

ترجمہ مولوی سید ولد ار علی تحت صوارم بحرف صادمی آید۔  
ابتداء کے خطبہ کتاب۔

بحمد الله سبحانه على ما جعل الاختيار والابتلاء الخ۔

اکمل الصاعقة در طب بزبان عربی است نام کاتب دس سنہ کتابت نیست تقطیع کلام  
تخمیناً بست و پنج جزو۔

حکیم کاظم ابن ملا حیدر علی التشری انجمنی الخاطب بہ حاذق الملک دیگر براحوال و قوت  
نیافتہ کے از اطباء قرن عاشراست۔

ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله القدير الشافي الخیر الکافی الخ

## حرف باب

بیاض محمود صاحب تذکرہ مجمع الفصحا نامش سفینہ مرزا محمود گذاشتہ بطور تذکرہ احوال  
مختصر شعرا دار و انتجاب کلام بر ترتیب حروف پنجی کرد مرزا محمود از پسران فتحعلیشاہ صاحب



است احوال خود را در ضمن حرف المیم داخل کتاب ساخته۔ حسب تحریر خودش این تذکرہ  
در آخر سال یکہزار و دو سیت و چہل و برباع شاہ واقع ملک ہماوند کہ از محدثات خود شاہ  
بود تمام شد۔ این نسخہ پاکیزہ مجدول بجدول طلا و الواح لا جوردی بخط نستعلیق پاکیزہ  
دیدنیست تخمیناً قریب بست جزو باشد۔  
ابتدایش اینست۔

بیان محمود در ستایش خداوند معبود سبحانہ عن التحدید۔ الخ۔

بیاض مجلد بر اوراق مجدول طلائی و غیر مجدول بخطوط مختلف نام جامع نیست مگر مجموعہ  
خوبست از اقسام کلام تخمیناً قریب بست و پنج جزو باشد در ابتدا روشنائی نامہ دارد کہ  
مطلعش این است۔ بنام کردگار پاک داور کہ ہست از فکر و ہم و عقل برتر ہ  
بیاض بخط بختہ شفیعا آمیز قریب ہیجدہ جزو نام جامع یا نام کاتب نیست ترتیب  
خوش دارد در شش فصول۔

فصل اول در ذکر اشعار مشائخ۔

فصل دوم۔ در ذکر اشعار علماء

فصل چہارم در ذکر اشعار اوستادان متقدمین۔

فصل پنجم۔ انتخاب اشعار شعرائے متاخرین۔

فصل ششم۔ در انتخاب کلام ہر دو ابتدا از رباعی شیخ ابوالحسن خرقانی منودہ۔

بوستان صاف نستعلیق از زمانہ متمد در خاندان حقیر بودہ است نام کاتب

و سنہ کتابت نیست مگر نسخہ بسیار صحیح است از تصنیفات شیخ سعادی شیرازی است ترتیب

بفصیل تحت کلیات ایشان می آید۔ اقتضای ثنوی۔ بنام خداوند جاں آفرین ہ



حکیم سخن بر زبان آفریں

بیاض تفتیح خود جدول طلائی کاغذ ولایتی تخمیناً بست جزو نخط نستعلیق و شکست و تفتیح پاکیزہ بعضی جاہا از ملاحظہ این بیاض پیدا کہ بیشتر اساتذہ عصر بصرایش صاحب بیاض نوشتہ اند۔ ورق آخرش از قلم محمد حسین لاریست کہ بتاریخ ۱۳ رجب سنہ ۱۲۳۰ نوشتہ مگر این ورق آخر بیاض نبود از بے ترتیبی صحافت است بر اوراق دیگر سنہ کتابت سنہ ۱۲۰۰ و سنہ ۱۲۰۰ ہم دیدہ شد۔ بیاض خوبست اقسام کلام از نظم و نثر و اردو حتی کہ رسالہ از رسائل نظام الدین احمد گیلانی کہ طبیب مشہور و معروف بودہ دریں بیاض نخط نستعلیق پاکیزہ درج کردہ۔

بیاض و لکش نسخہ نخط مالقیراء کاغذ ہندی تخمیناً بست جزو باشد نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

جامع این بیاض یا رنجد قلندر در دیباچہ گوید کہ کسی سر اباے عاشق و معشوق علی الترتیب جمع کردہ و چون این قسم مجموعہ خالی از صفت نہ پنداشت پس ترتیب وار کلام اساتذہ فراہم نمود خالی از لطف نیست اقتحاح کلامش این است۔  
سخن بیچ زباں نیست بہتر از توحید پاکیت گفتن و ناگفتن گفت و شنیدہ : یا رنجد قلندر احوالش چنداں تفحص کردم نیافتم۔

بیاض نخط شکست و تفتیح مالقیراء اقسام کلام دارد و در آخر انتخاب سببہ سبارہ لالہ بوجہ احسن نمودہ خالی از فائدہ نیست نام جامع نیست و سنہ کتابت ہم ننوشتہ۔  
بیاض بطور مشاعرہ نخط نستعلیق شکست آسیر جدول شکوف کاغذ مہرہ دار عجب کہ از نام جامع و کاتب و سال کتابت نشانی ندارد بہ ترتیب حروف تہجی غزلیہا اساتذہ

در ہر یک قافیہ ورودیف فراہم کردہ مجموعی لطیف است در ابتدا بش غزل اول حافظا  
کہ از غایت اشتہار حاجت تحریر ندارد۔

**بیاض** بظہر شکست متضمن با شعار و نثر سائزہ و حکایات متفرقہ بوضع کثکول از نام  
کاتب و جامع و سزہ کتابت نشانی نیست مجموعہ ایست کہ بہر تفسیر طبع بکار می آید تخمیناً  
بست و پنج جزو باشد۔

**بیاض** بظہر استعین صاف کاغذ مہرہ دار بجدول شکر تھینا سی و پنج جزو و بست  
بر اقسام کلام شعراء قدیم و جدید نام کاتب و جامع و سزہ کتابت نیست ظاہراً فصل  
کدامی بیاض است۔

**بیاض** نسخہ ایست بظہر استعین شکست آسیر یا یقیر از کتب خانہ بادشاہ لکھنؤ است  
در آخرش انجہ کاتب نوشتہ حوالہ فلم شد و ہونہذا کاتبہ فقیر الحقیر اصنع عباد اللہ  
مرزا محمد اگرچہ خط لائق کتابت نہاشت لیکن چون گفتہ اند۔ من نام این بماند یادگار  
چند اشعار شکستہ و بستہ جمع نمودہ نوشتہ شد فی التاریخ بست و ششم شہر جمادی الاولی  
سزہ در دار الخلافت شاہجہان آباد تحریر یافت ازین عبارت ظاہر کہ کاتب  
خود جامع این بیاض است براحوال مرزا محمد پی نہردم چرا کہ نشانی دیگر جز از نام  
خود ندادہ ابتدا بش اینکہ این ناوہ مجموعہ اقسام سخن پگھاسے کلام را بود چون  
گلشن این نسخہ تخمیناً بست و پنج جزو باشد۔

**البدایہ والنہایہ** بظہر عرب و سزہ اثنین و تسعین و ثمان ماہ مکتوب شد از غز  
خندق تا وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم است تاریخ بدایہ والنہایہ کتاب  
سوط در وہ مجلد نوشتہ از ابتدا سے اسلام تا آخر عصر خود مصنف است و ترتیب

کتاب مابعد سنیہ ہجرت سال بر سال رقم کرده صاحب کشف الطنون گوید اجود مافیہ  
السیر النبویہ میں ایک مجلد بیت از مجلدات عشر حافظ عماد الدین ابی الفدا اسمعیل بن  
عمیر المعروف بابن کثیر الدمشقی منسرد و محدث و مورخ مشہور است ہجرت حافظ ابو الفضل  
احمد بن علی ابن حجر معروف اوست تفسیر بسوط مستدل از احادیث نوشته دیگر تصانیف  
ہم دارد و در سنہ ہفت صد و ہفتاد و چہار و در گذشت۔  
اول این کتاب اینست۔

قال ابن اسحاق ثم غزار سون اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ربيع الاول یعنی من سنہ  
خمس النخ۔

بہاگوت بخط نستعلیق صاف بجدول شکر بر کاغذ ہندی مجلد ضخیم خمیسنا  
شنت جزو در سنہ بست و پنج جلوس محمد شاہی مکتوب شدہ  
اصل کتاب بزبان سنسکرت بود شیخ فیضی بہ ترجمہ اش پرداخت و بزبان فارسی  
شہرت داد افسانہ نامے مذہبی اہل ہندست مگر بہ تلاش بسیار چیزے از احوال  
قدیم یہودی تو او یافت۔  
اولش اینست۔

چوں نارائن بر چہار ازنات کول پیدا نمودند چہار اشلوک بہ برہا گفتند۔  
ہجرت الاسرار و معدن الالوار نسخہ بظلمت پاکیزہ قدیم بر کاغذ خانی کہ شانی  
از سرور سنین و شہور این رنگ گزنتہ باشد در آخر حسب عادت کتاب ولایتی نام کا  
در سنہ کتابت نیست در مناقب حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین جیلانی رضی اللہ  
عنه و بعضی دیگر مشایخ نوشته این کتاب کیاب بود۔ حالاً در مصر چاپ کردہ اند

تختا ہر دو جزو بمقدار پنجہ پنجہ جزو باشد۔

شیخ الامام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی امام ریاض  
اور ایلی از ائمہ فقہاء و ائمہ صاحب جمعیت عظیم بود در علوم منقول سرآمد عصر خود  
در سنہ شش صد و شصت ہجری بتالیف و تصنیف کتاب ہجرت الاسرار پر و اخت  
مصنف مرحوم در سنہ ۶۰۰ ہجری در قاہرہ از عدم بوجود آمد و در ماہ ذیحجہ سنہ ۶۰۰  
از عالم فانی بعالم جاودانی شناخت۔ کتاب ہجرت در دو جزو است۔  
ابتداء جزو اول اینست۔

قال الموالف استفتح باب العون بایدی محامدا لند کلہا۔

و اول جزو ثانی ذکر احترام المشایخ و العلماء۔

برمان قاطع بظلمتعلیق صاف در سنہ ۱۲۱۵ ہجری مکتوب شد و لغت محمد حسین برمان  
در عہد عبداللہ قطب شاہ والی حیدرآباد دکن بودہ در زمانہ خود بسیار ممتاز زلیت  
برمان قاطع بنام بادشاہ مزبور نوشتہ در سنہ ۱۱۶۱ ہجری با انجام رسانید اسد اللہ خان  
غالب و بلوی چندیس اغلاط برمان بر آوردہ کتابے ترتیب داد و نامش قاطع  
کرد علی ای حال برمان قاطع کتاب مفید است تاریخ و فوات صاحب برمان یافت  
نشد۔

خطبہ اول کتاب۔

اے راہ نما بہر زبان در افواہ از نام تو بردند ز بانہا بتوراہ یزدان

ایکے از امام معتالی است در فارسی چہ زردشتین فارس دو خدا میدانتند یکے یزدان و آفرینا عمل خیر کہ بندہ دیگر  
ہرگز و آفرینا عمل شہوانند ۱۱۔

دکتر سٹوس چونگری : الہ ہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بادشاہنامہ پنجہ نستعلیق بسیار پاکیزہ بر کاغذ عمدہ بجدول و لوح طلائی در  
سکے جلوس عالمگیری بخط منشی شرف الدین صدر نقی صورت اتمام یافت عجب نادر  
انجوائست کہ بیادری تخت بدست آمد تریب پنجاہ جزو باشد۔

اول۔ حوال شاہجہان از ابتدا سے ولادت تا جلوس از اقبالنامہ جهانگیری انتخاب  
زود عنوان کتاب ساختہ۔

دوم۔ ہردودور عبدالحمید لاہوری نوشتہ۔

سوم دور سوم کہ شیخ علی وارث نوشتہ داخل کتاب کردہ۔

چہارم از ابتدا سے سال ششم جلوس تا وفات از عمل صباح ملا محمد صالح کبوترنہ ساختہ  
منشی عبدالحمید مولد و نشار دے لاہور است از شاگردان علامی فہامی شیخ ابوالفضل

بودہ مدتے درتہ بود چون شاہجہاں بادشاہ خواست کہ سوانح نگاران ہر قرن

بذکر محمد خاقانی پرداختہ اند باید کہ سوانح شاہجہانی ہم بضبط تحریر آید منشی مزبور

را برائے این کار نبیل و عمدہ جلیل انتخاب فرمودہ و حکم والا صادر شد کہ نواب

سعد اللہ خان بہ ترتیب و تہذیب واقعات پرداز و تاخلف در نگارش راہ نیابد

منشی مزبور در عہد شاہجہاں در فن انشاء سرآمد معاصرین خود بود صاحب عمل صالح

۱۔ بکسر اول دثانی و سکون ثالث و بطاویں بود کشیدہ دبیس بے نقطہ زودہ بفت انجیل نام باربتعالی است

۱۲ برمان۔

۲۔ بکسر اول و سکون نون خفی و سکون کاف فارسی در اول کسور دیاسے معرفت و بکسر کاف نیز در زبان

ترکی نام بتعالی است ۱۲ غیاث

گوید کہ در فن انشا کامل است و اکنون با وجود پیری در فن سخن طبع جوان دارد اگر چه از غایت  
ضعف مشقت استخوان بیش نیست باعث ضعف پیری و استیلائی عوارض بعد اختتام  
دو دور مجبور شد شاہجہاں بادشاہ از منشی مزبور چنداں خوشنود بود کہ دو بار اورا بزنجیر  
حسب قول ملامحمد صالح در سنہ ۱۰۶۰ باعث کبر سن و ضعف قومی از کار بازماندہ در ہما  
سال بر حمت حق پیوست۔ شیخ علی وارث از شاگردان منشی عبدالحمید بود کہ بنا بر  
امر بادشاہ تخریر و قانع دور سوم مشغول شد چون روزگار سعد اللہ خان سپری  
شدہ بود نواب علار الملک تولى الخطاب بفاضل خان بہ تنقیح و تہذیب واقعات مامور  
شد شیخ مرحوم ہم در نگارش سوانح داد انشا پردازى دادہ شاہ سخن را بر کرسی  
نشانندہ ملامحمد صالح گوید کہ سخن را نیک می شناسد و معنی را خوب در می یابد خوش  
صفت نیکو طبع پاکیزہ اطوار است در شیوہ ندیمی و بذلہ پردازى و لطیفہ سنجی بنیظیر  
روزگار تاریخ و فات شیخعلی وارث از نظر نگذشتہ تا تاریخ اتمام عمل صالح زندہ  
بود۔

ابتداءے خطبہ دور اول۔

نگارین کلامی کہ گذارش آپ دامن سامعان را جواہر اگیں کند الخ۔ الخ  
افتتاح خطبہ دور دوم۔ سپاس والا اساس و ادار کار ساز و کردگار بے انبار را  
ایضا دور سوم۔ بر سر ہر نامہ دبیر قلم و انچہ کند بہر تہمین رزم نام خدا نیست  
کہ از کلک کن و بر ورق باد نو بید سخن و  
بکرمواج بختعلیق صاف بالوح طلایی چہار مجلد جملہ تخمینا یکصد و بست و پنج جزو  
در سنہ ۱۲۶۵ ہجری مکتوب شد۔



این تفسیر در زبان فارسی بشابہ تفسیر کبیرا نام فخر الدین رازیست مگر باعث ضحامت شد اول است  
 اگر چه بین الخواص مشہور و معروف است مولانا شہاب الدین بن شمس الدین بن  
 عمر الراولی الدوانا بادی۔ مولد مولانا دولت آباد است قاضی عبدالمقدر و مولانا  
 خواجگی دہلوی! استاد مولانا رزبوری بودند قاضی عبدالمقدر در حق مولانا  
 سفیر مودند جلدہ علم و حکمہ علم و غنمہ علم چون امیر تیمور متوجہ ہندوستان شد  
 مولانا خواجگی از دہلی بکالیسی رفتند مولانا رزبوری ہم مصحوب استاد خود بکالیسی  
 رسید بعد ازین از کالیسی بجوینور۔ سلطان ابراہیم شرقی قدم مولانا را مغتنم  
 شمردہ پیوستہ توجہ خود بجانب مولانا منصرف داشت۔ بتاریخ ۵ رجب ۸۴۹  
 در جوینور بجواز رحمت حق پیوستند و جنونی مسی سلطان مہرور استراحت فرمودند  
 مزار پرانوار مولانا ہنوز در جوینور زیارت گاہ اکابر و اصاغراست۔  
 ابتدائے۔

اسے حد طیب کہ از انچه فاتحہ آن الخ۔

**بہار عجم** بخانتعلیق صاف در آخر کتاب این عبارت است الحمد للہ والمنة کہ  
 باتمام رسید منتخب کتاب بہار عجم تالیف استاد ی مخدومی ٹیکچند بخج فقیر حقیر  
 محروم دفتر ماومن اندر من اول روز پنجشنبہ شہر شوال سنہ ۱۰۷۰ و از وہ از جلوس  
 شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی موافق سنال ہزار یکصد و ہشتاد و چہار در گل زمین  
 اکبر آباد حرسہا اللہ عن الدواہی والآفات و عمرنا بالیامن والبرکات آمین  
 یکن کہ کتابت این نسخہ بدست منشی اندر من باشد تخمینا ہشتاد جزو کتلان۔  
 منشی ٹیکچند بہار از قوم کہتری ساکن نہرنواب سعادت خان واقعہ شاہچیان



بود جامعیت و لباقت منشی مزبور از کتابش ظاہر کہ با وجود ہندی بودن چہ قدر تحقیقات  
مصطلحات پارسی زبان داشت مدت بست سال علی الاضمال در تالیف این مصطفیٰ  
صرف فرمود و ہفت بار بخط خود از سواد بر بیامین آورد بار ہشتم ہم میخواست کہ  
مسودہ ہفتمی را کہ ناخ مسودات ماسبق بود کتابت نماید مگر باعث ضعف پیری  
فرصت نیافت و غنیچہ مرادش ہنوز ناشگفتہ بود کہ ادراق گل جانش از صرصہ  
فنا بر باد رفت مسودہ مذکور در دست منشی اندر من کہ از قوم بیس و از شاگردان  
منشی مزبور بود افتاد منشی اندر من در انتخاب و تصحیح مسودہ پرداخت و در سال  
از ہم در سنگی و انتخاب مسودہ فراغ یافت تذکرہ ماسے قرن ثانی عشر و نائش  
عشر دیدم مگر عجب اینکه کد امی یک ازین تذکرہ نویسان حرفی از ٹیک چند بہار  
در تذکرہ خود ننوشتند۔

اول خطبہ منشی اندر من۔

بہار آفرینی کہ گلبرگ زبان انسان را الخ۔

خطبہ منشی ٹیک چند بہار۔ ستایش و نیایش ایزد متعال را الخ

بحر الدرر بخط نسخ پاکیزہ بجدول شگرفت در آخر نام کاتب و سز کتابت نیست

نسخہ قدیم خوش تقطیع صحیح تخمیناً بنجاہ جزو

تفسیر قرآن باصول متصوفین ست ترجمہ ملا معین مسکین تحت معارج النبوت می آید

ابتداء سے خطبہ۔

الحمد لله الذي جعل مناظم كلامه مظاهراً حسن صفاته و طواع صفاته مطلق نور

ذات الخ۔

**بستان المحدثین** بر کاغذ حنائی کشمیری بخط نستعلیق صاف و دوازده جزو نام کتاب  
 و سزده کتابت نیست آثار امتداد زمانه از صورت حال نسخہ ہذا پیدا احوال کتب حدیث  
 و محدثین است۔

ترجمہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحت تحفہ اثنا عشریہ بحرف (التا) می آید در فارسی  
 این ذخیرہ خوبست بسیار تحقیق و تدقیق فرمودہ۔  
 ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام الخ۔

**براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ** بجدول طلا بر کاغذ خان بالیغ بخط نستعلیق  
 لطیف و رشتہ لکھنؤ شد نام کتاب نیست تخمیناً بست جز خوش قطع مولانا بحال الدین  
 بن مولانا فخر الدین از اکابر عصر خود است در عہد ابراہیم عادل شاہ بہمنی بودہ  
 بنا بر امر نواب دلاور خان عادل شاہی بر ترجمہ صواعق در ۱۱۹۹ھ برداشت و نام  
 ترجمہ براہین قاطعہ کرد الحق ترجمہ لطیف است بایزاد بعضی مطالب تاریخ و قات  
 مولانا ہر چند تفحص کردم بنیافتم از اعیان قرن ہادی عشرست۔  
 ابتداء کے کتاب

الحمد لله الذی فضل الخ۔

**بلوغ المرام فی احادیث الاحکام** بخط نستعلیق صحیح در ۱۲۴۶ھ مکتوب شد  
 نام کتاب نیست مگر نسخہ سندیت عبارت ظہری ابن است۔

قال العبد الضعیف طالب الحق اردیہ عن زبدة المحققین وقدوة المحدثین مولانا  
 عبدالحق المحمدی وهو یرویہ عن الامام الہمام فخر الاسلام قاضی القضاة فی مدنیة

صنادق الیمین القاضی محمد الشوکانی و ہویر و بہ عن شیخہ السید عبدالقادر و ہو عن شیخہ السید  
 احمد و ہو عن شیخہ السید حسین و ہو عن شیخہ عبدالعزیز و ہو عن شیخہ ابراہیم و ہو عن شیخہ محمد  
 بن ابراہیم و ہو عن شیخہ ابراہیم و ہو عن شیخہ السید الطاہر الابدلی و ہو عن شیخہ عبدالرحمن  
 بن الدبیح و ہو عن شیخہ الحافظ السخاوی و ہو عن الحافظ الشقہ احمد بن علی بن حجر العسقلانی  
 مولف الکتاب۔

ترجمہ۔ ابن حجر عسقلانی تحت منہات می آید۔  
 ابتداء سے خطبہ۔

الحمد لله على نعمة الظاهرة والباطنة قديماً و حديثاً الخ۔

**بستان ابواللیث** بخط نستعلیق صاف خوشنادر ۹۵۰ھ ہجری مکتوب شد نام کتاب  
 نیست تخمیناً بست جز و خرد۔ در طریقیت و شریعت ست۔  
 ترجمہ فقہیہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندی تحت تہنیۃ الغافلین بحرف تاء  
 می آید۔

ابتداء سے خطبہ۔

قال الشيخ الفقيه الزاهد ابو الليث نصر بن محمد بن ابراهيم السمرقندي اني قد جمعت في كتابي  
 هذا فؤاداً من العلم لا يبرح الخ۔

**بیان البینۃ شرح بیئۃ البیان** در معانی و بیان بخط نسخ تخمیناً پنج جز و در  
 علم معانی و بیان و خیرہ ایست از علامہ جعفر بن عبدالکریم الشہیر بہ میران بن یعقوب البوکاری  
 ابتداء سے خطبہ۔

الحمد لله الذي اعطانا المعاني والبيان الخ۔

بہجتہ المرصیہ شرح الفیہ بخار عرب در ششہ مکتوب شد نام کاتب نیست شرح  
مزبور مختصریت در نحو۔  
ابتداء کتاب۔

النفی و هو الوصف او الصفتہ بمعنی و ملاکان احد التوابع بد از مذکرہ اجمالاً ثم تفصل  
فقال الخ۔

بیاض بخارستعلیق شفیعا، آمیز بر کاغذ عمدہ در متن و حاشیہ نوشتہ انتخاب اقسام  
چیزنا است اگرچہ در آخر نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر ظاہراً خود جامع کاتب نسخہ  
ہم بودہ باشد چہ کتابت نسخہ بروش کتابت نیست دریں مجموعہ بیشتر مکاتبت امر  
دکما و علما و امرای ہندوستان داخل کردہ ازین نسخہ بہرہ در فن انشا  
ہم توای یافت و تفنن طبع را موضوع خاص است ابتدا از نشیات علامی شیخ  
ابوالفضل است تخمیناً پنجاہ جزو۔

بہر البرمان شرح نامہ البیان مصنف شرح و متن کے است بخارستعلیق  
صحیح و در نحو است و در آخر عروض ہم وارد این نسخہ منقول از قلم شیخ عزالدین احمد و لہر شیخ  
نجم الدین کے از شاگردان مصنف بود ہست چنانچہ در آخر کتاب کاتب مزبور بایں  
معنی ایراد کردہ ملا احمد بن مسعود الحسینی الحرکامی المعروف بالہدیہ از سادات بودہ  
جہت غلام احمد خان ابن عزالدولہ خان عالم بہادر ابن عمدۃ الملک خان جہاں عالمگیری  
در شہادہ از تسوید و تالیف این کتاب پرداختہ ملائے مزبور از اثنا عشر قرن ثانی  
عشر است۔

ابتداء سے خطبہ۔

الحمد لله الذي جعل الكلمة لفظاً وضع لعنى الايمان الخ-

بوارق نوريه في اسرار الحقائق الظهوريه بغايت شكسته عالي است  
بركانه حنائى بخاستعليق نسخ صحيح كهنه تخميناً بست جزو نام كاتب وسنه كتابت نيت  
نام مصنف داخل كتاب نيت مگر صاحب كشت الحجب نسبت به ملا عبد الحميد بن  
معين الدين محمد ماشم نموده وسه رفاعى نسب وتبريزى المسكن بوده نظر  
وسيع بر كتب حكمائى اشراقين داشت درين كتاب اولاً باثبات واجب الوجود  
كوشيده ودر آخر كتاب سخن از تصوف زوده از علماء رقران ثانی عشرست -  
خطبه كتاب -

الحمد لله الذي تجلى عن هويته غيب ذاته الى احديته المطلقة بعلمه الازلى المكنون العالم  
راعى ذاته المقدس الخ-

بياض ابراهيمي جلد اول و - ادس است در ۱۲۶۹ مکتوب شده شخص بند و  
كاتب هر دو مجلدست تخميناً هر دو جلد قريب يكصد جزو باشد -  
در مناظره - كتاب كامل هفت مجلدست اول و ثانی و ثالث متعلق بخلافت خلفاء ثلاثه  
رضوان الله عليهم اجمعين - جلد رابع در باب حضرت عائشه صديقه - جلد خامس  
تعلق بمعاويه وارو - جلد سادس در باب امامت جناب على ابن ابى طالب  
وفضائل حسين و دیگر ائمه عليهم السلام جلد سابع مباحث از فروع دارد نسخه كامل  
شاید جاسے يافت شود از نظر حقير هر هفت مجلد نگذشت -

ابراهيم عليخان خليف الصدق على سردان خان خانان شاهجهانست وسه از  
فحول علماء ملت خودست در وسعت نظر و جمعيت علم كياست بيشتر از باب مناظره

از مجلدات این بیاض مستفید شده اند مصنف مزبور بیشتر اوقات در کشمیر می بود  
و هجرت آنجا فوت شد از اعیان قرن ثانی عشر است۔

ابتداء جلد اول۔

قد كفر الروافض والخوارج بوجوه الاول النخ۔

خطبه جلد سادس۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا التصديق نبينه الكريم وارشادنا على دينه القويم النخ۔

بیاض بخط نستعلیق شکست آمیز بسیار در آورده تخمیناً پنجاه و پنج جزو۔ اقتباس از  
تواریخ و دواوین و کتب اخلاق و حکمت و فلسفه و احادیث و فقه و عقائد کرده  
گمان اینست که هنوز نوبت به تهذیب نرسیده بود که جامع این بیاض را کمالی  
ملغ قوی روداد که مجموعاً بر حالت بیاض ماند عبارتی بر ورق اول این کتاب  
است و هو هذا۔

هذا کتاب کل سطر منه فصل الخطاب فيه غرر الفرائد و در الفوائد فی کل باب و هو بیاض  
جدی الشیخ غلام محی الدین به خطیده الشریف تمذه الہ تعالیٰ بغضرانہ و اسکنہ بحجوبتہ  
جنانہ ملکتہ بارث الصبح و انا ابن امین الدین احمد ابن سیف الدین محمد بن غلام محی الدین  
الصدیقی اللاہوری۔ در جہر شیخ امین الدین احمد کہ در آخر عبارت ثبت است ۱۵۶  
واضح می نماید ازین رو ظاہر کہ شیخ غلام محی الدین از اواخر قرن حادی عشر یا ثانی  
عشر بوده و شیخ صدیقی و لاہوری الاصل است و از ملاحظہ این بیاض پیدا کہ  
در علوم عقلی و نقلی نظر وسیع داشت و اللہ اعلم۔

بیاض قریب دو صد و پنجاه ورق بعضی جاها بخط نسخ و بعضی جاها بخط نستعلیق

شفیعا آمیز نوشتہ نعلی خوب است انتخاب کلام اساتذہ دیوان محمد قاسم کاشی و میرزا  
واقسام کلام نظم و نثر دارد در ایران ترتیب یافته نام جامع نیست <sup>۹۹۹</sup> نوشتہ مگر  
بخط یک کس نیست بیاض و لکش است بیشتر اشعار عاشقانه دارد۔

**بہارستان** بخط نستعلیق کا غذائی جدول بہ طلبہ تقطیع خرد شوہ پاکیزہ <sup>۹۹۶</sup>  
مکتوب شدہ بزبان فارسی است۔

ترجمہ مولانا عبدالرحمن جامی تحت ہفت اورنگ بحرف مار ہوزمی آبد کتاب مختصر است  
در علم اخلاق تخمیناً دوازدہ جزو۔  
ابتداء کے کتاب۔

چومرغ امرذی بال ز آغاز	نہ از نیروی حمد آید بہ پرواز
بنزل نارسیدہ پر بریزد	فتد ز انسان کہ ہرگز برنخیزد

**برمان العارفین** رسالہ مختصری در تصوف بزبان فارسی است بخط نستعلیق  
بہ تقطیع خرد پنج جزو چیزے چین و چنان نوشتہ نام مصنف ہم دریں رسالہ است  
تفصیح ہم کردم نیاتم۔  
ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد للہ رب العالمین والعاقبتہ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین  
**بیان البرہان فی اعجاز القرآن** بخط نسخ نسخہ پاکیزہ در <sup>۹۹۷</sup> کتب شدہ  
تخمیناً پانزدہ جزو۔

ذکی الدین ابن ابی الاسباح اصل سے از بغداد است در فن شعر و ادب شہرت خا  
دارد۔ عبدالغنی در ابتداء کے شرح قصیدہ مسمیہ خود گوید۔ الشیخ ذکی الدین ابن ابی  
اسباح



فاوصلها الى التسعين من اصناف فن البدعية - سيوطي در حسن المحاضرة گوید "وهو لقصبة  
لصانيف المفيدة بالادب - از بغداد بمصر رحلت کرد و ہما نجا در ۱۵۴۲ھ وفات یافت  
ابتداء کے کتاب -

الحمد لله على ما من البيان من معرفة كتابه الخ  
ہجرتہ الحافل فی السیر والمعجزات والشامل بخلائج نسخہ پاکیزہ و  
نسخہ قدیم خلیے خوب و محشی - در دست علماء عرب و زبید بوده است از کتاب خانہ  
امیر اسمعیل یانی است نسخہ مستند و صحیح در ۱۲۹۲ھ مکتوب شد - و در ہین محلہ کتاب  
تخفہ شرح طب نبوی از ہین مصنف است -

شیخ العارف الحافظ المحقق یحییٰ ابن ابی بکر عامری الشافعی - وے از اکابر علمائے سواف  
قرن تاسع است - از و جزا میں دو کتاب تصانیف دیگر ہم در وجود است وفات وی  
ماہ دہم جمادی الآخر ۹۲۳ھ واقع شد -

## حرف بافارسی

پادشہ کردار - بخط نستعلیق مایقار بر کاغذ ہندی شخصے معین الدین در  
۱۲۲۳ھ ہجری کتابت این نسخہ نمودہ پُر غلط نوشتہ تخمیناً ہفت جزو باشد  
امین الدین حسینخان خلف خیر الدین محمد خان مرحوم از اکابر زادگان الہ آباد بود  
احوال غلام قادر خان نک حرام از عبرت نامہ کہ ذکر شہنام خودی آید اقتباس کردہ نوشتہ  
از اعیان قرن ثالث عشر است سنہ وفاتش یافت نشد

## خطبہ کتاب

سپاس بسیار و ستائش بشمار سزاوار صانع سوانح کردار مصنوعات روزگار  
پنج گنج بظاقتیق صاف بر کاغذ باریک نچناسی پنج جز و شصت بر پنج کتاب باین  
تفصیل۔

اول۔ انیس الارواح ملفوظات حضرت خواجہ عثمان مارونی کہ خواجہ معین الدین چشتی  
رحمۃ اللہ علیہ بملک نخر بر کشیدہ۔

دوئم۔ دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی کہ جناب حضرت قطب  
نخستیار کالی رحمۃ اللہ علیہ بنامہ اخبار طراز خود سپردہ۔

سوم۔ فوائد السالکین ملفوظات حضرت قطب الدین نخستیار کالی کہ حضرت فرید الدین  
گنج شکر رحمہ اللہ بقلم آورده۔

چہارم۔ راحت القلوب ملفوظات خواجہ فرید شکر گنج کہ حضرت نظام الدین اولیاء  
بہ تسوید و تبیض آل برداخت۔

پنجم۔ راحت الجبین کہ حضرت امیر خسرو دہلوی ملفوظات سلطان المشائخ را جمع نموده  
بجائے عصر فرید و ہر واقف اسرار بہانی حضرت شیخ عثمان مارونی رحمۃ اللہ علیہ حضرت

وسے مرید حاجی شریف زندنی بود و بسیار سے از مشائخ را دیدہ از وسے کرامات  
و خوارق عادات بسیار است حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماید کہ روز

حضرت خواجہ عثمان مارونی بسیاحت میرفت در کوچہ آتش پرستان گذشت آتشکدہ  
دید کہ در آن بست ارا بہ ہیزم روزانہ میسوختند حضرت خواجہ ازاں فرقیہ پرسیدند

کہ مگر شما میتوانید کہ دست یا پاسے خود را دریں آتش داخل بکنید گفتند کہ خاصیت

آتش سوختن است ما این کار نمیکنیم حضرت خواجه طفلی را که میان آن فرقه بود در کنار گرفت  
 و فرمود بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قلنا یا نار کونی بردا و سلنا ما علی ابراہیم و خود را داخل  
 آتش ساخت و چهار ساعت در آن آتشکده افتاد بجزقت و سوختن چه رسد آثار آتش هم  
 بر خرقة خواجه یا بر جامه آن طفل نه نمود آتش پرستان بشا بده این کرامت جرک  
 شرک خود را پاک شستند و از شرف اسلام بر دست خواجه مشرف شدند همچو خواجه  
 معین الدین حشتی رحمۃ اللہ علیہ مرید وکے بود در شانزدہم ماہ شوال سنہ یازدہوی  
 دائمی منزند وی گشت مزار پر انوارش در مکہ معظمہ است۔  
 ابتدا سے خطبہ انیس الارواح۔

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسول محمد وآله  
 اجمعين  
 بدان اسعدک اللہ تعالی۔

اخبار و آثار انبیا و آیات اسرار و انوار اولیا حضرت خواجه بزرگ حضرت مسین الدین  
 حسینی الحسینی السجری۔ مولد و اصل شان بھستان و جای نشوونماے حضرت ایشان و بار خراسان  
 خواجه غیاث الدین نام نامی پدر بزرگوار حضرت ایشان است۔ بست سال در خدمت حضرت  
 خواجه عثمان ہارونی بود تا بخت خلافت و شرف گشت حضرت شیخ عثمان ہارونی در حق و  
 میفرمود کہ مسین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مرید و او۔ اہل ہند را رد و ارادت خاص  
 بجانب حضرت خواجه است۔ بادشاہے ہچو جلال الدین محمد اکبر بادشاہ پیادہ یا از آگرہ  
 تا جمیر رفت۔ و حضرت صاحبقران ثانی شہاب الدین شاہجہاں با ہزاران نذر  
 و نیاز و درخواست بسر حضرت خواجه نمودند ولادت دارا شکوہ در جمیر بہین سبب بودہ  
 و شہزادہ شہید فربور در سفینہ الاولیا کہ از قصانیت ادست باین معنی ایراد نمودہ۔

حضرت خواجہ از علوم ظاہری ہم خالی بنودہ و در امور باطنی یگانہ زمان است حضرت  
خواجہ سیاحت بسیار کردہ بصحبت حضرت غوث الثقلین ہم رسیدہ خواجہ یوسف  
ہمدانی را در ہمدان و شیخ ابوسعید تبریزی را در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در لاهور  
دیدہ۔ و ز زمان پتھورہ در ہندوستان وارد شدہ با جمیع آمدہ معتکف شدہ شیخ  
عبدالحق فرماید کہ روزی رای پتھورہ خادمی را کہ با حضرت خواجہ بود زنجانی  
چون خواجہ در پی شفاعت لازم افتاد پتھورہ قبول نکرد حضرت خواجہ و لیکر ان  
شد و فرمود پتھورہ سازندہ گرفتہ و داوم۔ دریں ایام شکر سلطان معزالدین  
سام از غزنین بر سر پتھورہ رسید جنگ صعب روداد و پتھورہ بدست  
معزالدین سام ابرگشت۔ شیخ عبدالحق دہلوی و شہزادہ داراشکوہ ہر دو ویلی  
روایت اتفاق دارند کہ بر پیشانی حضرت خواجہ بعد ازین کہ قالب خاک را ہتی کردند این  
نقش پیدا شد کہ حبیب اللہات فی حساب اللہ نقل خواجہ سادش رحیب سنتہ ثلث و ثلثین  
و ستائتہ واقع شد اول کسیکہ در عقبہ خواجہ عمارت بنا کرد خواجہ حسن ناگوری بود  
اتبہ کتاب دلیل العارین۔ این بیخہ علوم ربانی ہو مخدہ نقیہ مبانی از کلمات جبار برور الخ۔  
حضرت خواجہ قطب الدین اوششی ابن احمد بن موسی۔ نام اصلی ایشان  
بہشتیار و اصل حضرت ایشان از ادش فرغانہ است۔ پدر بزرگوار حضرت  
ایشان و تسیکہ حضرت خواجہ قطب الدین یک و نیم سالہ بود این جہان  
سنائی را حیرت با گفتند۔ تعلیم علوم ظاہری و باطنی حضرت خواجہ شیخ  
ابوحصر کردند۔ چون حضرت خواجہ معین الدین رحمتہ اللہ علیہ باوش رسید  
حضرت خواجہ قطب الدین دست ارادت بوسے داد و در بغداد

بمحبت شیخ حضرت شہاب الدین سہروردی رسید و در ملتان حضرت شیخ بہا الدین  
ملتانفی را یافت و ہما نجا حضرت خواجہ زید شکر گنج مرید و شد محقق دہلوی فرماید کہ  
حضرت خواجہ خلیفہ بزرگ معین الدین چشتی است از اکابر اولیاء و اجداد صفا  
قبول عظیم داشت حضرت سلطان المشائخ فرماید کہ در خانقاہ ہستمانی مجلس سماع  
بود و درویشان صاحب حال و صوفیان اہل کمال در ان مجلس حاضر بودند و قوال  
این بیت را بخواند۔

کشتگان خجرت سلیم را \* ہر زمان از غیب جانی دیگر است  
کیفیتی بر حضرت خواجہ طاری شد و حالت و متغیر گشت حضرت مشائخ مثل قاضی  
حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی حضرت خواجہ را بخانہ آوردند و قوالان  
ہاں بیت را مکرار میکردند تا اینکہ روز دوشنبہ چہارم ربیع الاول ۷۳۳ ھجری و اول  
دہ تو اول گشت میر حسن دہلوی کہ ہمیں شعر را طبع کردہ غزلی نوشتہ حوالہ اس  
واقفہ کردہ است اشعار غزل میر حسن۔

جاں بریں یک بیت دادہ آن بزرگ \* اہی این گو ہر زگان دیگر است  
گشتگان خجرت سلیم را \* ہر زمان از غیب جانی دیگر است  
ابند اہی کتاب نواید اسالکین۔

این سلوک اسرار اہی و این نواد نامتہای از لفظ گو ہر بار در شمار ملک المشائخ الخ۔  
حضرت مسعود السوف بہ حضرت زید شکر گنج ابن غزالدین محمود است نسب ایشاں از جانب پدر حضرت  
امیر المومنین عمر ابن الخطاب میرسد و از ایشاں حضرت مولانا و حید الدین مجذبی است کہ وی حضرت امیر المومنین  
بود حضرت شیخ از ہل غلطای حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کالی است اورا گنج شکر ازین بیت

گویند که روزی بجنور مرشد خود میرفت از غایت ضعف پائش بفرسندید و بنیاد و  
 پایه بگلی و درین مبارکش و را آمد بقدرت ایزدی تمام شکر شد چون بجنور خواهد رسید  
 فرمود که حقتعالی وجود ترا همه شکر گردانیده همواره شیرین خواهی بود شیخ بجنور خواهد  
 سعید الدین هم رسیده و حضرت خواجه بحق دی میفرمود که خواجه بختیار شاه بازی  
 عظیم بقید آورده حضرت شیخ بنایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجرید داشت و کشف  
 و کرامت آتی بود و در ذوق و محبت علامتی حضرت شیخ بیاحت هم کرده و خدمت بسیاری  
 از مشایخ رسیده و ولادت با سعادت حضرت شیخ فزید در قعبه کبودال که از توابع ملکان  
 است بوده در روز سه شنبه پنجم ماه محرم ۶۶۲ هجری رخت هستی خود را گذاشته خلعت  
 آخرت پوشید - ابتدای کتاب راحت القلوب -

بدانکه این جواهر گنج الهام ربانی و این زوایر فضل علوم مبانی الخ -

حضرت محمد ابن احمد بن دایس سال بدایونی المعروف به سلطان المشایخ  
 الملقب به نظام الحق والدین از اجل خلفا شیخ فزید شکر گنج است سلاطین  
 عصر روی ارادت بجنرت وی داشتند و روی اقامت داشت و در تعالیم  
 مریدان صرف اوقات خود میبانت شیخ عبدالحق دهلوی و صاحب کلمات الصادقین  
 و مولانا جمالی صاحب ریه العارفین و شهزاده شهید صاحب سفیه الاولیا با لاتفاق  
 صرف و مقرر امانت و خوارق عادات حضرت شیخ هستند گویند روزی  
 حضرت شیخ کلاه کج بر سر نهاده تقسیم و ریای جمین میکرد و چونکه منهدمان  
 جوق جوق برای پیشش در ریای جمین افتند حضرت سلطان المشایخ این می خواند  
 سه هر فرقه راست رسی دینی و متبله گاهی - یکایک حضرت



امیر خسرو در رسیدن و پس در صحنه برین معجزه ہم رسانید ۵ من قبله  
 راست کریم بر سمت کعبه کلاهی - سلطان نور الدین جهانگیر در نزو ک خود نوشت  
 که تو امی در مجلس و بی این شعر را بر خواند یکی از امرای و در بار پادشاهی کار او  
 بسوی سلطان المشائخ داشت بوجد آمد و جان بداد - حضرت عبدالحق دهلوی  
 فرماید که وی از محبوبان و مقربان در گاه الهی است و دیار بندوستان ملو  
 است از آثار بركات او پیش از وصال ترک غذا فرمود و حکم کرد که آنچه در انبار  
 است ایشا یکبند روز چهارشنبه هجدهم ماه ربیع الآخر بوقت چاشت در ۲۵  
 مرغ خوش بشا خسار سدره پرواز کرد - شیخ رکن الدین ابوالفتح بروی نماز کرد و فرمود  
 که از ملتان برای همین کار آمده بودم صاحب سفینه الاولیا گوید قبر ایشان در دلی نوبت  
 که در آن سکونت داشتند و این فقیر چندین بار زیارت آن روم منوره رسیده  
 و هر روز چهارشنبه خلفی ابنوه زیارت ایشان جمع می شوند درین زمان هم  
 همین حالت است - ابتدای کتاب راحة البین -  
 این انوار اسرار الهی و این آثار جبار نامتناهی از انفاس تبر که خواجہ راسخین الخ -  
 ترجمه حضرت امیر خسرو دهلوی بحرف فاخته ختمه ایشان می آید -  
 پند و پسند - فارسی است تمثیل ناستش جزو این نسخه بحسب  
 ایامی والد مرحوم برادر مولوی عبدالرحیم از نسخه اصل مصنف نقل  
 برداشته پیشکس حضرت ایشان نمودند ترجمه مولوی عبدالرحیم  
 تحت تاثیر حدیثی مذکور می شود -  
 ابتدای کتاب -



جان پدر راستی بگزین و بار استگاران به نشین دروغ گو و کج باز همیشه ذلیل است و  
خوار۔ دین ہمیں در چشم مردم بلکہ در نظر خود نیز نبی عزت و بے اعتبار الخ۔  
**پنجاہ باب سلطانی** بخط نسفعلیق۔ نسخہ قدیم۔ در آخر نام کاتب و سنہ کتابت  
نہست تخمیناً ہشت جزو۔

ملارکن الدین بن شرف الدین الحسینی الاثنی در آواہل حال بہ ہندوستان اوقتا و  
و بے نیل مراد بہ کرمان رفت و بعد اقامت دو سال بہ ہرات رفت و از کردہات  
و نیوی کہ لاحق حال بود نجات یافتہ بحالت رفاهیت رخصت و بختور زنبیر الدین  
محمد با بر بادشاہ فیضیاب گشتہ بہ تسوید این رسالہ در شش ہجری پرداخت در  
ریاضیات دخل معقول داشت درین فن رسالہ دیگر ہم دارو از اعیان قرن تا مع  
ابتدای خطبہ کتاب۔

محمد مجد و شناسے بعد حضرت واجب التعظیمی راجل جلالہ الخ  
پند نامہ شیخ سعدی المعروف بہ کہ پچا سیزدہ ورق بخط نسفعلیق از  
قلم آغا مرزا شمس اللہ۔

آغا مرزا پدرش ارمنی نصرانی بود و در دہلی قیام داشت آغا ہنوز طفل نور سید بود  
کہ پدرش وفات یافت و سے بردست شاہ عبدالعزیز دہلوی اسلام قبول کرد  
سیر مجد امیر پنج کشش اورا بہ تہنیت خود گرفت در فن خوشنویسی شاگرد رشید میر  
مزلورا است ابتدا از بسک ملازمین راجہ تاجرا منسلک گشت و بعد آزاں ہمارا  
نبی سنگہ والی الور کہ بغایت قدر شناسا ہنر و راں بود بہ وظیفہ سہ صدر و سپا  
مانانہ آغا مرزا بخدمت خود جای داد و روایت کنند کہ بسیار مخیر بود سہ صدر و ہمہ مانانہ

کتابتیں نیکرد و چون مقروض میشد بہاراجہ بغایت قدر شناسی اداسے دیون  
وسے از تحویل خاص خودی نمود در سال ۱۲۳۰ در الورا اداسے دو بیت حیات نمود  
و ہما بخاند فون شد۔

قطعه تاریخ و فاشس این ست۔

قدسیاں گفتند اورا مرحبا  
گفت رضواں میرزا آغسابیا

روح آغا چوں سو سے فر دوس رفت  
از بے تعظیم و تاریخ و فاشس

و مرحوم میرا میر پنج کشس امیں جملہ را تاریخ و فاشس یافتند آغا مر گیا۔

## حرف التاء

تختہ الاحرار یک ثنوی از ثنویات سبہ ملا عبدالرحمن جامی است کہ مجموعش  
ہفت اورنگ است این ثنوی را بمقابلہ ثنوی مخزن الاحرار شیخ نظامی گنجوی  
نوشته چنانچہ در دیباچہ کتاب میفرماید۔ این صدف پارہ چند است کہ قدر  
اندازد کہ در سلک جواہر شاہوار مخزن الاحرار حکیم گرامی شیخ نظامی انتظامش منہ  
این نسخہ چاہے لندن است کہ در سنہ یکہزار و یکصد و چہل و ہشت چاپ شد۔  
در فتح باب کتاب میفرماید۔ بسم التدار من الرحیم بہت صلاستے در خوان کریم  
ایضاً نسخہ پاکیزہ بظہ ولایت کہ بعد غدر بدست آمدہ خوش تقطیع بجدول طلا بغایت  
تذیب و صفا ٹھینا قریب دہ جزو باشد چونکہ اوراق آخرش صنایع گشتہ نام کاتب  
یافت نشد نسخہ بسیار خوش خط است مشابہ بہ حرف میر علی مصور عجب نیست کہ از دست

اوباشد۔

تحفۃ الاحرار نسخہ ثالث خوش تقطیع خط ولایت مجددول بجدول طلا کا غذخان <sup>بالبع</sup>  
نام کاتب و سنہ کتابت ندارد ترجمہ ملا جامی تحت ہفت اورنگ ایشان می آید۔  
تحفۃ العراقین۔ نسخہ ولایتی بجدول طلا پاکیزہ کا غذخان بالبع کاتب این نسخہ  
محمد سعید ابن مرزا محمد البخاری سنہ کتابت یکہزار و چارودہ در ابتدا سے اس  
نسخہ خطبہ مطول نوشتہ۔

آغازش اینکہ۔ خیر ما اعظم المرء بجماله ۛ کلمۃ العجز بقصور بالہ ۛ سرسبت ثمنوی۔  
مائیم نظارگان عنناک ۛ زین حقہ سبز و مہرہ خاک ۛ  
ثمنوی ہذا از مشاہیر کلام حکیم خاقانی شر و انیسٹ احوالشن تحت قضایہ حکیم می آید  
تحفہ شاہی نسخہ قدیم بسیار لطیف کا غذباریک خان بالبع بخط نستعلیق عمدہ چہار  
مصرعی مزین بجدول طلائی نام کاتب و سنہ کتابت نیست دو جزو این ثمنوی  
دفتر سیوم سلسلۃ الذهب ملا جامی است کہ در پند و نصح شامان نوشتہ الحن کتاب  
خوبیت۔ سرسبت ثمنوی این است۔

حمد ایزد نہ کارست ایدل ۛ ہرچہ کار تو بارست اسے دل ۛ  
تاریخ الخلفاء نسخہ چہا پہ ایست کہ در شہر شعبان سنہ ثلث و ثمان بعد الف و المائین  
در دارالسلطنت کلکتہ چہا پ شد خوش تقطیع تخمیناً شصت و چہار جزو باشد احوال  
خلفا از عہد خلیفہ اول تا ابتدا سے قرن عاشر نوشتہ

اقول

اما بعد حمد اللہ الذی وعد فوفی ترجمہ جلال الدین سیوطی تحت جامع مغیر ایشان می آید

تذکرۃ الاممہ برکات شہورام پوری بخط نستعلیق مایقرا پر غلط نوشتہ نام کاتب و سنہ  
کتابت ہم نیست۔ اولہ الحمد للہ الذی جعل بین لسان صدق فی الاخرین الی آخرہ۔  
تذکرہ الاممہ بزبان فارسی است۔ ترجمہ میرزا قمر مجلسی تحت حرف لام بذیل الواح کہ از  
عہد تصنیفات ایشان است می آید۔

تذکرات تیموری چہا بہ ولایت معہ ترجمہ انگریزی در سلسلہ عیسوی چہا پندہ  
از امیر تیمورست مشتمل بر دو دفتر۔  
دفتر اول فی تدبیرات و گنگا شہا۔  
دفتر دوم۔ دستور العمل سلطنت رانی۔

ایضا نسخہ ثانی نلی تطبیع خرد بخط نستعلیق مایقرا نخبینا ہشت جزو نام کاتب و سنہ  
کتابت نیست۔

اولش این ست۔

امور ملک گیری و جہان داری و شکر شکنی الخ۔

تاریخ بہارت پور بخط نستعلیق شکست آمینز برکات ہندوستانی بلا جدول و  
لوح نخبینا چہار جزو شخصی کہ در خدمت راجہ درشن سنگہ بود حسب ایماست راجہ مرزا  
احوال بہارت پورا از زمان بنائے قلعہ تا زمان فتوحات انگلشیہ در سنہ یکہزار  
و دو صد و چہل ہجری نوشتہ و اختتام کتابت این نسخہ شخصی مسی بقادر بخش ساکن  
طمانڈہ بتاریخ یازدہم ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۰ ہجری بعد ہفت سال از تالیف نمودہ۔  
خطبہ کتاب۔

ہست قدیم دعا دہست کہ حکمت بالغہ قادر کار ساز الخ۔

تحفة النظاری غرائب الامصار و تجائب الاسفار در چهار جلد در  
 دارالسلطنت پیرس در ۲۵۳۷ مع ترجمہ بزبان فرانسیسی چھاپ شد ابو عبد اللہ محمد  
 بن عبد اللہ محمد بن ابراہیم اللواتی ثم طبعی المعروف بابن بطوطہ ولادت ایشال  
 تاریخ ۷ ارب رب روز دوشنبہ ۳۳۷۷ بطنجہ واقع شد ادیب کامل و فاضل جید پڑ  
 بزبان دولت غیاث الدین بلبن بہند و ستان آمد چنانچہ خود در اس اسفار ہاں  
 معنی ایراد نموده تاریخ فوشش نیافتم از اعیان قرن ثامن است خطبہ متعفی  
 و سبع نوشتہ۔

## اول

الحمد لله الذي ذلل الارض بعباده يسلكوا منها سبلا فجاجا وجعل منها واليه تارا اتم  
 الثلاث بنا و اعادة و اخراجا۔

مذکرہ السلاطین چغتائیہ بظہر نسغین شکست آمیز تقطیع کلاں برکا غزہ ہندی  
 دو جلد در یک جلد اول از ابتدا سے احوال جنگیز تا تاریخ وفات جہانگیر  
 و جلد دوم از زمان سلطنت شاہجہاں تا سال ششم جلوس محمد روشن اختر عرف  
 محمد شاہ بہادر بادشاہ۔ در آخر جلد ثانی نشانے از نام کاتب و سنہ کتابت  
 مگر در آخر جلد اول تاریخ کتابت بست د ششم ربیع الثانی ۱۰۳۷ ہجری با زرد و عمد و  
 پنجاہ و چار نوشتہ نام کاتب نیست نسخہ کامل این کتاب شاید کمتر باشد چونکہ  
 تاریخ ہفت گلشن از اسد م تصانیف مادی کا مورخاں بود پس ترجمہ مصنف مرحوم  
 تحت ہفت گلشن می آید۔  
 ابتداء سے خطبہ جلد اول۔

چون صفحہ کاغذ بیارا ستم و خامہ دو زبان برداشتم و خواستم کہ فقرہ چند و چند  
و ستائش حضرت آفریدگار الخ۔

اقتناع بلد ثانی۔

بر ارباب خبرت مخفی و محجب نماند کہ چون خداوند ازل والا الخ۔

تبصرۃ المناظرین نسخہ نو خط خوش تطبیح بخط صاف نستعلیق تخمیناً چہل جزو این

تاریخ مشتمل است بر یک مقدمہ و مقالہ و خانمہ مقدمہ در بیان بعضی احوال بزرگان

بلگرام۔ مقالہ مبنی بر حالات سنین ماضیہ من ابتداء سال ولادت

مصنف است لغایت سال ۱۲۸۰ھ اشین و ثمانین و مائتہ و الف۔ خاتمہ در عسدر

موقوفی تحریر این کتاب۔ محمد حسین خان کاتب این نسخہ تاریخ دویم ماہ دسمبر ۱۲۸۵ھ

است کتاب نمود۔

سید محمد بن میر عبد الجلیل از سادات عظیم الشان بلگرام است علامہ میر عبد الجلیل

در عہد عالمگیر بادشاہ منصب عالی داشتند فضل و لیاقت ایشان چون آفتاب روشن

ہو میر غلام علی آزاد بشارت سے علامہ فخر و مباهات میکند ولادت با سعادت سید محمد

در سال ۱۱۸۰ھ ہجری واقع شد سید مزبور عمر طویل یافتند سال وفات ایشان در باب

نشد آثار الکرام تاریخ بلگرام کہ میر غلام علی آزاد نوشتہ بزمان حیات سید مزبور

تاریخ الاسلام بخط عرب بر کاغذ خوانی در سنہ یکہزار و دو و یک بکتابت درآمد

از عبارت کہ تحت این نسخہ نوشتہ معلوم میشود کہ منقول عنہ نسخہ یقینی بود و این

نسخہ ہم از دست برد زمانہ بدست حقیر در غایت شکستہ حالی آمد حال از دست برد

دست کہ حقیر کردہ ام اگر بہ نگہداشت مناسب میماند دو صد سال دیگر بکار می آید

تخمیناً نچہ بیست و پنج جزو است از زمان ولادت با سعادت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم تا ۶۲۷ شمسعد و بیست و ہفت نوشتہ و بطور اختصار احوال اکابر بہ ترتیب سنوات نگاشتنہ مختصر معینہ است ظاہراً از عبارت خطبہ مستنبط میشود کہ صاحب این تاریخ بخدمت سلطان مظفر سلجوقی بود چنانچہ میگوید "واختم ذلک بذكر ولايت مولانا السلطان الملك المنظر اعز الله بقاؤه ونصره ورفع في الذليل والآخرة قدرة"۔ و در ابتدا سے خطبہ بعد نام سلطان مظفر گوید "اقضی بہ شکر النعمتہ و اقيم برسم الخدمتہ"۔ حقیر جو این نسخہ یافتہ تفتیش در احوال مصنف نمودم در کشف و دینتہ العلم چند آنکہ میتواند شتم تفتیش کردم نیا فتم نام مصنف ہم نیست و نام کتاب ہم نیست چونکہ در خطبہ اینقدر نوشتہ کہ جعلتہ تاریخاً اسلامیا۔ پس تاریخ الاسلام نام گذار شتم۔

ابتداء سے خطبہ کتاب این است۔

الباطن الظاهر العاقل عالم السرائر والمطلع على ما في الضمائر۔

تیسرا المطالب السنیہ کشف اسرار المواہب اللدنیہ بخط عرب برکات  
چہرہ دار بلا جدول دلچ نسخہ صحیح در ۳۷۱۰۰ مکتوب شدہ جلد ضخیم تخمیناً ہشتاد جزو  
علامہ نور الدین علی الشیرازی المکی در ۳۷۱۰۰ مکتوب شدہ فارغ شدہ حافظ  
دقاری و محدث بود این حاشیہ نا در فی الحقیقت اسم با سہمی است در تیسرے  
مطالب مواہب سہمی بلین نمودہ در ۳۷۱۰۰ مکتوب شدہ سفر آخرت بر بیست۔  
الحمد لله الذي اشرق شمس سماء العار اهل الكرامتہ الخ۔

تاریخ روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ نجد نعلین شکست آمیز تخمیناً وہ جزو



تاریخ ۱۰ اگست ۱۳۲۷ء قلمی شد نام کتاب نیست این تاریخ جزو آخر تاریخ چغتایست  
 کہ از ابتدا سے حضرت ابوالیشر علیہ السلام تا محمد شاہ نوشترہ چونکہ جزو اول کتاب  
 بنظر نہ آید از تحریر حال مصنف مجبور ماندم عبارت آخر کتاب این است۔

تمام شد تاریخ چغتائی من ابتدا سے بابا آدم ادام اللہ غلمہ و شانہ کہ از ہر نسل گرفتہ  
 بطنا بعدین از جہانداران و کشورکشایان چغتائیہ و از کامروا سے مالک برہمی  
 مجلاً و مفصلاً برسم تصریح و تشریح قلم آوردہ شد۔

تاریخ شاہ عالم بظنستعلیق و انخ بر کاغذ حنائی ہندی نسخہ صحیح نام کتاب  
 دسہ کتابت نیست تخمیناً پانزدہ جزو۔ نواب محمد علیخان خلیف چچین نواب  
 ہدایت اللہ مخاطب بعزت الدولہ لطف اللہ خان بہادر عالم شاہ ہست۔ در عبارت  
 صاف و مربوط احوال شاہ عالم از ابتدا سے جلوس تا وفاتش بکلیک اخبار  
 طراز آوردہ چونکہ بیشتر واقعات را خود مشاہدہ کردہ البستہ خالی از اعتبار نیست  
 نواب ہدایت اللہ خان مزبور در ۱۲۲۷ھ بشہر لکنو بعارضہ فاج در گذشت و  
 نواب محمد علیخان صاحب تاریخ در عشر ثالث ماتہ ثالث عشر زندہ بود۔ کتاب  
 بلاخطبہ و دیباچہ است۔ و این جلد آخر است از کتاب بحر مواج کہ بمقام خود  
 مذکور شد۔

ادل اینکه ذکر سلطنت قرہ باصرہ صاحبقرانی الخ۔

تاریخ شاہ عالم بظنستعلیق شفیعا، آمیز در ۱۲۲۷ھ مکتوب شدہ نام کتاب  
 نیست۔ سیزدہ جزو انشی منالعل ولد نشی بہادر سنگہ نشی دفتر خالصہ شاہی بود  
 از عنوان تحریرش ظاہر کہ در واقعہ نگاری دست رسی معقول داشت۔

احوال شاه عالم از ابتدای جلوس تا اوقات پادشاه که در سال ۱۲۲۰ هجری واقع شد  
بقلم آورده بیشتر احوال پر ملال این پادشاه را منشی مزبور خود مشاهده کرده بود و در  
عشرهٔ خامس مائتہ ثالث عشر جابہ حیاتش از زمانہ فنا سوخت

اول خطبہ - حمد بیدواد اربہ مال و ملح بی عد مالک الملک ذوالجلال النخ -  
تاریخ فتح علی شاہ - بخط مایقراستعلیق بیدول شکر ف نامام  
از ابتدای سال ولادت فتح علی شاہ ست -

میرزا محمد صادق مروزی نویسنده ولایت کردستان بود صاحب مجمع الفصحا  
گوید کہ طبعی داشته از نشر این تاریخ یافت می شود کہ در واقعہ نگاری دستگام  
دا فر داشت و صاحب نظر ست تاریخ و فاشس نیافتم از اہبار قرن ثالث  
عشر بودہ - ابتدای خطبہ -

محمدک اللهم یا من لک الامر ولک الملک -

تعریف العمارات - نو خط بفرمایش بلا کمین صاحب اس کتاب  
شد در احوال عمارات اکبر آباد نوشته خوش یاد گاری گذارشته  
منشی سیلیند بدرسہ اگرہ کہ در دولت انگلشیہ قبل از غدر مدرسہ  
بزرگی بود جا داشت بفرمایش مسٹر جمیس اسپینون نشنگٹن صاحب  
کہ یکی از حکام صدر دیوانی اگرہ بودند بہ بخیر و تالیف این مجموعہ لطیف  
پرداخت - الحق طرفہ چیزی گذاشت کہ براسے از باب تاریخ کار  
آمد نیست تاریخ وفات منشی مزبور نیافتم -  
اول کتاب -

سچان شد و زہ بی تاب را بخصور خورشید و متکاہ عجز طرازیت الخ۔  
 تاریخ گجراتی۔ نسخہ بخط مایقرا بر کاغذ ہندی نام کاتب نیست تخمیناً چہل  
 تقطیع کلاں دریں چہیری از خطبہ یاد سیاچہ نیست نام مصنف و نام کتاب  
 ہم دریں کتاب نیافتیم کاتب این نسخہ بکدام استناد و تاریخ گجراتی نام کرده  
 معلوم شدہ باشد ہرچہ باشد حقیر در دریافت حال مصنف و نام کتاب  
 بالکلہ قاصر ماندم۔ از حضرت آدم علیہ السلام تا احوال اسماعیلیان معروضام و ایران  
 نوشتہ دریں تاریخ احوال رکن الدین کہ در سنہ ۶۸۰ ہجری بمکہ ہلاکو خان مقتول شد  
 در صفحہ آخر کتاب است۔

اول کتابین است۔۔۔ مقالہ اول در ذکر انبیا و رسل و پادشاہانی کہ پیش  
 از اسلام بودند۔

ترجمہ فتوح۔ بخط نستعلیق مایقرا صاف تخمیناً چاہ و چہار جزو نام کاتب و سنہ  
 کتابت نہ نوشتہ از کتابخانہ سرگور اوزلی است۔ واقعات از ابتدای خلافت  
 خلیفہ اول تا شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نوشتہ اصل کتاب  
 از خواجہ احمد بن الاعثم کوفی بزبان عربی بود۔

محمد بن احمد المسبوقی الہروی بفرمایش امیر نوام الدین از تازی بفارسی نقل کرد و در  
 ترجمہ مزبور در ترجمہ کتاب اشتغال فرمود و بزبان سلیم جمع مطالب کتاب را با  
 خوش اسلوبی نوشتہ کہ ہرگز نمی توان یافت کہ از زبانی دیگر حلقہ ترجمہ پوشیدہ صاحب ترجمہ  
 انجام این ہم در پیرانہ سالی خود فرمودہ و فائش در عشر اول ماہ سنہ ۷۹۶  
 اول کتاب۔

الحمد لله الملك المقدم المنان الكريم الرؤوف الرحيم الخ -

تذکرہ طاہر نصیر آبادی - بخط استعین شفیقا امین بجدول طلاقا کاغذ ولایتی  
 نسخہ پاکیزہ در شاہ از قلم محمد مقیم صفہائی قلمی شد - میزرا طاہر نصیر آبادی بنیاد  
 خواجہ صدر الدین ست کہ از قبل مرزا شاہرخ حاکم صفہان بود - آباد اجدادش  
 در زمان سلاطین صفویہ کمال اعتبار داشتند - چون پدر میزرا در شہور ۱۲۴۲  
 فوت شد میزرا در لہو و لعب پرداخت و چندی برای روش گذرا شد  
 تا اینکه استقامتی در اجوائش پیدا شد و خود را از جمع مکروہات بری کردہ  
 بکج بیت افتد و زیارات عبات عالیات شتافت و بعد از مراجعت از حج و  
 زیارات ترک و تجرید گزید و تا زمان تحریر تذکرہ ہفت سال برای منوال گذرا شد  
 بود - سراج الدین علی خان آرزو بسیار معرفت اوست تذکرہ مختصر خوبہای  
 بسیار نوشته تاریخ و فاشش نیافتم میر عبد العال نجات این قطعہ  
 در حق وی گفتہ ... قطعہ این ست قطعہ

نور چشم کمال و جان سخن	✦	میزرا طاہر خربستہ فصال
زیر ہر نقطہ نکتہ ما وارو	✦	قلبت همچون ترغہ زمال
دارم از ویر و دیدن شکوہ	✦	ایدلت عمید گاہ طفل کمال
کار ما بیوروزہ صمت است	✦	ای سخن را تو عنبرہ سوال
قبوہ را نیست بی تو بیج صفا	✦	داد زین بیدماغی اہمال
ویر باشد اگر چه زود آلی	✦	کہ بود بی تو لخط صد سال
چون کنم یا در آہ آمدنت	✦	دلہم از خود رو و باستقبال

اول خطبه این است - سرسبزی نهال خامه از طراوت بجزو خار الخ -  
 تحفه سامی - نسخه نو خط بفراش والد مرحوم از نسخه که در کتابخانه نواب سید فدا حسن <sup>خانصاحب</sup>  
 بود میر فرزند احمد التخلص بصیغیر ساکن مقبره آره بلگرامی لاصل در سنه ۱۲۸۰ هجری شکر کتاب نمودند -  
 تذکره مختصریت بغایت خوبی و لطافت - سام میرزا ابن باوشاه غفران پناه شاه ایل  
 صفویست عالم و عالم دوست بود تربیت ارباب کمال پیوسته تو جهده مرد  
 فرموده در شجاعت و بهمت و دانش بی نظیر آفاق بوده علی قلی خان والد گوید که  
 هیچ تذکره بخوبی تحفه سامی نمی رسد بعد وفات طهاسب صفوی امرای قزلباش  
 اسمعیل میرزا را بناهی برداشتند و این سفاک بی رحم جمیع اعمام و برادران و بنی  
 اعمام خود را بقتل رسانید سام میرزا هم درین بلیه بدرجه شهادت رسید -  
 ابتدای تحفه سامی این است -

لله الحمد قبل کل کلام به صفات الجلال والا کرام  
 بعد فوت سید فدا حسن خان مرحوم منقول عنده بدست حقیق آید و رعایت  
 شکسته حالی بود حال اورست شده نسخه و نجیب و پسندیده است  
 در سنه ۱۲۸۰ که زمانه مصنف است مکتوب شده -

تاریخ حدیقه الاف الیم المعروف بهفت تسلیم  
 نسخه قدیم بخط مالیت در خوشنما تقطیع کلاں بالواح طلالی  
 تمهید نامشنا و جزو در آخر احوال امریکاموافق تحقیقات  
 اهل فننگ نوشته در سنه ۱۲۸۰ مکتوب شده - شیخ مرتضی  
 الناطب پاله پارحسان عثمانی بلگرامی از شیوخ آن مقبره مردم



خیزت در سال ۱۲۲۰ خلعیت ظهور پوشید ساہا اور خدمت بعضی امرا  
 مثل سر بلند خاں تونی و بران الملک و سعادت خاں نیشاپوری بود تا  
 اینکه در زمان آصف الدولہ بخدمت کپتان جو منہن اسکاٹ صاحب کہ  
 بخطاب مفاخر الملک جلال الدولہ امتیازہ داشت رسید و باستعانت جہا  
 مشارالہ در سال ۹۲ ورتالیف و ترتیب این تاریخ پرداخت و عبارت صاف  
 کہ از وہاب تاریخ نویسی است این مجلد ضخیم باتمام رسانید عجب اینکه صاحب  
 تبصرۃ الناظرین وہم میر غلام علی ازاد بہ ترجمہ مولف نہ پرداختند سال  
 وفات شیخ بیان نہ۔

اول کتاب۔ جدید مرتدای عزوجل را کہ لسان عالمیاں و راواس  
 شکرش شیریں بیانت۔

ایضا نسخہ ثانی کہ تاریخ چہار دہم ماہ بہاودن ۱۲۵۳ و فصلی مرقوم شد۔  
 تاریخ مظفری۔ برکانگریزی بخط استعلیق صاف واضح درجہ  
 خط حقیقی مایقر انجمناسی و پنج جزو۔ نام کاتب و سنہ کتابت منبت  
 احوال بنگالہ از سال ۱۲۱۰ ہجری تا سال ۱۲۵۰ نوشتہ کوالف و واقعات آن زمان  
 را بہ تفصیل تمام ضبط تحریر آورده از ملاحظہ کتاب ظاہر کہ مصنف از غایت  
 انکسار خود را جانی حقیر و فقیر و جانی ملازم نواب مظفر جنگ کہ بنام نامش این  
 تاریخ را مشہور ساختہ گفتہ ہر چند ورق گردا میںہا کروم مگر جانی نشان از نام  
 مولف نیافتہ بہر حال من حیث تاریخ واقعات صحیح و سوانح بہ تحقیق  
 اندراج نمودہ و بیشتر ازین معاملات بنظرش گذشتہ۔

اولش این است -

حمد نامحدود و شکر نامحدود و سزاوار صانع است -

تذکره دولت شاهی - بخط نستعلیق پاکیزه بجدول طلا در ۱۵۱۰

بکتاب کاتبی باسم لطف افشا آمده اول ذکر شعرا عرب کرده بعد از آن

برهشت طبقه تقسیم کرده احوال شعرا از اوستا و رودکی تا عهد

نظام الدین امیر علی شیر نوشته - دولت شاه سمرقندی از امیرار و دولت

سلطان حسین بوده که بهترین زمانه ترقی زبان فارسیست و چندین کتب

مشهوره در امام سلطنت وی تصنیف شده از آن جمله این تذکره هم است

امیر دولت شاه در سنه پنجاه سالگی آغاز تخریر این تذکره نمود از اعیان

قرن عاشق است ابتدای خطبه این است -

کمی که شاهباز بلند پرواز اندیشه بساحت و فضای کبیری آن الخ

تذکره الاولیا - بخط شیخ پاکیزه کاغذ جنالی بجدول شکر و تمسینا جمل

در پنج جزو و تاریخ ۱۴ شهر جمادی الاخر ۱۰۰۰ بکتابت یحیی شاه بن سلطان شاه

ایباز غری و رانده در احوال اولیا از ابتدای زمان اسلام تا منصرف طلاج است

شیخ فرید الدین عطار از اکابر این فرقه عالییه بود مولانا روم در حق وی فرموده

هفت شهر عشق را عطار دید \* ماسوزاندر خم یک کویچه ایم

در عهد سلطان سنجر در ۱۰۰۰ از کتم عدم بر ساحت حدوث قدم نشو و ند - شیخ

عمر طول داشت در واقع جنگیزی بدست یکی از کفره بدرجه شهادت فاکتشت

و کان ذلک فی شهر ۱۰۰۰ و اوله گوید که شیخ را در مراستب سخن کمال قدرت بود



گویند کہ سوای قصائد و غزل چهل مثنوی وارد  
اول این تذکرہ این است۔

الحمد لله الجواد بافضل النوع النعمان المنان۔

تاریخ حسین شاہی بخط نستعلیق صاف مایقرا صحیح بجدول شنکرفت  
در آخر نسخہ این عبارت نوشته تا آنجا بخط بنده در گاہ میر امام الدین حسینی  
مولف و جامع این نسخہ حسین شاہی است قلمی شدہ در بلدہ لکھنؤ تاریخ ہجرت  
شہر جامی الثانی ۱۲۱۳ ھجری نبوی صلعم۔

امام الدین حسینی از لکھنؤ است در ۱۲۱۲ ھجری سفر و بار مغرب کرد و در ہاں سال یکہنؤ  
مراجعت نمودہ بخدمت خواجہ ابو محسن حسینی الودودی کہ از اعیان  
عمر پور رسید خواجہ فرور با وی الطاف فرادان نمودہ فرمایش تحریراحوال  
احمد شاہ درانی کرد و امتثالاً لامر خواجہ بہ تحریر این تاریخ پرداخت و در ۱۲۱۳ ھجری  
با تمام رسانید تاریخ وفات امام الدین مرحوم نیانم۔

اولہ۔ حمد بجد و شمای بید سزاوار باشاہست الخ۔

تاریخ فیروز شاہی۔ نسخہ قدیم بخط نستعلیق صاف بر کاغذ چنانی اگرچہ  
تکلف ظاہری ندارد و اما از کتابخانہ شاہی لکھنؤ است تخمیناً چہل جزو نام کاتب  
کتابت ہر دو نوشتہ احوال سلاطین ہند از ابتدای جلوس سلطان غیاث الدین  
کہ در ۱۲۱۲ ھجری واقع شدہ تا عہد دولت فیروز شاہ نوشتہ واقعات سی و دو سال  
بخط تحریراورہ کتابستند و معتبر است۔

خواجہ ضیاء الدین برنی از مریدان شیخ نظام الدین اولیاست در خدمت

دی رحمتہ اللہ علیہ بغایت مقرب و مخصوص بود با امیر خسرو و برین مودلی  
 وافر داشت بواسطه لطافت طبع و حسن اخلاق بخدمت سلطان محمد  
 تغلق بخدمت ندیمی شرف امتیاز یافتند و در عهد سلطنت فیروز شاه  
 با محتاج کفایت کرده منزوی شد و در آن زمان عمرش هفتاد و چهار  
 سال رسیده - بوقت رحلت از دنیا مجروح و منزه رفت گویند بر جنازه وی  
 جز بوریای که انداخته بودند نه بود در جوار شیخ نظام الدین اولیاء دفن یافت  
 ابتدای خطبه این تاریخ این است -

الحمد لله رب العالمین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ جامعین چنین گویند امیدوار  
 رحمت پروردگار ضیاء برقی الخ -

ایضاً نسخه ثانی - که بایار البشیرتک سوسپتی بکماله واقع دار السلطنت  
 کلکتہ در ۱۸۶۲ء چاپ گردید -

تاریخ ایران فارسی - ترجمه از تاریخ سر جان مالکم که در انگریزیت  
 در ۱۸۴۲ء خود با ہتمام مترجم در بمبئی مطبوع شد فاضل صاحب سخن سخنور کامل ماہر فن  
 صناعت و بلاغت میرزا حیرت شیرازی کہ در زمان ما مثل مرزا ماہر السنہ مختلف  
 دیگری نیست از مردم ثقافت کہ بقیض صحبت حضرت ایشان رسیدہ اند شنیدیم  
 کہ سوای زبان عربی و فارسی و انگریزی بعضی دیگر زبان یورپ ہم دانند  
 چنانکہ باستانی حرف میزنند و بمبئی مدرسہ لغتشن کالج بعبہ مدرسہ پارسی  
 زبان مامور اند باعث وسعت نظر و وسعت مشرب ہم دارند از ادانہ با ہم  
 و بی ہمسری با شتند و باقی فیض ایشان جاری و ساری باد -

## اول کتاب

چون پیش از آنکه شروع در تاریخ مینویسد لازم است این  
تاریخ معجم المعروف بوصفان نسخہ النسخہ لکری صیح در دست میرزا عبدالرزاق  
اصفہانی تالمومہ ماند۔ نام کاتب و سند کتابت نیست۔ زبده المورخین ارشد الاشراف  
میرزا فضل اللہ و صاف سرگروه اہل فضل و سرور ارباب تاریخ و سخن است ہمچنین تاریخی  
دیگر در زبان فارسی باین عبارت و ضمایع لفظی و معنوی در معسر نفس تحریر نیامده  
میرزا و صاف در عہد سلطان خدا بندہ بود این تاریخ بنام وسے نوشتہ  
سلطان محمد خدا بندہ در ۱۰۶۰ رخت سفر آخرت بر بست مرزا امیر لوراز اعیان قرن  
نامن است۔ اول خطبہ کتاب حمد و ستائشے کہ در اول کتابش تاریخ  
تذکرہ نقش علی بخط نستعلیق شفیعا را میرزا حرف الف تا حرف ظا مجموعہ تخمیناً است  
کلاں شاید این نسخہ مسودہ مصنف است جا بجا عبارت بر جاشیہ افزوده و قلمزد  
ہم نموده و ہم اوراق ساوہ گذاشتہ احوال جامع با وجود تفحص نیافتیم گمراہی  
تذکرہ مستنبط شد کہ مولف در قرن آخریامیہ ثانی عشریہ او را ابتداست قرن ثالث عشر  
باشد نہ حوالہ بر تذکرہ ید بیضیہ میر غلام علی آزاد و تذکرہ والہ و خان آرزومی کند  
انچہ نوشتہ بہ تحقیق تمام بعبارت سلیس و روان نوشتہ از اہل زبان است و در  
مجموعہ رباعیات بعضی رباعیات بنام نقش علی ہم ویدہ ام۔  
ابتداء سے تذکرہ۔

فاتحہ و فتح کلام خدا ✽ نام خدا آمدہ نام خدا ✽

تاریخ بخاری نسخہ صاف بخط نسخ جدول بر کاغذ مہرہ دار و در ۱۰۶۳ ہجری کتوب شد

کاتب پر غلط نوشتہ شامین اعماد نیست ترجمہ بخاری تحت صحیح بخاری بحرف صاومی آید  
اول کتاب۔

اخترنا ابوذر عبداللہ بن احمد بن محمد الہروی النخ۔

تزوکیہ کی بظاہر تعلق پاکیزہ برکانہ خانی تقطیع خرو نام کتاب  
و سنہ کتابت نیست از کتابخانہ سرگور اوریت نسبت این کتاب سخنہاست

بعضے گویند و از وہ سالہ و بعضی واقعات جہانگیری خوانند از نام تاریخ سلیم شاہی  
ہم شہرت دارد عبارت این کتاب عبارت تزوکیہ جہانگیری کہ بہ توجہ سید احمد خان

سی۔ اس۔ اکی۔ در علیگڑہ چہا پ شدہ تعلق ندارد سرسری ایٹ این کتاب  
را از نام تاریخ سلیم شاہی و تزوکیہ جہانگیری نوشتہ چنانکہ عبارت ابتدائے

وانتہائے در صفحہ ۲۶۳ جلد ششم تاریخ انگریزی خود نقل منوہ لفظ بلفظ منقلا  
یا رقم در آخر این کتاب جزوی بطریق و صیایا جہانگیر است کہ سرسری ایٹ

ذکرش در کتاب خود نکرده۔ و نسخہ کہ در علیگڑہ چہا پ شدہ مشتمل بر حالات سجدہ  
سالہ است و این نسخہ زائد بر حالات و از وہ سال نیست عجب این است کہ در

بر دو تطابق عبارتی و لفظی نیفتادہ۔ علی اتی حال در ہر دو احوال جہانگیر است  
غام ازیں کہ خود بادشاہ فرور نوشت یا با بیمار آن یا و شاہ عجاہ معتمد خان نگاشتہ

دشاہ فرورس منزل بہ تضحیحش پرداختہ۔  
ابتداء سے خطبہ کتاب قلمی۔

اسے نام تو سر و فتر اسرار وجود  
نقش صفتت پروردگار وجود  
ابتداء سے نسخہ چہا پ۔

از عنایات بیغایات الہی کی ساعت نجومی از روز پنجشنبه الخ۔

نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ از بطن صبیہ راجہ پہاڑ ایل بروز چہار شنبہ ہفتدہم ربیع الاول در سنہ ۹۳۹ ہجری در اکبر آباد خلعت وجود پوشید و روز پنجشنبه چہارم جمادی الثانی سنہ ۹۳۹ ہجری بر سر فرمان شہر مانی ہندوستان جلوہ فرمود نسبت و یک سال و ہشت ماہ و سیزدہ ہجری سلطنت با غایت قوت و شوکت کرد و تاریخ ۲ صفر سنہ ۹۳۹ ہجری از جہان سوسے جنت شتافت۔

تاریخ داؤد شاہی نسخہ نو خط صاف بنا جدول دلوح بر کاغذ انگریزی نام کتاب سنہ کتابت نیست مگر بفرمایش بلاکن صاحب افسر مدرسہ عالیہ کلکتہ مکتوب شد تخمیناً نسبت حبز۔

احوال از سلطان بہلول لودی تا دور سلطنت محمد علی سوری داؤد شاہ کہ آئین فرماز و اسے افغانہ بود جمع آورده نام مصنف نیست و نہ جائے ذکر این کتاب یا حال مصنف یا نسیم۔  
اول خطبہ۔

شانے ہرگونہ بحضرت جہاں آفریں سز و الخ۔

تاریخ ابن خلدون در ہفت جلد چہا پہ مصر کتاب العبر و دیوان المبتدیان و الخبر۔ جلد اول مقدمہ تاریخ است باقی مجلدات در تاریخ۔

عبدالرحمن بن محمد الحضرمی المالکی از اکابر عمر خود بوده بہمدہ قصاص حلب نامور بود معاصر امیر تیمور است صاحب کشف الطنون نسبت ابن تاریخ گوید۔

”ہو کبیر و عظیم النفع و الفائدة رتب علی السنوات“ در سنہ شہادت صد و ہشت و اربعہ حق

را البیک اجابت گفت۔

خطبہ۔

الحمد لله الذي له الغزوة والهجرت وبيده الملك والمملوك الخ۔

ترجمتہ المختصر فی احوال البشر بزبان اردو و مدار الشرف و ملی در ۱۸۳۳ء معہ  
تمتاز تواریخ دیگر چھاپ شدہ و رسہ جلد۔ ازین نسخہ یک مجلد نقصان شد  
تاریخ حین در و مجلد بزبان اردو در ۱۸۴۸ء باہتمام مولف حلیہ طبع پوشید۔  
جمیس کار کرن صاحب مولف تاریخ مترجم صدر دیوانی عدالت کلکتہ بود دیگر  
برجالالتش و قوف ندارم۔

اول کتاب۔

صاحبان غور و تامل علم تاریخ کو اکثر علوم پر اسوا سطر شرف و تیرا اور بہتر سمجھتے ہیں الخ  
تاریخ ہندوستان ترجمہ کردہ از کتاب انگریزی موسوم بہ ہیری آف انڈیا  
من تصانیف جان مارشمن صاحب کہ در ۱۸۵۹ء مدار الامارت کلکتہ طبع شد  
قریب سی جزو۔ ترجمہ مولوی عبدالرحیم گورکھپوری تحت کارنامہ حیدری می آید۔  
خطبہ کتاب۔

تحایف حمد و ثناء سے بے منتہا پیشکش بارگاہ آن شاہنشاہ سے ہتا با و الخ۔

تاریخ خمس فی احوال النفس النفس قلمی پاکیزہ و ریک مجلد صحیح فاضل  
بن محمد الدیار البکری از علماء مذہب مالکی بزبان سلطان مراد ثالث بود۔ اس تاریخ مرتب  
است بریک مقدمہ و سہ ارکان و یک خاتمہ مقدمہ و در احوال خلقت نور حضرت  
رسالت آب صلیم رکن اول در احوال حوادث از مولد تابعیت حضرت صلیم رکن ثانی



از بعثت تا هجرت رکن ثالث از هجرت تا وفات سرور کائنات صلعم خاتمہ  
 از خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تا زمان مراد ثالث صاحب  
 کشف الظنون گوید کہ در سنہ ۹۴۷ تالیف شد و وفات مصنف رحمتہ اللہ علیہ در سنہ ۹۶۶ واقع شد  
 اول خطبہ۔

الحمد لله الذي خلق نور نبیہ قبل كل اوائل النخ۔

تاریخ فرشتہ۔ دو مجلد بخط نستعلیق صاف صحیح نام کاتب و سنہ کتابت  
 نیست مگر این نسخہ در دست مولوی عبد الرحیم صفی پوری صاحب منتهی الآداب  
 بود تاریخ فرشتہ تاریخ ہندوستان است کہ در عہد سلطنت اکبر بادشاہ  
 بہ بین تو حید ابراہیم عا دلشاہ نوشتہ شد۔

محمد قاسم فرشتہ۔ احوال فرشتہ بالتفصیل منظر نامہ مگر از انچہ برگ صاحب  
 در ابتدا ہی ترجمہ تاریخ کہ بزبان انگریزیست نوشتہ اند اقتباس نموده حوالہ قلم  
 می شود میرزا محمد قاسم از غایت فروتنی سوانح عمر خود حوالہ قلم نہ فرمودہ  
 مگر جایجا بعضی از واقعات کہ تعلق بذات گرامی ایشان داشت مجبوراً ذکر خود کرد میرزا  
 مشار الیہ خلیف الصدق میرزا غلام علی ہندو شاہست ایشان مولد و موطن خود گنجانہ  
 سیاحت ہندوستان متوجہ شدند و در عہد تفسی نظام شاہ واروا احمد گذشتند و ادار  
 فرشتہ معلوم نشد مگر شاہزادہ حسین نظام شاہ ہم کتب فرشتہ بود و شاہزادہ مشار الیہ  
 شاہزادہ سالگی خود پدر خود را از تحت ہر انگند و این واقعہ در سنہ ۱۰۸۵ رو داوہ و چون فرشتہ  
 واروا احمد گرہ دید و عسہر و ازوہ سالگی بود پس می فرماں گفت کہ عسہر  
 فرشتہ لبالی یک یا دو از شاہزادہ حسین نظام شاہ ہن باشد



فرشته پیش مرتضی نظام شاه بعد وفات پدر منیت عالی یافت دروزیکه شاه  
 مزبور از دست پسر خود از تخت بر افتاد جمله متعلقین و خدایش همه تنخ بیدرغ شدند  
 فرشته را هم راهی عدم می کردند اگر خود حسین نظام شاه او را شمشاخته از مهملکه  
 قتل بیرون نمی برد بعد قتل حسین نظام شاه باعث اختلاف مذمب فرشته  
 از احمد نگر به بجای پور شتافت در سال ۱۶۲۶ فرشته با شهمزاده وانیال و زوجه اش  
 بیگم سلطان که شهمزادی بجای پور بود تا برانپور رفت و بعد مراجعت من قبل  
 شاه بجای پور بسفارت پیش جهانگیر بادشاه شد و در لاهور شرف بار آں بادشاه  
 و الاتبار یافت ابراهیم عادل شاه ثانی عمارات نورس بنا ساخت و همکجا  
 سکونت گزید مگر بعد دو سه سال بازر جوع به بجای نگر کرد و در سال ۱۶۲۶ فوت شد  
 چونکه کد امی حال فرشته بعد مراجعت عادل شاه به بجای نگر یافت نمی شود گمان  
 این است که مرزای مزبور هنگام اقامت نورس ازین محبان منسانی  
 بعالم باقی شتافت -  
 اول خطبه کتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم • نورسستان کلام قدیم  
 پیش وجود همه آیندگان • پیش بقای همه پابندگان  
 نسخه ثانی - چهارم پیش بسیار خوب در سال ۱۶۲۶ هجری چاپ شد صحیح و خوش و مجلد -  
 تحفته الکرام - بخط منتعلیق عمده در نوشتن کتاب کاتب داد خوشنویسی داده  
 کاتب در آخر کتاب می نویسد الحاصل این کتاب مذکور را که مسمی تحفته الکرام  
 است مع مجلدات چند حسب الامر خدیو جهان میر محمد فیض خان سمیت ایران آورده

که صاحب قلمان ہر جا تجیر آن اشتغال نمایند کارکنان این دولت ابد مدت  
تجیر و ترقیم از ابجدہ این خا طی بیسترت احقر و افقر محمد اسمعیل بن مرحمت پناہ  
حاجی محمد باقر شیرازی قرار یافت و بہت ذی مویبت بہ تجیر و اختتام  
اوپر و اخت کان ذالک فی شہر رجب المرجب ۱۳۳۳ ہجری تحفۃ الکرام متضمن  
است بر سہ جلد اول و در ذکر سائر انبیاء علیہم السلام تا اختتام دولت عثمانیہ جلد  
ثانی بطور ہفت اقلیم جلد ثالث خاصہ حالات ولایت سادہ میر محمد فیض خان الی  
سندھ باہتمام ملینغ کہ ششمہ از ان از تجیر کاتب نظام ہست بہ ترتیب این  
نسخہ شریف و مجموعہ لطیف پرواخت سید مرتضی المعروف بجلی شیر التملص  
بقمانغ۔ از سادات سیوستان کہ از بلاد سندھ ہست بود۔ کتب و ہر سید  
از شیخ عبد الحکیم سیوستانی استفادہ نمود بخدمت حضرت آزاو  
رحمتہ اللہ علیہ ہنگام اقامت شان در سیوستان قلع بخدمت ایشان  
میر سید نجمین نرائن شفیق گوید کہ در ان ایام نوشق بود افکار خود را  
از نظر سید مزبور می گذرامیند خوشگو قانع را از شاگردان میرزا عبدالقادر  
بیدل شمرده در ہنگام تجیر تذکرہ خوشگو و گل رعنا قانع و ر حیات بود و کتاب  
تحفۃ الکرام در سہ بارہ صد و ہشتاد تالیف نمود سندھ و فانش یافت نشد۔  
خطبہ جلد اول۔

بعد حمد خالق کہ آثار کون و مکان رشو از عمان قدرت بیکران دست۔  
خطبہ جلد دوم۔

بعد حمد مدعی کہ عالس اقاہیم سبوح الخ۔

خطبه جلد ثالث -

بعد حمد احد چون تعالی شانہ عمایصفون - ہر سہ مجلد تخمیناً شصت جزو باشد -  
تذکرہ مصحفی بخط نستعلیق صاف تقطیع کلاں در سنہ ۱۲۹۰ ہجری تالیف شدہ  
و در سنہ ۱۳۸۰ ہجری بکتابت مرزا اسمعیل بیگ طپاں آمدہ تخمیناً پانزودہ جزو  
ترجمہ مصحفی تحت ریاض الفصحا می آید - اول خطبہ -

نیکوترین تذکرہ کہ غنچہ دلہای ارباب سخن را الخ -

ترجمہ تاریخ طبہری بخط نسخ قدیم دو مجلد در سنہ ہفتصد و چہل مکتوب شدہ  
نام عربی این تاریخ جامع الاخبار است از امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری  
کہ از اکابر محدثین است در سنہ ۳۲۰ بنوی بعالم قدس خراسید از ابتدای اول  
خلقت تا سنہ احوال امم مختلفہ و سلاطین ملوک اسلامیہ بخامہ اخبار طراز خود  
سپردہ بنا بر حکم منصور بن نوح سامانی از عربی لغت فارسی ترجمہ شد -

ابو علی محمد بن محمد بلخی وزیر ابن عبدالملک بن نوح سامانی بودہ صاحب فضل  
و کمال از ارباب جاہ و جلال است در سنہ خمس و ستین و ثلاثہ ماہ بعہدہ  
وزارت سرفراز گشت و ہنگام وزارت خود بشغل ترجمہ این تاریخ حسب الامر  
بادشاہ مزبور پرداخت و با تمام رسانید صاحب آثار الوزرا گوید  
کہ او بنمایست فاضل و عالم و کامل بود سال وفاتش یافت  
شد از ابنسای ماہہ رابع است -

اول خطبہ کتاب -

سپاس آفرین مرخدا ہی را الخ

تفسیر تبارک الذی - چہا پہ در ۲۳۹۹ ہجری مطبوع گشت ترجمہ حضرت شاہ  
عبدالعزیز دہلوی تحت تحفہ اثناعشرہ مذکور است۔

تفسیر زاہدی - دو مجلد بخط نسخ عمدہ بجدول طلای بر کاغذ خان بالیغ حنائی  
در ۲۲۵۰ ہجری مکتوب شد ہر دو جلد تخمیناً یکصد جزو۔

تاج المفسرین ابو نصر احمد بن الحسن بن احمد سلیمان الشہیر زہادی از اکابر علماء مفسرین  
است حضرت مخدوم شرف الدین بہاری رحمۃ اللہ بسیار محترم اوست و وی  
مؤاخر امام فخر الدین رازی بودہ در شہور ۵۸۰ ہجری بروندہ رضوان شتافت۔  
خطبہ۔

الحمد للہ الذی انزل القرآن نوراً مضیاً النخ۔

التقریب المختصر من التہذیب - بخط عرب در ۵۵۰ ہجری مکتوب شدہ سی و یک  
جزو تقریب مختصر است از تفسیر تہذیب کہ ابی سعد محسن بن کرامت الحشمی السدوسی  
در مجلدات تصنیف کردہ۔

علامہ ابو منصور محمد بن احمد الازہری الہروی - در فضیلت و ثقاہت و روایت و عبادت  
وی بہر متفق آمدند و در طلب لغت سفر عرب کرد و ابن درید صاحب جہرہ را در یافت  
از ابی العباس ثعلبی و دیگران روایت می کند از اکابر علماء لغت است  
در شہور ۳۲۰ ہجری را ہی ملک بقا گشت۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - لما امر اللہ تعالی بقراءة القرآن النخ۔  
تفسیر سورہ یوسف - بخط ولایت بجدول طلای نسخہ خوش تقطیع بسیار  
صیح و سنوخت بیم بلا نام کاتب و سنہ کتابت تخمیناً سی و ہجری۔

تفسیر سوره یوسف در فارسی باین خوبی و وضاحت دیگری ننوشته۔  
ترجمہ ملا معین تحت معارج النبوه می آید۔

استدای کتاب۔

ربنا اننا من لدنک رحمۃ وہی لنا من امرنا رشد الخ۔

تفسیر الرحمن و تفسیر المنان بعض مالشیرالی اعجاز القرآن  
تفسیرت در دو مجلد در عرب در سال ۱۲۰۰ هجری مکتوب شدہ بنام تفسیر رحمانی  
شہرت دارد تفسیر متوسط است در عربی ہر دو مجلد تخمیناً شصت و  
پنج سزو باشد شیخ زین الدین علی بن احمد بن علی بن الاموی الحنبلی  
شیخ عصر و از اکابر علماء حنبلیہ بودہ صاحب کشف الظنون گوید  
کہ تفسیر مدوح متوسط است البتہ طوالت ندارد مگر آنچه ضرورست در این  
یافت می شود و در شاخہ ازین عالم رحلت فرمودہ۔

الحمد لله الذی انار بکلامہ قلوب اولی الالباب الخ۔

تفسیر حسینی۔ بر کاغذ خان بالیغ کج بدول والواح طلائی بسیار  
خوش خط کتبی شاید نسخہ تفسیر حسینی کتر باین خوبی باشد نام کتاب  
نیست و سزاگاہت ہم ننوشته مگر نسخہ قدیم است تخمیناً چهل  
و پنج جزو تفسیر فارسی مولانا کمال الدین حسین الشہیر پو اعظم در نجوم و انشا  
بمیشل و در سایر علوم بانظار و فضیلت معاصرین خود ہم پلہ بود با و از خوش  
و کلام و لکش توضیح آیات کلام الہی و حدیث جناب رسالت نبی صلعم  
می فرمود چون مولانا و عظمی فرمود جمیع اصاغ و اکابر ہرات کچن می شہد مقرر و داشت



کہ روز سہ شنبہ در مدرسہ سلطانی اور روز چہار شنبہ بر سر فرار پیر خود حضرت  
 خواجہ ابوالولید رحمۃ اللہ علیہ و در پانچ شنبہ در خطیرہ سلطان احمد میرزا و غطا گوید  
 تصانیف بسیار بکار آمدنی دارد جو اہر التفسیر در فارسی کتابی ضخیم نوشتہ جلد  
 اولش در کتابخانہ بر اورم مولوی محمد اسمعیل است۔ گاہی توجہ بہ شعر گفتن  
 مصروف می فرمود چنانچہ امیر علی شیر نوای این شعر در تذکرہ خود بنام ملا مرزور نوشتہ ششم  
 سبز خط از مشک ترغالیہ بر من مزن + سنبل تاب دادہ را بر گل نشترن مزن  
 در شاہ مہر سکوت بر لب زودہ عالم آخرت را منزل ساخت۔  
 ابتدای خطبہ۔

بعد از تمہید قواعد محمد الہی الخ  
 ایضاً شرح ثانی۔ در دو جلد بر کاغذ زرافشان بخط نستعلیق نسخہ قدیم۔  
 تنبیہ العاقلین۔ بخوار عرب نسخہ صحیح تخمیناً سی و پنج جلد است محمد بن احمد  
 بن محمد الجلاوی در ۱۲۰۰ مکتوب شد۔

نصیر بن محمد بن ابراہیم ابواللیث السمرقندی الملقب بہ امام الہدی از ابی جعفر  
 المہر وانی استفید گشت از اکابر محدثین و فقہاست شرح جامع صفیر از دست دیگر  
 تصانیف ہم دارد و تاریخ وفات وی اختلاف بسیار واقع شدہ ملا علی قاری  
 در طبقات خود تاریخ وفات وی در ۱۰۰۰ و در شرح سفار قاضی عیاض ۱۰۰۰  
 و صاحب مدینۃ العلم ۱۰۰۰ یافتہ و اللہ اعلم۔  
 کتاب ششم است بر نو و چہار باب و تحت ہر باب احادیث بحدیث اسانید  
 فراہم نمودہ۔ در تہذیب و مکارم اخلاقت۔

تفسیر جلال الدین - نقطع خرد و جدول طلائی نسخه قدیم است اگر چه در حاشیای  
و تاریخ و سنه کتابت نیست -

از سوره کهن تا آخر قرآن از علامه جلال الدین محمد بن احمد المحلی الشافعی است  
علامه فقیه و اصولی و نحوی کامل بود از محمود الاقصر ای و برهان السجوری و ابن السیوطی

و غیره تعلیم یافت ذکی هبیم باطبع سلیم و مستقیم بود گاهی ذمہش بر خطا  
نمی رفت بسیاری کتب را یاد گرفته پابندی او امر و نوای بی بروش قدام او

و بزرگ و درع هم ممتاز سیوطی و حسن الحاضر گوید که از وی کرامتہا ہم صادر شد  
تاریخ یکم محرم ۹۴۲ و اصل و متوال گردید و دیگر تصانیف ہم دارد نصف اول

تفسیر از جلال الدین سیوطی است که ترجمہ اش تحت جامع صغیری آید در ابتدای  
تفسیر این است ہذا کتاب تفسیر القرآن العظیم للشيخین الجلالین الخ -

ترجمہ قرآن مجید بخط نستعلیق صاف جدول شکر فتمیناً  
پچاہ جزو نام کاتب و سنہ کتابت ندارد و بر حاشیہ این نسخہ شان نزول

ہم نوشته کہ بسیار بکار آمد نیست -  
ترجمہ حضرت شاہ عبدالحق دہلوی مترجم تحت اشعث اللغات گذشت -

تفسیر فتح العزیز المشہور بہ تفسیر غزنی - بر کاغذ مہرہ دار ہندی  
خط نستعلیق صاف و چتہ کتیباً پچاہ جزو نام کاتب و سنہ کتابت

نہست ترجمہ شاہ عبد العزیز دہلوی تحت کتفہ اشاعیرہ مذکور است -  
خطبہ کتاب -  
بسم اللہ الرحمن الرحیم + بنام خدای نجسا نذہ مہربان الخ



تلویح فی کشف حقائق التفتیح بخط نستعلیق بسیار محشی و صحیح و راجح  
 کتاب این عبارت است مالک هذا الكتاب سراج الدین ابن سید اکبر الحسینی و کاتبه  
 و مالک من نسرار فی هذا الكتاب فالمرجو منه ان یدعی کاتبه واللہ الموفق تخمیناً جهل و  
 هشت جزو تنقیح تلخیص و تهذیب اصول بزودی و اصول ابن حاجب است که علامه  
 صدر الشریعه عبداللہ بن مسعود الجمہوری الحنفی نسخہ مودہ ترجمہ مولانا تحت مختصر الوقایہ  
 بحرف میم می آید۔

و تلویح شرح متن تنقیح است از علامه سعد الدین مسعود بن عمر القفازانی که ترجمہ  
 اش تحت شرح مقاصد بحرف شین معجمه می آید۔

ابتدای خطبہ کتاب الحمد للہ الذی احکم بکم کتابہ اصول الشریعۃ العزرائلی الخ۔  
 توضیح فی حل غوامض التفتیح بخط نستعلیق صحیح جایجا محشی نام کاتب  
 و سنہ کتابت نیست تخمیناً است جزو۔  
 ذکر تنقیح تحت تلویح گذشت۔

خود مصنف متن شرحی بر تنقیح نوشته که نامش توضیح کرده۔

ترجمہ صدر الشریعه عبداللہ مسعود مجہوبی الحنفی تحت مختصر الوقایہ در حرف الیم می آید  
 ابتدای خطبہ۔ حامداً للہ تعالی اولادنا۔

ترجمہ الحبریدہ فی شرح القصیدہ بہ خط نستعلیق بر کاغذ ثنائی  
 بلا جدول و لوج تخمیناً است جزو تقطیع خود ترجمہ قصیدہ شاطبی کہ در قمارت سمت بزبان  
 فارسیست ملا قاسم بن الحاج ابراہیم بن قزوینی مدنی در تحصیل مرئس فرمود و سفر  
 بلاد فارس و حجاز و یمن و شام در طلب علم کرد از علماء عصر استفادہ یافت و در علم

قدرت اجازت حاصل کرد بر قصیده شاطبی اولاً شرحی در زبان عربی نوشته  
و بعد بنابر التماس وزیر بابتدیر محمد عیاش الدین در تحریر این ترجمه پرداخت تا  
آنکه از عربی بهره نیافته اند از این ترجمه استفیاد باشند تاریخ وفات ملاحظه  
شده از بنا قرن ثامن است

ابتداء خطبه - الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتاب و وعد من تلامه و عمل به الخ  
امام ابو محمد قاسم بن فیره بن ابی القاسم خلف بن احمد یعنی شاطبی صاحب قصیده مشهوره  
که از نام حرز الامانی شهرت دارد و در فن قرارت نظیر خود داشت صاحب غنظ الامانی  
گوید که قصیده مشتمل است بر یک هزار و یکصد و هفتاد و سه بیت متضمن بدایع و عجایب  
مستنده قاریان و هر شاطبی می گفت که کیله این قصیده من بخواند در علم قرارت  
بروی و اگر دو چونکه من این قصیده را محض برای خدا گفته ام عجب اینکه امام زبور وزیر  
بود در علم قرارت و حدیث و تفسیر استاد عصر است چون مولانا امام مالک بروی  
می خواندند از حافظه اختلاف تشیح نشان می داد و در علم لغت و نجوم دست رسی  
داشت از علم تعبیر خواب هم بهره وافعی داشت آدمی سنجیده بود فی ضرورت حرفی  
نمی زد و بلا وضو براس تعلیم علم قرارت نمی نشست با اینکه بر ضوابط صعب ابتلا  
داشت عموماً گاهی لب باه و زاری نمی کشود و اگر کسی از حاشی می پرسید عافیت می گفت  
در ۵۲۳ هجری بمیرفت و در خانه قاضی شهر رخت کشود و در مدینه قاهره مقصدی و در سن  
قرآن و قرارت و نحو لغت گشت روز یکشنبه بعد نماز عصر است و هشتم ماه جمادی الآخر  
۵۹۰ هجری سفر آخرت کرد - شعرا اول قصیده

بداة بسم الله فی المنظم اولاً      تبارک رحمان حسياً و مویلاً

تفسیر الحاکم فی امکان رویتہ البنی والملك بخط نسخ  
 نسخہ قدیم نام کاتب و سنہ کتابت نیست رسالہ مختصریت احادیث در رویت  
 البنی صلعم و الملك فراہم کردہ تخمیناً چہار جزو خسرو ترجمہ جلال الدین سیوطی  
 تحت جامع صغیر بحرف البحیم می آید۔

ابتدای کتاب۔ الحمد للہ و سلام عباءہ الذین اصطفی الخ۔  
 تفسیر فی القراءات سبع نسخہ بخط نسخ جدول قدیم و ناخوردنی جدید الحفظ  
 تخمیناً دو جزو متوسط التقطیع۔

امام ابی عمر عثمان بن سعید بن عثمان الدانی القربطی از حفاظ است امام یافعی گوید کہ  
 ہواحد العلماء لقمانیف دیگر ہم دارو در فرزانہ در ۴۴۴ وفات یافت گویند  
 در عصر خود بسیار ممتاز بود و اورا استجاب الدعوات می شمردند تفسیر و قرارت از  
 کتب مستند و معتبر است امام شمس الدین محمد بن محمد الجزری در کتاب خود مسمی  
 تجلیہ التفسیر گوید کہ تفسیر از اصح کتب قرارت است۔

قرارت الی ابی داؤد و المقرئ سلیمان بن نجیح الاموی مولی لہم رضی اللہ عنہم۔  
 تحفۃ العرائب و جواہر القرآن نسخہ پاکیزہ بخط نسخ جدول طلا بر کاغذ  
 باریک کشمیری تخمیناً سی جزو تقطیع خرد۔

جواہر القرآن از احمد بن محمد بن ابراہیم تمیمی است و ترتیب و تہذیب جواہر القرآن  
 شخصی محمد بن شیخ محمد القدری کردہ چنانچہ خود در عنوان کتاب گوید کہ مدت مدید  
 و عہدی بعید پای سلامت برسنگ ملامت زوم در طلب اورا دو او عیہ ماثر  
 کہ علماء خلف راورد و وظائف بود بچنگ آورم تا بعد از ہشت سال کہ از فرزند

وطن بکے معظّمہ زاد ما اشدّ شرفاً رسیدم و استفسار این معنی می نمودم تا مروی کہ ہم  
 از وطنم آنجا مجاور بود گفتم و در مدینہ شریفہ حضرت رسالت پناہ رسالہ دارند بزبان  
 فارسی و عرب را ازاں خطی نیست و غالباً خواص آیات کلام ربّانی و خاصیت  
 سورہ تنزیل آسمانیست چون طلب و عنایتی معصوم سپردم خبر شرح آیات  
 شنودم قرار ناگرفته ہمراہ جمعی متوجہ بیثرب گشتم شب و روز قرارم بنو و تا بوصول  
 المحبوب جانی و مقصود و محبّانی واصل شدہ دیدم بنو می چند از تصنیف  
 امام ہمام شارح آیات کلام و طالب رضای ملک علام احمد بن محمد بن ابراہیم  
 تمیمی رحمۃ اللہ کہ آنرا جواہر القرآن نام کردہ۔

ابتدای خطبہ۔ چہ عید و شناسای بی عدتشار بارگاہ ملک احد تبارک  
 و تعالی و تقدس النج۔

تحفۃ العروس بخط عرب نسخہ قدیم نام کاتب و سنہ کتابت نیست  
 مشتمل بر سب و پنج باب۔

در بیان حقوق زنان و ادب معاشرت با ایشان آنچه از احادیث  
 و کتب معتبرہ بہ تحقیق پیوستہ نوشتہ تخمیناً ہفتاد و جزو باشد۔

نام مصنف و نشانش با وجود تفحص یافت نشد۔

الحمد لله الذي سوغنا الفضل جزيلاً وفضلنا على كثير ممن خلق تفضيلاً واسبغ  
 علينا من نعمته الطاهرة والباطنة۔

ترجمہ و تراجم بخط نسخ جدول شکر و نسخہ تصحیح قدیم سنہ کتابت  
 و نام کاتب ندارد تخمیناً شصت و ہز و مجلدین و در یک جلد۔

حافظ الکبیر زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری الشامی ثم المصری الشافعی صاحب تصانیف کثیرست از الجمله معجم کبیر از کتب مشہورہ اوست تا غرضہ مستولی مدرسہ کالمیہ بود تا بست سال در تدریس او تعلیم اشتغال داشت امام یافعی گوید و کان ثباتاً حتماً متجراً فی فنون الحدیث عارفاً بالفقہ والنحو۔ در زہد و ورع ممتاز و متصف بصفات حمیدہ بود۔ علوم ظاہری شریعت و معارف باطنی طریقت را جامع ست و در جمیع علوم نقلی و عقلی تبحر داشت امام یافعی بسیار معروف اوست ترغیب و ترہیب مجموعہ لطیف از حدیث ست غرض جامع این بود کہ از احادیث مشہورہ در انجام او امر رغبت دهد و از احادیث منذرہ مردمان را از فرو گذاشت او امر و از ارتکاب نوآوری باز دارد۔

ابتدای کتاب۔ الحمد لله المبدی المعید الغنی الحمید ذی العفو الواسع والعقاب الشدید۔

تحفۃ الاشراف بہ معرفت الاطراف بخط عرب نسخہ قدیم در چہار مجلد مجموعہ اجزای چہار مجلد تخمیناً دو صد جزو باشد از کتابخانہ امیر اسمعیل یافعیست کہ تصنف سبیل السلام ست و جا بجا بر این نسخہ جاشیہ از دست خاص اوست رحمۃ اللہ علیہ حافظ جمال الدین ابوالنجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمن بن یوسف القنصانی الکلبی الدمشقی الشافعی در حلب در ۶۵۲ ولادت با سعادت ایثانست و در مرگش و نماینت حفظ قرآن و چیزی از فقاہت آموخت و در آخر محدث رفیع الدرجات گشت در معرفت رجال مثل حافظ مزبور دیگر بر شفاست کتاب تہذیب الکمال فی اسرار الرجال قریب یکصد جزو نظیر ندارد و صاحب فوائد البہیہ نسبت حافظ مزبور



فرماید که کان ثقتہ حجۃ کثیر العلم حسن الاخلاق در سنه ۴۲۳ ازین جهان فانی درگذشت  
استدای کتاب -

الحمد لله رب العالمین و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له اله الاولین و  
الآخرین و اشهد ان محمدا عبده و رسوله امام المتقین و خاتم النبیین الخ -  
واضح باد که اطراف صحاح مستجمع فرموده و مقدمه کتاب مسلم و کتاب المراسل  
ابی داؤد و کتاب الععل ترمذی و کتاب الشامل و کتاب العمل الیوم و الملئله النسانی  
درین اسنوده -

تفسیر حضرت امام جعفر صادق علیه السلام تفسیر بعضی آیات قرآن مجید  
ست تخمیناً بجدہ جزو بخط نسخ بجدول شکر نام کاتب و سنه کتابت نیست  
این نسخه در دست غلام نقشبند شارح مقصیده خزر جیه و استاد میر غلام علی ازاد بود  
سند این تفسیر باین روش است - بسم الله الرحمن الرحیم قال احمد بن محمد بن محمد  
بن حارث قال حدثنا ابو طاهر بن مامون قال حدثنی ابو محمد الحسن بن محمد  
بن حمزه قال حدثنی ابی محمد بن حمزه قالی حدثنی عمی ابو محمد الحسن بن عبد الله عن  
علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا علیه السلام عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی  
بن موسی الرضا عن ابیه موسی بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد الصادق علیه السلام  
فی قوله تعالی الامام الهام فخر الانام قوام الملتة و الاسلام حضرت ابو عبد الله جعفر الصادق  
علیه السلام - سوای صادق آن خلاصه و دو مان بنوت را دو تا القاب دیگر بود یعنی  
فاضل و طاهر - ولادت با سعادت در مدینه طیبه در سنه هجری نبوی و بعضی گویند  
در سنه روداد - ابن صباغ مالکی گوید که سنه اصح است - جماعت اکابر

امت مثل کحی بن سعید و ابن جریج و مالک بن انس و سفیان ثوری و ابن عیینہ و امام ابو حنیفہ و شعبہ و ابو ایوب السجستانی و دیگران از امام عالی مقام روایت کرده اند بامثال  
 سوال در مسئلہ ہجری امام ربیع المناقب داعی حق را البیک اجابت گفت عمر شریف  
 شصت و ہشت سال بود۔ از آن دو از زودہ در خدمت جد خود علیہ السلام و سیزدہ  
 سال بحضور پدر بزرگوار خود علیہ السلام و بقیہ سی و چہار سال زمان امامت آن امام  
 والا مقام ہست ابن صباغ مالکی گوید کہ مات باسم فی ایام المنصور بعضی عبارات  
 این تفسیر تبرا این جا منقول می شود در تفسیر آیہ کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات  
 سنہم مغفرۃ و اجرًا عظیمًا۔

وعد اللہ الذین آمنوا یعنی ابابکر و من اقتدی بہ و عملوا الصالحات یعنی اباحفص و من  
 اقتدی بہ سنہم مغفرۃ یعنی عثمان بن عفان و من اقتدی بہ اجرًا عظیمًا یعنی علی المرتضیٰ  
 و من اجبہ و اقتدی بہ رضوان الیہ علیہم اجمعین و قال النبی صلعم مثل اصحابی کا بنجوم  
 باہیم اقتدیتم اہتدیتم لا تشموا اصحابی الا من شتمہم او ذکرہم بالسوء فعلیہ لعنت  
 اللہ و الملائکتہ و الناس اجمعین“ روایت حدیث تحت تفسیر این آیہ کریمہ بنا بر بعضی  
 اقوال جناب امیر المؤمنین جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہست این میثم  
 بحرانی در شرح پنج البلاغت نوشتہ کہ روزی جناب امیر علیہ السلام بر سر منبر  
 جلوہ نسرمود و توضیح و توضیح مطالب این حدیث کہ ما بعثت لعلنا و الاما باؤرود  
 ابتدای خطبہ این تفسیر۔ الحمد للہ الذی خضعت انفسہ البجارین لبحرہ و عزہ  
 و مرتبت قلوب اولی النہی الی حدائق ریاض النہ الخ۔  
 توضیح الرشحات بخط نستعلیق ممانہ و صحیح بجدول شنگرف و زریخ



تخمیناً نسبت دو و حسن و بطور حاشیه رشحات است نام کاتب و سنه کتابت  
نست

سید محمد حسین بن محمد اوی العقیلی المحلوی الشیرازی از مریدان شیخ حبیب اللہ  
شیرازی است و کسب سعادت و تلمذ در خدمت وی می فرمود و طلب ہدایت  
دارشاد از ان حضرت می نمود۔ درین کتاب ارشادات شیخ خود را کہ در ہنگام  
قرارت شنیدہ بود ضبط تحریر آورد۔ و در سنہ یازدہ صد و ہشتاد و شش از  
تسوید این کتاب فارغ گشت۔ سنہ وفات مصنف مرحوم یافت نشد از ارباب  
تصوف قرن ثانی عشر است۔

ابتدای خطبہ۔ سبحانک اللہم و بحمدک یا من لا الہ الاہو۔

تحقیق الزورار نسخہ بخط نسخہ قدیم در سنہ یکہزار و سی و پنج مکتوب شدہ  
تخمیناً ہفت جزو زورار در مبداء و معاوست زورار از جلال الدین محمد بن اسعد القدوسی  
الدوانی است کہ ترجمہ اش بحرف شین تحت حاشیہ جدیدہ بہ می آید۔ مولانا  
کمال الدین محمد بن فخر کہ از شاگردان ملا جلال است شرح معزوح نوشتہ و در  
سنہ نہصد و بست و ہشت حب بخیر صاحب کشف الطنون از تسوید این شرح  
فرست یافت کہ در آخر نسخہ این عبارت است فتدتم تالیف ہذا شرح عنوایۃ الایتن  
ثامن جمادی الاول سنہ ثمانیہ عشر و تسع مائہ از بخیر صاحب کشف الطنون تفرقہ  
وہ سال دارد شارح از اعیان قرن عاشراست۔

ابتدای خطبہ۔ الحمد لمن ہو محمود بسان کل حامد بل یرجع الی جناب  
کبریٰ حبیب اللہ العابد الخ۔

تاج المصا ورنج خط نسخ نسخہ قدیم از آخر ورقہ رقمی رقتہ نام کاتب و سنہ کتابت منفقوہ است مصا و رقرآن و حدیث بہ ترتیب ابواب جمع نموده در فارسی ترجمہ کرده و تہناتبت جزو۔

شیخ الامام النجاشی ابو جعفر احمد بن علی بن ابی جعفر محمد بن ابی صالح احمد بن ابو جعفر البیهقی المقرئ اللغوی المعروف بہ ابو جعفر صاحب زہد و ورع ہم بود و این غیر بیہقی است کہ جامع شعب الایمان است بیہقی محدث و سنہ چہار صد و پنجاہ و ہفت فوت شد صاحب محل فصیح نسبت بیہقی صاحب تاج المصا و گوید کان اما فی القراءۃ والنحو والتفسیر واللغۃ محیط فی لغات القرآن ہم از دست در ۵۴۴ ہجری بمقام قدس خرامید۔

ابتدای خطبہ۔ الحمد لله رب العالمین حمد ارفع حمد الحامدین و نفوق شکر الشاکرین الخ۔

التشید فی مہانی کلمۃ التوحید۔ نسخہ چہاپہ در سنہ ۱۲۰۰ ہجری بدار السلطنت کلمتہ چہاپ شدہ متن این کتاب از مولانا عبدالرحمن است۔ اصل آنجناب از پنجاب بود و لکھنؤ اقامت انداختند از طبقہ عالیہ صوفیہ بودند طریقہ اوسیبہ داشتند از علوم ظاہری ہم بہرہ و از یافتند با مولوی اسمعیل دہلوی معاصر بودند او را در لکھنؤ در خانقاہ مخدوم شاہ بینا لکھنوی نشینتند و زان بعد در مسجد یکہ از نام پریان مشہور است سکونت اختیار کردند تا آنکہ در سنہ ۱۲۴۰ ہجری چہبسان فانی را خیر باد گفتند و در ضمن بان مسجد چہبسان استراحت یافتند۔

قاضی لقنات مولانا شیخ فضل الرحمن القرشی ابن شیخ الامجد محمد وابدالہ بروانی  
از اکابر علمای عصر خود بود و در زمان حیات وی این نسخه را چاپ کردند  
ششیدہ ام کہ در آخر عشرہ قرن ثالث عشر حلت فرمود۔

ابتدای خطبہ۔ الحمد لله الذی ہدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان ہدانا الله الخ۔  
تحفہ اثنا عشریہ بخط نستعلیق صاف بر کاغذ ہندوستانی بہ جدول طلا  
د لوح طلائی در آخر این نسخہ این عبارت است و نام نویسنده این عبارت  
را خراشیدہ اند عبارت این است۔

این نسخہ متبرکہ کہ ہیں کہ تالیف شد و در دار الخلافت شاہجہان آباد قریب صدر و پیر  
حسب کرویہ نویسیانید و بنظر مصنف قدس سرہ العزیز آوردہ صحیح واضح گنایند  
سہ صد و ہشتاد و ہشت ورق است بہ تقطیع کلاں مولوی سید احمد خان صاحب اور  
سی۔ اس۔ ای) جامع آثار الصنادیدی فرماید کہ اعلم العلماء افضل الفضلاء اکمل  
الکلماء شرف الافاضل فخر الامجاد والامثال افضل المرثین مولانا شاہ عبدالغزیز دہلوی  
جامع فنون کسبی و وہبی و مجمع فیوض ظاہری و باطنی بود و در علوم عقلی و نقلی  
و شرعی کامل داشت تحصیل علوم از حضرت والد خود نمود و در عمر پانزودہ سالگی  
فراغ کامل یافت بعد ازین کہ حضرت پدر بزرگوار مولانا بجاوار رحمت حق پیوستند  
مولانا تمکن مسند خلافت وی گشتند چونکہ باعث تشدد فرقه اثنا عشریہ تفرقہ  
خاطر جمال اہل تشن روادہ بنا بر التماس بعضی طالبین مولانا اورستوید کتاب تحفہ  
پر و اختد و از ثقات روایت این است کہ وقت تصنیف عبارت تحفہ ارشاد  
می فرمود و کتاب کہ حاضر خدمت می بودند حوالہ قلم می نمودند مجرب و با اعتماد حافظ

حوالہ بر مذہب کتب اثنا عشریہ می کردند عجب حافظہ قوی داشتند مقرر بود  
کہ در ہفتہ دو بار مجلس وعظ منعقد میکردند مردمان خواص و عوام مثل  
مور و ملخ برای سامت و عظمت انجمن می شدند و در سامت کلام معجز بیان مولانا حفظ  
وافر می برداشتند و رسنہ و وازوہ صد و چہل و ہشت ازین جہان فانی سفسہ  
آخرت فرمودند بعض از موزوں طبعان عصر تاریخ وفات مولانا تنظیم آوردند۔

حجت اللہ ناطق گو یا      شاہ عبدالعزیز فخر از من  
مہر نصف النہار و عرفان      مثل بدرین سرور ہمہ فن  
از سر لطف و حلم تاریخش      رضی اللہ عنہ گفت حسن

در ابتدای این کتاب تحفہ تاریخ وفات مولانا سنہ یکہزار و یکصد و سی و تہ  
نوشتہ و قطعہ تاریخ ہم بریں وال است مگر در آثار الفناوید کہ این قطعہ تاریخ  
ہم نوشتہ تاریخ رحلت مولانا و وازوہ صد و چہل و ہشت یافتہ تقرقہ تہہ سال  
است ممکن کہ غلطی کاتب باشد۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

ترجمہ فارسی کنز الدقائق نسخہ قدیم است در ۲۹۱ المکتوب شدہ  
بخط فارسی صامت صحیح تخمیناً سبت و چہار جزو در فقہ کتاب کار آمدنی است  
ملا نصیر الدین محمد بن جمال الازدی المعروف بالکرمانی دیگر بر احوال  
مترجم آگہی نیانستم۔

ابتدای کتاب۔ الحمد للہ الذی اوضح مناسج الشریعہ و الاسلام و اور و

سائل التکلیف لحد الانام الخ -

تمهیدات علی القضاة همدانی بنیادستعلیق بالقرء واضح تقطیع متوط  
بجدول شکر ف نسخہ قدیم تخمیناً بست جزو -

حضرت ابو الفضل عبداللہ بن محمد الملقب بعین القضاة اصل وی از ہمدان است  
باشیخ محمد بن حمویہ و امام احمد غزالی صحبت داشت - فقائل صوری و معنوی  
وی از تصانیفش می توان یافت - در لطائف اشرفی مسطور است کہ تصانیف  
وی ہم در عربی و ہم در فارسی است در تصانیف خود آنقدر کشف حقائق و شرح  
دقائق کرده کہ کم کسی کرده است - بسیاری کرامات و خوارق عادات نسبت  
بوی کرده اند در شاہ بحق و اصل و متوال گشت فرزین مدفن اوست  
ابتدای کتاب - ہذا کلام سلطان العارفين والا وليا قطب الاقطاب  
والاصفيار ترجمان الرحمن جلیس قبالبسجان -

بمیان فی اداب ترجمتہ الفتران نسخہ ناقص است  
محتوی است برودہ باب تخمیناً جزو ورق اول ہم ازین نسخہ رفته است -

ترجمہ امام نووی بحرف المیم تحت منہاج العابدین می آید  
تکملہ خلاصتہ المفاحشہ فی مناقب شیخ عبدلقاویر برکافند  
سنائی و جدول شکر ف جا بجا کرم خورده نسخہ قدیم است نام کاتب و سنہ کتاب  
ندار و تخمیناً پانزود جزو در فارسی است -

ترجمہ امام عبداللہ بن اسعد البیاضی البینی تحت مرآة الحبان بحرف  
میم می آید ابتدای کتاب -

سیکویداضعف العباد اصلح اللہ شانہ کہ چون کتاب خلاصۃ المفاجر فی مناقب  
شیخ عبدالقادر وجماعۃ من عظمہ الخ۔

ترجمہ مکارم الاخلاق بخط نستعلیق صاف و مجددول نسخہ دست دوم  
سنہ کتابت نہایت تخمیناً پچاہ جزو متن مکارم الاخلاق از امین الدین ثقتہ الامام  
ابو علی الفضل بن الحسن بن فضل الطبرسی است وی از خاریر علمای شیعی است  
ترجمہ امام مزبور تحت تفسیر مجمع البیان می آید۔

صاحب این ترجمہ علی بن طیفور البطانی از عمائر قرن حاوی عشر است بحسب  
استدعا ناسک شریعت میر علی شیرین عبداللہ بن میر عبدالکریم مازندرانی  
مکارم الاخلاق را کہ در زبان عربی بود علیہ ترجمہ فارسی پوشانید این ترجمہ  
مشکل است بر دو از وہ باب و در ہر باب چندین فصول است بیشتر سند  
این کتاب از کتب معتبرہ احادیث مذہب اثنا عشریہ است مترجم و پدر مترجم  
ہر دو صاحب تصنیف ہستند چنانکہ باین معنی درین کتاب جاہ ایراد کردہ و  
اقوال پدر خود را من وجہ الاستناد مترجم مزبور بعض جاہ داخل کتاب کرد  
ابتدای خطبہ کتاب۔

ای نام تو عنوان کتاب اخلاق وصف تو کتابہ رواق نہ طاق

ہر نسخہ کہ حدت نشود تاج سرش شیرازہ زہم بریزد اورا اورا راق۔

حدیکہ سزاوار شمار و رگاہ باو شاہ علی الاطلاق باشد از مابی بضاعتان  
کی آید۔ الخ۔

تحفہ الوزیر بخط نستعلیق بر کاغذ ہندوستانی تخمیناً پانزدہ جزو در نحو است



مولانا محمد عبدالحق خلیف مولانا افضل حق خیر آبادی است در علوم عقلیہ و ادبیہ  
 مبارک تمام دار و دوزین زمان از حضور نواب رامپور موظف شدہ بفارغ البالی  
 بیسری برو و تا تاریخ تسطیر این سطور کہ در سنہ ۱۲۱۰ ہجری واقع شدہ در شہر رامپور  
 طلبہ علم از نزدیک و دور از ذات کمال است و فیضہای برند۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

یا مالک۔ یوم الدین ایاک بنید و ایاک نستعین و فضل علی رسولک  
 الامین الذی بعث بالکتاب البین۔

تحفہ شاہی بخط نسخ محشی بہت ورق آخر نو خط است کہ در سنہ ۱۲۱۰  
 بجا بیت آمدہ بقیہ حصہ کتاب قدیم بہ اشکال صحیح این نسخہ در دست ملا محمود  
 جوینوری بود کہ ذکر جمیل ایشان تحت شمس باز غمی آید در فن بیت تخمیناً چہل  
 جزو بیت سلطان سعید نوشتہ و ازین سبب بہ تحفہ شاہی نامزد کرد۔  
 ترجمہ علامہ محمود ابن مسعود بہ حرف دال تحت درۃ التاج می آید۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

خیر المبادی ما زین بالمحمد لو اہب القوۃ علی حمدہ و شی بالصلوۃ علی بنیہ و عبودہ  
 و علی آلہ الطیبین الطاہرین الخ۔

تکمیل الایمان نسخہ بد خط در سنہ ۱۱۸۸ مکتوب شد در عقائد تخمیناً ۱۰۰ جزو ترجمہ  
 شیخ عبدالحق دہلوی بہ حرف الف تحت اشعۃ اللمعات گذشت۔  
 ابتدای خطبہ۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔



**نتیجہ اشباح تلویحات** بخط نسخ در دو مجلد از اول دو دور  
 رفتہ و نسخہ دیگر بسیار قدیم در ۳۵۳۵ مکتوب شدہ صرف طبیعی و الہی است تلویحات  
 از شہاب الدین مقتول است کہ ترجمہ اش تحت شرح حکمتہ الاشراف بحرف ثبوت  
 می آید۔ خواجہ سعد الدولہ بن صفی الدولہ المعروف باین کمونہ یہودست اہری  
 الاصل بود حسن خط و رعایت کمال داشت و ربند اورفت و اسحاق حکمت  
 و معالجت پروخت و شہرت تمام یافت روزی برسم رسالت من مثل امیر بندا  
 پیش ارغون خان رفت ارغون خان اورا پسندیدہ بہ منصب حیدارست  
 سرفرازی داد خواجہ فتح الدین کہ معاصروی بود و رسوخی پیش ارغون خان  
 داشت محسود سعد الدولہ شد تا آنکہ اجازت قتل وی در شب غزہ رمضان  
 حاصل کردہ در ۷۸۹ اورا بدرجہ شہادت رسانیدہ فحوای این شعر۔  
 بنگر کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان اماں نداد کہ شب را سحر کند  
 ہنوز دو سال بر نیامدہ بود کہ ارغون خان فوت شد امر اس وی سعد الدولہ  
 را باہ صفر ۷۹۰ بہ قتل رسانیدند صاحب حبیب السیر گوید کہ سعد الدولہ  
 ہموارہ در تخریب اہل اسلام می کوشید مگر عادت جلی او بود۔  
 ابتدای کتاب نستعین باللہ و اہب العقل من سلطانہ فی تخریر الفتن الخ۔  
**تشریح الافلاک**۔ نسخہ قدیم و محشی در فن ہیئت ثمناً وہ جزو و خرد و عربی  
 ترجمہ شیخ بہار الدین آملی بہ حرف کاف تحت کشکول می آید۔  
 ابتدای خطبہ۔  
 ربنا ما خلقت ہذا باطلا۔ سبحانک فقنا عذاب النار الخ۔

تعلیقات توہنی بر شرح طوالم بخط استعین حقی در آورده بلا  
جدول و لوح تخمیناً بست جزو دورقی از احسن رفته۔

مولانا معین الدین بن حسن بن محمد المتونی از اکابر علمائے زمان سلطانی  
ابوسعید بود۔ از محول علمائے است۔ پیوستہ اعلام نشر علوم دینیہ می افزاشت  
طلبہ از نزدیک و دور بحضور وی می آمدند و از تدریس وی افادہ می یافتند  
در عشر و سادس قرن تاسع رخت ازین جہاں بر لبست و در فرار چہل گزے  
مدفون گشت۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم الخ۔

تحریر اقلیدس بخط نسخ مع اشکال۔ نسخہ محشی بسیار صحیح و قدیم  
تخمیناً شانزده جزو بر پانزده مقالہ کامل۔

ترجمہ از زبان یونانی است کہ خواجہ نصیر الدین طوسی کردہ۔

ایضاً نسخہ ثانی نسخہ قدیم محشی تخمیناً نسبت جزو در ہر دو نسخہ نام  
کاتب و سنہ کتابت نیست۔

ترجمہ خواجہ نصیر الدین طوسی بکرت شین تحت شرح اشارات می آید  
ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي منه الابتداء واليه الانتها الخ۔

تکملہ شرح مذکورہ بخط استعین حقی در ۲۲ جزو در ۲۲ صفحہاں مکتوب  
شد تخمیناً سی گونج جزو۔

تذکرۃ البصیر یہ در ہیئت از خواجہ نصیر الدین طوسی است انفاضل شمس الدین محمد  
بن احمد الحقزی از تلامذہ علامہ سعد الدین تفسارانی است بر تذکرہ شرح  
ممزوح نوشتہ و این شرح بعد شرح عبدالعلی برجدی است کہ در ۹۳۲ھ  
باتمام رسانیدہ از علماء قرن عاشراست اولہ

تعالیت یا ذوالعرش الاعلیٰ و ما اعظم شانک و تبارک یا مبدء السموات  
العلیٰ الخ۔

**تخصیص المفتاح**۔ نسخہ بخط نسخ بسیار محشی و صحیح قدیم تخمیناً پانزودہ جزو خوش  
تقطیع و رشتہ بہ بقلم شیخ عبدالوہاب نصیر الدین محمد شبلی مکتوب شدہ نسخہ خوب است۔  
علامہ جلال الدین محمود القزوی بنی ابن مولانا عبدالرحمن ابن قاسم القضاة  
سعد الدین خلف قاضی القضاة امام الدین است۔ اول خطیب و مشفق بود  
بعد از ان ملک ناصر اورا تکلیف قضا داد۔ علامہ مزبور در خستیار و استیلا  
باقصی القضاة رسیدہ۔ امام یافعی گوید کہ عربی و عجمی و ترکی خوب میدانست  
و صورت زیبا داشت ہفتاد و دو سالہ سن عمر کرد و در ۳۹۰ھ ہجری بہ عالم آخرت انتقال نمود  
ابتداء خطبہ

الحمد لله على ما انعم وعلم من البيان الخ۔

**تنوير المطالع** بخط نسکلیق خفی در ۳۹۰ھ بخط عبدالرشید شوستری

مکتوب شدہ تخمیناً پانزودہ جزو بر جاشیدہ این عبارت است قابلمہاسن اولہ  
و آخرہ بقدر الامکان انا الفقیر الحقیر المرجو الی رحمتہ المعبود محمد رضا  
بن سیف الدین محمود الراوری الکراخی احسن اللہ تعالیٰ حالہما و مالہما

ترجمہ جلال الدین دوانی تحت حاشیہ جدیدہ مذکور شد  
ابتداء خطبہ

الحمد لله الذي اطلع من مطالع براين لوامع انوار اليقين وازاح بها ظلم الشكوك  
والاوهام عن آفاق النفوس المستعدين الخ -

تاریخ خاندان محمودیہ بخط نستعلیق بسیار پاکیزہ بر کاغذ حنائی بجدول طلا  
بالصویر بر ورق اول این نسخہ این عبارت است -

تاریخ ۲۶ - جمادی الثانی ۱۰۸۰ جلوس اشرف از نظر فیض اثر گذشت و بعضی  
مقدس رسید کہ داخل جمع ظفر نامہ شد بقیمت ہشت ہزار روپیہ و این تاریخیت  
کہ در عہد حضرت عرش اشیبانی مشتمل بر بعضی سوانح صاحبقران وغیرہ تالیفات  
خلافت عرش اشیبانی شخصی تصنیف نموده کہ نامش معلوم نیست و بر ورق دیگر از  
دست خاص صاحبقران ثانی شاہجہان است -

این تاریخ کہ مشتمل است بر بحال احوال حضرت صاحبقران گیتی ستان و اولاد و احوال  
آن حضرت و سوانح ایام حضرت عرش اشیبانی انار الہ بر بانہ تا سال سبت دوم  
در عہدہ دولت شاہ بابا تصنیف شدہ

حررہ شاہجہان بادشاہ بن جهانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ  
تخمیناً این نسخہ بقدر شصت جزو کلاں باشد - تصویر بیشتر کشیدہ مصوران مشاہیر کہ  
سبک ملازمت صاحبقران ثانی شاہجہان بودند ہست - و بیشتر ازین تصویر با  
بنایت بر کلف و صفاست این نسخہ طرفہ یادگار است و از تغیرات زمانہ  
باین حقیر رسیدہ -

تفسیر کتاب مالاناؤس تخمیناً پانزده جزو بخط نستعلیق مایفرا دست  
 که بنا بر خواہش راجہ پیاری لعل قلمی شدہ تفسیر پرور اشکال کردی کہ بہ توسط  
 موسوم ست نوشتہ۔ و آیں تعلیم است در میان کتاب اصول اقلیدس  
 و کتاب محبے بطلمیوس۔

الامام ابی نصیر منصور بن عراف بغدادی است کہ از کتب یونانی بزبان عربی  
 تخریر مالاناؤس نقل کرد و وی فرماید۔

کہ وحدت نہ نسخہ کثیرہ مختلفہ بعضہا غیر تام و بعضہا غیر صحیح۔ پس ترتیب امام این  
 بود کہ از جمیع نسخہ ہارفع اغلاط نمود و تکلمہ کتاب فرمود برای مطالعہ مجبلی تخریر  
 مالاناؤس را از کتب ضروریہ شمرده اند امام فرمود کہ از کبار فہم ثانی است۔  
 ابتداء

بعد حمد اللہ تعالیٰ والثناء علیہ بالیقین بہ والصلوٰۃ علی محمد وآلہ النخ۔

**تہذیب الاحکام** در دو مجلد جلد اول سا اول تا آخر کتاب الجہاد و در جلد  
 از قلم یوسف بن احمد بن صالح بن سعید البجرائی مکتوب شدہ تخمیناً یکصد جزو کلان و  
 جلد ثانی تا آخر کتابت نسخہ بخط نسخ صحیح محشی و معرب خیلی خوب نسخہ است ترجمہ  
 شیخ ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی تحت استبصار برف الف گذشت  
 ابتداءی خطبہ کتاب

الحمد للہ ولی الحمد و ستحمہ والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وسلم علیہما النخ۔

**تصحیح المناظر** نسخہ بخط نستعلیق صحیح معواشکال صحیحہ محشی این نسخہ در دست  
 صاحب جامع بہادر خانی بود تخمیناً بست جزو کلان۔

در علم مرایا و مناظر زبان عربی ترجمہ ملا قطب الدین شیرازی تحت درۃ التاج می آید  
ابتداء کے کتاب

الحمد لله نور الانوار و منظر عجائب الابرار و واهب السمع و الابصار و مکور المنہار علی اللیل  
و مکور اللیل علی المنہار۔ الخ۔

تحفہ ملکی بخط نستعلیق نسخہ پاکیزہ صحیح نام کتاب و مسند کتابت ندارد و پنج ورق  
جدید بغرض رفع نقص در اول بفرمایش جناب و الدم مرحوم نوشتہ شدہ

ترجمہ عمیون اخبار رضا است کہ جامع اش ملا محمد بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی است  
کہ ترجمہ اش تحت کمال الدین و اتمام نعمتہ می آید ملا علی ابن طیفور و ر عہد سلطان عبدالعزیز  
قطب شاہ ہمینی بودہ حسب الامر بادشاہ فرہور از عربی بہ فارسی نقل کردہ  
کتاب خوب است مترجم از اعیان قرنی عاشق است۔

ابتداء کے کتاب

چوں گلک سخن گوی با مداد و گلشن اخبار زبان بازکشاو  
بر طبق حدیث کل امر فی بال از حد آہی سخن آغاز بہناو  
تحفہ الابرار الملتقط من آثار ائمہ الاطہار بخط نستعلیق مایقار  
تخمیناً چہل و پنج جزو بہ تقطیع متوسط۔

ملا محمد باقر بن محمد تقی بن معصود علی المجلسی رئیس المجتہدین و خاتم المحدثین مذہب شاعشر  
است۔ صاحب کشف الحجب گوید کان امامانی وقتہ و زمانہ و انتہیت الیہ  
الریاستہ فی آدانہ جاسعاً للمیسن و الفضائل جلیل القدر عظیم الشان شیخ الاسلام  
فی دار السلطنۃ صفہان۔ رخصتاً فیہا بالریاستہ الامینیہ والد بنویۃ و امامانی تجتہتہ



اتحق صاحب نظر و وسیع بود مگر چنداں تعصب بکار برده که و ثوق بر روی ایتش  
 نمی توان کرد. علوم و مینیه از پدر خود اخذ نمود و در علوم معقول از شاگردان ابوالقاسم  
 فخر رسی است. تصانیف بسیار دارد و از جمله بکار الانوار است در سبب پنج مجلد  
 در علوم و مینیه و احوال معصومین علیهم السلام نوشته. صاحب کشف الحجب تحت  
 بکار الانوار تفصیل هر یک مجلد نموده بعضی از آن در نظر حقیر گذشته مگر در کتابخانه  
 نیست در سلسله هجری سفر آخرت پیش گرفت.  
 ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله الذی توحد بالملک - فلا تدله فی ملکوت سلطانه الخ -

تفسیر القرآن بخط نسخ مجددی بر کاغذ کشمیری تخمیناً چهل جزو نسخه صحیح نام مفسر  
 و اصل کتاب نیست مگر صاحب کشف الحجب نسبت این تفسیر بعلی بن ابراهیم بن اتم  
 ابی الحسن القمی کرده تفسیر با استناد و احادیث نوشته.

شیخ محمد بن علی بن ابراهیم از کار علمای شیعی است در ابتدای ایام بولایت  
 عراق آمده بسیاری علمای عراق را در یافت و پس از آن در سال هشت صد و  
 هفتاد و بعزم طواف بیت انداز راه شام توجه نمود و در اثنای راه بخدمت شیخ علی  
 بن بلال جزاری رسیده نامت یکماه بحضور وی بود و بعد از حصول سرف حج  
 بیت الله بدینار خود معاودت نمود و در مشهد مقدس رضوی سید محسن بن محمد  
 را در یافت و حسب ارشاد وی در ششمین هجری بر رساله زاد المسافرین که از تصنیفات  
 خودش بود شرحی نوشته و آنرا کشف البراهین نام کرده. در آخر عمر بعلی اهل سنت  
 هرات مناظرات و مباحثات داشت که صاحب مجالس در کتاب خود تشریحی از آن کرده.



شیخ مزبور از علماء قرن ناسع است۔

ابتدای خطبہ الحمد لله الواحد الاحد الصمد المتفرد الخ۔

تخریر فی الفقہ بخط نسخ مرتب در دو جلد نسخہ محشی و قدیم نام کتاب و سنہ کتابت نیست ہر دو جلد تخمیناً ہفتاد و پنج جزو باشد۔

الشیخ از اہد ابو العباس احمد بن فہد الحلی وی تلمیذ شیخ فاضل ابو الحسن علی و او شاگرد شیخ سعید کہ اورا شہید اول گویند ہست صاحب مجالس گوید کہ شیخ ابو العباس صوفی و مرتاض و صاحب ذوق و حال بود در اثبات مذہب اثنا عشریہ و ابطال دیگر مذاہب بسیار کوشیدہ صاحب مجالس گوید کہ شیخ سید مرتضی علم الہدی را در خواب دید وی شیخ را فرمود کہ کتابی تصنیف کن کہ در ان تخریر مسائل و سہیل طرق دو لاکل باشد و در اول کتاب بنویس الحمد لله المقدس بکمالہ عن مشاہیر المخلوقات انکشت اجابت بر ویدہ قبول نہادہ بہ تشوید تخریر پر و اخت و ہاں عبارت کہ بالامر قوم شد عنوان کتاب خود ساخت بسیاری از اکابر علماء شیعہ از شاگردان وی اند از انجملہ سید محمد بن فلاح موسوی و شیخ بن ہلال خزاری و شیخ بن علی بن عبدالعالم ہست صاحب کشف الحجب سال وفات وی ۱۱۸۰ یافتہ۔

تقویم الخو بخط نسخ مجدد و در ۱۱۸۰ از قلم شیخ عبدالرسول مکتوب شدہ ہر دو جلد کتاب خوب است معنی اللیبیب ابن ہشام ماخذ این کتاب است نام مصنف یافت نشد و نہ ذکر این کتاب جایی بلا حظ فقیر و را آمد خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي وضع اساس معارف العلوم الخ۔

توضیح الانور بالکح الوارده قد وقع شبهة الاعور در کلام و مناظره  
 بزبان فارسی بخط نسخ تخمیناً است و شش جزو سطرهای چند از ابتدا ضایع شد۔

نجم الدین خضر بن علی الرازی۔ وی از علماء شیعی است بیشتر اوقات در مشهد  
 بوده و این رساله را در سال ۸۲۶ هجری با تمام رسانیده و خود در ماه صفر ۸۲۶ هجری  
 این محنت سرا بخلو تگده دائمی آسوده

ترجمه کشف الغمّه فی معرفه الاممہ۔ در ابتدا دو سه اوراق کرم  
 خورده بخط نستعلیق شکست آینه با بقا رسنه کتابت نیست تخمیناً سی جزو  
 کشف الغمّه فی معرفه الاممہ بزبان عربی است۔

علامة ابی الحسن علی بن عیسیٰ ابن الفتح الاربعی از علماء مشاهیر  
 اثناعشری است تصانیف دیگر هم دارد در سال ۹۱۲ هجری صاحب کشف الحجب و فاش  
 نوشته کشف الغمّه در احوال امم از کتب معتبره شیعی است۔ این ترجمه گویند که

از ملا علی بن حسن الزرقاری که از وی تفسیر مسیحی به ترجمه انحواص بزبان فارسی  
 متداول است و وی در قرن عاشیر بودست مگردین کتاب کد امی خطبه یادکر

منبر جمعبست

ابتدای کتاب

چون عادت مولف آنت که اول نقل از طریق جمهور کند و بعد از آن از طریق اصحاب و بنا برین نظر

التصحیح مضمون التوضیح بخط نسخ نسخ صحیح تخمیناً چهل و پنج جزو در سال ۱۲۰۰ هجری  
 از قلم فتح الله بن احمد بن محمد امین مکتوب شده

الامام خالد بن عبداللہ بن ابی بکر بن خالد المازہری و

از بخاری و علمای راست ابن ہشام نخوی شرحی بر الفیہ ابن مالک نوشته و نامش اوضح المسائل  
 الی الفیہ ابن مالک کرده کہ باسم توضیح شہرت یافت بعد از وفات ابن ہشام از ہری  
 اور اور خواب دید کہ وی میفرماید کہ توضیح مرا مگر شرحی نویسی از ہری باین معنی در خطبہ  
 کتاب ایراد کرده و حسب ہدایت ابن ہشام بہ تشوید و تبیین این شرح پرداختہ حساب  
 کشف الطنون سنہ تصنیف این کتاب سنہ ۹۶۰ ہجری یافتہ و در آخر این نسخہ این عبارت است  
 قال و اتفق الفراع منہ یوم عرفۃ من شہور سنہ ۸۹۶ و تسعین و ثمان مایہ تقوۃ شش سال  
 واللہ اعلم - بعضی از اکابر و در حق از ہری فرماید کان الامام العلامة وحید و ہرہ و غیرہ  
 عشرہ وی رحمہ اللہ از انبامی قرن تاسع بودہ

ابتدای خطبہ کتاب

الحمد للہ المہم لتوحیدہ حمدًا مؤانیاً لمنہ الخ

تاریخ آگرہ بخط استعینق با بقرار بر کاغذ ہند و مستانی نام مصنف و نام کاتب  
 و سنہ کتابت ہجری یافت نشد - احوال مقبرہ شاہجہاں و قلعہ آگرہ و بعضی دیگر عمارات  
 بتفصیل تمام نوشتہ و پیمایش جمیع مدارج مقبرہ و دیگر تعمیرات کہ متعلق بہ آن  
 مقبرہ است مع جمیع اخراجات تیاری حوالہ قلم کرد و نسخہ ظاہر انو خط است  
 ابتدای کتاب

اور وہ اند کہ شاہجہاں با و شاہ غازی کشورستان عالیجاہ - الخ -

بنیان فی غم المغانی و البیان بخط نسخ قدیم از آخر و صفی  
 ضایع شدہ تخمیناً سی و پنج جزو -

الامام العلامة کمال الدین عبد الواحد بن عبد الخطیب زلمکانی بن عبد الکریم

ز ملکائی بن عبدالکریم بن خلف الانصاری الشامی الشافعی المعروف به ابن زملکانی صاحب  
مرآة الجنان مشہور ماہد کان ذکیا مریعا و افنون۔ در بعلبک و رس میداد  
و اکابر و اصاغ از وی فیضها برمی داشتند و رساله ہجری و رد مشق فوت شد  
ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی اشرقت به شام محامدہ فی سمار المعانی من شمس البیان النجم  
و بدور الخ۔

ترجمہ قطب شاہی بخط نسخ بر کاغذ عمدہ تخمیناً چھل جزو خوش تقطیع ترجمہ  
اربعین شیخ بہائیت و در تحریر ترجمہ چیز بطور شرح افزوده۔  
شیخ محمد بن علی بن خاتون العاطلی از اجل شاگردان شیخ بہائیت حسب  
ارشاد سلطان قطب شاہ بہمنی بہ تفسیر این ترجمہ پرداخت وی از مشاہیر علما  
قرن حاوی عشر است در سالہ ہجری وفات یافت۔

ابتداء خطبہ کتاب شمر۔

ای از تو حدیث معرفت را تبیین . وی ترجمہ و صفت تو تشریح بسبب  
تحفۃ المؤمنین بخط نستعلیق باقیہ از نسخہ صحیح محشی این نسخہ در دست  
بسیاری اطباء ہندوستان بودہ بیشتر خواشی برین نسخہ از قلم حکیم ازانی است  
و در آخر زمانہ در دست حکیم جمال الدین مرحوم کہ از عمدہ اطباء این شہر حکیم آباد  
در ابتدای قرن ثالث عشر بود مانده حالاً بفقیر رسیدہ ارثاً تخمیناً چھل جزو سفردار  
و قریب پانزودہ جزو مرکبات است کہ جلد تانی است مرکبات جلد اول  
تعلق نماید و نسخہ انو خط است کہ در عهد شاہ عالم مکتوب شدہ حکیم بد محمد تونہ

بن محمد امان ننگاوی اصل دی باز و پلم است و در عهد سلطان سلیمان صفوی  
 بوده صناعت طبابت اباعن جد و رخانندان کوی بود مثل تالیف مخزن الادویہ  
 کد امی کتاب دیگر و فارسی باین بسط و راویہ مفروضہ و وجود بنو تا اینکه  
 حکیم مزبور در سنہ ۸۰۰ ہجری بتالیف این کتاب پرداخت و از کتب قدما کہ ہلکی زبان  
 عربی بود سوائے اختیارات بدیعی کہ فارسیست این تالیف مفید حلیہ  
 وجود پوشید حکیم مزبور از مشاہیر اطباء قرن حاوی عشرت است۔  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

سبحانک اللہم یا قدوس و یا طیب النفس اتمم لنا النوار معزتك الخ۔  
 تذکرہ سوید یہ۔ بخط نسخ بلوچ طلائی بجدول شکر فی در سنہ ۱۰۳۳ ہجری  
 مکتوب شدہ تخمیناً چاہ جزو۔ علامہ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عثمان  
 الانصاری دمشقی الاصل ادب از ابن معطلی کہ ذکرش تحت محصول فی  
 شرح الفصول مذکور است، اقتذکر و طب از شیخ مہذب۔ صاحب  
 مرآة الجنان گوید و برع فی الطب و صف و فاق علی الاقران۔ خط خوب  
 فی نوشت و جزا میں تذکرہ تصانیف دیگر ہم دار و نو و سال عمر کرد تا اینکه در  
 سنہ ۹۰ ہجری درگذشت۔ صاحب کشف الظنون نسبت این تذکرہ میفرماید  
 و ہو کتاب مفید جلیل القدر جمع فیہ الادویۃ المفروضۃ علی ترتیب الاعضاء  
 و الامراض و العلل و ضم علیہ فوائد من مجربات غیرہ۔  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

استفتح بحمد اللہ و اشکر نعمتہ و افتتح بالصلوۃ علی سیدنا محمد و عشرتہ الخ۔



تذکرہ اولی الالباب فی الجامع لعجب العجاب بخط عرب نسخہ  
 پاکیزہ در دو مجلد تخمیناً چهل جزیرہ بہر دو مجلد۔ نام کتاب نیست و سزہ کتابت  
 ندارد مگر قدیم است۔ الحکیم شیخ داؤد بن عمر البصیر۔ مولدوی انطاکیہ است  
 در مصر توطن گزید۔ صاحب خلاصۃ الاثر گوید و ہوا الحکیم الطبیب المشہور راس الاطباء  
 فی زمانہ و شیخ العلوم الحکمیہ و اعجوبۃ الدہر۔ ابو المعالی در سائنات خود بسیار بہ  
 توصیف حکیم فرور طوالت کلام را راہ داؤد۔ ابو المعالی کہ حکیم را یافتہ بود از وی  
 نقل می کند کہ فی سمرمود کہ چون من بسن شعور رسیدم باعث وجع مقال  
 ریاست طاقت قیام و قعود نداشتم مگر بعد زمانہ ممتد شخصی محمد شریف بداد  
 من پرواخت کہ بجات یافتم۔ پدرش رئیس قریہ مرد بزرگ و صاحب کرم بود  
 چنانچہ رباطی بنا کردہ و اردوین و صاورین را طعام میداد۔ اخذ علوم از پدر خود و  
 بعد وفات پدر رخت بجانب مصر و قاہرہ کشید سفر ما کردہ و در ایام سفر  
 بسیاری مشایخ را دیدہ و روشق از ابی الفتح محمد بن محمد بن عبدالسلام و  
 بدر العزیز العامری و شیخ علاء الدین العاوی استفادہ یافت مرویست  
 کہ شخصی از وی در تحقیق نفس سوال کرد و در جوابش رسالہ مطول بلکہ تفسیر  
 کشید۔ و عادت مہوود بودی کہ در جواب مسائل علمیبہ بہ تحریر رسالہ می پرداخت  
 شعر ہم خوب می گفت صاحب کشف الطنون تاریخ وفات وی در شذرات ہجری  
 و صاحب خلاصۃ الاثر در شذرات ہجری یافتہ صاحب کشف الطنون نسبت تذکرہ  
 شیخ میفرماید و ہوتا لیف عظیم۔ این تذکرہ کامل در وجود نیست صاحب  
 کشف الطنون بریں رفتہ کہ بعضی حسب ذای کتاب مردمان تجارت پیشہ

به هند برودند و آنجا صنایع شد آنچه باقی است ناقص است۔

ابتداء خطه کتاب

سخانک مبدع مواد الکائنات بلا مثال سبقت النخ۔

ایضاً نسخه ثانی به تقطیع خمره و بمقدار نصف اول است۔

ایضاً نسخه ثالث چهارم مصر۔

تیسرے الوصول الی جامع الاصول بخط نسخ پاکیزہ مجددول بلوچ طلائی

تختیاً پنجاه جزو الحمد لله کہ بریں نسخہ از دست زمانہ آسیبی نہ رسیدہ شاید کاتب

این نسخہ برای خود نوشتہ در آخر این عبارت است "الحمد لله الذی وفقنی لاتمام

ہذا الكتاب التحلیل النفیس بعد صلوة العصر من نهار الخمیس لعلتہ ثامن عشر شہر

ربیع الاول من شہور سنۃ اثنان و خمسون<sup>۱۱۵۲</sup> و مائتہ بعد الالف من الهجرة

النبویة الی صاحبہا افضل الصلوة والسلام وانا افتقر عباد اللہ الیہ و احوحکم لہم

الاکثر فی العالمین ذنوباً و الا قبح اثار او الا شنع عیوباً و الا شد فی الباطل تہوراً

و احقر الخلیقہ بل لا شی فی الخقیقہ احمد بن صلاح الخولانی و فقہہ اللہ الصالح

الاعمال و ذالک بمرور ستہ ہجرتہ الایمان جراضعان المحبتہ بالملک المنان برسم

مالکہ الاخ المحب الکریم المسامح بلال محسن بن احمد راجح و فقہہ اللہ للعمل

الصالح و رزقہ اعلم الشریف و العمل بحیرتہ محمد وآلہ وانا اللہ اللہ تعالیٰ کل من

نظر فی ہذا الكتاب او قرنیہ ان يستغفر اللہ العظیم لثاویلہ و لجميع المؤمنین انہ ہو

العفور الرحیم۔ الامام الحافظ شیخ الاسلام خاتم المحققین ابو محمد عبد الرحمن

بن عمل الربیع الشیبانی الملقب بہ وجہہ الدین از کبار شوافع بود۔ وی در کتاب



بغیة المستفید باخبار الزید که از تصانیف اوست میفرماید که در مدینه زید بروز  
 پنجشنبه چهارم ماه محرم ۸۶۶ هجری ولادت یافت هنگام ولادت وی پدرش  
 حاضر بود و جد وی شیخ شرف الدین به تربیت وی پرداخت تا اینکه عمر او  
 سالگی رسید پدرش فوت شد و در متروکات پدری هشت وینار طلا یافت  
 و ابتدا اسرار از نور الدین فخری و کمال الدین زجاجی و شمس الدین خیری  
 و قاضی زین الدین برکی اخذ علم نمود و صحبت شیخ صالح شرف الدین رسید  
 مستفید شد و از حال خود علم قرارت و ادب عربی و حساب و جبر و مقابله و محاسن  
 و فرائض آموخت در ۸۸۳ هجری بار اول مشرف از حج بیت الله گردید و  
 بار ثانی در ۸۸۴ هجری احرام حج بسته از حج فارغ شد و در ۸۸۵ هجری  
 چون بقریه زید رسید از علامه زین الدین ابی العباس احمد بن احمد بن عبد  
 السرجی تحصیل علم حدیث فرمود و از اشاره استناد خود بقرض زیارت فقهاء  
 بنی هاشم رفت و فقهاء از بعضی مشایخ آنجا اخذ کرد و بار ثالث در ۸۹۶ هجری  
 از حج فارغ شده زیارت قبر شریف رسول الله صلی الله علیه و سلم در آنجا  
 و می انجامد مدینه منوره شتافت و بعد از زیارت چون در ۸۹۶ هجری بمکه معطر  
 باز آمد از حافظ عبد الرحمن سخاوی که ذکرش بجای خود می آید کلمه علم حدیث  
 نمود صاحب رحمت الله اویب کامل هم بود اشعار بسیار وارد و صاحب فخر السافر  
 گوید کان ثقتة صالحاً حافظاً للاخبار و الآثار متواضعاً انتهت الیه ریاسة  
 و الرحلة فی علم الحدیث و آخر عمر صاحب ترجمه تدریس حدیث و عبادت اشتغال  
 داشت تا اینکه در ۹۲۳ هجری بجزایر رحمت ایزدی پیوست صاحب کشف الظنون

سنہ وفات اور درشلہ ہجری و صاحب نور السافر سالک ہجری یافتہ۔ روایت  
صاحب نور السافر مقرون بہ صحت است چه پدر وی در سالک ہجری بخدست  
صاحب ترجمہ رسیدہ بود باین معنی در ذیل ترجمہ شیخ مزبور ایزاد کرده۔  
ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي ييسر الوصول الى جامع الاصول من حديث الرسول الخ۔  
تشریح الاعضاء بخط نسخ جدول تخمیناً بست و پنج جز بود۔ نشان مصنف یافت  
شد۔ و ورقی بعد ورق اول ازین نسخہ ضائع شد از مصنفات قدیم است۔  
ترجمہ قانونچہ ترجمہ فارسی است نسخہ نو خط با یامی بر اورم مولوی محمد  
اسمعیل خان صاحب مکتوب شدہ نام مترجم نیست تخمیناً پانزودہ جز تقطیع  
خود این رسالہ مرتب است بروہ مقالہ۔

تحفۃ الہیست بخط نستعلیق مایقار در فقہہ حنفی است مرتب بہفت باب  
عبادات و معاملات و ہم اختلافات ائمہ اربعہ بزبان متدیم اردو نظم کردہ  
تخمیناً بست و پنج جز و نسخہ کہنہ است۔ محمد امان قادری اصل وی از گورکھپور  
است بنابر القاسم راجہ علی بخش کہ بہ نام نامی وی علی گنج سیوان کہ از  
مصنفات ضلع سارنست الی یومنا شہرت دارد بتخریر و تالیف این کتاب  
پر فاختہ در سالک ہجری بانجامش رسانید چنانچہ خود مسینر باید  
در شہر اردو یکصد و ہفتاد سال شد تمام این نسخہ با عزو کمال  
این کتاب سبب اینکہ در زبان متدیم اردو دست خیلہ وقعتی دارد و تغیرات  
زبان از ہمچنین کتب بہ تحقیق می پیوند و صاحب ترجمہ از اعیان قرن ثالث عشر

ابتداء خطبہ

حمد ثابت مرندای پاک را ۴۰ نعت خوش آن سید لولاک را  
در بیان ابتداء کے کتاب بزبان اردو فرماید

پہلے حمد خدای کی کہو مومن جت لائے زانکہ سزا اس حمد کا کوئی نہیں بخیر خدا  
تحفۃ العالم بخط استعینق مایقرار در ۱۲۲۹ مکتوب شد تمہینا سبت جزو۔

سید عبداللطیف ابن ابی طالب ابن ابو عبداللہ سید نور الدین ابن نعمت اللہ  
شوسنری ست سید عبداللہ صاحب اظہار الحق عم حقیقی وی بود در ۱۱۹۰

وفات یافت صاحب ترجمہ در ۱۲۰۲ از ایران بہ ہندوستان افتاد و ہنگامیکہ در یر  
راور لکھنؤ منزل نمودند و سعادت علیخان رانچای اصف الدولہ شانندوی در

لکھنؤ بود بعد ازاں بہ دکن رفت و بواسیہ ابوالقاسم بن سید رضی صاحب  
بہ میر عالم بہادر آو کیت و بنام نامی وی این کتاب را مستثنی کرد تا اسیکہ در زمان

فتح علیخان قاجار بہ ہندوستان بہ ایران بازگشت۔ با شیر الملک کہ در حیدرآباد  
اختیار نام داشت صحبت صاحب ترجمہ بر نیامد و میخواست کہ از حیدرآباد برو

رود مگر خوف مشیر الملک نمی توانست کہ یکایک شقہ از فتح علی شاہ قاجار بنام  
وکیسن صاحب بہادر گورنر بمبئی در رسید و مرزا بوساطت حکام انگلشیہ

خلاصی یافتہ بہ ایران زمین برگشت۔  
ابتداء خطبہ کتاب۔

دکشن صغیری کہ عند لیبٹ سنان سراسے ظہر الخ۔  
توسیع علی جامع اصحیح بخط نسخ مجدد دل خوش تقطیع در ۱۲۰۳ ہجری مکتوب

شده در آخر این نسخه این عبارت است بلغ قرآنه و مقابله علی سیدنا  
 و برکتنا و شیخنا الشیخ الحافظ شیخ الاسلام عبد المعطی بن الشیخ حسن ابی کثیر المکی  
 الشافعی عطاء الله البقائریخ الاحد ۱۰ جمادی الاول ۸۵۲ هـ نام کاتب این  
 عبارت از دست ملا حسن شیبانی حبر اکبر که محسوس تحت عبارت ذیل  
 من الهیات السنه الشریفه لمولانا و سیدنا محی الدین ابی بکر سید عبدالقادر ابن  
 السید الشریف شیخ ابن عبداللہ العیدروسس... وی صاحب نور السافراست  
 که ترجمه اش بحرف نون می آید۔

الشیخ العلامة الحافظ ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن کمال الدین ابی بکر  
 بن محمد ابن ابی بکر عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن الشیخ الہمام المحضی المصری  
 الشافعی نام نامی وی عبدالرحمن و لقب وی جلال الدین و کنیت وی ابو الفضل  
 است۔ روایت کنند که وی روزی پیش قاضی القضاة عزالدین بن ابراہیم  
 الکلبانی رفت۔ قاضی مزبور پرسید کہ کنیت شما چیست فرمود کنیت ندارم  
 پس قاضی مزبور کنیت وی ابو الفضل کرد و بخط خود نوشت۔ ولادت علامہ  
 بعد مغرب غزہ جب ۸۲۹ ہ در قاهرہ رودادہ چون در شہر ہجری پذیر گزار  
 شیخ سفر آفرزت کرد شیخ کمال الدین ابن ہمام حسب وصیت وی بہ تربیت  
 و تعلیم علامہ پرداخت ہنگام تحصیل علامہ عمدہ الاحکام و منہاج النووی والعینے  
 ابن مالک و منہاج بیضاوی حفظ فرمود۔ در ہر دو سالگی علامہ بخدمت شیخ  
 الاسلام ابن حجر ہم رسیدہ ابتداء از شیخ سراج الدین عمر الوردی کسب علوم  
 فرمود و بعد ازین بجنوب بسیاری مشایخ عمر رسیدہ استفادہ یافنت



و در ۸۶۹ هجری از حج بیت الله شرف گشت و در علوم رتبه عالی یا صاحب انوار السامعین  
گوید ان فی الفقہ رتبه الشیخ سراج الدین السیفینی و فی الحدیث علی رتبه الحافظ  
ابن حجر و وصل مصنفاتہ بخالف - مصنفاً - علامہ صاحب زهد و روح پرور و ترک  
دنیا گفته انزو اگزین - و از وی کرامت با بظهور آمده شیخ علامہ زکریا ابن الشیخ  
العلامہ محمد الشافعی گوید -

علی ورقہ بخط السیوطی و فیہا انہ اجتمع بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القفۃ مرات  
علی سبعین مرات صاحب نور السافر نسبت این کتاب فرماید و ہو تعلیق لطیف  
علی البخاری و درین شکی نیست کہ ہمیں نسخہ در دست صاحب نور السافر بود  
بالجملہ علامہ منور روز جمہ و وقت عصر نوزد ہم جمادی الاولی ۹۰۰ ہجری داعیہ  
حق را بیک اجابت گفت در جامع افاریقی تحت قلعہ بروی نماز کردند و شہرتی  
باب قرافہ دفن نمودند و در مرض الموت سہ روز بود کہ وفات یافت -  
ابتداء کتاب -

يقول سيدنا الشيخ الامام العالم العلامة حافظ العصر عبد الرحمن ابو الفضل حلال  
بجل سيدنا الشيخ الامام العالم العلامة كمال الدين السيوطي -  
از آنکہ این نسخہ به تصحیح شیخ الاسلام عبد المعطی آمده بود پس ذکرش  
انجام حاصل کردم -

الشیخ الفاضل المحدث عبد المعطی بن شیخ حسن بن شیخ عبد اللہ المغرب  
بابی کثیر الکلی ثم المحضی ولادت با سعادت و می در ششادہ در مکہ معظمہ رود و  
وہاںجا نشو و نما یافتہ و بخدمت جماعتی از علماء رسیدہ و بسیاری علوم عمیق

و منقول اخذ کرده آخر عمر به سندا افتاد و در احمد آبا و مسکن گزید وی رحمت افند  
 علیه صبح بخاری از شیخ الاسلام زکریا انصاری سماعت فرموده و وی از حافظ  
 ابن حجر و پدر صاحب لوز السافر از شیخ مزبور طلب علم نموده چنانچه باین معنی  
 شیخ عبد القادر در نور السافر ایراد کرده فاضل مزبور صاحب تصانیف است  
 از جمله کتاب اسرار جمال بخاری از دست شیخ در عمر هشتاد و چهار سالگی  
 ماه ذیحجه ۹۰۹ هجری در احمد آبا و سفر آخرت نمود

**تذکره الکمالین** - نسخه بسیار قدیم است و خط عجیب دارد

علی بن علی طیب مشهور است در صناعت کحل و در علاج امراض عین معتبر و  
 مستند بوده - تذکره الکمالین کتاب وی مشهور است - صاحب عین الالبنا  
 نسبت کتاب وی گوید هو الذی لا بد لکل من یعانی اصناعت الکحل ان یحفظه  
 و قد اقمه الناس علیه دون غیر من سایر الکتاب الذی قد اقمه فی هذا الفن  
 و کلامه فی اعمال صناعت الکحل اجود من کلامه فی ما یعلق بالامور العلمیه و فاته  
 وی در کتب چهار صد و چند رو اوست -

**توضیحی است** - بخط نستعلیق با بقره تقطیع کلام تخمیناً سنی جزو در سنی  
 مکتوب شده شرح قانون شیخ است بزبان عربی -

سید بدرالدین الگازر دنی - وی طیب فاضل و عالم کامل بود شرح  
 وی بر کلیات قانون است صاحب کشف الظنون گوید که وی  
 از تالیف شرح در ماه ذیحجه ۹۰۹ هجری فارغ شد و سن وفات وی یافت نشد  
 اگر وی از اطباء مشاهیر قرن نهمین باشد -

ترویج الارواح من علل الاشباح - بخط نسخ یا یقیناً تخیماً چاه و سه

خزوبه تقطیع متوسط در سال ۱۳۰۰ هجری مکتوب شده

از حکیم الفاضل حکیم الدین محمود تبریزی - در عهد شاه فرزند شاه مرزا ابود و این تصنیف منام  
نامی مولانا جلال الدین لطف الله ابن سعد الله و الدین الفاروقی که یکی از مصنفین  
شاه فرزند ابود نوشته و آنچه ضروریات علم طلب است هلی و ایل کتاب کرده  
حکیم فرزند اراغیان قرن نهم است و این کتاب بزبان عربی است -

ابتدای کتاب - الله احمد علی ان جعلتی بقدرته طالباً لمعرفه ما هیتموا لیه الارکان الخ  
تاریخ ماجری للسلطان العوری مع السلطان ابن  
سلیم ابن عثمان -

خط عربی در سال ۱۳۰۰ هجری مکتوب شده

شیخ اسمدین زینبیل الرمالی المحلی - وی از اکابر عهد سلطان سلیم  
بوده سال وفاتش یافت نشده -

ابتداء خطبه -

نیزه رساله شملت علی ما وقع له لانا السلطان الاعظم و الخاقان  
المعظم مالک رقاب الامم -

تاریخ سلاطین آل بعض موالی الاروام

خط نسخ نثری قدیم است احوال و در زمان نالیید آل عثمان از ابتدای  
۱۲۶۹ هجری تا ۱۲۷۹ هجری نوشته نام مصنف نیست لهذا الخط  
بعض موالی الاروام گفت شد کتاب فخریت تخیماً



پانزده جزو -

ابتدای خطبہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم  
والا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و بعد فان عثمان بنی کلابی لذل

یہ و جد آل عثمان النخ -

تذکرہ شعرا رکعت گویان - بخط نستعلیق مایقر نسخہ قدیم

است تخمیناً چہل جزو و غالباً شصت و چہار سال است

کہ مکتوب شدہ -

حکیم میر قدرت اللہ خان قاسم تخلص از اکابر زاد ہمای دہلی ست - بامولانا فخر الدین

و بلوچی اعتماد وافر و آشتہ و از مریدان حضرت ایشاں ست عمر طویل یافتہ در سنہ ۱۲۵۴

در دہلی فوت شد صاحب گلشن بخار فرماید کہ تذکرہ در حال ریختہ گویان نوشتہ کہ

بلا حفظہ نرسیدہ این تذکرہ را فقیر ضبط نمود و دیدم انتخاب خوب دارد و مگر در تحریر احوال

شعرا چنداں نہ کوشیدہ صرف بندی از احوال شعرا عصر خود حوالہ قلم نموده بہر حال

نظر بر جمیع مراتب کتاب تذکرہ خوب است - ابتدای خطبہ کتاب بیان فصاحتان کہ نظام

جوابہ الفاظش نہت افزای قلوب جان فرسودگان بیدار نماید عظمیت و جلال النخ -

تذکرہ مصحفی - بخط نستعلیق مایقر از تخمیناً دو جزو بہ تقطیع حسن و

بیشتر احوال شعرا فارسی گویان مترن ثانی عشر است و احوال بعضی

کہ در اسبتدار مترن ثالث عشر بود و مذکورین تذکرہ مختصر نوشتہ -

ایں تذکرہ کتاب جداگانہ از تذکرہ ہمسے دیگر است کہ

که در احوال اردو گویمان نوشته ترجمه مصحفی به حروف

ابتداء خط کتاب

اول که زبان سلسله صبنانی کرد از سلسله طرفه سخن رانی کرد

یعنی که از حسد حق چو چید عسناں زور و رنعت و منقبت خوانی کرد

تاریخ طبری - این جزو ثانی عشر تاریخ مذکور است از ابتدای سلسله هجری

تا سلسله هجری به ترتیب سنوات تخمیناً بست و پنج جزو به تقطیع متوسط تاریخ

کتابت این نسخه نیست مگر روش کتابت همان است که در قرن پنجم و ششم

بود این نسخه در دست مرزا محمد معتمد خان این محمد خان حارثی مالگیری

بوده نسخه صحیح و پاکیزه طرفه یادگار زمانه است -

ابو جعفر محمد بن جریر بن بزید بن خالد صاحب تاریخ در سلسله هجری در طبرستان ولادت

یافت صاحب منظر الانسان گوید که وی خود مجتهد بود و تقلید کسی نداشته ابو

اسحاق شیرازی در طبقات الفقهاء از جمله مجتهدان ذکر میکند امام یافعی در مرآت

نسبت وی فرماید کان امامانی فنون کثیره منها التفسیر والحدیث و التاریخ

و غیر ذلک و له مصنفات لیس فی فنون عدیده بدل علی لغته علمه و غزارة فیه

و کان لغته فی نقد و تاریخ صاحب منظر الانسان نسبت تاریخ وی گوید

که تاریخ او صحیح ترین تاریخ است در بغداد در سلسله هجری وفات یافت

در منظر الانسان مسطور است که در مصر سگی بر قبر وی داشت نوشته اند که

قبر ابو جعفر طبری مورخ است مگر این صحیح نیست - در اعتبار این نسخه این عبارت

است من مملکات العبد الضعیف الراجی الی رحمة ربه المنان مرزا محمد

ختم اللہ بالاسن والایمان و بر صفاً حسنہ این عبارت نوشته یافتیم قہداً بمطالعہ  
 مذاکرتی نسخہ الشریفہ دایماً لما لک بطول البقار و علو الارقار الیقین المحقیر الراجی خوالہ  
 الباری محمد بن محمد الشہیر باعسکر اللاری مولداً و الملکی موطناً و الشافعی مذہباً  
 و کتب ذالک فی یوم الاحد ثالث عشرین شہر ذی قعد الحرام عام  
 ثمانیہ و خمسین و تسعماتہ۔

این نسخہ ہدیہ است باین فقیر از کرمی مولانا مولوی صدر الدین الیہاری البرودالی  
 دی انا کا بر زادہ آن دیار است و ریاست در خاندان ایشان اباعن جدی آید  
 مولانا عبد العالی کسب العلوم در مدرسہ جد المجتہد حضرت ایشان بوظیفہ شانزدہ ہزار  
 سالانہ معین بودند۔

تمویر المنار۔ بخط نستعلیق مایقرا صحیح واضح در ۱۲۲۲ ہجری مکتوب  
 شدہ تقطیع کلاں تخمیناً سی ہسزود۔

ترجمہ مولانا عبد العالی کسب العلوم بحر من فائحت فاتح الرحمن می آید  
 ابتدا خطہ کتاب

الحمد لله الذی حکم اصول الشریعۃ العزرائخ۔

تحقیق فی شرح منتخب فی اصول المذہب المشہور جسامی  
 بخط نسخہ نسخہ پاکیزہ خوش تقطیع سی و شش جزو از کتاب خانہ محمد عابد  
 عالمگیری است نام کاتب نیست۔

مولانا عبد العزیز بن احمد البخاری صاحب تصانیف عالمیہ و از شاگردان عم خود  
 مولانا محمد بن محمد بن الیاس اللیمیری۔ دی از مشاہیر علماست و تصانیف بسیار

وارو در ششمین ہجری رفت سفر آخرت نسبت -

ابتداء خطبہ کتاب -

الحمد لله الذي مهد مسابلي الاسلام النخ -

تخفة الانام في وقف الهجرة لخمرة ومهاجر سالو وكر  
در فن قرأت زبان عربی تخمیناً پانزده جزو در سال ہجری مکتوب شد  
نام مصنف یافت نشد و رسالہ منسوب بہ شرف الدین احمد الشافعی الازہری  
است - ترجمہ ازہری ہم بہ نظر نہ رسیدہ -

ابتداء تخفة الانام

الحمد لله قدرته القاطنة حجة - العالمة كلمة السابقة -

ابتداء رسالہ دیگر -

الحمد لله الذي قبض العلم ائمة النخ -

ترجمہ الف لیلہ - تا حد شب - بخط تعلق تخمیناً در جزو  
در سال ہجری بحیات مترجم منقول شدہ -

مولانا اودھ الدین - اصل وی از قصبہ مردم خیز بلگرام است در لکھنؤ نشوونما

یافتہ - در عهد محمد علی شاہ بہ ترتیب نفائس اللغات پرداخت و کتاب

مذکور در سال ۱۲۵۴ ہجری در لکھنؤ طبع پوشید کتاب مذکور معیار کمالات

مولانا مزبور است - بزمانیکہ در لکھنؤ اقامت داشت بفرمایش بعضی از

اعزہ شہر بہ ترجمہ الف لیلہ مشغول شدہ تا بہ یک صد شب بہ اختتام رسانید

در زمانہ حسن مثل وی ادیبی کمتر بودہ از اعیان قرن ثالث عشر است -

ابتداء سے کتاب۔

نباشیکہ رخسار افسانہ را چنگونہ بیاراید و شکریکہ بہ خالہا سے نقاط عبیریں و کاکل  
مشکیں سلطور غدار صفحہ رار و کوش غدار ماہ رخشان ساز و مصوری را سزا است الخ  
تذکرۃ الواقعات ہمایونی۔ تاریخ مختصر است در احوال ہمایون در شکلہ  
بایار فقیر مکتوب شدہ

محمدی این واقعات اکبر جوہر کہ آفتاب چایون پادشاہ بودہ است وی  
از زمان شفقولیت خود تا وفات ہمایون پادشاہ در ہمہ حالات و جمیع اوقا  
بخدمت حضور صمدی شاہ قیام نمودہ و آنچه درین تاریخ نوشتہ ہمہ چشم دید  
اوست مصنف این کتاب در ابتداء عہد اکبری فوت شدہ تاریخ مختصر است  
در ہفت ہفت جزو ۱۲۔

ابتداء سے خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة على ارسوله محمد وآله واصحابه اجمعين۔

بسم خدا و نعمت رسول۔ بشنو این قصہ را بسبع قبول

تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب۔ بخط نسخ پاکیزہ خوش تقطیع

تجربہ نایب جزو زبان عربی است منقسم بر دو حصہ و در حصہ اول آیات  
ناسخ و منسوخ و در حصہ دوم احادیث ناسخ و منسوخ نوشتہ۔

انام ابوالفرج عبدالرحمن بن ابی احسن المعروف بہ ابن جوزی الملقب بہ

جمال الدین۔ علامہ عصر و امام وقت و در حدیث و وعظ بود۔ در فنون متنوعہ

تصانیف بسیار دارد و جمیع تصانیف وی نزد ارباب علوم بیشتر مستند است



نسب وی بحضرت صدیق رضی اللہ عنہ میرسد۔ صاحب منظر الانسان گوید کہ مدت  
 عمر خود امام مزبور تراشش قلم نامی خود را که بدان حدیث می نوشت جمع میکرد چون  
 وقت آخر علامه رسید وصیت کرد که همان تراش قلم ما که فراهم شده است بخواص  
 بیستم سوختنی در گرم کردن آب غسل وی بکار برند چنانچه بعد فوت وی روایت کنند  
 که بهمان روش آب غسل را گرم کردند بسیار لطیفه سنج و بذله گو بود و در عطا  
 پاسخها نغز میداد۔ گویند روزی شیعه و سنی بروی گرد آمدند پرسیدند  
 که در میان خلیفه اول و چهارم افضل کیت جواب داد من کان نتمم فی مینه۔  
 در میان هر دو جماعت منازعت افتاد یک فرقه برین بود که مراد از ابی بکر است  
 رضی اللہ عنہ و دیگر برین مجاوله میکردند که مراد از علی است رضی اللہ عنہ۔ ولادت  
 صاحب ترجمه تقریباً در سنه ثمان و چمنش مائت و بروایتی سسه عشر و خشت مائت  
 و وفات وی در شب جمعه دوازدهم ماه رمضان ۵۹۶ هـ در وادود۔  
 ابته ا حصه اول۔ الحمد لله علی التوفیق والشکر علیہ علی التحقیق الخ۔  
 ابته ا حصه دوم۔ الحمد لله الذی اکرمنا بمحمد صفوته و جعلنا من علماء امتیه۔  
 ترک بابری۔ بخط نستعلیق نسخہ پاکیزه و قدیم در سنه ۸۲۰ هـ در کتب مشهوره  
 به جدول و لوح طلائی است۔

ظہیر الدین محمد بابر باو شاه بن عمر شیخ مرزا تبارخ ششم محرم ۸۸۸ هـ بمصر ولادت  
 یافت۔ سلطنت خاندان تیموریہ را در ہندوستان وی بنا نهاد و سلطان  
 ابراہیم در سواد پانی پت در جنگ بمقابلہ وی کشته شد و در اناسنگہا با چند  
 شمشک و گنک از زور بازوی وی شکست یافت۔ در دہلی چہار سال و نہ ماہ



سبت و نہ یوم سنا آرای سلطنت بود روز و شب ششم جاوی الاولی  
 را ہی ملک بقا گشت اول لغش اورا اورباغ نور افشاں واقع سوا او اکبر آباد تا  
 شش ماہ امانت نہاود بہ کابل بردند و فنشش کردند واقعات خود را در زبان  
 پختانی ترکی نوشتہ بود۔ عبد الرحیم خان خانان در عہد جلال الدین محمد اکبر پادشاہ  
 از ترکی بفارسی نقلش کرد و این ہمہ ترجمہ اوست نسخہ بسیار کباب است۔  
 عبد الرحیم خان خانان محتاج بہ نشان وہی نیست۔ آثار رحیمی کہ عبد الباقی نہاوندی  
 بنام نامتیش نوشتہ و جمیع احوال و محاسن وی در اں داخل ساختہ و لیل  
 سرین بر فضائل و کمالات وی تا بقای کتاب باقی است۔ الحق در ہندوستان  
 مثل عبد الرحیم خان خانان متصف بہ چندین صفات کثر در وجود آدہ باشد۔  
 ابتداء کتاب۔

در ماہ رمضان سنہ ہشت صد و نو و نہ در ولایت فرغانہ در دو آزدہ  
 سالگی پادشاہ شدم ولایت فرغانہ از اقلیم پنجم است الی آخرہ۔  
**تقریب التہذیب** بخط نسخ نسخہ قدیم محشی اصغر کہ معتبرہ مکتوب  
 شدہ و آنجا مقابلہ شدہ در آخر سنہ کتابت نیست تخمیناً سی و پنج جزو۔  
 ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الذی رفع بعض خلقہ علی بعض درجات مہینہ الخبث والطیب بالادل  
 والسمات۔  
**تلخیص تخریج ہدایہ للذریعی**۔ بخط نستعلیق واقع تخمیناً سی و سبزو نام کتاب  
 سنہ کتابت ندارد۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله على التوفيق الى الهداية وسلوك طريقه اهل الهداية۔

ترجمہ حافظ ابن حجر تحت تقریب گذشت۔

التحفة شرح طب بنوی۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ در سنہ ۹۳۲ مکتوب

شدہ ترجمہ یحییٰ بن ابی بکر العامری الشافعی بجزء با تحت بیچہ المماثل گذشت

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله خالق الاجسام وبما يعرض لها من الالم والضرر۔

تحفة المذاكرين بعدة الحسن المحصين۔۔ بخط عرب۔ این نسخہ ہم بحیات

مصنف مکتوب شدہ در سنہ ۱۲۳۵ تالیف شد و کتابت این نسخہ در سنہ ۱۲۴۶

ختم تمام یافت این نسخہ ہم بر مولف عرض شدہ۔ تخمیناً چارہ جزو بخط باریک

در آورده ترجمہ شوکانی تحت نیل می آید۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي جعل ذكرا عدة للمتقين ليتوسلون بها الى الله ربنا و

الدين۔

تحفة الاحسب ارعلى اور المختار۔ بخط عرب سہ پاکیزہ خوش قطع

است نام کاتب و سنہ کتابت نیست بت و پنج جزو تخمیناً۔

الشیخ ابراہیم الجلبی حنفی مذہب است۔ دیگر بر احوال وی وقوف نیاستم

شاید از علمای مشرین ثانی عشر است۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة على نبيه سيدنا محمد خير خلقه اجمعين -  
 تيسير القاري شرح صحيح بخاري - مرتب در چهار جلد بکلیت تفسیراً  
 بکشد و چاه جزو باشد نسخہ بخط ہندوستان است ما بقرار - ترجمہ مع شرح  
 فارسی صحیح بخاری ست بروش اشعۃ اللغات نوشتہ - ترجمہ شیخ نور الحق  
 تحت مشرع عین العلم می آید -  
 ابتداء خطبہ کتاب -

الحمد لله الذي لم يزل عالماً قديراً الخ -  
 تفسير بحقائق - بخط پاکیزہ بجدول طلائی بر کاغذ خان بالیغ تا سورہ  
 ذاریات است - این نسخہ بحالت خود ناقص نیست تمقیوان گفت کہ تا نصف یا آخر  
 رسید یا ہمیں جا منقطع گشت - تفسیر بذاق متصوفین است -  
 خطبہ کتاب -

الحمد لله رب العالمين والصلوة على محمد وآله الاكبرين الخ -  
 تعلیق الانوار علی در المختار و رسد جلد بخط عرب نسخہ در قریب زمانہ  
 مصنف مکتوب شدہ یا اصل مصنف است -  
 الفاضل عبد المولی ابن عبد اللہ تلمیذ سید احمد آفندی الطحطاوی است آغاز تالیف  
 این کتاب شب چہار شنبہ است و پنج ذی حجہ ۱۲۳۲ لکھنؤ و تاریخ سوم  
 جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۳۸ لکھنؤ با تاملش رسانید - این حاشیہ بطور متممہ  
 طحطاوی است تاریخ وفات وی رحمتہ اللہ یافت نشد  
 ابتداء خطبہ کتاب -

الحمد لله رب العالمين مرزبى الخلاق بالانعام المبين - هر سه مجلد تخمیناً  
قریب یکصد حسرت است -

## حرف المشاء

ثمرات الخیرات فی الصلوة علی خیر البیئات مختصریت  
تخمیناً چهار جزو بخط نستعلیق صامت نسخه محشی صحیح -  
در فضایل در دو دست و احادیث از صحاح ستہ در فضیلت در دو نقل کرده  
محمد حسن بن محمد محسن الحسینی از اواخر قرن حاوی عشرت  
ابتداءئے خطبه -

الحمد لله الذی ذی الطول والانعام والصلوة علی حبیبہ ورسولہ محمد خیر الانام

## حرف الحسم

جام جم نسخه خوش تقطیع بخط ولایت کاغذ خان بالیغ تخمیک سناذریب  
پانزده حسرت و باشد با این که سنہ کتاب نیست مگر نسخه قدیم است کاتب  
اصیل الدین ظاہر اکاتب این نسخه ہم ہاں کس است کہ آتخاف قطعاً  
ابن یمن نوشته فقط

شیخ اوحدی مراغی قدوہ اولیائی و ہر وزبده ان کی یاد ہو، جس سے کہ از شیخ  
اوحدا الدین کرمانی ریافتہ و از این جہت اوحدی تخلص نموده عمل و سے از  
مراغہ تبریز اشرد و اصغہا ان زلیست مسکد و مرقدش و مراغہ تبریز تارخ و فاس

و آنکه در سینه یافته در مثنوی بیج سلطان ابوسعید و خواجه غیاث الدین وزیرش  
پروا خسته.

سربیت مثنوی قیل هو الله لاز قدرت قال به من الحمد و ایماستعمال -  
جاریت نامه سه مجلد چاپه بلی که در ۱۸۳۶ هجری چاپ شده تخریب نامچیل  
بزاره بیت باشد محتویست بر فتوحات انگلشیه از آغاز ایام اشیان تا فتح پونا  
که در ۱۸۱۸ هجری عیسوی واقع شد ملا فیروز بن ملا کاوس از فرقه آتش پرستان  
صاحب جامعیت و قابلیت سرداران بود در ۱۸۰۶ هجری صاحب فرمایش از نیل  
جوتیه تهرن و نکلن معاتب گور زبیدی فتوحات دولت انگلشیه را بلسک نظم  
کشیدن آغاز نمود و بار انجام این محکم بر دوش خود نهاده در اتمامش تا ۱۸۳۰ هجری  
کوشید که ناگاه اجل در رسید و هنوز کتاب ناتمام ماند چون ترقی دولت  
انگلشیه از زبان جارج سوم بود این تصنیف خود را جارج نامه نام نهاد و الحق نظم  
خوبیت در سلامت دروانی و نشست الفاظ و او شاعری داده اقتضای این  
مخبره در آغاز و در ابتدا \* بود بیگمان نام پاک خدا  
جام بهم نسخه ولایتی کاغذ خان بالیغ کبک دول طلاء بخط شیرین تخریب  
ده جزو کاتب از اظهار نام خود مستغنی است و سینه کتابت هم نه گاشته ظاهر  
نسخه قدیم است جام جم که بالاند کور شد از او حدی مراغه است صاحب تذکره  
غرفات او حدی مراغه را مداح سلطان ابوسعید خان یافته که از مثنویس بهم  
ظاهر درین مثنوی صریح است یک شعر مشعر حمد و نعت است و بگرمی لفظی تعلق  
بایش دولت ندارد این جام جم از آن او حدی کرمانیست شیخ ابو حامد او حد الدین



کرمانی از اکابر اولیاء بنات کامل و واصل است از مریدان شیخ الاسلام شهاب الدین  
 سحروردی رحمتہ اللہ علیہ بوده مستنصر باللہ خلیفہ عباسی معتقد او بود گوید شیخ  
 حسینی سادات و شیخ عراقی اربعینی داشت ہر ایک ازین بزرگوار ثلاثہ در  
 ایام چلہ نشینی تفسینی در وجود آوردند سید حسینی زاد المسافرین و مولانا عراقی  
 لسعات و شیخ مشنوی جام جم او صدی صاحب تذکرہ گوید کہ کلامش منی بر مغز  
 معارف است و بیانش موثر از سنگ زخارف شیخ فیض صحبت حضرت  
 محی الدین عربی صاحب فتوحات ہم یافتہ در شہر قونوبہ در سنہ ۷۰۲ ہجری  
 حق پیوست سر بیت مشنوی۔

عبد حمد را وقت بنی می نگار و تلم ز ستر خیفہ  
 جام جمہاں نماندہ بخط تعلیق کتب از دست مولف کتابت  
 در سنہ ۸۰۰ ہجری بقلم آمدہ تخمیناً چهل جزو شد و حکیم مظفر حسین النخاطب بیمارخان  
 المتخلص بوصفی ابن عبد الحمید بن القاسم الہرودی از اکابر نثرن ثانی عشرت  
 در سنہ ۸۰۰ از جمع این تالیف کہ محتویست بر اقسام کلام و روزگراعیان و احوال  
 سلاطین پر دستہ۔

اول خطبہ کتاب۔

اقتباس سخن سخن سنجان کبیر صلح شایان الخ۔

جام جمہاں بنابر شاد والد مرحوم فیروز زندا حمد المتخلص بصغیر بگرامی الاصل  
 از نسخہ کہ در دست مرحوم فداسن خان صاحب بودہ نقل برداشتہ شد مجلی است  
 از حال شایان سلف و سلاطین خلف کہ در جلد اول مجلد ثانیہ ترتیب دادہ



واقعات ضروریہ و اصل ساخت سبہولت تمام در نظری سال ولادت و جلوس  
 و وفات وغیر ذلک نسبت ہر یک بادشاہ ہندوستان می توان یافت مولوی  
 سید احمد خان بہادر (سی۔ ایس۔ آئی) جناب مولانا از سعادت رفیع الدین  
 حسینی ہروی الاصل ہستند جنہمین سید مزبور در زمان اکبر بادشاہ  
 از ہرات وارد ہندوستان شدند و از زمان اکبر تا عہد عالمگیر ثانی آباد  
 حضرت سید مشارالہی بہمدلسہ جلیلہ شرف امتیاز داشتند خواجہ فخر الدین  
 احمد خان بہادر جد ماوری سید مزبور از قبتل گورنمنٹ انگلشیہ بہارت  
 پیش شاہ ایران رفتند و مہمی کہ داشتند با حسن وجوہ بانجام رسانیدند  
 جناب سید در سلطنت انگریزی اول منصف شدند و زان بعد رفتہ رفتہ بہ  
 صدر الصدوری رسیدند و بجاہوی بعضی خدمات از خطاب (سی۔ ایس۔ آئی)  
 شرف امتیاز یافتند و درین زمان از گورنمنٹ انگلشیہ وظیفہ معینہ کہ آنرا  
 پیشکش گویند می یابند و تمامی اوقات شریف خود را در خیر اندیشی اہل اسلام  
 وقف فرمودہ جمع محاصل خود را در اموریکہ نتیجہ خیر بحق مسلمانان و بہ صرف  
 می نمایند مدرسہ عالی گذہ از کوشش و سرزشتش این یگانہ عصر قائم گشتہ  
 جناب مشارالہی درین زمان ممبر بحیثیت کونسل انڈیا یعنی واصل انجمن  
 قوانین ہند ہم بودند خالق ارض و سما تا و بر ذات این مجمع صفات  
 و منبع فیوض را نگاہ دارد۔

اول خطبہ کتاب۔

از آنجا کہ گل زمین خیر البقاع دہلی کہ پارہ از ان الخ۔

جامع الامثال - بخط تعلق شفیعا را آمیز خوشنما بر کاغذ گنده نیلگون  
در سال ۱۲۳۰ هجری محمدادی در دار الخلافت طهران مکتوب نمود و تخمیناً سی حسب نزد  
میرزا محمد علی رودی از زمره ملازمین سلطان قطب شاه بهمنی بوده و حسب الامر پادشاه  
میزبورا اجتماع امثال سنسریس مع حکایات که با هر یک مثل تعلق داشت فراهم نموده البته  
کاری دشوار بود که به تلاش و زحمت فراوان با انجام رسانیده در سنه ۱۲۳۰ هجری  
در تالیف این مجموعه لطیف پرداخت سنه وفات میرزا اجای از نظر نگذشته -  
عبارت اول نسخه این است - ستایش بی حد و سپاس بی عدیمت بی راسخ و راسخ -  
جمعه - بخط قدیم نسخ خوشنما بر کاغذ حافی تقطیع کلاں تخمب نایبنا بجا جزو  
اگرچه نام کاتب و سنه کتابت در آخر نیست اما بحالت ظاهری نسخه قدیم است  
ابوبکر محمد بن حسن بن درید لازدی لغوی بصری در علم لغت و ادب و شعر از همه  
فائق و مردمان صاحب امتیاز عصر کلام او را شائق مسعودی صاحب مروج الذهب  
در حق او گوید که این درید در بغداد از افضل زمانه و در لغت و شعر قائم مقام ابن  
احمد است - قصیده ابن درید را که مدح شاه بن میکال و پسر اد ابوالعباس نوشته  
سیاری از ادبای متقدمین و متأخرین شروع ساخته اند صاحب منظر الانسان  
گوید که کتاب الجمهره در علم لغت معتبر است - جلال الدین سیوطی در سنه ۷۰۰ خود  
از جمهره بیشتر سنده گرفته و بلاوت ابن درید در سال ۲۳۰ در کوفه صالح به بصره واقع  
شد از ابی حاتم سجستانی و ریاشی و ابی عثمان صاحب کتاب المعانی فیض بارداشت  
ابن درید میزبورا در چهارشنبه سیدهم ماه شعبان ۱۲۳۰ هجری در بغداد جهان  
فانی را خیز باد گفت -

ابتداء کے کتاب۔

آخر نما الشیخ ابو یعقوب یوسف بن یعقوب بن حسر از الہجری قائل قرأت

نہ کتاب الخ۔

چار گلشن بخط نستعلیق صفا و بجدول شکر و ولوح طلائی نسخہ

قدیم از کاتب دستہ کتابت نشانی نیست تاریخ ہندوستان باین  
تفصیل نگاشتن۔

گلشن اول و در احوال بادشاہان ہند۔

گلشن دوم در بیان صنویجات۔

گلشن سوم در بیان مساحت و منازل چار سوازدہلی۔

گلشن چہارم در ذکر سلاسل فقر و درویشان ہنود۔

راے چتر سمن راے مؤلف تاریخ قوم کالیست سکینہ و رخصت  
غازی الدین خاں وزیر الممالک بود۔

در ۳۳۰۰۰۰ باتمام این تاریخ پرداختہ۔

اول خطبہ سپاس بیرون از قیاس پادشاہی را سنو الخ۔

جذب القلوب الی دیار المحبوب۔ در ۱۲۶۳ ہجری چہا پہ شد

خلافتہ الوفاہی سید سمہودی بیشتر اخذ این کتاب است ترجمہ شیخ عبدالحق

و طبعی تحت اشعۃ اللغات گذشت۔ خطبہ کتاب۔

صد شکر کہ از تشنگی غم رستم \* چون قطرہ بدریای گرم پیوستم

برکشتی تو تسبیح ازل نبشتم \* و ز مزم قدس چہرہ دل شستم

جامع ترمذی۔ بخط استقلیق صاف صحیح محشی نام کاتب و سنہ  
کتابت نیست تخمیناً پچاہ ہندو۔

امام ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی۔ ابن خلکان گوید کہ برائے فقہائے شافعیہ  
در زمان وی ازور رئیس تر و زاید زوگیری بنوودہ و در حدیث ہم کسی بیشتر از و  
روایت نداشت او یکی از اکابر سنی حدیث است در علم و فضل و زہد موثوق بود۔  
ابو اسحاق زجاج بخوسے گوید کہ امام مزبور چہار دہم کہ ہر ماہ از دیوان می یافت  
قناعت کردہ بسر اوقات خود می سنسرمود بنا بر خوانی کہ دیدہ بود نہ سبب شافعی  
اختیار کرد و کتبہ در ان مذہب نوشت۔ دارقطنی امام مزبور را در حدیث  
موثوق و مامون میدانست۔ در ماہ ذیحجہ سنہ ۲۰ ہجری ولادت با سعادت  
حضرت ایشانست و در سنہ ۹۵ ہجری ۱۲۔ ماہ محرم ازین جہان گذراں بسومی  
روضہ رضواں رحمت بر بستند گویند در آن سنہ عمر زمین بر نرسد از نبود مگر  
از پیرانہ سالی باشد۔

ابتداءے کتاب۔

اخبرنا الشیخ ابو یوسف عبد الملک بن ابی القاسم عبد اللہ بن ابی سہل الخ۔

جامع الاصول فی احاد و امثال الرسول مجتہدین ضخیم کتابی باین جزئی  
و تکلف ظاہری کمتر نوشتہ باشند کاغذ خان بالیغ مثل صفحہ غایب نفسی با جدول  
طلا و الواح لاجوردی و جا بجا بر حاشیہ از طلا و لاجور گل کاری ما کردہ کہ ہر سہ  
ہشت ہندو مع نہرست ہیک خط نسخ شیرین در آن سنہ کتاب  
عبارت کاتب اینست۔

قد تم کتاب جامع الاصول فی احادیث الرسول علی ید العبد الفقیر محمد  
بن المرتضیٰ بن المجتبیٰ الحسینی اصلاح اللہ حالہ سنہ ثلاث واربعمین وثمانیات  
الحمد للہ کہ براین نسخہ الی یومنا از دست بروزمانہ زحمتی نرسیدہ حافظ حقیقی نجاش  
باو عجب لطیف یادگار قدر شناسی قدما را سلام ست ابو السعادات مبارک  
بن ابی الکریم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی المعروف بن  
الاشیرجیری الملقب بہ مجد الدین۔

ابو البرکات بن مستوفی در حق وی گوید کہ ابو السعادات دو برابر دیگر داشت  
ہر سہ برابر از اکابر و امثال و صاحبان تصانیف بود و اندولادت حضرت ایشان  
در سنہ ۵۴۴ واقع شد و ہا بنجا بزرگ شد پس بہ موصل آمد و بخدمت  
امیر مجاہد الدین رسیدہ و بپادگشت بعد ازین امیر عزالدین مسعود اورا دیوان  
رسائل خود ساخت چون امیر فرہور فوت شد پسرش امیر نورالدین ابو السعادات  
را و بپیر خود نمود تا اینکہ باعث مرضی کہ بدست و پای اور رسید از کتابت مجبور ماند  
و بجانہ نشست گویند زمانیکہ ترک خدمت گفت تصانیف من سرمود جامعہ در  
خدمت حاضر می بودند و در انشا رعاشت وی می کردند بر اور ابو السعادات  
ابو الحسن علی صاحب تاریخ کامل حکایت کند کہ طلبی مغربی بخدمت وی حاضر شد  
و گفت کہ درین مرض مداوات کنم و غنی ترتیب و اودہ بی پای او مالید نفع پیدا کرو  
چندانکہ قسریب بصحت بود مرا طلبیدہ گفت این طلبیب را خوشنود کن و باز گردان  
گفتم چرا مرض تمام زائل شدن ندہی من سرمود سبب این مرض از صحبت ملوک  
خلاص باقتہ ام اولی من بعزالت تکلیف یافت ایشان امر و ز پیش من براسے



مشورت و غیر ذالک می آیند و بعد صحت مرا بخانه نکند از مذحالا از عمر باقی نمانده مگر  
 اندک باید که باسانی بگذاریم صاحب کامل فرماید که بنا بر امر بر او طیب را خوشوقت  
 کرده و باز گردانیدم روز نخست بنده سلخ ذی الحج ۱۳۰۰ هجری بموصل جهان فانی را خبر داد  
 جامع الاصول در حدیث عجب کتابیست جامع جمیع ضروریات حدیث را  
 داخل ساخته صاحب کشف الظنون به تفصیلش پرداخته -

اول خطبه - الحمد لله الذی اوضح لمعالم الاسلام سبیل الخ -

جامع صغیر من حدیث الثکالیف المذکر بخط عرب نسخ صحیح تاریخ ۱۵ شعبان  
 ۱۰۰۰ هجری مکتوب شد نام کاتب نیست تخمیناً چهل جزو تقطیع خرد و مختصر جمع الجوامع  
 که کتابیست بسیار ضخیم در چهار مجلد به ترتیب حروف بهمی -

الشیخ العلامة الحافظ ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن کمال الدین ابی بکر بن  
 محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد بن ایوب بن محمد بن شیخ الهمام المحضری السیوطی  
 المصری الشافعی عالمی باین کثرت تصانیف و وسعت معلومات کمتر در وجود  
 آمده عدد تصنیفات کبیره و صغیره علامه مروری ششصد مجلد میرسد صاحب  
 نور السافر فرماید که در فقه هم رتبه شیخ سراج الدین بلقینی و در حدیث هم پله  
 حافظ ابن حجر بر آمده بعد ختم قرآن مجید علامه سرور در ایام صبی عمده الاحکام و منهاج الامم ذی  
 و الفیه ابن مالک و منهاج بیضاوی حفظ داشت تفسیر و المشرق و جمع الجوامع در  
 حدیث از عمده و ضخیم ترین تصانیف اوست -

معاصر سخاوی صاحب ضور اللاحع بو و باوی مناظر است داشت باه حب  
 ۸۴۹ هجری ولادت یافت و در سال ۱۰۰۰ هجری بمصر منتقل و دو سالگی بدار القراستان



الحمد لله الذي بعث على راس كل مائة النخ -

الجمع بين الصحيحين بخط الشيخ باكيزه بر كانه مهره دارا اگر چه نام كاتب و منه كتاب  
نست كذا نثره بسیار قدیم است تخمیناً پهل و پنج جزو كلاس بالوح طلائی -

امام ابو عبد الله محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد الله اصل وی از قرطبه بود از ابی عمر یوسف  
بن عبد البر صاحب كتاب الاستیعاب حدیث گرفت و بگه و مصر و شام و

عراق و افریقه سماعت حدیث فرمود امام می فرمود سه چیز در علم حدیث واجب  
الاهتمام است یکی كتاب العلیل و نیک ترین كتاب درین فن كتاب دارقطنیت

دویم كتاب الموملف و المختلف و بهترین كتاب درین امر كتاب میرزا ابی نصر بن کولانی  
سوم كتاب وفيات الشیوخ که درین فن کتابی یافت نشد می خواستم که جمع کنم صاحب

منظر الانسان گوید که ترتیب و تالیف جمع بین الصحيحین امام را از تالیف کتاب  
وفیات الشیوخ باز داشت -

جمع بین الصحيحین بخاری و مسلم در فن حدیث بسیار معتبر و مستند است -

اول كتاب - ابتدا خطبه كتاب - قال الشيخ الامام ابو عبد الله محمد بن ابی نصر  
المحیدی الحافظ الاجل الفاضل رضی الله اطلاقاً و سماعاً -

جامع صغیر بخط شیخ خوشخط بلوح طلائی نسخه پر تکلف صحیح تقطیع خرد در آخر كتاب  
كاتب نوشته -

قد كتب فی دمشق المحمدیة الیه المینیة النوریة عمر ما الله تعالی تذکرة للاخ العزیز المجلد الکریم  
الفاضل الکامل شرف الدین محمود الفصاحی اصلى الله تعالی شأنه و صانه نسخة قدیم

است کاتب حسن بن یوسف - در نسخة کتابت نمود این نسخه به ترتیب کتاب

شیخ الامام ابی طاہر است۔

جامع صغیر کتابت در فقہ صاحب کشف الظنون نسبت این کتاب گوید کہ این کتاب قدیم و مبارک ششمست بر یک ہزار و پچصدوسی و دو مسائل و از انجملہ صرف ورود و مسئلہ قیاس و استحسان را بکار برده از اکابر قدما شرح جامع متعدد دست صدر الشہید کہ در ۱۲۵۲ فوت شد در کتاب خود گوید۔ ان مسائل ہذا الکتاب من اہمات مسائل اصحابنا۔

ترجمہ امام المجتہدین محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی تحت مسند ایشان می آید۔  
ابتدای کتاب۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ علی سیدنا محمد و آلہ و صحابہ و  
ولعدنان محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہم کتاب فی الفقہ و سماہ الجامع الصغیر۔  
جوامع الکلم فی الموعظ و الحکم بخط نسخ صاف و صحیح در ۱۲۵۲  
دو سہ ورق نو خط است تخمیناً پانزودہ جزو۔

شیخ علی المتقی از حافظ ہم اولیا و اکابر اتقیا بوده اصل انجمن  
از جوینپور است تلمذ شیخ منزور از شیخ حسام الدین متانیست در  
کسر من شریفین رخت برد و از صحبت شیخ ابوالحسن کبری  
ستغنیف گشت و در تدریس و تالیف صرف اوقات شریف  
خود بسر نمود و جمیع الجوامع سیوطی را بر ابواب فقہ ترتیب  
داد چنانچہ شیخ ابوالحسن می نسر بود کہ اہل عالم مسنون سیوطی  
بودند و سیوطی مسنون متقی شد شیخ را تصانیف مطول و مختصر  
در فارسی و عربی بسیار است صاحب سبحة المرہبان

مد و تصانیف شیخ را متجاوز از صد یافته صاحب صواعق محرقة که در اوایل یکی  
از اساتذہ شیخ علی متقی بود در آخر از وی استفادہ کرد و حشرقہ  
از وی گرفت تاریخ دوم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۹ تاریخ وصال اوست۔  
ابتدای کتاب۔

الحمد لله الذي نور قلوب العارفين فاقبضوا من لوازم كلامه الخ۔  
چار عنصر زابيدل بخط نستعلیق پاکیزہ بجدول طلا بر کاغذ کشمیری در  
سنہ دو جلوس عالم شامی مکتوب شدہ از کتابخانہ نواب سید الدولہ  
مرحوم است و نواب ہدیت جنگ مرحوم کہ از احفاد نواب فرور بودند  
بطور یادگار بوالد مرحوم لطف فرمودہ تہنیتی و پنج جزو در تصوف است۔  
ترجمہ مرزا عبدالقادر بیدل تحت کلیات ایشان بحرف کاف می آید  
ابتدای خطبہ۔

خداوند از زبان معذور بصرہ سرایست عذر ہرزہ در ایام پذیر۔  
جواہر خمسہ۔ بخط نسخ مایقار تہنیت ناچل جزو در سنہ مکتوب شد در ایام  
و دعوات کواکب است ترجمہ حضرت شیخ محمد عوث گوالیاری بحرف  
کاف تحت کلید خازن می آید۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الامداد الحمد لله الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد۔  
جامع البيان۔ بخط نستعلیق صاف بہ جدول شگرف محشی صحیح  
تسخیرتیم نام کاتب و سنہ کتابت نیت تہنیت ناچل جزو ترجمہ ملا معین

مسکین تحت معارج البتوہ می آید این تفسیر عربی است آنچه ضروری متعلق بہ تفسیر  
است درین مختصر حاصل کرو۔

ابتداء کے کتاب۔

بسم اللہ ای تبرکاً باسم ستی۔ ہذا اللفظ الجامع بحیث الصفات الکمال اسرار  
وستقیلاً کمافی کتب بالقلم۔ الخ۔

جواہر النضیدی شرح التجرید نسخہ بخط نسخ بر کاغذ حنائی بلا جدول و لوح  
تخمیناً دوازده جزو و تجرید المنطق از تفسیر الدین طوسی است و ترجمہ علامہ  
مطہر حلبی شارح تحت اسرار الخفید فی العلوم العقایہ بحرف الف گذشت۔  
ابتداء خطبہ۔

الحمد لله المتفرد بوجوب الوجود المتوحد بالکرم الوجود مبدع الموائد الفالفة الخ  
جمع المحقر۔ در فن عروض نام کتاب و نسخہ کتابت نیست نسخہ کہنہ  
بخط نستعلیق صاف تخمیناً دو جزو۔

ترجمہ مرزا وحید تبریزی تحت انتخاب دیوان مرزا وحید گذشت۔  
ابتداء خطبہ۔

سپاس بقیاس واجب التعظیمی را کہ بہ تشریف نطق انسان را مشرف  
ساخت الخ۔

چار بروی شرح شافیہ نسخہ قدیم بخط نسخہ تخمیناً سی جزو۔  
ابوالمکارم محمدا الدین احمد بن الحسن البخاری بروی از محمول علماء تبریز است پیوستہ  
اوقات شریفی وی در تالیف و تصنیف و درس و تدریس طلبہ صرفت

می شد امیر شیخ حسن جو بانی اعزاز و اکرام وی بسیار می نمود و امام یافعی گوید که  
 او را تصانیف بدیود است از آنجمله منہاج الخواشی علی الکشاف در دو مجلد  
 و شرح منہاج بیضاوی۔ در سال ۴۳۰ و فات مولانا بوقوع انجامید شرح  
 شافیه وی با اینکه چند ان ضخیم نیست مگر صاحب کشف الظنون گوید که در  
 فوائد بسیار است۔

ابتداء کتاب۔

ربنا افرغ علينا صبرا وثبت اقدامنا بحدک یا من بیده الخیر الخ۔

جامع کافی مشتمل بر اصول و فروع دو مجلد تخمیناً بر دو مجلد هفتاد و پنج جزو  
 باشد بخط نسخ بر کاغذ خان بالیغ به جد اول و الولح طلافی نسخه صحیح و پاکیزه  
 نام کتاب و سنه کتابت نیست در حدیث۔

الشیخ الحافظ محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی اور رئیس المحدثین لقب  
 است الحق از اجل علماء حدیث مذہب شیعی است صاحب خلاصه الاقوال  
 فی اسماء الرجال گویند که وی خواهرزاده ابراهیم کلینی رازی است که از  
 خاندان فضیل بوده شیخ مزبور در عصر خود شیخ و رئیس و اوثق و اثبت مذہب  
 شیعی بود در مدت سبت سال کتاب جامع کافی تالیف نمود تصانیف  
 دیگر هم دارد که نجاشی در رجال خود تفصیلاًش کرده شیخ مزبور بسیار مدوح  
 زیست و بعضی علمای اہل سنت ہم او را بخیر یاد کرده در بغداد در سنه ۲۰۰  
 صد و سبت و هشت رحلت فرمود و محمد بن جعفر الحمینی کہ از اشراف بغداد  
 بود نماز کرده در مقبره و باب الکوفه مدفون است۔



ابتداء سے شروع کافی۔

ابواب ظہور المارقال ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ۔

ابتداء سے اصول کافی۔

الحمد للہ الحمد و لیسنتہ۔ العبود و لقدرتہ۔ المطاع فی سلطانہ۔ المرہوب بجلالہ المرعوب  
الیہ معاندہ۔

لفظ کلین بر وزن امین است و آن دیہی است از دیہای ری کذا فی القاموس۔  
جامع المقاصد فی شرح القواعد فی الفقہ نجماستعلیق نسخہ  
قدیم کہ در ۵۳ کتب مشہور شدہ از کتاب الطہارۃ تا بحث تفویض از کتاب النکاح  
ست و دو مجلد تخمیناً ہر دو مجلد زائد بر صد جزو باشد بہ تقطیع کلاں  
قواعد الاحکام فی مسائل الحلال و الحرام از علامہ مطہر حلّی است کہ مرتبہ و  
بحرف (الف) تحت اسرار النجفیہ گذشت۔

شیخ الجلیل علی بن عبدالعالی التبرکی صاحب این شرح است وی فقہ  
ستند و عالم معتبر مذہب اثنا عشری است در این شرح حل عبارات و ایضاً  
مشکلات و اظہار نکات منسرمودہ و اختلافات علماء و جمیع دلائل فقہیہ  
براں منسزودہ در فقہ امامیہ کتاب مستند است۔

وفات شیخ در ۱۲۵۰ ر و داو۔

ابتداء سے خطبہ۔

الحمد للہ العالی اللبیب الحکیم البخیر القدر الذی خلق الخلق بقدرتہ و میسر ذوی العقول  
بمعرفة و کلغہم بجاوۃ شریعتہ الخ۔



جامع عباسی نسبت باب بخط نسخ در مسائل ضروریہ شرعیہ  
 بزبان فارسی است تہمتاً چہل جزو در ۳۲۲ مکتوب شدہ از کتاب الطہارۃ  
 تا کتاب الصوم از شیخ بہار الدین عالمی است کہ ترجمہ اش تحت کثکول برف  
 کاغذ می آید محمد بن خاتون العالمی تکمیل جامع عباسی نمود وی معاصر و تلمیذ  
 شیخ بیانی بود از فحول علمای شیعہ است کہ در قرن حاوی عشر گذشت۔  
 ابتداء خطبہ۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی اشراف الاولین والآخرین محمد  
 سید المرسلین وعلی بن ابی طالب الخ۔  
 جنتہ الامان الواقیہ و جنتہ الایمان الباقیہ بخط نسخ نسخہ خوشنما  
 در ۲۴۲ اجزای حکم نواب نجابت علی خان خلف نواب  
 شجاع الدولہ مکتوب شد۔ در ادعیہ۔

شیخ ابراہیم بن حسن بن محمد بن صالح المشہور بالکفعمی از اکابر شیعہ  
 است در ۲۹۹ اجزای کتاب فارغ شد تاریخ وفات وی یافت  
 شد کتاب دیگر ازین مبسوط تر دارد و مشہور بہ مصباح کفعمی از اصباح  
 کبیرہ ہم گویند  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الذی جعل الدعاء سلباً یقنی بہ علی مراتب المکارم الخ۔  
 ایضاً۔ نسخہ ثانی بخط نسخ بسیار پاکیزہ محشی۔  
 جلال العمیون بخط نستعلیق مجدد در ۱۰۰ اجزای مکتوب شدہ تہمتاً چہا و

شش جزو ترجمہ ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی تحت (تا) ذیل تحفہ اللامع  
گذشت۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

شائش بی مثل و انباز سزاوار خداوند بی نیاز است الخ۔

این کتاب فتویٰ ست بر مقدمہ و چارودہ باب و مشتمل است بر احوال و ولادت  
سرور کائنات و دیگر ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

جامع الرضوی بخط تعلیق مایقراء ترجمہ شراعیع الاسلام باضافہ بعضی مسائل  
مذوریہ از کتب معتبرہ و قسم ایضاح بعضی مطالب ضروریہ شراعیع کردہ

ملا عبد العزیز ابن ابی طالب کشمیری الاصل است وی از شاگردان مولانا  
محمد صالح اصفہانی کہ کافی شرح کردہ و ملا محمد صالح اصفہانی تلمیذ ملا محمد تقی

مجلسی است و وی از شاگردان شیخ بہائی است کہ نسبت شاگردی وی بچند واسطہ  
بشہید ثانی میرسد و شہید ثانی بچند واسطہ از شاگردان علامہ مطہر حلّی است۔

معنف مرحوم در سال ۱۰۰۰ ہجری بہ تسوید این ترجمہ آغاز نمود تاریخ وفات وی با  
تقدیر وی از علماء مشاہیر فرقہ اشاعریہ بود کہ از خطبہ و لفظ کشمیر برخواستہ

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الذی اودع لعبادہ سبل الوصول الی رضاہ الخ۔

جواهر السنیہ فی احادیث القدسیہ بخط نسخ نسخہ بسیار

پاکیزہ عمدہ بر کاغذ خان بالسخ بہ جدول طلاء تعلیق کلاں تخمیناً پنج جزو کاتب  
در آخر چہنمی نویسد تم الکتاب الجواهر السنیہ فی احادیث القدسیہ

بقلم تراجم الصالحین حسین بن منصور السبزواری سنہ ۷۰۰<sup>۱۰۵۶</sup> ہجری  
صاحب کشف المحجوب نسبت اس کتاب گوید و ہوا اول سن الفہ فی ہذا الفن  
و لم یغنیف احد قبلہ فیہ فسرخ من تصنیفہ سنہ ست و خمسمین بعد الالف  
جامع و خطبہ کتاب خود گوید و قداوردت جملہ منہ یرد بہا العلماء را الاخبار عن الامت  
الاطہار عن الذات المقدسة الالهية و ہوا مشہورہ بالاحادیث القدسیہ  
غیرانی لم اجدا مجموعتہ فی کتاب و لا تعرض لہا لیفہا فیما اعلم احد من الاصحاب  
الشیخ محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن الحسن الحرانی از اصحاب حدیث ست  
در مشرق و ثمان عشری و از اجل علمائے ایشانت کہ در قرن حاوی عشر بود  
ابتداء کتاب انلیست۔

الحمد للذی اوضح فی کلامہ سبیل الہدایۃ و طمع فی افلاک القلوب  
من مشارق النصوص الخ۔

جامع ابن بیطار بخط تعلیق پاکیزہ مجددول بر کاغذ ہندوستانی تقطیع  
حسلی بزرگ تخمبنا چہل جزو بزبان عربی ست و راوویہ مفروضہ  
الطیب البارع عبداللہ بن احمد المالقی الملقب بہ ضیاء الملتہ و الدین  
المشہور بہ ابن البیطار صاحب مرآة البیان من رایدا بہت الیہ سفرہ تحقیق  
النبات و صفاتہ و اما کہتہ و منافعہ جلال الدین سیوطی ہم چنانکہ امام یافعی  
اور اصحاب کتاب الاوویہ گفتہ فرمودہ ملک کامل و بعد نوشتن پرتو  
صالح ہوارہ باطیب منیر نور تلطف می فرمود بیشتر اوقات در مصر بود و  
در آخر عمر بدمشق رفت و ہا نجاباہ شعبان ۷۲۷<sup>۱۲۷۶</sup> ہجری بعالم قدس خرامید

اولہ الحمد للہ الذی خلق الخ -

جامع امانی - بخط تعلق بايقراء نسخہ صحیح محشی اور سکہ جلوس بہادر شاہ کمپو  
 شدہ ورفن طب بزبان عربی است مشتمل بر دو ازوہ مقالہ مقالہ اول در امور طبیعہ  
 مقالہ ثانی در تشریح مقالہ ثالث در ستم ضروریہ و اسباب غیر ضروریہ مقالہ  
 رابع در احوال بدن انسان بکالت صحت و مرض مقالہ خامس در بحث اولہ  
 عشر مقالہ سادس در تقسیم انواع ادویہ مقالہ سابع در امراض از سر تا قدم مقالہ  
 ثامن در امراض مخصوص رجال و اناث مقالہ ناسع در حمیات مقالہ عاشور اورام  
 و بشور و قروح مقالہ حادی عشر در آن امراض کہ بر بدن ظاہر شود سواس  
 اورام و بشور مقالہ ثانی عشر در علاج سموم و لذع ہوام و غیر ذلک - الحکیم  
 الحاذق محمد امان بن محمد افضل بن محمد عارف بن محمد حسین وومی پسر  
 سلطان محمد تولک والی تالقان بود از قوم برلاس است اصل وی از  
 بدخشان است - صناعہ طب از شیخ عبداللطیف بن شیخ عبدالحق اخذ  
 کردہ از مشاہیر اطباء قرن عاشراست -  
 ابتداء کتاب -

الحمد للہ الحکیم الشافی والصلوٰۃ علی محمد الشفیع الخ -

جامع الرموز بخط تعلق بايقراء نسخہ صحیح قدیم در سئلہ جبری تخمینہ سنا  
 شصت جزو شرح نقایہ المعروف بہ جامع الرموز است و نقایہ از نام مخترع  
 شہرت دارد مولانا شمس الدین محمد انحرسانی ثم القہستانی از تلامذہ شیخ الاسلام  
 ہروی است در بخارا بزبان عبداللہ خان رسیدہ مرجع خاص و عوام گردید

و در جمیع ماوراءالنہر فتواری را دریا قبول می نمودند صاحب کشف الظنون نسبت  
 شرح وی فرماید و هو اعظم الشروح نفعاً و اوقها اشارتاً و در منظر الکثیر النفع عظیم الوعم  
 و ملا عصام الدین گوید که اینہ اجمع فی شرحہ ہذا بین الغث و السین و الصیح و الواضیح  
 غیر تحقیق و تدقیق کما طب اللیل جامع بین الرطب و الیابس فی النیل بہر حال از علما  
 معروف قرن عاشراست و در حدود ۹۶۲ ہجری وفات یافت و ہم گویند کہ در  
 ۹۵۰ ہجری بہ بخارا جهان فانی را پدر و کرد۔

الحمد للذی فضلنا بتعلیم اصول مبسوط الجامع الکبیر الخ۔  
 جواهر العلوم۔ بخط استعینق با یقار بہ تقطیع کلان نام کاتب و سنہ کتابت  
 در آخر نیست تخمیناً یکصد جزو بطور نفائس الفنون آملی است بسیاری چیزها  
 دیگر درین افزوده مشتمل بر صد و سبت علم است  
 مولانا محمد فاضل بن علی بن محمد المسکینی القاضی السمرقندی در عهد ہمایوں باو تثناً  
 بہ ہندوستان افتاد و بنا برانیکہ شاہ مزبور را توجہی خاص بعلوم و فنون بود این  
 کتاب را بنام نامی وی تصنیف کرد و مولانا مزبور از فحول علماء عصر ہمایونی است  
 ابتداء خطبہ

فاضل ترین منظومات جواهر علوم و تصنیفات مصنفات فاضل و کامل ترین  
 منشور است نوادر۔

جامع القوائد مشتمل بر شرح رباعیات است کہ در فن طب نوشتہ تخمیناً  
 شش جزو در ابتدا ی این نسخہ بمقدار یک جزو طب منظوم است این مجموعہ  
 از لغات حکیم یوسف بن محمد بن یوسف الطیب است ہمیں مجموعہ چاپ شدہ



بہ طبیب یوسفی اشترکار و ادحوال طلبیب مزبور در کدانی تذکرہ بنظر فقیر  
در نہ آمدہ۔

ابتداء۔

حمد نامحدود و حکیمی را کہ بہت نون حکمت و کامل الصناعہ رحمت و ارفع انواع  
امراض و ارفع اصناف اغراض است الخ۔  
جامع الکبیر فی ضاعۃ المنظوم من الکلام والمنثور۔  
بخط نسخ نسخہ قدیم از آخر تیسرا یک جزو رفتہ بہت داری جزو  
موجود است در فن معانی و بیان۔

ترجمہ ابن اثیر حرزی تحت جامع الاصول گذشت۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي سبدي النعم اولاً وحسنه ائبدي الآلاء بالطناء و ظاهراً بالخ  
الجمع بين الصحيحين۔ این غیر از ان است کہ بالاندکور شد بخیا نسخ  
پاکیزہ بر کاغذ خان بالسخ۔ نسخہ قدیم۔ بلا جدول و لوح۔ تقطیع کلام تخمیناً چہل و پنج  
جزو۔ نام کتاب و سنہ کتابت نیست مگر نظر بہ حالت ظاہری نسخہ است ہم  
می نماید۔ حمیدی در جمع بین الصحیحین خود ترتیب احادیث موافق ترتیب نفسا  
صحابی کہ راوی حدیث است کرده و ازین رو اولاً ان احادیث کہ از جناب  
صدیق رضی اللہ عنہ مرویست مذکور کرده و بہ ہمیں ترتیب احادیث کہ مرویست  
از بقیہ خلفاء و عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کتاب خود  
مرتب کرده و درین نسخہ ترتیب ابواب فقہیہ است و تحت بہر باب احادیث منقول



و منفرد آورده۔ الجمع بین الصحیحین از چندین کبار محدثین است مثل فرار لغوی و جوزقی  
 الشافعی و برقانی و ابن حرات مرجمی و غیر ہم۔ درین نسخہ خطبہ و خاتمہ نیست  
 نمی توان گفت کہ جامعش کسیت یکم کی از ہمیں محدثین کہ بالاندکورشند این  
 الجمع بین الصحیحین ترتیب یافته باشد۔ در تلاش حدیث تسهیل درین  
 الجمع بین الصحیحین زیادہ تر از کتاب حمیدی است اگرچہ علماء محدثین کتاب  
 حمیدی را بر دیگر کتب ترجیح دادند چنانچہ ابن اثیر و جامع الاصول شہر ماید و اعتماد  
 فی النقل من الصحیحین علی ما جمعه الحمیدی فی کتابہ فائدہ احسن فی ذکر طرقہ و اسنقصلی  
 فی ایراد و آیاتہ و البیہ المنتہی فی جمع ہذین الکتابین۔ از کتاب الایمان۔  
**الجواب الکافی لمن سأل عن الدوار الشافی بخط عرب تخبیناً**  
 ہفت جزو بہ تقطیع کلاں در فن حدیث۔

ترجمہ ابن قیم تحت کافیہ الشافیہ بکرت کافی می آید۔  
 ابتداء کتاب۔

اما بعد ما یقول السادة العلماء رحمۃ اللہ علیہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔  
**جمع المناسک ونفع الناس** بخط نسخ نسخہ پاکیزہ صحیح و درسنہ یکاثر  
 مکتوب شدہ تخبیناً است و ہفت جزو بہ تقطیع خوش قطع و درسنہ  
 تألیف شدہ۔ درمناسک حج است۔

بعد از تألیف این کتاب جامع رحمۃ اللہ علیہ تلخیص کرد کہ باسم کتاب المناسک  
 مختصر نفع الناس شہرت دارو۔

قاضی عبداللہ سندھی وی از اکابر علماء ہندوستان در قرن عاشربودہ

از شیوخ ملا علی قاری ست۔

جمراة الشوق لاصحاب الذوق نسخہ پاکیزہ ہم در متن وہم در حاشیہ  
نوشتہ۔ سی و یک۔ جمرہ است در نقوش۔ افسوس کہ صفحہ اولش از دست  
بروزمانہ تجارت رفتہ۔

اخذ محمد سعید۔ گویند کہ وی از ارواح اکابر اولیا تربیت یافتہ بمرتبہ کمال و تکمیل رسید  
میل بہ سماع بسیار داشتہ و در ہمچنین مجالس بی تکلف تشریف بر وی و در  
وجد و رقص آمدی حشرق عادات و کرامات از وی ناپہر می رسید و رسال  
یکہزار و ہجده در گجرات و اصل متواصل گشت۔

جمالیہ۔ تخمیناً شصت و پنج جزو بخط نسخ پاکیزہ۔ حاشیہ  
جلالین است۔

ابتداءً خطبہ کتاب۔

الحمد للہ ذی الجلال والکمال الخ۔

جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم۔ نسخہ بخط ہندوستان ہما  
خوش تقطیع پاکیزہ و تخریبات جزو۔ درین رسالہ حسب قول خود مولف فضائل

القرآن البین ما دروفی حاویش بنی الامین جمع نموده

ملا محمد ہاشم بن ملا عبدالغفور سندھی از علمائے تہذیب ثانی عشر است در سال ۱۲۳۰

تالیف این کتاب پرداختہ و در ہماں سال یا در آغاز سال ہی در ہند

این کتاب را با شصت نام رسانیدہ چرا کہ کتاب دیگر آغاز تالیف ہستم

بجیات القلب فی زیارة المحبوب از ماہ رجب ۱۲۳۰ کردہ ترجمہ و کے

بکدامی کتاب تذکره بنظر نیامده - بر تاریخ وفات وی وقوف نیانستم  
از تالیفات وی ظاہر کہ در فن حدیث و فقہ حنبلی مهارت داشت -  
ابتداء کتاب -

الحمد للذی خلقنا فی حسن تقویم الخ -

## حرف الحار حطی

حسن و عشق - مختصر است از نعمت خان عالی نسخہ پاکیزہ تقطیع شد و  
عمده مزین بلوح و جدول طلا بخط شفیعنا نام کاتب و سند کتابت نیست تخمیناً دویم  
جزو - ترجمہ نعمت خان عالی تحت کلماتش می آید افتتاح رسالہ -

حدیث عشق شد ز سبب بیایم \* چو شمع افتاده آتش و رز با نم  
حد لقیہ - بسیار حسد و تقطیع - بخط ولایت بجدول طلا مکتوب در متن و به  
بخط مخفی نستعلیق عمده تخمیناً کتابت جزو نام کاتب و سند کتابت نہ نوشتہ  
حکیم سنائی کنیت او ابوالمجد و نامش مجدالدین ابن آدم است - علی تالی خان

والہ ابن شہر اسیدی رازی در مدح حکیم کار برودہ \*  
کتاب فضائل ترا آتب بحر کافی نیست \* کہ ترکیبی سر انگشت و صفیہ بشمار  
و مولانا روم می سر مایندہ \*

عطا در روح بود و سنائی دو چشم او \* ما از پی سنائی و عطا را ندیم  
در شہوی اکثر استمالات حکیم می آرند و توضیح کلام حضرت اثیاب می نسیر مایند در  
عہد سلطان محمود غزنوی ولادت با سعادت حضرت اثیاب است - عثمان مختاری

اوستاد حکیم ازندمای خاص سلطان محمود بود. الحق او صاحب حکیم سنائی  
 از احاطه شرح بیرون است. سوای حدیقه اقسام کلام دارد مگر زبان خود را  
 بالایش بیع و بقیه از باب دولت نیالود و گویند بسبب نصیحت مجذوب  
 لالی خواری از سرداجی درگذشت. از دنیا چندان مستغنی بود که بهرام شاه غزنوی  
 خواست که همیشه خود را بجباله نکاح حکیم در آرد. حکیم مزبور با نموده برای حج بیت  
 شتافت. ملا او حدی گوید که مولانا عراقی بکتاب حدیقه کمال افتخار داشت  
 وفات حکیم مرحوم در سنه در غزنین واقع شد مطلع حدیقه.

ای درون پرور و بیرون آراست. ای شرد و بخش و خیر و بخشای  
**حدیقه حکیم سنائی ششمانی** - بخط واضح کاغذ خانی خان بالیغ نستعلیق  
 عمده بجدول طلا نام کاتب و سنه کتابت نیست اما نسخه قدیم است در ابتدا  
 و بیاید حکیم مزبور است. اولش اینک الحمد للہ البخیر بخیات الفهارح این و بیاید  
 را امیر سید ابوالفتح فضل الدین طاہر حسینی رحمتہ اللہ علیہ نوشت.

حکیم حسینی کاغذ کشمیری بخط نستعلیق خوش خط چهار مصرعی بلوغ و جدول  
 طلائی نشان از کاتب و سال کتابت نداده اند. تمهید سناسی حسینی  
 غزوات جناب امیر علیہ السلام با احاطه نظم آورده خیلی خوب گفته  
 محمد رفیع خان باوّل تخلص مشعبدی بوده در عهد دولت عالمگیری بنده سید  
 مدتی بدیوانی شمشیر اوده محمد معز الدین مشرف بود در آخر بقلعه داری گوا امیر  
 امتیاز یافت بعد فوت عالمگیری از منصب قلعه داری بقتاد و غزوات گزید  
 تا اینکه در سال ۱۲۳۰ رخت بقا ازین دار فانی اجالم جاودانی کشید.

## سیرت مثنوی -

بنام خداوند بسیار بخش \* خرد بخش و دین بخش و دنیا بخش  
 حبیب المیرزا اخبار انشاء اللہ جلد اول و دوم بخط ولایت  
 بجدول طلا کا غذخان ربالیغ سزہ کتابت و نام کاتب نیست -

جلد سیم بخط استغلیق قدیم ہر سہ مجلد تخمیناً یکصد خرد متوسط التقطیع -

میرزا غیاث الدین ابن میرزا ہمام الدین المدعو بخوند امیر کہ مولف روضۃ الصفا  
 است شیرازی الاصل بوده و در ہر اہ نشو و نما یافتہ و در او اہل ۹۲۴ و رطل

تا طفت امیر غیاث الدین محمد الحسینی در تالیف تاریخ پرداخت موعاً بعد اختتام

درج اول کتاب زمانہ امیر مشار الیہ بر ہم خورد و میرزا از ناساعت زمانہ

منزوی گروید تا اینکه بخدمت خواجہ حبیب اقدار رسیدہ باز سررشتہ از دست

رفتہ را بفرمایش خواجہ مبرور دوست آوردہ سعی با تمام تاریخ نمود و در ۹۳۵

بصور سلطان ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ در آگرہ رسیدہ شرف باریافت چنانکہ

سلطان مبرور در سواخ خود باین واقعہ اشارہ کردہ میرزای مشار الیہ در ہندوستان

بجوب ترین وجہی اوقات خود را می گذرانید تا امیش کہ در شہور ۹۴۲ بعد

سلطنت ہمایوں بادشاہ بہ موضع منڈوکہ در نواحی برمان پوراست بمرض

اسمعال از جہان گذران رخت برای جاودانی کشید حسب الوصیت

نفس مرحوم را بدار السلطنت دہلی نقل نمودند و در جوار مزار پرا نوار شیخ

نظام الدین اولیا قدس سرہ دفن کردند - این تاریخ از ابتدا می آفرینش  
 تا عہد شاہ اسمعیل صفوی نوشتہ -



سرخطبه کتاب این است - ربنا آتینا من لدنک رحمة و ربی لنا من امرنا  
رشد الخ -

ایضا نسخه ثانی چھاپہ ملی وریک - مجلد ضخیم در ۱۲۸۰ ہجری و ربی  
چھاپ شدہ -

حسن المحاضرة فی احوال اعیان المصر والفتاویہ  
بخط نسخ ما یقرب بجدول شکر عبد العزیز بن محمد المغربي المصمودی در ۹۸۸  
ہجری این نسخہ را بعد ہفتاد و ہفت سال از وفات مصنف بکتابت در آورہ  
نام کتاب برای خود دلیل بر مضامین اوست ترجمہ جلال الدین سیوطی  
تحت جامع صغیر گذشت -

اول خطبہ - اللہم لا تسہل الا ما جعلتہ سہل الخ -  
حیرت نامہ سفر - بخط تعلیق عمدہ بر کاغذ ایرانی بفرمایش سرگور  
اوزلی کہ در ایران بسفارت از قبل باوشاہ انگلستان رفتہ بود از مسودہ  
مصنف در ۱۲۲۸ نقل شد کہ کتاب این نسخہ مرزا محمد مہدی خود صاحب  
یاقوت بود کہ بہ تصحیح و ترتیب مسودہ پرداختہ چنانکہ در آخر کتاب  
پایں مضمون ایما نمودہ شاید نسخہ دیگر این کتاب در ہندوستان  
زیسیدہ باشد -

مرزا ابوالحسن خلف مرزا محمد علی شیرازی کہ بمقتضای ایسرتخ علی شاد  
قاچار بسفارت مملکت انگلستان در ۱۲۲۴ ہجری رفتہ و پایں تقریب  
در ہندوستان و ہم ارض روم و دیگر جا بارسیدہ آنچه معائنہ نمودہ بقلم



آوردہ تاریخ وفات مرزا معلوم نشد۔  
اول کتاب۔

برستیاحان روزگار و حجابان دیدگان تجربہ کار مخفی و محتجب مانند الخ  
حاشیہ پر شرح عضدی۔ بخط مقدم صبح در ۹۲۸ کتابت درآمد  
مولانا عماد الدین عبدالعزیز اپہری سرآمد علمای روزگار و اعلم فضلاء  
فقاہت و ثار است در مدرسہ رشیدیہ جاداشت ہما بنجاد رشیدیہ بہ تحریر  
این حاشیہ پرداخت در آخر اوقات بعزم گذاردن حج و استلام  
وزیارت مزار پر انوار حضرت خیر الانام رخت بجانب شرب و بطحا کشید  
و بعد از حصول شرف زیارت ہنگام مراجعت در قریہ علا کہ از مضافات  
ولایت شام است رخت بعالم بقا کشید ذلک فی ثامن عشر ربیع الثانی  
۱۲۳۳ھ۔

الحمد للہ الذی شرع الاحکام و ربطها بدلائل الخ۔

حاشیہ کثافت بخط تعلق بدخط نسخہ قدیم کہ در ۹۹۶ھ  
از قلم شیخ حسین ابن شیخ داؤد قلمی شد اگرچہ کتاب بدخط و از دست  
زمانہ ہم بغایت خستہ حالیت اما کتاب کیا با است تخمیناً چہل و پنج جزو  
و آوردہ نوشتہ نسبت این حاشیہ صاحب کشف الطنون گوید سا کہ من  
تظیر لا استمالہ علی التحقیق والتدقیق ولطائف التوسیق والتلفیق۔  
ترجمہ علامہ سعد الدین سموون عمر القفازانی تحت شرح مقاصد بحرف  
شہین می آید۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الكتاب ولم یجعل لہ عوجا لحن۔

حاشیہ شرح عضدیہ در اصول نسخہ بخط نسخ صحیح بخط شیخ  
عبد القادر علی بن احمد اندری در سند المکتوب شد و در سند المکتوب تصحیح و  
مقابلہ آمد۔

مختصر از ابن حاجب در اصول است کہ بر آن علامہ عضد الملہ والدین شری  
نوشته و حاشیہ بر آن شرح از علامہ سعد الملہ والدین تفتازانیست۔  
ترجمہ علامہ سعد الدین تفتازانی تحت شرح المقاصد می آید۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد للہ الذی وفقنا للوصول الی منتهی الاصول الشرعیۃ الغرار۔

حاشیہ بر تلویح۔ شاید مکتوب از دست طالب العلمیت نام کاتب  
حسام الدین دہلویست و در سند المکتوب شد تخمیناً پانزودہ جزو۔

مولانا سید الدین احمد الشہیر شیخ الاسلام خلف مولانا قطب الدین بکھی  
کہومی بنیرہ مولانا سعد الدین تفتازانی بوہ۔ مولانا بعد فوت پدر خود در امر

شیخ الاسلامی جنل کرد و قریب سی سال در خطہ خراسان لوازم تقویت  
شرعیہ بجا آورد۔ در ۱۱۶۹ھ بواسطہ تحریک بعضی اصحاب عرض مزاج

باوشاہ از وی منحرف گشت و حکم مواخذہ و مصادرہ از مولانا صادر یافت  
صاحب حبیب الیرگوید کہ ہمدراں ایام کشتہ گشتہ بعالم آخرت شنافت۔

ابتداء کتاب۔ حکم بکتابہ اصول الشرعیۃ لحن ہذک العبارۃ من قبل الاستاذ

حلیت المحلی و بغیة المہبتدی نسخہ صحیح بخط نسخ شیریں بر کاغذ  
 خانی خوشنما تقطیع کلاں درشتہ بخط شیخ عصمتہ اللہ ولد شیخ فتح محمد  
 در قصبہ پشاور صورت اختتام یافت تخمیناً سی و پنج جزو شرح منیۃ المصلی  
 امام محمد بن محمد الجلی الخنفی الشہیر باین الحجاج از اکابر علماء احناف است حلب  
 برویک شرح منیۃ فائق است اوراق صحیفہ حیات امام مزبور در شرح  
 بروایت صاحب کشف الظنون بہ باوقار رفت۔

اول خطبہ۔ الحمد للہ عظیم الفضل و الطول شدید القوہ و المحول الخ۔  
 حاشیہ آقا حسین خوانساری بر حواشی تہذیبہ و جدیدہ  
 بخط نسخ مداف و صحیح بلا جدول و لوح تخمیناً چہل جزو خوش تقطیع در  
 دار السلطنۃ اصفہان بخط ابن شیخ قطب الدین محمد ابو الفضل الحبیبی  
 مکتوب شد۔

آقا حسین خلف الصدق ملا جمال الدین خوانساریست۔ مرزا ظہیر آبادی گوید  
 ذات منبع البرکاتش کہ کبیت از افق آگاہی طالع و وجود شرفش احتراست  
 از فلک ہوشمندی ساطع۔ و والدہ در ریاض الشعرا فرماید کہ اعلم علماء زمان  
 و افضل فضلاء دوران بوده در عہد شاہ سلیمان بسیار محترم و مکرم بود تدریس  
 و تولیت مدرسہ جده صاحب قرآن ثانی شاہ عباس ثانی صفوی با قلم مزبور  
 تعلق داشت و بیشتر علماء و فضلاء عصر در حاشیہ درس وی حاضر شدہ  
 مستفید می گشتند ہنگام تحریر تذکرہ نصیر آبادی در اصفہان تشریف می داشت  
 اکثر اولاد آقا مہرورد در علم و فضل ممتاز بودند علی قلی خان والہ و عثمانی باین

معنی در تذکرہ خود اشارت کرده از تسوید این حاشیہ در سنہ ۱۰۶۴ فارغ گشت در  
عشرہ ثامن قرن حادی عشر در اصفہان وفات یافت۔  
ابتداء خطبہ حاشیہ قدیمہ۔

الحمد للذرب العالمین والصلوة علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔  
حاشیہ بیضاوی۔ بخط نسخ عالمانہ صحیح موہب منیہ مصنف چونکہ جا بجا  
بر حاشیہ تحت منہی سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ گمان قویست کہ کتابت این نسخہ  
بعید مصنف باشد از ابتداء تا پارہ ہنم است تخمیناً شصت جزو  
متوسط القامت۔

مولانا محمد الملقب بہ کمال الدین بن جمال الدین بن رمضان الشروانی در جمیع علوم  
خاصہ و منطق و حکمیات و علم کلام علمای معاصرین خود بود۔ در مدرسہ علیا گوہر شاہ  
انوار مدرسہ اخلاصیہ مدرس و افادہ اشتغال داشت۔ بعد فوت قاضی نظام الدین  
ترک تدریس مدرسہ گوہر شاہ و بیگم دادہ در مدرسہ عیاشیہ علم افادت برافراشت  
روزیکہ مولانا مزبور را در ان مدرسہ جامی و اوند حسب عادت معہود امیر نظام الدین  
علی شیر و سائر سادات و علمای ہر اہ جمع گشتند و چونکہ مقرر بود کہ درین مدرسہ  
اعلم علمای مدرس باشد مولانا ابر محکم امتحان کشیدند مولانا آیہ انی اعلم  
مالا تعلمون را در رس گفت صاحب حبیب البیر گوید کہ آن مقدار نکات  
بدیعیہ و معانی شریفہ او انسر مود کہ موجب تحسین و آفرین ہکنان گشت  
در سنہ ۱۰۵۹ بمالم بقاخر امید۔ گاہی شعر ہم رغبت می انسر مود اسیر  
علی شیر و تذکرہ خود این شعر منسوب بہ مولانا انسر مود۔

بسوز سینه سنان برقت می ناب که نیست سوز مرا ساز کار غیر شراب  
ابتداء سے۔ قال الفقیہ الی اللہ الغنی محمد بن جمال الدین النخ۔

حواشی المفہمہ فی شرح مقدمۃ الجزیریہ۔ بخط نستعلیق  
شفیعا امیر برکات غزہ دار نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

مقدمۃ الجزیریہ از شیخ محمد بن محمد الجزیری الشافعیست شیخ مزبور از اکابر عصر  
خود بود و در فن قراءت مستند بہست۔ بر مقدمہ مذکور شروع مطول و

مختصر بسیارست۔ وفات شیخ در ۳۳۳ ر و داوہ شیخ ابوبکر احمد بن محمد بن  
محمد الجزیری الشافعی کہ خلف الصدق صاحب مقدمہ بود شرحی نوشتہ ناسخ  
حواشی المفہمہ کردہ شرح مختصر بہست تاریخ وفاتش بنظر نماید مگر از ابنار قرن  
نہمست۔

ابتداء سے شرح۔ الحمد للہ المتعالی فی جلال قدسہ الاحصی شمار الخ۔

بشراول مقدمہ۔ بقول راجی عفورت سامع بہ محمد بن جزیری الشافعی۔  
حب المفتی۔ بخط نسخ صاف بر کاغذ مہرہ دار اوراق چند و رابطہ  
نقصان شدہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً شصت جزو در فقہ حنفیہ

قاضی ابوالسعالی از اکابر علماء بخارا است۔ ملا عصام الدین اسفرائینی مع طلبہ  
عبید اللہ خان حب را سے قاضی مشارالیه از بخارا اخراج نمود و در سنہ  
نہصد و شصت قاضی مزبور در ایام سلطنت اکبر بادشاہ بہندوستان رسید  
عبدالغادر بدایونی گوید سبقتی چند تیمنا از اول شرح وقایہ از قاضی ہر  
خواہم الحق در فقہ بحرینی پایانت سنہ وفاتش نیافتہ۔



ابتدای خطبه۔

الحمد لله الذي جعل العلم دياراً إلى الدرجات العظمى وحسب الفقه خلافة  
لنيل السعادات القصوى الخ۔

حاشیه شرح مختصر الاصول عصفی تفتیح بسیر و ناقص الطریقین  
محتوی بخط تالیق مجتبی است و در جزو ورقی یاد و از اول و سہین انداز  
از آنسر رفتہ این حاشیہ غیر حاشیہ ابهری و علامہ سعد الدین تفتازانی  
است کہ ذکر بہر دو مقام خود گذشت۔

حاشیہ شرح مختصر الاصول عصفی۔ از بہادری لغویہ تا آنسر  
کتاب طابہ نصف است و در آخر نام کاتب و سنہ کتابت ثبت نمینا  
سبت و پنج جزو شاہد این حاشیہ نصف آخر از حاشیہ عبدالحکیم بیالکونی است  
عبارت آنسر۔ و ذلک بان اوجہا لازماً معیناً و احداً حتی منقطع التکلیف  
بہا بالفعل لا بالنسخ بل بان اوجہا و ایما ثم رفعہا فی ضمن رفع الحکم جمع احکام  
مرفوعہ عنکم حتی معرفتہ ہذا حکم الخ۔

جل متین من جناب رسید المرسلین بخط نسخ با یقار تقطع حر و تخمیناً  
ہشت جزو احادیث متعلق بہ ہذیب اخلاق و تصوف جمع نمودہ نامہ  
کاتب و سنہ کتابت نیست جامع این مختصر محمد ابن محمد خواجہ الحنفی است دیگر  
احوالش و خوف نیانستم  
ابتدای خطبه۔

الحمد لله رب العالمین علی کل حال و الصلوٰۃ علی سیدنا محمد و آلہ خیر آل



حاشیہ قدیمہ بخط نسخ قدیم جا بجا محشی تخمیناً بست و در جزو در ۲۷  
مکتوب شد ترجمہ طلال الدین و دانی تحت حاشیہ جدید مرقوم  
بست۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله رب العالمين و التسلوٰة والسلام على محمد وآله اجمعين قوله في الحاشية  
لم يرويه مهنياً۔

ايضاً نسخہ ثانی بخط احمد ابن شاه عبدالغیر شاہ جهان آبادی مکتوب شد  
نسخہ صحیح۔

حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی بخط نستعلیق نسخہ نو خط از  
کتابخانہ مولوی جانعلی بست کہ در عظیم آباد در عصر خود در معقولات و منقولات  
به پایہ اعتبار رسیدہ بودند تخمیناً بست جزو باشد۔

علامہ عبدالرحمن بن عبدالرسول الرحمانی از متاخرین بست۔

حاشیہ خیالی بخط نستعلیق صاف در ۱۷۱۷ بخط غلام محمد مرقوم شد  
تخمیناً پانزودہ جزو۔

ترجمہ عبدالحکیم سیالکوٹی تحت حاشیہ شرح مواقف می آید۔  
ابتدای خطبہ۔

اغزانیترین بہ و شاح اللسان و ابہرما کجلی بہ عقد البیان الخ۔

حاشیہ شرح جامی۔ بہ جدول طلبہ کاندھلوی خان بالسخ و در ۲۶  
جلوس غلامگیری مکتوب شد ترجمہ مولانا عصام تحت حاشیہ بیضادی

گذشت مولانا در خطبہ کتاب فرماید کہ این حاشیہ را بہ فرمایش امیر  
یار محمد قلم آوردم۔

ابتدای کتاب۔

الحمد لله على ما الهمني كُن عصاميا لا عظاميا وان كنت ابنا لكرام وخلف  
عن الاعلام النخ۔

حصن حصین بخط نسخ نسخہ قدیم تقطیع شد و در آخر و ورق جدید  
ہست تخمیناً وہ بنزد۔

ترجمہ شیخ شمس الدین محمد بن محمد الجزری تحت شرح حصن حصین بحرف شین  
می آید۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

لا اله الا الله للقاء به اللهم صلى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم النخ۔  
حاشیہ صدر را بخط نستعلیق نسخہ صحیح تخمیناً پانزدہ بنزد و کلاں  
نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

ترجمہ بلا نظام الدین تحت شرح مسلم الثبوت بحرف شین می آید۔  
ابتدای خطبہ۔

بارک الذی بیدہ الملک و هو علی کل شیء قدير الیه یعود الکلم الطیب  
حاشیہ شمس باز غمہ بخط نستعلیق نسخہ صحیح نام کاتب و سنہ کتابت  
نیست مگر این نسخہ در دست طالب العلمی بودہ۔

ترجمہ بلا نظام الدین تحت شرح مسلم الثبوت بحرف شین می آید۔

ابتدای خطبه -

له الحمد فی الاولی والاخری والصلوة علی سید انبیاء فی البدو والرجحان - الخ -  
حاشیه شرح عقائد ملا جلال - بخانه تعلیق نسخه قدیم و محشی تخمیناً  
شش جزو مولانا کمال الدین از اجل شاگردان ملا نظام الدین بود و کهنه  
بیشتر اوقات شریف خود گذرانید از اعیان قرن ثانی عشر است -  
ابتدای کتاب -

قال الشارح هو البیان اقول المعروف بالله هو المطلق مع التخصیص المحاسن  
من قبل اللام الخ -

حاشیه بر شرح مطالع بخط نسخ نسخه صحیح محشی تخمیناً بست جزو جزو  
در آخر نام کاتب و سنه کتابت نیست ترجمه سید شریف به حرف میم تحت  
مصباح شرح مفتاح می آید -

قال وحید زمانه نعمه اللہ تعالی بغفرانه الخ -  
حاشیه متوسطه بخط نسخ نسخه قدیم صحیح محشی تخمیناً بست جزو در خواست  
ترجمه سید شریف به حرف میم تحت مصباح شرح مفتاح می آید -  
ابتدای خطبه -

قوله احمد الله الخ افتتح بالتحمید بعد التسمیة اداء لشيء من مواجب شكره تعالى الخ  
حاشیه مطول نسخه قدیم محشی در سلسله المکتوب شده از کتابخانه  
شاهی کهنه است

ترجمه سید شریف تحت مصباح می آید -

اول خطبہ۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين وبعد  
فتیذہ حواشی علی الشرح المشہورۃ تلخیص المفتاح النخ - تراکبات علی  
حاشیہ نفحات المعروف بہ مکاشفات علی  
اکبر وہبی بچھٹا نعتیق جدول برکاغذ ہندوستانی قریب ہشتاد و پنج جزو  
مجلد ضخیم است بر نفحات الانس مولانا جامی کہ در احوال متصوفین است  
اس حاشیہ نوشتہ حاشیہ متعلق مسائل تصوف است۔

حضرت مولانا علی اکبر ابن میرزا میر اسد اللہ ابن سراج الحق امر اللہ المودودی  
گویند کہ علم حضرت مزبور وہبی بود ازین جهت ویرا علی اکبر وہبی میگفتند  
و رطبہ صوفیہ علی دارودر شاہ<sup>۹۸</sup> در تسوید و تمیض اس حاشیہ برواغت  
و بائیکہ بیشتر اوقات در سیر و سیاحت ماند جلد اول کتاب را بجاہ مشوال  
در سال ۹۸ ہجری باخت تمام رسانید تاریخ اتمام جلد اول چنین یافتیم۔  
سال تاریخ این کتاب برآر ۱۰۰۰ از عنایات احمد علی  
اولیں خود مکاشفات بگیر ۱۰۰۰ پس علی اکبر وہبی  
و جلد دوم باہ صفر ۱۱۹۹ با تمام رسید معلومات حضرت محشی وسیع  
و در جہ قابلیت ایشان زنیع۔

در اوائل قرن ثانی عشر روم پر فتوحش بہ عالم بالاستافت  
ابتدای جلد اول۔

الحمد لله الذي اوبد الاشياء عن عدم وعدم عدم۔

ابتدائی خطبہ ثانی۔

الحمد لمن لا وجود لسواہ فلا نشہد الا ایاہ النح۔

حاشیہ پر شرح مواقف بخط استعین نسخہ در عمد حیات  
مصنف مکتوب شد نام کاتب نیست تخمیناً چهل و پنج جزو ملا عبدالحکیم  
سیالکوٹی تلمیذ ملا کمال الدین کشمیری است از خاک پنجاب مثل وے  
عالمی ریختا ستہ۔ در عمد سلطان جہانگیر در شغل تدریس پرواختہ۔ و شاہ  
جہان پادشاہ بعد از جلوس خود بر تخت سلطنت بحضور خود طلبیدہ از انعامات  
لکھنات ملا راستغنی ساخت۔ گویند اورا بزرگسجید وزیر کہ ہم سنگ  
و علمی آمد بوی بخشید۔ ملا جمیع اوقات خود را در تدریس مشغول میداشت  
تا اینکہ بتاریخ ہجرت ہر صبح الاول شدہ بیالکوٹ این حجابان  
قافی را خیر باد گفت و ہماںجا مدفون شد۔

ابتدائی خطبہ۔

اللہم لک الحمد حمداً یوافی نعمک و یکافی مزید کر مک النح۔

حاشیہ شرح مطالع۔ بخط نسخ نسخہ لطیف در سال ۱۱۶۱ ہجری  
مصنف مکتوب شدہ ترجمہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی بالا گذشت۔  
ابتدائی کتاب۔

قال شریف زمانہ اسکنہ اللہ بحبوجہ الفیاض الوباب النح۔

حاشیہ بر قطبی و میر مجدول نسخہ قدیم در سال ۱۱۶۲ ہجری  
مکتوب شد و تالیف این حاشیہ در سال ۱۱۶۳ ہجری واقع شدہ ترجمہ محشی یعنی



ملا عبد الحکیم سیکوٹی بالا گذشت۔  
ابتدائی خطبہ۔

اعلیٰ منطق اقصیٰ بہ لسان الفضا و اولیٰ مدرک ارتسم فی اذمان الاذکیاء۔  
حاشیہ پیناومی بخط نسخ بلا جدول و لوح خوشنما در سال ۱۲۶۶  
مکتوب شد۔

مولانا عصام الدین ابن مولانا شاہ عرب اسفرامینی و نیرہ و خشت  
مولانا عصام الدین داؤد خوانی است کہ صدر و استا و سلطان محمود  
مرزا است در زمان سلطان حسین مرزا ایکب کمال اشتغال نمود  
باین مرتبہ رسید کہ در مدرسہ شاہرخ مرزا مدرس گشته ابواب افادہ  
بر روی طلبہ کشا و صاحب حبیب السیر گوید کہ مولانا عصام الدین بطف  
طبع و حدت ذہن و تکمیل علوم سرآمد علماء عالیشان است بنا بر سبب  
بعضی امور در ماہ رجب ۱۲۶۹ از ہرات بہ بخارا شتافت و ہنگام  
تخریر حبیب السیر بخدمت عمیدانہ خان محفوظ و بہرہ در می زلیست  
از اکابر تشرن عاشراست۔

ابتدائی خطبہ۔

الحمد لله الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون علی العالمین نذیرا الخ۔  
حاشیہ صدررا بخط نستعلیق نسخہ قدیم تقطیع کلان تخمیناً بت جزو  
در آئینہ نام کاتب و نسخہ کتابت نیست ترجمہ ملا نظام الدین بہ حرف  
شین تحت شرح مسلم البشوت می آید۔



ابتدای کتاب -

تبارک الذی بیدہ الملک و هو علی کل شیء قدير فالیه یصعد الکلم <sup>الطیب</sup>  
و هو به جدير الخ -

حاشیه بر طول بخط استعینق ما یقرآن نسخه قدیم سنه کتابت  
و نام کاتب نیست -

ترجمه ملا عبدالحکیم سیالکوٹی تحت حاشیه شرح مواقف مذکور شد  
ابتدای کتاب -

قوله افلح کتابه ای کتابه المقدر فی الذهن ان کانت الخطبه ابتداءً الخ -  
حاشیه بر حاشیه ملازاده بخط نسخ بجدول شکرک نسخه خوشنا  
لطیف سنه کتابت نیست کاتب نام خود حسن المعروف محمد سعید  
بن یوسف بن الحسن نوشته تخمیناً هشت جزو خوش تقطیع مولانا عبد اللہ  
بن شهاب الدین در مدرسہ صدریہ شیراز بوده از شاگردان غیاث  
مضمور است از ستوید و تبیین این شرح در ۱۹۶۲م فرغت حاصل کرد حاشیه  
خطائی بر مجتبه معالی است و این بروش تعلیقات است -

ابتدای خطبہ -

الحمد لمن خلق الانسان و سلمه الی بیان و اشکر لمن علمه بدائع المعانی  
و روائع البیان الخ -

حاشیه جمال الدین بر حاشیه قدیمه بخط استعینق حقی بسیار  
در آورده نوشته تخمیناً نه جزو خوش تقطیع -

مولانا جمال الدین از شاگردان مولانا جلال الدین دوانی است و در زمان خرم  
 شاہ اسمعیل صفوی از شیراز بکہ معظمہ رفت و از انجا بہ گجرات رسیدہ  
 و مصحوب قافلہ سید رفیع الدین محدث و ملا ابوالفتح خراسانی از گجرات  
 با گروہ رسید و ہما نجا توطن گزید تا اینکہ در عشرہ آخسر قرن عاشور گذشت  
 ابتدای کتاب۔

قولہ قدس سرہ لم یرد بہ معنی اہ اعلم ان سیدالمحققین قدس سرہ الخ۔  
 حاشیہ فوالمدنیہ نہی بظن تعلیق برکانہ خانی نام کاتب و سنہ  
 کتابت نیست تخمیناً سی جزو بہ تقطیع مربع۔

ملاعصمت اشد ابن ملا محمود المعروف بہ اعظم ابن عبدالرسول سہارنپوری  
 از مشاہیر علمای ہندوستان است اگرچہ مکفوف البصر بود مگر اوراکثرف المصنف  
 میوان گفت پیوستہ اوقات شریف خود را در خدمت علم و تدریس  
 مشغول میداشت بقایف معینہ دار و در سکنہ رحمت بہ جانب  
 دارالآخرت کشید۔

ابتدای خطبہ۔

منک البدایۃ والیک النہایۃ یا کریم جعلک الکلمۃ الباقیۃ کافیتہ فی توحید  
 نحو المقصود الخ۔

حاشیہ شرح حکمتہ الاشراق بخط نسخ نسخہ قدیم اگرچہ در سنہ  
 نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً چہل جزو۔  
 ابتداء کتاب۔

قال الشارح رحمه الله دلالة اللفظ على المعنى او الاله لانه مطلقا كون الشيء بحيث  
يسلم منه شيء آخر الخ -

حاشیه عمید الحکیم شرح ملا عبدول به خط نسخ در حاشیه نام  
کاتب و سنه کتابت و قیمت تخمیناً در حدود -

ترجمه ملا عبدالحکیم سیالکوٹی تحت حاشیه شرح مواقف گذشت  
ابتدای خطبه کتاب -

قوله علی وجه الی آخره بمعنی الباء کما فی قوله الخ -

حاشیه بر حاشیه قدیمه - بخط نستعلیق موه منبیه مصنف  
نسخه صحیح تخمیناً بست و پنج جزو در سال ۱۲۰۰ مکتوب شده

فاضل مرزا جان اصل وی از شیراز است بیک واسطه تلذوی به ملا جلال الدین  
دوانی میرسد مصنقات بسیار دارد و آخر از شیراز به بخارا رفت عند اشد خان  
اوزبک اغراز و اکرام او بسیار نمود مولانا یوسف کوچ از اجل شادروان  
وی بود در عشره ثانیه و تشریح حاوی عشر در بخارا فوت شد از فحول  
علماء علم معقول است -

ابتدای کتاب -

قال المصنف رحمه الله اما بعد حمد واجب الوجود علی نعمائه لعسل فی ترک  
الموهوم الخ -

حاشیه طیب بند می نسخ خوش نما تخمیناً در او از ده جزو  
شخصی عبدالودود کاتب است - امیر محمد بن الحسین المدعو به فخر الدین

سماکی استرآبادی در عهد شاه اسمعیل صفوی بوده منشی بکنند در عالم  
 آرای عباسی گوید که از افاضل علماء و دانشمندان روزگار خود در  
 درگاه محلی منظور نظر حضرت خاقانی بود گویند جمعی کثیر از طلبه  
 بغرض تحصیل معقول و منقول بدرس وی حاضر گشته استفادہ  
 می نمودند امیر از اعیان مشرقین عاشق است بالابانتر و اما در  
 مباحثات و مناظر است داشت  
 ابتدای خطبہ۔

الحمد لله اعلم و الصلوة علی محمد بن المنصور بالخلق العظیم  
 المبعوث لإقامة الدين القويم۔ النخ۔  
 حاشیہ بر میرزا بدیش شرح مواقف۔ باشارہ جناب  
 والد مرحوم است کتاب کرده تخمیناً سستی جزو۔  
 ترجمہ مولانا عبدالعلی تحت فوائذ الرموت بہ حرف فامی آید۔  
 ابتدای کتاب۔

قال المصنف ای بالاختصاص الخ اعلم انه قد وقع فی تفسیر الامور العامته  
 عبارات مضطربہ منہا التفسیر المذكور فی المتن النخ۔  
 حاشیہ بر الہیات و طبیعیات شفا۔ در آخر نسخہ این عبارت  
 از مسلم ملامحمد بن حسین استرآبادی است و وی از علماء عصر خود بوده نسخہ  
 صحیح مگر بخط در آورده تخمیناً بست و پنج حسرت۔  
 عبارت اینست۔

قد نقلت هذه النسخة الشريفة سوى الحجر والواحد من بيننا من خط مولانا الكو  
المحقق مولانا صدر الدين محمد الشيرازي في سنة اربع واربعين بعد الف  
من الهجرة النبوية المصطفوية وانا العبد المذنب العاصي الراجي الى عفوية  
الابدي محمد بن حسين العقيلي الاسترآبادي غفر الله ذنوبها واستر عيوبها بحمد  
محمد وآله الطاهرين المعصومين -

ترجمه ملا صدر الدين شيرازي بحرف صا و تحت صدر امي آيد -  
ابتدای کتاب -

قال قدس سره ان العلوم الفلسفية كما قد اشير اليه الخ -  
حاشية شرح ملا جامي - بخط تعليق در ۹۳۳ لاله مکتوب  
شده تخمیناً چهل بنو -

مولانا جمال الدين بن شيخ نصير الدين مفتي دہلی بود از پدر خود علم آموخت  
از طائفة کتبواست در علوم عقلية و نقلية حقه و کلام و ادب و تفسیر  
ید طولی داشت بر شرحین مفتاح محاکمه می کرد و عضدی را چهل مرتبه  
از اول تا آخر درس گفت بنایت استغنی بود گاهی بحضور ملک و سلاطین  
ترغبت و امرای عصر حرمت وی نگاه میداشتند عمر طویل یافت چون  
سین عمرش از نو در گذشت در ۹۸۴ بدار بقارخت بر بست -  
ابتدای کتاب

المحمد لله المرقوم شأنه المنسوب بر بانه المجرور سلطان الخ -  
حاشیه بر شرح سلم قاضی مبارک نسخه بخط استغنی صاف



بلا جدول و لوح تخمیناً و از ده جزو نام کاتب و سنه کتابت نیست۔  
 مولانا فضل حق خلف الصدق مولانا فضل امام است اصل وی  
 از خیر آباد لیکن با سبب چند در چند در شاہ جهان آباد سکونت گزیده  
 تحصیل علوم از والد خود سرموده در منطق و حکمت و ادب یگانہ عصر  
 خود بود الحق مشکل وی در متاخرین نبوده بہ ہنگام تحریر آثار الضیاء  
 سن شریف ایشان بہ پچاہ و دور رسیده بود و کتاب آثار الضیاء قبل  
 غد در ۱۸۲۷ عیسوی چھاپ شدہ بعد غد کہ در ۱۸۵۴ ر و داده مولانا  
 مزبور را حکام انگلشیہ جلای وطن کردند تا اینکہ در پورٹ بمیر فریب  
 پانزده سال است کہ رخت بعالم جاویدانی کشیدہ۔  
 ابتدای خطبہ۔

سبحان اللہ و بحمدہ و القصلوۃ علی احمد رسولہ و عبده و الہ و تعالیٰ  
 من بعدہ الخ۔

حاشیہ بر شرح الفیہ چھاپہ مصر مرتب در سکہ جلد ششم الفیہ  
 از علامہ نور الدین ابی الحسن علی بن محمد اشمونی شافعی در نحوست و این  
 حاشیہ بر شرح الفیہ نوشتہ۔ علامہ محمد بن علی القیبان در مصر  
 ولادت یافت و قرآن شریف و دیگر متون را حفظ کرد و در طلب  
 علم بسیاری علماء عصر را دید و فیض از ایشان یافت و را بعد از سال  
 متوکل و گنام بود تا اینکہ آوازہ کمالش وصیت صفاتش ملبس  
 گشت در مسجد مجدیگ معاہل خود اقامت گزید و وقتیکہ زمانہ



بر روی وسیع شد مکالمے امتیاع نمود و دوران نقل کرد و ہموارہ دور  
 اللہ مست استوار خود سید ابی الانوار محمد السادات ابن وقافی بود  
 و طریقہ وقافی از وی امتوخت در سنہ ۱۰۰۰ در مصر وفات یافت۔  
 استدای خطبہ

محمدک اللہم علی ما وجهت نحونا من سوانع النعم الخ۔  
 حاشیہ مطول بخط استتلیق بلا جدول و لوح نسخہ کہنہ در آخر نام کتاب  
 و سنہ کتابت نیست تخمیناً بہت جزو۔

مولانا قطب الدین ابن مولانا شمس الدین ابن مولانا سعد الدین تقناری  
 است از آخر عہد سلطان شاہرخ میرزا تا اوایل سلطنت سلطان حسین مرزا  
 بہ منصب شیخ الاسلامی مامور بود از علوم معقول و منقول بہرہ تمام داشت  
 و ہموارہ نقش افادہ بر الواح طبالع طلبہ می نگاشت قضا یا می شریعہ  
 را بدیانت تمام فیصل می کرد و در شبہ بست و پچارم و یکجہ ۸۸۸  
 و رکذشت و در مقبرہ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری مدفون شد  
 استدای خطبہ۔

المحمد رب العالمین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ منعم  
 قولہ حقایق المعانی و وقائق البیان فی ذکر المعانی والبیان۔  
 حاشیہ بر حاشیہ خطابی کہ بر مطول نوشتہ بخط نسخ  
 نسخہ صانت و خوشنما تخمیناً بہت و بہت جزوہ آخر این نسخہ این عبارت  
 است سید اصغر الخلیفہ بل لاشی فی الحقیقہ اضعف العباد واللہ اللہ

محمد عبدالعظیم بن محمد عبدالرحیم عوف عبدالملک نقلت ہذہ الحاتیۃ  
 بما ہما من ہسکذہ یعنی بخط مصنفہ و کولفہ قدس الہ سرہ العظیم ۱۲۲۲ھ۔  
 مولانا محمد سرید ابن شیخ محمد شریف ابن شیخ محمد سرید الصیدی قسطل  
 سے از احمد آباد گجرات است بحضور والد خود بہ تحصیل علوم نشستہ  
 و استفادہ برداشتہ از محول علمائے عصر خود گشت و سن۹۸۰ ہجری  
 از لتوید ابن حاشیہ پروا خستہ عرض پدر خود کرد تاریخ وفات محشی  
 از نظر نہ گذشتہ مگر از علمای عہد عالمگیری است۔  
 ابتدای خطہ کتاب۔

علیک الاعتماد والاکمال والیک العود والارتمال۔

حاشیہ خیالی بخط نستعلیق صامت بر کاغذ خانی در سن۹۸۰  
 مکتوب شدہ تخمیناً پانزودہ جزو نام کتاب نیست۔

الفاضل احمد بن موسی شمس الدین الشہینہ نجیالی۔ خیالی علوم از پدر خود  
 آموخت پس از ان کجدمت ملا خفربیک رسید وی اولاد رس  
 و سلطانہ بود و بعدہ در دیگر مدارس ہماں شغل داشت چون تاج الدین  
 ابراہیم مدرس مدرسہ ازین جہان رخت بر بست محمود پاشا بحضور سلطانہ  
 محمد خان معوض کرد کہ امور مدرسہ نجیالی تفویض شود پادشاہ فرمود کہ گمان  
 چنانست کہ وی حاشیہ عقائد نوشتہ و نام من درج کتاب کردہ گفت  
 ملی پس پادشاہ گذارش پاشا سے منرور قبول منسودہ ملا را بہ  
 تولیت مدرسہ برافراخت بر این کار موقوفہ چنداں ویرگاہ و نمازہ کہ اصل

در رسید و کان ذلک فی اوایل عشر ثمانیة -  
استدای کتاب -

اما ان قوله التحیر عالمه الله بلفظ التحییر الخ -

حاشیه بر میرزا بدر رساله بخط نستعلیق بلا جدول و لوح بر کاغذ هندوستانی  
حنائی در آخر نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً و از ده جزو -

مولانا فضل امام ابن مولانا محمد ارشد خیر آبادی از اکابر روزگار و مرجع عالی و او  
سرویار بودند مولانا فضل حق که ذکر جمیل ایشان تحت حاشیه شرح سلم قاضی  
مبارک مذکور شد خلف الصدق مولانا می منور است مولانا در حکمت اشراقی  
و مشائی و دیگر علوم ادبیه دسترسی کامل داشت پیش حکام انگلشیه محترم و  
معتبر بود و از مناصب عالیه سر بلندی داشت اگر چه اصل مولانا خیر آبادی است  
مگر بیشتر اوقات در دہلی صرف اوقات شریف خود میکرد و آخر عمر ترک  
خدمت گفته و اہل و عیال خود را در دہلی گذاشته به خیر آباد شتافت  
و دیگر رجوع به دہلی نکرده تا اینکہ بتاریخ پنجم ذی قعدہ ۱۲۴۷ھ بمصر آباد  
عقبی رفتند و در خیر آباد مدفون شدند -

استدای کتاب -

یا من لا یک عظمۃ قیاس ارباب الالباب و لایرستم رسوم قدرتم  
ا قلام الکتائب الخ -

حاشیه شرح مواقف ایضاً نسخہ ثانی بخط نستعلیق در ۱۲۴۷ھ  
مکتوب شد در آخر این عبارت است -

و قد کتبت فی المبرسته العالیة لاستاذ الزمان مولوی معنوی قطب الملة  
والدین سلما اللہ تعالیٰ علی رؤس الطالبین ظاہر از قطب الملة والدین  
مرا و از قطب الدین سہا لوی کہ پدر بزرگوار مولانا نظام الدین بودند است  
حاشیہ جدیدہ بخط نستعلیق نسخہ قدیم در سنہ ۹۱۰ لکتاب شدہ تخمیناً  
شصت جزو متوسط تقطیع۔

مولانا جلال الدین محمد الدوانی خلف الصدق مولانا سعد الدین اسعد است  
در قریہ ودان کہ از اعمال گادرون است پدر وی قضایای شرعیہ را اقدام  
می نمود جناب مولانا نخت از والد ماجد خود بہ تخصیص اشتغال داشت  
بالآخر رخت بہ سمت شیراز کشید و از مولانا محی الدین کوشکناری و خواجہ  
حسن شاہ بقال کہ ہر دو از عمدہ تلامذہ سید شریف بودند ہمت بر کسب  
کمال گماشت و نیز افادہ از مولانا ہام الدین گلناری یافت و ساعت حدیث  
از شیخ صفی الدین کہ سید دانشمند بود نمود بعد حصول علوم کچندی نگذشت  
کہ روان از آذربایجان و کرمان و طبرستان و خراسان بامید کسب علم  
و دانش متوجہ ملازمش شد چند وقت در ایام شباب مولانا بعد از  
امیرزادہ یوسف بن مرزا جہان شاہ مشغولی کرد و ازین عہدہ ناخوش نمود  
گشتہ در مدرسہ بیگم کہ انرا دارالایام میگفتند لبوازم درس و افادہ  
قیام نمود و در وسط حیات خود حاشیہ اول بر شرح تخرید قوشچی تالیف  
نمود ہمدراں ایام امیر صدر الدین شیرازی بر شرح مذکور حاشیہ نوشتہ  
اعتراضات بر حاشیہ مولانا دار کرد۔ مولانا بہ نظر و اعتراضات صدر الدین

شیرازی حاشیہ جدیدہ نوشتہ امیر صدر الدین شیرازی ناساکت  
 ساخت۔ مجد الدین کرمانی فرماید کہ رسالہ زورار مولانا روستیکہ و رجب  
 اشرف بود و در روضہ قدس منزلت حضرت شاہ ولایت علیہ السلام  
 روزی بر پای ایستادہ تصنیف نمود و ازین جهت بندہ و رار موسوم  
 کرو۔ مولانا تصانیف بسیار و مولانا جلال الدین محمد لدوانی ہفتاد  
 و ہشت سال عمر کرد و انتقال آن قدوہ ارباب کمال و رشادۃ اتفاق  
 قناد۔ نعش اور ابدوان نقل کردہ دفن نمودند۔ صاحب حبیب الیہ  
 گوید کہ در میدان تحقیق مسائل و انحلال معضلات رسالہ و توضیح خفیات  
 متقدمین و تلویح خفیات متاخرین از امثال و استراران۔

نصب السبق می ربو و شعور

پھر علم را بود آفتابی • فنون فضل را جامع کتابے

بسم الله الرحمن الرحيم۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

واللهم اهدنا الصراط المستقيم الخ۔

حاشیہ بر مختصر الاصول عضدی۔ نسخہ بسیار قدیم نام کاتب

سنہ کتابت نیست تخمیناً و از وہ بند و بسیار محشی مع ہدیہ مصنف

ترجمہ سید شریف تحت شرح مفتاح العلوم می آید۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله

لما ورو في الاخبار الخ۔



حاشیہ بر شرح حکمتہ العین۔ بخط نسخ از اول ناقص تخمیناً  
 ہشت جزو ترجمہ ملا نظام الدین تحت شرح مسلم الثبوت می آید۔  
 حاشیہ حکمتہ العین از آخر ناقص بخط نستعلیق مولانا شمس الدین  
 محمد المعروف بہ شمائی جیلانی مدرس مدرسہ و پیش نماز و خطیب  
 مسجد جامع مہد علیا گوہر شاہ و آغا بود از اجل علماء عصر خود است بمرض  
 طاعون در ۱۳۸۸ ہجری ازین عالم انتقال نمود۔  
 ابتدای خطبہ

الحمد لله الذی جعل قمر الجہنم تحقیق و ایقین الخ۔  
 حاشیہ شرح بحر مدقوشی بخط نستعلیق شفیقا امینہ نام کاتب  
 و سنہ کتابت نیست تخمیناً است جزو خود از خطبہ کتاب نام مصنفت  
 یافت نشد از تحریر ترجمہ اش مجبور ماندم۔  
 ابتدای خطبہ۔

خیر ما یوشیح بہ معاقدا کلام و کلی بہ معانق المجاہد و الاقلام الخ۔  
 حاشیہ بر حاشیہ قدیمہ و دوانی۔ بخط نستعلیق تخمیناً جزو  
 نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

جمال الدین محمود از شاگردان جلال الدین دوانی است سنہ وفاتش  
 یافت نشد خطبہ درین نسخہ نیست۔

قولہ قدس سرہ لم یرو بہ معیاہ اعلم ان سید المحققین قدس سرہ  
 الشریف لمارای الخ۔



حاشیہ شرح مواقف بخط نسخ نسخہ تدریم در آخر نام کتاب  
 و سنہ کتابت حاشیہ شرح مواقف سید شریف است صاحب  
 کشف الظنون چندین حواشی شرح مواقف از اکثر علماء در کتاب  
 خود مذکور کرده مگر استدای خطبہ بیشتر فراگذاشته و در خطبہ این نسخہ  
 نام مصنف متروک است پس در تفسیح مصنف پی برودن خیل و شوارح  
 مبسوط است تخمیناً پانچاہ جزو۔

استدای خطبہ

الحمد لله الذی تولیت الافہام فی کبریا و اتہ و تحیرت الاوامم الخ۔  
 حدود الشیخ بخط استعلیق مجددی بمقدار یک جزو و شامل این نسخہ  
 نسخہ ملا جلال بسیار محشی و نسخہ میبذی و یک جلد مخلص شدہ ترجمہ  
 شیخ الرئیس بحرین تحت شفا می آید و کتب دیگر بمقتام خود  
 مذکور می شود۔

استدای خطبہ رسالہ حدود۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین و بعد فہندہ مختصر حدود الشیخ  
 الرئیس عنہ لہ الخ۔

حاشیہ میبذی بخط استعلیق چندی از آخر ناقص خطبہ در این  
 نسخہ نیست مگر با حاشیہ علمی و فخر الدین سماکی تطابق ندارد و چونکہ  
 نشان از مصنف ندارد و نمی توان گفت کہ از ان کسبت تخمیناً جزو  
 ابتداء۔

الحکمتہ اوی و ہی والعلیم مترادفان کا الرحمن الرحیم الخ۔

حاشیہ شرح جامی نسخہ خوش قلم بنیاداً تعلق باقتضای احوال  
ولوح تخیلیاتی و ہشت جزو

مولانا عبدالرحمن ابن قاضی محمود اسفہرائی وی بدعہد دولت محمد خان شیبانی  
دو سو سال بمنصب قضا منسوب بود و در مدرسہ گوہر شاہ و آغا مدرسین  
و افتادہ ہم قیام داشت با اینکہ مولانا مزبور از اقسام علوم و انواع خصایص  
ملو بود مگر از عدم مساعدت بخت اوقات بہ بی سامانی می گذراہند  
مولانا از سترن تالیف بودہ۔

ابتدای کتاب

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی محمد آلہ و اصحابہ الطاہرین  
سدائق النجوم در فن ہیئت نظام فیثاغوری نوشتہ نسخہ تعلق  
بہ جدول ولوح طلائی چہا پہ مثنوی قلمی است در ۲۵۶ سطر و در لکھنؤ چہا پہ  
شدہ شفقت و پنج جزو بزبان فارسی۔ راجہ رتن سنگہ مخاطب بہ فتح اللہ  
و بیر الملک ہوشیار جنگ اصل وی از بریلی است و راکھنؤ تولد شد  
و ہما بجا نشو و نمایافت دیدارش را ای بالک رام بخدمت نواب آصف اللہ  
میرانش بود و در زمان سلطنت نصیر الدین حیدر و غازی الدین حیدر راجہ مزبور  
بخطاب منشی الملک امیر زادہ داشت و در عہد محمد علی شاہ بہ منصب  
دیوانی رسیدہ بخطاب مہاراجہ سمرامیازا فرشتہ در فن ہیئت بگانہ عصر  
خود مشہور ہم خوب میگفت در ۲۵۳ سطر و باری بنابر خواہش با دشاہ مزبور بہ تسویہ

و تمییز این کتاب پرداخت صاحب گنج گمشد فرماید که راجه منور وین  
 اسلام را حقه یافته سه سال قبل وفات خود اختیار کرد عربی و فارسی  
 و ترکی بسنکرت می دانست و انگریزی بهم چپیری خوانده بود و در سال  
 ۱۲۶۶ سنه ملک عدم کرد  
 ابتدای خطبه کتاب -

سیرالی کام و زبان تبریزی ستایش حدیقه پیرانی است که از گلستان  
 منشی و امن فلک پراز گلهای کواکب گردیده الخ -  
 حاشیه بر شرح حکمت العین بخط تعلیق با یقار تخمیناً ده جزو -  
 ترجمه فاضل میرزا جان تحت حاشیه بر حاشیه قدیمه گذشت -  
 ابتدای کتاب -

الحکمة استكمال النفس الانسانية بحصول ما عليه الوجود الخ -  
 حاشیه تحریر اقلیدس بخط تعلیق با یقار نام کاتب و سنه  
 کتاب نیست و درین نسخه حاشیه تام مقاله تاسع است بزبان عربی تخمیناً  
 سبت و پنج جزو حکیم میرزا شمس وی از گیلان است در عهد شاه جهان پادشاه  
 به هندوستان آمده فن طب و اقسام ریاضی را از حکیم علی گیلانی حاصل  
 کرد و در حرم دوازده سال در کسب علوم اشتغال داشت چون زو کفویت  
 و کمالات وی در محفل فرودس اششیا کئی مکرر مذکور شده حکیم فرور را  
 حضور خود طلبیده با عزاز تمام که در خور فضیلت وی بود بزمه ملازبان خود  
 و اصل ساخت و به تعلیم محی الدین اورنگ زیب مامور شد هنگامی که عالمگیر

از حضور شاه جهان بادشاه برای نظم و نسق صوبه و کن حضرت یافت حکیم مذکور  
به ندیمی وی همراه وی بود و آنسر الامر در اورنگ آباد بعمر هشتاد و سالگی کشته  
هجری جهان فانی را پدر و نمود  
ابتدای کتاب -

قال استوار البشر والعقل الحادى العشر الفاضل بفيض القدس نصير الملته  
والحق والدين محمد المحقق الطوسي النخ -  
حقیقه المتقین فی معرفت احکام الدین بخانسخ نسخ خوشنما  
در آنسر نام کاتب و سنه کتابت نیست در فارسی است ترجمه علامه محمد تقی  
مجلسی تحت توابع صاحبقرانی می آید -  
ابتدای خطبه -

الحمد لله رب العالمين والصلوة على اشرف المطهرين محمد و عترته المعصومين الخ  
حکمته المتعالیه فی الاسفار الفعالیة بخط نسخ خوشنما سفر اول است  
از اسفار العرب تخمیناً سی جزو ترجمه ملا صدر الدین شیرازی بحرف  
صا و تحت صدر امی آید -  
ابتدای خطبه کتاب -

اما بعد فهذا النفس ما نطلب نفوس الانسانية الخ -  
حاشیه بر شمس با زغه بخط نستعلیق نسخ خوشنما نام کاتب  
و سنه کتابت نیست تخمیناً بیست و پنج جزو -  
ملا محمد حسن ابن قاضی علامه مصطفی از اکابر علماء مشهور و زنگنه است

ذہن سلیم و حافظہ قوی و طبع متین داشت و در عقول است یگانہ عصر خود  
 بود و حواشی بسیار دارد و بعضی از آن بمقام خود مذکور شد و بر آئینده می شود  
 و را بہتدای عمر و در بعضی مرض حصول معاش بدہلی رفتہ نظر بر لیاقت  
 ذاتی و علو خاندانش یعنی دیہات بسپور خال یافتہ اوقات شریف  
 خود ہموارہ در فرنگی محل بہ تعلیم طلبہ صرف فرمودہ چون بعضی حساد بر سر  
 فساد آمدند اقامت خود در فرنگی محل مناسب وقت ندیدہ بجانب روم بکنند  
 شتافت و بقیہ عہد شریف خود را در رام پور بسر برد تا اینکہ در  
 ۹۸ ہجری ہما بجا جواریت حق پیوست۔

اہتدای خطبہ

الحمد للہ الذی کل اللسان فی تمجیدہ و تحمیرت الجنان فی تمجیدہ الخ۔  
 حاشیہ شمس بازغہ۔ بخط تعلق بانقرا بزبان عربی نام کتاب  
 و سند کتابت ندارد و تخمیناً سی و پنج جزو۔  
 ترجمہ ملا محمد اسدیلوی تحت شرح زبدۃ الاصول بحرف شین می آید۔  
 اہتدای خطبہ کتاب۔

لہ الحمد والمنة و علی رسولہ وآلہ صلوٰۃ و السلام الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔

حاشیہ بر حاشیہ شرح مواقف بخط طالعلمی است  
 و نسخہ از کتابخانہ آصف الدولہ لکھنوی است بریں نسخہ خطبہ نمیت نمیتوان  
 یافت کہ حاشیہ از کبیت تخمیناً ۵۰ جزو۔ در آخر نام کاتب و سند کتابت



ہم مدار و این نسخه در دست علامہ تفضل حسین خان ہم بودہ۔  
ابتدای کتاب۔

ان المتبادر منہ آہ لا تقال لما کان موضوع العلم الخ۔  
حدائق الصالحین شرح فارسی صحیفہ سماویہ بخط تعلق با بقصر شخصی  
فضل علی در تالیف ہجری کتابت کرد و تخمیناً بت وشت جزو ملامحمد نقی ابن  
مولانا شیخ بہار الدین محمد العالمی از اواخر قرن حاوی عشر است۔  
ابتدای کتاب۔

الحمد لله الاول ستمائش مرخدایرا کہ بنیش از تہہ است الخ۔  
حلیہ شاہجہان پادشاہ۔ برکانہ خان بالبع زر افشاں بہ جدول طلا  
بخط تعلق عمدہ در آخراں عبارت است بتاریخ سال ستم جلوس فیروز  
مانوس کترین خیر اندیشاں شیخ شہاب ریشی در لاہور نگاشت۔ شیخ شہاب  
در خدمت شاہجہان پادشاہ بود قیاس بر این دال است کہ این نسخہ براس  
پادشاہ مکتوب شدہ۔ درت ظاہری نسخہ ہم سوید این قیاس است  
نام شاعر اخلص و اہل کتاب نیت شاید از ابو طالب کلیم باز حاجی محمد جان  
قدسی است طالب کلیم شاہجہان نامہ در احوال شاہجہان منظوم کردہ کہ بہ تمام  
خود مذکور شد بکن کہ حلیہ پادشاہ ہم بسبک نظم کشیدہ باشد۔

ابتدای کتابت

حلیہ شاہنشاہ دین پرور گیتی ستاں۔ ظل یزدان ثانی صاحبقران شاہجہان  
حاشیہ مولوی ظہور اقتدر بر پیرا ہد ملا جلال بخط تعلق با بقصر



زبان سبلی تخمیناً بت جزو در منطق۔

## ابتدائی کتاب۔

المراصد بالحمد المعنی المصدری فی الحاشیة المنقہ۔

حاشیہ صدر را بظن تسلیق بایقہ تخمیناً بت او پنج جزو نام کاتب  
و سنہ کتابت نیست ملا عمار الدین از شیعہ عثمانی است در موضع  
لیکنی کہ فریہ است در ممالک پنجاب متولد شد از شاگردان مولانا عبدالمعلی  
کبر العلوم است و در وفات یافت۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

احمد لہذا الذی شرح صدورنا لہدایۃ حکمتہ العلم والایمان الخ۔

حیوۃ الہیوان کبری۔ تقطیع حشر و بظن نسخ مجددول نسخہ قدیم تخمیناً

پچاہ جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست بحالت ظاہری نسخہ قدیم است

وحید العصر فرید الدہر شیخ محمد بن موسی بن عیسی بن علی کنیت وی ابو البقا

لقب وی کمال الملثہ والدین دمیری الشافعی در اوائل سلطنتہ ہجری

خلعت و جو و پوشید فقہ از شیخ بہار الدین سبکی و شیخ جمال الدین عبدالحکم

الاسنونی و قاضی کمال الدین نوری الملکی آموخت و اجازت فتوے

و تدریس یافت و جامع ترمذی از شیخ علی منظر عطار مصری و سنہ

حسل از علی بن احمد دمشقی سماعت نمود و نیز سماعت حدیث در قاہرہ

از محمد بن علی الخزاوی و حافظ شرف الدین الدیاطی فرمودہ از قاہرہ

بکہ رفت و آنجا سماعت سند ابن معطلی و صحیح ابن حبان و دیگر مسانید کرد

از علامه مزبور تصانیف حسنه در فنون کثیره هنوز متداول و موجود است  
از جمله دیباچه شرح سنن ابن ماجه و نجم الویاح شرح منہاج نووی است  
و حیوة الحیوان صفیری و کبری - در کبری تاریخ و تعبیر رویا و بعضی حالات دیگر  
از صفیری زائد نوشته - اویب هم بود نظم و شریح دار و در جامع زهر و رس  
مید او در زهد و درع هم ممتاز بود و در کتب معظمه هم مشغول و در سی می پرداخت  
در ۶۲ هجری و در ۶۸ هجری و در ۷۲ هجری و در ۷۵ هجری  
و در ۷۶ هجری از شرف مشرف گشت و آخر بار در کتب معظمه تامل گزید و تا سنه  
هجری نجا بود و بعد فراغ از حج رخت بجانب قاهره کشید هجری نجا بود تا سنه ۷۸ هجری  
بجوار رحمت ایزدی پیوست و در مقابر صوفیه مدفون شده صاحب منہل صافی گوید  
هو او حد زمانه و نشر بدعوه صاحب کشف الطنون و قات علامه رادش  
یافته حیوة الحیوان در ۷۳ هجری تالیف گشته خطبه صفیری و کبری هر دو  
یکلیست - الحمد لله الذی شرف نوع الانسان بالاصغرین القلب  
واللسان -

حیوة الحیوان صغری نسخہ پاکیزه بخط نسخ تخمیناً چهل جزو در ۹۹  
کتوب شده لخصه الدین کئی بن محمد بن عمر الشامی کاتب این نسخہ است -  
حلیة الواصفین - بخط نسخ بر کاغذ بند و ستانی و لوح طلائی نسخہ مجدد  
در آستان این عبارت است تم الكتاب بعون الملك الوهاب من تالیفات  
محمد مهدی عفا عن جرائمہ نام کاتب و سنه کتابت نیست مگر بخط مصنف  
باشد و رفن طب الحکیم الکامل محمد مهدی ابن علی اصغر ابن نور محمد خان اهل دی

از بہرات بودہ و رکھنوشو و نمایافتہ تا ایسکہ بمنصب صدارت و وزارت  
 رسید این تالیف منیف و رعہد غازی الدین حیدر با حاطہ تحریر آورده چوں  
 بار اول در رعہد نصیر الدین حیدر خلف و جانشین غازی الدین حیدر از امارت  
 او فتاد شیخ امام بخش ناسخ قطعہ تاریخ این واقعہ ہاکلمہ بطرز نو نوشتہ وہی  
 امتا و حکیم از امراتہ تاریخ بطرز نو رفتہم کن  
 از حای حکیم ہشت بگیر شہ مرتبہ نصف نصف کم کن  
 سبب رسوئی کہ داشت وہم کاروانی خود باز در رعہد ہمایون بادشاہ منصب  
 از دست رفتہ خود را بدست آورد و باز از دست داد شیخ امام بخش ناسخ  
 باعث نوشتن قطعہ کہ بالا مرقوم شد چوں حکیم بمنصب خود عود کرد از لکھنوی  
 شد و باز چوں مرتبہ ثانی کہ منصب وزارت از حکیم منتزع گشت و حکیم خود را  
 در کانبور فلکند شیخ مزبور و اصل لکھنوشد حکیم فرورسلول بود و از ہماں  
 عارضہ در کانبور در ۱۲۵۳ فوت شد و در زمان حکیم مشارالہ از کانبور  
 عہد خود بود ہم در منصب وہم در دولت علوم متداولہ  
 ابتدای کتاب این است  
 الحمد للہ حکیم نظر مزایع قلب الحکماء بہ مطالال الالہام و مہطلان النخ  
 حدیقتہ الارشاد و بخت نستعلیق نسخہ پاکیزہ سند کتابت نیست و رفتن  
 انشا بفرمایش نواب محمد علی خان بہادر در ۱۲۵۳ ہجری تالیف شدہ ذکر  
 مرزا محمد صادق خان اختر تحت محامد حیدریہ می آید۔  
 ابتدای کتاب۔

باشای سپاس بدائع نگاری رگ ابر قلم سر دست در فشانای است الخ -  
 حدیث اللغت - بخط استعلیق با یقین نسخه کهنه در سنه ۱۲۰۰ هجری  
 مکتوب شد فرہنگ اخلاق ناصر سیت ملا محمد سعد در عہد عالمگیر بود در  
 سنہ ۱۰۹۰ ہجری بہ تشوید این کتاب بروخت -

ابتداء خطبہ کتاب -

حمد کثیر و شکر خارج از خیر تحریر لائق حضرت خالق باشد الخ -

حاشیہ تلویح بخط نسخ صاف خوشنما تخمیناً شصت جزو بہ تقطیع متوسط

المولیٰ مصلح الدین مصطفیٰ ابن یوسف الشہیرہ خواجہ زاوہ اصل وی از بروج

است از نحول علماء عہد سلطان بایزید ابن سلطان محمد فاتح بودہ

صاحب کشف الطنون حکایت کند کہ حاشیہ تلویحش منافع شدہ

چنانچہ میگوید - قال الحاکمی کان والدی یتامسف علی ضیاعہ و یقول لو

بقاؤا لک الکتاب فصار من العجب العجاب - از ظہیرہ این کتاب

طاب کرم این تصنیف در عہد سلطان بایزید ثانی ابن سلطان محمد فاتح بوقوع

آمدہ و در عہد وی دیگر حاشیہ تلویح جز از صاحب ترجمہ بوجود نیامدہ تا

کشف الطنون ذکر خطبہ این کتاب نکر و عالمی دیگر بہ نام صاحب ترجمہ

او ہم حاشیہ تلویح نوشتہ و وی در زمان سلطان سلیم بودہ صاحب

ترجمہ در اوائل عمر مدرس بودہ و بعد ازین قضایای حلب داشت و در سنہ ۸۹۰

ہجری وفات یافتہ پسرش مولانا عصام الدین ابوالخیر صاحب سنن التتائیہ

فی احوال علماء و دولت عثمانیہ از غایت شہرت محتاج بہ تخریر نیست -

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله على شمول نعمه الاجسام وحصول الفقه في الدين - الخ -

حاشیہ صدر را۔ بخط استغلیق خوشنما قطع کلاں کاغذ خالی تھیں  
ہفتہ جزو نام کتاب۔ سنہ کتابت نیست زجرہ بلا حسن تحت حاشیہ  
شمس باز غہ گذشت۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله العالیین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین قوله  
اسلم ان الحکمة ان اربد بالکلمہ الخ۔

حاشیہ تلویح۔ بخط نسخ صاحب متوسطہ القطیع تھیں ناچاہ جزو  
المحقق حسن بن محمد شاہ انصاری وی در عہد سلطان محمد فاتح بود مگر  
این حاشیہ را با اسم سلطان بایزید با نام حیات سلطان محمد نوشت  
و از تصنیف و تالیف این حاشیہ بہاہ شبان ۸۸۵ ہجری فارغ شد و صاحب  
کشف الظنون نسبت این حاشیہ گوید وہی حاشیہ عظیمہ مملوۃ بالفوائد  
محقق مزبور در سنہ ۸۸۶ ہجری وفات یافت۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله على شمول نعمه الاجسام۔

حاشیہ مشکوٰۃ۔ بخط نسخ کتبہ پاکیزہ صحیح جہل و پنج جزو سنہ کتابت  
نیست مگر نسخہ قدیم است نسبت این حاشیہ بہ سید شریف میکنند  
مگر در فہرست تصانیف وی کہ امی حاشیہ مشکوٰۃ دیدہ شد محقق اینست



که از تالیفات امیر نسیم الدین محمد است که بمیرک شاه شهرت دارد وی  
 خلف الصدق امیر جمال الدین محدث بود و بعد ازین که امیر جمال الدین  
 منزوی گشت در مقبره حضرت خاقان منصور و در خانقاه اخلاصیه شغل و عظم  
 و در رس و تدریس می پرداخت صاحب حبیب السیر گوید که در تکمیل علوم  
 و فنون سپتا علم حدیث یگانہ زمان بوده قاضی نور افند شوستری امیر  
 جمال الدین محدث و ملا میرک را در مجالس المومنین داخل ساخته بعضی از دلائل  
 باره بر تشیع هر دو در آن کتاب داخل ساخته تا بید اقوال خود نموده باشند  
 اعلم مگر دلائل حضرت قاضی بر صحت روایت وی حجت کافی نیست -  
 ابتدای کتاب -

و علیک اعتمادی یا کریم قوله الحمد لله مطلق بنیاد اول حمد الله تعالی  
 نفسہ و ارفع حمد الخ -

حقیقتہ مجدیہ - رسالہ ایست بزبان عربی در تصوف بمقتدار و جزو  
 ترجمہ شیخ و جیبہ الدین علوی تحت مجموعہ رسائل تصوف بحر مہم می آید  
 شرح این رسالہ بمقتدار نہ جزو -

مولانا عبد الغیزوی رحمۃ اللہ علیہ ابن مولانا کمال الحق شیخ حسن ملساہر  
 جو پوری بود سلسلہ ارادت وی بچند واسطہ بہ سلطان المشائخ میرسد  
 صاحب کلمات الصادقین گوید کہ وی از مشاہیر متاخرین مشائخ  
 چشت است بنوک بود و جامع بیان علم ظاہر و باطن و لاوت با سعادت  
 وی در شہر جو پور در ۸۹۸ ھ سرودا و در ۸۹۸ ھ ختم فرمودت میان قاضی خان



پوشید و بر سجاده خلافت ایشان متمکن گشت هفتاد و هفت سال بزهد و  
 زرع و درس و تدریس طلبه گذرآیند فصوص الحکم و دیگر تصانیف عالیہ تصوف  
 و درس میگفت و رشده جبری بحق و اصل متواصل گشت وقت وفات  
 ملاوت قرآن می نسر بود چون باین آیت رسید۔ سبحان الذی بیدہ  
 ملکوت کل شیء و الیہ ترجعون۔ حق را بیک اجابت گفت  
 ایستاد و حقیقتہ محمدیہ۔

و بالتوفیق الی اللہ و علیہ توکلت و الیہ انیب الخ۔  
 ابتداء شرح۔

منہ البدایة و الیہ النہایة توکلت و الیہ انیب الخ۔  
 حاشیہ سید شریف علی شریح التوحید۔ بخط نسخ  
 صحیح محشی تخمیناً است و پنج جزو بہ تقطیع خود از آخر مقدار صفحہ رفته۔  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

ابا بورد حمد واجب الوجود حص ما لند کر من صفاته العلی ما هو اخص الخ۔  
 حاشیہ شقای قاضی عیاض بخط نسخ پاکیزہ بر کاغذ خنایی  
 تخمیناً است و جزو یک مجلد۔  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد للذی انزل القرآن سفار لنا فی القصد و روده  
 بر حمتہ المؤمنین الخ۔

ترجمہ ملا علی قاری تحت موضوعات می آید۔

حزب الاعظم - بخط نسخ به تقطیع خود هفت جزو او عمده است -  
ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله الذی دعانا للإیمان الخ -

حاشیه مواهب لدنیه - بخط عرب خوش تقطیع سینه کتابت  
نیست تخمیناً بست جزو - در این حاشیه تنقید حدیث و حل مشکلات  
و حل لغات نموده برای درس و تدریس خیلی خوب است -

شمس الملته والدین محمد بن احمد الخطیب الشافعی الشنوری المصری شیخ  
شواغح در وقت خود بود و درس و افتاد در جامع ازهر میدا و صاحب  
خلاصه الاشرک و یکان فقیها الیه النهایه صاحب الفهم و تیسق النظر متدیناً  
فی النقل - حدیث از ابوالنجا صاحب سهنوری و ابراهیم علقمی و علوم  
عقلیه از شیخ منصور و عبد المنعم سماع و اخذ کرد - وی رحمته الله در عصر خود  
شهرت و افنی داشت تصانیف دیگر هم دارد و این حاشیه را در شهره  
با تمام رسانید و ولادت وی تاریخ ۱۱۰۰ رمضان شله و وفات وی  
تاریخ ۱۱۰۴ جمادی الاولی ۶۷۹ سنه روداده -

ابتدای کتاب -

بسم الله الرحمن الرحیم و به نستعین حمد المن انار شکاة محمد بن قیاس  
المواهب اللدنیه الخ -

حاشیه طحطاوی بر در النخار - بخط عرب نسخه پاکیزه کامل در پنج مجلد  
الفاضل الکامل سید احمد الطحطاوی از کبار علماء قرن ثالث عشر است حاشیه وی

پروردگار مقبول علما و عظماء است - صاحب رد المحتار استفادہ از وی یافتہ  
 و وی از شاگردان شیخ محمد الحری است و در فقہ سلسلہ وی تا امام ابوحنیفہ  
 رحمہ اللہ علیہ سلسل است - شیخ حسن شرنبلالی ہم در سلسلہ اساتذہ اوست  
 تاریخ وفات وی یافت نشد -

ابتداء کتاب -

الحمد لله المنعم على البار والفاخر يوتي الحكمة من يشاء ومن يوتيهها  
 فقد اوتى الخط الوافر الخ -

حاشیہ بضایوی - خوش تقطیع بر کاغذ ولایت خان بالغ مطلقا -  
 بر سورہ بقرہ است تخمیناً سنی جزو -

قاضی علی بن اسمعیل صدر الدین بن العلامة ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ  
 الشہیر بعصام الدین الاسفرائینی الشافعی المکی - شہاب الدین خفاجی  
 در تصانیف خود ذکر جمیل وی مندرجہ - در مکہ اقامت داشت و افتاب  
 مذہب شافعی و بر مذاہب ائمہ دیگر ہم میگرد - از وی حاشیہ بر  
 شرح استعارات ہم در وجود است در مکہ می بود تا اینکه در سنہ  
 وفات یافت -

ابتدای کتاب -

الحمد لله الذي عم بارفاد وارشا والقراءة الخ -  
 حاشیہ جلالین - بخط عرب و در دو مجلد ہر دو مجلد تخمیناً ہفتاد و جزو  
 انفاضل احمد بن محمد الصعادی المالکی المخلوٹی تلمیذ شیخ الاصل سلیمان الجبل است

که حاشیه مبطوط بر جلالین نوشته و این حاشیه تلخیص همان حاشیه است  
 مع بعضی فوائد و زوائد دیگر بر احوال مصنف و قوفت نیافتم۔ از آن  
 کتاب ظاهر که این تالیف در ۱۲۳۸ هجری با ختم رسیده و این نسخه  
 در دست قاضی عبدالقادر سراج مفتی احناف مکہ بود۔ اگرچه حاشیه جمل  
 در مصر چاپ شده مگر این حاشیه هنوز در کدیمی مطبع طبع نشد بلا اطلاق  
 عمل و اینجا از مجل حاشیه خوب موصل الی المطلوب است۔  
 ابتداء کتاب۔

الحمد لله الذی انزل الفرقان مصداقاً لما بین یدیه الخ۔  
 حاشیه منہج العمال فی سنن الاقوال این نسخه ہم بخط مصنف  
 است ترجمہ مولانا جمال الدین زبیدی بحرف شین تحت شرح الفصول می آید  
 ابتداء کتاب۔

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین  
 حاشیه بیضاومی۔ از سوره فاتحہ تا سوره بقرہ است۔ بخط نستعلیق  
 صاف تخمیناً چهل و پنج جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔ نسخہ قدیم است  
 ترجمہ قاضی نور اللہ شوتری تحت مجالس المؤمنین می آید۔  
 ابتداء کتاب۔

الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتاب الخ۔  
 حاشیه بیضاومی۔ بر تفسیر سوره بقرہ بخط نستعلیق و اضع نام کاتب  
 و سنہ کتابت نیست تخمیناً ۷ جزو۔ ترجمہ شیخ بہامی عامل تحت کشف ال

ابتداء کتاب -

الحمد لله الذی جعل نسخة عالم الاسکان شرحاً لآیات قدرته الخ -

حیات القلوب فی زیارت المحبوب بخط نستعلیق مایقرو خوش تقطیع

نسخه صافست است - مناسک حج و زیارت مدینه طیبہ بزبان فارسی نوشته

اکثر کتب دریں باب بنظر فقیر بزبان عربی آید البتہ باعث ترجمہ اش بزبان

فارسی عام فہم شدہ است - این نسخه بہت و بہت جزو باشد و را ابتدای کتاب

مولف رحمہ اللہ گوید کہ شروع کرده شد صبح روز چہار شنبہ ہشتم شہر مبارک ربیع

۱۳۵۵ھ و در آخر کتاب گوید کہ تاریخ بہت و ہشتم شہر رمضان المبارک سنہ

۱۲۸۵ھ و می فارغ گشتم - ترجمہ ملا شہم سندی تحت جنتہ النعیم بحرف جمیم گذشت -

ابتداء کتاب -

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده الخ -

حجتہ افتد البالغہ - نسخہ پاکیزہ بلوچ طلائی محدود و در سنہ ۱۲۴۵ھ ہجری مکتوب

شدہ تخمیناً چہل و پنج جزو - ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تحت مصنفی می آید

ابتداء کتاب -

الحمد لله الذی فطر الانام علی ملتہ الاسلام الخ -

حاشیہ بر شرح جامی - بخط نسخ نسخہ قدیم تخمیناً بہت جزو - کاغذ خالی - ترجمہ ملا

عبدالحکیم سیالکوٹی صاحب حاشیہ تحت حاشیہ شرح مواقف گذشت -

ابتداء کتاب - قال المركبات المعدودة الخ ای فیما سبق بقولہ وہی المصنعات

والموصولات و الاسماء الاشارات الخ -



## حرفہ الحناء

خمسہ نظامی - نسخہ خوش تقطیع کاغذ خان بالبع بجدول مطلق الوداع  
 طلایی تخمیناً چہل و یک جزو چہار سہ سہ نستعلیق پاکیزہ کاتب محمد بن علی است  
 و تاریخ کتابت روز شنبہ ہستم ماہ صفر ۱۱۳۵ ہجری -

احوال شیخ نظامی انجہ والد مرحوم نوشتہ اند تہرگانا بالفاطہ رحمۃ اللہ علیہ بقلم دیوید  
 از تذکرۃ الشعراء من تالیف دولت شاہ سمرقندی مولد شریف او گنجد است  
 و در صورالاقابیم آن ولایت را جزو نوشتہ در بزرگواری و فضیلت و کمال  
 شیخ زبان تحریر و نقیر عا جب تراست و سخن او را ورامی طور شاعری ملاحظتی است  
 کہ صاحب کمالان طالب آن اند - لقب شیخ نظام الدین است و کنیت ابو محمد  
 بن یوسف بن موید است و بمطریزی اشتہار یافتہ و شیخ برادر توامی می باشد  
 کہ از شاعران استاد بودہ و قصیدہ گفتہ کہ تمامی صنایع شاعری در ان مندرج  
 است و ذکر او و ایراد بعضی از ان قصیدہ ثبت خواہ شد و بامردم کمتر اختلاط  
 کردی و درین باب ہی گوید بیت - گل رعنا درون غنچہ حزین + ہجرین  
 گشتہ اعجازت نشین - و اتا یک - قزل ارسلان رالار زوی صحبت  
 شیخ نظامی بود و بطلب شیخ کس فرستاد - نمودند کہ شیخ ہنزدوی است  
 و با سلاطین و حکام صحبت ندارد اتا یک از روی امتحان بدین اوفت  
 شیخ از روی کرامت دانست کہ اتا یک با سخنان می آید و چشم حقارت



شیخ می نگرد و شیخ از عالم غیب شمه بچشم اتابک نمود اتابک دید که تختی  
 باوشاانه مرصع بجواهر نهد و اندو کر پاسی دید که صد هزار چاکر و سپاسی  
 و تحمل های باوشاانه و چهر های وجیه باکر های مرصع و عاجیان و ندیمان  
 بر پای استاده و شیخ باوشاه وار بران تخت نشسته چون چشم اتابک  
 بران عظمت و شوکت افتاد و مبهوت شد و از روی تواضع خواست که دستم  
 شیخ را بوسه دهد از عالم غیب شهادت آمد دید که پیر مردی حقیر بر پاره نذی  
 بر در غاری نشسته و مصحفی و دو داتی و قلمی و مصلای و عصای پیش او نهاد  
 اتابک بتواضع دست شیخ را بوسه داد و من بعد اعتقاد او به نسبت شیخ  
 درجه عالی یافت و شیخ نیز گوشه خاطری و همی بدو حواله کرد و گاه گاه دید  
 اتابک آمده و صحبت داشتی و شیخ در میان اینحال می گوید بلیت  
 گفتم بپوشن همچون زمین پایی + که دیدم آسمان بر خاست از جائی  
 و شیخ از میدان آنی فرخ ز بجانی قدس سره الغیرز بوده و دیوان شیخ نظامی  
 در امی حمسه قریب به سبت هزار بیت باشد غزلیات و موشحات و اشعار صنوع  
 بسیار و ارد چون قصه خسرو و شیرین را با التماس قزل ارسلان نظم کرد و بصله آن  
 کتاب چهارده مسموره مرز و عدلیورغال شیخ کرد و شیخ بشکر آن انعام در  
 کتاب خسرو و شیرین می گوید بلیت نظر بر حمد و براخلاص من کرد و دهر حمد  
 را خاص من کرد و شیخ متبل از حمسه در او آن شباب داستان  
 و سیه و رامین را بنام سلطان محمود بن محمد بن ملک شاه منظم آورده و بعضی  
 گویند که آن نظامی عروضی نظم کرده و درست آن است که آن نظم شیخ بزرگوار

نظامی گنجوی ست چه از روی تاریخ نظامی عرضی در عهد سلطان ملک شاه  
 بوده و شک نیست که داستان دلیه و رامین را بنام سلطان محمود نظم  
 کرده اند و این بعضی شیخ نظامی اقرب است اما سلطان محمود با و شاه  
 سعادت مند صاحب بنبر بوده و در روزگار سلطان سنجر بهشت سال به  
 نیابت شاه باوشاهی عراق و آذربایجان کرد و یک نوبت دم عصیان زد  
 و سلطان سنجر بدفع او لشکر کشید و محمود در صحرائی رمی با سلطان مصاف  
 کرد و شکسته شد و روز دیگر در گرم گاهی باد و سه سوار به سر پرده سنجر  
 درآمد و فی الحال عم را سلام کرد و سلطان را شفقت عمومیت در کار آمده فرمود  
 که پیلوی خیمه او خیمه سلطان مهیا کردند و پنج و نواکبه و اطعمه پیش سلطان نشاند  
 و اول خود تناول کرد و روز دیگر باز محمود را سلطنت عراق نام زد کرد و ستاج  
 مرصع و جامه های طلا و دوز مشرفش ساخت و اکابر و سرداران عراق  
 را نیز و لجوی و رعایت نمود و تشریف داد و در و سیم کرامت فرمود و روز  
 سوم سلطان بطرف خراسان و محمود بجانب اصفهان روانه شد و کان  
 ذلک فی عشرين جمادی الاولى سنة ۵۲۹ تسع و عشرين خمساته و سلطان سستی  
 خاتون دختر خود را به نکاح سلطان محمود در آورد و در همان فرصت آن ملکه بخوار  
 رحمت حق پیوست عوض او ماه ملک خاتون را که دختر دیگر با عهد مرصع  
 تجمل پادشاهانه فرستاد و وفات شیخ بزرگوار نظامی در عهد سلطان طغرل بن  
 ارسلان در شهر ۶۵۰ سنه و سبعین و خمساته بوده و مرقد شیخ در غنچه  
 است و در روزگار شیخ ختمه جامع نکرده بودند هر یک داستان جدا بود

تا بعد از وفات شیخ این پنج کتاب را فضلا در یک جلد جمع کردند و حسن  
 نام نهادند حاجی لطف علی در تذکره خود می نویسد که شیخ در مراتب شاعری یکی  
 هزارگان اربعه و یار سخن است و فضلا و عرفا این پنج کتاب را که حمسه نام کرده اند  
 باستدفا صاحب تاج و سیر منظوم شده اگر چه بقصد ریف زمان و عدم  
 رابطه کتابی از آن حمسه صحیح نمانده اما باز پنج گنجی است که مفلسان تہی کیسہ از آن  
 نظم حبیب و دامن دل و ویدہ را از آن حسرت این جوہر رنگین کرده و میکنند  
 مزار کثیر الانوار شیخ حال نیز محل زیارت اکابر و اعظم آن دیاری باشد۔

### تفصیل مثنوی حمسہ پنجم

مخزن الاسرار۔ مطلع بہت کلید و رنج حکیم بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 ہم مثنوی شیخ نظامی را خسرو و جامی و قاسمی و عرفی و ماتقی تتبع کرده اند۔  
 مثنوی خسرو شیریں۔ خداوند اور تو نسبت بکشای بہ نظامی  
 راہ تحقیق بنامے۔

لسانی مجنون۔ مطلع۔ امی نام تو بہترین سر آغاز بودی نام تو نامہ کی گم باز۔  
 ہیفت پیکر۔ مطلع۔ امی جہان دیدہ بودیش از تو بود هیچ بودی نبود

شیریں از تو۔  
 شرف نامہ شہور بکند نامہ۔ مطلع دفتر اول۔ خدایا جہان  
 بادستہی تراست بہ زما خدمت آید خدای تراست بہ مطلع دفتر ثانی کہ  
 اقبال نامہ نام دارد۔ خسرو ہر گجا گنجی آرد پدیدہ۔ ز نام خدا سازو  
 آن را کلید۔

ایضا نسخه ثانی - نهایت عمده تقطیع کلام مشور مع الواح و جدول طلا چهارمینی  
 است تعلق در آخر مثنوی بهرام گور که بهفت پیکر نام دارد سنه کتابت  
 باین روش مرقوم است -

مست کتاب بعون الملک الوهاب روز یکشنبه ثالث عشر شهر ذی الحجه  
 سنه تسعین و ثمانمائة گونویسند و ادعائے گوید که بزاین مثنوی اد  
 ندارد و به یارب ارجند کرده ام تقصیر به عذر خواهم بطف و عذر پذیر  
 گرچه در حضرت تو را هم نیست به جز در رحمتت بنام نیست  
 بدار الامان الصفا ان حرس الله تعالی عن الافاست والبلیات این نسخه  
 را بسیار صحیح یافتیم ظاهراً کاتب خود صاحب استعداد بوده و اشعار صدر  
 از آن اوست -

بر حاشیه این نسخه خمر و نوشته و کاتب حاشیه دیگر و نویسنده  
 متن دیگر حرفت هر دو تفرقه نازک دارد و در سنه کتابت هم البته تفاوت  
 است تفصیل این خمر و تحت خمر مرقومی آید -

خمر و لغت او یمن الدین پدرش اندام مراے قبله لاجن است  
 که از اطراف نواحی بلخ اند بعد از وفات سلطان ملک شاه سلجوقی در بلاز  
 شیخ نظام الدین اولیا قدس سره رسیده ریاضات و مجاهدات در خدمت  
 وی رحمت ارثه علیه کشیده در جامعیت و لیاقت امیر خسرو کسی سخن زنی آورده  
 بگی بر او ستادی او متفق و بعضی مصنفات خود نوشته که اشعار من کمتر  
 از هجده هزار و از انداز چهار صد هزار باشد تصانیف عالییه در هر فن دارد



در فن موسیقی فخر اقسام چیزها است مجموع اشعار خود را بر چهار مجلد تقسیم کرده - اول تحفته الصغیر - دوم وسط الحیات - سوم عزة الکمال - چهارم نقیة المنیقة سابقاً نسخة تحفته الصغیر از نظر حقیر گذشته یک مجلد ضخیم بود پس شک نیست که جمیع مجموع اشعار ایشان قریب بآن تعداد باشد که بالا گذشت امیر فرور هفتاد و چهار سال عمر داشت از سلاطین و ملی عیاش الدین بلبن و علار الدین خلجی بغراخان و در زمان حیات او گذشته در عهد فیروز خلجی و ارونه کتابخانه بود و اجازت پوشیدن جامه سفید که مختص برای شهبازگان بود یافت و امیر ممدوح در سال ۷۲۵ هجری در گذشته گویند امیر خسرو با شیخ سعدی شیرازی ملاقات کرده این مصرع موبد این واقعه است - خسرو از محبتانه مستم که در شیراز بود - قبر او در جوار مزار سلطان المشایخ تاحال موجود است -

## تفصیل مشروبات خمسہ خسرو

مطلع الانوار - بیت اول خطبه قدس است بملک قدیم - بسم الله الرحمن الرحیم - کتاب شیرین خسرو - ایضاً - خداوند اولم را چشم بکشا - از معراج نقیہ راہ بنامے -

لیلی مجنون ایضاً - ای داوه بدل خسروینه راز به عقل از نوشته خسروینه پرواز -

میشیت بهشت - شعرا اول - ای کسانند خسروین جو در نقش پیوند

کارگاہ وجود۔

سکندر نامہ۔ ایضاً۔ جهان پادشاہ خدائی تراست۔ از ل تا ابد  
 بادشاہی تراست۔ کتابت این نسخہ شریف بروست محمود بن حلال بن محمود  
 بن یوسف القمی است و سنہ کتابت پنجم شہر ذی الحجہ ۱۰۹۰ھ در آسنراہیں  
 مجموعہ بعد تمام خمسہ خسرو کتاب فصاح الوالد شیخ عطار نوشتہ کاتب  
 طاہر اہماں باشد کہ بالاندکور شد۔

خرو نامہ اسکندری۔ نسخہ بخط مایقر ہندی تخمیناً وہ جزو سنہ کتابت  
 و نام کاتب نیست این مثنوی از مثنویات ہفتگانہ جامعیت۔ ترجمہ جامی تحت  
 ہفت اورنگ ایشاں می آید۔

سربیت مثنوی۔ الہی کمال الہی تراست۔ جمال جہاں بادشاہی تراست۔  
 خلاصۃ التواریخ جہاں کلکتہ در ۲۶۹ھ ہجری مطابق ۱۸۵۳ء بمطبع سلطان  
 چاپ شدہ ترجمہ از انگریزی بزبان فارسیست اہلس از مارٹمن صاحب  
 است کہ احوال راجگان و سلاطین بنگالہ۔ احوال دولت انگلشیہ تا عہد  
 لارڈ ولیم بنتک نوشتہ ابوالمعالی محمد عبدالرؤف المتخلص بہ توحید  
 مرو صاحب لیاقت و جمعیت بود و افتتاح تاریخ گوید کہ وطنگاہ و وسلہ جلا  
 بنگالہ ہست و مسکن و زاد بومش نبرہت آباد کلکتہ تاریخ کثیر المنفعت  
 بفرائیش شہزادہ محمد کبیرا دین سلطان محمد یسین ابن میوسلطان  
 شہید والی میورا از لباس انگریزی متلبس بہ لمبوس پارسیان  
 زیادہ بر این احوال مترجم خبر نیافتیم۔ اول



خلاصتہ التواریخ - بنام خداوند کون و مکان خداوند انش و خداوند جان  
بخط نستعلیق صاف مگر خیلی غلط بلوچ طلا و جدول شکر و برکات  
کشمیری و دیگر کلام بجز قلمی شد۔

احوال از زمان راجہ جود سطر تا سال ۱۱۰۰ ھم طبع عالمگیریت -  
طاهر مولف این تاریخ از قوم ہندوست ہے در خطبہ لغت پیغمبر بوجہ اہمیت  
نوشتہ و ذکر بنا سہرور کائنات صلح نموده۔  
عجب تر اینکه از غایت انکسار بر لفظ پیچیدان قناعت کرده نام خود را  
سز و ساخته۔

اول خطبہ این است - نقاش نگار خانہ کائنات و مصور کار گاہ مکنات الخ  
خلاصتہ الافکار بخط نستعلیق صاف و مسودہ مصنف است رحمتہ اللہ  
علیہ تخمیناً چہل ہند و کلان تذکرہ خلف و سلف مشتمل بر یک صفت  
و نسبت و ہشت حدیقہ و یک ذیل و خاتمہ - مرزا ابوطالب ابن مرزا حاجی  
محمد بیگ خان سہرزی الاصفہانی در عشقوان شباب مرزا حاجی محمد بیگ خان  
دارو ہندوستان گشتہ لازم ابو المنصور خان افسر جمعی از سپاہ گردید و بعد  
ابو المنصور خان در عہد شجاع الدولہ بہ بنگالہ آمدہ باعث بار گذرا ہند  
تا اینکہ در مرشد آباد بر حمت حق در سال ۱۱۰۰ ھم پوسست ولادت مرزا ابوطالب  
در شہر لکھنؤ در سال ۱۱۰۶ ھم بجزی رود او بہ یمن عنایت نواب شجاع الدولہ  
تا سیزدہ سالگی تعلیم می یافت و بعد فوت پدر نواب مظفر خنگ بہ تربیت  
مرزا توجہ مبذول نہر نمود چون نواب اصف الدولہ جلوہ سرمایہ

وزارت شد مرزا ابوطالب بہ لکھنؤ رسیدہ بانواع توجه و عواطف نواسہ مرزا  
خوشوقت گردید بنا بر بعضی تخیلی مرزا ابوطالب از لکھنؤ بگورکپور و از گورکپور کلکتہ  
افتاد و ہا نکجا اولاً حسب مشرباش سید محمد حسین مخزن الادویہ اتحاسب  
مذکرہ علی مستلی خان والہ نمود کہ یک نسخہ اش پیش مخلصی مولوی کبیر الدین  
دیدم ثانیاً بہ تحریر این تذکرہ پرداخت تا اینکه در سال ۱۲۱۱ ہجری از تالیف این مجموعہ  
لطیف فارغ گشت۔ میرزا اشار الیہ سیاحت یورپ و دیگر ممالک ایشیا  
منہ مووہ و سوانح اسفار خود را در سلک کتابی نظم نموده کہ در سال ۱۲۱۹  
در عرصہ یک سال بعد و در کلکتہ با ختم تمام رسانیدہ و در سال ۱۲۲۱ ہجری  
راہی ملک عدم گشت۔

اول خطبہ۔ لالی منشور سپاس و ستایش باستحقاق تبار و امن کہریای  
ناظمی تواند بود الخ۔

خوشش لقا و غوثیہ بخط صاحب تعلق بجدول شکر ف در سال ۱۲۸۰  
بخط ابراہیم قادری کشمیری ختم تمام کتابت یافت تمدنی است جزو  
مثنویست در مناقب حضرت شیخ محی الدین حبیب اللہ رضی اللہ عنہ ترجمہ  
ملا بہار الدین کشمیری تحت ریشنامہ می آید۔

سربیت مثنوی۔ امی صبا و فتر و گر سر کن جو روسوی طلبہ ہای از فرکن۔  
خلاصۃ النفیسات بخط ولایت بجدول طلاخوش قطع شد  
بر کاغذ خان بالیغ در سال ۱۲۲۳ مکتوب شد نام کاتب نیست این نسخہ در تحویل  
ملا فاطون حارثی کہ ذکرش بکرت تا گزشت بودہ این خلاصہ نغمات

برای پنج است که پاره از سخن که قوی در کار نبود گذاشت و در هر سخن که اشکالی بود توضیح آن نمود.

شیخ جلال الدین ابوسعید پورانی نسبیه مولانا جلال الدین ابونزید بود و در مشایخ عصر امتیاز داشت معاصر ملا جامی است باعث مخالفت محمد خان شیبانی سکونت بهرات گذاشت و بقندار شتافته سکونت گزید و در سال ۱۲۱۶ هجری از بام افتاد و در گذشت این نسخه دو سال بعد وفات شیخ بکتابت درآمده - اول کتاب این است -

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین -

حزنانه عامره بخط تعلیق صاف بلا جدول و لوح نام کاتب هم سنه کتابت نیست تخمیناً سی و دو خطبه این تذکره می فرمایند که در بیضا و احوال شعرا سلف و خلف هنگام اقامت سیستان تالیف کرده و بعد معاودت از بلا و سینه بدیار بندگان نسخه را منسوخ ساخته نسخه دیگر یعنی سر و آواز که ذکرش بحرف سین می آید نوشته مگر میر حرم بر سر و آواز کفایت نفرمودند چونکه نظر بر کتب داشتند آنچه در سر و آواز فرود گذاشت شده بود درین تذکره مندرج نفرمودند و التزام این معنی نموده که فقط ذکر همان شعرا باشد که صله تاج افکار از مدو همان خود برداشته اند احوال سید غلام علی زاده مرحوم تحت بد بیضامی آید -

... خطبه این تذکره برای پنج است -

... حیفه حمد صانعی که انسان را بگوهر گرانمایه ناطقه نواخت -

خاصیت الحیات نسخہ بخط مایقرو بر کاغذ ہندوستانی تھیں  
 ہجڑہ جزو آخر نسخہ این عبارت وارو۔ تم ہذہ النسخۃ الشریفۃ فی التاریخ  
 التاسع من شہر شعبان المعظم ۱۰۸۰ ہجری احقر العباد و اضعف الناس  
 ملا شیخ تقوی اللہم اغفر لہما جہہ و لوالدہما و لساہ المسلمین اجمعین کتاب  
 مشتمل است بر یک فاتحہ و دو مقصد و یک خاتمہ فاتحہ بطور براعت  
 استہلال کتاب است مقصد اول در ذکر حکما قبل ظہور اسلام مقصد دوم  
 در ذکر حکما بعد اسلام عام ازین کہ مسلم بو و ندیا غیر مسلم خاتمہ و بیان  
 مذاہب مختلفہ حکما از صورت حال این نسخہ ظاہر کہ مکتوب از کتوب صاحب  
 لیاقت است ابی انجو و احمد بن نصرانہ تقوی بفسر مود ابو الفتح ابن عبد الرزاق  
 بہ تحقیق تمام احوال حکما بزبان فارسی نوشتہ شیخ عبدالقادر بدایونی کہ بدقتن  
 داخل عادتش شدہ شیخ بجزیرا و فسر مودہ۔ شیخ عبدالقادر گوید کہ ثنوی  
 بلائی خوب بود و زور یہ حیاتی حکیم ہم شد کسی کہ بلا تعصب شیخ احمد شیخ  
 عبدالقادر را در میزان انصاف می سنجد می یابد کہ ہر دو ہم پلستند  
 علی ای حال شیخ احمد رشت زبان نیست و حالی از فضائل ہم نبودہ  
 در ۹۹۶ فوت شد۔

ابتداء خطبہ۔

خلاصتہ الاشعار و زبدۃ الافکار بخط نستعلیق خفی چہ بیچ سزہ کتابت  
 نیست مگر ظاہر مسودہ مولف باشد تخمیناً شصت جزو ربع رابع تذکرہ مذکور است  
 محتویت بر احوال شعرا از زمان خواجہ حافظ شیرازی تا عہد سلف کشیدہ



مگر هر ربع این تذکره برای خود یک تذکره جداگانه شده.

مرزا تقی الدین کاشانی ابن مرزا شرف الدین علی است فاضل کامل و عالم قابل بود اشعار بسیاری از استادان دیده معاصر علی نقی مکره بود و با وی مناظرات و مباحثات داشت شعر خود کمتر گفته ذکر بی تخلص می شنید و در زمان کتیر تذکره عرفات که در سال ۱۱۰۰ واقع شده فوت شد.

استماع خطبه تذکره احوال سخن سنجان صاحب کمال و تبصره اعمال دانش پژوهان فصیح بیان به تحمید و توحید متذکر است الخ.

خلاصه کلام بخط تعلیق صاف از حرف الف تا حرف خا و مخرج و از حرف وال بهمه تا حرف ضا و مخرج نیست مجلد دیگر از حرف طار و مخرج تا حرف یار مشاة تحتانی است ظاهر این هر دو نسخه جداگانه کامل بود که از تغییرات زمانه نصف حلد اول از یک و حلد ثانی کامل دیگر بدست این ذره بی مقدار افتاد اگر کدامی نسخه بهم می رسد و از دست زمانه فرصت دست می دهد فکر رفع نقص می کنیم انشاء الله.

درین تذکره صرف انتخاب مثنویات فرموده و بروشی که انتخاب زود سر رشته افسانه هر مثنوی از دست نداده چنانچه خود می فرماید که سالی چند این سرگردان و بستان و انامی شب از روز باز ندانست و خلوت از صحبت همیشه نتوانست کرد با این صفت لزوم بالایلزم صرف شیوه انتخاب کرد و بسته باین اهتمام انتخاب یکصد و هشتاد و هشت مثنویات کارسیت بزرگ و بهیست سنگ نواب علی ابراهیم خان بهادر از اولاد حضرت

شاه شیب قدس اندسره است اصل آنجناب از حسین آباد که از مضافات  
 موگیرست بود و رخدمت نواب قاسم علیخان المصطفیٰ بعلی حاجه منلاک  
 بوده تا مدتی بجز است وی ماند چون زمانه ناپایداری با وی مساعدت نگردید و بعد از  
 تغیرات بسیار در زمانه دارن بهنگ صاحب گورنر معیده حجی شهر بنارس  
 قیام داشت و تا بست سال بر آن معده مکن داشت و هنگام اقامت خود  
 در بنارس در سال ۹۸ هجری از مالین و ترتیب این تذکره فارغ گشت نواب  
 علی خان بهسا و حسین آبادی که در زمان امامت ازین الاعیان والانتهدان شده  
 بنیره علی قاسم بر اورا صغر نواب میر فرزند استند۔

نصیر الدین علی خان شش سال بعد پدر خود علی ابراهیم خان معیده حجی بنارس  
 استقامت داشتند و بر وظیفه پنجصد روپیه مالانہ از گورنر منکنت انگلستان بنارس  
 شد تا اینکہ در سنہ از شهر بنارس انزوای دایمی گزیدند و نواب علی ابراهیم  
 خان مرحوم ہم در بنارس در سنہ بدار فاش تانستند۔

خصائص نسائی بخط نسخ نقلی مع ترجمہ کہ در بین السلطوزہ شد و در  
 عبارت کاتب این است تمت الكتاب خصائص العلویة من تصنیف ما قبل  
 البداء والنسائی صاحب سن التی ہی محدودہ فی الصحاح استت بید احتقر العباد  
 محمد فضل بن حکیم محمد ششم بن حکیم محمد حسن بن خواجہ محمد فضل بن حاجی محمد قاسم  
 بن خواجہ محمد ششم بن خواجہ محمد عہدی بن خواجہ محمد یوسف و ترجمہ محمد فضل اللہ  
 تعالیٰ و حسن توفیقہ اللہم اغفر لہ ولہم بارکعتہ و عشرین ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۰ الف  
 و اثنین و ثمانینہ و عشرین من الهجرة المتقدسة در فضائل جناب امیر المومنین



اسد اللہ العالیب علی ابن ابی طالب علیہ السلام است امام ابو عبد الرحمن احمد  
بن شعیب بن علی بن کثیر بن سنان نسائی۔ قدوة ارباب سب علم وزبدہ اصحاب  
فضل از اکابر اصحاب حدیث است سنن کبیر شش ورفن حدیث کتاب بیت  
جلیل الشان ورتب سب و تعدیل و در وریافت اطراف یگانہ زمان است سنن  
نسائی کہ الحال متداول شدہ از ان اختصار یافتہ ابو علی نیشاپوری گوید کہ حافظ  
حدیث چہار کس اند اول از ان چہار نسائی را نام کرد۔ محمد بن اسحاق اصنفہانی  
گوید کہ نسائی در تحفہ عمر از مصر بدمشق آمد از فضائل معلو بہ سوال کرد و ندانستہ بود  
اما رضی معاویہ بنہ ان کچسبج را سا بر اس و بروا تمیت کہ گفت معویہ را بیج فضیلت  
نیست مگر آنکہ خدای تعالی پری شکم داده بود و درین سخن نرعم و مشتقیان خیرہ  
ہر شیع او یافت شد چہارہ را کوفتند چند آنکہ از رحمت آن زخمہا کہ برداشت  
در سکتہ بمر نود و یکسالگی بدالقرار قرار یافت۔

اول کتاب الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین  
و بعد فہذہ حصایس علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ الخ۔  
خلاصہ فی معرفت الہدایت بہ خط نسخ تبرکات خدائی بجدول طسلی  
نام کاتب و سکتہ کتابت ہر دو نیست۔

در اصول حدیث مختصر است از کتاب ابن صلاح و امام ثودی و متاضی  
بدین الدین علامہ شرف الدین حسین بن محمد الطیبی از اکابر علماء سترن  
نامن سکتہ شرمی میں بر شکوۃ المصالح نوشتہ در ۳۳۳ رحلت نمود۔  
ابستدای خطبہ۔ الحمد للہ علی افضالہ و نثار لہ الزید من نعمتہ و نوالہ

وصلی اللہ علی محمد وآلہم کمازوتنا نعمانا لہنا شکرًا

خلاصۃ الحساب بخط نسخ واضح محشی در ۱۵۰۰۰ خط محمد حفیظ بن محمد ندیر  
مکتوب شدہ تخمیناً چارہ جزو ترجمہ شیخ بہار الدین محمد بن حسین السامی کتبت  
کاشکول بحر کاف می آید۔

ابتدای خطبہ۔

بمذک یا من لا یحیط بجمع محمد والہ۔

۱۔ بخط نسخ بہ جدول طلائے سنہ قدیم و پاکیزہ و محشی مجموعہ ہر پینچ  
کتاب تخمیناً سبب جزو خوش تقطیع و حکمت و فلسفہ است اول  
این پنج کتب صراط المستقیم است۔

ابتدای خطبہ اینست۔ البیضاء وون افق عزک و جلالک۔

ووم ایماضات اولش اینکہ

سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْمَلِکِ الْمَلِکِ وَالْمَلِکِ الْمَلِکِ

سوم جلسہ ملکو تہ۔

خطبہ اشش اینکہ

سُبْحَانَ خَالِقِ الْعَدَمِ فَاطِرِ الْوُجُودِ وَاسْبَابِ الْفَرَارِ بِالْفَضْلِ وَالطَّلُوعِ

الْفَطْرِ بِالْحُبِّ وَالْحُبُودِ۔

چہارم ہمزائیں ایضاً۔

اولش اینکہ۔

سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَدِّکَ تَعَالٰی جَدِّکَ وَتَعَالَمِ مَجْدِکَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

پیم خود است۔

او کشتن اینکے۔

الحمد لله رب العالمین حق حمزه و القلم لؤلؤة علی حسرتہ من خلقیت محمد  
والمصومین من عسرتہ۔

ترجمہ: اے اللہ! نامہ بہ حرمت الف تحت افق البین گذشت۔

خصوصاً **نص ابن جنی** بخط نسخ پاکیزہ در سنہ ۱۰۳۰ بخط محمد شام بن محمد الحسینی

کتوب شدہ است و پنج جزو کلان در اصول زبان عربی است امام ابو الفتح

بن جنی موصی الاصل است ادب از شیخ ابی علی فارسی و پرواتی از برادر

وی اخذ کرد و در نحو ادب امام است پدر وی جنی عنسلام رومی سلیمان

بن فہد بن احمد از وی موصی بود و نحو تصانیف مفیدہ دارد و صاحب

مقطر الانسان گوید کہ کتاب **الخصائص** وی بسیار مفید است و لاوت

این جنی در سنہ ۱۰۳۰ بود صاحب انساب سمعانی گوید کہ این جنی سماعت

وز بغداد و از غیبی بن علی کردہ ابو بکر الخطیب و تاریخ بغداد گوید کہ اورا تصانیف

بسیار است و احسن منها لمعہ و شرح القوافی و **الخصائص**۔

در بغداد و بہاء صفر ۱۰۳۰ این جہاں رفت۔

استدای خطبہ۔

والحمد لله الواحد العدل القدیم و صلی اللہ علی محمد وآلہ منجمین الخ۔

مخانیہ قاورمی۔ خط استعین بیدول شکر و نصف کتاب است

ست و چہار ہند و ہر سنہ یک بار بر صد سال گذشتہ باشد شرح مفیدہ

مبتبر که حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کہ مطلع اشش اینست سہ  
سقانی الحب کاسات الوصال \* فقلت لخمزتی خموی تعسال  
شرح بنایت جووت و لطافت نوشتہ ترکیب کوی و تعلقات علم معسانی  
و بیان و رموز تصوف ہیگی و اصل کتاب کردہ۔

ابو الفرج محمد فاضل الدین صاحب شرح است بر چند تفحص کردم ترجمہ  
حضرت مشار الیہ در کد امی تذکرہ کہ ہنگام تحسیر بر این نسخہ پیش خود میداشتم  
نیافتم محب نیت کہ شارح مزبور از ابن سنی ثانی عشر  
باشد۔

ابتداء خطہ۔

الہم لک الحمد علی ما سقیتنا کو و س منور و حدایتک و لکنا شکر  
علی ما اذقنا من مواد غواد الخ۔

خاور نامہ۔ بجز ولایت برکانہ خان با یغ بہ جدول طلائسنو قدیم در  
کتوب شدہ سی حبز و کلان چہار مصرعی نوشتہ قصہ حبیبی است  
مولانا محمد المعروف بہ ابن حسام دی پسر جمال الدین ابن حسام بودہ از  
فصلای صاحب کمال و از مداح رسول قال اوست در نظم اشعار قوت کمال  
داشت چنانکہ در خاور نامہ و او شاعری دادہ۔ دولت شاہ در تذکرہ خود  
گوید کہ مولانا با وجود شیوہ شاعری از اہل فضل و قناعت بودہ در جوہر  
کہ از اعمال بہستان خراسان است ولادت یافت در ششہ ماہی  
لکسہ عدم گشت و رفت و منقبت قصائد فرا دادہ۔

مطلع یک مقصد غلیظہ وی این است۔

ای رفته آستان تورضوان بہ آستین \* جاروب نزش مسند تو زلف حور عین

مطلع مقصدہ دیگر۔

ساقی بزم افق دوش کہ ساغر نکست \* مہرہ سیلاب گوں در قعر زرت

ابتداء حنا و ز نامہ

نخستین بدین نافسہ دلگشا \* سخن نقش بستم بنام خدا

خداوند ہوش و خداوند جا \* خداوند کشتندہ مہرہاں

سپہ وزمین ز ماں آفرید \* دل و دالتش و ہوش و جان آفرید

فروزندہ شمع گیتی فروز \* فرازندہ پرودہ کیم روز

رعد بند طاق در واق سپہ \* فروزندہ اکبم و ماہ و مہر

فلک رقبہ کلک تقدیراوست \* زمین بقوہ ملک تصور اوست

ناید بہ سندان شیان بلم \* گہی عارفن صبح گہی لطف شام

ہند بر سر کوه زریں کمر \* گہی چتر مشکین گہی تاج زرد

خلافت عادت منہو و حندیں شعر از ایتہ اسے کتابت بر کبیبانی

سوز اتخاب زودہ داخل کرد۔

خلاصتہ الاذکار بخط نسخ بسیار پاکیزہ بر کاغذ خان بالیخ بجدول طلا

تمام کتابت و سنہ کتابت نیست خوش نقطیع و حبر و۔

ترجمہ علامہ محمد بن مرتضیٰ المدنی جو بحسن کاشی تحت تفسیر اصغری کبیر (الف)

ابتداء خطبہ کتابت۔



ابا بعد الحمد والصلوة فيقول جامع كتاب خلاصته الاذكار واطمينان القلوب  
ومصنفه محمد بن مرتضى المدعو بحسن النخ.

خوان پر نعمت - بخط نستعلیق مایقار و در سال ۱۰۶۲ هجری مکتوب شده  
تعمیر شده و جزو ملفوظات حضرت مخدوم شرف الدین بهساری  
ذیل معدن الحانی است ابتدا پانزدهم شعبان ۱۰۶۹ هجری تا آخر ماه شوال ۱۰۷۵  
هجری آنچه ملفوظات حضرت قدس سره بوده نوشته.

ترجمه حضرت مخدوم شرف الدین بهساری رحمه الله تحت کتبوبات صدی  
بحرف (میم) می آید  
ابتداء خطبه -

الحمد لله حمد الشاکرین والصلوة علی رسولہ المجدی محمد المصطفیٰ و آله  
اجمیلین ابا بعد از شکر خداوند النخ -

خلاصته الاقوال فی اسما الرجال بزبان عربی بخط نستعلیق  
مایقار و در سال ۱۰۶۴ هجری مکتوب شده این نسخ در کتاب خانه میرزا محمد ابن  
محمد خان بود اسما رجال روایات مذہب اثناعشری است از ملاحظه  
این کتاب ظاہر کہ بعضی از روایات اہل سنت ہم بزمره روایات خود  
داخل کروا از جمله حسین بن المنذر است قال ابن حجب کان من امار  
علی کرم الله وجهہ بصیفین و ہونقہ و قال الذہبی ثناء شریف من امار علی  
کرم الله وجهہ بصیفین و کان شجاعاً ثناء امانت سید شیعہ و شیعین - و  
قال ابن الاثیر من ساوات قومه و من کبار تابعین دیگر از ان سلیمان بن



سہ ثقہ عند اہل السنۃ کان تیمار باہ ابن الخطاب عجب است کہ مولف  
 اور اور زمرہ روایت معتبرہ خود داخل کر وہ و دیگر از ابن ثعلب ثقہ  
 احمد بن حنبل و یحییٰ ابن سعید و ابو حاتم رازی روی عنہ مسلم فی صحیحہ از ابن  
 اسامہ بن حفص است و قدر روی عنہ بخاری فی صحیحہ متابعا و دیگر از ابن شہیر بن  
 سعد الانصاری است العجب این اول شخص است کہ یوم سفیفہ بروست  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ بیت کرده و حسب کتب صاحب خلاصۃ الاقوال مستند  
 علیہ از باب حدیث مذہب اثنا عشری است بسیاری از روایت ہم  
 ہستند کہ اہل سنت بر آہنا و ثوق نہ دارند۔ خلاصۃ الاقوال در اسما  
 رجال کتاب خوب است تخمیناً نسبت جزو است بہ تقطیع حسرت ترجمہ علامہ  
 مظہر علی تحت اسرار الخفیہ گذشت۔

خفی علامی بخط نستعلیق پاکیزہ بہ جدول طلائی نسخہ خوشنما صبح و شام  
 ہجری بحکم راجہ اجیت سنگہ حلیہ کتابت پوشیدہ تخمیناً دوازده جزو  
 انفاضل الکامل زین بن اسمعیل بن حسین البحر جانی صاحب ذخیرہ برای خوارزم  
 شاہ کہ کتاب ضخیم است نوشتہ و این نسخہ مختصر بہا التماس علاء الدین الب  
 ارسلان بہ سلک تکر کشیدہ چنانچہ در استہدای کتاب خود فرمایند کہ  
 کتاب ذخیرہ کتابی بزرگ است کتاب دیگر مختصر باید کہ ہر وقت در دست  
 توان گرفت و مطالعہ کردن و در سفر و حضر با خود داشتن آسان بود حکیم  
 مزبور در سنہ ۵۳۰ ہجری از شفا خانہ خود بدار الشفا راخروی رفت  
 صاحب عیون الانبار گوید کہ وی بخدمت سلطان علاء الدین خوارزم شاہ بود

او کان لہ مقدر علی السلطان فی کل شہر الف وینار وفات صاحب خمینہ  
 بنا برتسیر صاحب عبون الانبار در امام سلطنت خوارزم شاہ بود خوارزم شاہ  
 در ۵۶۵ سیر را آئی سلطنت گشت و در ۵۹۶ وفات یافت پس وفات  
 صاحب ترجمہ در امام سلطنت خوارزم شاہ بود ۵۲۳ کہ حسب ترتیب صاحب  
 کشف الظنون سنہ وفات طبیب مزبور است غلط است۔

ابتداء خطبہ کتاب

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ جمعین  
 اما بعد چون خادم دعا گوئی اسمعیل ابن الحسن البحر جانی الخ۔

خلاصۃ التیاریس - بخط استعین ختہ نسخہ صحیحہ در ۳۳۳ تہجری مکتوب  
 شد منقول است از نسخہ کہ منقول بود از خط مصنف در فن طب تئیسناہل  
 جزو این نسخہ در کتابخانہ عبد اللہ چلی بود و وی در ابتدای تصد عالمگیری  
 کتاب دار کتابخانہ شاہی بودہ از سید السند الفاضل امیر شرف المملکت  
 والدین بہار اندولہ ابن امیر الکبیر قدوہ علماء التجربین امیر سران المملکت و آند  
 شاہ قاسم ابن سید السند امیر شمش المملکت والشریعتہ توام الدین محمد الحسنی  
 المعروف بہ نور بخش دی از اکابر عصر خود بودہ اصل وی از ریاست نہدین  
 در فن طب بلکہ در دیگر علوم متداولہ ہم قدرت کامل داشت و دستاویز  
 در طہر شت کہ از قرار می است در مسکن خود بتالیف این رسالہ  
 پرداخت سید مزبور از مخول اطباء قرن عاشرہ است۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

حمد بلا حصی حکمی را کہ بحمال حکمت و وفور عنایت و قدرت و ماہیت الخ۔  
 خمسہ نجیب الدین سمرقندی مشتمل است بر پنج رسالہ  
 خمسہ ناسی<sup>۳</sup> او پنج جزو نام کاتب نیست بزبان عربی و رطب۔  
 نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی<sup>۴</sup> و السمرقندی صاحب عمیون الانبا گوید  
 و ہو طبیب بارع فاضل گوید در قتل عام ہرات مقتول شد معاصر  
 محسن الدین رازی بود۔

### ابتدای رسالہ اول

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خلقه البيره محمد وآله الطيبين الطاهرين

### ابتدای رسالہ دوم

قال الامام العلامة نجيب الدين بقية السلف استاذ الخلف الخ۔

### ابتدای رسالہ ثالث

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين ان الله  
 تبارك وتعالى۔

خلاصتہ الاحسنار۔ بخط نستعلیق پاکیزہ بر کاغذ خان بالغ مجبول  
 طلافی در ۹۹۶ ہجری مکتوب شدہ از کتابخانہ ویاسی است خمسہ ناسی<sup>۳</sup>  
 ہی و ہشت جزو نام کاتب نیست تقطیع خود تر۔

ترجمہ ملا عنایت الدین ابن ملاہمام الدین المدعو بہ خواند میر صاحب  
 روضتہ القفا تحت حبیب السیر پروف حامی حطی گذشت مولانا رفیع نور این  
 تاریخ محقر در ۹۹۲ ہجری و حبیب السیر بعد سبت ۳ سال از زمانہ این تالیف

نوشتہ پدرو پسر ہر دو در فن تاریخ و در تطبیح احوال بد طولی داشتند و برین دعویٰ روضۃ الصفا و حبیب السیر و لائل مبرین است بعد مرور ۳۰۰ سال مرزا محمد تقی مستوفی ناسخ التواریخ و در شش مجلد نوشتہ و ہنوز نوبت با تمام کتاب نہ رسید کہ شیرازہ حیاتش از ہم خورد و او راق عمرش را با وفنا برو ابتدا سے کتاب۔

برترین گوہری کہ تا جداران کشور فصاحت و تحت نشینان حیطہ بلاغت الخ۔  
**سریدۃ العجائب و تحفۃ العجائب** بخط عرب نسخہ  
 قدیم بہ تقطیع متوسط تخمیناً نسبت جزو نام کاتب و سنہ کتابت نہ دارو  
 از کتابخانہ ویاسی است شیخ زین الدین عمر بن المنظر المشہور بہ ابن الوردی  
 از مشاہیر قرن ثامن بودہ در ۸۹۰ ہجری جان بجان آفرین سپردہ شیخ زین  
 خود نصف اول این کتاب در جغرافیہ و نصف دیگر در احوال معاون و نباتات  
 و حیوانات و دیگر غرائب نقل کردہ از ملاحظہ این کتاب پیداکہ از علم  
 جغرافیہ و دیگر علوم عقلیہ خالی بود و آنچه در کتاب خود ذکر کردہ بیشتر من قبیل  
 افسانہاست چنانچہ ذکر کلام عبدالقدابن السلام در آخر کتاب نمودہ کہ بکدایتی  
 کتب صحیحہ حدیث این قدر سوال و جواب یافت کہ صاحب کشف الظنون نسبت  
 این کتاب گوید فیہ تنبار و اہمیہ و امور مستحیلہ کما ہو داب اہل العربیہ  
 والا و بار الغافلین عن العلوم العقلیہ  
 ابتدا سے کتاب۔

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ آہ۔

حضرات بخط نسخ نسخہ قدیم بہ تقطیع خز و تمینا کتب و پنج جزو در سنہ ۱۲۷۰  
مکتوب شد و حدیث است۔

ترجمہ شیخ الجلیل ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ القمی بحرف  
الف تحت استقبصار گذشت۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي توحد بالوحدانية وتفرق بالالهية الخ۔

خلاصہ ابجاشی النحو۔ بزبان عربی بخط نسخ نسخہ قدیم در آخر  
سنہ کتابت نیست ببت و ہشت جزو خوش تقطیع

ترجمہ نجم الاممہ رضی بحرف تحت۔

ابتداء کتاب۔

بہ الحمد فی الاولی والآخرہ و علی غیبہ محمد الصلوٰۃ المتواترہ و علی آلہ و صحابہ بحرف  
و سلام علی عبادہ الذین اصطفی الخ۔

خلاصتہ الاثر۔ مرتب بہ چهار جلد بہ خط نسخ صاف پاکیزہ با یاز فقیر مکتوب شد  
۔ مولانا محمد ابن فضل ابن محمد بن محمد ابن بن ابی بکر تقی الدین

دمشقی الاصل است بدروی از اکابر علماء عصر خود بوده صاحب ترجمہ  
احوال پدر خود مشر حابہ حرف فا ذکر کرده۔ مولانا از اکابر علماء قرن ثانی عشر

خلاصتہ الاثر بروسعہ زکوة بر کمالات وی و لیلی روشن است۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

یا من آحسی لفظہ الخلاق عدوا۔ و جعلہم بشیئہ طرائق قدوا۔



# حرف وال

دیوان کمال مخبند - نسخہ قدیم بر کاغذ ہندی بخط تعلیق خفی  
 پاکیزہ نوشتہ کتابت شمس بردست شخصی مسمی محمد طاہر در سنہ ثمان و شصین  
 و شصتہ ۹۹۸ صورت تمام یافت اگرچہ نسخہ از تکلفات ظاہری موعراست مگر نظر  
 بحالت خط خلی خوشنماست تجزیہ نایبست و پنج جزو باشد خوش تقطیع است  
 شیخ کمال مخبندی از اکابر عصر خود بود در حالت او اہل عالم دو مذہب وارند  
 بعضی گویند از اولیا است و بعضی گویند از شعرا شیخ و را اکثر اوقات بریاضات  
 مشغول بود و بجز او بہ مرتبہ رسیدہ بود کہ بعد از فوت او در حجبہ اش  
 غیر بوریای و سنگے کہ بزیر سری نہاد چیزیں نیافتند رتبہ شاعریش بجا  
 بلند است چنانکہ مولانا جامی فرماید - دو کمال اند در جہان مشہور بہ یکے  
 از صفہ سان یکی ز مخبندہ آن یکی در عنزل عدیم الثمل ۴ و اوں و گر  
 در قصیدہ بی نامند ۴ در میان کمال این دو کمال ۴ نیست فرق مگر بہ  
 سوی چپندہ شیخ در تیر ز رخت اقامت انگند مدت با اجابتکانت  
 تا بسرای باقی شتافت سلطان ابوالبقا ابوالحسن وفات او در سنہ  
 ہشت صد و ہشت نوشتہ و طاوہدی بلبانی در سنہ ہفت صد نو و دو  
 یافتہ تفاوت ششازدہ سال است و اشد اعلم مطلع دیوان شیخ این است  
 ای باوش طرہ جانانہ مارا بہ زنجیر مجنباں مل دیوانہ مارا -



ایضاً نسخه ثانی - نسخه پاکیزه بخط ولایت بجدول طلا بر کاغذ خان بالیغ نام  
کاتب را کرم خورده مگر سنده کتابت هشت صد و هشتاد و شش است  
مطلع دیوان این است: افتتاح سخن آن به که کند اهل کمال چه به شای  
ملک الملک حسدای متعال -

دیوان شمس تبریزی - بخط مایقر رهند وستان است بر کاغذ هندی  
قریب چهل جزو باشد خوش تقطیع نام کاتب نیست مگر در سده هزار و یکصد و  
چهل - سبت و چهارم شمس تبریزی مکتوب شد مولانا شمس الدین تبریزی از  
سالکان مجذوب بل از مجذوبان سالک از کاطلان مرشد و از مرشدان  
کامل است مدت باور خدمت شیخ ابوبکر و شیخ رکن الدین متسام نمود و  
بعد از آن در خدمت بابا کمال حجتی مدت با استکمال نسروده اوقات  
خود را بسیار در سیاحت گذرانیده و بر نمد سیاه اکتفا نموده اشعار شمس  
تبریزی در شمس صد و چهل و پنج بود سلطان ابوالبقا و ابوالحسن گوید  
که یکی از آن هفتاد کس که در کین ایستاده کار و تجربه شمس تبریز را ندانند علام الدین  
محمد سرزند مولانا روم بود بدایغ انه لیس من اهلک ارسام باقیه مطلع دیوان  
این است: ای بگفتا بر ولم اسرار نامه اتی برای بنده بخت کارها -

ایضاً نسخه ثانی - تخمیناً سی و پنج جزو بر کاغذ خان بالیغ زرافشان در سده  
خط مجدوالدین حسینی الکاشانی خنیللی خوب نوشته -

دیوان لسانی - بخط ولایت کاغذ عالی خان بالیغ بجدول طلا قریب

یازده جزو آخر عبارتند از این است فرغ عن لتوید نده الکتاب توفیق  
 الملک الوهاب العبد المذنب - دوست محمد الکاتب شہر جامی الاخر سنہ  
 اثنا و سبعین و تسعمائة از دست بروزمانہ در آخر نسخہ بعضی اوراق یکجا نب  
 خیلہ نقصان شدہ بود کہ وصل کردہ اند مولانا لسانی از شیراز است در طرز متاخرین  
 خود تصرفات عظیمہ نمودہ و دریں امر اقتدا بہ بابا فتاحی و شجیدی و خواجہ حافظ  
 کردہ ملا اوحدی گوید کہ اقسام سخن را خصوص غزل و قصیدہ چنان کہ شاید  
 گفتہ مولانا لسانی مرد درویش وضع پاکیزہ اعتقاد عشق پیشہ از خود می گذشتہ  
 وفات مولانا در تبریز روز یک شکر روم داخل تبریز گشت در سہ ہفتاد و چہل  
 و یک واقع شد - شریف تبریزی از شاگردان اوست و شرف و وحشی  
 و محترم متبع طرز درویش او نید مطلع دیوانش این است - ز سہ عشقت  
 بہ باد بی نیازی داوہ حسر من نامہ خم فتراک شوق سر کشان را الموقی کردن  
 دیوان قہنی - نسخہ قدیم بخط عرب بر کاغذ گندہ خوش تقطیع اکثرش  
 قصائد سائزہ ہجری مکتوب شد نام کاتب نیست تخمیناً است جزو باشد -  
 ابو طیب احمد بن حسین بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروفست بہ قہنی  
 شاعر مشہور و بروایت احمد بن حسین بن مڑہ بن عبد الجبار زابل کوفی  
 بود بصغر سن بہ شام رفت و از آنجا در شغل سیاحت پرداخت شیخ ابو  
 فارسی صاحب الفصاح بر لیاقت او کمال اعتقاد داشت اشعار او در مرتبہ  
 اعلیٰ معروفست و مشہور است مستثنی از دلیل و محبت صاحب نظر الانسا  
 گوید کہ شرح دیوان قہنی مطولات و مختصرات چہل یا بیشتر باشد

و دو اوین شوراے دیگر چندین شرح ندارد ابو طیب را متنی از اس گویند که  
 و ربانیه سماوه دعوی پیغمبری کرد خلق کثیر از بنی کلب و غیر ایشان تبعیت با او  
 اینست دلو او میر مختص ناسب آتشید بر او تاخت مرومانیکه گرد متنی آمده  
 بودند سرار کردند و او او اسیر گشت مدتی در حبس بود و بعد از اس از کرده  
 خود اظهار پشیمانی کرده به توبه شرعی پرداخت از قید اطلاق یافت و رآن  
 زمان گفته بود انا اول من یقینی بالشعر ازین جهت متنی لقب یافت بعد ازین  
 با میر سلف الدوله پیوست و پس ازین بعد نه سال به مصر رفت و از مصر به فارس  
 آمد عند الدوله ولیمی راجع گفت و جایزه جزیل یافت از فارس قصد بغداد  
 نمود و در راه با قطع الطریق او را مقابلہ سخت رود او تا آنکه خود و پسر او و غلام  
 او همه بروست آن سیه کاران کشته شدند و ولادت متنی بکوفه در سنه  
 سه صد و سه واقع شد و شهادت او بتاریخ لبت و هشتم رمضان سنه  
 سه صد و پنجاه و چهار روز و او قضیه اوله در این نسخه به مدح اباالحسین  
 بن عبدالقادر سلوی است۔

اوله

ابلا پیدا ر سبک عنید ما  
 اعبد ما بان عنک حسروا

و یوان فتعانی اول۔ این نسخه بحکم والد مرحوم میرسن علی صاحب  
 خوش نویسی است کتاب کردند خیلے خوش خط استعین شفیعا آمین است  
 بعد طیاری این نسخه جناب مغفور از دست خاص احوال فتعانی تطیر فرمودند

دور تحقیقات تغیر آستے کہ در غزل سرای از زمان قدیم تا عہد صاحب  
روادہ و ادسی و ادہ اند بہر حال ہاں عبارت بالا تغیر لفظی نقل می شود  
و ہو ہذا۔

مولانا تقی اوحدی در تذکرہ عرفات العاشقین و عرصات العارفین  
می نویسد۔

لبیل درستان سرای خوش الحانی سرست مجاہد سس سخندان بلبل پرواز  
ساحت معانی خورشید سپہر کامل البیانی عند لبیب چمن نغمہ پروازی جبریل  
سدرہ عرش پروازی عفا سے قاف قدرت و بی نیازی آب و رنگ  
گوہر رفرازی بابا فغانی شیرازی تاثیر سرد و بیانش چون فغان عاشقان  
شعلہ درول سپہر شیرانداختہ لوای لوای کلامش چون بچہ رامیت بلند  
مہستان سر بر فلک سافراختہ نیز طبعش بخورشید خلعت ضیا و ادہ توینا  
بیانش اصابت دیدہ ڈکانش مودہ و بی سخن در سخن صاحب  
روشش تازہ متین محققانہ کاملانہ و املانہ و واحدانہ ہست جملہ شعرا  
ساحسین کہ ہمیشہ سخن در رسیدہ اند نظیر ابتر گفتار او نمودہ اند دیوان  
اورا کہ قریب ہفت ہزار بیت باشد متبع بسیار نمودہ اند اوحدی  
گوید بندہ نیز در خدمت بعضی از حضرات لحنی از آندہ ارا متبع نمودہ فی الواقع  
بہیں رتبہ و کمال شمری کہ او گفتہ کہ تراند و دیوان غزل بآن خوبی کم کسی  
دارد و گویند بابا فغانی رندی از خود گذشتہ بی تکلف بی قید الا بال بادہ  
نوش ہمیشہ مست بود مثل او نغمہ و جو دنیا بدہ ہر ہا پیوستہ سی در میخاد

شیراز از روی مباحث قیام نمودی و شب و روز معتکف و ملازم میکرد  
 بودی مشهور است که در شب اول رمضان که شرا بجانہ مارا در می بستند  
 وی بارندی همچو زفاقت نموده هر یک یکراں گوشت بهم رسانیده در یکے  
 از ان پنهان شدند و تا صبح عید تہاں یکراں گوشت قناعت نموده  
 با وہ نابسمی پیوند که چندین مخمر را خالی کرده بودند چون بابا از شیراز عزمیت  
 سفر نمود اول سیر ہرات فرمود و در انجا بصحبت و خدمت مولانا جامی  
 در رسید و چون شعرا خراسان وی را دیدند و طرز و روشی کہ مخالف  
 ایشان بود از وی مشاہدہ نمودند آن را نہ پسندیدند چہ نہایت غیر مکرر و  
 عجیب نظر اوراک ایشان جلوہ کرد و لہذا زبان طعن بروی کشادہ سخنان  
 بلند رتبہ اورابی معنی نہمیدند و نزو ایشان در این معنی گوی ضرب المثل  
 شد چنانچہ دہتا اشعار زریف را می گفتند کہ قنایانہ است و این سخن چنان  
 عجیب و عزیز نیست چہ در ان زمان ہیکس متوجہ شعر قدما و طرز و روش  
 ایشان نبود و ہمہ بروش سہل کہ متعارف آن زمان شدہ بود شعری گفتند  
 ظن آتم و تصور باطل آنکہ جمیع طرز ما و روش قدما البتہ در جنب آن روش  
 خاص ایشان منوخ خواهد بود و چون ایشان محفوظ از روش استادان  
 قدیم نیستند ہیکس تا قیامت نخواہد بود و شیوہ ایشان ناسخ طرز ما است  
 و این آثارہ کوئی با و روش ما کہ ظاہر شدہ آن وقت ہیچ در عرصہ نبوہ  
 القصہ بعد از بابا افغانی صاحبان طرز تازہ و صاحب تلاش چون شہیدی  
 و نسائی و شرف و ششم و وحشی و میلی و ولی و عربی و فیضی و غیر ہم الی یونہی



اندک نور و روش سخن مرتبه مرتبه بتلاحق افکار و زکات طبائع اهل روزگار رسیده  
 بجای آن که سجد کمال است لهذا چون بعضی از صاحب تلامذات ازین روش  
 اندک بیرون می روند بجاده خطای افتند و این روش بلج و طرز فصیح  
 که در عرصه آمده نزد مستقیم طبیان راست فطرت روز بروز در ترقی است  
 همچون حالت شعر این زمان که مرتبه مرتبه در نظر اهل دنیا بجهت خست خستگی  
 این قوم در بی منزلتیت اما چون بابا از خراسان بملازمت سلطان محمود  
 افتاد آنجا ترقیات عظیم نمود و اعتبار و قوتی در نظر هم رسا بیند و دیوانی  
 که خود مرتب نموده تدوین داده بود و یکی از جنگها مع اسبابش بنامت  
 رفت بابا از آن بنامت متالم گردید لهذا کتابتی بشیر از به برادر حسرو نوشت  
 که دیوان اشعار بنده گم شده و از آن بتی بل مصراعی بخاطر نیست توقع آنکه از سودا  
 شمر بنده آنچه در شیراز هم رسد از بیاضها و کتابها جمع نموده بفرستند و بر او روی  
 برود شیراز اعلام کردی غرض که این دیوان مستند اول بعد از بابا هم رسیده  
 و آن دیوان که خود ترتیب داده بود مشخص نیست که چه شد و بابا در خنجر  
 عمر که زمان ظهور شاه اسمعیل بن حیدر حسینی صفوی بود در شهید مقدس رضویه  
 متکلف شد و توبه از جمیع مناهای کرد و از عدم ارتکاب اقداح راجح در میساج  
 و روح مبرض قلیح گرفتار شد و عاقبت در آن بهشت ارواح و جنت اشباح  
 پاک و مطهر و اعی حق را بلیک اجابت گفت مدنش در اراضی مشهده بنبر که  
 مقدسه است گویند در زمان دومی بهفت نعمانی تخلص بودند که از جمیع بکلا شریسته  
 ظاهریست و دومی در اوایل حال سکا که نخامش می کرد و چه گانه گاهی در



دکان برادر کار و گری کردی و نسیل از تو به در ابی و رومی رحل اقامت  
انگنند هر روز یک من گوشت و یک من باد و ناب موظف بود و فاش  
در شش ۹۲ خمس و عشرین و استعانتی بیری صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم واقع شد  
تخمیناً این نسخه است و پنج جزو باشد مطلع دیوان نغانی این است -

ای سرنامہ نام تو عقل گره کشای را + ذکر تو مطلع سخن طبع غزل ساری را  
ایضاً نسخه ثانی - بسیار خوش خط پاکیزه بجدول طلا کهنه قدیمه تقطیع  
شده و جای وصل شده مزین بدستخط عبداللہ کہ کتاب و در عالمگیر ناوشاه  
است از کتابخانہ شہزادہ مراد بخش بود چنانچہ ازین عبارت کہ بر ظہر نسخہ  
نوشته ظاہر ہو ہذا دیوان نغانی یکصد و ہشتاد ورق از مال شاہ مراد بخش  
مغفور قنیت سے مہر و تحویل بساط علی خان نهم جاوی الاول شہزادہ جلوس  
ور آمد گمانم می بود کہ ایل جلوس عالمگیر است -

ایضاً نسخه ثالث - بخط ولایت پاکیزہ بجدول طلا کاغذ خان بالیغ تخمیناً  
۳۰ جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست -

دیوان ہمایون - نسخہ پاکیزہ عمدہ خط ولایت بجدول طلا قدیم تخمیناً  
پنج جزو نام کاتب ندارد مگر در ۱۲۵۰ مکتوب شدہ تقی اودھی امیر ہمایون  
ساز سادات صحیح النسب سے مندرجہ نوشتہ و میرزا اعجاز حب و دیگران اور  
اسفرائینی شمرودہ بہر حال در این امر اتفاق است کہ بہرات آمدہ غرت  
ہمام پانٹ و از انجا بخدمت سلطان یعقوب رفتہ از مقبران دی گروید  
گویند چون بہرات رسید شوہر او را اورا شناختہ و ریاضت بند و باوی

مکالمه و مشاعره آغاز نموده و رقافیه حریف و ظریف سخن و در میان آوردند و هر  
کس فی البدیہہ شمری میگفت میرزا هم در آن آشنا فرمودند و در حریف در و کثافت  
ستم ظریف بنم به ستم ظریفی بسیار را حریف بنم۔

بعد ازین در ہرات شہرت یافت مرزا ہمایوں از اہل ہزار قرن عاشق است مطلع  
دیوان۔ ای ز آتش جلال تو دوزخ زبانہ کہ و ز مزرعہ جمال تو فروز و سندانہ  
دیوان ناصر علی سرہندی۔ نسخہ صاف بخط نستعلیق با ایشہ ہند  
و از کلف ظاہری ہم خالی غلام شرف کاتب بتاریخ بست و چہارم تہہ سوال  
روز و شبند ۱۱۶۲ ہجری با حاطہ کتابت در آورده تخمیناً ہفتہ و جزو  
باشد غزلیات و رباعیات۔ دار ناصر علی از سر ہند است بقایست  
تجر و وارستگی زسیت می کرد از صافی مشربان تمحوف بود بہ تہا بلاد  
ہند و استان را سیاحی کرد و آخر عمر در دار النجلاست و علمی منسوی گریہ  
در ۱۱۸۵ ہجری ہما نجا در گذشت و در جوار خواجہ سلطان المشایخ شیخ نظام الدین  
اولیاء است علیہ مدفون است۔

علی قلی خان والہ گوید کہ در کلاش شتر گریہ بہت بصورت صحت قویان آہ  
ہم کہ در آن سخن بسیارست بیشتر اشعار ناصر علی مرحوم با سائزہ عمر در میرزا  
ہم بساوات می سنجید مطلع دیوان۔

محببت جاوہ دار و نہاں در خلوت و لہا بہ جو تار سنجہ کم کروید این وزیر منسراہا  
دیوان خواجہ حافظ شیرازی۔ تقطیع شد و کاغذ را نشان بنمایست  
تذہیب و کلف بخیا شفیعا پر زور این نسخہ بفرمایش نواب زید الدین خان

فیروز جنگ و در سال ۱۲۴۰ و کتابت شخصی حسن نام کہ الحق خط شفیعا خوب  
می نگاشت مرتب و مزین گشت این نسخه بجدی کوچکی است کہ در جیب  
می گنجد تخمیناً سی و پنج جزو باشد ترجمہ خواجہ حافظ شیرازی تحت کلمات ایشان  
می آید اگر چه مطلع دیوان حضرت ایشان اظہر من الشمس مگر تبرکاً و قیمتاً  
این جا بقلم می آرم۔

الایا ایہا السامی اور کاسا و ناو لہا بی کہ عشق آساں نمود اول ملی افتادہ  
دیوان قاسم۔ بخط خوش نویس عبدی الیشاپوری بجدول طلا کاغذ  
خان بالیغ تقطیع شد و تخمیناً بت جزو کتابت این نسخہ در آخر خبیا المرجب  
۱۳۳۳ تمام شدہ اعمال ایشان جناب والد مرحوم نوشتہ بودند اینجا  
نقلش بالفاظہ رحمتہ اللہ علیہ برداشتم و ہوندا۔

رہبر و سجادہ طریقت ساکن جاوہ حقیقت کاشف رموز شریعت صاحب  
کنوز و ودیعت کعبہ ویدار سرور و احرار سید ابرار شاہ سراج الدین قاسم  
انوار انوار حقیقت از جبین بیانش مسبقین و آثار رشد و کمال از جیب کلاش  
سبزین چتر نظمش چون بار معین و مراتب جلا از اشارات با پشارانش کین  
عقائست و راج لاہوت کہ شکار گاہ او حصیص ناسوت شدہ و روحش  
جمیر میلی ست و رسیدرہ جبروت کہ حاکم ملائک ملکوت آمدہ سولدش  
غراب تیز است و از کار سادات و اشارت انجا است و در بدایت  
حال میرزا شیخ صدر الدین اروسیلی بود و برضاست کلی قیام نمودہ بعدہ  
بجیلان شتافتہ و در سستہ در انجا قناری یافتہ چون بہ نیشاپور آمد علمای شہر

با نیکار کلام و حالات او که مع موثر معرفت بوده در آمدند و زبان طعن سوی وی  
 در از کردند پس از آنجا بهرات افتاد مرید بسیار جمع شدند گویند هر که با نیکار او برخاست  
 عنقریب در سلک مریدان شمرته و هر که رشته الفت از او پیش گسسته بسلسله  
 اخلاص او پیش پیوسته بنا بر جوش و خروش مریدان و کثرت معتقدان امیر  
 مکر بطلب وی امر سر بود و او در فتن ابان نمود تا این که سلطان مرزا ابالیسنغزین  
 امر بخدمت او فرستاد او باز ابان نمود سلطان ابالیسنغزین بطلب بیت شاه را  
 بوی خواند و آن باعث این شد که از بهرات رخت سفر بر بست شعر  
 از آن قطعه این است -

قاسم سخن کوتاه کن - ❖ بر نیز و عزم راه کن  
 شکر بر طوطی فلکن مردار پیش کر گسان دولت شاه گوید از بهرات به بلخ آمد  
 و باز بهرات مراجعت نمود و در آن سر عمر بنجر و جام مستوطن شد و در آنجا بعالم  
 باقی مشتافت فی سلسله و تثنین و ثمانانه من بحسرة البنی صلعم -  
 ملا جامی تاریخ وفاتش را بدین گونه رقم نمود -

چون از وفات او دل جامی خراب شد سال وفات او بطلب زول خراب

### مطلع دیوان

من پیاره سروانده سروریم ❖ که باوصاف خداوند سخن چنان ایم

دیوان از او - نسخه نو خط بر کاغذ گنده بخط مایه رگر صحیح خوش تقطیع تخمیناً  
 پانزده جزو در شکل ۳۶۸ مکتوب شده کاتب این نسخه میر فرزند احمد  
 بلگرامی از سادات بلگرام است احوال حضرت از او تحت نسخه بدیع است که

نصف آن بخوا حضرت مزبور است می آید مطلع دیوان -  
 بر آرزو بسیم اند تیغ خوش تقالی را \* سخن کن سواد اعظم نازک خیالی را  
 دیوان غنی نو خط مگر پاکیزه بر کاغذ انگیزی نجیب ناست و پنج جزو خوش  
 تقطیع شخصی عبدالعظیم کاتب در سلسله سحری سال کتابت است محمد طاهر غنی  
 از کشمیر است و زریانی که کافر خان ناظم کشمیر بود و مرزا صاحب حب طلب خان مزبور  
 کشمیر سید غنی با صاحب و ابوطالب کلیم و حاجی محمد جان قدسی صاحبان داشت  
 علی قلی خان والہ گوید کہ مثل غنی دیگری از کشمیر برخواست بر روانی الفاظ و سلا  
 سنی غنی ہر مستحق اللفظ اند شاگرد ملاحسن فانی است خان آرزو بسیار صرف  
 دست و آنچه در تعریف کلامش نوشته الحق بجا است مرزا صاحب و وصید  
 بیت از دیوانش انتخاب زد و در سفینہ خود نوشت سنہ وفاتش کسی نہ تو  
 مگر فوت غنی بعد فوت کلیم است کہ از قطعہ تاریخ او کہ بعد وفات کلیم نوشته ظاهر  
 گفت تاریخ وفات او غنی طور معنی بود روشن از کلیم  
 تاریخ وفات غنی ازین قطعہ جعفر سماعی یافت می شود کہ بعد ازین در مفتاح التواریخ  
 یافتیم۔

چو دادش فکین صحبت شیخ کمال حسن فانی \* غنی حلقہ اصحاب و در تکتہ روانی شد  
 تہی چون کردیم شیخ ناگردید باریکش \* کہ آگاہی سوسے دار بقا از دار فاش  
 مطلع دیوان غنی بر اسنہ ہر خوش پسند کہ مذاق شعر و شاعری دار و ہست مطلع  
 جنونی گو کہ از قید خرد بیرون کشم پارا \* کہم زنجیر پای خویشتن و امان صحرا  
 دیوان صاحبان شبیر کی ہو محمد علی احوال ایشان جبار بلہ مرحوم



از دست خاص بر ورق اول نسخه که از آن خریدہ مرحوم و مغفور از کتابخانہ ایٹ  
 صاحب بود نوشتہ یافتہ و بجنبہ آن عبارت را ہم بغرض یادگار و ہم خیال  
 تسطیر احوال صاحب دیوان نقل می کنم اینجامی عبارت نقل می شود۔  
 میرزا صاحب و هو میرزا محمد علی اجداد ایشان را شاہ عباس صفوی و محملہ  
 عباس آباد اصفہان جاودہ صاحب آنشکہ مولہ مرزا سے مرزا اصفہان  
 می نگار و مولفان تذکرہ سابق اصفہان جای تربیت و تبریز مولدش  
 می گویند آورده اند کہ روزی مرزا در زمان طفولیت با پدر بزرگوار خود پیش  
 یکے از اصحاب کہ باومی اعتقاد ہم داشتند رفت دید کہ آن پیر مرد  
 بر دوکان صحافی جاگزین است سلام بجا آورد و بادب پیش او نشست آن  
 مرد غیب و اں پارہ ہائے کاغذ فراہم آوردہ در آب ریخت و بجانب مرزا  
 اشارہ کرد مرزا بر لب و حسب ایما پدر نیمہ از اں قلع نوش کرد و نیمہ اں فر اگذا  
 الحال بر زبان حق ترجمان اں زبده حق شناسمان گذشت کہ اگر این طفل  
 تمام کاسہ می نوشید صیت کلامش چار طرف عالم را فرا میگرفت و طنطنہ  
 سخنورش از قاف تا قاف میر رسید حالا او آرزو سخن آفرینی و جاود خیالیش  
 بدو جانب عالم میرسد آخر الامر بعد ازین کہ بسن تمیز رسید در کتاب علوم  
 مشغول گشت و استفادہ از رکنای کاشی و حکیم شفا فی اصفہانی می نمود  
 تا اینکہ بدارج کمال رسید و عالم متبحر گردید سفر ہندوستان در عہد  
 صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہ چہان غازی کرد و بزودی مرزا  
 نمود از شاہ عباس ثانی و شاہ سلیمان نواز شات یافتہ کوس ملک الکلامی



می نواخت صاحب اخلاق حسنه بود در مراتب سخن گشتری طرز خاص گرفت  
 که مشابیهتی بشوار و فصیح و متقدّمین ندارد و با وجود اینکه با فصیده و رباعی میله  
 نداشت دیوانش قریب یک صد هزار بیت است میر غلام علی آزاد  
 و سرخوش اورا با استادی مسلم داشته اند با جمله مرغ رُخوش و رسنه  
 هزار و هشتاد و نه هجرت نبوی صلعم با شیبانه جنت شتافت و تن بیایش  
 در دار السلطنت اصفهان مدفن یافت - این نسخه جلد پاکیزه دارد و بر کاغذ  
 کشمیری خالی بخط نستعلیق مرغوب و مصرعی نوشته تخمیناً پنجاه  
 جزو باشد در هر نسخه کسی چهار ورق افزوده غزلیات ترکی میرزا صاحب  
 نقل نموده که در کدامی نسخه دیگر یافت شد مطلع دیوان این است -

یارب از عرفان مرا پمانه نرشارده + جسم بنیا جان آگاه و دل بیدارده  
 دیوان طهوری ترشیشیری - نسخه خوش تقطع خط ولایت بجدول طلاء  
 بر کاغذ خان بالبح تخمیناً است جزو باشد میرزا شرف الدین محمد علی قلی خان  
 والد و خستانی صاحب تذکره ریاض الشعرا و میر شمس الدین فقیر و بلوی  
 در تصحیح این نسخه کوشیده چنانچه بر حاشیه دیوان بمقابل این مطلع -  
 و رابر و کسی اینقدر چین خیسند + چرا چین و ران زلف بر چین خیسند  
 نوشته اند - منتسح کتاب این است - خرمی چین سخن بطراوت  
 حمد بهار پیر نیست که گلزار ابراهیم الخ - ترجمه اش زیر کلیاتش می آید -  
 دیوان فیضی - نسخه مع قضا که بر کاغذ پاکیزه مهره دارد بجدول شنگرف  
 بخط مایه نستعلیق قریب است جزو باشد -

شیخ فیضی در ہندوستان از غایت بلند نامی شہرت تمام دار و آزا و لا و  
 قاضی حمید الدین تالپوری است در خدمت اکبر و شاہ کمال تقرب و نہایت  
 احترام داشت تفسیر بے نقطہ آن مجید مسیحی بہ سواطع الالہام زبان عربی  
 وال بر غایت کمال اوست و در سخنوری ہم مسلم و قاتلش در سنہ ۱۰۱۷  
 ہجرت در لاہور واقع شد جسدش باگرہ نقل نمودہ مدفون ساختند افتاح  
 و بیاضہ دیوان اینک۔

سہم امڈ الرحمن الرحیم - گنج ازل راست طلسم قدیم  
 دیوان فیضی انتخاب دیوان است پاکیزہ بخط ولایت کاغذ  
 خان بالیغ جدول بجدول طلا قریب پنج جزو باشد محمد مہدی فرمان نویس  
 کاتب نسخہ ہذا تاریخ ۲۱۔ رجب سنہ ۱۰۱۷ ہجری کتابت تمام کرد مطلع این دیوان  
 این است۔ چیز و در یوزہ اقبال کن از حضرت ما کہ کم از بیچ سپاہی  
 نبود ہمت ما۔ و ذکرش بالا گذشت۔

دیوان محتمشہم - تقطیع کوچک مجلد بخط ہندوستان بر کاغذ ہندی  
 تخبہ نما سجدہ جزو نام کاتب و سنہ کتابت ندارد۔

### اولہ

ای گوہر نام تو تاج سردیوانہا بہ ذکر تو بعد عنوان آرایش منوہا  
 ملا محتمشہم کاشی در عہد شاہ اسمعیل و شاہ ظہار سب ماضی کوس یکنا سہ  
 در عالم نواخت اقسام شرح خوب می گفت۔  
 بند محتمشہم کہ در مرثیہ جناب سید الشہدا گفتہ اشتر ہار تمام دارد۔ و در سنہ

نہند و نو ووشش مرغ خوش از نفس خاکی بر شاخسار روضہ  
رضوان شتافت۔

دیوان وصلی نسخہ خیالی خوش خط و خوش تقطیع بخط نستعلیق  
بلوچ طلانی قریب یازدہ جزو والد مرحوم احوال صاحب دیوان برواق  
آخر از تمام مشکیں رقم خود تحریر فرمودہ ہو و ندایجا بلا فرق نقل می کنم۔  
محمد طاہر المتخلص بوصلی رازی از خوش طبعان ایران است پدرش محمد شریف  
کہ از ندامت شاہ طہماسپ بود و بجزیری تخلص میکرد و برادرش اعجاز الدولہ عم نورچاہا  
رحم محرم جہانگیر بادشاہ بود اسم مرزا سے فرزند محمد طاہر است طبعش در سخن  
سراسر آتش انگیز و فکرش بر عرصہ قرطاس جولان ریزد و در شہور سندنہ  
و در آخر عہد شاہ طہماسپ داعی حق را بیک گفت۔ مطلع دیوان این است۔  
خوشوقت و خندان بگذران خوشوقت و خندان صبح را بہ شاید کہ تا صبح و گر  
در یافت نتوان صبح را

دیوان حیرت۔ خوش خط نستعلیق کا غذای کشمیری مزین بلوچ  
و جدول طلانی قریب سبب جزو فخر الدین احمد کہ جامع این دیوان است  
تقریبی پاکیزہ نوشتہ افتخارش این است۔

حمد بی و شامی بیعد مصانعی را کہ بنی نوع انسان را الخ۔ صاحب دیوان  
بیرزا عنایت اللہ الحارثی الچغتائی الالضاری المناطیب بخطاب قشورخان  
از امرار معظّم شاہی بودہ غزلیات و رباعی بلافت و خوش خیالی و در این  
لطیف و پاکیزہ روز چہار شنبہ چہار دہم شعبان المعظّم ۱۲۹۰ھ بتوید محمد مخدوم

متوطن ابراہیم آباد صورت۔ اتمام یافت قریب سی بسز و مطلع قصیدہ اول  
 این ست تخت پر تو خورشید حسن بے تغییر ہو کہ شد بعالم ارواح و جسم  
 در تاثیر۔ مطلع دیوان۔ نہ خورشید ست طلوع صبح دم شبنم نشان  
 پیدا ہو کہ از جبر سجود و سری کروا سماں پیدا۔

دیوان عمر فارض۔ نسخہ لطیف خرد و بخت نسخ بجدول شکر ف قریب  
 سیزده خرد و مکتوب سکنہ در ابتدا سے این نسخہ کسی بعضی حالات  
 شیخ راز سپر ایشان کہ شیخ کمال الدین محمد نام داشتند تفحص نموده و روح  
 کتاب ساختہ شیخ از اکابر بزرگان دین ست از کی الدین عبد العظیم محدث  
 تاریخ ولادت اخرا ربع ذیقعدہ ۷۷۵ھ و مولد ایشان قاہرہ نوشتہ کہ جای  
 وفات ایشان ہم ہست بتاریخ ۲۔ جمادی الاول ۸۳۲ھ جامع لازمہ و داعی حق  
 را البیک اجابت گفتند اول خطبہ دیوان این ست۔

الحمد للہ الذی اخص حبیبہ الخ مطلع دیوان۔

سابق الاطمان بطوی البیدی ہو۔ منعماء عروج علی کشیان طی۔

دیوان جامی۔ نسخہ خرد و بخت تعلیق با یقرا بجدول شکر ف خلیل  
 آب خورده و در آخر سن کتابت و نام کاتب ندارد و تخمیناً است و پنج جہت  
 باشد ترجمہ مولانا عبدالرحمن جامی تحت ہفت اوزنک ایشان می آید مطلع ان  
 دیوان بحر طویل۔ یا کاشف الاسرار و یا قایض الانوار۔

دیوان برہان۔ نسخہ پاکیزہ کاغذ زرافشان جدول طلاء و خطا شیعہ  
 تخمیناً پانزودہ جزو خوش تقطیع از کتابخانہ سرگور اوزلبیت نامہ کاتب و

کتابت نیست آقا صالح برمان مولد شش ما زنده را نسبت مدتها بود که به هندوستان  
آمده با توکل مستغنیانه زیست می کرد و در روز قتل امام شاه جهان آباد که بحکم  
ناور حادث شد قریباً شان او را متلبس لباس هندیان دیده خانه اش را  
تاریخ و او را مجروح ساختند و سه روز بعد ازین واقعه از صدر است بهمان  
زخمها که برداشته بود فوت شد مرد صاحب طبع و خوش کلام است مطلع دیوان  
می پرستان حال گشایند از دیوان ما ❖ آیه رحمت بود سر تا سر قرآن ما  
دیوان آرزو - نسخه صاف بخط تعلیق مایقر خوش قطع کاغذ  
مهره دار هندی بنام کتابت درآمده که زمان زندگانی آرزو دست قریب  
چهل حسبند باشد سراج الدین علی خان آرزو شاگرد میر غلام علی حسینی تاعمر شانزده  
سالگی بود با نواج عالمگیر بدکن رفت و با شاه زاده محمد اعظم روانه هندوستان  
شد از اولاد شیخ غوث گوالیاری از جانب پدر و از خواجه نصیر حسینی و بلوی  
من جانب مادر است در تذکره خود می گوید که امروز پنجاه سال است که ناموس  
سخن گوی گبرون دارم مگر چنانکه باید مندرشته سخن بدست نیفتاد بهر کیف خان  
میر حرم استعدا بود و کلام بانداق و پرکار دار و با شیخ علی حسینی مناظرات  
داشت تا اینکه نوبت به تخریر تبنیه الغافلین آمد که در جوابش شیخ علی حسینی  
بیک قطعه کفایت فرمود و آن قطعه این است -

بند ای که از اشارت کن ❖ عالمی را نموده معمارے  
که مراد شعر و شاعری عار است ❖ کاشش بودم ازین هنر عاری  
کنس برنجواست میرسد بلیم ❖ یک نوشتم ز صد بدشوارے



رسی آنکه بدرومن که چومن ✽ حنا مہ گیری بدست و بنگاری  
 اگر چه بعضی اعتراض خان مرحوم بر شیخ علی حسینی در دست و صیغ و واقع شد  
 مگر در نظر و قیقه یاب و در مدارج هر دو تفاوت بسیار است شیخ علی  
 خزین بمدارج برتر است که دست تعرض کسی با او امن کمالا تشش برسد۔ از خان  
 مرحوم تصنیف و تالیف بسیار است که در تذکرہ خود بان اشارت کرده۔  
 و قات آرزو ازین عبارتست کہ میر غلام علی آراوند دست خود بر ورق اول  
 تذکرہ آرزو نوشته اند ظاہر وہی ہذا۔

سراج الدین علی خان آرزو در شہر لکھنؤ بست و سوم ربیع الثانی سنہ  
 ۱۱۶۹ ستین و ماتہ و الف رحلت فرمود و بعضی جا ویدہ شدہ کہ در ثمان و ستین  
 و ماتہ و الف از عالم رفتہ تا بوتش از لکھنؤ بر آورده بدہلی برودہ مدفون ساختند  
 رحمۃ اللہ علیہ۔ مطلع دیوان۔

ای سبلمہ نام تو سر لوح زبازرا ✽ حسد تو بود مناتخہ قرآن بیان  
 دیوان علانی۔ نسخہ قدیم کاغذ حنائی و لامتی بجدول طلائی نستعلیق  
 شیرین قریب دو جزو تقطیع خرد نام کاتب و سنہ کتابت نیست علانی آریزو  
 معاصر ملا احمدی صاحب تذکرہ عرفات است ہنگام تحت یر تذکرہ کہ  
 در سنہ ۱۲۲۰ صورت اتمام یافت علانی در ریزو زندہ بود تاریخ وفات علانی  
 نیانستم۔ مطلع آغاز نسخہ۔

ای گرفتار آن عشقت فارغ از مال و ثمال ✽ والہان حضرت را از نود و چنت لال  
 در مکتون۔ نسخہ عمدہ نستعلیق خوش تقطیع بجدول طلا تھینا بست جزو کاتب



محمد علی تہنویست شاید سزا کتابت زیر وصل آمدہ اسرار حقائق و جوابہ وقت  
 مثنوی مولوی روم جمع نمودہ عبد الفتاح الحسینی العسکری جامع و در عہد عالمگیر  
 بود صاحب مرآة العالم گوید کہ سید مزبور مرد نورانی و از کمالات الشافی نصیب  
 فراوان داشت اصل سید از گجرات است چونکہ مثنوی مولوی خوب میدانت  
 اورا از گجرات بحضور عالمگیر طلبیدند و شرف بار ہم یافت بعد چندی حضرت  
 انصاف یافتہ بوطن خود رسید و منزوی ماند تا زمان تحریر مرآة العالم زندہ بود  
 صاحب آثار الکرام گوید کہ در سنہ ۱۰۰۰ ہجرت حق پیوست و در احمد آباد مدفونست  
 و بیجاچہ ہم وارد و آغاز و بیجاچہ الحمد للہ الذی ہدانا الی الصراط المستقیم الخ۔  
**دیوان گنجات**۔ نسخہ کہنہ بخط مایقرنہ تعلیق جا بجا کرم خورہ  
 کتاب کم باب ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۰۰۰ جلوس محمد شاہی بکتابت  
 و را آمد نام کاتب نیت تخمیناً پانزدہ جزو میر عبد العال المتخلص بہ گنجات  
 از سادات ربیع الدرجات حسینی اصفہانیست تمام آثار و اعظم اصفہان  
 صحبت اورا باعث حسن خلق و وسعت مشرب و بذلہ گوی مرعوب داشتند  
 و در احترامش می کشیدند و در میر گنجات در شاعری بلند است میر مزبور  
 خود طرز تازہ اختراع کردہ کہ بر این ہم علی قلی خان والدہ اعمستانی و ہسٹم  
 میرزا ابوطالب اصفہانی صاحب تذکرہ خلاصتہ الاخبار اتفاق کردہ و حسب رگہ  
 منشیان عظام مرحوم شاہ سلیمان صفوی انتظام داشت و معاصر میرزا وحید  
 بود تاریخ وفاتش یانت شد مگر میر گنجات از انہای قرن حاوی عشرت۔  
 مطلع دیوان۔

گرفتیم مهر خاموشی ز لب طبع سخندان را \* ز دم بر سر گل طغی ای سم افند و یوان  
 و یوان محترم - نسخه بخط نستعلیق مایقیر رهند و ستانست بجدول شکر فی  
 ثنائی از کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً دو از ده جزوه بسند -

محمد محترم پسر میرزا عبد الغنی کشمیری است که قبول تخلص می کرد و میرزا قبول  
 از شاگردان داراب بیگ جو یا است صاحب تذکره گل رخسار بحر فی چند  
 در حال محترم کفایت کرده پدرش قبول در سال ۱۳۹۰ فوت شد و چون  
 سنه وفات محترم یافت نشد از سنه رحلت پدرش ظاهر که پسر از محترم  
 از ابای مترن ثانی عشر است - مطلع و یوان -

بهر ابار سسی چو شد از اسم جدا \* گشت بر تخت تو عید الف انگشت نما  
 و یوان خواجوی کرمانی - نسخه بخط نستعلیق خیلی انجور و تقطیع کوچک  
 تخمیناً سیزده جزو نام کاتب و سنه کتابت نیست مبولانا خواجوی از اکابر  
 زادمای کرمان است طبع قاور ذهنی ساحر داشت بسیار سیاحتی میکرد  
 و بصحبت درویشاں میر رسید او حدی بلایانی گوید که قصائد عالی و مثنویات  
 با مژه و غزلیات چون یوا قیت و لالی دار و مداح خواجه عیاش الدین محمد است  
 در شیراز در سال ۱۳۴۰ وفات یافت - مطلع و یوان -

ای که زلفت شب قدر است بر رخ زیبا عید \* عید مای تو عید است و تویی نار عید  
 و یوان شرفالی - کتاب پاکیزه نستعلیق شنبعا انمیر بسیار صحیح  
 سنه کتابت و نام کاتب نیست تخمیناً است جزو حکیم شرف الدین حسین  
 شرفالی اصفهانی در علم طب دست رسی کامل داشت که گوی سبقت از

هنگنان رلوده در فن سخنوری سرآمد اقران زمان خود بوده ملاحظه و انا و در  
 حق وی می گفته که فصل ششای را طبابت و طبابتش را شاعری و شاعر  
 را اناجی پوشیده او حدی بلبانی معاصر او بود در سنه الف با وی و شفا  
 مهاجرات واقع شد که در تذکره خود با آن ایراد نموده از احوالش ظاهراً که رند  
 و بی تکلف و لا ابالی زیست میکرد و سنه وفاتش یافت نشد مگر بعد از  
 الف واقع شده باشد - مطلع -

تا عشق رفته روز از دل بر زبان ما - ناز و کسوف عشق زبان در دهان ما  
 دیوان بیسل - نسخ پاکیزه بخط نستعلیق بجدول طلا کاغذ کشمیری  
 تخمیناً نسبت جزو خوش تقطیع با نام کاتب و سنه کتابت احوال بیدل  
 تحت کلیات ایشان می آید - مطلع این دیوان -

با وج کبیر ماکز پهلوی عجز است راه انجا - سر موی گرای خام شوی بشکن کلاه انجا  
 ایضا نسخه ثانی - بخط مایقربیدل شکر و در سنه ۸۸۸ مکتوب بستم  
 شخصی خان محمد شد تخمیناً نسبت جزو - مطلع -

غیر وحدت بر نیامد مهت عرفان ما - و امن خویش است چون صحرای گل دامان ما  
 دیوان شحرت - نسخه پر تکلف بر کاغذ رنگین و لایقی بخط نستعلیق بجدول  
 طلا مگر در کاتب نه نام خود و نه سنه کتابت نوشته احوال شحرت  
 آنچه والد مرحوم بر این نسخه تحریر فرموده اینجا نقل می شود - شهرت از حکما و عینسی  
 نفس شیراز است با اسم حکیم محمد حسین شحرت دار و گویند با اتفاقات حسنه  
 در عهد سلطان محمد بهادر شاه بهنگام افتاد و حضور شاهزاده محمد عظیم اعتبار

پیدا کرده بمصاحبت وی سرسراز گشت و لقب بجادق خان گردید بعد از آن  
در عهد سلطنت محمد شریح سپهر بختا بسکیم الممالک سر اعتبار و از حسندی  
برافراخت و در عصر فرودس آرامگاه محمد شاه متوجه سفر حجاز شد و بعد از آن  
که از دولت زیارت حرمین شریفین مشرف شده رخت اقامت به بند کشید  
و بحضور پادشاه مغفور بمنصب چهار هزار ری سرسراز گردید و در سال ۱۲۹۹ هجری یکمیز بکفشد  
و نه فوت شد غلام علی آزاد و تاریخ او گوید۔

بی نظیر زمانه شیخ حسین + گوی معنی زنگنه سنجان برود۔  
با نف غیب بهر رحلت او + سال تاریخ گفت شهرت مرو  
مطلع دیوان -

الهی اشنای نام خود گردان نامم را + ز بسم افند زینت بخش دیوان بیانم را  
دیوان فقیه - کتاب خوشخط تعلیق بجدول ملابلا نام کاتب  
دست خط است بر حاشیه اش غزلیات و رباعیات بخط تعلیق  
شعبان امین از دست خاص میر شمس الدین فقیر است اگر چه خیلی این نسخه آنچوره  
مگر بیشتر غریز میدارم تخمیناً نسبت حبز و میر شمس الدین فقیر عباسی و بلهوی در  
سال ۱۲۵۰ از کتم عدم بر ساخت وجود مدم نهادند از کار شعرای عصر خود بودند چنانکه  
علی قلی خان والد و اعستانی که معاصر ایشان بود در تذکره خود او وصف سینه  
مزیور بنیابت مبالغه کنسیر بر نموده حضرت فقیر ترک تعلق نمودند و با طراوت  
و کهن پنج سال صرنت سیاحت فرمودند باز بدلی رسیده با حسترام تمام  
خوش گذرانیدند امرا و اعاظم شهر و رتو قیرایشان فرودگناشتی نمی کردند علی قلی خان

والہ گوید کہ در فن سخنوری با اعتقاد و راقم الحروفست بیچاک از متقدمین و متاخرین  
 را پایه او نبوده باشد هر چه باشد کلام ایشان بالفاظ لطیف و خوش اسلوب است  
 و ہم خیالات بلند دارند ہنگام تحریر تذکرہ والدہ ہم تذکرہ آرزو میر شہار الیہ زندہ  
 بود مگر میرزا ابوطالب اصفہانی در تذکرہ خلاصۃ الافکار گوید کہ در سنہ ۱۱۸۰ ہجری  
 ادای حج و استلام سوار جہاز شدہ نسفینہ جہانش با جمیع اہل کشتی در گرداب  
 مات تباہی گشت در لیاقت استمداد ایشان جہلہ تذکرہ نویسان  
 متفق اللفظ اند۔ مطلع دیوان۔

ای در طلب نام تو آوارہ نشا ہما ۴۰ گم کردہ رہ معنی وصف تو بیا ہما  
 ایضاً شہ ثانی۔ بخط مایقر شہناپازوہ جزو خوش تقطیع شخص  
 حامد رسول کاتب و در سنہ ۱۲۰۲ مکتوب شدہ

دیوان اصفی۔ نتخ خوش نماستعلیق شیرین کاغذ خان بالبع مطلع  
 تخمینہ شش جزو غزلیات و رباعی دارد نام کاتب و سنہ کتابت مفقود۔  
 خواجہ اصفی پسر خواجہ بیہتم است کہ در بزم شرف سلطان ابوسعید خان بود  
 و خود ہم رتبہ بلندی در زمان سلطان حسین مرزا داشت و فاش بزمان سلطان  
 مزبور در سنہ ۱۲۰۰ واقع شد بعضی گویند کہ در سنہ ۱۲۰۳ بود و اشد اعلم۔ مطلع دیوان  
 ساز آبا و حند یا دل ویرانی را ۴۰ یادہ مہر تیان بیچ مسلمان را  
 دیوان وامق۔ نتخ صاف ہندی بخط مایقر شہناپازوہ مسیح اشد کاتب  
 در سنہ ۱۲۰۰ ہجری کتابت نمود المتماطب با خلاص خان از قوم کھتری سنہ  
 بردست مولوی عبداللہ خلف ملا عبدالحمیم ساکوٹی مسلمان شد بلازمت



عالمگیر رسیده و کالت بعضی امرا مسیگرد و در عهد شاه عالم بسیار محترم  
می زبیت و رزمان محمد شاه خدمت میر شیکری داشت با علامه میر  
عبد الجلیل بلگرامی رستیق بود از شیخ علی حسینی هم در شعر اصلاح یافتند  
چنانچه خود گوید -

سخن چون آبیوان گره آید از زبیت و اما همه دانند این معنی که از فیض زبیت  
وفات داماد در شاه جهان آباد در سال ۱۲۳۳ واقع شد مطلع دیوان  
گشته و ریاضی قلم رشته ز نامش پیدا خواست تا گام زند در ره توحید حسدا  
دیوان حیدر در عجب لطیف نثر است که بلا مبالغه محل البحر ششم بهر تان  
اولوالالبصار می توان گفت خوش تقطیع نستعلیق خفی عمده نام کاتب را کرم  
خورده سینه کتابت نهصد و شصت و هفت هجرت باقیست بر حاشیه صفحہ  
اخرا این نسخه این عبارت از دست کدامی امرا را کبر است و ہی نه الله اکبر و هم  
ماه اردی بهشت سنه الهی عرض تحویل ملا علی ویده شد و بر صفحہ اول نشان  
سوا هیر بسیار دارد از آنجمله میر عبدالرشید و یلی و عنایت خان شاهجهانی  
قابل لحاظ خوبی نایاست و این نسخه بلا شبهه از کتابخانه شاهی دہلی است  
چرا که بخط خوب نستعلیق فقط سوم نوشته ترتیب کتابخانه شاهی باین پنج بود  
اول بعد از آن اول در اول دویم و دویم در دویم و همین طور سیوم پس فقط  
سیوم که باین نسخه است و ال بر آنکه از کتابخانه شاهیست تخمیناً ششصد و  
حیدر کلیجہ اصلش از خراسانست و رزمان شاه اسمعیل صفوی بطور جدا آمد و  
در عهد شاه طهماسب صفوی شهرت یافت خان آرزو گوید عامی بلکه امی



مخص بود اما سختش از عیوب پاک است نقلست که از او پرسیدند که هیچ  
نخوانده و شعر میگوید فی البدیه گفت -

چنان طوطی صفت حیران آن آینه رویم که میگویم سخن اما نمیدانم چه می گویم  
در سنه ۹۴۰ ازین جهان فانی بدار ابقاشتافت - مطلع -

ای زبده جهان دولت و صلت هوس ما وصل تو بصد گونه هوس طمتمس ما  
دیوان حسن بیگ گرامی - نسخه قدیم بر کاغذ خانی کج بدول  
شکر ف بخط مال بقره است نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً  
ده سز و باشد -

حسن بیگ گرامی از سلسله شاملویت بخدمت جهانگیر بادشاه بایادگار علی سلطان  
که از مشعل شاه عباس بالچگیری می آمد بپندر رسید نفی او حدی گوید که چون  
از گجرات در سنه ۱۰۲۰ به آگره آمد و در پانتم مرد صاحب لیافت  
هست دیوانی ترتیب داده در خدمت جهانگیر بادشاه بغزت زیست میکرد  
سنه وفاتش یافت نشد - مطلع دیوان این است -

ای می محو گروان از دل با نقش باطل ما بحق شناسانی که جا دارند و رولها  
دیوان عسراقی - نسخه صاف بر کاغذ خانی نستعلیق تجمیاده بسز و  
نام کاتب و سنه کتابت ندارد و شیخ فخر الدین ابراهیم العسراقی الهمدانی از اکابر  
سلسله عالییه صوفیه است اول شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره  
رسید استفا و پایافت و بعد از آن بخدمت شیخ بهار الدین طغانی مشرف  
گشت و تکمله زیست خود در علم باطنی ساخت شیخ چون مشاهده جمال ازلی

در کسوت طلعت ماه رخاں می دید بیشتر اوقات باعث بستگی او بسلسله  
زلف خوباں می شد که تفصیلاتش در مجالس العشاق مسطور است شیخ  
در دمشق ششم ذی قعدہ ۶۸۸ در گذشت و در حواصن شرحی الدین  
عربی مدفونست - مطلع -

ای جلالت فرش عزت جاوداں انداخته به گوی در میدان وحدت کامل انداخته  
دیوان معنری - باد یوان حضرت عراقی رحمتہ اقدس علیہ محلہ شدہ ظاہرا  
کاتب ہر دو کیفیت و کاغذ ہم خالی مثل کاغذ دیوان مذکور نمیشنا پانزویہ جز  
حضرت محمد سیرین مغربی از مشاہیر صوفیہ است مولدش تقی اوحدی قمریہ  
مابین و مرقدش در اصطہان فارس نوشته سلطان ابوالبقا ابوالحسن  
در مجالس العشاق آورده کہ قبرش در سرحاب تبریز است سلطان ابوالبقا  
تاریخ وفاتش بہشت صد و ہفت گوید و طاجامی در نفحات بہشت صد و نہ و اقدس علم  
در اول این نسخہ چیزی بطور دیباچہ نوشته ابتدایش این است الحمد للہ الذی  
انتار عرض الکون الخ -

سر بیت کہ درین دیوان اول نوشته -

کلمہ اذکر وہ من طنسل اور بوبع او معان کلمہ

دیوان جمعی - نسخہ تقطیع خسرو بخط تعلیق با بقرہ در سکہ جلوس بہادر شاہی  
بخطہ شیخ عبدالواحد نام شدہ - دیوان خواجہ حبیب صاحب نوسہ بہر سبب  
یکیشش بقصوف و وحدت الوجود است ذکر ایشان در جنبار الانبیار  
یافت می شود - مطلع -

ای پاک حمد پاک تو پاک از او اسے ما به عجب سز زبان ما زاد اہمچو را سے ما  
 دیوان واقف۔ بخط استعین صاف گمان این است کہ این نسخہ  
 از ان واقف باشد چنانچہ کاتب در آخر گوید کہ با تمام رسیدہ دیوان میان  
 نور العین رسیدہ فقیر حقیر محمد رضا خان۔ تخیس نامی پنج جزو بر صفحہ اول این قطعہ  
 بخط خوش سواد استعین شفیقا امیر نوشہ مولفہ مولفہ قبل کتب بر قطعہ بکار  
 بردہ گمان فوی تر این است کہ این قطعہ بخط خاص نور العین است و مضمون قطعہ  
 بسم بر این شاہد۔

این نسخہ بہی ربط کہ دیوان فقیر است \* مجموعہ احوال پریشان فقیر است  
 از سوز و گدازی کہ شناسد دل روشن \* ہر مصرع آن شمع شبستان فقیر است  
 ہر چند کہ صد گنگ غم و درد در آن است \* کفن آن نکتہ نعمت الوان فقیر است  
 بقیعیم و این نگدہ کنعان محبت \* ہر بیت در آن کلبہ احزان فقیر است  
 گوشت پریشان سخنم غم پذیرند \* زلفی عجیبی سلسلہ جلیبان فقیر است  
 ز بہار کہ شیرازہ از ان آبگسلی از بہم \* در روی رخ چندی زرگ جان فقیر است  
 نور العین واقف بسیر سوم قاضی امامت افتد بود کہ اباعن حدت تا عبد محمد شاہ بچہ  
 قضا پر گنہ بیالہ کہ تابع صوبہ لاہور است اشتغال داشت خوشگو کہ با نور العین  
 واقف تا عرصہ یکسہ و نیم سال ہم خانہ مانده می گوید کہ در ذات مبارکش اوصاف  
 درویشی و استغنا بسیار یافتہ واقف از شاگردان میر محمد معصوم وجدانت  
 با میر غلام علی از او ہم در اورنگ آباد مع حاکم لاہوری صاحب تذکرہ مرصم دیدہ  
 نامہ فی سقیم بود چنانچہ میر نور العین احوال واقف در تذکرہ حسنرانہ عامرہ بان

ایرا و کرده تا کثیر حشر زانہ عامہ و گل رعنا و تذکرہ خوشگو واقف زندہ بود و صاحب  
 کتابچہ الاثکار گوید کہ واقف در ۹۵۱ هجری بگشش قدس شتافت و در غ حشرت  
 بر دل اجاب خود گذاشت در آن زمانہ نور العین واقف را بیل ہندوستان  
 میتوان گفت عجب بر شتہ کلامی دارد کہ کمتر اثر از نعمتہ بلبل شوریدہ بر دل سخن  
 شناس ندارد۔ مطلع دیوان۔

ای بہ بزم شوق تو نالان بہر سوزانما رفتہ در ہر گوشہ زان سوزانما آوازنا  
**دیوان عالی** نسخہ لطیف بخط تعلیق شفیقا امین بجدول طلا تخریبنا  
 بیت جزو نام کتاب و سنہ کتابت ہر دو متروک بظاہر حال نسخہ تدم  
 است این نسخہ از ان جناب معظمی قاضی نور الحسن خان بہادر کہ در پٹنہ  
 منصب سب جی اول یعنی صدر الصدوری داشتند باین حقیر لطف فرمودند  
 عبارت ذیل بر ورق اول نسخہ از دست خاص جناب ایشانست۔

و بہت ہذا کتاب بغیر می مولوی خدابخش خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ بہتہ  
 صحیحہ و شرعیہ ہائزہ نافذاً العبد الفقیر محمد نور حسین۔ حضرت مولانا باوالہ  
 مرحوم بسیار مبروط بودند و در زمان ازج بیت افتد مشرف گشتند۔ در ابتدا  
 این نسخہ خطبہ بعبارت و تسیق نوشتہ پیر عالیست۔ میر علار الدولہ  
 مرعشی عالی تخلص شوتری الاصل از امر شاہ شجاع و فضلار عالی مقدر  
 بود بعد ازین کہ زمانہ ناپایدار با ان شاہزادہ گرامی مساعدت نکرد میر علار  
 ہم بر فاقت شاہزادہ مظلوم بہت بنگالہ رفت و دیگر از و خیرے نیافتند  
 درین نسخہ عالی بمقابلہ غزل اساتذہ کہ طرح گرفتہ نوشتہ۔ مطلع دیوان۔

ای روشن از فروغ تو مرآت سینما \* وی در گذار زنگ کدورت ز کینه  
 این نسخه بسیار صحیح نقل شده کتابت خود هم سواد می پسندیده دارد -  
 دیوان کلیم - خوشنویس تعلیق کاغذ خان بالیغ فرین بجدول طلایی  
 تخمبانی و چهار خرد از کاتب و سال کتابت نشانی نیست نسخه طاهر آقدم  
 میرزا ابوطالب کلیم طور معنی پروری و دانا روز سنجوری است اصلش  
 از بهمان - در عهد جهانگیر پادشاه به بند رسید و در زمان شاه جهان رفت  
 رفت منصب ملک الشعراء رسید فکرش بلند و طبعش متین بود  
 والد گوید که اگر چه در علوم کم مایه مگر در شاعری قدرت تمام داشت -  
 طور معنی بود روشن از کلیم \* تاریخ وفات او غنسی کشیری یافته -  
 مطلع دیوان -

بدل کردم مستی عاقبت ز بهر یار ما \* رساندم آب از زمین می بنیاد تقوی را  
 دیوان شاهی - نسخه لطیف نستعلیق پاکیزه کاغذ رافشان خان  
 بالیغ نام کاتب و سنه کتابت کدامی بوالفضولی محو کرده نسخه ندم  
 است تخمبانی شش جزو -

نقل عبارت مضمون احوال شاهی سبزواری نوشته کوالدمرحوم اینجابرده ششم  
 اختراع معنی پروری گوهر شرح سخن گسری شاه مسند ماداری امیر شاهی  
 سبزواری نام وی ملک بن ملک جمال الدین فیروز کوهی است اجلاو  
 وی از اکابر سرداران بوده اند - و از خواهر زادگان خواجه علی  
 مویداست - گویند در عهد میرزا شاه رخ شاهزاده با پیغمبر محمد حال مساوی



احوال امیرشاهی شده آنچه از املاک و عینیه که از اموال سلسله وی از دست  
رفته بود باز گرفت و از جمله ندمار میرزا شد و نق بازاری شومر خاصه غزل در زمان  
وی دست داد۔ بغایت نیکو خلقت پاکیزه صفات جامع جمیع سببها بوده۔  
از جمله عود را بسیار خوش می نواخت هر چنانچه زبیره از غیرت ادا میشده  
و میگذاخته و خطوط را بغایت خوشنویسی شده چنانکه عطار در امر خط کشیده  
و از نظر قبول می انداخته۔ روشش محبت و حسن معاشرت طریقا خلاط  
شیوه یاری و ادب مجلس را چنان دانستن و لعل آوردن توانستی که دیده  
عقل از ان واقعه حیران شدی۔ در آواخرا از جمیع امور استغفار حبه  
خود را از قید تعلقات خلاصی داده و در گوشه قناعت پیوسته بتوش بر عت  
در ساخت۔

نقل است که در شعر استاد مولانا جامی علیه الرحمته است و مولانا هزار بیت  
از جمیع اشوار انتخاب نموده مابقی را در آلبش است چون سن وی  
بهفتاد سال رسید در عهد سلطان بابر فوت کرد و نفس او را سبزووار  
اورزندنی ششده سبع و چمنین و ثمانمانه من هجرت بنی صلی الله علیه و سلم  
سنی نذا بذریه مولوی عبد الله صاحب از دلی حسرید نموده و اصل  
کتب خانه نمودم۔ مطلع۔

ای نقش بسته نام خلعت با سرشت ما چه دین حرف شد ز روز ازل ز نوشت  
دیوان خسرو۔ نیکو لطیف قدیم مزین باج و جدول طلمانی کاغذ خان  
بایغ سنه کتابت و نام کاتب چنانکه رسم کتاب و لایست نیست



خط استعلیق پسندیده دارد و تخمیناً سی و پنج جزو خوش تقطیع -

احوال خسرو تحت قلمش ایشان گذشت - مطلع -

ای ز خیال بباروں در تو خیال کی رسد به با صفت تو عقل را لاف کمال کی رسد

دیوان اسپر - نسخه لطیف کاتب این نسخه خود آدم شایق و لایق بود بر کاغذ

ولایتی بخط استعلیق شفیفاً امیر است در آن سر این نسخه این عبارت کاتب

است که مرقوم می شود و هو بنده

تاریخ دوازدهم محرم سنه ۹۹۹ هجری در دار الخلافه شاهجهان آباد الخ -

لما طاهر نصیر آبادی در تذکره خود مسمی بلب الالباب می نویسد که میرزا جلال

پیر میرزا ارشد المتخاص بمومن از اجداد اعظم سادات سرشتان من اعمال

صفهان اندر پاسکے حسب و ظهور نسبت کا الشمس فی نصف النهار مشهور

و معروفند مجلاً عالی حضرت مشارالیه بجلالت طبع و علو مرتبه آراسته

و با انواع صفات حسنه و همت ذات پیر آراسته بود چنانچه بمصاحبت

نواب علیین آشتیانی شاه عباس ماضی سر سفر از گروید و در ایام عنقوان

پیوسته اوقات را در صحبت اهل حال و صاحبان کمال صرفت نموده بعد

چندی طبعش بتریب مدام معتاد شده بود و نوعی که در آوان شباب

اسیر سر نیچه قضا گردیده و رگذشت - زمان سلطنت شاه عباس از تاریخ

انگیزی سنه ۱۰۱۰ مطابق سنه ۱۶۰۲ هجری بوده است میرزا از انبار سرن

جاوی عشرت میرزا نقش علی لکهنوی در تذکره خود سنه وفات میرزا جلال

اسیر در سنه یک هزار و شانزده یافته و الله اعلم - نسخه خوش تقطیع تخمیناً سی و پنج

و مصرعی نوشته - مطلع دیوان -

ای گلشن از بهار خیال تو سپینها \* برگ گل از طراوت نامت سفینها  
 دیوان ولایت - نسخه خوش نما بر کاغذ حافی زرافشان اگر چه نام  
 کاتب و سند کتابت ندارد مگر از عنوان کتابت ظاهر که از آن نسخه مصنف  
 باشد جایجا ورق ساده گذاشته و دیوان هم بدون نشانه بیشتر با عیاست  
 و کتر غزل دارد میر ولایت علی خان ابن میر باقی برادر کلانی حشمت علی خان  
 حشمت است با نواب ابراهیم علی حسان صاحب تذکره گلزار ابراهیم بعد واقعه  
 میر محمد قاسم خان مرشد آبادی صیبا داشت نواب مزبور گوید که سید عالی مقدر بنیابت غرت  
 است در سن کبورت بعهد شجاع الدوله رحلت نمود شعر زبان اردو هم می گفت - رباعی اول

الحمد لذاته العلی الاعلی \* النعت لاسما و صفات الحسنی

المرح به نخبه لا تخصا \* و اشد محیط به کل المعنی

شعر غزل اول که مطلع ندارد -

در دل با بیش ازین ریشی مزن \* ای سرت گروم کتابی بیش نیست  
 دیوان امامی - نسخه نوظ صاف و واضح بفرمایش شتر بلا کمن پرنسپل  
 یعنی افسر مدرسه عالیہ کلکتہ از نسخه قدیمه که درین کتاب خانہ بود نقل شده  
 هنوز اهل نسخه صاحب موصوف نزوم و اسپس نکرده بودند که از عارضه تب  
 در گذشتند اصل نسخه که در دست کداحی کاتب بود افسوس که منسک  
 گشت نظر بر تلافی مافات این نسخه را بزبانیکه کتب صاحب بیچاره زافروخت  
 می کردند خرید نمودم تمیناً بت و شش جزو -

امامی ہر وہی بعضی وی را کرمانی دانستند علی امتی حال او از عملد خراسانت  
گویند و در علم کیمیا و سیمیا ہم دست رسی داشت امامی معاصر سعدی و مجد بگر  
بعضی اعزہ کٹر مثل صاحب دیوان و ملک حسین الدین در سنجیدن امامی  
و سعدی مجد بگر را حکم کردند مجد و جواب این قطعہ فرستاد۔

ماگر چه بظن طوطی خوش انفسیم \* بر شکر گفتہای سعدی گسیم  
در شیوہ شاعری با جماع ائم \* ہرگز من و سعدی با امامی نسیم  
او حدی گوید و الحق درست گوید کہ در مرزہ و حلاوت و نمک سخن چہ تعزل  
و چہ نصیاح و مواعظ بچاکس سعدی نمی رسد امامی بیشتر در صفایان و کرمان  
سیر کردہ قضایہ ہرات از لسل اویند امامی از اعیان مشرق سابع ست تاریخ  
وفاتش بتظر نیامد و مطلع۔

سحر کہ در جہان جان بچون مبدع بشیا \* مسافت قطع می کروم زلاتا حضرت الہ  
دیوان نصر۔ بخط نستعلیق صاف و واضح بر کاغذ شیورام پوری تھمیںا  
بت جزو نام کاتب نیست این نسخہ خود حسب ارشاد حضرت رحمت افند  
عالیہ مکتوب شدہ و شاہ عبدالحق صاحب خلف نصر کہ مسند نشین سجادہ  
طریقت بودند باین حقیر روش یادگار لطف فرمودند۔

شاہ علی حبیب المتخلص بہ نصر ابن شاہ ابوالحسن المتخلص بہ فردا بن شاہ  
نعمت اللہ قدس سرہم صاحب سجادہ پرنواری کہ از مصنفات عظیم آباد  
است از طبقہ عالیہ صوفیہ بودند حضرت ایشان را در زمان ماوید عصر و فریدوہ  
میتوان گفت حقیر ارادت و اتق داشتیم در علم و فضل بہرہ وافر داشتند

از کتاب خانه حضرت ایشاں چند بار کتب طلبیدیم و دیدم کہ از اول تا بہ آخر  
 از نظر ایشاں گذشتہ بود و جایکائے اشارات ملاحظہ فرمودہ گذشتہ صوتی صافی  
 مشرب باین جامعیت استعداد و در قرین ثالث شیرینا فتم و ای و صد و ای  
 کہ قبل از وقت بمزاج و ہشت سالگی از عارضہ وجع الفؤاد و تبارخ نسبت و ہفتہ  
 ربیع الاول ۱۲۹۹ ہجری در گذشتند و واسل بہ متواصل گشتند۔  
 مطلع دیوان۔

سپاس و منت و عظمت خدا را کہ سپید کرد این ارض و سیارا  
 برای نشخہ این عبارت از دست خاص حضرت شاہ عبدالمحق صاحب بنظر باو گاہ  
 است و ہی ہندہ این نشخہ دیوان معجز بیان اشعار فیض ترجمان حضرت  
 مصباح الطالبین شاہ محمد علی حبیب قادری قدس سترہ و رضی اللہ عنہ و منت  
 علیہ مولوی خدکیش خالص صاحب اعلاہ اللہالی علیہ السلامی متحف کریم۔  
 حضرت شاہ عبدالمحق صاحب خلف شاہ علی حبیب قدس اللہ سرہما و ایام  
 طفولیت یکایک پدر خود بر سجاوہ آباہی آمدند و در شغل تحصیل پرداختند تا  
 اینکه از درس نظامیہ فراغ یافتند و در سن بیحدہ سالگی در حضرت ایشاں  
 جمع صفات پیران طریقت ظاہر بود اما حیات نا پایدار و فائزہ از عارضہ  
 و ق تبارخ ۵ ماہ صفر ۱۳۰۳ ہجری بنوی صلیم ازین جہان فانی بدر باقی شستند  
 و در غ حشرت بر ول این فقیر حقیر گذشتند۔

و از وہ مجلس۔ بخفا پاکیزہ نستعلیق بر کاغذ مہرہ و در جدول نمینا  
 ہجدہ سبز و شگل بر دوازده مجلس۔ مجلس اول و در وفات رسول کریم صلی اللہ

علیه وآله وسلم و مجلس دو از دهم در بیان شهادت حضرت امام حسین علیہ السلام  
 و دیگر مجلس هامة تعلق باحوال شهادت اکابر اهل بیت است رضوان الله  
 علیہم اجمعین نام تالیف کنندہ و کاتب و سنہ کتابت هیچ نیست بیشتر  
 روایت از کتب علماء را ثمان عشرہ دارد - اولہ - و سنہ بیشتر از حضرت طلوسی  
 از حیات امیر علیہ السلام -

دستورالوزرا - کاغذ زرافشان عبارت فارسی بخط نسخ شیریں بجدول  
 طلا خوش تقطیع تخمیناً بت جزو حسب عادت کتاب ولایتی نشانے از نام کاتب  
 و سنہ کتابت ندارد چیزی از احوال ارسال و بعضی دستورات وزیران  
 خواجہ نظام الملک ابو علی الحسن بن علی بن اسحاق الطوسی سنی سال  
 وزارت سلطان ارسال و ملک شاہ سلجوقی کرده صاحب آثار الالوزراء کا و را  
 ازین جهت تاج الحفرتین مشہور کردند شیخ حسن صباح و عمر خیام و خواجہ  
 ہمدانی بودند عمر خیام نیز و اگزید و بدیہی کہ خواجہ سیورغال او کرد قناعت  
 کرده دیگر مکلف اوقات خواجہ نشد و معاملہ کہ با خواجہ حسن صباح رود او در  
 تار بچہاند کور است بالجلہ خواجہ بامشیخ و علما صحبت و اشتی و از اکثر علوم فنا  
 و قیوت و با خبر بودی مرد عابد و متورع بود در ثانی عشر رمضان سنہ خمس و  
 و ثمانین و اربع مایہ باشارہ تاج الملک ابو العنایم خواجہ را کار روزند صاحب  
 آثار الالوزراء گوید کہ بحالت نزع قطعہ نوشتہ و ہونہا -

سی سال باقیال توای شاہ جوان بختا ہو گریو ستم از حجرہ ایام ستروم  
 چون شد ز قضاوت عمر نمودش ہو اندر سفر از ضربت یک تیغ بمروم



مشورنگونامی و طغرای سعادت \* پیشین ملک العرش بتوقیع نوروم  
 بگذاشتم این خدمت ویرینه بفرزند \* اورا کجند او کجند او کجند سپروم  
 شعر آشنرا بنام امیر مغزی هم دیده ام  
 افتتاح کتاب این است -

شرایف تحمیدات بادشاهی را که انساب محسودین - الخ -

دیوان شیخ علی حسنین نسخه صاف بخط تعلیق خوشنما و افصح بجز  
 شکر کافذهند و ستانی مهره دار و در آشنرا دیوان این عبارت از دست  
 کاتب است تمام شد دیوان حسنین بخط شکسته منظم بنده گمانیل تبارخ دوم  
 ششم محرم در عهد خلافت شاه عالم بادشاه غازی در شهر عظیم آباد بعد  
 تمام دیوان که تمهیدات قریب چهل و پنج جزواست ابیات فرود هم دارد که در نسخه  
 دیگر از نظر نگذشته شیخ سوانخ خود که با اسم سوانخ عمری شهرت دارد و خود نوشته  
 تمهیداتش و الهمرحوم از کتب تذکره فرابم فرموده نوشته اند اینجا تفسیر می شود  
 اصل شیخ از لاهیجان است و زرافه همان نشو و نمایافته -

تاسک الله اربع و خمسين و مائة بعد الالف که عمر شیخ به پنجاه و سه سال رسید  
 بود بوقت اقامت خود بدار السلطنت و ملی تسلط احوال گذشته خود نمود احوال  
 احوال نسبت پنج ساله شیخ از تذکره نشر عشق ببلور تمهید کتاب مشهور نوشته  
 می شود چون نادر شاه مغفور از هند متوجه سمرزمین ایران گردید شیخ موصوفت  
 از خانه والده و غستانی که در آن خود را پنهان کرده بود برآمده بار ثانی بجانب  
 لاهور رخت بست زکریا خان ناظم بلده مذکور بسبب اغوای غمازان و حاسدان



خواست که شیخ زحمتی رساند از اتفاقات صن قلی خان کاشانی که از حضور  
 محمد شاه فرودوس آرامگاه بطریق رسالت بحضور قهرمان ایران رفته بود و در  
 همان ایام بلده لاهور باز رسید و شیخ عالی ندر را از اسب زکریا خان  
 دارا مید و همراه خود بدلی آورد و نواب عمده الملک امیر خان المستخلص با تمام  
 تحریک نموده از پیشگاه فرودوس آرامگاه و طیفه کثیر الجمع موافق اوقات  
 شیخ حاصل کرد شیخ بفراغ خاطر بان وجه مقرر می گذرانید ناگاه همدان  
 زبان شیخ شورا عصر را حاجی رکبیک نمود لهذا اکثر مستندان آن عصر از وی  
 شوریده پای مقاومت افشردند شیخ از مشاهده این حال از دلی برآمده با کلبه آباد  
 رسید و بعد چند روز از آنجا تیر کوه چیده بدیار شرقی شتافت و بشهر محمد آباد  
 بنارس نزول نموده مسکن گزید و بعد مرور ایام بسبب استدعار و  
 خواهش راجه رام نراین عظیم آبادی که نسبت شاگردی بجناب ایشان  
 داشت و هم بار اوده سیر سرزمین بنگاله متوجه عظیم آباد گردید و چندی  
 در آنجا بسر برده هوای سیاحت بنگاله که در سرداشت بیرون کرد و به بنار  
 مراجعت نمود و آن شهر را بچپ رامسکن خویش متراد و اوده حل اقامت  
 انگل در چنانچه خودی فرماید از بنار کس نزوم معبد عام است اینجا  
 هر بر همین یکجه لچمین و رام است اینجا باقی حیات مستعار و رکمال فراغت  
 و تکنت بلا استنانت احدی بسر بر دلیل روحش در ستله بحیری بکنزار و  
 یکصد و هشتاد و نهار سدره پرواز کرد و منرا شیخ در عهد شهر بدو گاهی  
 که معروف بفاطمه است و در زمان حیات خود آن را براسه آسایش

خود پسندیدہ بود و واقع میر غلام علی آزاد تاریخ و فالتش حسین یافته۔

قطع

علامہ عصر و شاعر خوب \* افسوس کہ از میانہ برخاست  
تاریخ وفات او نوشتم \* از فوت حزین حزین دل ہاست

از تالیف و تصانیف لایقہ رسالہ ماور علوم متفرقہ و تذکرہ احوال معاصرین  
خود و چہار دیوان معہ اقسام شاعری بقدرسی و پنہزار بیت در روزگار یادگار  
خود گذاشت این چند ابیات بر لوح مزارش از گفتہ خودش کہ از قلم  
منشی و اصل علی مرحوم استاد راقم سطور کہ یکی از صاحب قلمان آن  
زمان بود زینت کندہ یافت ہد زبان دان محبت بودہ ام و دیگر کمنداتم \*  
ہمیں داتم کہ گوشش از دوست پیغامی شنید اینجا \* حزین از پاسے  
رہ پیالسی سرگشتگی دیدم \* سر شوریدہ بر بالین آسایش رسید اینجا۔

روشن شد از وصال تو شب ہای مارا \* صبح قیامت است پسر مرغزار مارا  
صاحب تذکرہ می نویسد کہ دو سہ بار اورا اتفاق زیارت روضہ طیبہ آن مصدر  
مفضل و دانش افتادہ۔ فقط

ولادت شیخ در سنہ یکہزار و یکصد و یک ہجری نبوی صلح و وفات او در  
سنہ ۱۸۰۰ ہجری عمرش ہفتاد و ہشت سال و چند ماہ بود کہ فوت شد اناللہ وانا  
الیہ راجعون۔ نسخہ ہذا تا آخر تصنیف شیخ از قلم مشکب رقم منشی سید علی حسینی  
ساکن پٹی ضلع سارن صورت اتمام یافت و بقیہ حال بندہ محمد بخش تجا و زاد  
عہد بطور تتمہ اضافہ نمودہ یادگار گذاشت۔

## رباعی

روزی که روح و امنِ عمرم رها کند \* و این خاک تیره بند ز بندم جدا کند  
یارب نگاه دار تو ایمان بران کسی \* کاین خطا من بخواند و بر من دعا کند  
سراج الدین علی خان آرزو از شیخ ربیعید و اعتراضی چند بر کلام شیخ فرہام  
منوہ مجموعہ ترتیب داوہ نامش تنبیہ الغافلین گذاشت شیخ بی جراتش  
نہ پرواخت بر قطعہ کفایت منوہ کہ تحت دیوان آرزو نوشتم - مطلع دیوان

دریں دریا می بی پایان دریں طوفان شو قنارا

دل افگندیم بسم الله مجربا و مرسلحا

بعد ازین شیخ امام بخش صہبائی دہلوی قول فیصل بر تنبیہ الغافلین نوشتم  
امام بخش صہبائی در ایام غدر دہلی کشته شد چنانچہ مفتی صدر الدین آرزو  
در مرتبہ وی گفته -

کیونکہ آرزوہ نکل جاے نہ سو دای ہو

قتل سیرم جو اسطر حصہ صہبائی ہو

و مدیۃ القصر و عَصْرَةُ اہل العصر - بخط تعلق صاف خوش نما بر کاغذ  
کشمیری محصرہ دار بجدول شگرف و نیلگون در ۹۳ سلاہ سیری بخط شخصی  
نظیر حسین لکھنوی مکتوب شد تخمیناً پانزویہ جزو تذکرہ شعرا عرب است -  
ابی الحسن علی الباخری حافظ ابو عبد اللہ ذہبی در کتاب جنبار العرب  
جنار من غیر در وقایع ۶۶ گوید کہ علامہ باخری رئیس لاو با بودہ و امام  
یعنی صاحب مرآة البخاران اورا در کتابت و انتشار و شعرو حید عمر شمر و لاو

علامہ مذکور اشتغال بفقہ شافعیہ داشت تاں بعد فن اوب برفقہ و شعر  
بر حدیث غالب آمد ہمہ را ترک گفته صرف ہمت خود در انشا و شعر نمود  
و کتاب و مینہ القصر کہ ذیل زینتہ الدہر ابوالمعال است تمام کرد۔ ذہبی گوید  
کہ در باخرز کہ مولد وی بود مظلوماً در ۴۶۴ قتل شد  
خطبہ درین کتاب نیست۔

ابتدای کتاب این است۔

انقیم الاول فی طبقات البدو و الحجاز الخ۔

دول الاسلام بخط شیخ برکانہ غزالی و در بجدول شنگرف پر غلط  
نقل شدہ اگرچہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر مرزا محمد علی صاحب  
کشمیری برای حقیر است کتاب نمودند تاریخ ابتدای اسلام تا ۱۰۰۰ است  
حافظ علامہ شمس الدین ذہبی از اکابر علماء اہل سنت بود کتاب میزان الاعتدال  
فی اسما الرجال و در فن رجال از عمدہ ترین تصنیفات او است اگرچہ این تاریخ  
مختصر است بہ ترتیب سنین مگر کتابیت مستند علامہ منبر پور دیگر تصانیف ہم  
دارد کہ در ہندوستان کمتر گیری آید بعد شش سال از تخریر این تاریخ بریاض  
ر ضوان شتافت۔

اول کتاب۔

الحمد لله العلی البکیر علی الحمد فانیہ نعم المولی و نعم النصیر الخ۔

وستان مذاہب۔ بخط نستعلیق بالقرآنیہ مناسبت پنج جزو  
در ۱۲۲۲ ہجری بکتابت آمد۔

معتقدات جمیع مذاہب و مضبوط کتب را آورده۔ مصنف نام خود و در این کتاب  
 نہ نوشتہ ترجمہ ملل النحل شہیرستانی نیست مولف بوضع خود بقلم آورده  
 و از مذاہب و ملل حرت ما زوہ در ضمن احوال مذاہب شیوہ گوید کہ آنچه از ایشان  
 دیدہ ام درین نامہ ذکر کنم ذکر مذاہب اثنا عشریہ از ملا محمد معصوم وغیرہ کہ در  
 ۱۰۵۳ شہ در لاهور بودہ اندا کچہ نامہ نگار شنیدہ می آرد ازین کتب تفسیر و واضح  
 کہ مصنف از ابناربابہ حاوی عشرت یکن کہ ملا محسن فانی است چنانچہ  
 بوسہ نسبت ہم می کنند۔

در ناوہ۔ تاریخ نادر شاہ است بہ تملکات صنایع لفظی و معنوی نوشتہ  
 چہا بہ بھی است۔

ترجمہ منشی محمدی تحت ناوہ نامہ کجرف (ن) می آید۔

اول خطبہ۔ دیباچہ کتاب کتاب فصاحت مشربن مخطوط و منج  
 از بیخ و آفرین جہاں آفرین است۔ الخ۔

در الشہین فی مجاہدین شیخ محی الدین تخبنا چہار جزو تقطیع کلاں  
 نام بکاتب نیست در احوال شیخ محی الدین عربی نوشتہ۔

شیخ الشیخ شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی  
 البغدادی عابد و زاہد و عارف عصر خود بود و در علوم باطنی و درجہ کمال یافتہ  
 و از علوم ظاہری ہم عالی نبودہ از اکابر متصوفین قرن سابع است۔  
 ابتدا سے خطبہ۔

الحمد لله العليم القدير الحكيم الخبير المنزه عن الشبيه والنظير المقدس



عن التمثیل والمقصور لیس کتشد شی و هو السمع البصیر الخ -  
 و اثر الاصول شرح منار بختلین صاف نام کاتب و سنه کتابت  
 ندارد و تخمیناً پانزده جزوه -

شیخ شمس الدین محمد بن محمد السیواسی عالم اصول و فروع از اکابر  
 عصر خود است در سنه ۴۹۰ هجری فوت آرزت پوشید -  
 ابتدای خطبه -

الحمد لله الذی سقی من الاصول المتنبطین من کوشر غراب الفهوم ماء -  
 و قالق الاحبار - بخط نسخ صحیح نسخه بسیار قدیم است با این که  
 نام کاتب و سنه کتابت ندارد و نسخه قدیم معلوم می شود -  
 از ابتدای خلقت تا بعث و نشر آنچه از احادیث به تحقیق پیوسته بقلم آورده  
 ترجمه امام غزالی تحت احیاء العلوم بحرف الف گذشت -  
 ابتدای خطبه -

الحمد لله رب العالمین و العاقبة للمتقین و الصلوة و السلام علی رسول  
 محمد و آله و صحابه اجمعین اما بعد فهذه رسالة فی علم الحدیث  
 مسلمی بد قالق الاحبار الخ -  
 دستور القضاة - در فقه و در سنه ۲۲۵ هجری بدار السلطنت کلمت چاپ  
 شد و از ده جزوه -

قاضی صدر بن رشید بن صدر التبریزی المدنی قاضی از اکابر علمای هرات  
 نامن هست پسرش محمد بن محمود التبریزی عرف قاضی خواجه جامع این کتاب



کہ در ہفتصد و ہفتاد و دو حبیع منور۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي اعانني على جمع هذه المسائل - الخ -  
 وراهمجاس - بخط بهاری بر کاغذ گندہ در ۹۷۸ کتب مکتوب شدہ  
 محمد اللہ وادنام کاتب است نام مصنف و ہم نشانی از وی بیافتم۔  
 ابتداء کتاب۔

حمدیکہ از عنایت الہی بر زبان عارفان الخ۔

ورالنظم فی فضائل القرآن العظیم - جدول طلا بر کاغذ  
 خان بالیغ لوح طلا فی نسخہ لطیف و خوشنما در ۹۹۱ کتب مکتوب شدہ از دست  
 زمانہ درین کتاب تصرفی راہ نیافتہ تخمیناً بست و پنج جزو۔

الامام الکبیر ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الملقب بامام الرافعی القزوی  
 الشافعی از علمای ستند شوافع بود این صلاح در حق وی گفته کہ در بلا و عجم مثل  
 وی دیگر بر نخاستہ و ابو عبداللہ محمد بن محمد اسفراہینی در اربعین خود نوشتہ  
 کہ امام مزبور و حیدر ناصر السنہ بود امام یافعی در مرآة الجنان فرماید و من کرانا  
 اصناف کہ صاحب تصانیف عالیہ است شرح کبیر و شرح مسند امام شافعی  
 از دست در ۲۲۳ بجوار رحمت حق پیوست۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي اطلع من آفاق كتابه العزيز تيرات اوضح العبر و حقه آثار  
 اللذرات و الاثر - الخ -

**دلائل الحیات** - بر کاغذ خان بالیغ بجدول طلا گمان قویست  
 که بخط محمد عارف المخاطب بیا قوت رقم خاستت در ابتدای این نسخه  
 احوال صاحب دلائل از قلم عصمت الله برادرزاده یا قوت رقم خاستت  
 ترجمه هر دو خوشنویسان تحت مجبوعه قطعات بحرست میهم می آید -  
 شیخ الکامل ابو محمد عبدالله محمد بن سلیمان حزولی الشملال الشریف الحسینی  
 شملال تبیلد است - در شهر سوس - شیخ کتفیل علوم رردینه ناس  
 نمود کتاب دلائل الخیرات از تالیفات اوست که در قزوین <sup>انکت</sup> اقتباس  
 نمود و جمع نمود و بعد از قزوین بفاس رجوع کرد و شیخ ابا عبدالله محمد  
 بن عبدالله را دید و فیض صحبت ایشان یافت و برای عبادت چهارده سال  
 منزوی ماند و بعد مرور این مدت بنوامی اسفی رفت و در افاغنت بروی  
 عالمیان کشاده و بیعت از خلقی گرفت از حضرت وی کرامات و خوارق عادات  
 واقع شد پیروی سنت و بجا آوری احکام شریعت از شعار حضرت ایشان  
 بود چون خلقی کثیر بروی گرد آمدند حاکم اسفی حکم استرجاع وی کرد شیخ منور  
 بنا بر این حکم به موضع افوغال که مضافات مطرز است شتافت و آنجا هم  
 در تربیت مریدین اوقات خود می گذراند تا اینکه در تمام بلاد مغرب  
 شهرت کامل یافت - صاحب ترجمه شیخ می سرایند - خلف کثیر من  
 المشایخ و کان فیاض المدد و الامداد و کثیر النفع للعباد و کان اصحابه فی البلاد  
 منهم ابو عبدالله الصغیر السهلی و شیخ ابو محمد عبد الکریم المنهندی - تعدد  
 مریدان شیخ زاید برد و از ده هزار بود - روایت است که حضرت شیخ را

سوم کردند و بوقت صلوة صبح جان بجان سپرد و کان و لک فی سائس  
 عشر شمس ریح الاول سبعین و ثمانیہ وہماں روز بوقت نماز مدفون شد  
 بعضی گویند کہ سنہ زندی نداشت بخت پیوستہ کہ قبر اور بعد ہفتاد و ہفت  
 سال بغرض نقل نعش منبس کردند و از سوس بمراکش بردند و آنجا  
 بر یاقن العروس و فن کردند و قبہ مرقدش ساختند صاحب ترجمہ حالت  
 نعش را کہ بعد ہفتاد و ہفت سال یافتند چنین منبر میند و جدوہ کہبتہ  
 بوم و فن لم تعد علیہ الارض و لم یغیر طول الزمان من احوالہ شیاد الخلق  
 من شعر راسہ و لحنہ ظاہر کمالہ بوم موتہ اذا کان قریب عمد بالخلق  
 و وضع بعض الحاضرن اصبو علی جہہ حاصراً بہا فمحصر الدم عما تحتمها فلما رفع اصبو  
 ربح الدم کما یقع ذلک فی الھی - نقل عبارت روایت چونکہ خیلی ندرت  
 داشت بلا تغیر و تبدیل برداشتم -

ایضاً نسخہ ثانی - بسیار صحیح و الدم حوم بالطبع این نسخہ زامی پسندیدند -  
 ایضاً نسخہ ثالث - بخط نسخ بلا جدول و نوح تقطیع کوچک -  
 و رة التاج لغزة الدیماج - بخط نستعلیق بر کاغذ حالی مجدول نسخہ  
 لطیف و پاکیزہ تخمیناً پنجاہ جزو کلام مع اشکال صحیحہ و رسمہ اور شکر گلستانہ  
 از قلم علی ابن حسین الخفجی قلمی شدہ در منطق و ریاضیات و الہیات و خاتمہ و  
 صول و فروع دین بزبان فارسی است و رة التاج و ر فارسی بمبتا بلہ  
 شفا نسخہ رئیس است - علامہ محمود ابن سعید الشیرازی الملقب بقطب الملایہ  
 والدین سپہ فضیلت و بزرگواری خورشید اوج مجد و سرفرازی مرکز افادت

و آموزگاری علامه قطب الدین شیرازی - آه از فضلا نامدار و علمای جمالی  
 در جاست است بر این ساطعه کمالش بر صفح از منبه از آفتاب  
 مشهور تر و دلایل واضحی اقوالش از اثبات واجب بر السزیه علمای  
 مذکور تر و می اهل تلامذه خواجه نصیر الدین طوسی و خواهرزاده شیخ سعید  
 سماعت حدیث از شیخ صدر الدین قونوی سر موده - آورده اند که  
 جامع الاصول فی احادیث الرسول از ابتدا تا انتها از دست خود نقلی  
 کرد و بحضور شیخ بر خواند و جمیع فنون و علوم تصنیفات وی در وجود  
 است و عدد تصنیفات وی بشماره بیشتر مشداول و معارف است  
 علامه مزبور اول کس است که مفتح سکاکی اشرا کرده - از زمان دولت  
 بلا کو خان تا عهد سلطان محمد خاندیده زیست دولت شاه سمرقندی قطعه  
 تاریخ وفات وی چنین یافته -

بازی کرد سپرخ کج رفتار بد در نه روز او از ان باری  
 ذال و یارفته بود از حیرت بد رفت در پرده قطب شیرازی  
 خطبه کتاب درة التاج -

اگر چه بر صمیمه از باب کیاست و خاطر اصحاب فرست پوشیده نیست که لغت  
 جلال ربوبیت و وصف کمال الوهیت و شکر و اهدب نعم بی نهایت و ذکر  
 اطاعت کرم بیغایت مبدعی که بدائع صنایع نامحسورا خلقت قریب  
 و بار و جوار احدیت و خلقت زیب شمار و و ثار اولیت بر ووش عقول  
 انداخت که اول ما خلق الله العقل الخ -

دیوان زخمی چہا پہ در ۲۵۲ ہجری چاپ شدہ تخیب ناسی حسرت و  
 ترجمہ راجہ رتن سنگہ المتخلص بہ زخمی تحت حدائق النجوم گذشت چونکہ ذکر  
 راجہ مشارالہیہ و انتخاب کلام ایشان در کد امی تذکرہ نسبت پس اینجا بعضی  
 اشعار از دیوان فصاحت بیان راجہ مزبور انتخاب زدہ ثبت می شود

مطلع دیوان

ای نمازہ ز نام تو برخ شاہد فن لا + پیرایہ ز وصف تو عروسان سخن را

ولہ

شب کہ با غمش مرگ تنامیکو + خندہ ز بر لبش کار سیجای کرد

ولہ

شب کہ آن رشک قمر بود جدا از زخمی + کار خورشید قیامت مہتابان میکو

ولہ

قیاس ستادی آن غمزہ ز نجامتوان کن + قضا مشق ستم کردہ است مشق ز روتنگ

ولہ

ہر زمان سبکہ ز اندازہ و گری آئے + چشم بد و در چہ ز مہتابہ نظری آئی

یا ستم یا ستم از زلف عبیر آگیت + بہم آیتختہ باشام سحر می آئی

رباعی

ابراست و صب دم سیجا دارد + بسیار غمت مرگ تمتا دارد

گر بہر عبادت قدمی آرنجہ کنی + نہ بان تغافلت سرم جا دارد

دیوان تسلیم مسودہ مصنف است شیخ مہدی بخش المتخلص بہ تسلیم



ابن شیخ علی بخش المتخلص بہ دعاست ذکر ایشان تحت کلیات دعا بحرف  
کاف نہی آید صاحب ترجمہ باوالدمرحوم پورس و ہم سبق بود و ہن رسا  
نہم سلیم طبع صافی داشت در تقصیر چھپرہ کہ حاکم نشین فصیح سارن بہت مشغول  
شکل و کالت بودہ و اوقات شریف خود بقاریغ البالی بسر برود در عشرہ ثامن  
قرن ثالث عشر بعارضہ اسمہال بسکن خود در برطال را گذارستہ بسوی دمشق  
شتافت۔

### مطلع دیوان شعر

بہار تازہ ہر اس طبع و شت ناک سر پیدا ہ ہ ہزاروں گل ہیں تن پر پیرن چاکر ہیں  
دعای سمیعی۔ بگیش یازدہ ورق و نیم صفحہ کتابت این نسخہ از قلم  
قبلتہ الكتاب جمال الملتہ والدين ابوالدرياقوت المستصفي ذکر جمیل  
دی بحر من قاف تحت قرآن شریف کہ مکتوب از دست وی است مذکور  
می شود یک ورق آخر این نسخہ نوشتہ عبدالمقد درایت خان است این  
کتاب در دست امرای ہندوستان بودہ نشان مہر ہانی بسیار بر  
ورق اولش ثبت است و تحت مہر عاقل خان راز سے قیمت این کتاب  
سی صد و پنجاہ و پنج روپیہ نوشتہ قبلتہ الكتاب جمیع خطوط را خوب می نوشت  
چنانچہ اورا صاحب خط البدیع ہم میگفتند این دعا را بخط راج نوشتہ۔  
دستور الحساب۔ بخط نستعلیق بالقرن ثانی است و ہفت جزو  
خوش تقطیع منشی اندر من اصل وی از حصار است در شاہجہان آباد  
سکن گزیدہ طبع اقامت افگند از شاگردان منشی یک چند بہار بودہ در



از تسوید این رساله شراغ حاصل ساخت قطعه تارکش این است۔

شعر

یافت چون ترتیب دستور الحساب •• گلشنی ز آسبب خار و خس بری  
خو استم تا بریح آن از روی صدق •• گفت دل گلدسته دانشوری  
ابتدای خطبه کتاب - حمدی ذات یزدی را که در صورت علم حساب الخ۔

دیوان عاقل - بجز نستعلیق نسخہ قدیم تمدنا لبست جزو از کتابخانه شاهی لکهنوست ترجمہ  
عاقل خان ازی تخت شتوی مرغ بگرفت میم می آید مطلع دیوان قطعه

گوای سید عالم بوحدت ذات یوں •• که خاصیت کی باشد ز چندین جزو معجون را

مقطع نخل اول

چرا از فطر تم بر خود نہ نازد محفل معنی •• کہ فالوس است عاقل خامہ من شمع محفل  
درود و شمع محفل - نسخہ مطبوع ترجمہ خواجہ میر درد بگرفت  
عذرت تحت علم الکتاب می آید ابتدا سے شمع محفل حمد بی پایاں سزاوار  
صانعی را کہ نور وجود خود شمع محفل موجودات ساخت۔

ابتدای درود

تنامے بے انتہا سے زرد آتش مینی را کہ در خود را درو لہا سے  
بندگان خویش جاود الخ۔

دیوان تابست - بجز نستعلیق بزکانہ ہندوستانی نام  
کاتب و سنہ کتابت نیست نسخہ قدیم میر محمد افضل المتخلص بہ ثابت  
اصل وی از بدخشان است و را الہ آباد از کتم عدم بہ ساحت عالم قدم

فشر و بهانجا نشو و نمایافت بر اور زاوه نواب مہت خان است علی قلی خان  
 والہ گوید کہ سید حلیل القدر بجللیہ فضل و کمال اراستہ بود و در حدیث  
 و فقہ و کلام و دیگر علوم مہارت داشت خط نستعلیق ہم خوب می نوشت چنانچہ  
 در مجموعہ قطعہات کہ تقصیبات بحرف میسم می آید بعض قطعہات از قلم مشکین رقم  
 سید مزبور است صاحب تہذیب الافکار گوید کہ در فن شاعری عدیم المثال و بلند  
 فکر و خوش خیال بود و در دہلی بکسوت درویشان می زیست و آخر الامر  
 از واگزیدہ عمر خود را صرف عبادت کرد نسبت از واگزینی خود ضعیف نماید

### بیت

بخانہ نشستم بغیر خانہ خوش بہ شدم بزرگ نگین سنگ آسانہ خوش  
 علی قلی خان والہ مولدوی دہلی نوشتہ و صاحب تہذیب الافکار بہ تتبع و بگزیدہ  
 نویسان قرن ثالث عشر الہ آباد یافتہ واللہ اعلم صاحب تحف النبلا ہم  
 مزبور را در فن حدیث مستند شمرده در شاہ سہری بدر جاویدانی آرمیدہ  
 ابتداءی مطلع قصیدہ اول۔

### بیت

انہی کہ وابستہ حروف تو بود نظم بیان بہ خجست ناطق و عوای کلام تو زبان

### مطلع دیوان

مطلع دیوان  
 طفل بی رحمی کہ می بندد پر پروانہ را بہ گرم صحبت کی کند باخ و من دیوانہ را  
 دستور العجایب۔ و فہرست العجایب بزبان عربی و در فن طب  
 در سکنہ ہجری مکتوب شدہ و دستور العجایب و فہرست العجایب شاید بطور

صفت این کتاب است عبارت مصنف این است کان هذا الكتاب دستور العجا  
 و نه برست الغراب شاید هر دو جمله صفت کتاب باشد چونکه در خطبه کدیمی اسم  
 کتاب یافت نشد لهذا همین هر دو جمله را نام کتاب شمرده مصنف نام خود  
 نه نوشته و عجب تر اینکه زائد بر دو صفحه به تعریف باو شاه عمر سیاه کرده  
 که نامش نه نوشته گمان مصنف برین بود که وی و باو شاه وی تاقیت نام  
 قیامت زنده می مانند و حالستیکه بروقت تصنیف کتاب بود بلا توجیه بزاج  
 صاحب تصنیف بجالت خود قائم و باقی می ماند بهر حال و رفتن طب کتاب  
 خوب است معالجات نیست صرف کلیات فن طب نوشته کتاب  
 کثیر الحکم است تخمیناً پنجاه جزو باشد -  
 امتداد که خطبه کتاب -

الحمد لله الذی یسبح کل ذی قلب سلیم الخ -

در المختار - بجز استملیق بسیار صحیح نسخه محضی در ۲۳۵ هجری مکتوب  
 شده تخمیناً چهل و پنج جزو -

قاضی محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمن بن محمد بن جمال الدین حسن بن زین العابدین  
 الملقب به علار الدین المعروف بالحصکفی از علماء احناف است مفتی حقیقی  
 در دمشق بود و لاوت وی دروشق رود او از پدر خود و هم از امام محمد الحاکمی  
 خطیبی فقه آموخت و از جمله به مقدس خراسید و از علامه فخر بن زکریا القندی  
 نیز بهره داشت سوار در النخار از وی تصانیف بسیار است صاحب خلاصه الآثار  
 در حق وی منسب باید کان عالما محدثا فقیها نخبیا کثیر الحفظ و الروایات طلیق اللسان

فصح العبارة جید التقریر والتحریر الا ان علمه اکثر من عقله روز و شب و همه سوال  
 شد از بزرگواران شتافت و در مقبره باب الصغیر مدفون گشت و در مختار شرح  
 تنویر الالبصار است و این شرح مختصر از خزائن الاسرار است که نهی مصنف  
 تالیف گشت۔

ابتدای خطبه کتاب۔

حمد الکی یا من شرت صدورنا بانواع الهدایة سابقا الخ  
 دیوان اشوب۔ بخط نستعلیق شیخ امیر مشتعل بر قصائد و غزلیات  
 تمثیلنا چیل جزو۔

مرزا محمد بخش المتخلص به اشوب اصل وی از ترکان بلا سس الواس ختای  
 صحرائشین ادیاق است بدخشان است فرقه مسطور باعث چیره دستی خوانین  
 اوزبک ترک وطن کرده در عهد اکبری طرح اقامت در هندوستان افکنند  
 چون جمیل بیگ از اولاد حارث بیگ در آنوقت سرگروه این فرقه بود جملی  
 الواس ادیاق که در هندوستان افتادند بحارثی شجرت یافتند مرزا  
 محمد قبا و بیگ مخاطب به دیانت خان که در آنسره عهد اورنگ زیب بود  
 صوبه دکن امتیاز داشت جداوری میرزا اشار الیه است و میرزا محمد قبا بیگ  
 حیرت تخلص برادرزاده قشور خان بود و ملا محمد افلاطون حارثی که از مسلمان  
 معروفند عهد محمد شاهی است خال مرزا اشوب بود مرزا مزبور با عتقاد الهی  
 محمدالدین خان ممت نوسل داشت و بعد از آن سر دفتر عثمانیان عماد الملک  
 گردید چون زمانه کج رفتار با مرزا کجی کرد و در لکهنوا اقامت گزیده بشغل کتابت

دورنگر شکر گزراں و مت می نمود تا اینکہ در سال ۱۱۹۹ هجری در لکهنو کجا  
 اخلال رخسار به عالم آخرت کشید کلیاتش به قدر پنجاه هزار بیت است  
 از انجمله مثنوی فتوحات شام است کہ بجواب شاینامہ نوشتہ در این  
 مثنوی خود اعتراضات بار و الزام غیر وار و بر حکیم فرود می نموده شاید  
 از غایت جوش اسلام باشد بعضی اکابرند همیشه باعث تکرر فتوحات  
 شام بروی زبان طعن کشاوه اند حیف برین تعصب انظم فتوحات شام  
 چیز باعث طعن شده به ہم فقیر نیامده۔

ابتدای قصیده اول این است۔

من آن بولم کہ کونین است از زبان در بہامن + بدست روزگار کور چشم افتاد و ای من  
 روح الدر کرمی میان میلاد سید البشر بخطایخ نتو عاف و خوشنا  
 علم کاتب و سز کتابت نیت بحال ظاہر نتو ندیم است تخمیناً  
 سی و پنج ہجرو۔

امیر سید عبداللہ بن عبدالرحمن الحیدری المشہر باصیل الواعظ الملعب باصیل الملث  
 والدین محدث شافعی است اصل وی از شیراز است و در زمان سلطان سعید  
 بہرات تشریف آوردہ حل اقامت افگند ہفتہ یک نوبت  
 و در رسد عالیہ بہد علیا گوہر شاد و آقابہ و عظ و نصیحت می پرداخت و در ہر ماہ  
 ربیع الاول از میان میلاد حضرت سرور کائنات صلعم طوائف انام را محفوظ و  
 بہرہ درمی ساخت صاحب حبیب السیر گوید در دنیا کی وقایع و ریانت  
 و پرہیزگاری از اکثر علماء عالم و سادات ممتاز و مستثنی می نمود مولانا را در طبقہ



محدث می شمارند کتاب المجتبی فی سیرة المصطفیٰ مجلد پنجم از دست درج اول  
 من وجه مختصر همان مطول است که زبان فارسی حسب تشریحش مشاه  
 ملک سلیم بنت سلطان ابوسعید بهادر نوشته و محتوی است بر دوازده مجلس  
 از ولادت با سعادت جناب سرور کائنات صلعم تا وفات نوشته در علم  
 تفسیر و حدیث و انشاء و غیر خود نظیر خود نه داشت نسبت درج الدر صاحب  
 حبیب الیگر گوید که صحت روایت و بلاغت عبارت آن نسخه را بسند و افواه  
 خلافت مذکور سعید فرورد از چنان نمت آئین ریاض بهشت برین بتاریخ  
 ۱۰۰۰ ربيع الآخر ۸۸۳ هجری شتافت -  
 ابتداء خط کتاب -

اللهم اصل علی شجرة اصلها اصل و فرعها بنیل -

دیوان میرم - بطریق بیاض است بر کاغذ خان با بیغ بجدول طلا و  
 خوش سواد نوشته نام کتاب نیست مگر نسخه قدیم است -

میسم شاه قزوینی از مریدان بابا علی شاه ابدال بهرودی است خود را در جگر  
 طایفه و نوشته به نه لیاات و اقام کلام پرواخته بنیایت پاکیزه اعتقاد و صوفی  
 مشرب بوده نقی او حدی فریاد که اشعار نه لیااتش هم بنیایت مرغوب  
 و دی در آن فن بی نظیر آمده است و مرزا ابوطالب در خلاصه الامکار  
 گوید که در طامتی و بی باک بودن صاحب ترجمه گفتگو باشد اما در ستانت  
 کلام و خوشش فکری وی بیچ وجه گفتگوی نیست در آنسر دیوان خود  
 این نوشته که از آن تاریخ ترجم دیوان میتوان یافت در این نسخه



که همچو روی خود کرد سیاه - \* در بنهصد و یازده بانام رسید  
 وی از ابارتسرن عاشق است تاریخ و فاشش کدامی تذکره نویسند  
 نوشته در ابتدا می این نسخه و میاچه است دیدنی محرابین و میاچه باین  
 کوشیده که آن الفاظ و عبارات که موجب کلفت صالحان پاکیزه  
 روزگار و متقیان تقوی شمار باشد بطریق مجاز به معنی دیگر استعمال شده  
 چنانکه رسم و عادت بعضی سالکان راه یقین و عارفان منازل دین  
 بوده چنانکه از شراب محبت الهی و از شاهد ذات حضرت احدیت که متناهی  
 است در فرقه ملائطه طرز مصطلحات موضوع شده چنانکه بعضی از ایشان  
 میگویند

گیر اشارت به نفس ناطقه دان \* آنکه خواستند روح انسانی  
 کون عبارت ز عالم عقیبی است \* کس اشارت بدین فانی  
 سببان افشا پنچین الفاظ که یک را معنی روح انسانی و عالم عقیبی استعمال  
 کردن خلی مستجد است کلام ملائطیان را که سر و پای ندارد از غایت ضعیف  
 الاعتقاد می بموضوعات خاص می خواستند تا که رو تقی بدین مصطلحات  
 موضوعه هم خواستند بیشتر جای طلب نرسد و الله اعلم -

### مطلب دیوان

ای ذات قدیم تو ز احداث مبری \* تا نام بوجود تو وجود همه اشیا  
 وله

استغنا همه پیوسته تو موج اند درین بحر \* هرگز نه توان یافت جذیع زوریا

وله

یار ساعت و بگذاروی و فروارا به بخوشدنی کبشس امروزه عام صهبارا  
 نشاط و عیش غنیمت شمار و قصه سر به که دی گذشت و نه دانی تو حال فروارا  
 در الحسان فی تدبیر الحجابی و الصبیان - بخط مایقر تخمیناً  
 بت و پنج جزو نام کاتب و سنه کتابت نیست -

احمد بن محمد بن یحیی البغدی صاحب عیون الانبا گوید کان خیر الصناعاته الطب  
 حسن العلاج و الادوات و کان من اجل تلامذة احمد بن ابی الاشعث  
 شیخ مزبور در مصر بوده و بخدمت وزیر ابی الفرج یعقوب بن یوسف  
 المعروف به ابن کلس که وزیر الخیر بالله مصری بود رسیده و بنام نامی وی  
 این کتاب تالیف نموده وی از اجل اطباء قرن رابع است -

صہلی احمد علی سیدنا محمد و آله و سلم کتاب تدبیر الحجابی و الصبیان  
 و حفظ صحہم و مداوای الامراض الخ -

دیوان حماسه - بخط پاکیزه بر کاغذ عمدہ نسخہ صحیح معرب و کتابخانہ  
 و تیساری بود -

ابو تمام حبیب بن اوس از قبیلہ بنی یاسر بود ولادت او در شہاد  
 و بروایتی ۱۸۱۰ و بروایتی ۱۸۲۰ و بروایتی ۱۸۳۰ - در قریہ عام  
 کہ دیہی از وہ ماے جید و از مضامین دمشق در میان دمشق و  
 طبریہ بود - در مصر نشو و نمایافت در اوائل عمر و در جامع مصر ستفانی  
 میکرد و پدرش نصرانی بود ابدوس نام داشت از کثرت تلفظ اوس

میگفتند چون ابو تمام اشتیاق به علم کرد به مرتبه رسید که دیگری در شعر  
 مقابل وی نیست چنانچه علماء عرب گویند که سده نفاذ و تسمیه طلی را خدای تعالی  
 مدیم المثال آنسید حاتم را در جو و داو و را و زهد و ابو تمام را در شعر ابو تمام  
 در اوقات گندم گون فصیح کلام و شیرین زبان بود صولی گوید که چون ابو تمام  
 قضیده بر محمد بن عبدالملک وزیر بر خواند حکیمی که پیش وی حاضر بود گفت  
 که این مرد زود بید و وزیر رسید چرا گفت چنداں حدت وزیر کی بالظانست  
 وجودت خاطر و روی می بینم که نفس روحانی تن جسمانی او را بر می اندازد  
 چنانکه تیغ نیام را گویند چنانکه حکیم گفته بود ابو تمام که هنوز عمرش به چهل  
 سال نه رسیده بود فوت کرد و در تاریخ وفات او روایات مختلف واقع  
 شده بروایتی در ۲۲۵ هجری و بروایتی در ۲۲۹ هجری و بروایتی در ۲۳۲ هجری  
 و بروایتی در ۲۳۳ هجری و اعینه حق را البیک اجابت گفت جز این دیوان  
 تصانیف دیگر هم دارد کتاب الاختیارات از دست گویند چهارده  
 هزار منظومات عرب سوائے قصاید و قطعات بجا طراشت  
 ابتدا سے کتاب۔

قال رجل من بلعبر و اسمه قريظ بن اميف اسلامي من البسيط  
 او كنت من مازن لم تتج ابي بنو اللقيطة من ذهل بن شيبان  
 و ديوان شرقاوى - سنة كتاب نيت نسخة از کتابخانه و سياسی ست  
 تخمیناً شش جزو نام کاتب نیست۔  
 دلاویب الکامل عبدالرحمن صفتی الشرقاوی از اؤ با سے متن ثالث

عشر است دیوانش در سلسلہ ہجری دبیروت مذون گشت۔  
ابتداء سے دیوان۔

لہ عندی لایفیع شنا ۛ ۛ ببلانغہ نطقست بہا الجوزا  
دیوان ولی دشت بیاض۔ مشتمل بر غزلیات و قصائد نسخہ بخط ہندوستان  
خوش تقطیع است سزہ کتابت نیت۔

معاصر اوجدی بودہ چنانچہ وی میگوید کہ در ابتدا ہی عہد شاہ عباس ولی را اور  
تزوین یک نوبت دریافتہ مولانا مزبور سخنور لیت در غایت خوش ادائیگی و  
نہایت خوش طبعی گوہر نظم شایع غایت خوش آب و نہال معیشش بی نہایت  
شاداب تذکرہ نویسایاں بر مینند کہ وی در غزل سرسے طرزی تازه دارد  
مولانا مزبور در فتنہ خراسان بدست سلیم خان اوزبک افتاد و از دست آن  
سفاک شہادت یافت روزی بابا کوکل تماش از سلیم خان پرسید کہ ولی را  
چرا کشتی در جواب گفت کہ ترسیم کہ مرا چو کند با بار مزبور سرمود کہ ترا چہ خوب  
ازین بدتر باشد کہ تا قیامت بسبب کشتن چنین شاعری کنند۔

مطلع قصیدہ اول ۛ

ای حرمت کعبہ حاجت روائی جبریل ۛ ۛ نقش نعلین تو مہراب دعا جبریل  
مطلع دیوان ۛ

شب نوید قرب در زو بندہ در گاہ را ۛ ۛ خوش اثر ا بود و پری نالہ جان گاہ را  
دیوان ہتھامی۔ بخط عرب نسخہ قدیم سزہ کتابت ندارد و تخمیناً پنج جزو  
ابوالحسن علی بن محمد ہتھامی شاعر شہور از ہتھامہ است چون وی بمصر رفت

خود را از بنی تیمم ظاهر کرد و چون دانستند که وی تهامی شاعر است او را در زندان  
 انبند کرد که قیدخانه است در قاهره محبوس گردند تا اینسکه پوشیده در قیدخانه  
 مذکور بتالیخ نهم جمادی الاولی ۶۱۰ هجری بمیان رسانیدند رحمه الله تعالی  
 چون در قیدخانه بود قصیده مطول در مدح معتمد الدوله بفرض ربانی خود نوشته  
 مطلعش نیست

طرقت خیالاً لب طول صد و ما \* و شرب الیه السجین لیلۃ عیدها  
 ابتدای دیوان اینست -

ابا الفضل طال اللیل ام خانی صبری \* فخیل لی ان الکواکب لا تسری  
 دیوان نبقولاوس - بخط عرب نسخیه پاکیزه سنه کتابت ندارد و تخمیناً  
 بست جزو -

نبقولاوس صانع نقرانی بود از بلا و شام در علم ادب و قوسه کامل داشت  
 و به کلبا یوحنا در شهر زور منسلک بود حیدر بادشاه حاکم بیروت  
 مدوح وی است او بیب منزبور از اعیان مشرق ثانی عشر است -  
 ابتدای دیوان -

کثر العشار بعشرة الروسا \* و غوی الصفار بعشرة الکلبا  
 دیوان ابن نباته مصری - بخط عرب در سنه هجری مکتوب  
 شده پنج جزو جمال الدین ابوبکر محمد بن محمد بن الحسن الشهبازی بن نباته او بیب  
 مشهور است و لاوت با سعادت وی در مصر در سنه هجری روداده  
 بهمانجا نشو و نما یافت سیوطی در حسن المحاضرة گوید فاق اهل زمانه فی النظم

والفخر وهو احد من حذی بحد والقاضی الفاضل وسلک طریقہ باہر صفتہ  
 ۶۸۰ شمہ ہجری درقاہرہ وفات یافت۔

اسبدار دیوان۔

وعدت لطیف حبیب الہی بیچارہ و ان کان یکن منقلبتی اعف مار  
 دیوان نوعی خموش شانی بچھہند وستان بہ جدول شنگرفی مشتمل  
 برقصائد و غزلیات و رباعیات در سال ۱۰۹۱ ہجری مکتوب شد

اصل وی از خموشان است در زمان اکبر بادشاہ بہ ہند وستان افتاد  
 و در خدمت امرا و شاہزادگان بسر میر و معاصر اوحدی ست وی می فرماید  
 کہ ملازمت شاہزادہ و انیال می کرد و باقسام سخن توانا و بانواع حقیقت  
 و اناب و مثنوی سوز و گداز از دست در بران پور و سلطانہ ہجری وفات یافت  
 مطلع دیوان ۵

سایہ گل تابو و خال رخ بستان ما و نقطہ نامہ تو با و خطبہ دیوان ما  
 مطلع قصیدہ اول ۵

کر بلا عشقم و لب تشنہ سراپای من و صد سینم کشتہ در ہر گوشہ صحرای سن  
 دیوان فطرت - مرزا معز التخاص بہ فطرت خلف مرزا فتح علی صاحبزادہ  
 میر محمد زمان شہیدی ست کہ سر آمد علماء شہید مقدس بودہ میرزا معز  
 در غنوان شباب از پدر خود بر ہمزده مدار السلطنہ اصفہان رفت  
 و آنجا دو سال در خدمت آئین خوانساری استقامت کردہ بہ تحصیل علوم  
 پرداخت از آنجا کہ ذہانت و متانت و فطرت وی بود یہاں مدت تلبیل



در علوم عقلیه گانه روزگار گردید صاحب آثار الامرا گوید که در شش ماه هجری وارد  
 هندوستان شد و چون طالعش مانند استعدادش بلند واقع شد  
 سمول عواطف عالمگیری گردید و با صبیح شاه نواز خان صفوی که حاله شانزده  
 محمد اعظم شاه بود شرف از و واج یافت و بهمنزلف شاهنشاه هندوستان  
 شد در مقام حسن ابدال با شیخ عبدالغیرز که یکی از علمای عصر بود مباحثات  
 و مناظرات داشت و در ابتدای حال بدیوانی صوبه بهار و پٹنہ سرفراز شده بود  
 مگر محتشش بامید خان ناظم بر نیامد تا اینکه مرزا اطلب حضور شد و در سہ سی و دوم  
 جلوس عالمگیری به تغیر معتمد خان بجای وی استقرار یافت و از خطاب موسوی  
 سرامتیا زافراشت در سال سی و سوم مرزا مرزور از تغیر حاجی شفیع خان بدیوانی  
 و کن کامیاب شد مگر هنوز برین سالی بر نیامده بود که در سہ سی و چهارم  
 جلوس که موافق سال الهی هجری است بر حمت حق پوست علی قلی حسان الہ  
 گوید که از کسائیکه وی را دیده بودند مسموع شد که قاست قابلیتش به  
 تشریف محنت ارآسته و خسارہ استعدادش بنمازہ کمالات پیراستہ  
 بود و در شعر مرزا گاہی موزو گاہی فطرت و گاہی موسوی تخلص میکرد و شاه نواز خان  
 اورنگ آبادی در آثار الامرا نوشته کہ در خوش خیالی و نازک تلاشی بی نیاز  
 و در انشا پردازی و وقت آفرینی ممتاز بود الحق کلام مرزا بسیار پر کار و بامزہ  
 واقع شده و ازین سبب سیر گوینت۔  
 دستور اردو قواعد اردو بخط استملیق بالعتبار بہ نقطع خرد  
 تخمیر ناہشت جزو۔

ترجمہ مولوی عبد الرحیم  
ابتداء کے کتاب۔

اردو سے ریختہ بھی کہتے ہیں زبان عام ہندوستان الخ۔  
در النوشیح خطبہ رضویہ۔ تخمیناً ایک جزو بہ تقطیع جزو۔ خوب  
در حیزہ ایست در فن ادب۔ این شرح منوب بہ رضی الدین خوارزمی است  
ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد لله ما فتح الالعلاق وفتح الاخلاق والصلوة والسلام علی محمد  
آلہ والاصحاب الخ۔

دیوان سالم۔ نخبہ پاکیزہ بخط نستعلیق بالوج طلالی از کتابخانہ  
سرگور اوزلی است بعد وفات صاحب منور ملک جو نیار ڈوالیٹ  
در آمدہ و از انجاد اعلیٰ کتاب خانہ مرحوم فد حسین خان علوی کاکو روی  
شد و بعد ازین کہ ایشان بر حمت حق پیوستند بدست فقیر آمدہ  
چند روز سے بجا ریت با ما است و درین نسخہ نام کاتب و سنہ  
کتابت نیت تمثیل ناچل جزو۔

حاجی محمد اسلم سالم تخلص از براہمہ کشمیر بودہ آختر بہ شرف اسلام شرف  
شدہ بہ زیارت بیت اقدس الحرم فائز گردید بہ ہند مراجعت نمودہ در  
خدمت شہزادہ عالیجاہ محمد عظیم شاہ ملازم شد۔ نقل است کہ روزے  
در بزم شاہزادہ نیسای باوہ آوردہ بودند شہزادہ بدیدہ این مصرع  
نسرمودہ این راز سر بہر مہتاب گفتنی است مدہ سالم کہ حافظ مجلس

بود مسأ پیش مرصع بهم رسانید ۵ از آفتاب قلقله میانہفتنی است  
شاہزادہ خوشوقت شدہ پنج ہزار روپیہ بوجہ انعام بخشید نواب مظفر حسین  
در جام جہاں ناسال و فاشش ۱۱۹۱ ہجری نوشتم۔  
مطلع دیوان ۵۔

ای ذات تو میداور ہمار عیان را \* ای اسم تو مصدر ہما ہمار جہاں را  
مشتوی مشتمل بر پنج باشش صد بیت دار و مطلعش اینیت ۵  
الہی خاطر ی بے آرزو وہ \* حب نام ترا بد زیباشت و شوقہ  
قصائد ہم دارو۔ منبع قصیدہ خاقانی  
در قصیدہ اول  
منوہ مطلعش اینیت ۵

دل من کنہ غواہیت شور عشق عایش \* دو عالم ساحل و سپر کج کو کج شطونک  
و راری المصنوع شرح و رر البیہ۔ متن و شرح ہر دو از شوکانی  
است و این نسخہ بروی رحمت اللہ علیہ خواندہ شد ۱۲۱۱ ہجری  
تاریخ تالیف کتاب ۱۲۵۲ ہجری تاریخ کتب پراست۔ در  
نقہ است بطریق محدثین این نسخہ کج بار یک بسیار و را آورده  
یازدہ جزو ترجمہ شوکانی تحت تیل می آید۔  
استدائے کتاب۔

الحمد من امرنا بالتفقه فی الدین و اشکر من ارشدنا علی  
اتباع سنن سید المرسلین الخ۔

# حرف اللذال

ذخیره العقول المشهور بحاشیه شرح و قایمہ بخط تعلیق  
صاف و صحیح محشی در سال ۹۸۰ هجری بکتابت آمدہ تخمیناً چهل جزو کلاں۔  
ملا یوسف بن جنید التوقانی الشہیر بمانجی حلیمی اولاد نسید احمد الغزالی کہ وہ  
تلمیذ حافظ الدین محمد البزازی بود و بعدہ از علی صلاح الدین معلم سلطان بایزید خان  
عثمانی استفادہ در علوم کردہ حاشیہ حلیمی در ہندوستان بسیار رواج  
گرفت و بین العلماء و طلبہ متداول است و در مدرسہ قلندریہ قسطنطنیہ مدرس  
بودہ در علم و مطالعہ کتب اشغال داشت و در سال ۹۰۵ از تخریر این حاشیہ  
فارغ گشت و در ششمہ ۹۰۵ ہجری جان گذران بخیر باد گفت۔

خطبہ الحمد للہ الذی شرح صدر الشریعۃ العزرائج۔

ذخیرۃ المملوک بخط نستعلیق بر کاغذ خان بالیغ بجدول طلاء نسخہ  
بسیار پاکیزہ تقطیع متوسطہ در سال ۹۶۸ مکتوب شد نام کاتب نیست نسخہ  
مکتوبی است بروہ باب۔

باب اول در شرایط حکام ایمان۔

باب دوم در ادای حقوق عبودیت۔

باب سوم در مکارم اخلاق۔

باب چهارم در حقوق والدین و دیگر متعلقین۔

باب پنجم در احکام سلطنت صوری و معنوی

باب ششم در شرح سلطنت معنوی۔

باب ہفتم اور بیان امر معروف و نہی عن المنکر۔

باب ہشتم۔ در بیان حقایق شکر نعمت۔

باب نهم۔ در بیان حقیقت صبر۔

باب دہم در مذمت تکبر و غضب۔

درین کتاب بیشتر اسناد از احادیث صحیحہ گرفته زمرہ حضرت شیخ ریختہ

کلاک طراز والد مرحوم اینجا بالفاطہ رحمۃ اللہ نقل می شود۔

نہدہ المصحح من تصنیفات سید علی بن شہاب بن محمد الہمدانی قدس سرہ

تعالی سرہ الغریز کہ او جامع بودہ است میان علوم ظاہری و باطنی وی را

در علوم اہل باطن مصنفات مشہور است چون کتاب اسرار النقطہ و شرح

اسرار اللہ و شرح فصوص الحکم و شرح قصیدہ حمزہ فارسیہ و غیرہ وی میر

شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ المزوقانی بود اما کتب طریقت پیش

صاحب السیر من الاقطاب تقی الدین علی الدوستی کرد چون شیخ تقی الدین

از وینا رفت باز رجوع بشیخ شرف الدین محمود کرد و گفت زمان حلیت

وی توجہ کرد و گفت من زمان آن است کہ در اقصای بلاد عالم بگردی

ست روزت ربع مسکون را سیر کرد و صحبت ابرار و چہار صدولی را اورا

و چہار صد را در یک مجلس دید ساو سن فی الحج سہ ست و شہابین و سہبات

نزویک بولایت کبر و سواد فوت شد و از اینجا بجلالہ نقل کردند۔

## تاریخ

ہمدانی است سید ہمدان \* اسم سامی او علی ہمدان  
 خانقاہش بخط کشمیر \* فیض بخش ہمد معنی و کبیر  
 شدرستم سال نفل آن والا \* قطب عالی حنبت اعلی  
 مرقدش در ولایت ختلان \* فیض امید ہدیہ پیر و جوان  
 ابتدا سے خطبہ۔

حد بسیار وثنا سے بی شمار حضرت ملکی را کہ اسباب معاش سگان خطہ  
 ملک دینیوی را بہ تمہید قانون سیاست حکمی نظام داد الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بہ تقطیع خرد کا غذا کیزہ

ذکر می الشیعہ فی احکام الشریعہ۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ قدیم تخریب نامت  
 جزو از کتاب الطہارۃ تا کتاب الصلوٰۃ است و ہمینقدر تصنیف شدہ  
 در اول مباحث اصول فقہ داخل کردہ الشیخ السعید ابو عبد اللہ بن کمالی الشافعی  
 تحصیل علوم از سید عمید الدین عبد المطلب الحسینی و شیخ فخر الدین محمد  
 بن شیخ جمال الدین ابن المطہر الحلی و علامہ قطب الدین محمد رازی نہ مبرورہ  
 قاضی نور اللہ شوستر می گوید کہ در زمان او ریاست طائفہ امامیہ بوس  
 منہی شد شیخ را باعث شدت تعصب کہ در مذہب خود داشت حکم  
 والی شام وقت چاشت روز ہنشینہ نوزدیم شہر جامی الاول ۸۵۶  
 ہجری کشند و نعش او را برداراد و بخشند تعصب قاتلان شیخ بہدراج زیادہ  
 از تعصب شیخ است انا للہ وانا الیہ راجعون شیخ در علوم معقولی و



منقول در جہ عالی دارد۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي شرع الاسلام سهيل شبر العه الخ۔

ذوالفقار۔ بخط نستعلیق مایقار در سال ۱۲۵۰ هجری مکتوب شده

تخمیناً پانزده جزو متوسط در جواب بعضی فصول تحفه اثنا عشریه است۔

ترجمہ مولوی ولد ار علی تحت صوارم بحرف صاد می آید۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي شرع الحق وفضل الباطل والصلوة على الدعاء الخ۔

ذخیره خوارزم شاهی۔ خطی خط عجیب دارد نسخ ہم نیست

نستعلیقش ہم نتوان گفت میتوان شد کہ از ہمیں تویرات خط نستعلیق وجود

آمدہ صاحب ذخیرہ در ایام سلطان علاء الدین خوارزم شاہ بوده چنانکہ

بحرف فاختہ خفی علامت مذکور شد سلطان علاء الدین خوارزم شاہ

در سال ۵۹۶ هجری در خوارزم جان بجان آسیرین سپرد و این نسخہ در بدت

سج سال در جہ کتابت آمد آغاز تحریرش در سال ۷۴۴ هجری و انجامش

در سال ۷۴۹ هجری واقع شد با اینکہ تاریخ وفات صاحب ذخیرہ در کتاب

مذکرہ دیدہ نشد و صاحب عمیون الابنار فی طبقات الاطباء ہم از تحریرش

سندور مانده نظر بر سنہ جلوس سلطان علاء الدین خوارزم شاہ کہ در

سال ۵۹۸ هجری واقع شدہ یافت می شود کہ وفات صاحب ذخیرہ در میان

سال ۵۹۸ هجری و سال ۵۹۶ هجری بوده باشد ازین رو کتابت این نسخہ

برمانه وقوع آمده که یکصد سال از تاریخ وفات مصنف نه گذشته ازین  
 قدیم تر نسخه نسخه دیگر بنظر فقیر نه رسیده و رفتن طلب کتابی ضخیم تر زبان پارسی  
 از تصانیف قدما نیست من وجه بی تکلف میتوان گفت که به تفسیر است  
 چند قانون شیخ را از حجازی به تازی نقل کرده شیخ در قانون مباحث  
 علییه بیشتر نوشته و بمعالجات کمتر از ان خلافت شیخ صاحب ذخیره  
 عملیات زیاده تر از نظریات نوشته صاحب کشف الظنون ذخیره  
 را بسیار ستوده و اطبار متوسطین و متاخرین همگی استادی صاحب  
 ذخیره مسلم شمرده -

ابتداء خطبه کتاب -

الحمد لله رب العالمین والصلوة علی سیدنا محمد المصطفی و آله الطاهیرین چون  
 تقدیر ایزد تعالی چنان بود که بسبب کسندگی این کتاب  
 و خاتم العقبی فی مآثر ذوی القربی - بخط نسخ نسخ با کثیره از کتابخانه  
 بین است زبان عربی در فضائل مسیح ذوالقربای رسول الله صلعم نوشته  
 و حصه دیگر این کتاب که در فضائل از و اج مطهرات است و در التیمین فی  
 فضائل اهل بیت المؤمنین نام دارد و تمیناً نسبت و پنج جزو -

امام الفقه علامه محب الدین بن احمد بن عبد الله الطبری از تلامذه ذمیه است  
 و قاضی است از حد خود امام محب الدین آموخته با چندین علم و فضل متواضع  
 بود امام یا فنی نسبت وی گوید که ان فقیها نجیبا عارفا و یثابا علیا کریمیا حسن الاعمال  
 بالعباد و الزهاد و ریشتمه پوری وفات یافت -

ابتداءً خطبہ کتاب

الحمد لله على اجتهاد المنع وعموم النصارى والشكر على ما اولى من عطاء الخ

# حرف

رسائل شیخ علی حسنین - مجموعہ نشانیات شیخ بخط چوب  
تعلیق بجدول طلابہ تقطیع خیلہ حسنیہ در کاغذ پاکیزہ تفصیل رسائل  
این مجموعہ حسب ذیل است -

تذکرۃ الشعراء - رسالہ در حقیقت نفس رسالہ در تحقیق نصاب نقیذین  
وغلات اربعہ -

رسالہ حدود و قدم جواب رقعات شیخ حسن مرحوم رسالہ  
صدیہ - فرسنامہ -

شرح قصیدہ لامینہ - رسالہ معما - بدیعۃ الودیعہ -  
بوش حدیقہ حکیم سنائی مثنوی مشتمل بر بند و نصاب -  
این مجموعہ بحیات شیخ در سالہ ہجری مکتوب شد چنانچہ بزکات کاتب  
در آخر مثنوی بدیعۃ الودیعہ نوشتہ -

رباعیات مرزا سیدل - بر کاغذ خانی گندہ بخط مرزای  
منزبور است بر ورق اول مجموعہ بخط تعلیق شفیعہ آینه کہ کتابت

این نسخه هم به همین خط است نوشته جزو چند به تحریر شوق رسید و السلام  
 علی من اتبع الهدی و در آخر این نسخه نوشته نوزدهم شهر محرم الحرام  
 بروز سه شنبه در سنه یک هزار یکصد و پانزده هجری نبوی صلی الله علیه و آله  
 و سلم به تحریر انعامید الحمد لله رب العالمین رباعی اول باین عنوان است۔

### تراجمت

حد و جهمان سزای ذات کینا \* کز برده غنیمت سرا و بخوشد من و ما  
 نتوان لب آبنگ شایسته و کرد \* تا او نکند بقدرت خویش او ا  
 احوال میز با بدل تحت کلیات ایشان می آید۔

راماکن نسخه بخط شکست مایقرب بر کاغذ منبذی بجدول شکر و شکر شخصی  
 هری سنگه در سنه ۱۲۱۱ نوشته قریب است جزو باشد قصه رام و سست  
 ظاهر ترجمه از کلامی کتاب هندی معلوم نمی شود اما ماخذش افسانه  
 هندست۔

احوال حکیم رکن الدین مسیح کاشانی تحت کلیات ایشان می آید افتتاح مثنوی  
 خداوند از خبام عشق کن مست \* که از مستی نشانم بر جهان دست  
 رباعیات حیات نام نسخه قدیم خوشخط نستعلیق صبح در سنه ۱۰۶۲ کاتب  
 شده شخصی مسیحی حسین این نسخه بطور بیاض ترتیب داده بعد از تطبیق رباعیات  
 اقسام کلام هم فراهم کرده چونکه رباعیات به ترتیب کامل بود این باب  
 تحت رباعیات مرقوم ساختم۔

حکیم عمر خیام از حکما مشهور و علماء معروف عصر خود بود و او ابوعلی سیاهان

الشہیر بہ نظام الملک حسن صباح باوی ہد رس بودند سلطان  
 سنج از غایت مرتبت و قدر روی او را با خود بر یک تخت نشاندہ  
 نظام الملک کہ ویراپ ارسلان و سلطان ملک شاہ سلجوقی بودند  
 ویہ بسپورغال حکیم گذاشت اگرچہ او اول عمر حکیم مرتب عبادت شد مگر آخر  
 خود را در جرگہ ملامتیہ و رافگند و در اقداح راج چنداں مبالغہ می کرد کہ گاہی  
 بی کیفیت نبود حسب رماعی دیگر هیچ از وجود نیست اما رباعیات حکیم و رزبان  
 فارسی مجموعہ حکمت و کمال و مرغوب طبع ہر صاحب حال ست تاریخ  
 وفات حکیم و تذکرہ گلدستہ کہ انتخاب تذکرہ او حدیث ۱۵۵ یافتہ

### رباعی اول

اند سحری نڈاز سیمانہ ما بہ گای رند حسنر ابائی و دیوانہ ما۔  
 چہ نہ تر کہ پر کیم پمانہ زنی زان پیش کہ پر کیم پمانہ  
 روز نامہ سفر اول۔ در بیتی باہ تمام میرزا محمد علی شیرازی چاپ شد  
 سلطان الاعظم غیث الکریم قہرمان المار و الطین سلطان ناصر الدین شاہ  
 ظل اللہ تعالیٰ انی الارضین و رسال یکہزار و دویست و چہل و ہفت  
 و در السلطنت تبریز و در شب یکشنبہ بناریخ ششم شہر صفر المظفر و لاہ  
 با سعادت حضرت ظل الہی واقع شد ہم از سوی پدر و ہم از جانب ما و ز  
 یافتہ شاہ دارند۔

چون در شب ششم شوال ۷۴۳ شاکہ شاہ شاہ غازی محمد شاہ قاچارخت بد القاد  
 پر و حضرت ظل الہی سر برارای سلطنت ایران شدند و در ۹ شاکہ ہجری اول سفر

حاکم یورپ نمودند و روزنامه خود حوالہ قلم مشکین رقم سرمودند جو  
 کلام الملوک ملوک الکلام سلاست عبارت و عذوبت الفاظ بدست  
 قلم نیشان عمر در تنقش می شکند خالق ارض و سما این شاه حق  
 سپاس را عسہ خضری با فر کیعباوی کرامت کند۔ اول کتاب  
 این است۔

روزنامه سفر ننگستان که بہت مبارکی الخ۔

روزنامه دوم۔ سفر ننگستان کہ در ۲۹۵ ہجری شدہ۔

اولش اینکہ۔ روزنامه سفر دوم ننگستان۔

ریشینامہ۔ صفت تعلیق کاغذ کشمیری در ۲۸۵ از قلم سید ابراہیم

قادری کشمیری اختتام یافت تخمیناً بہت جزو متعین بر احوال بابا ریشی

کشمیری ملا بہار الدین کشمیری از حضرات صوفیہ کشمیر است از قرن حاوی

عشر بود و دیگر بحالاتش و قوت نیانتم۔ سر بیت مثنوی۔

ای حجابان مظهر صفات ترا ۔ وی صفات شہون ذات ترا

راحت الارواح بد خط تخمیناً بہت و پنج جزو کلاں در قصبہ

بہا گلپور از قلم عمت اللہ در ۲۴۰ علیوی بکتابت رسید تاریخیت

از ابتدا سے زمان قدیم تا ۲۰ ہجری احوال ننگالہ زیادہ تر نگاشتہ

مصنف مرحوم در ابتدا ہی کتاب نام خود محمد راحت نوشتہ در کلامی

جا ذکر محمد راحت نیانتم۔

ابتداء سے خطبہ این است۔



سید وافر آفریدگاری را الخ۔

**رشحات** نسخہ نستعلیق عمدہ بجدول طلائی کا غذخان بالیغ در  
۱۳۴۷ لکھنؤ شہ نام کاتب خراشیدہ اندہ تخمیناً چھل سبز و  
در مناقب خواجگان سلسلہ نقشبندیہ و ملفوظات حضرت خواجہ عبدالقد  
رحمتہ اللہ علیہ جمع نمودہ مولانا فخر الدین علی خلیفہ الصدق مولانا کمال الدین  
الواعظ است کہ قایم مقام پیر بزرگوار خویش بودہ و در جامع مسجد ہر  
ہر جمعہ بو عظ و نصیحت و ارشاد می پرداخت از سائر اقسام فضائل بہرہ تمام  
داشت رشتحات در سزہ ہنصدونہ با تمام رسانید گاہ گاہ شعر ہم میگفت  
مثنوی محمود و آیاز پر وزن لیلی مجنون بسدک نظم کشیدہ از ابنا رشتن  
عاشق است۔ اولہ

و الحمد لمن رشت رشتحات الحقایق الخ۔

**روضتہ الشہدا**۔ بخط قدیم نسخہ از اول ناقص بود کسی بخط جدید  
و دو ورق اول نوشتہ رفع نقض کردہ و در سزہ ۹۷ کتب شدہ کاتب  
گوید کہ در تاریخ عشرہ رجب المرجب سزہ ہنصد و ہفتاد و اتم الحروف قایم  
بن محمد گیلانی حاکم شرع کنیلی از مقابلہ کتاب روضتہ الشہدا فارغ گشت  
این سزہ مرتب است بر وہ باب و خاتمہ۔

**باب اول**۔ در ابتدای بعضی بنیاد

**باب دوم**۔ در جہای قریش بر حضرت رسالت صلعم و شہادت  
حضرت حمزہ و جعفر طیار

**باب سوم** - در وفات رسول کریم صلعم -  
**باب چهارم** - در حالات حضرت سیده علیہ السلام  
**باب پنجم** - اخبار جناب مرتضوی علیہ السلام تا مشہادت -  
**باب ششم** - در فضایل امام حسن علیہ السلام -  
**باب هفتم** - در مناقب امام حسین علیہ السلام -  
**باب هشتم** - در شہادت مسلم ابن عقیل -  
**باب نهم** - متضمن باحوال کربلا -  
**باب دهم** - در وقایعی که بعد از حرب کربلا با اہل بیت رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین رو داده خاتمه در ذکر اولاد سبطین علیہم السلام اولہ -  
 ای شربت درود تو دای دل با + آشوب بلائی تو غذای دل با  
 از نامہ حسد تو صفای دل با + وز نامہ حبیب تو شفای دل با  
 ترجمہ طاحین تحت تفسیر حسینی گذشت -  
 ایضاً نسخہ ثانی - نام کاتب - سنہ کتابت ندارد و بخط نستعلیق  
 واضح خمبسناسی پنج جزو -  
 رو صحتہ الہیہ چار جلد اول مشتمل است بر مجلد اول - و دوم و سوم  
 جلد ثانی متضمن بر جلد چہارم و پنجم و مجلد سوم محتوی بر جلد ششم و ہفتم  
 و مجلد چہارم نتمہ جلد ہفتم است این جلدہ مجلد از قلم یک کاتب نیک  
 و زمانہ کتابت ہم متحد معلوم نمی شود بہر حال نسخہ کلمی این تاریخ ضخیم حسینی  
 ندرت دارد و امیر خواند محمد در عہد سلطان حسین مرزا بود از علوم معقول

و منقول بهره وافی داشت صاحب حبیبی گوید که در تخریر حکایات و تقریر روایات  
درجه داشت که بیان فصحا توخیر آن را کما یبغی از جمله محالات می شمارد  
و کتاب روضه الصفا بر ثبوت این دعوی بر مانی است مبین و لطف  
عبارت این نسخه و لیلی است مبرهن تا تخریر ناسخ التواریخ کداسه تاریخ  
و گریب این ضبط و بسط در زبان فارسی نه بود بر جمله روایات صاحب  
روضه الصفا و ثوق کامل نیست چه از همه جا آنچه یافت ضبط کتبر  
آورده احوال جمیع دول اسلامی تا سن تسعمائة بسک تخریر کشیده کاری  
کرده سلطان حسین که شاه لائق دوست بود حرمت امیر پوخته  
نگاه میداشت امیر فرزند در سن شصت و شش سالگی در دوم رجب  
سنه هفصد و سه هجری از محنت آباد جهان بریاض رضوان نقل نمود  
ابتداء خطبه کتاب استلاب این است -

زیب فہرست نسخہ سفارخا بنیاء عالی مکان وزینت دیباچہ مجموعہ ماثر سلطانی  
گردن و توان شکر منعمی است الخ -

حسبہ این حمیر - بعضی این کتاب را با اسم تذکرہ بالاخبار  
عن اتفاقات الاسفار ہم نوشته اند این نسخہ نا در الوجود باستقام مسطر  
ریٹ بمقام لندن در ۱۸۵۲ء چاپ شدہ قریب چہل جزو خوش قطع  
است - محمد بن احمد بن حبیب کنعانی الاندلسی از علمائے مشاہیر اندلس  
بود بموضع شاطبہ در سنہ پنجم و چہل در وجود آمد و از اندلس بہ بار بفرص  
سفر بیرون شد و جاہلے مشہورہ را وید بار دوم از اندلس بزمانی کہ سلطان

صلاح الدین بیت المقدس را از قبضه نصاری و ارا ما نید بر آمد و قصیده منقول  
 و روح سلطان صلاح الدین نوشته گذرانید که مطلع اش این است  
 اطلببت علی افضل زاہر بہ مسعود من الفلک الہدایہ  
 و قصیدہ دیگر در لغت رسول کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم نوشتہ  
 اقول و انت باللیل نارا و نعل سراج الہدی قد انارا  
 لسان الدین ابن الخطیب در کتاب احاطہ باتبیر من تاریخ غرناطہ نسبت  
 بہ ابن جبیر گوید کہ او ادیب شاعر و فاضل کامل سیرع النفس و کریم الاخلاق  
 اینق الطریقہ بود۔ رحلہ ابن جبیر من حیث تاریخ ہم لایق استناد است  
 چنانچہ مقرئ صاحب نغم الطیب از وی جا بجا استناد گرفته است و ہم  
 شعبان در سنہ ۷۴۰ شہر کندر بہ رخت سفر بدار بقار بست  
 اول کتاب این است۔

ابتدای بتقیبید با یوم الجمعة الخ۔

ریاض الشجر۔ بخط نستعلیق شفیق آئینہ تخمیناً شصت جزو حالت  
 این نسخہ ازین کتبر کہ بر ورق اولش از دست خاص علی قلی خان  
 والد است ظاہر این کتاب را در ۲۸ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۲ ہجری  
 از شاہجہان آباد مصحوب شاہ محمد اوی برسم شکیش حسب الطلب قدوہ  
 اہل دل قائد ہروان کامل نکتہ شناس سخنندان رموز فہم معجزان  
 حضرت شاہ حمزہ صاحب مہربان مخلصان سلمہ اللہ الرحمن بقصیدہ از ہرہ رسال  
 نمود بسبب تعجیل در ترسیل فرصت مقابلہ نشد لہذا بر غلط ماندہ توقع

که هر جا بنظر و تسبیح بآید برسد تصحیح آن توجه مبذول نسرا یبند و مولف  
 را که از مخلصان آنحضرت است بدعای خیر باد فرمایند حرد مولای معروف  
 یعنی قلی ابن علی قلی ابن علی قلی ابن علی قلی ابن علی قلی ابن علی قلی ابن  
 دوم ابن علی قلی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد این بنده تذکره من  
 شاعر اتحادی ربه سبیل امیر اعلی قلی خان خلیف مرزا علی خان اوغستانی  
 است در سنه ۱۲۳۰ در اصفهان ولادت یافت در سنه ۱۲۳۸ پدر مرزا  
 منصب سپه سالاری و حکومت ایروان یافته متوجه به تسخیر قندار  
 گردید و در اثنای راه بجوار رحمت حق پیوست میرزایی پدر شده باتفاق  
 متعلقین باصفهان آمد در سنه ۱۲۳۳ فتح علیخان عم مرزا از حکومت افتاد و تفرقه  
 عظیمی در خاندان میرزا پیدا شد در ابتدای ایام نادر شاه میرزا انبیران  
 بهندوستان آمد و بسبب جمیله روشن الدوله و عریفه سفارشی  
 بران الملک سعادتخان نیشاپوری به تحصیل سعادت ملازمت محمد شاه  
 پرداخت و منصب چاربهاری و خطاب ظفر جنگی سعادت برافراخت و در زمان  
 احمد شاه منصب ششبهاری و خطاب خان زمان خان چهارمیتیان  
 گرفت و در آخر منصب هفتبهاری یافت و ما دام حیات صدرار  
 امارت بوده مگر غم مفارقت خدیجه سلطان بنت العم مرزا که او با و من  
 منویب بود و در دلش جا داشت چنانچه از آیات و کسوز سوز و گداز  
 میرزا پیدا آخر الامر در شاهجهان آباد در سنه ۱۲۳۸ راهی بلک عدم گردید  
 اول خطبه مذکور و محفل خاطر قدس باثر صاحب دلان آگاه

حمدنا طقیست - الخ -

**روضۃ الاحباب** - بخط نستعلیق پاکیزه بر کاغذ خان با بیع مجدد  
 طلا نام کتاب و سنہ کتاب نسبت در سیرت حضرت رسالت  
 صلعم و احوال خلفا تا واقعہ جل تخمیناً شصت جزو متوسط التقیطع -  
 امیر جمال الدین عطا اللہ ملاذ طوائف اکابر و اشراف انام بود و علم  
 حدیث و سار اقسام نام و بینہ بی نظیر آفاق گشتہ چند سال در مدرسہ  
 سلطانیہ مدرس و افادہ اشتغال داشتند و در ہفتہ یکبار در مسجد  
 جامع ہرات اب بو عظمی کثرت نمودند بہا بر حث غزلت با مسور و بناوی توجہ  
 نفرمودہ تمامی اوقات خود را صرف عبادت و طاعت ساختند  
 صاحب حبیب السیر کہ معاصر امیر مشار الیہ ہست گوید کہ روضۃ الاحباب  
 در اصناف آفاق اشتہار عام دار و دبی شامبہ شبہہ عقل و تراک  
 نظیر آن کتاب افادت مآب را اور آئینہ خیال امر محال می شمارد و در سیرت  
 بزبان فارسی کتابی بہتر از روضۃ الاحباب الحق مہر بود و نیامدہ میلانا  
 مرحوم در ۱۲۹۰ و نیامی دون را گد اشتمت بساحت عالیہ روضۃ  
 رضوان شتافتند -

اول کتاب - الحمد للہ الذی الخ -

**ایضاً نسخہ ثانی** - بخط عبدالکریم خوشنویس برای مرزا عبدالباری  
 یکی از امرا بے شاہجہانی نوشتہ بسیار پاکیزہ خوش تقطیع -  
**ریاض القصص** - بخط نستعلیق صاف تقطیع کلان از علم ہان میرزا یحیی



طیان که ذکرش تحت تذکره مصحفی گذشت مکتوب شده تمییزاً  
بازوه جزو-

شیخ غلام بدانی مصحفی اصل وی از امر و به بود از شایگان آباد لکنه و فاضل علوم  
طبعی و الهی از مولوی مستقیم گوپاموی و صرفت و نحو و غیر ذلک از مولوی  
منظر علی در لکنه آموخت و در ریخته گوی رتبه بلند و اردو بین المعاصرین خود ممتاز  
بود و در تذکره خود گوید که قصاید عربی هم میگفت و شری بر مقامات حیرت آمیز  
شعر فارسی هم میگفت صاحب نتایج الاقار گوید و در زبان ریخته شاعر پر گو و کثیر الکلام  
بود چهار مجلد کلان دیوان مصحفی از نظم گذشته و در فارسی دیوان  
مختصری دارد تا آخر العمر در لکنه نجوبی بسر برد صاحب گلشن نیار که محکم  
سخن است و در تذکره خود فرماید که هر چند بمقتضای شیوه بسیار گویان اکثر  
کلامش کم مایه و از لطافت خالیت اما گزیده اشعار او در نهایت رتبت  
و الامرتیت و خالیت ده سال قبل تالیف تذکره گلشن نیار که در سنه ۱۲۵۰  
هجری تالیف شده شیخ فرور راهی ملک بقا گردید عمر طویل یافت  
ریاض الفضا و در سنه ۱۲۳۶ هجری اخست تمام یافت دوران او آن عصر  
شیخ بهشتا و رسیده بود

افستاح خطبه ای قلم از کار فرشته در معرکه مردان که این رزم بزم از  
رکحانت اللها - بخط نسخ بر کاغذ فبره دار و لایقی بجدول شنگرف  
در سنه ۱۲۳۰ کتابت بعلم محمد اکبر کمالی با تمام رسید تذکره شعراء  
عرب است

ترجمہ علامہ احمد شہاب الدین الخنجاہی تحت ماشیہ بیباوی گذشت -  
ابتدای خطبہ اش این است -

حمداً لمن شرح عبون البصار فی ریا عن النعم -

رسالہ در شرارت - بخط نسخ خوشنما مجدد و نسخہ قدیم نام کاتب  
و سنہ کتابت نیست تخمیناً ہفت ہشت جزو -

ملا یار احمد بن ملا خدا و او الہم قندی در زمان عبد اللہ خان کہ معاصر جلال الدین  
اکبر بادشاہ بہت بود در علوم دینی بہرہ وافی داشت و از علماء رسم قند  
و ما و اراکین و بلا و خراسان اجازات عالیہ حاصل کرد این رسالہ  
ششمست بر دو از وہ باب تاریخ وفات از نظر نگہ شدہ از اسباب  
سرن عاشر است -

ابتدای خطبہ -

حمد بجد و ثناء بجد حضرت قادریرا کہ قرآن مجید و سرفان جبہ  
برمانہ استاد الخ -

رسالہ صدیہ - فارسیست بخط نسخ بلوچ و جدول طلائی خوشنما  
نام کاتب و سنہ کتابت نیست رسالہ ایست در باب شکار و تفصیل  
حلت و حرمت جانوران حسب عقیدہ مذاہب اہل سنت و ہم بطریقہ  
اشاعریہ فرام نمودہ تخمیناً ثابت جزو -

امیر حسین کھسینی المناطیب بعد در جہان از امر ارباب ستاہ بود سنا بر  
التماس آن بادشاہ بہ تخت پر این رسالہ مفیدہ پرداخت در عصر خود

در علم و فضل ممتاز بین العوام و الخواص بود از انبار قرن ناسع است -  
ابتداء خطبه -

سیاس بقیاس و شکر مدحت اساس باو شاهی را سزاوار هست که مرغایان  
دل عارفان الخ -

ریاض الصالحین - بخط شیخ نسخ عمده قدیم در سلسله هجری مکتوب  
شده خمیس سنا حیل جزو - در مکارم اخلاق از حدیث و قرآن استوار  
کرده کتابت شریف است بر دو صد و شصت و چهار باب و تالیف  
این نسخ در سلسله هجری بوقوع آمد - در آخر این نسخ صاحب از  
ابن العطار است و سطر بخط ایشانست -

ترجمه امام نووی تحت منہاج العابدین بحرف میم مذکور می شود -  
ابتداء خطبه کتاب -

الحمد لله الواحد القهار الغیر الغفار الخ -

شیخ علاء الدین ابی الحسن علی بن سید موفی الدین ابراهیم  
بن جمالی الدین داؤد ابن العطار الشافعی - یکی از تلامذه امام نووی مصنف  
ریاض الصالحین است صاحب ترجمه سماعت حدیث از ابن عبد اللہ  
و ابن ابی النبیرو عبد الوهاب بن الناصح و از دیگران مشروده  
تفاوت از محی الدین نووی آموخت شیخ منیر صاحب تصانیف  
استاد ولادت وی در سلسله هجری در دمشق روداده - در  
هجری بعارضه فالج در گذشت -

## نقل اجازہ و دستخط امینیت

الحمد لله رب العالمين قرأت جميع هذا الكتاب رياض الصالحين للشيخ الامام  
العلامة فيريد دهره و وحيد عصره ابى زكريا يحيى النوروى تغمده الله برحمته على  
الشيخ الامام العالم الناسك شيخ المحدثين مفتي المسلمين علاؤ الدين  
ابى الحسن على بن الشيخ موفق الدين ابراهيم بن جمال الدين واؤوا بن العطار  
التافعى بسامه من مولفه رحمه الله واصل سماعه بيده بجارض به وقت السمره  
نسمه كماله الفقيه الاجل الامام العالم شرف الدين خطاب بن سليمان  
ابن مهليل الاربدي التافعى وسمع من اوله الى باب الصبر ومن آخره من  
باب بيان ما عده الله تعالى للمؤمنين في الجنة الى آخر الكتاب الشيخ الهمام  
العالم البارع الناسك الفاضل شهاب الدين احمد بن الشيخ  
مخلص التافعى وذاك في مجالس عديدة اخرها في يوم الاحد السابع  
والعشر من ذى الحجة سنة خمس وثمانمئة بدار الحديث النورية دمشق المحمدية  
واجاز الشيخ نسح الله تعالى في مدته لصاحب الفوات روايته لقيه بالاجازة  
واجاز له ايضا ومن سمعه كماله جميع ما يجوز له روايته بشرط عند الهمة وكتب  
احمد بن الحسين عبدالرحمن القومى صحح السماع والاجازة المذكوران وكانت  
القرأة قرانا صحيحا واتقان حسنة الاوفاء نفعه الله كفته ابا اعظما وعف الله  
عنها حامدا ومصليا -

روضته النواعظين من كتاب الاربعين بخطه تعليق نسخة  
قديم بركانغ حاي نام كاتب و سنة كتابت في تهمينا جهل جزو -

از مواعد ملا معین مسکین است که تشریح چهار حدیث از اربعین منسوخ  
ترجمہ ملا معین مسکین بحرف میم تحت معارج النبوة گذشت۔

المسی بروقتہ الواعظین من مجموعات معین المسکین وہی متخلیة کجلی الاطویش  
ونقول المشتمایة علی جوابہ زواہر المعقول والمنقول قد جمعت لطائفها  
لالی المنشورة من کل حسبہ۔

رسالہ در عرض و ض۔ بخط تعلیق قدیم و بسیار محشی سہ ورق  
نام کاتب و سنہ کتابت نیت۔

امام ابو عبد اللہ محمد السورق منہ بہ ابی الحسین الانصاری الاندلسی از علماء  
شامیہ جمع خود بوده از اعیان قرن سادس است۔

ابتداء خطبہ۔

حدیثہ والتوکل علیہ واصلی علی بنیہ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم الخ  
رسائل در حکمت و فلسفہ بخطوط مختلف جدول بر کاغذ خالی تخمیناً  
سہی جزو مشتمل است بر انموزج بلا جلال و رسالہ قدسیہ صدر او دیگر  
رسائل در ۳۵ کتابت مکتوب شدہ ترجمہ مولانا جلال الدین دوانی تحت  
حاشیہ جدیدہ گذشت و احوال ملا صدر الدین شیرازی زیر صدر  
تحت صادر می آید۔

ابتداء سے انموزج ملا جلال امینت۔

اللہ انعمودنی کل نعالہ و هو المشکور علی خلیل نوالہ و جمیل انصالہ الخ۔  
رسالہ در فضیلت عربی بر السنہ عجمی چہا پہ کلکتہ کہ خود باہتمام

مصنف چھاپ شد

مولوی کریمت علی اصل وی از جو پورا است از اکابر علمای عصر خود بوده بیست  
مالک ایران بسیار کرده در علم ادب و ریاضیات و تشریح معقول و داشت  
مختصم و متولی امام باڑہ ہو گلی بود بہ تخریج و تالیف حقیقہ چند بار بخدمت  
وی رسیده بود تصنیفات حسنہ دارد کار مفوضہ خود را بدیانت می انجامید  
تا اینکه در شہرہ در ہو گلی بہ عالم بقا حاضر امید۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان والصلوة والسلام على من  
ارسل على كافة الامم۔ الخ۔

رقعات امان افندہ حسینی۔ بخط نستعلیق شکست آمیز در ۱۲۴۱  
ہجری مکتوب شدہ۔

سرزا امان افندہ حسینی بخدمت عنایت افندہ خان آشنا کہ از امرای جہانگیری  
است ممتاز بوده در تشریح سلیقہ معقول داشت از اعیان  
قرن ہادی عشر است۔

ابتداء خطبہ۔

بعد از انشاء صحائف شمار و محدث لہ اللہ الذی انزل علی عبدہ الكتاب الخ۔  
ایضاً نسخہ ثانی۔

رسالہ عرض۔ بخط نستعلیق نام کاتب نیست مگر در سنتہ  
مکتوب شدہ۔



ترجمہ سیفی تحت مجموعہ دواوین زیر دیوان سیفی مذکور می شود۔  
ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي جعل على العرش ميزان الأشعار والصلوة على صاحب ديوان  
الرسالة الخ۔

رشیدیہ۔ بزبان عربی در مناظرہ بخط نستعلیق مایقر رشیدیہ  
مولانا عبدالرشید ہم وطن و ہم عصر ملامحمود جوہنوری است۔ لقب وس  
شمس الحق است از اہل تلامذہ شیخ فضل اللہ جوہنوری است حشر  
از پدر خود شیخ محمد مصطفی پو رشید در اوائل حال بدرس طلبہ اشتغال  
داشت آخر ہمہ ترک گفتہ منسوی شد بہ صاحب دولت نمی آئیخت  
گویند چون صیت کمالش بکوشش حضرت صاحبقران ثانی شاہجہان  
رسید مشور طلب وی مصحوب ملازم آداب دان فرستاد مولانا  
مزیور ابا کرد و قدمی از کنج عزلت بیرون نہ نهاد گاہ گاہ بشعر ہم میل مینمود  
و در شعر شمسی تخلص میکرد و تاریخ ہنم رمضان روز جمعہ ۸۳ سنہ ہجری سنت  
نار صبح خواندہ تحریر فرستاد کہ جان بجان آفرین سپرد۔  
ابتداء کتاب۔

الحمد لله بدار بعد التمين بالبسملة بحمد الله سبحانه اقتداء باحسن النظام الخ  
رقعات افضل شیرازی بخط نستعلیق مایقر تہمتنا ہفت  
جزو در ۲۸ کتب شد

محمد علی خان مخاطب بہ فضل علیجان ابن افضل علیجان شیرازی است در

محمد شاه بخدمت داروغگی قیل خانہ سرکار سرسرازمی داشت و باعث  
حسن خدمت مورد الطاف حضرت خدیو گیمہان گردید۔  
رسالہ در جنگ اقبال ہم نوشتہ در انشاخیلی فہارت داشت از  
امراے قرن ثانی عشر بود  
ابتداءے خطبہ۔

حد و ستایش بید خالق را کہ حکمت کاملہ از جملہ حیوانات منسل را بصورتی  
عجیب و ہیبتی غریب خلقت نموده الخ۔  
رسالہ غیاث منصور۔ در جواب مسائل عشرہ جلال الدین دوانی  
بخط نسخ عمدہ تہمینا سہ جزو خزو نام کاتب و سنہ کتابت  
نہست مگر نسخہ قدیم است۔  
ترجمہ غیاث منصور تحت کشف حقایق المحمدیہ می آید۔  
ابتداءے خطبہ۔

اللهم انصرنا علی القوم الکافرین و ثبتنا علی ما نینفعا فی الدنیا و الدین و ایدنا  
بتقریر القواطع البراہین و دفع وساوس الشیاطین الخ۔  
رسالہ در حیل مولف و حیل بسیط حکم نصیر الدین حیدر پادشاہ  
لکہنوجھا شدہ نام مصنف رسالہ نہست شاید از بعضی علماء عہد بادشاہ  
مربور بودہ باشد۔  
ابتداءے خطبہ۔

سجانبہ اعجب شانہ لیس کتلبہ شی فی الاخفار و الظہور الخ۔

رسالہ طبعیات بخط نستعلیق مایقہ تخمیناً شش جزو در  
۱۲۳۲ ہجری بقلم مرزا احمد قلمی شدہ۔

مولانا نظام الدین ابن مہدی علی اصل سے از وہلی بود در ۱۲۰۸ از  
سوید و تعیین این رسالہ پرداخت از اکابر قرن ثالث عشر است۔  
ابتداءے خطبہ کتاب۔

ہو الاءل ہو الآخر ہو الطاہر ہو الباطن العظیم للکرامۃ للکریم المتحرک  
ذرة الابان القادر العتدیم۔

رسالہ در منطق۔ بخط سید امام بخش در ۱۲۳۲ مکتوب شدہ  
ترجمہ مولانا نظام الدین بالا گذشت۔

استدار

الحمد لله تبارک و تعالی لا تعد ولا تحصى۔

رسالہ در استعمال اسطرلاب بزبان فارسی تخمیناً

۳ جزو حکیم محمد بن علی الموسوی بنابر امر امیر فخر الدین بہ تحریر این رسالہ  
پرداخت۔

ابتداءے کتاب۔

الحمد لله رب العالمین والعاقبۃ للمتقین صلی اللہ علی محمد والہ الطاہرین

وسلم الی یوم الدین۔

رسالہ در علم نجوم۔ تخمیناً پنج جزو بخط نستعلیق بزبان عربی اصل

این رسالہ در پہلوئی از کیا گوشتیار بن لبان منجم مشہور بود نام مترجم

در این رساله نیست این نسخه در اکثر مکتوب شده رساله منقح است  
بر چهار مقال اول فی المدخل والاصول ثانی فی حکم امور العالم ثالث فی الحكم  
علی الموالمید و تحویل سینها الرابته فی عمل الاستیارات -  
ابتداء سے کتاب -

انی جمعت فی ہذا کتاب من اصول صناعت الاحکام -  
رسالہ قرآنیات - بخط نستعلیق بزبان فارسی نام کاتب و سنہ  
کتابت نیست تخمیناً وہ ورق حکیم فاضل محمد بکرانی از مخول علماء عہد  
دولت مرزا النع بیگ - بود در ہیئت و نجوم بد طولی داشت -  
ابتداء سے خطبہ -

الحمد لله رب العالمین والصلوة علی محمد وآلہ الطاہرین -  
رسالہ در معرفت کرہ - فارسی خوشخط نام کاتب و سنہ کتابت  
نیست تخمیناً و جزو ترجمہ مصنف حکیم محمد بکرانی مالا گذشت  
ابتداء سے خطبہ -

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ

ابتداء سے کتاب -

انی جمعت فی ہذا کتاب من اصول صناعت الاحکام -  
رسائل اخوان الصفا مشتمل بر پنجادہ و یک رسالہ بزبان  
عربی بخط نستعلیق ظاہر کاتب این نسخہ آدم صاحب اسناد بود نسخہ

بسیار صحیح است تخمیناً شصت جزو بعد اتمام این رسائل بعضی رسائل  
 بابا افضل کاشی هم درین مجموعه افزوده جلگلی رسائل اخوان الصفا  
 منقسم است بر چهار قسم - قسم اول ریاضی تعلیمیہ - قسم ثانی حسابانہ  
 طبیعیہ قسم ثالث نفسانہ عقلیہ قسم رابع ناموسیا الہیہ -

مضفین این رساله پنج کس هستند اول ابوالحسن علی بن رامیناسی البغوی  
 دوم محمد بن مسعود المقدسی - سوم ابوالحمد البزجوری البسنتی چهارم زید  
 بن رفاعہ پنجم علی بن مارون الصافی - پس ہمیں پنج نون را اخوان الصفا  
 و خلایق الوفا گویند ہر یک ازین حضرات بچگانہ حکیم عمر خود بود از اعیان  
 قرن رابع هستند آنچه شیخ اباحیان نسبت این رسائل و جامعین این  
 رسائل گفته با لفاظہ رحمۃ اللہ علیہ اینچاققل برداشته شد -

سأل الوزير ابو عبد الله الحسين العارض وزير مصمم الدولة الشيخ اباحيان  
 بن احمد بن عباس التوحیدی عن زید بن رفاعہ ما حدیثہ و شانہ نفثال  
 انہا ہوا الذی تعرفہ قبلی نسیماً و حدیثاً بالترتیبہ الاستیار والاسخدام  
 ولہ منک الاصرۃ القریبۃ والنسبۃ المبرورۃ قال وع ہذا وصفہ لی قال ہناک  
 ذکاؤ غالب و ذہن و قار و یقطۃ حانترۃ و سوانح متناصرۃ و تنسج فی فنون  
 النظم و النثر مع الکتابۃ البارعۃ فی الحساب و البلاغۃ و حفظ اللایام الناس  
 و تنباع للمفالات و نبصر فی الاراد و الدیانات و تصرف فی کل فن انما  
 بالبدع المویہم و اما بالتوسط المضمہ و اما بالتناہی المنفجہ قال فعلی ہذا ما ندہ بہ  
 قال لا یسب الی شیء و لا یعرف کبرہطہ بچیشانہ کل اشی و علیانہ فی کل باب

و لا خلاف ما ید و من سبطیة نبیانه و سطوتیه بلسانیه و قد اقام بالبصرة  
 زمانا طویلا و صادق بها جماعة لا صنف العلم و انواع الصناعاته  
 منهم ابوسلیمان محمد بن المسعود البتی و یعرف بالمقدسی و ابوالحسن  
 علی بن مارون الزنجانی و ابواحمد المهرجوری و العوفی و غیرهم فصیحهم و خدمهم  
 و كانت هذه العصابة قد تالفت بال عشرة و تصادقت بال صداقت و اجتمعت  
 علی القدس و الطهارة و التبیحة فوضعوا بینهم مذیبا زعموا انهم قرابا الطریق  
 الی الفوز برضوان الله و الفوز الی جنته و ذاک انهم قالوا الشیرعہ قد رشت  
 بالجمالات و اختلطت بالفلالات و لا سبیل الی غسلها و تطهیرها الا بال فلسفة  
 لانها حاویة للحکمة الاعتقادیة و المصلحة الاجتهادیة و زعموا انه متى اعطنت  
 الفلسفة الیونانیة و الشیرعہ العربیة فقد حصل الکمال و صنفوا تسعین رسالة  
 فی جمیع اجزاء الفلسفة و عملها و افردوا لها فهرسته و سموها رسائل اخوان الصفا  
 و کتموا اسماءهم و مشوا فی الوراقین و وهبوا بالناس و ادعوا لهم ما فعلوا و لک  
 الالات و حجة الله عزوجل و طلب رضوانه ساریح و قال ابو حیان اربع عشرة و اربعمائة  
 فی تسعین رسالة اخوان الصفا نسخة کامل خزاین نسخة ویک نسخة و دیگر نسخة ثالث  
 از نظر حقیر نگذشته و الی الان نشان نسخه کامل در کد امی کتابخانه نیانم زیاده  
 این رسائل میتوان یافت که حکما را سلام در زبان خلفای بی عباسی  
 و حصول علوم و فنون و تصیح اعلاط حکما ر یونان و در ترقی محصل است  
 خود چه قدر سعی کرده اند و در حین حال حقیر بود که این مجموعه رسائل رازی و طبیح  
 پوشانم تا این شاید دستور بجلوه و نماید اگر زمانه فرصت می دهد این امر که



ہنوز در خاطر است از قوه بعقل می آید

ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله الذي لا يحسن الا شيئا الا ان يكون بدايا محمودة وكل ناطق  
وساكت فهو عبده الذي تاهت الالباب في عظمته وذكنت له عقول اهل  
العلم والمعرفة عند مشاهدته من عز جبروتيه وصلى الله على المنتجب من خلقه  
وخيرته من عباده محمد المصطفى وانه الدين بهم اهل الاصطفا والنج  
رسالة ورمز منطق وامور عامه بخط تعليقات لشرف صاف محشي تخمينا  
وهو جزو نام كاتب وكنهه كتابت نيت۔

مولانا شاه رفيع الدين خلف الصديق حضرت شاه ولي الله دهلوي وبرا اور اصغر  
مولانا شاه عبدالغفر است علوم معقول ومنقول از حضرت پدر خود آموخت  
وسبب اینکه مولانا شاه عبدالغفر باعث کبر سنی و ضعف مزاج و کثرت  
امراض و زدن در سینه و تعلیم طلبه نمی پرداخت مولانا صاحب مزبور اوقات شریف  
خوی ابا این شغل حاصل فرمایند و در علوم باطنی هم بیگانه عصر خود بود و تذکره  
نویسان معاصرین مولانا که بصحبت عالیہ ایشان رسیده بودند مولانا را  
ملک بصورت بشر میخواندند و غریب بنی شوم میگفتند و در وهلی در  
سفر آخرت کردند۔

ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد لله الهادي القريب والنجيب والصلوة على محمد بن عبد الله خاتم النبيين الخ۔  
رسالة ابن القيم۔ در علم مرایا و مناظر زبان عربی ذیل تنقیح المناظر است

کہ در ہاں جلد مجلد است تہمتنا پنج جزو۔

ابن ہشیم ابو علی محمد بن حسین بن حسن بن سہیل بن ہشیم نام وی محمد است  
 و کنیت وی ابو علی وی ابن ہشیم معروف است۔ اصل وی از بصرہ  
 و ہاجنما نشو و نمایافت در بدایت ایام تمیز از فضلا و علماء بصرہ کتاب فضائل  
 و اقتباس کمالات نموده در آخر ایام زندگانی در مصر رحل اقامت انگسند  
 و سالہا در ان دیار بدرس طلبہ و تالیف کتب علمیه اشتغال داشت و چونکہ  
 ہمدرا بخانوست شد صاحب طبقات الاطبا اورا در طبقہ اطباء مصر مذکور ساخت  
 خزرجی و رقی وی گفتہ کان خیر اباصول معانت الطب و امور بالکلیہ و  
 طب الدین لایسجی و شرح احوال وی آورده کان فاضل النفس قوی الذکا  
 متقنا فی علوم الحکمیہ و فاق اہل زمانہ کسب الخط و جید المعرفہ فی علوم الادبیہ۔  
 حکیم فریور باشیخ رئیس معاصر بود الحاکم بامر اللہ یکی از خلفای مصر و زور فضیلت  
 وی احترامش می شمرود و منصبی از نہ صاحب دیوانی با و تفویض نہ نمود  
 چون خلیفہ الحاکم سربج العیظ و مثلون المزاج بود حکیم پیوستہ از وی ہر اسباب  
 می بود و چون صورت خلاص خود از خدمت خلیفہ نہ دید خود را مجنون ساخت  
 پس بیکم خلیفہ گماشتگان برای حفاظت جان و مالش معین شدند تا اینکه  
 الحاکم مقبول شد و فرزند وی الطاہر لدین اللہ بجای پدر خود نشست جنون  
 حکیم کہ خود ساختہ وی بود از خود دور کرد گماشتگان خلافت کہ بر اسے  
 حفاظت وی معین بودند راہ خود گرفتند آخر عمر در جامع از ہر کہ از جامع  
 مشہور قاہرہ بود منزل گزید و اوقات شریف خود را صرف عبادت کردہ

بقناعت اوقات میگذرانند و در طب و فلسفه و ریاضیات تصانیف بسیار  
دازد و در سال ۱۲۳۰ هجری در قاهره مصر فوت شد۔

ابتدای رساله

قال ابن الهيثم كل معنى يحث عن حقيقة فانما يحث في النحو الخ۔

رساله فی الحج بزبان فارسی تئیسیناچ جزو خسرو بخط نستعلیق مایقر  
در سال ۱۲۳۹ هجری مکتوب شد از ملا محمد تقی بن مقصود علی المجلسی ترجمه وی  
بکفر لام تحت لوا مع صاحب قرانی می آید۔

ابتدای کتاب

الحمد لله الذي جعل البيت مثابة لمناس وامننا الخ۔

رساله مشظوم۔ در علم حساب بخط نستعلیق مایقر در سال ۱۲۹۶ هجری مکتوب شده  
ترجمه لطف الله مهندس ابن اسناد احمد معمار لاهوی تحت شرح خلاصه الحساب  
می آید۔

ابتدای کتاب۔

شکرید بوا سدا تلی + حسد بید بید و لم یزلی

ان حسد بید که قسمت بربندو رعتهم اندر سطور ناصیه کرد

روفته الجبتان۔ بخط نستعلیق قدیم بزبان عربی است فی حکمت

نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً پانزده جزو۔

نشان این کتاب در کشف الظنون یا در کشف المحجوب یافت نشد و اصل

این کتاب نام مصنف ابوالحسن بن احمد است و تذکره هم نفیض کردم

کدامی ابوالحسن صاحب روضه الجنان نہ یافتہ شاید مصنف چندان  
اشتہار نہ داشت۔

ابتداءے خطبہ کتاب۔

طوبی الحدیثہ کلام تنفر ریح افانہ مار فی الملک العلام  
رسالہ عرض جامی و رسالہ قوائمی جامی  
تخمیناً چار جزو۔

ترجمہ ملا جامی تحت آواز رنگ می آید۔

رسالہ ابطال ضرورت۔ بار سالہ عرض جامی و  
قوائمی جامی در یک مجلد داخل شد۔

از نیکنہند بہار است ترجمہ اشش بحرف (با)

تحت بہار عجم گذشت۔ این رسالہ تخمیناً پنج جزو پامند۔  
ابتداءے رسالہ۔

این نسخہ کہ برہم زدہ مثال ضرورت نامی شدہ از غیب با ابطال ضرورت  
رسالہ وروداً اختراعات کہ بر رسالہ ملاحظہ  
صالح نوشتہ بودند۔ بخط نستعلیق مجدول نام کاتب نیست  
نکر در سالہ ہجری مکتوب شدہ

ملا محمد حسین بن محمد ہادی العقبی العلومی از اہمیان مذہب اثنا عشریہ  
است کہ در ابتداءے قرن ثالث عشر بود و مرشد آباد بود  
ہما کجا فوت شد۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

على العقول السليمة والاذان المستقيمة الخ۔

رسالہ رجعت و رسالہ حسینیہ بخط تالیف پاکینہ  
 بہ جدول طلائع نام کتاب و سنہ کتابت نہایت ظاہر نسخہ قدیم است  
 و در متن رسالہ رجعت و بر حاشیہ رسالہ حسینی است رسالہ رجعت  
 از ملا محمد باقر مجلسی است کہ ذکر وی تحت اخفہ الابرار بحر بن تا گذشت  
 ابتداء کتاب۔

الحمد لله رب العالمين و اقبلوه على اشرف الابرار والمرسلين الخ۔  
 رسالہ حسینیہ از ملا ابراہیم ولی اللہ استرآبادی  
 است وی در خطبہ کتاب می فرماید کہ چون وی در شہر مریہ منوچہ کہ معظم  
 شد و از طوائف بیت الحرام و از زیارت سید الامام شرف  
 اندو گذشت بر رسالہ حسینیہ کہ در زمان مارون الرشید بہ عالمان زبان  
 بحث نموده و حقیقت نوبہ اہل بیت را بہ بر این عقلیہ و دلائل نقلیہ  
 نموده بود و ریافتیم و آن رسالہ را بحضور طہاسب صفوی در گذارستم  
 و حسب فرمان واجب الافغان وی از حجازی بہ پارسی نقل کرده  
 ملا ابراہیم از اعیان قرن عاشر است۔  
 ابتداء کتاب۔

الحمد لله الذي من علينا بمعرفة معرفته ذلائمة المعصومين بدلائل  
 والبراهين الخ۔

رعنائی زیبا۔ بخط نستعلیق نسخہ پاکیزہ مجددول خمیس ثامنیاہ و شش  
 صبر و نام کاتب سزہ کتابت نیست در تہذیب اخلاق مع حکایات  
 و لغتیں بہ عبارت متین نوشتہ ذکر این کتاب جانی از نظر حقیر  
 نہ گذشتہ مگر مصنف خود می سنر باید کہ مثنی احکام این تقصیرات نامنہای  
 یعنی فہرست طرز مجموعہ رحمت الہی بر خوردار ابن محمود ترکمان فراموشی کہ ای  
 تذکرہ کہ وقت تحریر این سطور پیش نظر حقیر بود ترجمہ وی بیانستہ از  
 ملاحظہ خطبہ کتاب ظاہر کہ وی در خدمت امیر الامرا بیکلہ بگی منوچہر خان  
 بود کتاب در درستگی اخلاق و تہذیب اطوار با میرش حکایات  
 و نجیب عبارات معنی و سبع نوشتہ  
 ابتداء خطبہ کتاب ۵۔

الہی بزرگی و شہت تراست \* سرسرازمی ملک و دولت تراست  
 تویی بانی بارگاہ سپہر \* سرروزندہ شعلہ ماہ و مہر  
 تاج فلک گوہر آفتاب \* زور پلس صنعت بودیک جباب  
 ریاض المسائل فی بیان الاحکام بالدلائل فی الففتہ  
 چہا پہ پهران در دو مجلد ملا سید علی بن محمد علی طباطبائی وی از مستاخرین  
 است مگر در مدارج از متقدمین کمتر نیست صاحب کشف العجب نسبت این  
 کتاب گوید و ہو کتاب دقیق متین یوسف بہ کمال المصنف استدل  
 فیہ علی جمیع ابواب الفقہ من الطہارۃ الی الدیانت صاحب رحمہ  
 در سال ۱۲۳۱ ہجری چہان فانی را پدر و کرد۔



ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله رب العالمين و صلى الله على سيدنا ونبينا محمد وآله الطاهرين الخ  
 روضته البهية في شرح اللمعة المشتقية بخط نسخ نسخة باكية لطيفة  
 تخمينا بجاه جزو كلان در سنه ۱۲۴۲ هجرى كتوب شده لعمدة و مشفق  
 از امام المعيد ابى عبد الله الشهيد محمد بن مكى ست ذكرى الشريفة كه بحرف  
 ذال كذنت هم از دست اين شرح از ملا زين الدين بن على العالمى ست  
 صاحب كشف الحجب كويد بلكب فيه مسلكا لطيفا و حرره تحريرامروفا اين  
 شرح مزوج الحمت لعمدة و مشفق در فقهه كتاب ادق است و اين شرح  
 شرح لطيف و بسيار معني خيز نوشت وى از فقها سے معروف مذہب  
 اثنا عشرى ست در سنه ۹۷۶ هجرى از زين دار پرخار و امن ہستی پرچيد۔  
 ابتدا سے خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذى شرح صدورنا بلمعة من شرايح الاسلام۔  
 رجوع الشيخ الى صباه في نوة الباه۔ بزبان عربى است بخط نسخ  
 نسخة متديم در آخر قريب دو جزو بد خط است در فن طب مضمون كتاب  
 از نام كتاب پيدا است ترجمه شيخ از رئيس بحرف شين تحت  
 شفاى آيد۔

ابتداء سے خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذى خلق الاشياء بقدرته و الفها بلطيف صنفته الخ۔  
 رساله لم صاار۔ در طب يك جزو مورساله بر رال عہ

تذکرہ رازی۔

ابتدای رسالہ لم صارا نیست

بذہ رسالہ العہد ارسطاطامیس فی وقائق الحکمتہ من الطب وغیرہ و ہشتلمتہ  
علی اربعہ و ثمانین مسئلہ۔

رسائل و طب۔ نخلوہ مختلفہ در یک مجلد در ابتدا بعضی رسائل

حکیم نظام الدین گیلانی است۔ حکیم نظام الدین بن احمد وی گیلانی الاصل

بود از عنفوان شباب بعد تحصیل علوم تاسیس شیخوخت ہوارہ اوقات

شریف خود را در تحقیق و تدقیق مسائل طبیہ صرفت میفرمود و در بلا و عرف

عرب و عجم و ہندوستان سیر نمود و تجربہ نیکہ بہ تجربہ وی میرسد از

رسالہ ترتیب امی و او چنانچہ بسیاری رسائل از وی ہنوز در وجود است

حکیم مزبور از اعیان قرن ہادی عشر است و در ہندوستان فوت شد۔

راحت اللسان۔ نسخہ ناقص بالقرص صحیح مگر از اول ناقص و طب

کتاب خوبے است پیشتر علاج از او ویہ ہندوستان نوشتہ۔

رسالہ مجربات الہداوی۔ تصنیف حکیم غلام مصطفی بہاری

کہ در ابتدا سے قرن ثالث عشر بود۔

المحمد للہ استوف العلیل النظامیۃ و دافع الامراض الباطنیۃ الخ۔

رسالہ در ساختن او ویہ مرکبہ و استخراج اوزان و معرفت زمان در

ترکیب مرکبات وغیرہ۔

در و اسازی رسالہ خوب است بزبان عربی است در عہد نسخ سیر

مکتوب شدہ تخمیں تا وہ جز نام مصنف و رسالہ پہر و مفقود  
استدایش اینست۔

الحمد لله الحكيم القاهر الوزير القادر المتفرد الخ۔  
رياض الاكويه۔ بخط استعینق ایقر بر سنه کتابت نیست تخمیں تا  
پانزده جزو به ترتیب حروف ہتھی ذکر او و یہ سفردہ کردہ و مرکبات  
ہم نوشتہ مولانا یوسفی در عہد ہمایون بادشاہ بود در سنہ ۹۴۶ ہجری  
این رسالہ را با تمام رسانید سنہ وفاتش یافت نشد۔  
ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي خلق لكل دار و دار الخ۔  
رياض الفوائد۔ بخط ایقر بر در سنہ ۱۱۸۶ ہجری مکتوب شدہ تخمیں تا  
ہفتاد جزو در فن طب بزبان فارسی است و این کتاب مشتمل است  
بر یک مقدمہ و دو فن و خاتمہ مقدمہ در بیان ماہیت طب و موضوع  
فن اول در بیان علم نظری و فن دوم در بیان علم عملی و خاتمہ در بیان  
مسائل متفرقہ ترجمہ محمد امان بن محمد افضل بحر فن جیم تحت جامع امالی گذشتہ  
ابتداء خطبہ۔

سپاس بیفایس حکیمی را کہ مغزبان الم عصیان الخ۔  
رياض المنشآت۔ بخط استعینق ایقر بر کاغذ سنہ دستانی در  
سنہ ۱۱۸۶ ہجری مکتوب شدہ خواجہ محمد علی المتخلص بہ تمنا ابن خواجہ عبدالعزیز  
المتخلص بہ نامیدوی تلمیذ و اللہ خواست نواب علی ابراہیم خان

در گلزار ابراهیمی گوید که خواجه جوان سواد متینند و از مجربان را رقم آتخ است  
 پدرش خواجه عبدالحق به بسیاری فضایل اقباض داشت بنابرین نواب  
 منظم جنگ به اتالیقی نواب مبارک الدوله بهادر تامل صوبه بنگالہ برگشت  
 تا آنکه نواب علی ابراهیم خان به کمال تمنا خواجه عبدالحق را به بنارس  
 طلبید و معین خود و تالیف تذکره صحیفه ابراهیمی کرده ریاض المنشآت  
 مجموعه نثر نواب علی ابراهیم خان است که خواجه محمد علی مرحوم به ملک  
 تالیف کشید حسب قول صاحب تذکره بیشتر عشق خواجه عبدالحق در عظیم آباد  
 بود و ہما نجافوت شد خواجه محمد علی ہم در عظیم آباد نشو و نمایانفت و تذکره نویسن  
 قرن ثالث عشر اورا عظیم آبادی دانستند در سال ۱۲۳۲ هجری ازین ہم  
 سانی جاہتی کرد۔  
 ابتداء خطبہ۔

حمد بید و احصاء و شنای لائحد و لا تحسبى خالقى راسته است کہ در مکتوبات  
 ماہنوز قدرت کاملہ حکمت بالغہ الخ۔  
 رسالہ در اثبات امامت۔ بجد استعینق با یقین تخمینہ نوشت  
 جزو نام کانت و سنہ کتابت نیست شخصی تالیف نموده کہ در زمان قتل شاہ  
 در حیدرآباد و کن بود درین کتاب جا بجا چیز باطلہ و مناظرہ و غسل  
 کردہ و مناظرہ خود را بطرز سکارہ نمود و ازین سبب رسالہ مبسوط شدہ۔  
 است کہ خطبہ این است۔

صدی کہ حامدان طائر اعلیٰ و ذاکر ان کرہ غیر از ادای آنها عاجز آید الخ۔

روضتہ المناظر فی احوال الاول والاواخر بحجہ عرب  
تقطیع متوسط از کتابخانہ ما نشر ڈیپارٹمنٹ سیاسی کہ یکی از علماء فرانسس بود بدست  
حقیقہ آمدہ در سال ۹۱۳ مکتوب شدہ تاریخ مختصر بیت بزبان عربی از ابتدا  
خلقت تا سنہ ۸۶۶ ہجری نوشتہ این کتاب در کشف الظنون مذکور نیست۔  
ابو لولید محمد ابن کمال الدین المعروف بابن شحہ حنفی الملقب بہ محب الدین  
قاضی القضاة حلب بود چون امیر تیمور بر حلب استیلا یافت امیر تیمور  
اور امیر قاضی شرف الدین پیش خود طلبید و در امر امیر معاویہ سخنہا  
در میان آمد چنانچہ درین معنی در ضمن احوال سنہ ۸۲۸ ہجری فرمودی نشر باید۔  
واعاد السوال عن علی و معاویہ فقالت لاشک ان الحق کان مع علی  
ولیس معاویہ من الخلفاء۔ قاضی شرف الدین در طبقات الاحناف ملا علی  
قاری ہم مذکور است وی از اکابر اخوان شرف الدین تاسع بود در سال ۹۲۱ ہجری  
وفات یافت۔

استدراک کتاب۔

الحمد لله الذی حسن کل شیء و خلقہ و بدار خلق الانسان من طین الخ۔  
ریاض السلاطین۔ بخط نستعلیق نسخہ پاکیزہ از کتاب خانہ بلاکسن صاحب  
است بحینتاً نسبت ۲۳ جزو تاریخ بنگالہ بزبان فارسی است کہ  
بفرمایش شرف الدین ادنی نوشتہ شد۔

مفتی غلام حسین زید پوری در پری کوشی انگریز آباد بسر شدہ ڈاک منٹک  
بود و در انگریز آباد مسکن داشت چون چند گاہ ملازم جارج ادنی بود بنا بر

التاس وی در عرض دو سال در تحریر و تسطیر این تاریخ پرداخت و در سال ۱۲۰۲  
 هجری با تمام رسانید از عارضه جس بول تاریخ ۳۰ - صفر ۱۲۳۲ هجری  
 در انگریز آباد و رگدشت و بموضع چک - قربان علی که مفصل انگریز آباد است  
 مدفون شد ابتدا سے کتاب -

جهان جهان حمد سزاوار بارگاه جهان افروز است که این مظهر کونی سید قدر کامله خوش کلمه و جوهری ساطع مدینه ابرو است  
 رساله در فن حساب تخمیناً چهار جزو - بزبان فارسی است - نام جامع نیست -  
 ابتدا - حمد که محدود و نامشده حضرتش و مضمون نگردد و درش الخ -

ریاض الصنائع - در فن عروض بزبان فارسی بخط استعین  
 صاف به تقطیع جزو و جنب نداشت جزو -

میر حسین الفتی اصل وی از ساوه است در عهد هایون پادشاه به پنداماد  
 و در سلک ملازمان عبداللہ قطب شاه منسلک گردید در شعر طبع موزون  
 داشت و یونان به نظر نه رسیده و نه کلامی تذکره نویس ذکرند وین غزلیات  
 منو و در تذکره ماچیزی از اشعارش انتخاب زده نوشته اند ریاض الصنائع  
 باسم پادشاه مزبور نوشته و نامش ریاض الصنائع قطب شاهی کرده تاریخ  
 اتمام کتاب از مصنف اینست ۵

ریاض الصنائع جو اتمام یافت \* با مداد توفیق پروردگار  
 طلب کردم از کلک تاریخ او \* رستم زو چهل هشت سال منبر  
 ابتدا سے کتاب -

حمد وافر و ثنائے کامل صانعی را شایان است که از امتزاج ارکان عنان



واز دو لاج اصول مولد مصرع موزون ترکیب نشان را ترتیب داده الخ۔  
 روضۃ الفہوم فی نظم نقایۃ العلوم۔ پاکیزہ برکاغذ خان  
 بالیغ برجدول طلا بمقدار شش جزو۔ اصول چاروہ علوم درین منظوم  
 نظم کہو۔ نقایۃ العلوم سیوطی است کہ ببلک نظم کشیدہ۔

شہاب الدین بن احمد بن عبدالحق السباطی المصری۔ وی از اکابر  
 علماء قرن عاشراست۔ چاروہ علوم در اصل کتاب سیوطی بود۔  
 صاحب ترجمہ چار دیگر برآں افزوہ مجددہ کرد۔ صاحب کشف الظنون سنہ  
 وفات مولانا سنہ ۹۰۰ ہجری یافت اولہ ۵

الحمد لله الکریم الحسن و الواسع الفضل العظیم المنن  
 رسالہ در اصول دین و شروع آن۔ بزبان فارسی است  
 برکاغذ خان بالیغ برجدول طلا تخمیناً ہفت جزو۔ نام کتاب  
 نیست و سنہ کتابت چہل دو و از جلو سس بکن کہ از جلو سس  
 عالمگیری باشد۔

امتداد خطبہ کتاب۔  
 بدان ہدایک اللہ کہ چون آدمی اول قابل تکلیف الخ۔  
 رسالہ حافظ ابن حجر ہمشمی۔ درین مجموعہ دو ازوہ رسالہ  
 ایشان است بخط عرب تخمیناً سنی و پنج جزو رسالہ ایشان بیشتر  
 متعلق بہ حدیث است رسالہ اول درین مجموعہ کتاب الصیاق  
 عوار النیوس بمن لم یفہم الاخطرات عن حدیث انس۔

ابتدائے میں رسالہ انیسٹ احمدک اللہم عن حفظ سبب الشیخ  
 للعز الوداضحة البینا۔  
 رمز الحقائق فی شرح کتبر الدقائق۔ در ۸۵۰ جہری  
 مکتوب شدہ تھیں ناچاہ جب نزو۔ ترجمہ عینی بکرت شیلین  
 تحت شواہدی آید۔  
 ابتدائے کتاب۔  
 ان اہل ماہستہل بہ الانسان بالبیان الخ۔



# حرف

زاد المسافرین - کاغذ کثیرت مصور سنیہ کتابت و نامہ کاتب نیست  
 تخمیناً ہشت جزو خوش تقطیع نسخہ مجددول است میرز بی سادات  
 مرات رموز افادات است از اکابر صوفیہ بودہ از شیخ المشایخ حضرت شہاب الدین  
 سحروردی رحمۃ اللہ علیہ استفادہ یافتہ و باب شیخ اوحدا الدین کرمانی و شیخ  
 عراقی ہم صحبت داشت گویند در زمانے میرزا پور و شیخ اوحدی و شیخ  
 عراقی ہر سہ مختلف شدند در حالت اعکاف میرزا پور مثنوی زاد المسافرین و شیخ  
 اوحدی جام جم و شیخ عراقی لمعات نوشتند این مثنوی زاد المسافرین  
 عجب محققری مفید است ہم براسے علامہ مثنوین و ہم برای عملائی  
 محققین وفات سید و رہاۃ در سلسلہ واقع شد۔  
 افتتاح زاد المسافرین بر این پنج است۔

ای برتر از ان ہمہ کہ ہستند۔ انانکہ بدید ما ہنفتند  
 ایضا نسخہ ثانی - خوش تقطیع بخت لطیف قدیم اگرچہ سنیہ کتابت و نام  
 کاتب ندارد و تخمیناً دوہ جزو۔

زیچا - نسخہ صاف نستعلیق مجددول شکر ف بر کاغذ ہندی خلی خوس  
 نام کاتب را کہم خورد و سنیہ کتابت شکر ف ہجری تخمیناً ہست جزو و با خط می شود  
 احوال حکیم فرودسی طوسی تحت شاہنامہ اش می آید اول کسی کہ توجیہ بہ نظم

قصه یوسف و زلیخا فرمود فرود سی بود. سر بیت مثنوی -

بنام خداوند هر دو سراسر است \* که جاوید باشد هر دو سراسر است  
 زلیخا - نشیخه لطیف نستعلیق شیرین بجدول طلار نام کاتب و مسند  
 کتابت نیست مگر بعد از ۱۲۳۷ مکتوب شد تخمیناً پانزده جزو چنانکه زلیخا فرود سی  
 اول نظم این قصه یافتیم این زلیخالی یومناخرین نظم این افسانه باشد چنانکه در  
 آخر کتاب نوشته - بمال الف افزون بدو صد سال \* و گرسی  
 دشش افزون برنگو قال -

ماظم این مثنوی ازین نسخه یافت می شود که ملا شمس اصفهانی مد ارجح علی شاه  
 قاجار است چنانچه ازین شعر ظاهر -

منظر فرود لاور شاه جسم جاه \* شه گیتی ستان فتح علی شاه  
 جز اینکه ازین کتاب سنبط شد و گریح از احوال حشمت خبر یافتیم تذکره مجمع  
 که امروزه سال است در ایران تمام شده حرفی از حشمت ندارد و صاحب گنج  
 شایگان هم که تذکره شعرا حال است یک سکه مسکوک که از دارالفرس  
 طبع حشمت بیرون شده در گنجینه خود داخل نفرموده و محبت ترانیک شانی  
 از حشمت در بیاض محمود که یکی از پسران فتح علی شاه بود یافتیم بهر حال خوشگوار است  
 کلامش خالی از مزه نیست - سر بیت مثنوی -

رنگی گوهر مقصود بنا \* بطور دل کتب لای بغزا -  
 زلیخا - نسخه قدیم بخط نستعلیق با بقره بجدول شکر بر نام کاتب  
 روشنائی افگندند که از سواد رفت سینه کتابت یافته صد و هفتاد و یفت

این سلسله گوهر شاهپور از بحر طبع ملا ناظم بهر وسعت که مجموع کمالات بوده  
 در خدمت عباس قلی خان شاملو در بهرات بسری بردن خان منور بادوی التفات  
 و مراعات بسیار داشت مثنوی یوسف زلیخا بفرموده آن خان بلند مکان  
 گفته و او سخن درمی داد و گوید که مثنوی ناظم در نهایت خوبی و او ستا  
 واقع شده مولانا ناظم شاگرد رشید فصیحی بهر وسعت سال و فاقش نیاستم  
 مگر مولانا از انبای قرن حاوی عشر است - معریت مثنوی -

خدا با چون سپهر سینه کبشا ۴۰ و لم طوطی کن و امیر بنا  
 ز آنچه بظنستقیم شیرین بر کاغذ خانی خوش تقطیع بجدول طیار تهنیتاً  
 هشت خیز و خور ز آنچه سپهر زاجانی خان در ششده نوشته  
 میرزا ابوالحسن محمدگانی بنجم که درین فن در عصر خود یگانه روزگار بود از حساب  
 کمالان قرن ثانی عشر است -

اول خطبه -

سجنانک ما اعظم شانک الخ -

زبده الرموز - بظنستقیم عمده بجدول طیار بر کاغذ خان بالبع چونکه یک  
 ورق از آن سر رفته نشانی از کاتب و سز کتابت مانده تخمیناً سی جزو کلمان  
 میرزا محمد حاجی قصه خوان بهدانیست در ششده از عراق بهند افتاد و بدار سلطنت  
 حیدرآباد و گلکنده رسیده بخد مت سلطان قلیشاه شرف با برافت و بنا بر  
 حکم سلطان مزبور مرزا مرحوم به ترجمه و تالیف این فسانه بی سر و پین پرداخت  
 عبارت خوب نوشته قصه امیر حمزه است شاید همین زبده الرموز از فارسی



بہار و ترجمہ کردہ اند۔

اول کتاب۔

خلاصہ کلمات و اویان اخبار و سخن پروازان عالی مقدار الخ۔

زینتہ الہی الس۔ بخط نستعلیق شفیعا را آمیز با اقرار بجدول شکر و

تقطیع کلان ضخیم تخمیشنا شصت جزو در ۲۲۰۰ کتابت و را مد نام کاتب۔

از کتب تاریخ قدما اقتباس نموده برودہ افضل ترتیب و اوہ مکتوب سے

بروشس نگارستان قاضی احمد غفاری نوشتہ سخنان و پذیر و حکایات

بی نظیر کہ معین بر شایستگی اطوار باشد فرام نموده۔

سیرا محمد الدین محمد الحسینی التخلص بہ مجدی در عہد اکبر بادشاہ بود و در آغاز

۳۰۰ کتابت بالیف این مجموعہ پرداخت خوانی الاصل است از کار عمر خود

بودہ جو اہر اللغۃ علامہ برز مخشری بسک نظم کشیدہ تاریخ و فاش نیافتہ

از اعیان قرن حاوی عشرت۔

اول خطبہ۔ شامی نامتباہی و مدح با محصور الخ۔

زبدۃ الاحباب فی سوانح الاسفار۔ دو مجلد خرد خوش تقطیع بخط نستعلیق

خوشنامزین بجدول طلای نسخہ مکتوب بقلم مصنف است کہ ازین عبارت

پیدا تمام شد و حسن اختتام یافت این محیط ثانی از کتابت مطاب زبدۃ الاحباب

فی سوانح الاسفار از قلم شکستہ رقم مولف حقیر سرایا تقصیر حاجی علی سزا این

سزا ابو طالب مرحوم کتابت بہ ہنرمند ماہ جاوی الشانی روز چہار شنبہ

۱۲۹۹ ہجری۔

اختراع محیط اول این است - سبحان الذی اسرى عبده لعلنا من بعد الاقصی  
 و این محیط مشتمل است بر سوره که از تاریخ زردانگی از شهر مکه تا کلکتہ رود و او  
 تخمیناً دوازده جزو است و ابتدای محیط ثانی این است - محیط الثانی فی  
 غوص البحار الذخره من الاسفار الی العقبات المقدسه لائمه الاطهار  
 درین محیط احوال ایران و بعضی علماء و شعرا که بغیض صحبت ایشان مصنف  
 مرحوم رسیده بودند نوشته اند بطور تذکره حالی از لطف نیست و این  
 محیط را قتمه نوشته که در آن مرتب احوال بعضی شعرا و احوال کلام  
 ایشان است مرزا علی مرزا ابن مرزا ابوطالب صاحب تذکره خلاصه الافکار  
 و بلوی و طنا و عظیم آبادی مسکنان از اعیان مکنه بود خیلی مذاق خوب داشت بعضی  
 و رثای مرحوم این سرتکه مجلد را پیش والد مرحوم هدیه گذاشته بودند که  
 الحال درین کتابخانه نگاه میدارم تاریخ وفات مرزا فروریانم -  
 زایدین - بخط نستعلیق نسخه قدیم صحیح محشی تخمب ثابانزوه حکم متوسط  
 التقطیع نام کاتب و سنه کتابت نیست مگر کاتب این نسخه طالب علمی  
 باشد ترجمه میرزا بهرودی تحت میرزا بدش شرح مواقف و ترجمه ملا جلال الدین  
 دوانی تحت حاشیه جدیدہ ذکر شد -

ابتداء حاشیه رساله قطبہ -

الحمد لله ذی الحکمت البالغۃ والجمہ الساطعۃ العظیمۃ شانہ العظیم اعمانہ -  
 ابتداء کتاب -

حاشیه ملا جلال قوله الحمد هو آه المراد بالحمد المعنى المصدرى وهو التبرؤ

عند القاری سیمہ الخ۔

زبدۃ السالکین مشتمل است بر سبت و نہ رسالہ بر کاغذ لطیف حسانی  
بخط نستعلیق صاف بجدول طلائی سنی و دو جزو و چہار ورق حسب ملکی  
رسائل و رقنوف است۔

شیخ احمد بن مولانا جلال الدین کاشانی۔ حضرت شیخ طبرقہ نقشبندیہ  
داشت دیگر بر حالات مصنف اطلاع نیافتم۔  
استدای رسالہ اول۔

حمد پاک از جانب پاکان پاک را بہ کو خلافت واداشتی خاک را  
آن خرد بخشی کہ آدم خاک اوست بہ جزو کل بران ذات پاک اوست  
زینجائے جامی۔ این ہاں نسخہ است کہ عبدالرحیم خانخانان مشمول  
دیگر تحف و ہدایا بحضور نور الدین جہانگیر بادشاہ فرستادہ بود و جہانگیر بادشاہ  
در توزوک خود می فرماید کہ امروز نسخہ زینجائے بسیار پر تکلف بغایت  
تذہیب و صفا بخط میر علی مصور از نظر گذشت بہت ہزار روپیہ قیمت  
تخمین شد عجب نسخہ لطیف است و مصرعی بخط نستعلیق متوسط القلم  
نوشتہ متن کاغذ حسانی زرافشان و جداول طلائی مختلف الاشکال و حاشیہ  
باختلاف الوان طلاکار خط نستعلیق ہم بغایت بکنگی و درستی است۔  
میر سید علی مصور المتخلص بہ حدائی و در زمان اکبر بادشاہ بہ ہندوستان  
انٹا و ورق تصویر کشی مافی ثانی بود و در شہر ہم سلیقہ معقول داشت۔  
حسن بیان کعبہ الیت عشق بیابان او بہ سز نش ناکسان خار معیلان او

سینور از اکابر مشرین عاشق بود۔

زاد المعاد۔ بر کاغذ ولایتی بجدول طلاء نسخہ بنامیت تکلف و صفا و رسالہ  
از دست محمد علی ابن ملا محمد حسین شیرازی مکتوب شدہ در ادعیہ و اوراد۔  
ترجمہ ملا محمد باقر مجلسی تحت تحفۃ الابرار بہ حرفت تا گذشت در این کتاب  
بعضی روایات مجہول کہ از کتب صحیحہ مذہب اثنا عشریہ استنادی ندارد و  
محض براہ تعصب داخل کردہ۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذی جعل العبادۃ وسیلۃ السعادۃ فی الآخرة الخ۔  
زہر الکلام فی فضیلتہ یوسف علیہ السلام۔ بخط نسخ صاف صحیح  
تتمیم نائشس جزو۔ تفسیر سورہ یوسف بزبان عربی است۔ درین نسخہ  
خطبہ نیست و نام مصنف ہم مذکور شدہ مگر صاحب کشف الطنون نسبت  
این کتاب بابی علی عمر بن ابراہیم الانصاری میکنند۔  
ترجمہ مصنف یافت نشد۔ ابتدائے کتاب رومی عن کعب الاحبار  
قال تبارک و تعالیٰ لما خلق آدم۔ الخ۔

زاد المعاد فی ہدی حنیف العباد۔ نسخہ بخط نسخ محشی من متسبیل باوگار  
است از آنکہ از دست امیر اسمعیل عالی صاحب سبیل السلام شرح بلوغ المراد  
مکتوب شدہ تتمیم نائشس جزو کلام مجد الدین فیروز آبادی از زاد المعاد  
کتاب سفر السعادت ترتیب داد کہ بران شرحی لطیف از محقق و بلوی  
در زمان مامتداول است این نسخہ شریف مایہ نائشس این فقیر است در سیرت

نبوی صلعم کتب جامع ترازیں یافت نمی شود ترجمہ ابن قیم بحرف کاف  
تحت کافیتہ الشافیہ کہ مشہور بہ فقیدہ نونہ ست می آید۔  
ابتدائے خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمین۔  
زواجہ عن اقمہ ان الکبائر۔ بخط نسخ نسخہ قدیم در ۶۹۶  
بجیات جامع مکتوب شدہ کجیہ ناسی جزوہ تقطیع متوسط۔ در فن  
حدیث است۔

ابتدائے خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی حمی من اهل وافیہ۔

ترجمہ حافظ ابن حجر ہشتمی تحت صواعق محرقة می آید۔

## حرفین

سلسلہ الذہب۔ یکی از مثنوی ہفت گانہ ملا جامیست نسخہ  
بغایت خوشنما کاغذ زرافشاں خوش تقطیع تمہیناً ثبت جزو ما شد  
نام کاتب و سبہ کتابت نیست ترجمہ مولانا جامی تحت ہفت اوزنگ  
ایشان می آید۔ سر بیت مثنوی۔

للہ الحمد و نبل کل کلام + بصفات الحبلال والاکرام

ساقی نامہ ظہوری۔ نسخہ لطیف خوش تقطیع بخط نستعلیق شفیق امین  
بجدول طلا تھمبناست پنج جزو کا مہشش عبداللہ شیرازی درکت  
این نسخہ را در پٹنہ تمام نمود ترجمہ ظہوری ترشیری تحت کلیاتش می آید۔

### مطلع ساقی نامہ

شناہمہ اینزد پاک را + شریا وہ طارم ناک را  
درین نسخہ دیباچہ نورسن و گلزار ابراسیم و خوان خلیل متبل ساقی نامہ  
نوشتر از غایت شہرت نشان افتتاحش انداوم۔

سبعہ سیارہ زلالی۔ اگرچہ نسخہ بخط ہندوستان بر کاغذ  
ہندی است مگر حسن و خوبست بجدول شکر ف بموعہ ہفت مثنوی  
زلالیست ہم نام کاتب وہم سند کتابت این نسخہ درج نیست خوش تقطیع  
مجلد از کتابخانہ سرگوراوزلیست آسامی مثنویات ہفت گانہ باین روش  
(۱) محمود و ایاز اولہ بنام آنکہ محمودش ایازست + دلش خمخانہ ماز و نیاز است  
(۲) شعلہ ویدار اولہ نام اوتاج سرسرنامہ + شعلہ ویدار برہنگامہ۔  
(۳) گلو سوز اولہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم + تیر شہا بست بدیور حسین  
(۴) آذر و سمندر اولہ۔ نامش عشقت و حن و فتر آتش ساقیست گو سمندر  
(۵) می خانہ اولہ نام او باوہ سینہ می خانہ است + دہن بہر کہ بہت پیمانہ است  
(۶) ذرہ و خورشید اولہ نام او کرد و بر شعلہ فرور + گفت آتش کہ مسوز  
(۷) سلیمان نامہ اولہ بنام جہانگیر و لہای ننگ + کہ آمد سلیمان آتش یک مور لنگ  
مولانا زلالی با او مدی صاحب عرفات ملاقات داشت می گوید کہ در



صفایان و غیره اورا بسیار دیده ام و صحبت داشته ام و اشعار اورا  
 قرا فرود آشنیده و شنیده ام مولانا بغایت وروریش طبیعت خوش  
 فهم و خوش منظر بود و تا زمانه تالیف عنبرفات او حدی که در سال ۱۲۲۸  
 آغاز و سال ۱۲۳۰ تمام شد مولانا کے فریور و رخواسار بود و معاصر میرزا باقر و اما و  
 و شیخ بہائی است چنانچہ مع میرزا باقر و اما و بسیار نموده در سال ۱۲۳۰  
 وفات کرد۔ از جہان رفت زلالی بچہان۔ تاریخ وفات او ست۔  
 سر و از او۔ بخط مایقار صحیح بر کاغذ ہندی از تکلفات عاری سنہ  
 کتابت و نام کاتب مفقود و تخمیناً نسبت جزو۔ تذکرہ شعراست ترجمہ  
 میر غلام آزاد تحت ید بیضی می آید اولہ۔ سرنامہ حمد نیاز سب دعی کہ ارواح  
 سعانی را با قوالب الفاظ آمیختہ الخ۔

سلاطین نامیہ۔ بخط نستعلیق صاف بجدول شکر ف در سال ۱۲۸۴ کتب  
 شدہ بخط ابراہیم قادر لیست تخمیناً ہشت جزو محتویت متضمن باجواہل  
 بعضی ضووفیہ کشمیر ذکر بہار الدین کشمیری تحت ریشامہ گذشت۔ سر بیت این مثنوی۔  
 بر کشمیری مرغ خوش ترانہ عشق  
 یک۔ نوای خوش از فسانہ عشق

سکینہ دارا شکوہی۔ بخط نستعلیق واضح بر کاغذ حسانی  
 تخمیناً پانزودہ جزو نام کاتب نیست و ہم سنہ کتابت ندارد این  
 کتابت کہ در شرح طریقہ و اشغال و اوضاع مشائخ قادریہ نوشتہ  
 ترجمہ دارا شکوہ تحت سفینۃ الاولیاء کہ تصنیف دیگر این شاہزادہ مظہر موم

سبب اینکه آن نسخه مزین بدستخط خودش گردیده می آید۔ اوله  
سبحان الذی هو الاول والاخر والظاهر والباطن۔

سبحة المرجان فی آثار ہندوستان۔ بخط نسخ ماہیتر  
برکافد ہندی بلا تکلف ظاہری نام کاتب و سنہ کتابت ندارد و تعینت  
خوبیت مشتمل بر چار فصل۔

فصل اول فیما جاہز ذکر الہندی فی التفسیر والحدیث۔

فصل الثانی۔ فی ذکر علماء ہندوستان۔

فصل الثالث۔ فی محاسن الکلام۔

فصل الرابع۔ فی المعشوقات والعشاق۔

ترجمہ میر غلام علی آزاد تحت ید بیضار ایشاں می آید اولہ تبارک من جعل السبحة

المعلقة حیرة بعیون العقلا

سفینہ ہندی۔ بخط نستعلیق صاف۔ بجدول شکر فصحیح

برکافد ہرہ دار ہندی تخمیناً بہشت جزو دور ۱۲۲۰ ہجری بخط لالہ کبیر اللہ

صورت اختتام پذیرفت و در ہمان سنہ از اصل بمقابلہ رسید۔

رای بہگوان واس التخلص بہندی بن ولپت واس کالیست سری

بانتب بودہ اسل وی از کالیست در لکھنؤ نشو و نما یافتہ از مولوی سیدی

سہارنپوری تحصیل علوم نمود و در سرکار نواب آصف الدولہ ممتاز

بودہ و در آخر عمر بمصاحبیت سعید الدولہ بہاراجہ کنیت رای کہ نیابت

و دیوانی آصف الدولہ داشت سر امتیازہ افرشت این تذکرہ در ۱۲۱۹

تمام نموده پیش ازین تذکره دیگر نوشته که نامش حدیقه ہندی گذاشته  
 جو این سفینہ متفہمین باحوال معاصرین است بطور متممہ حدیقه می توان  
 گفت حدیقه از نظم نگذاشته این سفینہ اگرچہ مختصر است مگر خوب نوشتہ  
 تاریخ وفات رامی نیافتیم اولہ حمد و ستایش آفریدگاری را رواست کہ الخ  
 سفینہ خوشگو مشتمل بر احوال معاصرین - بخط استعلیق صاحب  
 بزکافذہرہ دارالخیمہ نایب و بیخ جزو نام کاتب و سنہ کنایت نیست  
 پندرہ این خوشگو از قوم حبیس ساکن مہتر از شاگردان سراج الدین علیخان  
 از دوست نینہما از صحبت مرزا عبدالقادر بیدل و محمد افضل سرخوش  
 و شیخ سعداوند گلشن برداشته و سوادسی عظیم و در نشرو نظم یافتہ تذکرہ پنجم  
 مشتمل بر احوال شعرا نام عمدۃ الملک امیرخان التخلص بانجام نوشته  
 تذکرہ المعاصرین شمت آخر بہان تذکرہ اوست نوایسہ مزبور در جلدوی  
 این کار و دو پیہ یومیہ معین ساخت بعد فوت نواب ترک دنیا گفتہ  
 و عظیم آباد پلٹہ مقیم شد تا اینکہ در سال از قید تعلق و نیادی بر حسبہ  
 بساحت اخروی رخت کشید این نسخہ از کتابخانہ میر غلام علی آزادوست  
 بر ورق اول این عبارت از دوست خاص حضرت ایشان است  
 فقیر آزاد بلگرامی است کتاب نمونہ ۱۱۸۳  
 صاحب گل برعنا کہ از شاگردان میر غلام علی آزادوست می گوید کہ مجلدی کہ مشتمل  
 بر احوال معاصرین اصعب بنظر مولف رسیدہ گانم می برد کہ بہین نسخہ  
 باشد کہ ہنگام تحریر گل برعنا پیش مصنف مزبور بود۔

اولہ قسم سوم احوال متاخرین از وقت ثالث سفینہ خوشگو۔

سیر العارفین - نسخہ بر کاغذ ہندی بخط نستعلیق خمی مایقرا خوش  
تقطیع نام کاتب ندارد و در سلسلہ دوازده صد و دو مکتوب شد احوال عارفان  
اہل کمال کہ در دیار فیض آثار ہندوستان آسودہ اند بقلم آورده خرابین  
نسخہ نسخہ دیگر از نظر نگذشت جلال خان المشہور بجمال الدین اولاً جلالی تخلص  
میکرد و آخر باشارہ پیر جلالی را بجمالی تبدیل ساخت پدرش در صنوبر سن  
او از چہان فانی در گذشت بنا بر قابلیت کہ داشت شاعر شد و از کمال بہرہ  
واقف یافت مولانا عبدالرحمن جامی و مولانا جلال الدین محمد و وانی را ویدہ  
علی قلی خان والہ گوید کہ در بہرات بخانہ مولوی جامی برفت شیخ بہمالی  
اعتنائی نشان مولوی نا کردہ نزدیک مسند ایشان نشست مولانا نظر  
بہ شکستہ عالی شیخ کردہ پرسید کہ میان تو و خرف سرق است گفت  
یک وجب مولوی دریافت کہ آدمی عالی از کمال نیست گفت از کجا شیخ  
گفت از ہندوستان مولوی پرسید از اشعار جمالی شعورے بجا طرداری  
گفت دارم و این شعور خواندے

ما از خاک بویت پیراہنی است بتن ••• آن ہم ز آب ویدہ صد چاک تا بدامن  
حضرت مولانا بعد علم بحقیقت حال شیخ را در کنار گرفت و آنچه سزاوارشان  
او بود در پیش آورد شیخ جمالی در زمرہ صوفیان وہم در جرگہ شعرا مقام  
عالی دار و مذکرہ نویسان شعرا داخل فرقت شعرا و مولانا ای عبدالحق و بلوی اورا  
در زمرہ مصوفین و فقرا ہندوستان شمرده در سالی کہ ہالیون بادشاہ در گجرات

رفت شیخ ہم ہمراہ اردوی شاہی بود تاریخ دہم ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۰ ہجری  
و تصحیح ہایہ فوت شد۔

ابتدای کتاب این است۔

محمد یکہ ابواب سعادت برابر باب عبادت مفتوح گرداندا الخ۔

سول شیخ عمری۔ چہا پہ لندن در سنہ ۱۸۳۱ م مطبوع شدہ تاریخ احوال تذکرہ حال

کہ شیخ علی خزین نوشتہ بعضی از احوال ناورد شاہ ہم درج ساختہ

ایضاً نسخہ ثانی۔ پاکیزہ بخط استغلیق شفیعا امین لوج طلایی و بجدول شکر فی

کہ با شماره و الد مرحوم میر حسین علی صاحب ساکن چہرہ است کتاب نمودند در

آخر این نسخہ و الد مرحوم بقیہ احوال شیخ تحقیق فرمودہ بنکارش پرداختہ

کہ در ضمن احوال شیخ کتبت دیوان نوشتہ شد

اول این است نمودہ و نسالہ التقی و نعصم بالعرۃ الوثقی۔

صفہ ز عشرت۔ بخط استغلیق صاف از حرف الف تا حرف

شین چونکہ نصف کتاب است نشان از کاتب و سنہ کتابت نتوان یافت

تخمین نسبت جزو مولف تذکرہ در عنوان کتاب نام خود در گاواس

بن شیو شکر داس نوشتہ ہر چند ورتذکرہ ہائے قرن ثانی عشر

تغیثش حال مولف نمودم نہ یافتیم معرفت شیخ علی خزین است در سنہ ۱۱۸۰

بتالیف و تصنیف این تذکرہ پرداختہ۔

اول خطبہ۔

محمد ناطقی کہ رباعی عامہ را ترکیب ساختہ الخ۔



سفینۃ الاولیاء۔ بخط نسخ بجدول طلا بر کاغذ خالی نام کا کتاب سونہ  
 کتابت نیست مگر بر ورق اول این عبارت از قلم داراشکوہ بخط ثلث  
 لطیف است ہذا کتاب سفینۃ الاولیاء سررہ محمد داراشکوہ حنفی قادری  
 عبارتی دیگر بخط نسخ از دست شخصیت کہ نام خود نہ نوشته وہی ہذا  
 قدسینی سلطان العازی احمد شاہ۔

احوال پرطلال داراشکوہ و آنچه برین شہزادہ مظلوم از دست عالمگیر رفت  
 بقیصل ورتباریچہا مسطور است در شرح این احوال تاریخ منشی کاظم و مرآة العالم  
 و اداب عالمگیری ساقط از اعتبار است خافی خان چینی صحبت تمام نوشتہ  
 و پروہ نامی تترزوی کہ عالمگیر بر روی این واقعات انداختہ بود از غایت  
 صدق مقالی بر انداختہ۔

اول خطبہ۔

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی آلہ  
 واصحابہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بر کاغذ خان بایغ بجدول طلا بخط شکست عمدہ کہ در  
 عالمگیری از قلم معجز رقم منشی محمد ستقیم مکتوب شدہ این نسخہ در دست مرزا  
 محمدی ابن مستند خان صاحب امبہ نامہ جہانگیری بودہ و عبارت  
 این است۔

سفینۃ الاولیاء تالیف سلطان داراشکوہ رحمۃ اللہ من مہلکات العبد  
 الضعیف الراجی رحمت ربہ النان مرزا محمد بن مستند خان ختم الہیہ لہ بالاسن والایمان



سیر المتاخرین - بخط استعلیق خفی صاف بر کاغذ ہندی مہرہ دار  
 در ۱۲۳۲ھ از قلم سید برکت علی در قصبہ حاجی پور مکتوب شد و در دو مجلد  
 جلد اول تخمیناً سی ہزار و دو جلد دوم تخمیناً چہل و پنج ہزار و میاں شد  
 جلد اول شتمن است از ابتداء احوال راجہ گان ہندوستان تا انتہای  
 سلطنت عالمگیر -

و جلد دوم از وفات عالمگیر تا ۹۸ھ است - نواب غلام حسین خان بن نواب  
 ہدایت علیخان بن سید علیم اللہ بن سید فیض اللہ طباطبائی الحسینی از ساوا  
 رشیح الدرجات بودہ و از علم و فضل بہرہ وافر داشتہ بامیر جعفر مرشد آبادی  
 بسیار ربط و صحبت داشت چند آنکہ میرابد خصال باسفاکی و خیر و ختمی حرمت  
 نواب میرز پورنگہ میداشت و در مجلسی کہ نواب موصوف می بودند  
 قلیان نمی کشید سواغ بنگالہ و واقعات میر قاسم علیخان بیشتر از نظر نواب  
 موصوف گذشتہ و تغیراتیکہ در پٹنہ و راتہ ثانی عشر و دادہ چشم دید نواب  
 مدوح بودہ در قصبہ حسین آباد کہ از مضامین شہرام است مسکن داشتند  
 در ہماں اطراف بعضی مواضعات کہ در پیورغال نواب بود واقع است  
 در زمان مال بعضی از اولاد نواب در پٹنہ و حسین آباد موجود اند -  
 در سنہ داعیہ حق را البیک اجابت گفت در مقبرہ خاندانی خود واقع قصبہ  
 حسین آباد مدفون است -

خطبہ کتاب -

الحمد لله رب العالمین و نصلی علی نبیہ الکریم و آلہ المعصومین الخ -

سامی فی الاسامی - بظن تعلیق بالیقرا بجدول شکر ف و را آخر نام  
کاتب و سنہ کتابت نیست و لغت ست مقوم ست بر سہ قسم -

۱- فی الشریعات -

۲- فی الحیوانات -

۳- فی الآثار العلویہ -

ہر قسم الفاظ تحت قسم خاص کہ موضوع شدہ باسانی یافت می شود و تخمیناً  
بست خبر و امام ابی الفضل احمد بن محمد المیدانی از پیشاپورا است امام یافعی گوید  
کہ وہی حافظ حدیث و عارف رجال و عالم کامل بود و لغت و ادب مستند  
نصیبت امام واحدی صاحب تفسیر رسیدہ تصانیف بسیار دار و امثال  
سیدانی کہ در مصر چاپ شدہ از دست امام یافعی نسبت سامی فی الاسامی گوید  
کہ وہو جید فی بابہ در شاہ سہ ہجری راہی ملک عدم گشت -  
خطبہ کتاب -

الحمد لله الذی لا یتیم امرہ الخ -

سیرت ابن ہشام - در شہر گائٹن جن در شاہ چہا پ سندہ  
و در شاہ چہا پ -

ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن یوسف حمیری معافزی در کتاب  
روض اللائف ابو القاسم پہلی گوید کہ عبد الملک از مصر و اسل  
اور از بصرہ بود در انساب ملوک کتابی نوشتہ کتابی کہ شہرت بیست ابن  
ہشام دار و از روی کتب سابق صاحب منظر الانسان از ہمیں ابن ہشام

در سلسلہ مبصر وفات یافت یکمن کہ در سیرت این کتاب وی استدم  
تصانیف وی باشد اول کتاب - قال ابو محمد عبد الملک بن ہشام  
النخوی ہذا کتاب سیرۃ رسول اللہ صلعم الخ -

سنن ابی داؤد - بخط شیخ عمدہ بر کاغذ مہرہ دار ہر دو حصہ در یک  
مجلد تخمیناً چہل جزو این نسخہ شریف در کعبہ معظمہ مکتوب شدہ منقول  
عنه نقل اول از نسخہ جامع بود -

امام ابی داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر حبتانی در طلب  
علم و حدیث از وطن خویش در اطراف عالم گشتہ در عراق و خراسان  
و شام و مصر و جزائر مشاخر کبار و علماء روزی اقتدار را یافتہ و استفادہ ماہرہ  
در بصرہ مسکن داشت در سنن ابی داؤد حدیثی کہ بر ترک آن علماء حدیث  
اجماع کردہ باشند داخل نیست از پانصد ہزار حدیث صرف چہار ہزار  
ہشتصد صد حدیث انتخاب زدہ گفتہ اند کہ اگر نزد کسی جز مصحف و سنن  
ابی داؤد کتابی دیگر نباشد در احکام شرعی محتاج بکتابی دیگر نمی ماند محقق  
دہلوی فرماید کہ ابی داؤد در فقہ و علم و حفظ حدیث و وسع و انفتان  
یکانہ زمانست -

در سلسلہ ولادت و در سلسلہ وفات یافت -

اول کتاب - انالشیخ الفقیہ العالم ابوالحسن علی بن خلق الخ -

سنن ابن ماجہ - بخط نستعلیق صحیح محشی بجدول شکر بر کاغذ  
مہرہ دار ظاہر این نسخہ در خاندان مولوی ولی اللہ دہلوی بودہ تخمیناً چہل جزو -

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی از کبار علماء حدیث است کتاب  
سنن و حدیث یکی از صحیح سنیہ شمرده اند و حدیث امام و عارض  
جمع علوم بود و در عراق و کوفہ و بصرہ و شام و مصر و طلب حدیث رفتہ تفسیر  
قرآن و تاریخ بلخ و ارجح دارد و در فضل قزوین در کتاب خود حدیث وارد کرده از  
جہت بروی و بر کتاب وی طعن کرده اند و لاوت وی رحمۃ اللہ علیہ و سنیہ  
ہجری و فات وی در سنیہ ہجری رو داده۔

اول کتاب۔ قال انا ابو زرعة طاهر بن محمد بن المقدسي الصوفي اجازتاً  
ان لم يكن سماعاً الخ۔

سبعین بخط نستعلیق در آورده نوشته در سنیہ ہجری بخلا محمد کل  
ہزار می مکتوب شد تخمیناً شش جزو۔

سبعین بروش اربعین است ہفتاد حدیث جمع فرمودہ شرح فارسی نوشته  
ملا غیاث الدین حسین جامع و شارح است بر حالاتش مطلع نشدم۔  
ابتداء لے این است۔ التعمیات للہ والصلوة والطیبات الخ۔  
سواطع الالہام۔ بخط نسخ صاف ہفت پارہ اول تخمیناً ہفت و ہفت  
جزو تفسیر بی نقطہ قرآن مجید است۔

سحر حلال است کہ شیخ فیضی بکار برودہ ترجمہ شیخ فیضی تحت دیوانش گذشت  
اللہ الاہول الاعلیٰ ہو و ما اور کہ کہا ہوا حامد الحامد و حامد الامام اللہ محمد  
لوامع العلم و ملہم سواطع الالہام۔ الخ۔

سفیہ۔ امثال بر بعضی ادعیہ و قصیدہ غوثیہ و بیج سورہ وغیرہ

تقطیع خرد و خطوط مختلف نام جامع و کاتب و سند کتابت نیست تخمیناً  
وہ جزو خرد۔

سلوان المطالع۔ بخط نسخ پاکیزہ صحیح خوش تقطیع ورتہذیب استسلاق  
است تخمیناً بست جزو باشد۔

الامام العالم ابو عبد اللہ محمد بن ابی محمد بن محمد بن ظفر الملقب بہ حجۃ اللہ بن شیخ  
شیخ تاج الدین کندی گوید کہ بدیوان حمات بہت حاجتی رستم میان من  
و ابن ظفر در علم نحو و لغت مناظراتی افتاد اورا در نحو از خود کمتر یافتہ و ابن ظفر  
می گفت کہ من در لغت از شیخ اعلم ہستم صاحب منظر الا انسان گوید کہ  
شیخ مزبور کوتاہ قد بسیح الوجہ بود اما شعر البلیغ و کلام حسین وارو امام مزبور  
در مکہ نشو و نما یافت اگرچہ ولادت وی بقطیفہ رودادہ آخر العمر و رحمت  
رحل اقامت افگند تا اینکه در خمس و ششہین و خمس ماہہ ہما بخار حلت  
یافت فقہیہ متعصب شاعر بلع مفسر فصیح ادیب بلوغ بود۔  
ابتداء خطبہ۔

الحمد لله جاعل الصبر للنجاح ضمناً والحبوب والكره كيناً الذي ضرب  
دون اسرار الاقدار حجاباً مستورا وقفى ابا الجبري على الفضل حجراً محجوراً الخ۔  
سلم العلوم۔ بخط نسخ نسخہ صحیح و در شوال ہجری مکتوب شد تخمیناً  
وہ جزو تراجمہ ملا محب اللہ بہاری تحت مسلم البثوث بحرف بیہمی آید۔  
ابتداء خطبہ۔

سبجانه ما اعظم شانہ۔

سفیر۔ بخط نسخ مع اشکال صحیح بر کاغذ چنائی در سالہ ۱۲۵۰ھ بخط محمد صادق  
اصفہانی قلمی شدہ تخمیناً دو جزو شامل این رسالہ رسالہ تشریح الانفلاک  
بہائی ہم ہست و یک رسالہ دیگر کہ منسوب بہ شیخ بہائی است در فن حساب  
و اہل این مجموعہ شدہ۔ ترجمہ علامہ غیاث منصور خلف الصدوق ملامتہ  
شیرازی بجای دیگر نہ کوراست۔

ابتداءً خطبہ سفیر۔

تبارک الذی بسط الارض ہما و ا۔

سراج اللغۃ و قدر دوم مشتمل بر مصطلحات شعرا بلاجدول  
و لوح نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً از زودہ جزو۔

ترجمہ سراج الدین علیخان آرزو برف (دوال) تحت دیوانش گذشت۔  
ابتداءً کتاب۔

میگوید فقیر کثیر التفسیر سراج الدین علیخان آرزو این وقت دوم  
از کتاب سراج اللغۃ است الخ۔

سواد العین حاشیہ حکمتہ العین۔ بخط نستعلیق تخمیناً ہشت  
جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست نسخہ قدیم است۔

ترجمہ مولانا محمد بن احمد الخفیری تحت شرح تذکرہ الہیہ می آید۔  
ابتداءً خطبہ۔

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ  
الطیبین الطاہرین الخ۔



سکتہ در نامہ نظامی۔ بخط نستعلیق چوب کاتب و او خوشنویسی و ادب  
 بہ جدول اطلاق بہ مالہ طلائی بسیار پر تکلف مصور از دست شخصی از نو بخش  
 ابن امام بخش ابن سعد اللہ در بلدہ لاہور در سال ۱۲۴۲ مکتوب شدہ ذکر سکنہ  
 تحت خمسہ نظامی آمدہ۔

المسیر الی الحادویہ تخریر الفتاوی۔ بخط نسخ بر کاغذ عمدہ در ۱۲۵۵  
 ہجری از قلم مولانا محمد ابن مولانا احمد الخان ساری مکتوب شدہ تخمیناً  
 چہل جزو فقہ مذہب اثنا عشری است۔

المحقق فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن ادریس العجلی الریعی الحللی وی از اکابر علمائے  
 ملت خودست فقہ نیکبند میدانست و حسب قول صاحب مجالس اورا  
 بر تصانیف شیخ ابو جعفر طوسی سخن بسیار است جز سر ایر تصانیف  
 دیگر ہم دارد و در عنفوان جوانی بہ سراسر جاودانی شتافت و در جوار  
 اہل بیت جای استراحت یافت کتاب سراسر کہ از تصنیفات اوست  
 معتقد علیہ است قاضی نور اللہ شونسترے تاریخ وفات وی نہ نوشتہ  
 ابتداء کتاب۔

المجد للہ الذی خلق الانسان فعدلہ و علمہ البیان ففضلہ و اماہ الایمان فجللہ الخ  
 سیرت ابوالفوارس عسکری شداو۔ در بہت و چہار مجلد  
 متوسط النقطہ و زنگارہ ہجری مکتوب شدہ از کتابخانہ ڈیپارٹمنٹ خط عرب  
 تخمیناً دو صد و بہت بیخ جزو احوال مختلف قبائل عرب از زمان حضرت  
 ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تا بہ عصر سرور کائنات صلوٰۃ علیہ وآلہ

اجمیعین نوشتہ نشان این کتاب در کشف الظنون نیافتہ۔  
 ابوسعید عبدالملک عبدالقریب بن عبدالملک المعروف بالاصبحی  
 الباہلی صاحب منظر الانسان گوید کہ وی صاحب لغت و نحو و امام در اخبار و نوادر  
 و غرائب بود و ریح ابی سلیمان از امام شافعی روایت کند کہ وی رضی اللہ عنہ می فرمود  
 کہ هیچ کس کلام عرب نیکتر از اصمعی تغییر نکند صاحب ترجمہ القانین بسیار است لاوت اصمعی در سنہ  
 و بروایتی در سنہ ۲۳۰ و وفات وی در ماہ صفر در سنہ ۲۹۰ هجری و بروایتی در سنہ ۲۴۰  
 و بروایتی در سنہ ۲۵۰ هجری و بروایتی در سنہ ۲۶۰ هجری رود اوہ زائد بر ہشتاد  
 سال عمر کرد و در لغت مستند و در ادب امام است او با و لغویین علما و محدثین  
 ہمہ بر استادی وی معترف شدند امام یافعی در مرآة الجنان نسبت وی  
 فرماید و کان الامانی اللغۃ والاحسن والموادرو والغرائب والاشعار  
 وہو من اهل البصرة و قدم بہ بغداد فی ایام مارون الرشید۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الكريم المنان المنعم بالجود والمنة والاحسان الموصوف بالكمال  
 والقدرة والسبطان آه۔

سلافة العصر في محاسن اعيان اهل العصر۔ بخط عرب نسخہ صحیح  
 تخمیناً سی و ہفت جزو در سنہ ۱۰۰۰ ہجری بحیات مصنف مکتوب شدہ۔

سید علی خان الملقب بہ صدر الدین ابن سید نظام الدین الحدیثی الاشکلی  
 اصل وی از شیراز است در مدینہ منورہ در سنہ ۱۰۰۰ ہجری ولادت یافت و ماہ شعبان  
 سنہ ۱۰۰۰ ہجری از مکہ بقصد ہندوستان بیرون شد و بروز جمہویہ تبارح ہشتم

ریح الاول داخل حیدرآباد گشت چون سلطان عبدالقدیر قطب شاہ وفات  
 یافت و کار سلطنت بر ابوالحسن قرار گرفت و پسر سید مزبور ہم رحمت بجا  
 آخرت کشید ابوالحسن تانا شاہ در پی اتمام حقوق اخلاف سید نظام الدین  
 مزبور افتاد صاحب ترجمہ توقف در گلگندہ صلاح وقت خود نہ دیدہ خود را  
 بہ سعی تمام بدار السور برہان پور رسانیدہ بحضور عالمگیر رسید و از منصب  
 یکہزار و پانصدی مشرف شدہ ہم کاب سلطان بسمت اورنگ آباد  
 رفت و چون عالمگیر از اورنگ آباد مراجعت کرد سید مزبور را قلعہ دار  
 اورنگ آباد معین نمود و چون ماہور کہ یکی از قلاع مشہورہ برارست  
 بہ تصرف اولیای دولت عالمگیری آمد سید مزبور بحکومت ماہور مامور شد  
 چندی بریں نہ گذشت کہ از حکومت ماہور استعفی شدہ التماس دیوانی  
 برہان پور عالمگیر نمود و التماس وی بدرجہ اجابت رسید بریں خدمت  
 بود کہ ہوامی حج و زیارات اورا بر خاستہ خاطر کرد و از حضور ماہ شاہ  
 رحمت یافتہ بہ سمت حسرتین شریفین مع اہل و عیال خود شتافت  
 و بعد از تمیل مراتب حج و زیارات رحمت سفر بسمت عتبات عالیات کشید  
 و بعد ازینکہ از جمع زیارات فرصت یافت باصفہان رسید و آنجہ از سلطان حسین  
 صفوی توقع داشت یافت گران خاطر شدہ رو بہ شیراز کہ وطن آبائی او  
 بود نہاد و در مدرسہ منصوریہ بقیہ عمر شریف خود را در مشغل درس و تدریس  
 صرف فرمود تا اینکہ در شوال ۱۰۱۰ ہجری اجل بہود و در رسید و جان بجان آنریں  
 سپرد۔ تذکرہ سلافاۃ العصر کہ مشتمل بر احوال شعرا و زبان عربی است من و جدیل

ریحانۃ الالباب شہاب الدین خفاجی است کہ بمقام خود مذکور شد آنچه از مولانا شہاب  
در تذکرہ وی فوت شدہ بود سید در تذکرہ خود داخل ساخت و تتمہ کتاب  
شہاب خفاجی نمود۔ این نسخہ در کتابخانہ پادشاهان اوودہ بود خیلی مدرت  
دارد و تاریخ تالیف کتاب در آخر کتاب ۸۲۰ ہجری نوشتہ پس این نسخہ  
بست و ہشت سال بعد تالیف و ہفت سال قبل وفات مصنف مکتوب شدہ  
ابتداء خطبہ کتاب۔

یا من ادوع جواہر الکلم حقائق السفاة فنظمت منها الالسن الحمدہ تقاصر وعضو الالح  
سنن نسائی۔ بخط نسخ عرب نسخہ پاکیزہ صحیح مرتب بدو مجلد  
ترجمہ امام نسائی بحرف فاختہ حضالض گذشت۔

سفر الشعارۃ۔ بخط نسخ نسخہ صحیح خوش تقطیع در سنہ ۸۳۰ ہجری مکتوب  
شدہ بہ تقطیع خسرو۔ شانزدہ جزبند۔ ترجمہ مجد الدین فیروز آبادی بحرف  
قاف تحت قاموس می آید۔

ابتداء ای کتاب۔

بعد از حمد و ثنای حضرت کبیر اور در و بلا انتہا بر سرور انبیاء الخ

# حرف ششمین

شاهجهان نامه طالب کلیم - احوال شاهجهان بسک  
 نظم کشیده در غایت خوبی نوشته و داد مخموری داده احوال میرزا ابوطالب  
 کلیم کت و دیوانش قلمی شد این نسخه بخط مایقرا بر کاغذ هندی است مال  
 بلاکن صاحب که پرنسپل مدرسه عالی کلکتہ بوده بود بعد فوتش مینام  
 شد و بدست حقیر رسید تمینا پانزده جزو باشد -  
 افتتاح کلام بر این پنج است -

سنام خدای که از شوق جود و وعالم عطا کرد و ساکن نه بود  
 شیرین حسرو با بقی - خوش تقطیع مطلق استخلاق عمده کاغذ زرقا  
 برای ابراهیم عادل شاه از دست ملا یوسف خوش نویس مکتوب شد  
 چنانکه از قطعه تاریخ که در آخرش درج است پیدا و هویدا -

بمقدورین و در حجت + که آمد دولت و عشرت بهم حجت  
 محکم شاه ابراهیم عادل + که خاک آستان او فلک رفت  
 مزین گشت این شیرین خسرو + که در روی ماتقی صد گونه در سفت  
 مران تاریخ سالش ماتقی عجب + بیان اشتیاق کو بکن گفت  
 ازین رو سال کتابت این نسخه در ۱۰۴۵ می شود مولانا عبدالقادر همیشه زاده  
 مولانا جامی است معاصر شاه اسمعیل ماصی صفوی بوده نظام الدین میرزا علی شیر

در مجالس النفاکس گوید که اگر چه با تفسی از روی ظاهر خود را از اشتراک  
حضرت مولانا جامی میگیرد لیکن از روی معنی بغایت دور است و زلفنا  
بعضی اشعار استهزا نوشته که دال بر صحت مقال امیر علی شیر است حساب  
حبیب السیر و فاست ملازبور در ۹۲۶ نوشته مولانا تفسی به قلم مولانا جامی  
بهفت آهنگ - ترتیب داده این شیرین حسن و یک - از آن مثنویها  
بهفت گانه اوست - ترتیب مثنوی -

چند اندام ششم زندگی ده + بنام تاج عشق زندگی نه  
شمس الضحی - بخط امیر خط هندی بر کاغذ هندی است تفسیر  
بت پنج جزو از آخر ورقی ضائع شده

مثنوی در مناقب امکة معصومین است رضوان اللہ علیہم اجمعین ترجمه  
شمس الدین فقیر تحت دیوان ایشان گذشت -  
افستاح مثنوی -

ای شایسته زبان سحر طراز + لفظ را داد مایه اعجاز  
شجرة الاثرک - بخط تعلیق صاف بجدول شگرف بر کاغذ  
باریک خان کسکه کتابت و نام کاتب به نسبت تخمیناً جهل بسزوا  
سلطان السعید الغ بیگ - پسر اجداد و فات پدر خود شاه پرخ میرزا فرمان  
فرمای و لایب خراسان شد میرزا عبداللطیف پسرش از پدر بجاوت  
در زبده کوشیها کرد که در تاریخ مشرقاً مسطور شده آخر الامر میرزا الیگ  
مرحوم از حکم میرزا عبداللطیف پسر ناخلف خود مقتول شد و آن بد بخت هم



زاد بر ششماه سلطنت نکرد و بخواهی خسرا دنیا و الاخره ذلک هو المحزن  
 البین یادش کردار خود یافت بعضی از فضلاء عصر این تاریخ شهادت  
 سیزده النع بیگ یافتند۔

النع بیگ آن شاه سهم اقتدار \* که دین نبی را از او بود پشت  
 ز عباس شهید شهادت خشنید \* شدش سنال تاریخ عباس گشت  
 احوال الویس اربو چقا موسوم بشجره الاتراک یادگاری پامینده از همین  
 شاه شهید است۔

اول کتاب۔

الحمد لله الجیر و هو علی کل شیء قدیر۔ الخ۔

شرفنامه منیری۔ بخط نستعلیق صاف بر کاغذ خالی خوش تقطیع  
 نام کاتب و سنه کتابت ندارد نسخه خوش نماست شرفنامه بفرهنگ  
 ابراهیمی شهرت دارد شیخ ابراهیم قوام الدین فاروقی مرید و خلیفه محترم  
 جهانیا سنت در تصوف مقام اعلی داشت مقبره او در لکهنو بود از حضرات  
 قرن سابع است۔

ابتدای خطبه۔

سنام خداوند هستی نه است \* سرآغازه هر نامه را که هست  
 شرح شمائل ترمذی۔ بخط نستعلیق صاف محشی صحیح در ۲۴۲  
 مکتوب شده تخمیناً از ده جزو متوسط شرح فارسیست۔  
 ترجمه جامع شمائل تحت شمائل می آید ترجمه مولانا حاجی محمد کشمیری شاح تحت شرح

حسن حصین مذکور شد۔

اول کتاب۔

بسم الله شروع می کنیم و در جمیع تالیفات این کتاب الخ۔

شرح حصین حصین بخط استعلیق صاف در سال ۱۲۹۰ مکتوب شد  
تخمیناً نسبت جزو متوسط شرح فارسیست مولانا حاجی محمد کشمیری الہمدانی سیکہ  
از اجدادش با مولانا سید علی ہدانی بکشمیر آمدہ توطن گزیدہ اگرچہ کشمیر مولد مولانا  
میر نور است مگر در دار السلطنت دہلی تعلیم یافت و در شوق ہم سلیقہ معقول داشت  
با ذہن سلیم و طبع مستقیم زیرک و فہیم بود تصانیف بسیار دارد۔ شرح شمال  
ترندی۔ کتاب فضائل القرآن۔ و صباغ الشیرتہ۔ و شرح الاوراد۔ و غیر  
ذالک۔ در عہد اکبر بادشاہ ممتاز بود و در زہد و ورع یگانہ روزگار بتاریخ ۱۹  
صفر سنہ از دار فنا بدر بقا شتافت۔

خطبہ کتاب۔

اللہم الحمد لہ ابو انی لعلم و یکانی مزید کریم۔

ایضاً شرح حصین حصین بخط ما بقرار شرح ملا علی قاری است کہ ترجمہ شد  
تحت موضوعات فی الحدیث بکسریم می آید۔  
ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی جعل ذکرہ حصناً حصیناً من کل باب الخ

شرح حصین حصین۔ بخط نسخ بر گانہ خانی اور سنہ ۱۲۹۵ م تخریر بخط شیخ عبد الرحیم  
ابن محمد صالح ولد حافظ رحمت اللہ خطیب کتابت آمد تخمیناً نسبت چهار جزو و ہفت

از استدار نقصان شد.

عبارت آخر این است قوله علی بنک یک من تسبیل وضع المنظر موضع المضمر  
 تنبیها علی ان منشأ الحکم الذکور هو وصف البتوت امام شمس الدین محمد بن محمد الخزری  
 مصنف خصص حصین در کما ۵ رمضان ۱۵۱۰ هجری بدمشق ولادت یافت و سماعت  
 حدیث از بعضی افراد منسب بود و در ۹۸ هجری از شرف حج مشرف گشت  
 و پدید آمد مسموع سماعت حدیث از وی باطلی فرمود و فقه از اسنوائی آموخت از مسموع  
 رجوع بدمشق کرد و باز پدید آمد مسموع و بحقیل علم اصول و معانی و بیان نمود  
 و در اسکندریه سماعت از اصحاب ابن سلام کرد. در ۹۸ هجری بذوالسلطنه  
 یزد و داخل گشت و در همان ایام فتنه تیموریه عاود شد تیمور امام فرورد را سمرقند  
 برود و را بجا شرح بر معصیح نوشت و بعد فوت امیر تیمور بطرف خراسان شتافت  
 و از خراسان داخل مبرات شد و درین سفر سیر نیرود و اصفهان نموده بشیر از آمد قضا  
 شیراز با و تعلق کردند بعد از زیارت حسین شریفین و در شیراز در ۸۲ هجری  
 سجد قضایش را از مهر قضا منقوّم کردند.

شرح مہبہاج العایدین بخط ابن قاسم الشافعی در جامع مسموع  
 شیخ سراج الدین قدس سرہ مکتوب شد مگر کتابت نیست نسخ صحیح  
 محشی کتبنا شفت جزو کلاں از نام محلی این شرح شهرت دارد و ترجمہ  
 شیخ جلال الدین بن احمد بن ابراہیم بن احمد المحلی الشافعی تحت تفسیر جلالین  
 بحرف حم گذشت.  
 درین شرح کل الفاظ و تبیین مراد مصنف بوجه لطیف کرده از خشو و تطویل

خالی و از دلیل و تعلیل ممتلی است۔

اول خطبہ۔

الحمد لله على انعامه والصلوة والسلام على سيدنا النخ۔

شرح عین العلم۔ حصہ قدیم این نسخہ بخط نسخ تا ورق ۲۲۹ و باقی بخط  
نوشته تالیق افزوده رفع نقص کرده در تصوف است۔

ترجمہ ملا علی قاری ہدی تحت موضوعات حدیث می آید انشاء اللہ۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله العالی العظیم علی ما هدانا الی الطریق القویم۔

شرح مقاصد الطالبین۔ بخط نسخ صحیح نسخہ قدیم اگرچہ نام کتاب

در سنہ کتابت ندارد و قریب چهل و ہشت جزو در علم کلام متن و شرح از علامہ

سعد الدین تقیازامینست مولانا سعد الدین مسعود بن عمر القفازانی ولادت

مجمع السعادات آن رسیع الدرجات در سنہ ۲۲۰ در تقفازان واقع شد

از ایام طفولیت بہ تحصیل علوم پرداخت و در سنہ شانزده سالگی اعجاز

تقنیف کرده اول تصنیفات مولانا شرح صرف زکات نیست مطول باسم سقز الدین

و مختصر نام عامی بیک در سبک انشا کشید و در خوارزم کہ در آن زمان محکم

اعیان زمان بود متوطن شد چون خوارزم بقبضہ امیر تیمور آمد ملک محمد

مولانا را بسر حسن برد چون صاحب قرآن بسر قند بازگشت علما و فضلاء

و مشایخ ناورا انہر بفرض رسانیدند کہ اگرچہ خوارزم داخل مالک محرمہ

شد مگر حاصل الشہر کہ مراد از مولانا بود و تعلق بہ ملک محمد سبزی گرفتہ امیر تیمور

و قوس بر احوال مولانا حاصل کرد و حکم جهت احضار مولانا صادر شد و مولانا نخست نذر غریمت سفر حجاز و در پیش آورد اما چون ثانیاً فرمان در طلب نماز یافت بجانب سمرقند توجه فرمود و چند سال بر مسند عزوجل در آن شهر با فائده اہل کمال اشتغال داشت امیر تیمور در تعظیم و تکریم آن پادشاه علماء و خسرو و دانشمندان مبالغہ بسیار می نمود و در مجالس شریک مسند خود می کرد و وقت مراجعت تاسرطناب پیش خانہ مشایخت می فرمود و در شہور ۹۶۰ مریخ روح مولانا پاشا خسار سدرہ پرواز کرد صاحب کشف الطنون تاریخ و فوات مولانا در ۹۲۰ مریخ یافت۔

ابتداءً خطبہ۔

الحمد والمنة و علی رسولک واصحابہ الصلوٰۃ والتحیۃ الخ۔

شرح الصدور شرح حال الموقی والقبور۔ بخط نستعلیق شکست آئینہ بخط علامہ عمر صاحب زہد و ورع مولوی کبیری علی غفرلکہ از اعظم روساء عظیم آباد بودند و در آخر عمر بحکم بغاوت حضرت انبان را بہ حکم حکام دولت انگلشیہ بہ پورٹ بلیر بردند و در ۱۲۵۵ مکتوب شدہ شیندم کہ مولانا در جای اقامت خود در ۱۲۸۴ مریخ سفر آخرت بستند و در کتاب از ابتدای مرض مریض تالیف شرح صوابچہ از احادیث و آثار بہ تحقیق پیوستہ نوشتہ و در تحقیق و تخریج حدیث کوشیدہ ترجمہ جلال الدین سیوطی تحت جامع صغیر کتب الہیم گذشت۔

ابتداءً خطبہ۔

الحمد لله الذي أنقذ من يشاء الخ.

شرح مختصر ابن حاجب المعروف بعصديه بخط نستعلیق نسخ  
صاف بخط شخصی رسیع الدین نوشته شده است کتابت نیست تمیزاً  
بست جزو قاضی عضد الدین عبدالرحمن بن رکن الدین بن احمد بن عبدالعفا  
الانجلیت صاحب حبیب السیر گوید که سرید فضلاً محققین و افضل علماء  
محققین بود و در ایام شباب به تحصیل علوم معقول و منقول و شروع و اصول  
موفق گشت با خواجہ غیاث الدین محمد طریقی مؤدب و مؤاسات داشت  
مواقف هم از تصنیفات قاضی زبور است در ششده و مناسبات معنی  
علیه الرحمته راوی داد.

ابتدای خطبه.

الحمد لله الذي بر الانام و عجم بالاکرام الخ.

شرح عقائد عضدیه - بخط نستعلیق محشی نسخه صحیح تمیزاً  
وه جزو در ششده مکتوب شده نام کاتب خوانده نشد.  
ترجمه قاضی عضد تحت شرح مختصر ابن حاجب بقاضی عضد گذشت.  
ترجمه جلال الدین دوانی تحت حاشیه جدیدہ بحرین جا گذشت.  
ابتدای خطبه.

یا من وقفنا لتحقیق العقائد الاسلامیه و عصمنا عن التقليد فی الاصول و العرو  
الکلامیة الخ.

شرح حاوی صغیر - بخط نسخ بلا جدول و لوح منقسم بر چهار



ربع در یک مجلد تخمیساً پنجاه جزو کلاں چهل و سه سطور در هر صفحه و طوالت  
 هر سطر بمقدار یک شبر و شش خط ملا حسین بن علی بن حسن سنائی  
 قلمی شد یعنی بعد نهمه سال از وفات شارح۔

حادی صغیر و رفقه از شیخ نجم الدین عبدالغفار بن عبدالکریم القزوینی الشافعی  
 است وی از اکابر علمای شوافع بود در ششصد و شصت و پنج سال بقا کرد و بد صاحب

مجله فضیحی تاریخ وفات صاحب حادی چنین نوشته آفتاب فضل  
 و مهتاب شریعت نجم دین ۴ آنکه خاک پای او شد تاج فرق مشتری  
 هشتم ماه محرم سوی کجنت نقل کرد ۴ در سنه خی سلین و ما از هجرت پیغمبری

شیخ الکثیر علی بن علی بن اسمعیل بن یوسف البیرونی المعروف  
 بالقونوی فقیه شافعی۔ امام یافعی گوید که وی رحمتہ اللہ علیہ اصولی و امام علامہ

بود حدیث از جماعت کثیره محدثین سماعت فرمود و در شهر خود در کفیل  
 از اکثر علمای مشغول شد در ۹۳۳ هـ دمشق رحل اقامت افکند و در کفیل

معلوم معنی بلوغ نمود و از شیخ نجم الدین کلبی و شیخ شمس الدین اللاحی استفادہ  
 یافت و پیش هر دو شیوخ دیگران را درس می داد۔ از دمشق بقاهره شد

و توفیق مدرسہ قاهره یافت و در خانقاه معروف به سعید الشهدا امام  
 فرمود و شیخ حدیث ساختند تا طلبہ را نفع و مردمان را از فقاهت وی

بجوه حال گردد و در علوم نام نایش شهرت یافت و آوازه فضیلت و دیانت  
 وی بلند شد تلاذمه بکثرت گردید و آمدند و خلقی از وی متفجع شدند از لایزال ملک الشافعی

امام را بقضای ملک شام مامور فرمود و در شد که بر عهده قضا القضاة

منصب عالیہ مشیخت الشیوخ افزود و تدریس مدرسہ عالیہ و غیر البیہ ہم بوسے  
سویض بود و دمشق اقامت داشت تا اینکه داعی اہل دعوتش نمود و کما  
ذکر فی شہور ۲۹۰ ولادت با سعادت در سال ۴۸۰ رو داوہ -

امام یافعی نسبت باین شرح حادی فرماید کہ لم ار فی شرح الحادی احسن  
من شرحہ جامعین الاقتصار و التحقیق و حسن المباحث و القواعد شعراً بآجلی  
بجلیۃ العلم و التوفیق ازین نسخہ ورقی از ابتدای رقتہ بود الحال رفع نقص کردہ  
ابتدای خطبہ کتاب -

شرح عقائد نسفی - بخط استعین محشی نسخہ صحیح یقطع حسرت عبارت  
آخر مخوش شدہ نشانی از کاتب و سنہ کتابت نماندہ تخمیناً نسبت جزو ترجمہ  
علامہ سعد الدین تقی زانی تحت شرح مقاصد گذشت -

عقائد نسفی از شیخ نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد نسفی است کہ وی از اکابر علمائے  
حنفیہ بودہ بیشتر در سمرقند اقامت داشت کتابش در عقائد بغایت شہرت و  
صاحب فوائد البہیہ گوید کان اماناً فاضلاً اصولاً متکلاً مفسراً محدثاً نقیماً حافظاً  
ثویلاً فقیہاً از صدر الاسلام ابی البشر امویت تصانیف بسیار دارد در ۵۳  
در سمرقند جان بجان آفرین سپرد ولادت امام مزبور در سنہ ۴۷۰  
رو داوہ -

ابتدای خطبہ -

الحمد لله المتوحد کمال ذاتہ -

ایضاً نسخہ ثانی - ایضاً نسخہ ثالث -

شرح مثنوی مولوی روم - بخط تعلیق صاف بر کاغذ خالی  
 این نسخه از مسوده دستخطی مولانا منقول شده در سنه دو هزاره صد و سی و شش هجری  
 مکتوب شد نسخه صحیح دستند است هر دو مجلد تخمیناً هشتاد و جزو کلان باشد  
 ترجمه مولانا عبدالعلی مرحوم تحت فواتح الرحموت بحرف الفارسی آید -  
 ابتدای کتاب -

الحمد لله الذی استأثر فی حجاب غیب الخ -

شرح بدایة الہدایة - بخط نسخ قدیم است اگر چه سنه کتابت نیست  
 تخمیناً نسبت جزو بدایة الہدایة از حجتہ الاسلام امام غزالی است که ترجمہ اش  
 تحت اختیار العلوم گذشت شرح این شرح شیخ عبدالقادر بن احمد الفاکھی است  
 شیخ الفاضل عبدالقادر بن احمد بن علی الفاکھی الکی در سنه نهصد و بیست  
 و ثلاث اثنان است تصانیف بسیار دارد در علوم مختلفه نوشته در مقدار  
 عمر و کثرت تصانیف مشابهت به جلال الدین سیوطی دارد صاحب نور الثانی  
 گوید در تصانیف مفیده منها شرحان علی بدایة الغزالی احدیها اکبر من الاکثر  
 در سنه نهصد و هشتاد و دو و یکم معطر رحلت یافت -  
 ابتدای خطبه -

الحمد لله الذی سنه بدایة الہدایة والیہ انتہاء ما والصلوة والسلام علی من ظہرت  
 علی یدہ النور ما و انوار الخ -

شرح الصغیر الجامع الصغیر المعروف - به تفسیر - بخط  
 نسخه صحیح در سنه مجلد نسخه کابل تخمیناً هشتاد و جزو کلان در سنه مکتوب شده

جامع صغیر از جلال الدین سیوطی و در حدیث است شیخ شمس الدین محمد المدعو بعبد الرؤف  
 المناوی الشافعی بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الملقب بزین الدین  
 الحدادی ثم المناوی القاهری از اکابر علماء شوافع بود در عصر خود من العلماء  
 اختصاص داشت حفظ قرآن مثل بلوغ نشرموده و بعد از آن کتابت تبحر و دیگر  
 کتب یاد گرفت در زمان حیات پدر خود از حضور مشایخ عصر تحصیل  
 علوم کرد و هم از پدر خود علوم عمیریہ احضار کرد و قضاہست  
 از شیخ شمس الرملی اموی و تفسیر و حدیث و ادب از شیخ نور علی بن عالم  
 المقدسی بر خواند و هم از حضور استاد محمد بکری در تفسیر و تصوف استفادہ  
 یافت و تکلمہ حدیث از شیخ نجم عیسی و شیخ قاسم و شیخ حمدان الفقیہ کرد  
 و در تصوف از شیخ عبدالوہاب شکرادی ہم ارشاد داشت و از دیگر ارباب  
 تصوف ہم استفادہ شد در کسب و ریاضت چندان اشتغال داشت  
 کہ از صحبت اہل دنیا کنارہ بستہ منزوی شدہ و پیوستہ در عبادت و تصنیف  
 اوقات شریف خود می گذرانید مدرسہ صالحیہ لمستولی شدہ ابواب درس و  
 تدریس بر روی طلبہ علوم کشور شیخ سلیمان بابلی و سید ابراہیم تاشکنندی  
 و شیخ علی و جہوری و دیگران از شاگردان وی بودند در علوم حکمندان  
 مدارج عالی داشت کہ محمود اعیان عمر گشت صاحب خلاصتہ الاثر گوید کہ  
 شیخ را مسموم کردند چنانچہ از اثر آن سم تن پاکش مقروح و مجروح گشت  
 جز این شرح صغیر جامع صغیر را شرحی کہیر ہم نوشته در سال ۱۲۱۰ از اثر همان  
 سلم رحلت نشر نمود۔

ابتداءً خطبہ۔

ای لفظ سبلمتہ قد افتتح کل کتاب من الکتب السماویۃ۔

شرح مسلم البشوت - بصورت ظاہری نقل مسودہ تسلیم خوردہ

مصنف است بخط انہا کہ پیشہ کتابت می کنند معلوم نمی شود و مگر کہ

طالب العلم کہ سیاق خطبہ داشت نوشتہ مگر نسخہ بسیار صحیح است

مولانا نظام الدین خلف الصدق مولانا قطب الدین شہید سہالوی

عالم متبحر و گمانہ عمر بود تحصیل علوم ابتداءً از علمای لکھنؤ نموده و در آخر

بملا غلام نقشبندہ رجوع فرمودہ فائزہ فراغ مولانا می فروردست

مولانا غلام نقشبند شد مولانا نظام الدین پیوستہ عمر خود را در تدریس

میگذاردند کہ تصوف از دست شیخ عبدالرزاق بالسنوی پوشیدہ

و از صحبت سید اسمعیل بلگرامی کہ اجل خلفای شیخ عبدالرزاق بودند

استفادہ نمایند میر غلام علی آزاد در سببہ المرحمان فرماید کہ ملا

نظام الدین را در سنہ یازدہ صد و چهل و ہشت در لکھنؤ دیدم بر طریقی

صالحین مولانا را در آن یافتیم و از ناصیہ مبارکش نور متقدیم رخشان

دیدم وصال مولانا تاریخ ہجری ۱۱۰۰ جمادی الاول ۱۱۰۰ در مقبرہ

در لکھنؤ کہ مشہور باغ ست مدفون شدند میر غلام علی آزاد تاریخ

وفات مولانا چنین یافتند۔

عالم کامل امام عصر استا و جہاں + طائر وحش بیری حنت الماوی اشتنا

سال تاریخ وفات او بطور تقریبہ + گفتہ شد ملا نظام الدین ل فروردست

ابتدای خطبه

ابتدای الکلام بتحمید آله الحمید النخ

شرح سفر السعاده بخط نستعلیق بر کاغذ خالی و در آخر نسخه این عبارت  
است ثم تم انتساح هذه النسخة ومقابلتها على يد مولفہ فقیر الی اللہ عبد الحق  
بن سیف الدین بن سعد اذ ضحیة یوم الثلثا السابع والعشرين من جمادى الاخری  
سنة الف و ثلاث و ثلثین من ہجرہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ  
والآلہ وصحبہ اجمعین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

نام کتاب و سنہ کتابت یافت نشد شاید از دست مصنف است چاہ و  
بج جزو کلاں سفر السعاده از مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس است  
ترجمہ اش بحرف قاف تحت قاموس می آید این شرح از شیخ عبد الحق و بلوکی  
است کہ ذکر حضرت ایشان بحرف الف تحت اشعة اللغات گذشت  
ابتدای خطبه

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم کتاب سفر السعاده  
با حسن اسلوب نوشته و در تنوید کتاب و قیمة از علم و دانش فرزند گذار  
مگر بعضی جاسخن بر خلاف مجتہدین گفته و دعوی عدم صحت حدیث  
وارد کرده و در بعضی جاها از جاوده انصاف تجاوزه فرموده شیخ عبد الحق  
در این شرح تا وسیع امکان رفع نقص مصنف نموده اند علی ای حال  
بدین و شرح هر دو عمده است

شمس المعارف و لطائف العوارف بخط نسخ مجید



شکرت بر کاغذ خانی مجلدین در یک جلد بسته تخمیناً شصت جزو  
کلاں نام کاتب و سنہ کتابت نیست در شرف اسماء حسنی و دعوات  
کواکب و تسخیرات کتابی باین بسط و راین فن شاید دیگر نباشد و در زبان  
عربیست۔

شیخ احمد بن علی البونی از دیار مغرب بود درین فن ید طولی داشت  
در سلسلہ وفات یافت۔

ابتدای خطبہ جلد اول۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی اللہ علی سید محمد وآلہ وصحبہ وسلم  
المتصفین بالملائکۃ الکرام الخ۔

خطبہ جلد دوم۔

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم الفضل الحی و العزیز  
فی اسماء ائمة الحسنی۔

شرح مختصر الاصول ابن صاحب بخط نسخ تفتیح کلاں در سنہ  
یکہزار و ہفتاد و مکتوب شدہ جلد ثانی است مجلد اول در دست نیامد۔  
ترجمہ علامہ قطب الدین شیرازی بحرف و ال تحت و رة التاج گذشت۔  
عبادتِ آخر این کتاب۔

تساعی العناکب بسطوات العاصفات صاوت سببی العیاب کالبرائیات  
و فی الوضوح۔

شرح اربعین نوومی۔ بخط نسخ پاکیزہ تخمیناً سنی اجز و

در متن شرح ملا علی قاری است که ترجمه حضرت ایشان تحت موضوعات  
حدیث بحرف میم می آید و بر حاشیه شرح حافظ ابن حجر و شیخ مصلح الدین  
سعدی شیرازی نسخه بجدول طلار بر کاغذ نمان بالیغ هست نام کاتب  
و سنه کتابت نیست۔

ترجمه امام نووی تحت مسہاج العابدین بحرف میم می آید۔  
ترجمه حافظ ابن حجر تحت منہات قلمی خواهد شد۔

ترجمه شیخ سعدی بحرف کاف تحت کلیات ایشان حواله نامه  
و شایع نگار می شود۔

ابتدای خطبه شرح ملا علی قاری۔

الحمد لله الذي جعل الاعداد والادوات اعتباراً للانام۔  
خطبه شرح حافظ ابن حجر۔

الحمد لله الذي وفق طائفة من علماء كل عصر للقيام بأحب الحديث  
والسنن الخ۔

ابتدای کتاب شیخ سعدی۔

احسن حدیث بیطبق به الناطقون بالحق البین واضح مقال بقول به الساتین  
فی مبادی الدین حمد من خصص خواص من الامته برعایته السنة والحفظ  
والمتن وجعلهم فی الفقه علیها وایضاح مبانیها مدین مجتهدین ثم الصلوة  
علی سید الاولین والآخرین الذی نزل علیه روح الامین الخ۔

ایضاً نسخه ثانی۔ بخط عرب به تقطیع خود در سنه هجری نوشته شد

نام این شرح منبع البین است ترجمه شرح تحت منبع المکیه می آید۔  
**شرح اصول بزودی**۔ بخط نسخ بجدول شکر تخیلنا هشتم  
 جزو جزوی از اول ضایع شده بود که به من توجه مولانا عبدالحی صاحب  
 فوائد البیه که ترجمه ایشان بحرف الفاتحت فوائد می آید از نسخه دیگر نقل  
 جزو ضایع شده برداشتم و رفع نقص کتاب کردند اگر چه نام کاتب  
 و سند کتابت نیست اما نسخه قدیم است۔

مولانا الهدا و جوپوری اصل وی از لکهنوست عبدالقادر بدایونی گوید که از  
 دانشمندان مستعد صاحب تصرف بود طبع نقاد و ذہین و قوادداشت  
 معاصر شیخ عبدالقادر است مولانا می فرمود در جوپور بود عبدالقادر  
 بدایونی با مولانا و لکهنو ملاقات داشت سوای شرح هدایه و شرح  
 بزودی دیگر تصانیف هم دارد از جمله پنج مقامه بروش مقامات  
 جزیری نوشته در رساله دیگر که از طول چهارده سطر و از عرض هفتاد سطر  
 بجدول نوشته احکام و مسائل چهارده علوم ازین استخراج می یافت  
 البته کاری کرده خیلی عجب است بعضی گویند که این رساله چهارده علمی  
 از تصانیف حکیمی است که با قاضی شهاب الدین در جوپور آمده معارضت  
 داشت و این نسخه از کتابخانه شیخ اعظم لکهنوی به ملای ندکور رسید  
 نظام علی آزاد در سجنه المرحان فرماید که معنی الهدا و عطیة الله است و هو  
 ما تقای اسمہ عطیة من عطیات الربانیة و ہبہ من اللوایب الرحمانیة مولانا  
 مزبور تمیز مولانا عبد الله بود و خرقة از دست شاه مانک پوری پوشیده

اگر چه تاریخ وفات و مولانا یافت نشد مگر گمان نویست که در ابتدا می عمر  
قرن عاشق وفات یافت -

ابتداء خطبه -

الحمد لله رب العالمین والعاقله للمتقین والصلوة علی رسوله محمد وآله  
و أصحابه اجمعین قال الشیخ الامام الاجل فخر الاسلام والمسلمین  
علی البیرونی -

شرح مختصر الوقایه - بخط نستعلیق صاف نشو صحیح قدیم  
تحمیت ناما چهل جزو نام کاتب و سنه کتابت نیست -

ملا ابوالکارم بن عبداللہ بن محمد از علمای اخلاف است و راه حلالیست  
که شیخ و شفا از شویید و تبیین این شرح فرصت یافت در هند  
شرح ابی الکارم هم خیلی وقعتی دارد و درین شکل نیست که از اطناب  
عمل و از ایجاز مغل خالی است از علماء قرن عاشق است -

ابتداء خطبه -

محمدک یا من شرع لنا احکام الدین القویم و هدانا لفضل العمیم الی الخیر  
المستقیم الخ -

شرح اخلاق ناصری - بخط نستعلیق صاف ظاهر است  
نوخ خط خطبه درین نشو نیست نام شارح نمی توان یافت شرح  
خوبست تحمیت ناما چهل جزو -  
ابتداء خطبه کتاب این است -

قوله حمدی و مدح بیدر ایامه لغت برانند که اشتقاق حمد از حمده است و حمده  
او آزی باشد که از زبانه آتش بیرون آید الخ۔

شرح فصوص الحکم - شرح فارسی است بخط استیغراق بلا جود  
و لوح تخمیناً هفتاد و سه جزو در آخر انام کاتب و سزده کتابت نیست۔

شیخ محب الله صاحب خزیمه الاصفیا اور اکبر آبادی و صاحب حدائق المعانی  
الہ آبادی نوشته داوره شیخ و رالہ آباد است و فرار ہم ہا نجا است

تحریر صاحب خزیمه الاصفیا کہ شیخ و اکبر آبادی فون است براہ سہو باشد  
شیخ و رعلوم طاہری و باطنی یگانہ عمر خود بود تصانیف بسیار دارد از انکلی

شرح فصوص کہ در رعایت جووت و خوبی نوشته و رسال یکہزار و پنجاہ  
و ہشت ہجری از دار ملال بقرب ایزد مشال شتافت تاریخ وفات و

صاحب حدائق المعانی چنین نوشته۔

شیخ عرفان پناہ عالی جاہ : منظر نیض حق محب الہم

سال ترحیل او بہ نیک سنق : گفت قطب الشیوخ منظر حق

شرح و رد المریدین - در نقوف است تخمیناً سی جزو

بہ تقطیع جزو در سنہ المکتوب شد۔

شیخ داؤد بن حسن التملص بہ خالی کشمیری طریقہ سہروردیہ داشت

و خرقة از حضرت شاہ حمزہ کشمیری یافت و از سید احمد کرمانی و از مولانا شیخ مخدوم

محمد قادری از شاگرد گرفت سیاحت مشرعوہ و زیارت حضرات سہروردیہ

رسیدہ سلاطین چکان کشمیر کہ اثنا عشری مذہب بودند قاضی موسی کشمیری را

بیت لستن وی گشتند شیخ ازین واقعه گران خاطر شده از کشمیر بیرون آمد  
 و فرمود که تا وقتیکه شیخ سلاطین چکان برنگنند اقامت در کشمیر حرام است  
 تیرد عای شیخ بر هفت اجابت رسید در سال نهم صد و نو و چهار هجری انواج  
 اکبری بسر کردگی قاسم خان در کشمیر رسید و در سلاطین چکان سبزی  
 شد همان سال شیخ در کشمیر رسید جان بجان آفرین سپرد او را در اسلام  
 مدفون شد و بعد از آن بخش او را در خطبہ مرشد وی نقل کردند متن و شرح  
 هر دو از شیخ است۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذی هدانا لهذا لکننا لنهتدی لولا ان هدانا الله و سلام علی  
 عباده الذین اصطفی الخ۔

شرح مثنوی۔ نصف آخر یعنی از دفتر چهارم تا ششم بخط متعلق  
 صاف تخمیں نسبت جزو چونکہ خطبہ کتاب منیت پیدا شد کہ این شرح  
 از کیفیت در آتش این شرح این عبارت است معنی این بیت  
 درین وقت کہ ترار و نموده شاید وقت دیگر در جلوہ آید یا نیاید و خیال این  
 معنی چون معشوق ابن صفرائی بود لاجرم بجنون تصور آرزای بلون سودا در  
 صفرا بر صفرا روزگار بوقلمون کشید و این تصور شبیه لیلی است نزد  
 مجنون اگر چه در ویدہ خلیفہ ناموزون است۔

گفت لیلی را خلیفہ کی تویی \* کز تو مجنون شد پریشان و غوی  
 از و گر خوبان تو افزون منستی \* گفت خامش تو چو مجنون منستی



دیدہ مجنون اگر نبودی ترا \* ہر دو عالم بچیر بودی ترا  
 شرح مثنوی مولوی روم - بخط نستعلیق بلوچ طلا و کبیر دول  
 شکر ف و کاغذ باریک تمینا ہفتا پنج جزو متوسط التقطیع -  
 خواجہ ایوب قریشی اصل وی از لاہور است در خطبہ کتاب فرماید کہ باغایت  
 قلبہ شوق و استیلائی ذوق خواستم کہ مثنوی را شرح کنم و استمداد  
 از روح مولوی خواستم در مثنوی فالی ز روم این اشعار یافتہ -  
 ای ضیاء الحق سالم الدین بیاب \* ای صقال روح سلطان ہدی  
 مثنوی را شرح مشروح وہ \* صورت اشغال اورا روح وہ  
 ملائی مزبور این اشعار را تمسک خود کہ بہ توفید این شرح پرداخت  
 تا اینکه با تمام رسانید تاریخ اتمام این شرح چنین یافتہ -  
 یافت شرح مثنوی مولوی \* خلعت اتمام از لطف خدا  
 گفت تا بخشش بگوشش دل خود \* طرفہ شرمی مثنوی جانفزا  
 شارح مشارالیه در تحریر شرح داوسی داوہ خلی معنی خیر است طریقتہ  
 سہر درویدہ داشت میرد و شاگرد مولانا محمد تقی لاہورست و دختر ابن  
 مولانا مزبور در مناکت خواجہ مشارالیه بود در طریقہ قادریہ ہم راہ سلوک  
 و زیدہ روز پنجشنبہ ۲۱ ماہ جمادی الثانی ۵۵۰ھ ہجری در لاہور از جہان  
 گذراں بسوی روفتہ الجہان رفت و در مقبرہ عالیہ ربی بی حاج  
 و ناچ مدفون گشت -  
 استدائے خطبہ -

حد لایحیی و ثنای نامنتهی امرملکی را که بی وجود عشاق در خلوت کرده و حد  
نغمه سزای اسرار احدیت و اخبار احدیت اوست الخ -  
شرح معانی الآثار طیحاوی - بخط عرب مرتب در سه جلد  
تحمین نایکصد و پنجاه جزو -

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامت الطحاوی الازدی در ۲۹۰ هـ و گویند  
در ۳۰۰ هـ و صاحب کشف الظنون گوید که در ۲۸۰ هـ ولادت یافت منزلی  
التامنی هم حال و هم معلم امام مزبور بود امام مشار الیه کتب مذہب حنفیہ را  
مطالوعه نمود منزلی بوی گفت و الله لایحیی منک شئی امام ربخیر و از وی  
کناره گرفت و در مذہب ابوحنیفه خود را داخل کرد و کله اجل ایامه احناف است  
امام مزبور می فرمود لو کان خالی حیاً لکفر عن یمینہ امام مشار الیه از ابی جعفر  
احمد فقہمہ اموت و بیدار شام رفت و اینجا با حازم عبد الحمید قاضی القضاة  
را دید و تکلمه فقاہت کرد و در احادیث و اخبار امام طحاوی داخل ایامه احادیث  
است حدیث از بیاری معرین و دیگران که در مصر آمد و رفت داشتند  
ساعت فرمود از وی تصانیف جلیله و معتبره در وجود است از انجمله  
القران و مشکل الآثار و مختصر شرح جامع کبیر و شرح جامع صغیر و کتاب  
الشروط الکبیر و الصغیر و الاوسط و المحاضر و غیر ذلک صاحب فوائد البہیہ  
منر باید که معانی الآثار طیحاوی را شرح معانی الآثار ہم می نامند چون  
بر این کتاب نظر کردم مجموعہ فوائد نفیہ یا نم کہ دال بر فضائل جامع کتابت  
درین کتاب بریفه انصاف را ورزیده در و شکل تعصب را فر اگذاشته

سیوطی امام فرور را در طبقه حفاظ حدیث در حسن الحاضر داخل کرده و  
می گوید که وی ثقة و راست و فقیه بود و کسی بعد وی مثل وی در احناف  
نبوده ریاست حنفیه بر ذات وی در هر حشتم شد بمعانی هم در انساب  
خود امام فرور را به صفات ذکر کرده در سال ۳۲۱ طایر و حش بشاخار  
سدره پرواز کرد.

ابتدای کتاب -

اخبرنا الشیخ الامام العالم شیخ الاسلام برهان الدین ابوالفتح مسعود بن  
شجاع الاموی بقرار تی علیه بدمشق النخ -

شرح مرطالع - بخط نستعلیق صاف - جدول نسخه سعوی در ۸۲ و

مکتوب شد از کتابخانه مولوی عبدالرحیم صفی پوری صاحب منتهی الاربعین  
تخمیناً چهل و پنج جزو ترجمه علامه قطب الدین رازی کبرف میسلم  
تحت محاکمات می آید -

ابتدای خطبه -

الحمد لله فیاض ذوارف العوارف و لهم خالق المعارف  
و ایهب حیاة العالمین -

شرح مجسطی فارسی - بخط نستعلیق مع اشکال صحیح تخمیناً هفتاد و

بیست جزو بقلم سید حمایت الله مخاطب بعالم خان موسوی الرضوی در ۱۲۱۰  
مکتوب شده ملا ابوالنجیر عرف خیر الله بن لطف الله مهندس و بر علم ریاضیات  
در هندوستان عدیم المثال بود در سال ۱۲۱۰ هجری از شوید این شرح

فارع گشت ملا مزبور و روی بوده شرح محسطی در فارسی جز این شرح دیده و شینه  
شد در زمان هایون باو شاه بود و چون که آن پادشاه را در فن مهیت و ستری  
معقول بود این شرح ملا شهرت یافت و ملا مزبور در زمان سلطنت وی اعزاز  
و احترام بسیار داشت از ابتدای قرن عاشتر است۔

شرح حکمت العین۔ بخط نسخ نسخہ طالب العلمیانه صحیح پاکیزه و جا  
بجا محشی تخمیناً سی و پنج جزو در سال ۱۱۵۰ هجری قمری معین الدین که مالک  
و کاتب است کتابت نمود۔

متن حکمت العین از ابی الحسن علی ست و هو علامه نجم الدین ابی الحسن علی  
بن عمر الشہیر بدیزان الکاتبی اصل وی از قرظین است از عمده تلمیذ  
خواجہ نصیر الدین طوسی بوده صاحب کشف الطنون گوید که حکمت العین  
متن متین است علامه مزبور در شکره و فوات یافت۔

سبحانک اللهم یا واجب الوجود یا معین الخیر و الجود الخ۔  
شرح حکمت العین مولانا شمس الدین محمد بن مبارک شاه الشہیر به ظامیرک  
بخاری وی از اعانم و اکابر عصر خود بوده شرحی مطول از علامه قطب الدین  
شیرازی بر حکمت العین است حضرت مولانا میرک در شرح خود بعضی حساباً  
بر شرح علامه مزبور سه فکبری کرده۔ شرح از اعیان قرن ثامن است۔  
ابتدای این شرح۔

اما بعد حمد الله فاطر ذات العقول التوریه الخ۔

شرح معنی جامع العلوم سکالی - بخط نسخ بزکانه خانی اور سنہ  
 کہ زمان تصنیف است مکتوب شدہ بر این مہینہ مصنف است و تحت  
 مہینہ خلد ظلمہ نوشتہ و آثار قدامت از ناصیہ حال این نسخہ پیدا است میر  
 سید شریف الدین در سنہ ۱۱۳۷ در قمریہ طائفہ کہ از اعمال استر آباد است  
 قدم از کتب عدم بہ عالم وجود نہاد چون بہ سن رشد و تمیز رسید و در حقیقت  
 علوم پرداخت و در اندک زمانہ بین علماء العصر امتیاز داشت در سنہ  
 ہفتصد و ہفتاد و نوبتیکہ شاہ شجاع الدین مظفر در قمر آباد اقامت داشت  
 مولانا بوساطت مولانا سعد الدین مسعود النسی بجنوری رسید و چون شاہ  
 مزبور بحال میر موصوف و انام شد مرا اسم تعلیم و تکریم بہ تقدیم رسانید  
 و از انعام نقد و جنس میر مشار الیہ را مال فخر نمود و مصحوب خود بہ شیراز  
 برد و منصب تدریس دارالشفای خود کہ در شیراز ساختم بود بہ میر مزبور تفویض  
 نمود حضرت سید و ہ سال درین کار جمیل و شغل نبیل پرداخت چون شیراز  
 بہ تحت تصرف امیر تیمور آمد مولانا بہ سمرقند برد و آنجا در اکثر مجالس امیر تیمور  
 حضرت سید را بہ مولانا سعد الدین تقاضائی مباحثات و مناظرات رودادہ بعد  
 رحلت امیر تیمور سید مزبور بہ شیراز رجوع نمود و ہا بنجا بود تا در سنہ ۱۱۶۷  
 بدارالقرار رفت۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

بسم اللہ علی ما ہدینا بہ سن وقائق السمانی بیدایع البیان الخ۔  
 شرح حکمتہ الاشراف۔ بخط نسخ نسخہ قدیم در شاہجہان آباد بخط محمد کاظم

بن محمد حسین البزینی الاشرافی است نسخہ صحیح است بہ تقطیع خرد و خمبہ ناچہل و  
 دو جزو این شرح از علامہ قطب الدین شیرازی است کہ ذکر جمیل و س  
 تحت و رة التاج بحرف و ال گذشت متن کتاب از شہاب الدین  
 مقتول است و وی احمد ابو الفتوح کجی ابن جنش الملقب بہ شہاب الدین  
 مقتول از فحول علماء اسلام است بروایتی نام او ابو عمر و ہم آمدہ در مراغہ  
 حکمت و اصول فقہ پیش شیخ محمد الدین جلی او سنا و فخر الدین رازی  
 خواند صاحب طبقات اطباء سمراید کہ سمر و روی و را امور حکمت و فنون  
 فلسفہ و اصول فقہہ گمانہ روزگار بود عبارت فصیح فی نوشتہ ذکار مفرد و علم  
 از عقل بیشتر داشت گویند علم سہ ماہم خوب میدانست روایتی است  
 کہ حکیم مزبور را روزی اتفاق نگار با ترکمانی افتاد ترکمان دست راست  
 وی بگرفت و حکیم خواست کہ خود را بزور از وی رہاند و این کشاکش دست  
 راست وی از کتف جدا شد ترکمان کہ این ماجری دید در تحیر آمدہ دست  
 شیخ بر زمین انداختہ بگرفت شیخ دست از کتف جدا شدہ را برداشت  
 و سوی رفقای خود روان گشت دست راست شیخ برجا بود و در همان دست  
 سندی بجای دست جدا شدہ داشت از حکیم مزبور نظم و نثر ہم بسیار است  
 نظایر شافعی الذہب بود مگر بہ باطن عقیدہ حکما متقدمین داشت چون وی  
 بہ حلب رسید علماء حلب بہ اباحت قتل وی فتوی نوشتند خانچہ ملک الظلم  
 او را بس کرد و بعدہ با شماره پدر خود سلطان صلاح الدین او را قتل کرد  
 و اقمہ قتل او در ماہ رجب ۶۵۸ ہجری رو دادہ چون قتل شد عمر وی بروایتی



سی و شش سال در روایتی سی و هشت سال بود۔

ابتداء سے خطبہ کتاب۔

الاشراق سبیلک اللہم والاشواق ولیلک انت ربنا وربنا الخ۔  
 ایضاً نسخہ ثانی۔ کہ حکم راجہ پیاری محل در سال ۲۲۳ ہجری مکتوب شد۔  
 شرح اشارات۔ نسخہ قدیم محشی بخط نسخہ درجہ  
 نام کتاب و نسخہ کتابت نیست بحالت ظاہری نسخہ قدیم است۔  
 تخریب ثابت جزو۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن علی مکرری طبیرستانی الملقب  
 بہ فخر الدین المعروف بابن الخطیب در علم کلام و معقولات یگانہ روزگار  
 است صاحب منظر الانسان گوید کہ فرید عصر و دجید و ہر بود و در ایام  
 زندگی وی تصانیف اورا قبولیت خاص حاصل شد مردمان کتب  
 متقدمین را گذارشتہ کتب وی توجہ کردند مقرر داشت کہ بکروزور  
 ہفتہ و عظ کند گاہی در فارسی و گاہی در عربی۔ خلقی کثیر در مجلس و عظ  
 دمی گرد آمدند و آنا نگہنوز باسلام مشرف شدہ بودند بہ برکت و عظ وی  
 پر دست وی تائب گشتہ اسلام قبول میکردند و در ری طبعی دولت مند  
 بود و در خدمت داشت و امام مزبور دو پسر طبیب ہر دو پسران امام را  
 بہ امامی گرفت امام مشارالہ بعد ازین سلطان محمد بن گمش المعروف  
 بہ خوارزم شاہ پیوست و چنان مرتبہ یافت کہ بہ دیگری بنو۔  
 اشتمال امام در علم اصول و کلام از ضیاء الدین بود وی شاگرد ابی القاسم

و او تلمیذ ابوالمعالی و او شاگرد ابواسحاق اسفرائینی و او از تلامذہ شیخ  
 ابی التحسین باہلی و او شاگرد ابی الحسن علی بن اسمعیل اشوریست و علم فقہ  
 امام از پدر خود اخذ کرد و پدر وی شاگرد نجوی و او تلمیذ قاضی حسین و او  
 شاگرد تقفال مروزی و او شاگرد ابی العباس بن شریح و او از تلامذہ ابی القاسم  
 کہ او از شاگردان مُزنی بود و مُزنی از امام شافعی اخذ فقہ کرده و لاوت  
 امام مزبور تاریخ بست و پنجم ماه رمضان در سال ۴۰۰ هجری بود و بمصر  
 سالگی در بہرات روز دوشنبہ و یوم عید الفطر در سال ۴۰۰ ازین عالم  
 رخت بر بست و آنسہرہمان روز در کوفہ مرد اخان کہ وہی است  
 قریب بہرات مدفون شد  
 ابتدای کتاب اینست۔

النمط الاول فی التجوہر الاحجام التفسیر عن نحو الطریق الواضح لاسلام  
 احمرہ

شمس باز غمہ۔ بخط نستعلیق بجدول طلا بر کاغذ کشمیری حنائی  
 بخط سید جعفر علی خوش نویس حلیہ کتابت پوشیدنی تکلف صورت  
 نسخہ اسم بامسمی است تخمیناً سی و پنج جزو و طبیعات است۔  
 ملا محمود فاروقی نسباً جوہپوری و طناً از اکابر علماء ہند و ستانست  
 میر غلام علی از ادور سبقتہ المرجان نسبت وی سرمایہ نقاوتہ العلماء  
 الاشرافین و سلالتہ الحکما را الشائین۔ مولانا کفیل علوم از جد خود شیخ  
 شاہ محمد وہم از شیخ محمد افضل جوہپوری سرمودہ شیخ محمد افضل بسیاری

ملازده داشت اجل و افضل آن گروه ملازمین بود در عمر هفتده سالگی از  
 تحصیل فارغ گشت و شبدر خامه بر صفتی ترطاس نیک و دانید و تصانیف  
 در روزگار یادگار گذاشت - صاحب صبح صادق که از تلامذ ملا بود می گوید  
 چون ملا محمود از جوپور با کبیر آباد مشتافت اصف خان را دریافت  
 و وی از ارکان دولت شاه جهان بود درین سفر همراه مولانا بودم چون  
 از کبیر آباد جوپور رجوع نمود و دیگر اوقات شریف خود را خرد درین لشکر  
 و دیگر صرف نه نمود تا اینکه تاریخ ۹ - ریح الاول سال ۱۰۸۶ را ہی ملک - عدم  
 گشت هنگام وفات وی شیخ محمد افضل بقید حیات بود تا چهل روز  
 در غزاشاگرد خود شست و همواره مخزون بود شمس باز غه در هندوستان  
 بسیار متعارف و متداول است و چندین علماء هندوستان بر این  
 کتاب حواشی نوشته -

استدای خطبه -

رحمہ اللہ حمدات شاکرین و اعلیٰ علی محمد و آلہ الطاہرین - الخ -

شرح اشارات - بخط تعلیق پاکیزه مجدول در ۱۰۸۶

مکتوبه شریف محمد امین ابن محمد ہاشم النصیر آبادی حصہ اول این کتاب را

در ۱۰۸۶ تمام کرد و خانہ تاریخ کتابت حصہ اول از کتابت اینست -

چون ختم این کتاب شد بخدمت بابلی برگردید نوشتہ منطقی نیکی بود تاریخ اتماش

محقق محسب محمد بن محمد الطوسی الملقب بہ نصیر اللہ والدین اصل وی

از دانشجو و دوساہ است در طوس متولد شدہ ازین سبب بہ طوسی

استهبان یافته در علوم عقلیه تمیذ فرید الدین داماد و او شاگرد صدرالتمین حسینی  
 و او از تلامذه افضل الدین گیلانی و او از شاگردان ابوالعباس بوکری و او  
 از تمیذ بهمنیار که وی از اجل شاگردان شیخ الرئیس بود و منقول است از پدر  
 خود اخذ کرد و پدر وی تمیذ امام فضل الله را و ندی بود و او شاگرد میر تقی  
 علم الهدی است محقق مزبور در او اهل حال از موید الدین علمتی که وزیر خلیفه  
 مستعصم بالله بود اعانت خواست و مقصیده عربی در مدح خلیفه فرستاد  
 چون علمتی موقع اعانت محقق ندید سکوت ورزید و جواب کتابت وی  
 نداد چون محقق مایوس شد خود را بر رئیس ناصر الدین منسلک ساخت و بنام نامی  
 وی کتاب اخلاق ناصری تالیف کرد یک چند در خدمت اسمعیلیان بود  
 تا اینکه هلاکو خان بقلاع اسمعیلیان در رسید محقق مزبور به هلاکو خان  
 پیوست هلاکو خان را بر تنخیر بغداد و آموه ساخت چنانکه در بغداد گذشت آنچه  
 گذشت قاضی نورالله شوستری در کتاب خود فتح هلاکو خان را مایه افتخار  
 خواجه نصیر شمرده چنانچه در مجالس المومنین باین معنی ایراد نموده در علم  
 ریاضیات خصوصاً در هیئت مثل محقق مزبور کتبی باشد بعد سربابی  
 بغداد بسیاری از علمای مذہب اثنا عشری را دید محقق مزبور رکن اعظم  
 مذہب اثنا عشری است چنانچه قاضی نورالله در مجالس المومنین  
 گوید حکیمی که رای قوم او صورت شریعت را بمشابه میبوی است و امامی  
 که ایمیه دین بفضل و تقسیم او معترف اند درین تنگی نیست که بزور علم  
 و ریاضت خود از علمای مذہب امامیه اول کسی است که در بحث امامت

مکرار خلافت در میان آورد و بنا بر جستجاری که نزد ہلاکو خان داشت  
 باعث تحزیب و برہم انگیزی خانان عباسیہ شد و بیشتر علمای اہل سنت  
 از ایامی وی بکرم ہلاکو خان مقبول شدند از ذات محقق مزبور مجموع جوہ ملت  
 ششاعشریہ قوت گرفت در ۱۲۷۳ھ وفات یافت ولادت وی بتاریخ  
 پانزویم جمادی الاول ۵۹۷ھ رواد۔

صاحب محل فصیحی این قطعہ تاریخ وی نوشتہ

تفسیر ملت و دولت محمد طوسی ۴ یگانہ کہ چو او ماور زمانہ نزاو  
 نبال ششصد و ہفتاد و دو و بدی الحجہ ۴ بروز پنجہم در گذشت در بغداد  
 کین صاحب و رمز کردہ خود گوید کہ خواجہ زبان یونانی میدانت چنانکہ کتاب  
 اقلیدس را از یونانی بزبان عربی ترجمہ کرد و بعضی دعوی اقلیدسی را بدلائل  
 خود با ثبات رسانید ہمیں طور الجسطی بطلیوس را نقل نمود و تختی کتاب  
 کرد و کین مذکور در کتاب خود گوید کہ چون ابن حاجب اسیر و مانده در  
 دست وی افتاد و خلاف شان محقق بود کہ اور از جہتہا و ادبہرا نچہ در  
 معاملہ بوفوع آمد بر صفحہ حالات خواجہ مزبور مثل کلف ماہ و اثنائا بیان است  
 ابتدای کتاب۔

الحمد للہ الذی وفقا لا فتاح المقال تجمیدہ و ہدانا الی تصدیر الکلام تجیدہ۔  
 شرف۔ بخط تعلیق پاکیزہ بر کاغذ خان بالبع بجدول و لوح طلائی  
 مرتبہ در ۳۳۰ جلد الہیات طبیعیات ریاضیات جملگی داخل این کتاب  
 کردہ ہر ۳۳۰ جلد تمبنا یکصد و ہفتاد و ہشتاد۔

شیخ الرئیس ابوعلی شرف الملک حسین بن عبداللہ بن حسن بن علی ابن  
 سینا از اعظم حکما و علما و اطبای اسلام است پدر وی در عهد دولت  
 منصور عبدالملک سامانی از بلخ بہ بخارا رسید و باعث کاروانی معتمد  
 وزیر سلطنت آن گشته مصدر انجام امور گردید یک چند در بخارا بود و  
 بنا بر ایما و زور بہ خرمیثین شتافت و در قریہ افشہ زنی ستارہ نام  
 در مناکت وی اندام آفتاب علم و دانش از برج بطین بہان ستارہ تبارخ  
 سوم ماہ صفر در سنہ ۳۵۰ م طلوع نمود چون شیخ بمرتبج سالگی رسید  
 پدر وی از خرمیثین بہ بخارا معاودت کرد و آنجا شیخ را بہ معلمی سپرد و بہت  
 بہ تعلیمش گذاشت شیخ در مدت پنج سال از خواندن فہر آن و اصول  
 دین و نحو و صرف و لغت و معانی و بیان چنداں احاطہ یافت کہ فریدی  
 بر آن مقصود نبود ریاضی و علم و حساب و ضاعت جبر و مقابلہ از محمود ستاج  
 کہ فاضل کامل بود فرا گرفت و از فقیہ اسمعیل فقاہت آموخت و از ابو عبد  
 صناعت منطق اخذ کرد و روایت کنند کہ چون کتاب اقلیدس شروع  
 نمود چند شکل اول را بیا موخت مابقی را بقوت قدرت ذاتیہ خود حاصل  
 نمود آخر الامر بی زحمت استاد برج تحصیل نن و در داد و چنداں شتغال  
 نمود کہ روز را از شب و شب را از روز نشاخت چون از مراتب علوم  
 حکمیہ و طبیعیہ خاطر شیخ بہ پرداخت بہ صناعت طب رجوع نمود بخدمت  
 ابو منصور حسن بن نوح القمیری در رسید و در کیمیل علم طب اقامت  
 کرد چون بعللاج بیمار آن تہجد صحت بیاران از نزدیک و دور بکنور وی



میر رسیدند و از معالجات وی شفای یافتند از باب سیرت می آیند  
 که هنوز به عمر بست سالگی نرسیده بود که از تحصیل جمیع علوم فرصت یافت  
 آورده اند که بر امیر نوح بن منصور سامانی مرض صعب العلاج طاری شد  
 و اطبای عصر از معالجه عاری گشتند شیخ را که آواز هاشم بلند شده بود  
 برای مداوا طلبیدند از علاج شیخ صحت یافت سلطان مزبور مقرری داشت  
 که شیخ حاضر بارگاه وی باشد چندی برین نگذشت که مراتب و مدارج  
 شیخ از جمیع اعیان و ارکان بالاتر گشت چون زمان سامانیان سپری  
 شد شیخ رفت از بخارا بر بست و کهنورا بوسین سبیلی که وزیر خوارزم  
 شاه بود در رسید چون وزیر مزبور بر جامعیت و قابلیت شیخ وقوف  
 یافت احترامیکه در خور فضیلت وی بود کرد و کهنور خوارزم شاه بر شیخ  
 به منادمت و مصاحبت سلطان خوارزم شاه سرانجامنا فرستاد چون سلطان  
 محمود بر خوارزم شاه استیلا یافت شیخ بخوف سلطان محمود با اشاره خوارزم  
 شاه از خوارزم بیرون آمد و درانی و رواناد و از آنجا به نیشاپور چون  
 صلاح وقت در اقامت نیشاپور نه دید و بیکر جان نهاد - چون شیخ  
 به خرجان رسید بعلاج و مداوا مردمان پرداخت و شهرت خاصه  
 یافت در آن آوان خواهرزاده امیر قابوس رنجور بود و اطباء شهر از  
 علاجش معذور شدند شیخ را هم طلبیدند شیخ از فراست دریافت  
 که جوان رنجور و زفراق معشوقی خود باین حالت رسیده چون عرض حال  
 به امیر قابوس نمودند شیخ را پیش خود طلبید و دریافت که کمیت

چون حسب فرموده شیخ نسبت بیمار عمل کرد بیمار شفایافت امیر قابوس صحبت  
 شیخ را عنایت نموده اعزاز و احترامش افزود آخر الامر شیخ از اقامت  
 جرجان دلگیر شد و به جانب رسی شتافت و بعد ادای مجدالدوله پرداخت  
 چون سلطان محمود عازم رسی شد شیخ از رسی به قزوین و از قزوین به همدان  
 رفت شمس الدوله والی همدان که در مرض قویج مبتلا بود از معالجه شیخ شفایافت  
 چون بار دوم شمس الدوله بیمار شد قویج مبتلا گشت و باز علاج شیخ او را از ان  
 مملکت و از پایتخت شمس الدوله شیخ را بمنصب وزارت سرفرازی داد بعد  
 شمس الدوله تاج الملک به سبب کینه دیرینه که از شیخ داشت در پی  
 شیخ افتاد تا اینکه به سبب آن شکایتها که تاج الملک کرده بود تاج الدوله  
 امیر حبس شیخ کرد چهار ماه در قلعه محبوس ماند و ایام حبس بعضی اجزا  
 سفار که ناتمام بود با تمام رسانید چون علایر الدوله به قصد تنبیه تاج الدوله  
 برخاست و تاج الدوله همدان را به سپهر شمس الدوله گذاشت شیخ از ان  
 حبس خلاص یافت شیخ از همدان بعد این واقعه باصفهان رفت و آنجا  
 با عزاز و اکرام تمام در خانه عبد الله بن ابی فرود آمد علایر الدوله فرزند اخمد  
 تعلیم و تجلیل شیخ می فرمود و وزیر و دستور خود ساخت گویند شیخ امیر  
 را قویج کعب عارض گردید و در آخر فرمود هیچ زیاده شدا و را در محف باصفهان  
 بیوفند و چون علایر الدوله به همدان متوجه شد شیخ را به همراه خود برد و عرض راه  
 مرض باشد نکس کرد چون دانست که دیگر او اسوده داشت غسل کرد  
 و هر چه داشت به فقرا گذاشت و غلامان را از ادای داده باستغفار مشغول

گشت و اوقات تلاوت کلام الله میگذرانید تا اینکه بفجای بازاجار اجلیهم لاتی  
ساعت اول استقدمون بروقت معهود اهل در رسید. و کان ذالک فی اول  
شهر رمضان المبارک سنه سبع و عشرين و اربع مائه قاضی نورافند شوستری  
گوید که فقهای سنت و جماعت شیخ را نسبت به کفر میدادند و این رباعی در  
باب نسرموده ۵-

کفر چو منی گزاف و آسان نبود \* محکم تر از ایمان من ایمان نه بود  
در دهر چو من یکی و آن هم کاسر \* پس در همه دهر یک مسلمان نه بود  
صاحب و قیامت الاعیان از کمال الدین یونس روایت کند که شیخ را علامه الدوله  
مستول کرده بزندان فرستاد و در آنجامی بود تا جان به جان انسیرین سپرد  
قطب الدین لاهی در ترجمه شیخ الریش نوشته که وی وزیر فخر الدوله  
ولیمی بود آن مورخ را درین قول اشتباهی بود او به باشد چه تفاوت صد سال  
از شیخ به فخر الدوله ولیمی است -

در سپهر گوید که درجه شیخ در حکمت و فلسفه کمتر از مدارج حکما یونان نیست قانون  
شیخ چهار صد سال در یورپ داخل درس بود -  
خطبه کتاب شفا -

بسم الله الرحمن الرحیم رب زدنی علماً بالحق و علماً بالخیر -  
شرح خطبه ترا قاموس بخوانند در آن نام کاتب و سنه کتابت نیست  
تخمیناً دو جزو درین نسخه نام شایع نیست صاحب کشف الظنون کدامی شرح  
و بیامه قاموس نه نوشته

ابتدای خطبه این دیباچه -

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی بهم یزول فتن الریب و یختم سیل  
طمانیة الیقین و الشفاء النخ -

شرح میزان المنطق - نسخہ بخط نستعلیق بر کاغذ حنائی ہندی  
در سال ۱۲۳۳ مکتوب شدہ تخمیناً شش ہزار -

مولانا عبد اللہ بن الہدای العثمائی اصل دہلی از ملتان است سرآمد علماء و شراح  
فضلا و معقول و منقول است و فرید و بہر در فروع و اصول - در وطن خود تادم  
مید و تدریس طلبہ اشتغال داشت و بعد از ان بدار الخلافت و ملی آمد سلطان  
سکندر لودوی شد و ہم اورا باعث خیر و برکت شمرده بغرض تدریس اور  
و ملی جا داد ہما بجا بود تا اینکه در سال ۱۲۸۹ ہجرت الی دار الفیت علی  
تاریخ وفات او چنین یافتہ -

اولئک لهم درجات العلی -

ابتدای خطبہ کتاب -

الحمد لله الذی نور قلوبنا بمعرفۃ المعقولات النخ -

شرح مصباح فارسی - در سال ۱۲۸۹ مکتوب شدہ - در نسخہ  
درین کتاب خطبہ و دیباچہ نیست -

ترجمہ شیخ سعد الدین خیر آبادی تحت عافیہ بحرف عین می آید ابتدای  
اینست اما حرف شرط است گاہی در آغاز کلام آرند

شرح کبیر بخط نسخ مجدد و تقطیع کلاں بہر دو جلد تخمیناً چہل و پنج ہزار -

در سال ۸۷۰ هجری بخط شیخ ابراهیم بن مبارک بن سلیم مکتوب شده  
 شرح مقامات حریری است شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالمومن العقیلی الشیرازی  
 وی ادیب کامل و عالم فاضل بود مقامات حریری راسته شرح نوشته اول  
 کبیر و دوم متوسط سوم طغیر اگر چه ماخذ شرح کبیر وی بیشتر شرح نجدیهی است  
 مگر شرح کبیر وی باین خوبی است که از شروع دیگر استغنی میکند  
 چنانچه صاحب کشف الظنون گوید فصاحتها شرحاً یعنی عن کل شرح تقدم  
 فیها ولا یحتاج الی سواه فی لفظ من الفاظه شیخ مزبور در سال ۹۰۰ وفات  
 یافت۔

ابتداء خطبه کتاب۔

الحمد لله الذی اختص بذاه الامت بأفصح الاسنته وافصح الاذمان وشره  
 علماء بالافتنان فی افانین البلاغته والبیان الخ۔

شرح سلم العلوم مع تعلیقات۔ بخط نستعلیق واضح تخمیناً

بست و پنج جزو سلم العلوم از محب اللطیف بهاری است که ترجمه وی تحت  
 سلم البشوت به حرف میم می آید و احوال مولانا عبدالعلی به حرف

تحت فوائده الرصوت شرح سلم البشوت

ابتدای شرح

الحمد لله الذی بعث انبیاءه سیراً من قاطعته وحج ساطعته وسمج زان

باهرة الخ ابتدای تعلیقات

سبحان الذی توحدنی وجوبه بالوحدانیه وتفرودنی قدمه بالفرادانیه

## شرح قصائد عربی و خاقانی و ظہیر فارابی نسخہ ناقص المصنف

است و جایجا کرم خورده ہم گشته با اینکه ناقص شده کتاب بجا آمدنی است  
ثانی از کاتب و سنہ کتابت و شارح ہم نامذہ باہمہ نقصان مجلد تخمیم  
است تخمیمنا ہفتاد و پنج جزو۔

## شرح سلیم۔ بخط نستعلیق در کماله فصلی مکتوب شدہ تخمیمنا

پانزودہ جزو مولانا مسافر از اجل شاگردان مولانا حسن لکھنوی فرنگی  
محلّی است نواب فیض اللہ خان والی رامپور بکمال مولوی منور توجہ  
بسیار داشت ہنگام اقامت خود در رامپور در سالہ ہجری بہ تسوید  
و تالیف این شرح پرداخت بیشتر عمر شریف خود را در درس طلبہ مشغول  
داشت در ابتدا ای قرن ثالث عشر ازین جهان فانی رخت بر بست  
ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد للذی رفع السماء و وضع المیزان و جعل السلم العلوم شجداً  
للاذیان۔

## شرح الفیہ فارسی بخط نسخ محشی نسخہ صحیح سنہ کتابت نیست

مگر معزالدین محمد بن محمد صادق نام کاتب است الفیہ این مالک  
درخواست ترجمہ این مالک تحت شرح الفیہ ابن عقیل گذشت۔

میرزا محمد علی ابن مولانا آقا با ماسرکانی از علماء قرن ثانی عشر است  
دیگر بر حالتش و قوت نیانتم در سالہ ہجری از تسوید و تبیین این  
شرح فارغ شد۔



ابتدای کتاب -

الحمد لله رب العالمین والعاقلین للمتقین و صلی الله علی سید الاولین  
والآخیرین الخ -

شرح قصاید عرفی - بخط نستعلیق قدری کرم خورده بلا جدول

و لوح خوش تقطیع در سینه جلوس محمد شاهی در بلده احمد آباد مکتوب شده  
ملا میرزا علی محمد لکنانی است - لاهور مولد و منشای او است - در  
عهد شاه جهان بامر از صفی انخاطب به سیف خان پسر ابوالحسن اصف خان  
ولد میرزا عیاش بیگ اعتماد الدوله طهرانی بوده چون مرزا فرور به نظامت  
الیه آباد اختصاص داشت ملا مشارالیه بهما نجا اقامت داشت و خوش  
میگذرانید آخر الامر با اعتقاد خان پسر خرد اعتماد الدوله فرور که حکومت  
خونپور داشت ربطی بهم رسانید و از جو دو کرم امیر عالی گهر تمسح برداشت  
تا اینکه در سنه ۱۰۵۴ هجری در اکبر آباد بساط هستی در نوشتن بخشش او را  
به لاهور بردند و مد نوشتن کردند در نشر نویسی بد طولی داشت  
ابتدای خطبه -

فیض آفرینی را سپاس که رشته جان سخن را با تار نفس سخن بنجان پیوند  
کرده و پری کردار معنی نازک را در شیشه دل‌های نکته و راں بند نموده  
خامه دوزبان با هنگ حدش در دشت بیاض و داسیه تاخته و ناطقه  
سحر بیان از وصفش در سلم و سخن علم فصاحت برافراخته  
شرح خیر بر می - بخط نسخ بر کاغذ خانی نسخه صاف در سنه ۱۰۵۴

شخصی عباس قلی کتابت این نسخہ کردہ تخمیناً نسبت جزو نام مصنف  
یافت نشد۔

ابتدائی کتاب۔

الانذکرہ بشکل کل ذی بل و بصلوۃ بنیہ بتوسل الی کل خیر و کمال۔

شرح تشریح الافلاک موعہ تشریح الافلاک۔ بخط نستعلیق و نام  
کہ نام کاتب و سنہ کتابت نسبت تخمیناً ماہر و منی جزو ترجمہ مکاتبت  
سہارنپوری تحت حاشیہ فوائد ضیائیہ گذشت۔

ابتدائی خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی خلق سبع سموات طباقاً و جعل القمر فہین نوراً و جعل الشمس  
سراجاً و انبت لکم من الارض نباتاً ثم یعید لکم فیہا و یخرج لکم اسراجاً و جعل  
لکم الارض بساطاً لتسکوا فیہا مسبلاً فجا جاً الخ۔

شرح تہذیب المنطق المعروف بہ ملا جلال  
نسخہ خوشناما جدول بہ خط نسخ از آخر ورقی رفتہ ثانی از کاتب نہ مانده۔  
تہذیب المنطق از ملا سعد الدین تغا زانی است۔

ترجمہ وی تحت شرح مقاصد مذکور شد۔

شرح از ملا جلال الدین دوآنی است ذکر وی بہ حرف خاکست  
حاشیہ جدیدہ رفت۔

ابتدائی خطبہ۔

تہذیب المنطق و الکلام تو شیحہ الخ

شامیہ بخط نسخ واضح بسیار محشی در صرف در سنه ۹۲۰ هجری بقلم  
سید معروف ولد سید جهان مکتوب شده خیلی خوب نسخه است  
ترجمہ ابن حاجب تحت ایضاح گذشت۔  
ابتدای کتاب۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى  
آله وصحبه اجمعين وبعد فقد سألني الشيخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بخط نسخ پاکیزہ محشی تخمنا دوازده جزو۔  
شرح زیج الفیسی۔ بخط نستعلیق پاکیزہ بر کاغذ کشمیری تخمیناً  
ہفتاد و پنج حزب نام کاتب و سنہ کتابت نیست در فارسی است  
در علم ہیئت۔

ترجمہ عبدالعلی بر جندی تحت شرح سبت باب اسطرلاب مذکور است  
ابتدای خطبہ۔

اجناس حد و سیاس معرّی از توہم شنای و انواع شکر بقیاس  
سبب از تخمیل بقافی الخ۔

شرح کافیہ۔ بخط نسخ در سنہ ۱۲۶۶ ہجری حسب الامر مشی مندرجہ الملحق  
لسان السلطان مکتوب شد متن کافیہ از ابن حاجب است و این شرح  
ہم از دست تخمیناً نسبت جزو باشد  
ابتدای خطبہ

الحمد لله مفضل الخیر و علیہم الصواب و صلواتہ علی محمد المبعوث بفصل الخطاب الخ۔

شرح شافیه فارسی۔ نسخہ بخط نستعلیق مایقرا تخمیناً  
سبت جزو کلاں از آخر دور فی رفتہ۔

ملا محمد نادی بن محمد صالح مازندرانی بہ خدمت نواب سید حسن علیخان کہ  
از مشایخ امرای دہلی است بودہ و این شرح را حسب فرمان نواب  
مزیور نوشتہ نواب حسن علیخان در زمان آخر خاندان تیموریہ بود ملا  
از ابنا می نثرن ثانی عشرت۔

ابتدای خطبہ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیب خلقہ محمد وآلہ الطیبین  
الطاہرین المعصومین الخ۔

شرح بحرید۔ بیشتر حصہ کتاب بخط نستعلیق شفیقا امینہ کتویدم  
است و چند جزو آخر بخط نسخ کہ چنداں قدامت ندارد و مگر زائد بر چند سال  
باشد و در آخر ام کاتب و سزہ کتابت نیست تخمیناً چہل جزو۔ ترجمہ علامہ  
ابوالشارشمس الدین اصفہانی تحت مطالع می آید۔

شرح شافیه بخط نسخ نسخہ صحیح باہ و ذی قعدہ ۱۲۸۰ ہجری مکتوب  
شد تخمیناً سی و پنج جزو المعروف بہ رضی شافیه ترجمہ شیخ رضی الدین  
الاسترابادی لغوی النحوی تحت شرح کافیہ می آید صاحب کشف الظنون  
نسبت این شرح گوید۔

و ہوش شرح جامع۔

ابتدای کتاب۔

اما بعد حمد لله تعالیٰ علیٰ توالی نعمه الخ -  
**شرح بحرید** - بخط نستعلیق تقطیع خود نسخه نهنه مجددی نصف است  
 تخمیناً نوده جزو -

ترجمہ مطهر علی بحرف الف تحت اسرار الخفیہ فی علوم العقلیہ گذشت -  
 ابتدای کتاب -

المقصد الثالث فی اثبات الصانع تعالیٰ وصفاته و آثاره الخ -  
 شواہد ربوبیہ بخط نستعلیق در سال ۱۲۲۰ مرقوم شدہ تخمیناً پانزویہ جزو  
 در الہیات است -

ترجمہ ملا صدر الدین شیرازی بحر فضیلت و تحت صدر امی آید  
 ابتدای خطبہ -

الحمد لله الذی تجلی بقلوبنا و فی قلوبنا و فی قلوبنا و فی قلوبنا الخ -  
**شرح ایسا عوجی** - بخط نستعلیق این نسخہ بزبان کتبیل و والد  
 مرحوم از دست خاص خود نوشته بودند و اتفاق کتابت این نسخہ  
 در سال ۱۲۳۰ رو داده

ترجمہ اشیر الدین اومانی ابهری در ضمن میبذی می آید و ترجمہ سید شریف  
 تحت شرح مفتاح می آید -

**شرح مفتاح** - بخط نسخ نسخہ بظاہر بسیار قدیم نمشی از آخرا یک  
 ورق رفته بر ورق اول این نسخہ این عبارت است ہذا کتاب من  
 تصنیفات البحر العلامۃ سعد الدین التفتازانی فی شرح المفتاح

للعلماء السكاكي في علم البيان والمعاني والبدع وكان كتابته شريفا  
بعيد المصنف تخمينا بسكت ومهتت جزو.

ترجمه ملا سعد الدين تفتازاني تحت شرح مقاصد مذکور است -

اوليه خير خبر يوشع صدر الكلام و احسن حديث يشرح المقتضى المقام الخ

شرح موافقت - بخط نستعلیق پاکیزه بجدول طبع

بر کاغذ خان بالیغ در سمرقند بدست ملا میرک محمد بن سید محمد کاشانی

در ۹۶۸ مکتوب شده تخمینا جمل جزو موافقت از قاضی عضد است

که ترجمه وی تحت شرح مختصر الاصول و شرح از سید شریف

که ذکر جبل وی تحت شرح مفتاح مذکور است -

ایضا نسخه ثانی - بخط نسخ صحیح پاکیزه در ۹۶۸ مکتوب شد -

ابتدای خطبه کتاب -

من خطیه کتابه الاشارة الى مقاصد علم الكلام رعایته براعته مهتم بالانجم

شرح تذکرة الہیة - بخط نسخ صحیح که در سنه ۱۲۸۰ مکتوب شد

جہانگیری بخط ملا محمود جهت معتمد خان نوشته شده تخمینا بسکت و امده جزو

تذکره الہیة از نصیر الدین طوسی است محقق نظام الدین حسن بن

محمد نیشاپوری المعروف منسب به نظام الاعرج از اکابر علمای عصر خود است

در ۱۱۸۰ مکتوب شد و تالیف این شرح بر دانت صاحب کشف الظنون

نسبت این شرح گوید لوکان مغیر النجم فهو کثیر المعانی - شارح مزبور

از علمای قرن ثامن است -



ابتدای خطبه -

الحمد لله الذي جعلنا من المتفكرين في خلق الارض والسماء الخ  
 شرح لمعه - بخط الشيخ معرب در سال ۶۶۶ هجری مکتوب شده  
 نسخه صافست خوشنما بر کاغذ کشمیری کتبی سناست و پنج جزو در نحو متن از  
 ابن جنی است که ذکر وی تحت خصائص بحرست فاگذشت امام  
 ابوالبقا عبدالقدین ابی عبدالقد حسین بن ابی البقا عبدالقد حسین  
 اصل ریس از علمیه است بغداد مولد اوست علم حساب از فقیه الحنبلی  
 و خوازا ابی محمد و از دیگر مشایخ عصر بغداد اخذ کرد و کساعت حدیث از  
 ابی الفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد المعروف بابن البطلی و از ابی  
 ذرعه طاهر بن محمد بن طاهر مقدسی و غیر ایشان نشر نموده و در آخر  
 عمر وی در عصر خود مقابل خود داشت در خوا او را مسلم می دانستند  
 تصانیف بسیار دار و خلقی کثیر از ذوات بابرکات وی منتفع می شدند  
 صاحب منظر الانسان گوید که چشم نداشت و در سن سنی باعث  
 جدری کور شد و در شب زن او کتب برومی خواند و لاوت امام  
 در سال ۵۳۸ ر و داده و شب یکشنبه هشتم ماه ربیع الآخر ۶۱۶  
 به بغداد به ملک آخرت خرامید -

ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله على ما اولى وعسوة على رسوله الاحق  
 بالتفضيل والاولى بالمباغته

شرح کافیه۔ بخط نسخ محشی قدیم صحیح بلاحدول و لوح در سال ۱۲۱۰  
 مکتوب شد مشهور به رضی کافیه است در نحو تخمیناً چاه جزو۔  
 شیخ رضی الدین محمد بن حسن بن علی بن یوسف الشاطبی در استرآباد  
 ولادت یافت و ہما بجا نشوونما گرفت و در علم لغت عدیل و نظیرنداشت  
 و سیوطی نسبت شرح کافیه وی گوید لم یولف مثاہل ولا غالب  
 کتب النحو جمعاً و تحقیقاً فتاویٰ الناس و اعتمدوا علیہ ولہ فیہ ابحاث  
 کثیرة در عهد سلطان ارغون خان بود از کتب بر این شرح  
 در ۶۸۳ فراغت یافت و علم توجہ بعالم آخرت در ۶۸۴ بر او فراغت  
 قاضی نور اللہ شوستری وفات اور در ۶۸۹ یافت  
 ابتدا می خطبہ۔

عونک یا اللطیف الحمد لله الذی جلبت الآوہ عن احاطتہ العدو و تعالت  
 کبریا و ہ۔ الخ۔

شرح چمنی در ہیئت۔ بخط نسخ محشی در سال ۱۲۲۰ و اصنفہا  
 قلمی شد نام کاتب بیت تخمیناً پانزودہ جزو۔  
 المحقق موسی بن محمد محمود المعروف بقاضی زاده از امر ابود بلقب  
 پاشای امتیاز داشت در روم یعنی اسلام بول تحویل عام  
 نمود خواست کہ بجانب عجم رود و قصد سیاحت خود از اقراں خود  
 پوشیده داشت ہمیشہ وی چون بفرست در یافتہ بود کہ وی  
 سیاحت می رود پوشیدہ چیزهای اشیا می نمیتی در کتب وی

داخل کرده که در سفر کارش آید پاشای منور از وطن خود بخراسان  
 و از آنجا با و راء النهر رفت و از علماء آن مملکت استفاده گرفت  
 چون به مرزا الخ بیگ پیوست و وی چینی از علوم ریاضی  
 از محقق منور آموخت محقق با میرزا منور در حل اقامت افکند چونکه میرزا  
 الخ بیگ بطرف ریاضیات توجه بسیار داشت محقق هم بر ریاضیات  
 اشتغال ورزید و از اعیان عصر درین علم گوی سبقت ربود چنان  
 در ۱۲۸۴ تصنیف کرد گویند که از سید شریف هم چینی آموخته مگر چونکه  
 صحبت هر دو بر نیامد محقق منور با سید مرحوم ویر نماند و در مدرسه مرعه  
 سمرقند بطلبه درس می گفت تا اینکه راهی ملک بقا گشت  
 محقق از اعیان قرن ناسع بود۔

اسناد ای خطبه۔

الحمد لله الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نورا۔ ایضاً نسخه ثانی

شرح لست باب اسطرلاب نسخه محشی بخط تعلیق مع  
 اشکال صحیح در هیت کتب ناسیزه جزو در ۱۲۰۶ هجری بخط حافظ  
 محمد صادق بموجب فرمان راجه اجیت سنگه بها و رکتوب شده در هیت۔  
 مولانا عبدالعلی بن محمد بن حسین البرجنیدی حدیث از خواجه حافظ غیث  
 ساعت کرد و علوم معقول از مولانا منصور ولد مولانا حسین الدین کاشی  
 تحصیل فرموده و سایر علوم متداوله از مولانا کمال الدین کسب کرده در حدیث الاسلام مولانا  
 سیف الدین احمد التفتازانی و مولانا کمال الدین معبود شریف شرط تلذیب آورده از وی در فن

ریاضیات تصانیف بسیار است که مفید طلبه روزگار - شرح مجسطی در  
سال ۹۲۰ هجری تمام کرد تاریخ وفات مولانا از نظر نگذشته مگر از اعیان  
قرن عاشراست در زمان شاه اسمعیل صفوی بوده است باب  
اسطرلاب از محقق طوسی است -

استدای خطبه کتاب -

فاطمه خطاب در هر باب و خاتمه مقال در همه حال سپاس  
و ستایش حکیمی را سر و داغ -

ایضاً نسخه ثانی - که در سال ۱۰۸۰ مکتوب شده خوش تظطیع  
بخط نستعلیق خوش خط -

شرح تجرید - اگر چه در آخر نام کاتب و سنه کتابت نیست  
مگر نسخه بصورت ظاهری قدیم است بسیار محشی و صحیح تمثیلاً  
چهل جزو متن تجرید از خواجه نصیر طوسی است که ترجمه وی بفرست  
شین تحت شرح اشارات گذشت -

مولانا علارالدین علی قوشچی از اکابر علماء عصر خود بود در صغر سن منظر  
نظر مرزا الغ بیگ شده به پسر تربیت آن پادشاه علم دوست بدرجات  
عالیات رسید مرزا الغ بیگ بروی چنداں محبت داشت که او را  
فرزندی خواند و باعث کمال و بچوئی و خصوصیت گاهی جانور پرورش  
می نشاند - بعد از نیکه زمانه الغ بیگ سپری شد بیار روم افتاد و در آن  
مملکت بمرض الموت گرفتار شده در سال هفتصد و هفتاد و هشت

خرمن بقایه با و مناد او۔

ابتدای خطبہ۔

انا بعد حمد واجب الوجود علی نعائہ والصلوة علی سید انبیاءہ وعلی

اکرم اصحابہ ای علی آلہ واصحابہ الذین ہم موصوفون بزیادۃ

اکرم الخ۔

شرح مقامات حریری۔ بخط نسخ در ۱۲۵۹

مکتوب شدہ نسخہ پاکیزہ خوش قطع است تخمیناً سی و پنج جزو۔

اللاذیب ابو الفتح ناصر بن ابی الکارم عبدالسید بن علی مطرزی اگرچہ

حنفی بود مگر اعتقاد معتزلی داشت در نحو و لغت و شعر و انواع علم ادب

بگمانہ عصر خود بود سماعت حدیث از ابی عبدالقاسم محمد بن علی و دیگران

منو از پدر خود و خطیب خوارزم کفیل علوم کرد اگرچہ در فقہ کامل مگر در عقائد

ناقص بود در سنہ ۳۸۰ بغداد آمد و با علمای بغداد مباحثات داشت

در ۳۸۰ در خوارزم ولادت یافت و با بنیاد در سنہ فوت شد

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله المحمود علی جمیع الالاء الشکور بحین البلاء المحبود فی الارض

والتماؤ۔

شرح مصاویرات اقلیدس۔ بخط نستعلیق در زبان

عربی مع اشغال صحیح تخمیناً شش جزو نسخہ قدیم است این شرح

مصاویرات از احمد بن عمرو اللرایسی است بر ترجمہ وی و قوف یافتیم۔

الحمد لله الذي بحمده يفتح الكلام ويذكره بكل النظام الخ -  
**شرح ترمذ الخ** - ناقص الطرفين تخميناً نحاسي حيزو  
 نمی توان گفت که این شرح از آن کیت شرح فارسی است -  
**شرح خلاصه الحساب** - بخط نستعلیق با یقرا بر کاغذ  
 هندی بلا جدول و لوح سه اشکال تخمیناً نحاسی حیزو کلاں در سال ۱۲۰۰ هجری  
 مکتوب شد -

لطف الله مهندس ابن محمد صادق اصل وی از دہلی است ہما بخانشو  
 و نمایاقتہ بہ لقب مهندس شہرت دارد دیگر تصانیف در ریاضیات ہم دارد  
 از ابتدای سال ۱۲۰۰ تا سال ۱۲۰۰ هجری سہ رسالہ دیگر متعلق بر ریاضیات نوشتہ  
 و در سال ۱۲۰۰ بہ تہوید و تمییز این رسالہ پرداخت شرح خلاصه الحساب با  
 ضبط و ضبط دیگری نہ نوشتہ گویند در عشرہ سادسہ قرن ثانی  
 عشر را ہی ملک عدم گشت -

ابتدای خطبہ کتاب -

خلاصه الحساب للمؤلف وغایتہ جہد الحساب للحساب حساب احمد اللو احد  
 الاعدالذی ہو فیاض الماسمین الخ -

**شرح تصانیف النصابان** - فارسی است بخط نستعلیق مجدد  
 سنہ کتابت نیست در این نسخہ خطبہ ہم داخل کتاب نہ کردہ نام شارح  
 جای ویدہ نشدہ -  
 ابتدای کتاب -



القطعة الاولى بعنهم همزة وسكون واو موحث اول خمسين النخ -

شرح قاموس باب الهمزة - نسخة تدعى كتمتيا هفت  
جزء چونکه یک پاره از کتاب است نمیتوان گفت که این از تصنیف کتبت  
اگر کتاب کامل می بود چیزی خوب می بود -

شرح تهذیب - بخط شیخ مایقار تمینا شش جزو -

مولانا عبدالمذیزی از تلامذه مولانا فاضل مرزا جان بود در مذهب اشاعیه  
تقصیب و تقلب داشت به عهد اکبر و شاه به هند رسید و به شیخ ابوالفضل  
پیوست و بخواهی الناس علی دین ملوکهم تقصیب خود را از دست داد مگر چون  
دید که صحبت با شیخ بر نمی آید و هر روز طرح تازه می افکند از کرده خود پشیمان  
گشته حضرت حرمین گرفت در نواحی سورت قطاع الطریق بروناختند  
و مولانا با جمع همراگان خود غایب شدند و انما الیه راجعون -

افستحاج کتاب -

المجد للشیخ الفیاض محمد بن عبدالمجید البسلته النخ -

شرح تهذیب - بخط استعلیق بر کاغذ نیلگون بلا جدول  
و لوح در شکر مکتوب شده کتمتیا با نزوده جزو -

شرح فارسی است نام مصنف ملا علی رضا است شاید سید علی  
بلگرامی خلف الصدوق میر عبد الواحد باشد که در سال ۸۰۹ فوت شده  
استدای کتاب -

الحمد لله رب العالمین والصلوة علی خلیفه محمد و آل الطاهرین

این قیود است مورد مندرج -

شرح هدایة الحکمة - بخط نستعلیق با اقرار نسخه تدم محشی  
در اسر نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً بحده جزو -

مولانا احمد بن محمود الهروی المشهور به مولانا زاده از اکابر علماء عصر  
امیر تیمور بوده و از حضور وی وقتی که حاجتمند شده بود هزار دینار  
به طور مدد شرح یافت تا اتمام حیات صاحبقران امیر تیمور و در خدمت  
وی بوده و بعد وفات امیر تیمور در بهرات سکونت گزید تا اینکه  
بعثت طاعون در سنه ۸۳۸ ازین جهان در گذشت -

ابتداء می خطبه -

باسمک اللهم اهل الحمد والثناء و یا ذوالعظمتہ والکبریٰ یا ربی انشی الاجسام الخ  
شرح انموذج زخمشرمی - بخط نسخ نسخه ساف خوشنما و در سنه ۱۲۲۲  
مکتوب شده تخمیناً چهارده جزو در کتب -

انموذج مختصریست از علامه جبار اللہ زخمشرمی که ذکرش تحت تفسیر  
کشاف مذکور می شود -

علامه محمد بن عبدالغنی الاروبیلی الملقب به جمال الملة والدين شارح  
این وجیر است وی در عهد خلفاء اسمعیلیه بوده و این شرح را  
برای احمد بن صدور الامام رئیس الانام والحکام عماد الملة والدين  
مفضل الکاشی که یکی از اکابر اسمعیلیه بوده نوشته شده شارح منربور  
از علماء مشرقین سالیج است -

سند ای خطہ کتاب۔

محمد بن اندی جعل العربیۃ مفتاح البیان و صیر بالبح۔

شرح الفیہ ابن مالک۔ بخط عرب و مرسلہ ۹۹۹ کتاب

شہہ تخمیناً سید و جزو نام کتاب نیت۔

الفیہ و رکوع کثیر شعر عربی است۔

علامہ ترجمان الادب و حجة لسان العرب ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الطحاوی

ابجیامی الشافعی النخوی المعروف بہ ابن مالک صاحب تصانیف

و حید زمان فی علم اللسان بود۔

از سنخادی و دیگران روایت کرده و نحو از چند اساتذہ اخذ فرمودہ

گردد علم نحو و قرأت از ہنگنان شہقت کردہ صاحب زہد و ورع بود

مردمان از وی بسیار منتفع می شدند و بین النواص و العوام معتز بود

در سائتہ وفات یافت این شرح از شیخ ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن

الشہیر باین العقیل النخوی ہاست او نیز از علمای لغت و ادب است و در

زمرہ سخات درجہ عالی دارد شیخ جلال الدین سیوطی بر این شرح

عاشیر مطول نوشتہ شارح مشار الیہ و مرسلہ ۶۹۹ ازین جهان رفت

ابتداء کتاب۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

قال محمد بن ابی مالک احمد بن ابی اللہ خیر ملک الخ۔

شرح خلاصتہ الحساب بخط استعین بر کاغذ خانی تخمیناً

پانزده سبز و زبان فارسی است نام کاتب و سنه کتابت نیست۔  
 مولانا محمد صادق بن مولانا حاجی علی ترکشیزی وی از اکابر عصر خود بوده  
 میگوید که روزی رساله عربی از شیخ بهائی که مشتمل بر خلاصه الحساب  
 بود بنظر درآمد چون شیخ مرور از اعظم علماء این فن بود مطالب بسیار  
 بر زبان قلم حقیقت رقم ایشان جاری شد مختصر و معلق در عبارت  
 درآمده خواستم که آن رساله را از عربی به فارسی نقل کنم و فوائد که از  
 دیگر کتب اقتباس کردم بر آن بیفزایم پس این رساله را بمعرض  
 تحریر آوردم شارح مشارالیه از علماء قرن ثانی عشر است۔  
 ابتداء خطبه۔

حمد نامحدود و احدی را که اجساد مفروات مجروده را سب در تکوین مرکبات  
 ماویہ گرداننده الخ۔

شرح رساله قوشچیہ۔ تقطیع مشهوره بخط نستعلیق بزبان  
 فارسی است در ہیئت نام کاتب و سنه کتابت نیست۔

متن از علامه قوشچی است که ترجمه وی تحت شرح تجرید مذکور شد۔

مولانا مصلح الدین محمد بن صلاح لاری از مخول علماء عصر خود بوده بر شرح

سواقف حاشیہ ہم دار و در ہیئت ہم دست رسی معقول داشت

شرح رساله بنابر حکم سلطان محمد نوشته بین الخواص شرح این

رساله اعتماداً بالاکلام دار و در رساله بعالم قدس خرامید۔

ایضاً نسخه ثانی تقطیع کلاں معاشکال صحیحہ۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

ہمایون نامہ کہ مزین بنام واجب الالاء عظام بادشاہی بود کہ وجود اجرام  
بنی آرام علوی و ظہور اجسام سفلی الخ۔

شش ہنامہ۔ بخط ولایت چہار مصرعی بالقصیر بر کاغذ خان بالسخ تخمیناً  
ہفتاد و پنج جزو کلاں این نسخہ از کتابخانہ نواب کاظم حسین حسان

مرحوم است یگانہ آفاق شہرہ ہر دیار سبحان العجم استاد ابوالقاسم

فردوسی طوسی نام نامی او حسن بن اسحاق بن شرف شاہ است

بعضی گویند کہ نام او منصور بن فخر الدین احمد بن مولانا شیخ فردوسی

است کینیت او ابوالقاسم چون استاد فرزبور متولد شد پدرش در خواب

دید کہ مولود وی بر بامی بلند بر شد و در بجانب قبلہ کرد و نعرہ زد چون

صبح شد پدر حکیم بفقیر شیخ نجیب الدین معتبر در رسید و خوابش

بیان کرد معتبر فرزبور نہر مود کہ پسر تو سخن گوی شود کہ آوازہ کلامش

بچار جانب عالم در رسد چون فردوسی بہ سن تعلیم رسید و راندک

زمانی با انواع کمال و دانش گوی سبقت از امثال و اقربان خود و در بزرگی

دو مظلوم کتب صرف اوقات خود می نمود بیشتر اوقات در طوس بکنتارہ

جونی نشست فردوسی بر خود لازم کرد کہ اگر چیزی میسر می شود پیل

ستہ بر آن جو تعمیر کند تا دیگر خس و خاشاک سدر وانی آب نہ گردد و در

ایام شہید کہ دستیقی شاعر کہ بہ نظم کتاب شش ہنامہ اشتغال داشت

بر دست یکی از علما ان خود کشتہ شد و سلطان محمودی خواہد کہ نظم شہنامہ

با تمام برسد روزی بادوستی از دوستان خود که محمد شکر می نام داشت  
 درین معامله مشورت کرد و وی فرودوسی را در این امر ترغیب و تحریص  
 داد و تاریخ عجم که در کتاب خانه خود داشت پیش وی نهاد پس از آن  
 فرودوسی از شکیخ محمد معشوق طوسی که یکی از اکابر اولیاء الله بود و طلب  
 مهمت کرد و شکیخ فرمود که میان به بند و زبان بگشا البته بمقصود خود پی  
 میبری فرودوسی خوشوقت شد و به نظم شاهنامه پرداخت چون شهره  
 فرودوسی بلند شد سلطان محمود او را به غزنین طلبید چون به غزنین  
 رسید به عنقریب و فرخی و عسجدی مطارحات واقع شد که مشهور است  
 با اینکه امرار و شعار و دولت محمود نمی خواستند که فرودوسی به حضور  
 پادشاه برسد او بواسطت بانگ که یکی از ندیم سلطان بود بحضور  
 سلطان محمود رسید سلطان از صحبت فرودوسی بسیار مخطوط شده  
 فرمود که مجلس بارا چون فرودوس منور ساختی و پس از مراعات  
 بسیار فرودوسی را به نظم سیر الملوک مقرر کرد و فرودوسی هر دوستان  
 که بنظم آوردی بعضی از سلطان رسانیدی سلطان فرمان داد که به جمله  
 هر هزار بیت که به نظم آوردی هزار مثقال طلا با او میداده باشند فرودوسی  
 خواست که همه را به یک دفعه ستانند تا بند بر آب طوس چنانکه  
 بالا گذشت تعمیر کنند چون شاهنامه با تمام رسید نسخه مرتب بحضور  
 پادشاه گذراست سلطان مشوره کرد که با فرودوسی چه حلیه کنم ارباب  
 شوری گفتند که پنجاه هزار درهم بوی باید بخشید حسن میبندی فرودوسی را



نز و سلطان بر نفس مهتم گرد و باعث اینکه فخرالدوله ویلی با فروسی مکاتبات  
داشت و با نقد و نیاز طلا صلا فرستاده بود گفتتای حسن میبندی  
نقش خانقار بر صفحه مزاج سلطان نسبت فروسی صله سلطان محمود  
رو کرد و چون بلین نوشت که مطلعش نسبت است

ایا شاه محمود کشور شائے به زکس گرنه تری به ترس از خلی  
تا اینکه نامرک که والی نهستان بود سفارش فروسی و ماجرا حال  
بعرض سلطان محمود رسانید گویند چون فروسی از بغداد به طوس  
آمد روزی در بازار طوس میگذاشت شنید که کودکی این بیت میخواند  
اگر شاه شاه بودی پدر به سپر بر نهادی مرا تاج زر  
شنیدن شعر همان بود و آه کشیدن همان - بر زمین افتاد و جان  
یجان آفتاب سپرد و عجب این است که چون جنازه فروسی به مقبره  
می بردند صله شاهنامه اش بخانه او آوردند بعضی گویند فروسی را  
خواهری بود و بعضی گویند دختری چون صله بوی بردند گفت که فروسی  
میخواست که بنده آب طوس به سنگ و آهک سازد و پس سلطان امر فرمود  
که هر چه خاطر نشان فروسی بود عمل آرند بعضی گویند که انان وجه باطلی  
عظیم ساختند می تواند که چون صله وافر بود بهر دو فاکر و با شد  
صله سلطان محمود شصت هزار و نیاز طلا با خلعت شاهی بود قاضی نواز  
شوستری حسب عادت محمود خود میفرماید که فروسی در اصل کتاب  
شاهنامه نام خلفای ثلثه بنروه و چند بیتی را که از روی تفسیر و خوشامد

سلطان متعلق ساخته آخر آنها را نیز از نسخه خود و در ساخته اشعار از تقیه بود یا از عقیده  
 خداوند مگر روایت دور کردن آن اشعار از نسخه خود از آن مال قاضی است  
 جای دیده نشده و قاضی مشارالیه ماخذ خود را در کتاب خود نشان نه داده  
 فرود سی در سالک هجری وفات یافت مزارش در طوس حسب روایت  
 قاضی نورالله شومسری تازمان وی موجود بود گویند شیخ ابوالحسن گرگانی بر  
 فرود سی نماز نه کرد که او مدح مجوس گفته شب در خواب دید که فرود سی  
 را در جنت و درجات عالی است گفت بیک بیت که در توحید گفتیم باین مرتبه  
 رسیدیم و هوندا

چهارم از ابندی و پستی تویی \* نه دامنم چه ببردستی تویی  
 ابتدای کتاب -

بنام خداوند جان و خرد \* کزین برتر اندیش برنگذرد  
 خداوند نام و خداوند جان \* خداوند روزی ده و درهما  
 ایضا نسخه ثانی - که در کلکته با تمام کپتان شرز مکان چاپ شده  
 در چهار مجلد بسیار صحیح و با تمام مبیغ حلیه طبع پوشید  
 شرح سلیم - بخط نستعلیق در آنست این نسخه بخط شایع سطر  
 چند است چنانکه ازین عبارت ظاهر -

تم الكتاب من خط الشایخ فی شهر جمادی الاولی یوم الاثنین سنه  
 الف و مائة و سبعمشون من الهجرة النبویة علیه الصلوة والسلام  
 ملا شرف اصل وی از چاپکام است از شاگردان مولانا محمد صالح لکنوی

ده در شکل از تسوید این شرح فرصت یافت شرح متین نوشته  
و علمای مشاہیر ہنگالہ بود در عشرہ سابع مسترین ثانی عشرہ وفات یافت  
ابتدای کتاب۔

سجانه الکنایہ اما راجعہ الی لفظ اللہ المذکور فی التسمیۃ او المذکور فی  
قلب المصنف رح الخ۔

شرح پنج البلاغۃ۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ بسیار صحیح شصت و  
پنج جزو کلان۔

کنال الدین یتیم بن علی بن یتیم بحرانی از فحول علماء مذہب اثنا عشری  
است با شمس الدین محمد العلقمی کہ وزیر خلیفہ مستقیم باللہ بود مکاتبات  
داشت صاحب ترجمہ را در زمرہ علماء مذہب اثنا عشریہ درجہ عالیست شرح  
خوب نوشته تعصب نہاشت در کتب راہی ملک عدم گشت۔

سبحانک اللہم وبحمدک توحدت فی ذاتک فخر عن اوراکک جان کل  
عارت و تقروت فی صفاتک فقصر عن مدحک سان کل واصف الخ۔

شرح سلم پنجابی۔ بخط تعلیق صاف تخمیناً پانزویہ جزو  
در ۲۶۵ ہجری مکتوب شدہ نام کاتب نیست شاید طالب علمی باشد۔  
ملا اسد اللہ پنجابی از علماء قرن ثالث عشر است۔

ابتدای خطبہ۔

صلی اوشد علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیم اکثر اکثر الخ۔  
شرح بوستان سعدی۔ بخط تعلیق مابقر تخمیناً پانزویہ جزو۔

عبدالواسع النسوی در زمان خود بفارسی وانی شهرتی داشت شرح بوستان  
که نوشته بدینیت بعضی رسائل فارسی دیگر هم دارد از اینها <sup>قرن</sup> بنامی <sup>تالیث</sup> <sup>تالیث</sup>

عشر است -  
ابتدای خطب -

ربنالا تو اخذنا ان شینا و اخطانا و صل علی نبیک و رسولک  
محمد سیدنا الخ -

شرح سلم - بخط تعلق به تقطیع کلاں تخمیناً نسبت به نزوم  
کاتب نیست مگر در ۱۱۹۵ هجری مکتوب شده -

ملا فیروزوی در عهد سلطنت محمد شاه عالم بادشاه دہلی بود دیگر بر احوال  
شارج اطلاع نیانستم -  
ابتدای خطب -

لک الحمد یاسین زمین علی لوان باضافه الاحسان الخ -

شرح قصائد عربی - مطبوعه کلکتہ کہ با تمام خود مصنف مطبوع شد

مولوی احمد ابن مولانا عبد الرحیم صنفی پوری صاحب امتیہی الارباب است

در ادب عربی و فارسی خیلی ممتاز بود بیشتر از پدر خود تحصیل علوم فرمود

شرح معنی خیر نوشته در عشر و سابع متن ثالث عشر و کلکتہ

فوت شد -  
ابتدای کتاب -

سپاس بیغایت و ثنای منہایت مرسلطانی را سز و الخ -

شرح پنج البلاغۃ۔ نسخہ قدیم المثال است بخط نسخ پاکیزہ بر کاغذ  
خان بالیغ بہ جدول طلا بسیار صحیح در دو مجلد تخمیناً ہر دو مجلد یک  
صد سبز و باشد۔

الشیخ السعید عز الدین عبد الحمید بن ابی الحسین ہبہ اللہ بن محمد بن محمد بن حسین  
بن ابی الحدید المدائنی کمال الدین ابی الفضل عبدالرزاق در کتاب  
مجموع الادب فی معجم اللغات۔ نسبت وہی گوید کان من اعیان العلماء  
الافاضل۔ واکار الصدور والامثال حکیماناً فاضلاً کتاباً کاملًا عارفاً باصول الکلام  
یذہب مذہب المعتزلة بنسب البلاغۃ را شرح برای وزیر موید الدین محمد  
بن العلقمی نوشتہ و چون از تصنیف و تالیف فارغ شدہ شرح مذکور یوسا  
موفق الدین ابوالعالی کہ برادر وزیر بود فرستاد و وزیر مشارالیه در صحت  
این تصنیف یکصد و نیار و خلعت فاخرہ و یک اسپ فرستاد ابن الحدید  
جز شرح پنج البلاغۃ تصانیف دیگر ہم دارد و قصائد عربی ہم نوشتہ  
از اہل قصائد سبعموی شہرہ و معروف تراست صاحب ترجمہ معاصر  
خواجہ نصیر الدین طوسی بودہ بعمر ہفتاد سالگی در سال ۵۸۵ ہجری وفات یافت۔  
نسبت برای خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الذی تفرّد بالکمال فکل کامل سواہ منقوص و استوعب عموم المعاد  
والمناویح فکل ذی عمدۃ عداد منقوص الخ۔

شرح کلیات قانون۔ بخط نستعلیق بالیغ در دو مجلد  
ہر دو مجلد تخمیناً چهل جزو نسخہ قدیم است اگرچہ سنہ کتابت ندارد و حکیم

ابو اسحق ابراهیم بن علی بن محمد بن سلیمان الملقب به قطب الدین الشہیر قطب  
 المصری اصل وی از عربست به مصر توطن گزید سفر عجم کرده جلال الدین سیوطی  
 در حسن المحاضرہ گوید اخذ عن الامام فخر الدین الرازی وکان من الشہیر  
 تلامذتہ عالما بالمعقولات والاف کتبا کثیرة فی الطب والحکمة ومنہا شرح  
 کلیات القانون از خطبہ کتاب وی ظاہر کہ آنچہ ہنگام درس قانون از امام  
 فخر الدین رازی شنیدہ بود داخل این شرح کرد و در نیشاپور بود وقتیکہ  
 چنگیز خان داخل نیشاپور شد و ہنگامہ متسل عام بر دست کد امی ستاری  
 در سال ۶۱۷ ہجری شربت شہادت نوشید این شرح نایاب است۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله المدبر الحكيم الفاطر الحليم الذي خلق الانسان في احسن تقويم۔  
 ايضا شرح قانون شيخ۔ بخط نسخ نسخہ صحیح پاکیزہ از عبارت  
 کاتب کہ شجاع الدین شیرازی ست یافت می شود کہ برای حکیم  
 فتح اللہ شیرازی کہ وی از اجل حکما ر عہد شاہ بہانی بود در ۵۵۵ ہجری  
 در شہر لاہور مکتوب شد و بریں نسخہ عبارت اخری کہ شارح بر نسخہ  
 کہ بخط وی بود نوشتہ حوالہ فلم کردہ میتوان شد کہ این نسخہ نقل از نسخہ  
 کہ منقول بخط مہنف بود شدہ افضل العلماء ملا محمد بن محمود الاملی ترجمہ  
 وی بحرف نون تحت نفالس الفنون فی عوالم العیون می آید این شرح  
 پنج سال بعد وفات غاوان خان بزبان عہد سلطان خدا بندہ تالیف شد  
 نسخہ صحیح است تمینا ہنفا و پنج جزو بہ تقطیع کلاں۔



ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله الذي وقت حكمته في خلق الانسان وعمت نعمته عليهم من  
فرط الاحسان الخ -

شرح کتاب - نسخه تدویم صحیح محشی در مدرسه مرغاب بخط بازرگان

بن شاه علی بتاریخ ۲۱ - محرم الحرام ۱۳۳۸ هجری مکتوب شده لباب در فن  
نحو کتاب مستند است کثرت شرح بر آن بسیار است از جمله این شرح

سیرافنی است علامه قطب الدین محمد بن مسعود بن ابی الفتح سیرافنی المعروف  
به بالقالی از اکابر علماء نحو بوده در شیراز بیشتر اقامت داشت و از تشوید

و تمییز این شرح در نسخه هجری در بلده فاخره شیراز فراغت  
یافت و می از اکابر قرن ثامن است -

ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله الذي هدانا الى معرفة اعجاز القران الخ -

شرح اصول اکبری - بخط تعلقین باقرار تخمیناً هجده

جزو مثنی اصول اکبری از علی اکبر بن علی الله اله آبادی نام شایع یافت  
نشده مگر ازین عبارت که در آخر کتاب است ظاهر که شرح مرحوم در ۱۰۸۰

هجری بقید حیات بود و هویدا -

تمت هذه النسخة يوم السبت الثامن من شعبان المعظم من شهر ربيع  
سبع وثمانين و الف و ثلث عن النسخة المنقولة عن خط المصنف سلمه الله

و ايقاه طرفه ترا بنست که کاتب هم نام خود را نوشته -

ابتدای خطبه کتاب -

وبحمد الله المنان الکریم وبالصلوة علی رسولہ الخ -

شرح زبدة الاصول - بخط نستعلیق مایقار در سال ۱۲۱۹ هجری

مکتوب شده تخمیناً نسبت جزو زبدة الاصول در اصول فقه از شیخ  
پهلیست که ترجمه اش تحت کثکول می آید ملاحظه شد بن فضل الله بن شکر الله

از سندیه که مصنفات لکنواست بوده از تلامذه ملا نظام الدین است  
در معقولات الی یومنا شهرت خاصی دارد صاحب کشف المحجوب گوید

الظاهر انه كان شیعياً و بعض کلماته فی مصنفاته الآخر لا یخلو عن جنوح  
ظاهر الی المتصوفه تحقیق فقیه اینست که صاحب ترجمه زهد اشاعه می

داشت در زمان ابی المنصور خان بود وی از علمای قرن ثانی عشر بوده

ابتدای خطبه کتاب -

سبحان من ینزل الامطار بالاسلام بایانه الطاهره و شیدتوا

الکلام بحجة الباهره الخ -

شرح مصباح کفعمی - بر کاغذ خان بالیغ بجدول طلا و بخط نسخ پاکیزه

سنه کتابت نیست پنجاه جزو و تقطیع حشر و مصباح کفعمی در ادعیه

است -

ترجمه صاحب مصباح یعنی ابراهیم بن علی بن حسن بن محمد بن صالح

الکفعمی تحت جنه الواقیه بحرف صیم گذشته -

مترجم مصباح ملا جمال الدین ابن شیخ الله بن صدر الدین شیرازی است

کہ در ہندوستان بعہد سلطان قطب شاہ بہمنی رسیدہ پایا ہے و  
 بہ تحریر این شرح فارسی پرداخت وی در قرن عاشہ برودہ۔  
 ابتدا ہی خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على  
 محمد سيد العالمين وآله ائمة الدين المبين الخ۔  
 شرح خطبہ شفقشقیہ۔ بخط شیخ صاف برکات ہندوستان شرح  
 فارسی خطبہ شفقشقیہ است۔

مولوی امداد علی لکھنوی الاصل در خدمت منظم الدولہ حکیم مہدی بود  
 کہ تاریخ غزل وی شیخ امام بخش ناسخ چندین گفتہ شاعر  
 افتاد حکیم از مراتب تاریخ بطرز نورس ہم کن  
 از جہان حکیم ہشت برگیر \* سہ مرتبہ نصف نصف کم کن  
 این شرح در سال ۱۲۱۰ ہجری تالیف و تصنیف شد سال وفات  
 مولوی نیافتہ۔  
 ابتدا ہی خطبہ کتاب۔

طوبی لاویب ہدرت شفا شقیہ للبتیان الخ۔  
 شاہنشاہ نامہ سلطنتان محمد۔ چہار مصرعی بخط نستعلیق بہ  
 جداول طلالی بالقصیر نسخہ بسیار پر تکلف این نسخہ از اتفاقات  
 عجیبہ ہمانست کہ برای سلطان مغفور بہ تہذیب و تکلف ترتیب دادہ  
 بودند و ابتدا ہی کتاب این قطعہ بخط ثلث از آب زر بر فرشتہ لاجوردی

نوشتہ قطعہ۔

شہنشاہ نامہ سلطنت انجمن بہ کہ باد اعظم و اقباشس ہوید  
 بہ بزم آل عثمان کیان اصل \* ازوروشن چیراغ سیروہ نسل  
 و در وسط صفحہ دائرہ از طلا ساختہ این عبارت بر فرش طلا از روشتالی  
 پاکیزہ نگاشتہ بر سہ الخزانہ نواب نامدار ملا ملک سپاہ ظل اللہ شاہ  
 مجاہد خلد اللہ ملکہ و سلطانہ الخاقان ابن خاقان ابن خاقان ابو المظفر شاہ  
 سلطان محمد بادشاہ طول اللہ عمرہ ابد او این تاریخ مذکور بہ دار السلطنت  
 قسطنطنیہ صورت تمام یافت \*

در آخر این کتاب تاریخ کتابت و نام کاتب نیست و از تصویر ہا کہ دریں  
 کتاب کشیدہ بہ تکلف از وضع لباس امرا و لمبوس سپاہ میتوان یافت  
 کہ نقوش صحیح زمان سلطان محمد برداشتہ۔

ابتدای کتاب شعر۔

سپاس فنون ترز حد و قیاس \* مراد را کہ اشیا کنندش سپاس  
 لباسایشس بود گنج ہناس \* پی معرفت گشت صنمیش عیان  
 چہ صنم کہ از ہر چہ پیدا شدہ \* چہ گنج از کجلی ہویدا شدہ  
 بتوجیدش اندر بفرمان بری \* فروردند رسم شاکتری  
 ہمہ بخیر از قضا و قدر \* بدریای حیرت فروردہ سر  
 دریں بحر گشتہ فلک فلک \* تیر فرزدہ بہ ملک ملک  
 در نعت نہ ماید

خبیب خدا سید کائنات ✦ علی التحسین علیہ الصلوٰۃ  
 شفیع الامم حنا تم الانبیاء ✦ به شرح مسبین خلق را پیشوا  
 نخستین که حق قدرت اظهار کرد ✦ همیس نورا احمد پدیدار کرد  
 چو احمد ز نورا احمد شد پدید ✦ ز حمد الهی بر فعت رسید

### در مدح یاد شاه گوید

سلیمان سپاه و سلیم الوجوه ✦ مراد اول جمله عالم به جود  
 شهنشاه آفاق کشورستان ✦ ابولفر سلطان محمد بشان  
 جوان بخت شاه هست مالک رقاب ✦ بلند اخترش از سر و آفتاب  
 چو تزلزل جلیل است آن سبیل ✦ شد ساکن تاریخ ظل جلیل

### در احوال ساختن جبر

بهر سو شتابان بدانند پیش شد ✦ سپاه مظفر فرا پیش شد  
 شهنشاه بر صاوه در بلع تراو ✦ به پرواخت جبر با ایل جهاد  
 بگوشید محروم سپا و وزیر ✦ شد اکنام یکسر پیل بی نظیر  
 بده سافیا جام مینور شست ✦ که نوشتند اهل عنزاد بر شست  
 سپاه مطلق بر خود وزره ✦ ننگند دور کار دشمن گره  
 ز قلع بر عدو چشم جبرت کشود ✦ حجابان عنرق طوفان بشکر نمود  
 بهر جاز دشمن جنب بر یافتند ✦ بدفع اندر شش رایت اذرا غنم  
 خلافت عادت معهود خود بیشتر اشعار اثناب زوده داخل کردم  
 چه نظر بر قدرت کتاب داشتیم

شرح اربعین - بخط نسخ تھنیسنا پانزویہ جزو نام کا متنب  
 نیست در سنہ ۸۰۰ ہجری مکتوب شدہ شرح پہل حدیث است ترجمہ  
 شیخ بہار الدین عالمی تحت کشلول بحر کاف می آید۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

ان احسن حدیث نخلی اللسان بجاہر حقائق الخ۔  
 شرح قصائد النوری - تھنیسنا نہ جزو کلاں بخط نستعلیق  
 در ترجمہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست محمد بن داؤد بن محمد شاہ بابا  
 بامر سلطان ناصر الدین شرقی بہ تشوید این شرح پر و اخت چنانچہ خود  
 در ابتدای خطبہ کتاب می گوید بعاظمت خسروانہ این داعی را  
 بالشافہ فرمان شد کہ بعضی ابیات مشکل بنا کہ بر معانی ان مردمان اہل  
 نمی افتد شرحی بقلم آری حکم فرمان جهان مطاع شرح ابیات  
 مشکل بعون اللہ با تمام رسا پندش ارج رحمت اللہ علیہ از  
 شاہیر قرن سابع است۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

سیاس بقیاس مرصائع و تدیم را کہ با مرکن جملہ مکونات را از  
 ہانگانہ کتم عدم و در صحراے وجود آورد الخ۔  
 شرح قصائد خاقانی - بخط نستعلیق مابیتہ را تھنیسنا  
 سبت جزو کلاں۔

ترجمہ محمد بن داؤد بن محمد شاہ و باباوی تحت شرح قصائد النوری



بحرست شین گذشت۔

ابتداء سے خطبہ کتاب۔

جو اہر زو اہر سپاس مقیاس شش از حضرت صمدیہ جبل سدرتہ  
را سزاوار است۔ الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی در ۱۲۶۴ ہجری کے مکتوب شدہ تقطیع متوسط  
تخمیناً نسبت و ہفت جزو۔

شرح کلیات قانون۔ بخط استعین پاکیزہ کبدول  
د لوح طلایی در ۱۲۶۴ ہجری در لکھنؤ بخط مرزا نظیر علی مکتوب شدہ تخمیناً  
شصت جزو تقطیع کلاں۔

حکیم منظر الملقب بہ شفا فی خان ابن حکیم سید محمد المعروف بہ عبدالشفا  
خان المخاطب بہ مسیح الملک طبیب اصف الدلیو دیوانو اب  
علی ابراہیم خان ملاقات داشت در عہد ناظم الملک سعاد تعلق خان بہاول  
در لکھنؤ این تالیف لطیف نام نامی و اسم گرامی وی بلکہ تخریر  
کشید و در قرن ثالث عشر مثل حکیم دیگرے بنو وہ انتہائے صنائع  
طبابت بذات وی شد در اہبت ای عشر ثانی قرن ثالث عشر  
در لکھنؤ وفات یافت۔

اہبت ای خطبہ کتاب۔

ربنا کلت اللسنۃ عن شکر الالک و خرت الافواہ عن توصیف

نعمانک۔ الخ۔

**شرح اسباب** - بخط نسخ عمدہ بجدول طلا بر کاغذ عمدہ در  
 ۱۲۰۰ھ ہجری مکتوب شدہ تخمیناً چہل جزو شرح اسباب و علامات  
 امرائے است کہ بقراط در فضول خود نوشتہ چہا نکہ در خطب  
 کتاب خود باین معنی ذکر کردہ -

الشیخ الامام نفیس بن عوض الکرمانی افضل اطباءى زمان میرزا الغ بیگ  
 گورگان بود در معالجات مرضی مسیحائی می کرد و در آخر کتاب شرح  
 اسباب فریاد تمت تالیف فی عشره ذی الحجه سنه احدی و اربعین  
 وثمان مائتہ وی در زمان خود در صناعہ طب تطبیرو عدیل خود نداشت در ابتدا  
 عشره سادس قرن تاسع به سمرقند وفات یافت -  
 ابتدای خطبہ کتاب -

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام الاتمان الاکملان النخ -  
**شرح فضول بقراط** - بخط نسخ پاکیزہ خوش تقطیع در  
 ۸۹۰ھ ہجری بخط عبد اللہ بن مراد مکتوب شدہ تخمیناً پانزودہ جزو -  
 فضول بقراط از کتب مشاہیر فن طب است و ترجمہ حکیم الکامل علامہ ایدین  
 ابوالحسن علی بن ابی الحزم القرشی تحت شرح قانون می آید  
 ابتدای خطبہ کتاب -

وما توفیقی الا باللہ العزیز الحکیم والصلوة والسلام علی حبیب الخلق  
 ابی القاسم النخ -  
**شرح کلیات قانون** - بزبان عربی است بخط نستعلیق بر

کافذهند و ستانی در چهار مجلد تخمیناً صد و جزو کلاں قانون شیخ را شرح بسیار است احوال این شرح شرح ابی الخزم قرشی است که بجای خود مذکور شد و شرح امام فخر الدین رازی و علامه قطب الدین شیرازی را که هر دو بر کلیات است بهترین شرح شمرده اند این شرح از علامه قطب الدین شیرازی است ذکر جمیل وی بحرف و دال تحت و دره التاج گذشت۔

ابتدای خطبه کتاب۔

ان ادلی ما انتخ به خطاب و آخری ما ابتدای به کتاب الخ۔  
شفا الاستقام و وارا الا لام بخط استعینق ما یقر به جدول شکر  
نیلگون بر کافذ حسانی نام کاتب و سنه کتابت ندارد هر دو جلد و ریک  
مجلد تخمیناً چهل جز الطیب الفاضل خضر بن علی بن الخطاب المعروف  
به حاجی یا شامناعه طب از او استاد الکامل شیخ جمال الدین المعروف  
بابن السوکی التکرده کتابش محتویست بر چهار مقاله۔

مقاله اول۔ در کلیات فن طب۔

مقاله دوم۔ در اغذیه و اشربه و ادویه مفروده و مرکبه

مقاله سوم۔ در امراض مخصوصه هر عضو از سر تا پا۔

مقاله چهارم۔ در امراض عامه بلا تخصیص عضو شفا الاستقام از کتب

سمت فن طب است و صاحب ترجمه از معتد علیه اطباء است و را ابتدا

عشره اول قرن ناسع ازین جهان رخت بر لبست۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي خلق الانسان في احسن الصور الخ۔

شفاء القلوب۔ بخط نسخ بلا جدول و لوح نسخی قدم جا

بجا کرم خورده شاید این نسخہ بحیات مصنف مرقوم شدہ و جو ہمیشہ ایک

مصنف و را آخر کتاب فرماید و قد فرغت من تالیفہ و تسویدہ یوم الخمیس

شہر ذی الحجہ سنہ ۱۰۶۱ و مائتہ بعد الالف و عبارت دیگر در آخر

صفحہ است و قد وفقت با تمام ما الحقہ المصنف و فقہ اللہ تعالی سبحان

من نسخہ الاصل الذی ہو بخطہ روانا مثل العباد محمد رضا الخ

وکان ذالک۔

فی سنہ عشر و مائتہ بعد الالف کتاب در فن طب است و در آخر

کتاب بعض اعمال حفظ صحت از کتاب در النظیم و اخل کردہ تخمیناً

بست جزو حکیم احمد المشہور بہ جلال الدین بر خندی الاصل است و در زمانیکہ

نواب عمدہ الملک امیر خان المتخلص بہ انجام عثمان غریت مفلوحت

بہ سمت کابل ساخت طبیب فرور باوی پیوست و این تالیف را بہ نام

نامی وی تمام کردہ بحضور وی گذر ایند و در زمان تالیف این نسخہ

حکیم مزبور سی و پنج سال بود تاریخ وفات جاسک بنظر نیامدہ وی از

اطبای قرن ثانی عشر است۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

محمد تقدس اساس و سپاس بقیاس حکمی ما رواست الخ۔

شرح قانون - بخط استغلیق با بقرارد و در مجلد صحیح تقطیع کلام  
تخمیناً دو صد و سبست و پنج جزو هر دو مجلد شرح کمال قانون شرح  
است و در طب -

علامه علامه الدین علی ابن الحرم القرشی دمشقی ثم المصری کنیت و  
ابن النفیس است اصل وی از دمشق و ہا نجا نشو و نما یافتہ آنہ امر الامر بمصر  
رفت و ازین جهت جلال الدین سیوطی در حسن المحاضرہ اورا مذکور کرده  
صاحب حبیب التیر گوید کہ در مصر بلکہ در سائر امصار مثل اوطیبی بنو و  
امام یافعی و در مرآة الجنان فرماید شیخ الطب بالدیار المصریہ و انتہت علیہ  
معرفة الطب مع ذکار المصرف والذہن الحاذق والمشاركة فی الفقہ و  
الاصول والعربیة والمنطق جلال الدین سیوطی ہم ہیں عبارت صاحب مرآة الجنان  
در حسن المحاضرہ داخل کرده از وی تصانیف بسیار است و شرح  
قانون کہ او نوشته از عمدہ ترین شروع یافت شد در سبست و  
صد و ہشتاد و ہفت و در مصر ازین جہان رفت -  
ابتدای خطبہ کتاب -

بعد حمد للہ رب العالمین الخ -

شرح تشریح جالیٹنوس - فی الطب بخط نسخ خوش تقطیع تخمیناً  
قریب سبست جزو درین نسخہ پنج مقالہ است از کیفیت اعظام تا طبیعت  
شرامین - متن جالیٹنوس در زبان یونانے بود و در عہد خلفای بنی  
عباس از یونانی بہ عربی نقل کردند -

الشیخ ابی الفرج عبدالقادر بن الطیب الطیب از اجل حکما و افاضل اطباء  
 است در اوایل حال نزد جالیققی که عالم بزرگ نصارای بغداد بود مشغول کتابت  
 داشت سپس حسب روایت صاحب کتاب شامل به تکمیل علم طب مشغول  
 شد و از ابوالخیر بن الحمار تکمله این سماعت نمود صاحب نامه دانشوران خسروی  
 گوید که وی در علم طب چندان شهرت یافت که از هر مرز بوم طلبه بخصر وی  
 میرسیدند و در هر حلقه درس و می نشستند معاصر شیخ الریس بوعلی  
 سینا است و حسب قول صاحب نامه دانشوران خسروی شیخ یکی از تلامذه  
 اوست و دمشق در زمان القادر بالله عباسی بود و با نجفوت شد سال وفاتش  
 بنظر نیاید مگر از اجل طبای نصرانی است که در تشریح خاص بوده تقاضا  
 بسیار دارد۔

ابتدای خطبه کتاب۔

تفسیر الشیخ ابی الفرج عبدالقادر بن الطیب لکتاب جالینوس۔

شرح الکبیر۔ شرح کتاب مسائل حنین ابن اسحق است بخط عرب  
 نسخ و قدیم از ابتدای بحث نبض تا آخر است در طب ترجمه حنین ابن  
 اسحق تحت کتاب الاغذیه بحرف کاف می آید ابوالقاسم عبدالرحمن  
 علی ابن احمد بن ابی صادق اصل و سے از نیشابور است در همان شهر  
 نشو و نمایانته قطب الدین لاهی در تاریخ خود گوید که وی تکمیل علوم حکیمه و فنون  
 طبیه را از شیخ الریس بوعلی سینا نموده صاحب نامه دانشوران خسروی  
 گوید که در مراتب حکیمه و طبیه بدرجه رسید که او را فضلا رخصه زیاده می نمودند



و از مصنفانست و مؤلفات وی مجسره کامل می بردند از آن رو در آن روزگار  
 کتیب به نسبت اطمینانی گردید احمد بن عصبیه خزرجی در عنوان شرح حالات  
 ابن ابی صادق می سراید و هو طبیب فاضل با رع فی العلم الحکیمه  
 کثیر الدرایه فی صناعه الطبیه له سر من بال مع فی تطلع علی کتب جالینوس  
 و کاد و عمه فیها من غوامض صناعه الطب و اسرارها شدید العنصر عن اصولها  
 و سر و عمها و کان فیها بلیغ الکلام - آخر العزم حکیم من نور منسوی شد و با  
 او علی نردان و امرا و اعیان مخالفت نمی پسندید گویند و فستی محمد بن منصور  
 عمیر الملک که وزیر رکن الدین سلجوقی بود در عارضه قویج مبتلا شد هر چند  
 خواست که حکیم منور بجاوای وی پرواز و مگر قبول نکرد بعد اصرار بسیار یکی  
 از ملائکه خود را بجایجت وزیر فرستاد همان روز بدستور العمل و سه از  
 همان مرض خلاص یافت وزیر تشریف گرانمایه با مقدار کثیر از دینار کجیت  
 حکیم منور فرستاد قبول نکرد و بخدا هم وزیر رو نمود او را تقیف بسیار است  
 صاحب نامه و انشوران خسروی گوید که تا اول عشره هفتم از ماه پنجم  
 بر بیاط حیات بود بعد از آن وفات یافت -

**شرح و غار سمات** - بخط نسخ مایه رقمینا چهار بنو در  
 و عامنوب به امام باقر علیه السلام است کفعمی از امام همام علیه السلام روایت کرده  
 اقا خود ملا علی اصغر ابن لطف الله انخراسانی افسا پوری شاگرد ملا باقر مجلسی است  
 در نجف اشرف و کوفه بیشتر قامت میداشت در سنه هجری در جامع کوفه  
 از تموید و تبیین این شرح فرصت یافت آدم متورع بود از ایناسے

تشریح و فرائد -

ابتدای خطبہ کتاب -

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی حسنین خلقه محمد و آلہ الطیبین  
و لعنة الله علی اعدائهم اجمعین - الخ -

شرح و فرائد مثنوی شریف - بخط استعلیق با یقین و در آخر  
برخی شکست آمیز است یکصد و ہفتاد و سہ ورق بشمار آمدہ در ۲۲ کلاہ ہیرے  
جزو احسن مکتوب شدہ باقی از جامی کتاب باشد -

شاه ولی محمد نرنولی وی از ارباب تصوف و از اصحاب طریقت بودہ در شرح  
خود بیشتر مکاشفات رضوی کہ ذکرش بحرف میم می آید بسج و قبح  
کردن و جبہ این شرح بروش حل بعضی آیات است و بر بیان طریقت  
نوشتمہ کہ صاحب مکاشفات رضوی مپیودہ صاحب ترجمہ طریقت ششم  
داشت در نرنول کہ مولد او ست نشو و نما یافته و ہا بخاسب جادہ افادہ گشت  
تا اینکه بخلو مکدہ عقبی خرامید بعضی از اغزہ عصر تاریخ و فاقش چنین یافتند و ہوا  
انکہ او مرشد خواص و عوام + بہت او را ولی محمد نام  
سال تاریخ نقل ہجرت او + منظرہ الرحمن ولی اعظم گو  
شاه مزبور حل مشکلات برشش و فرائد مثنوی مولوی روم نوشتہ  
نسخہ نام است

ابتدای کتابش و بیانش حضرت وجود مطلق را کہ الخ -

شرح جامع حدیسی - بخط استعلیق مجدد و قطع توسط زبان فارسی

چیزی از عجایب بلدان نوشته و چونکه این کتاب را کجنور شاهزاده شجاع  
گذرا سیده مسمی به شجاع حیدری کرده نام کاتب این نسخه نیست تخمیناً  
پانزده جزو مرزا حیدر در عهد نورالدین محمد جهانگیر بادشاه داروهندستان  
گردید و عجایبات هر ولایت را بمعرض تحریر آورده در عهد شاه جهان بادشاه  
چنانکه بالا مذکور شد کجنور شاهزاده محمد شجاع گذرا سید شاهزاده مذکور بمعرض  
اثبات عجایبات و غرائبات که درین کتاب مندرج بود صاحب ترجمه را مصوب  
سید علاءالدین تونی حضرت دوساله داده سمت کشمیر و تاشکند و ایران  
و توران روانه کرده تا آنچه عجایبات آن ولایت ملاحظه کرده بیاید و دیگر از آن  
که از معتبران خاص شاهزاده مزبور بودند بیکر عالم روانه نمود و بعضی از غرائب  
را خاطر نشان خود کرده نسخه ازین کتاب داخل کتاب خانه فرمود مرزا حیدر  
مردی جهان دیده نظر بر کتب تواریخ داشت بعد ازین که زمانه شاه شجاع  
بر هم خورد و دیگر مذکور مرزا مزبور در کدامی جا دیده نشد گمان قوی است که  
پا شاهزاده محمد شجاع بزمانیکه عالمگیر و قلع ریشہ برادران خود بود مصوب  
شاهزاده شجاع سمت بلاد شرقیه رفت و آنجا با آقای خود مفقود و انجیر گشت  
و بسندای کتاب -

سپاس بقیاس مرخالقی را که طبقات زمین و آسمان را در هوا  
مسلق داشته اند -

شرح قضیہ بدیعیه - بخط نسخ تخمیناً سی و دو جزو  
در سال ۱۲۲۰ هجری مکتوب شده -

الشیخ العامل الکامل شیخ عبدالغنی بن اسمعیل بن عبدالغنی بن اسمعیل بن احمد  
ابن ابراهیم الشہیر بن النابلسی الحنفی وی و پدرش از علماء کبار عصر خود  
بودند و با صاحب خلاصۃ العمر و اجدادش قرابت قریبہ داشتند صاحب  
ترجمہ معاصر صاحب خلاصۃ الاثر بوده از اعیان قرن ثانی عشر است۔

واضح باد کہ اول کسیکہ بزبان عربی در علم بدیع تالیف نمود عبدالمتدین المعتمد بود  
و تالیف وی درین فن در کتب ہجری صورت اختتام یافت تا اینکہ  
ابو یعقوب سکاکی در کتاب خود موسمی بہ مفتاح العلوم اقسام فن بدیع را بہ سبت  
و نہ قسم رسانید و بعد وی قدامہ بن جعفر الکاتب سبت صورت دیگر بر آن  
افزود باین روش کہ در اختراع ہفت قسم توار در وادوہ و بقیہ سیزدہ از آن  
وی بود ابو ہلال عسکری در عصر خود بہ تکمیل این فن پرداختہ و شرف الدین طغیانی  
بر تصنیف ابو ہلال عسکری چیزی افزود تا اینکہ نویت بہ شیخ ذکی الدین ابن ابی  
الاصح رسید وی دستخربات خود بر تصانیف دیگران افزودہ است  
علم بدیع را بنود رسانید چون نویت بہ شیخ عبدالغنی زحلی الملقب بہ صفی  
رسید وی تصنیفہ میمیہ بہ روش تصنیفہ امام بوسیری بجمع رسید المرسلین  
صلوٰۃ علیہ وآلہ اجمعین نوشتہ و در ہر شعر صناعت علم بدیع بکار برودہ یکصد  
چہل ابیات این تصنیفہ است پس مجملہ صناعت علم بدیع را بہ یکصد چہل  
رسانیدہ شیخ زین الدین عبدالرحمن الحمیدی در قرن حاوی عشر و شیخ  
عبدالغنی صاحب ترجمہ بتالیف شیخ عبدالغنی زحلی پرداختہ و ادسی در  
مجمول این فن دادہ۔



ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله بدیع الایجاد والاتقان الذی اودام ببراعته وفضله استهلال  
عیون الانعام النخ۔

شرح خلاصۃ الحساب۔ بخط نستعلیق مایقار و در الکریم  
مکتوب شد یازده جزو ماسعد ابن جواد از شاگردان شیخ بہائی است کہ حساب  
خلاصۃ الحساب است۔ سند و فائش یافت نشد۔

ابتداء کے کتاب۔

الحمد لله الواحد العظیم والفرء القدیم الذی یقصر الحد عن الآلاء  
وینعذر النحر عن اول نعمائہ النخ۔

شرح مسلم الثبوت۔ بخط مایقار تقطیع کلاں تخمیناً چہار جزو۔  
شرح مبادی کلامیہ۔ از مذاہرکت۔  
ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمین والصلوة علی نبیہ وآلہ وصحبہ الحمد لله قال المصنف  
فہما مشبہ۔

شرح مسلم الثبوت۔ بخط نستعلیق مایقار نسخہ صحیح پازوہ جزو  
تقطیع کلاں نصف مابادی احکام است۔

ترجمہ مولانا محمد حسین تحت۔  
ابتداء کے خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلیہ البیان فصار مینیا للمسائل الحقہ الحقیقیہ

من الفروع والأصول الخ -

شرح شہدائے ترمذی - بخط نستعلیق مایقراہ و در سگہ شرح

شہای نوشتہ شد تخمیناً پانزودہ جزو -

ترجمہ مولانا حاجی کشمیری تحت شرح حصین حصین گذشتہ است این شرح زبان فارسی  
است -

ابتداء خطبہ کتاب -

بہترین نو اسیکہ بلبلان گلستان فصاحت و عند لیبان بوستان بلا الخ

شرح عین العلم - بخط نستعلیق مایقراہ و در سگہ شرح مکتوب شد

زبان فارسی است - مولانا فخر الدین المودت بہ شیخ الاسلام بنیرہ شرح مکتوب شد

و بلوی است - در فن حدیث مثل آبا و اجداد خود بد طولی داشت - شرح فارسی

بر بخاری نوشتہ مگر نوبت اتمام آن شرح نہ رسیدہ از علمائے سمرقند

ثانی عشر است -

ابتداء خطبہ کتاب -

حد گوناگون و شکر موزوں و ستائش افزوں نثار بارگاہ کبریای شہدائے الخ

شرح متواترات کورکانی - بخط نستعلیق مایقراہ با شکل شرح

تخمیناً چہل جزو بہ تقطیع متوسط زبان فارسی در علم ہدایت -

ترجمہ عبدالعلی بر حسندی -

ابتداء خطبہ کتاب -

اجناس حمد و سپاس معترضی از توہم تنہای و انواع شکر بقیاس مستبصر



از تخیل تفانی تدریر اسزوالخ۔

شرح گلستان۔ خیلی مبسوط است نسخہ در عہد مصنف مکتوب  
شدہ بخط استعین مجددول۔

ملا عیاش الدین رامپوری کہ عیاش اللغات وی چاپ گشتہ و بغایت شہرت  
یافت۔ از انہای قرن ثالث عشر بودہ۔  
ابتدای خطبہ کتاب۔

تلمیحی گلستان حمد سبحان نہ یارای بنان بیان انسان سہا پانسیان الخ۔  
شرح معنی البلیب۔ بخط نسخ پاکیزہ بہ تقطیع متوسط تخمیناً نو و خرو  
کدامی شرح دیگر کلاں تر از ان دیدہ شد عجیب است کہ ذکر این در کشف  
الظنون مذکور نیست۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

بسم افند الرحمن الرحیم۔ وصلی افند علی سیدنا محمد و علی الہ وصحبہ وسلم  
الحمد لله المعنی بذاتہ المعنی بصفاۃ لمن شام من مصنوعات الخ۔  
ترجمہ ملا علی قاری تحت موضوعات حدیث می آید۔

شرح الشرح مجتہد الفکر۔ بہ خط نسخ بہ تقطیع خرو تخمیناً سہ  
حزرو۔ در اصول حدیث۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی حج کلامہ القدیم الذی ہوا حسن الحدیث فرعاً و اصلاً الخ  
ترجمہ ملا علی قاری تحت موضوعات می آید۔

شرح مسند امام اعظم - به تقطیع خرد تخمیناً پانزده جزو و بخط  
 نسخ نسخہ قدیم از نسخہ مصنف منقول است  
 ابتدای خطبہ کتاب -

الحمد لله الذي هدانا على هذه الحفرة -

ترجمہ ملا علی قاری تحت موضوعات حدیث می آید

شرح کتاب العیون الحدیث - لابن صلاح خلی خلیع عجیب

دارودور الہدی ہجری در مدرسہ منصوریہ مکتوب شدہ و سلسلہ تاریخ اتمام  
 تصنیف این کتاب است این نسخہ از اصل نسخہ مصنف برقاہلہ شدہ و پسرش  
 احمد ابن العراقی در تفسیر این نسخہ پرواخت کتاب العیون الحدیث لابن  
 صلاح مشہور است و اگرچہ این شرح بغایت شہرت یافتہ مگر نسخہ اش  
 خیلی نادر و کمیاب است - ترجمہ عراقی تحت شرح الفیہ الیساں می آید -  
 ابتدای کتاب -

الحمد لله الذي الهم لا يضيح ما ايهم الخ -

شرح شمائل ترمذی بخط طالب العلماء ترمذی قدیم در سنہ ۸۰۰  
 مکتوب شد تخمیناً پانزده جزو و به تقطیع کلاں - ترجمہ قاضی علی مشہور  
 بعصام الدین اسفرائینی تحت حاشیہ بیضاوی بحرف ماگذشت  
 ابتدای کتاب -

الحمد لله الذي جعل الانسان مصطفا باكرم الشمايل الخ -

شرح شمائل ترمذی - بخط عرب نسخہ صحیح پاکیزہ تخمیناً سی و پنج جزو

خوش تقطیع - این شرح بطور محاکمه شرح ابن حجر مثنوی و عصام الدین است  
است در سنه ۹۹۹ هجری از سنوید این شرح فارغ گشت - ترجمه مستادوی  
تحت تا گذشت -

ابتدای کتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم - وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم الخ -  
شاید صادق - بخط نستعلیق نسخه پاکیزه به تقطیع کلاں تخریباً  
سی جزو و در فن محاضرات است در سنه ۱۳۸۰ هجری مکتوب شده از دست  
بروزمانه سه چهار جزو ابتدایش در وسط صفحی نقصان شده

علامه محمد صادق ابن محمد صالح اصفهانی از مشایخ علمای قرن هجدهم است  
در جهانگیر نگر پادشاهزاده شاه شجاع که بعداً شاه جهان حکومت بنگال داشت  
بود و در زمانیکه به مصاحبت شاهزاده مزبور صرف اوقات خود میکرد  
این کتاب را تالیف نمود و در همان زمان تاریخ مبسوط قریب بچهار مجلد  
المشهور به صحیح صادق به ضبط تحریر کشید تاریخ وفات وی یافت نشد مگر گمان  
قوی این است که در فتنه عالمگیری پادشاهزاده مظلوم وجود با وجود ملاحظه  
در کتب فنا غرق شد - صحیح صادق هم بمقام خود مذکور می شود -  
ابتدای کتاب -

الحمد لله تعالى ومنه المبتدای الخ -

شرح تمهیدین الحقیق - نسخه پاکیزه از کتاب خانه میر غلام علی  
ازاد انوس که نصف بدست فقیر رسیده از کتاب البیوع تا آخر است

و برین نسخه چارہر دیگران بود چون این مجلد بدست مفتی میرعباس مرحوم  
 کہ در ادب مثل وی در ہندوستان دیگر نبود این عبارت نوشت کہ  
 بغرض یادگار آل مرحوم نوشته می شود و ہی ہدایت تجلی علی الختم  
 علی ظہر ہذا کتاب اربعۃ من اصحاب ابی التراب و ما کنت انا فیہم  
 فاذا انا خامسہم۔

مخترالدین عثمان بن علی بن مجتبی البارع الزلیعی از کبار علماء احناف است  
 در جامع ازہر قاہرہ درس و افتامی داد و خلق کثیر از وی نفع می یافتند  
 ملا علی قاری و طبقات الحنفیہ نسبت این شرح گوید شرح کفر اللدائق  
 و ہونی خمس مجلدات و صحیحہ ما اعمد شرح ہذا چہارہ عمدہ عند الافان در شام  
 در قاہرہ رفت و بہاہ رمضان در ۲۳۰۰ وفات یافت۔ موضع دفن ازہ  
 مدفن اوست۔

**شرح الفصول للجامع الاصول**۔ ظاہر نسخہ بخط مصنف است  
 و بر ظہر این نسخہ شاگرد مصنف این عبارت نوشتہ و ہذا کتاب من  
 و ہب الوہاب علی عبدہ۔ تخمیناً چہل و پنج جزو۔

علامہ جمال الدین ابن محمد القدیق الحنفی الزبیدی۔ صاحب نور السافر  
 گوید و کان من کبار علماء الزبیدی و اعیان مدرسین بہا و بقیۃ المقتبین علی  
 مذہب امام الاعظم ابی حنفیہ و بالجملة کان لیس لہ نظیر فی زمانہ و لم یجانس  
 بعدہ مثلاً یقبلون کلامہ و لا یردون شفاعتہ وی رحمۃ اللہ علیہ نور سال  
 عمر کرد و بوقت عمر روز چہار شنبہ تبارک چہارم شعبان ۹۹۶ ہجری

در زیدوفات یافت۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

المجد للہ الذی امرنا بالاعتقاد بالسنتہ واعطانا علیہا بالمنستہ الخ۔  
 شفا را الاسقام فی زیارة خیر الانام۔ نسخہ پاکیزہ بہ تقطیع متوسط  
 بر کاغذ گندہ حالی بتاریخ ۲۰۔ جاوی الاولی نسخہ مکتوب شدہ از خطبہ  
 سبب این کتاب خود آشکار است و ہونہذا فہذا کتاب سبتیہ شفا را الاسقام  
 فی زیارة خیر الانام ورتبتہ علی عشرۃ ابواب الاول فی احادیث  
 الوارودہ فی الزیارة الثانی الاحادیث الدالۃ علی ذالک وان لم یکن  
 فیہا لفظ الزیارة الثالث فیما ورد فی السفر لیہا الرابع فی نصوص الحسما  
 علی استجابہا الخامس فی تفسیر کونہا قربتہ السادس فی القریبہا وقربتہا  
 السابع عن رفع شیبہ الخضم وبتلیح کلماتہ الثامن فی التوسل والاستعا  
 التاسع فی حیۃ الانبیاء العاشر فی شفاعتہ لتعلقہا بقولہ من زار قبری وجبت  
 لہ شفاعتی۔ ووزمان مولف این کتاب بعضی علماء عصر نسبت احادیث  
 زیارت ستمہا واثنتہم وادعای ایشان این بود کہ ہمیشہ موضوع است  
 دستلابر حدیث لانتہ الرجال الا الی ثلثہ مساجد بر زائران مزار  
 اقدس شامت میگردند گفتگو با بنجار سید کہ زیارت مزار اقدس  
 بصواب و حسنات رسیدہ منجر بعضیان وفتوح می شود مولف این  
 کتاب کہ ترجمہ اش در ذیل تحریر می آید بغرض رفع شبہات علماء  
 کج خیالان کہ در زمانہ خود علم بلند نامی بر افراشتند این وجنہ ملو بہ سعادت



بہ معرض تحریر در آورد۔ اگرچہ بعد ازین ابن عیاشی الہاد و در جواب این کتاب مستطاب  
 رسالہ ترتیب داده بزعم خود کوس بلند نامی نواخته و نامش صارم سبکی علی بن  
 سبکی گذاشته۔ جمیع علماء شولف در استجاب زیارۃ مزار خیر الانام اتفاق  
 دارند چنانچہ سخاوی در قول البیہ گوید قلت و البعث علی زیارۃ قبرہ الشریف  
 قد جارنی عدۃ احادیث لو لم یکن منہا الا وعد الصادق المصدوق صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم لوجوب الشفاعۃ وغیر ذالک لزارہ لکان کافیا فی الدلالۃ  
 علی ذالک وقد اتفق الامم من بعد وفاتہ الی زمانہذا علی ان ذالک من  
 افضل القربات وقال شیخ الاسلام ابوالحسن سبکی فی سفار الاسقام لہ عمد  
 جماعۃ من الامم علی ہذا الحدیث یعنی حدیث ما من احد یسلم علی الارواحہ روحی  
 الحدیث۔ فی استجاب زیارۃ قبر النبی علماء احناف و مالکیہ ہم درین معاملہ  
 گفتگوی نہ کردند جز ابن تیمیہ و ابن عبد الہاد و زملکانی کہ وہی شاگرد ابن تیمیہ  
 بود۔ و در زمان مال بعضی حضرات محدثین عصر پیروی علماء ثلثہ خود فخر و مباہات  
 بر تحریر ایشان میکنند و ہمین اختلاف را از اجماع سبب بلند آوازی  
 خود کردہ پیدا و بر کاغذ و مداد خود میسازند یکی از حضرات عصر علامہ سبکی را از  
 زمرہ محدثین بر آوردہ بہ طبقہ فقہاء داخل ساختہ و عرض ازین تعصب  
 بیجا اینست کہ کتاب سفار الاسقام از شخصی است کہ محدث نبود تا کہ پیش  
 عوام کلام و سبب محبت نگردد حالانکہ علامہ سبکی از اکابر محدثین شوافع است  
 صلاح صفدی نسبت وی گوید الناس یقولون ما جار بعد النزالی مثله و عندی  
 انہم یظلمونہ و ما ہو عندی الا مثل سفیان الثوری۔ سیوطی در سنن المحاضرہ



گوید و له مصنعات الجلیلة الفائقة التي حقها ان تكتب بار الذهب - جلال الدین  
 و حافظ شمس الدین سخاوی ہر دو از اکابر علماء محدثین قرن عاشم ہستند و  
 ہر دو بدرجہ اتم نسبت علامہ سبکی عقیدہ خاصہ دارند و علامہ مزبور راستن  
 شمرده اند - ازین حضرات حنا بلہ عجب است کہ درین معاملہ سخنیہا آورده اند  
 اینکہ فرقہ اثنا عشریہ ہم در آجباب یارہ مزار اقدس بمالویدند بصرہ حال این نسخہ بسیار  
 مستند مزین بدستخط مصنف است و ہم این نسخہ در دست تاج الدین سبکی  
 بود و رحمتہ اللہ علیہ کہ در ذیل دستخط پدر خود سطر ہی چند از قلم خود رقم کرده -  
 ابوالحسن بن علی بن عبدالکافی المخاطب بہ تقی الدین سبکی محدث مفسر  
 اصولی متکلم کوفی لغوی بود - جلال الدین سیوطی علامہ مزبور را بہ تحت  
 ائمۃ المجتہدین ذکر کرده - اورا تصانیف بسیار است اسنوی در حق وی  
 نہر باید کان النظر من رایناہ من اہل العلم ومن جمعہم و احسنہم کلامانی  
 الاشیاء الدقیقۃ و اجلدہم علی ذالک - گویند قاضی مصر بود و مرجع اصاغر  
 و اکابر - ابن نباتہ مصری قصیدہ - در مرثیہ وی نوشتہ و صلاح صفدی  
 ہم بروش بناتہ مصری قصیدہ ترتیب دادہ - و شواہع مثل سبکی کثر علماء  
 بوجود آمدہ اند - وفات علامہ بروز ووشنبہ چہارم جمادی الاخرہ در ۵۶۷  
 و مصر واقع شد -

اسبتدای خطبہ کتاب -

الحمد لله الذي من علينا برسوله وهدانا الى سبيله وامرنا بتعظيمه و  
 تكريمه وتجبيل الخ -

شرح الکبائر - بخط عرب نسخہ پاکیزہ در سنہ ۱۲۲۲ ہجری مکتوب شدہ  
 متن کبائر از عبدالوہاب شعرائی است و شرح وی از علامہ عقیل بن عمران  
 الکی تخمیناً بت حسرت و خوش تقطیع علامہ عقیل بن عمران بن عبد اللہ  
 بن علی بن عمرو بن سالم بن محمد بن عمرو بن علی بن احمد بن ابی اسحاق  
 الفقیہ ابی الوہاب احمد العباد المشہور ولادت وی بقریہ مرابط از قرای  
 طفار واقع شد حافظ قرآن بود در خدمت بسیاری عارفین عمر رسیدہ  
 و سیاحت بسیار کردہ و از وی حدیث بسیاری اکابر عمر سماعت نمودہ  
 تصانیف بسیار دارد و شہرہ میگفت مگر اکثر بطریق صوفیہ - و ناست وی  
 باہ ۹۲۰ ہجری واقع شد و تشریح مرابط کہ مولد و سب بود  
 مدفن سلم وی شد -  
 ابتدای کتاب -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یا من لا یراقب الا بعینہ مالک قول  
 سدید و لاسہل رشید الخ -

شرح شواہد معنی اللیب - بخط عرب نسخہ قدیم بہ تقطیع خطی  
 کلاں نام کاتب و سنہ کتابت نیست - قاضی القضاة بدر الدین محمد بن  
 احمد بن موسی بن احمد بن حسین بن یوسف المعروف بہ عینی - ولادت  
 وی باہ رمضان در سنہ ۱۲۲۲ ہجری است فقہیہ نامی و محدث گرامی و ادیب  
 کامل و عالم با عمل بود وی از مشاہیر علماء احناف است و قاضی مصر بود  
 شرح بخاری و شرح شواہد و شرح معانی از آثار و شرح ہدایہ و تاریخ

و دیگر تصانیف از دست بامه ذی حجه ۸۵۵ هجری بمبارار البقار طبع نمود۔  
ابتداء کے کتاب۔

**شرح معنی اللیب**۔ تقی الدین ابی العباس احمد شمنی۔ ولادت  
وی در اسکندریہ بامہ رمضان سنہ ۸۰۰ ہجری واقع شد۔ وی رحمتہ اللہ تعالیٰ  
از شیخ نجی اسپرچی و نحو از شمس الشطنونی و صرف از شیخ ولی الدین  
عراقی آموخت و دیگر فنون معقول ہم دسترس کامل داشت۔ سیوطی  
در حسن المحاضرة فرماید و ریح فی الفنون و سمع الكثير و اجازہ البلیغنی و العرفی  
و الہلادی و المرانی و غیرہ و امر الفنون و انتفع بہ الخلق و فوات  
وی بامہ ذی حجه ۸۷۲ ہجری واقع شد۔ وی حنفی بود۔

**ایضاً شرح معنی اللیب**۔ بدر الدین محمد بن ابی بکر بن عسکری  
الاسکرانی۔ در اسکندریہ در سنہ ۸۷۲ متولد شد۔ سیوطی گوید فاق فی النحو  
و النظم و النشر و تصدرفی جامع الازہر لاقرار النحو و فوات بالہندی فی الشبان  
سنہ ۸۳۶ سبع و عشرين و ثمان ما تہ۔

**شرح الفیہ حدیث ابن مالک**۔ این نسخہ از نسخہ مصنف  
تصحیح شدہ۔ تالیف کتاب در سنہ ۸۷۲ است و کتابت این نسخہ در سنہ ۸۰۹  
و در مدرسہ حلب در سنہ ۸۳۰ و در روس بودہ کداجی نام این شرح نیست  
تشریحیکہ بنجا وی بر این متن نوشتہ فتح المعین نام دارو۔

الحافظ الامام زین الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن الحسین عبدالرحمن  
الشمہوریہ عراقی۔ ولادت وی بموضع مہر این کہ در میان مصر و قاہرہ

بماه جمادی الاول ۲۵۱۰ واقع شد در علوم دینی چندان اشتغال ورزید  
 و بدرجه کسب کمال نمود که سیوطی در حسن المحاضر گوید کان شیوخ عصره  
 بیالغون فی الثار سبکی و علسی و ابن کثیر معروف وی هستند - در واره  
 وی بعضی استفاده اکثر اوقات بیشتر از چهار صد مردم حاضر می بودند -  
 سیوطی در حسن المحاضر گوید کان صالحاً متواضعاً ضیق المعیشته یثمی ضاک  
 جمیع الزوائد سبکی وی بود - سیوطی گوید ورافق العراقی فی السماع -  
 وفات عراقی تاریخ هشتم شعبان ۲۵۱۰ واقع شده -  
 ابتدا کتاب -

الحمد لله الذی فصل تصحیح الفیه عن العمل الخ -

شرح الفیه - قاضی القضاة بهارالدین عبدالقادر بن عبدالرحمن  
 بن عقیل العقیلی - باه محرم ۷۹۸ هجری ولادت اوست - وی فاضلی  
 و یار مصر بود و در سبب هم در جامع طولون پیدا و از اکابر عصر خود بود - جز  
 شرح الفیه دیگر تصانیف هم دارد - باه ربیع الاول ۸۱۹ هجری  
 وفات یافت -

شرح الفیه عراقی - بخط شیخ النخبه باکینه صحیح - در دست  
 بعض اکابر علماء حدیث بوده - به قطع حسرت و کتب است و پنج حسب زو  
 بزبان عربی در اصول حدیث است -

حافظ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی - از مشاهیر علماء حدیث است  
 و بعد ازین صلاح در اصول حدیث وی مستند و معروف شده - یک هزار شعر

مشتمل بر سیس قواعداصول حدیث منظوم کرده الفیه فی الحدیث نام کرده  
 و آنچه این صلاح در مقدمه خود ضبط تحریر آورده بود در و چیزه خود و مشتمل  
 کرده چیزه بر آن افزوده و از ترتیب این الفیه در مدینه طیبه بامه جمادی الآخر  
 ۶۸۰ هجری فارغ شده رخت سفر بکاتب قاهره کشید و آنجا سه سال  
 اقامت داشته شرح آن هزار بیت در مدت سه سال با انجام رسانید  
 و کان ذلک فی شهر رمضان ۶۸۰ هجری و سه محدث متورج و عالم  
 و کامل بود در ۶۸۰ هجری مر راهی ملک بقا گشت۔

ابتدای الفیه

بقول راجی رب المقتدر عبد الرحیم بن الحسین الانتری  
 ابتدای شرح الفیه  
 الحمد لله الذی قبل بجمع الفیه حسن العمل الخ۔



# حرف القاء والمہملہ

صراح - بر کاغذ خان بالیغ تقطیع خر و سہل الحمل بیار خوشنخط بجدول طلا  
معنی الفاظ ترکی بر حاشیہ نوشتہ در سہ ہفت صد مکتوب شدہ  
و در ششہش صد و ہشتاد و یک تالیف گشتہ

علامہ ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی علامہ منور  
گوید کہ از عرصہ تلاش صحاح جوہری داشتہ تا اینکہ در مدرسہ صاحبیہ برانیہ  
مسعودیہ واقع شہر کاشغر یافتہم اتحالیہش کردہم و نام کتاب صراح سن الصحاح  
کردہم علامہ از مشاہیر روزگار و بین العلماء و الاؤبار فوی و فار بودہ اگرچہ تاریخ  
وفاتش نیانستہم مگر تذکرہ نویسان اورا از اعیان قرن سابع شمرده اند  
خطبہ کتاب -

مثال الفقیر الی مولای العقی النخ -

صحاح جوہری - بخط ولایت بر کاغذ خان بالیغ حنائی بجدول  
طلا تخمیناً ہشتاد و جزو در سہ بکھزار پنجاہ و یک ہجری بکتابت  
اند نسخہ صحیح و معرب -

ابونصر اسمعیل بن حماد الجوہری الفارابی امام یافعی گوید کہ وی یکی از ارکان  
لغت است اصل وی از فاراب و از خال خود ابراہیم فارابی و سیرافنی  
تعلیم یافت و در مصر و بلا و ربیعہ مدت مدید در طلب علم لغت استقامت  
کرد بعد از ان رجوع بہ سر اسان نمود و ختم قامت بدیشاپور انگلند



سنیوطی در مزہر خود گوید اول من التزم الصبح مقتضراً علیہ الامام ابوہریرہ  
ولہذا ستمی کتابہ الصبح ورسلاً وفات یافت۔  
خطبہ کتاب۔

الحمد لله شكراً على نواله والصلوة والسلام على محمد وآله الخ۔

صحیح بخاری۔ نسخہ عمدہ نستعلیق بجدول ولوح طلائی بر کاغذ  
حنالی خوشی در ششہ مکتوب شدہ تخمیناً چاہ و پنج جزو۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابی الحسن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی  
البخاری مستغنی عن التعریف والتوصیف امام علماء حدیث کالشمس فی نصف  
النہار ست علامہ حمیدی در کتاب جذوۃ المقتبس وخطیب در تاریخ بغداد  
می سرمایند کہ چون امام بہ بغداد آمد اصحاب حدیث انجمن شدہ خوا  
کہ امام را بر محک امتحان کنند متون صد حدیث بر آوردہ بعبارت تغیر  
و او نہ روزی وہ کس کہ ہر یک از ان وہ حدیث بخاطر داشت بر امام  
گرد آمدہ استفتار آن احادیث نمودند امام انہاں را اسانید ہمہ حدیث  
در تحقیق است کہ این مردمان کردہ بودند نشان داد بعد ازین مردمان بغداد  
بفضل وی متفق شدند و طلب حدیث سفر کردہ و زحمات کشیدہ خراسان  
و جبال و شہر ای عراق و حجاز و شام و مصر و طلب حدیث دیدہ محقق و بلوی  
فرمایند کہ امام را در میان محدثان امیر المؤمنین فی الحدیث و ناصر الاحادیث  
النبویہ القابست مسلم صاحب صحیح چون بخدمت امام می آمد میگفت کہ بگزار تا بگو  
زخم پایی تو کہ تو شایان این تعظیمستی ابو زید مروزی گوید کہ در میان رکن ہست

ابریهم در خواب بودم از حضور بی جناب سرور کائنات صلعم مشرف گشتم فرمودند  
 ای ابو زید چرا کتاب مراد رس نمی گوی گفتیم یا رسول الله صلعم کتاب تو کدام  
 است فرمود کتابی است بنام ابن اسمعیل بخاری بسیاری از مشایخ و علمای برهمنینند  
 که ختم صحیح بخاری برای تقضار حاجات و رفع بلیات و شفا از امراض بخاری آید  
 آخر العمر در خرتنگ که قریه به نزدیکی سمرقند است آمد و از ساعت خبر اختلاف  
 خیلی دل تنگ شده بعد از نماز تہجد دست بدعا دراز کرد که خداوند ارض ما را  
 دست بر من تنگ آمد تو مرا به سوی خود بکش همان ماه رنجور شد و بجوار رحمت  
 حق پیوست کان ذالک فی شہور ۲۵۶  
 ابتداء خطبہ

کیف کان بدرالوحی الی رسول اللہ صلعم الخ۔

صحیح بخاری نسخہ ثانی۔ در دو مجلد۔ جلد اول طرفہ یادگار است  
 که در دست علماء و اکابر بوده مثل علامہ روزبهان و جمال الدین محدث تمشک  
 روضتہ الاحباب بخشی نسخہ موجود و به تصحیح نسخہ پرداختہ و جلد  
 ثانی ہم نسخہ قدیم است بخشی اخلی صحیح۔

صحیح مسلم۔ بخط ولایت برکانغذخان بالیغ بجدول و لوح طلائی نسخہ  
 قدیم کہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست در تصحیح نسخہ ہم اتمام کرده  
 اند تہمت ناشصت و پنج جزو امام ابو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری  
 از نیشاپور است محقق و بلہوی فرماید کہ وی از علماء اعلام است و حافظ ملت  
 بود مقتدای محدثین و پیشوای اصحاب علم حدیث است و تحقیق و تدقیق

حدیث و را قطار و اکثاف و امصار و اطراف عالم گشته امام فر نور  
 بروشش بخاری رفته و ارقطنی گوید که مسلم از مستفیدان بخاری و مقتبسان  
 انوار اوست امام نووی گوید که امام مسلم معتدای سابق است که هیچ لاحق  
 بدو نرسیده و در بیان امام مسلم و امام بخاری قول مفصل محقق و بلوی این است  
 که بیشک صفاتی که صحت بر آن دایر است که اتصال سند و عدالت  
 و ضبط و حفظ و اتقان رجال و عدم شذوذ و عملت در بخاری اتم است  
 و شروط بخاری در همه صفات اقوی باشد و ولادت امام در سنه در  
 نیشابور است و سنه از حال دو صد و شصت و یک یافته اند۔  
 اول کتاب۔

اخبرنا الشيخ الاجل الموثق بن محمد علی الطوسی الخ۔  
 صواعق محرقه بخط عرب نسخه صحیح در سنه بکتابت آمد کدای  
 ملا آبرو کاتب است تخمیناً بت پیشش جزو۔  
 شیخ شهاب الدین احمد بن حجر البیہمی از اکابر علماء عصر است مفتی حجاز  
 بود صاحب کشف الظنون بجای صواعق که زبان زد خاص و عام است  
 صوارف نوشته شاید غلطی کتابت است ترکیب محرقه با صواعق انب  
 و فضیلت خلفاء اربعه و حقیقت خلافت ایشان رضی اللہ عنہم و رضوعیه  
 نوشته صاحب کشف الظنون گوید بخار کتاباً حاقلاً آورده ۹۴۳ نگشته و فضیلت  
 در نور دیدند ترجمه شیخ ابن حجر بجزف بیم تحت شیخ المکیه می آید۔  
 اول خطبه۔

الحمد لله الذي اختص نبیه الخ -

صلواة الطیبی - در فارسی بخط نستعلیق مایقرا تثنیئاً و از ده جزو  
بخط شیخ بر علی سندی در کلمه هجری قلمی شد -  
ترجمه طیبی تحت خلاصه فی الحدیث بحرف النجا گذشت -

الحمد لله الذي خلق الارض مما واداً وعلق فوقها سبعا شدا واداً وحبس الجبال  
ادنا واداً - الخ -

صحیفه الکرام - بخط نستعلیق پاکیزه بر کاغذ خان بالیغ بجدول طیار  
و لوح طلائی از مصنف و نام کاتب و سنه کتابت چیزی یافت نشد  
در تصوف است تثنیئاً نسبت جزو متوسط التقطیع  
اول چیزی از اقوال محی الدین عربی ذکر کرده و در شرح نظم در توضیح  
آن اقوال کوشیده -  
اسناد ای کتاب -

الحمد لله الذي خلق الانسان و علمه البيان و ارسل اليها محمد او انزل عليه  
الفرقان امر سيدنا بالقبليخ كما قال ارسوله قل ادعوا الله وادعوا الرحمن  
صلى الله عليه و على آله و صحبه منج الخير و الاحسان الخ -

صحیفه کامله - بخط ولایت بر کاغذ خان بالیغ بسیار عمده در آخر نام کاتب  
و سنه کتابت نیست مگر نسخه صحیح بجدول و لوح طلائی تثنیئاً سسی جزو  
حضرت امام زین العابدین علیه السلام کنیت امام علیه السلام ابو محمد و ابو اسحاق  
و ابو بکر نیز گفتند و لقب سجاد و زین العابدین خاصتا جناب حضرت



ایشان راست نام نامی و اسم گرامی علی امام چهارم و قره العین سید الشهدا  
جناب امام حسین علیه السلام است ولادت با سعادت حضرت امام در  
مدینه منوره در سال سی و سه و بعضی گویند در سال سی و هشت و بقولی  
سی و شش روداده - حضرت شهزاد و دخترش زینب و جرد که پادشاه آخراش  
پرستان ایران است بوده مادر حضرت امام است در عهد حضرت  
خلیفه دوم رضی الله عنه فتح ایران بوقوع آمد و زینب و جرد که از طهران گریخته  
بود در قریه بردست بعضی مردمان بطمع مال و زر که همراه خود داشت گشته  
شد زینب و جرد از اولاد نوشیروان بود عمر شریف امام همام علیه السلام شصت  
و یک سال یا شصت و دو سال و بر دایمی پنجاه و شش سال بوده در شب  
هجدهم ماه محرم سال نو و چهارم هجری یا نو و پنج هجری در مدینه طیبه و اعیان  
حق را بیک اجابت گفت و بجوار عم بزرگوار جناب امام حسن علیه السلام  
استراحت فرمود فرزوق - شاعر قصیده غزالی در منقبت امام علیه السلام پیش  
هشام ابن عبدالملک که یکی از خلفای بنی امیه بوده خوانده این قصیده  
را ملا جامی در سلسله الذهب بفارسی ترجمه نموده بعضی اشعار  
ترجمه اینجا بیک شرح بر می کشد -

آن کس است این که مکه و طحا \* ز فرم و بوبیس و خیف و منا  
حرم و حل و بیت و زکون و طیم \* ناودان و مقام ابراهیم  
مروه مسعی صفا حجر عرفات \* طیبه کوفه و کربلا و منارات  
هر یک آمد بقدر او عارفان \* بر معلوم مقام او واقفان

قسرة العین سید الشہادت \* زہر شاخ دوحہ زہرا است  
 میوہ باغ احمد مختار \* لاکہ راغ حبدر کراہ  
 ذرودہ غرت است منزل او \* حاصل دولت است محل او  
 جداورا بسند تکین \* خاتم الانبیاء است نقش نگین  
 جدا و مصدر ہدایت حق \* از چہاں مصدری شد مشتق  
 بر نیکو سیرتاں و بدکاراں \* دست او ابر موہبت باراں  
 حب ایشاں دلیل صدق وفاق \* بغض ایشاں نشان کفر و نفاق  
 سر ہر نامہ راج نشزای \* نام ایشاں است بعد نام خدا  
 ختم ہر نظم و نثر الحق \* باشد از زمین نام شاں رونق  
 چون ہشام تمام این قصیدہ را از فرزوق شنید و چشم شا میان خواریش  
 کرد و مجبوس ساخت بعد چندی این خبر بگوش مبارک جناب امام مزبور رسید  
 وہ ہزار و رسم صلہ قصیدہ برای فرزوق فرستادند اولاً شاعر مشارالہ  
 صلہ قبول نکرد مگر با مرار جناب حضرت امام علیہ السلام از عطیہ را گرفت  
 ملا جامی درین باب فرمایند  
 رشحہ زان سخا ب لطف و نوال \* کہ رسیدہ بآن محبتہ مال  
 زان حد یضم مگر رسد حرفی \* بندم از دولت ابد طرفی  
 صا و قی از مشایخ حسرین \* چون شنید این نشید دور از زمین  
 گفت نیل مرا بھی حق را \* بس بود این غسل فرزوق با  
 کہ حسنایش زودتر حسناست \* رہناید نجات یافت نجات



ایضاً نسخه ثانی - تقطیع شد و بخط مایه قرار -  
 صدر شرح هدایت الحکمه - نسخه تدم خوش تقطیع در حاشیه  
 نام کاتب و سنه کتابت نیست نوشته آخر را کسی محلوک کرده تخمیناً چهارم  
 علامه محمد بن ابراهیم الملقب به صدر الملت و والدین الشہیر به صدر امی شیرازی  
 سید حسینی است در ۲۸ روز شنبه دوم شعبان در شیراز ولادت  
 با سعادت اوست تحقیق علوم از مولانا قوام الدین بنموده و باندک زمانی  
 در تمامی فنون متد اورتی کرده در شیراز مدرسه و کسبی بنا ساخته هر روز در آن  
 مدرسه طلبه علوم را از نتایج طبع و قواد خود استفیذ میکردی و در تالیف  
 و تصنیف ہم صرف اوقات شریف مینمودی تصانیف بسیار دارد و با  
 مولانا جلال الدین دوانی مباحثات داشت و با صاحب شرح تفسیر  
 معاصر بود صاحب حبیب السیر گوید کہ بہ جودت طبع و وقت ذہن از  
 جمیع علماء متجربین و فضلاء متاخرین ممتاز و مستثنی بود و در صبح روز  
 جمعه و از وہم ماه مبارک رمضان ۱۰۳۹ ہجری بر دست ظلمہ رطائف  
 ترکمان مقتول شد -

ابتدای خطبہ -

الحمد لله الخیر العقل النعمان و مبدع النفس الکمال الخ -  
 صفات کائنات بخط تعلیق پاکیزہ تخمیناً پانزده سبزو  
 و رفتن انشا کتاب خوبست صفات ہمہ چیز با نوشته مثلاً صفت خط خوش  
 از جمیع اساتذہ کہ تعریف خط خوش کرده اند عبارات انتخاب زودہ نوشته

نسبت خط خوش طالب کلیم گوید سبحان الله از حسن خط آن مشرق  
 فصاحت چگویم اگر سبحان نیز معانی پر تو انکشاف چون در حشیدن ماه  
 از ظاہر الفاظ آن معنی انداخت دیده و دل بیک نگاه با آن دو شاہد  
 روحانی نیز رسید فقط ازین طور چیز بالنسبت ہر اشیا از کلام اسانده  
 انتخاب زودہ و اصل این کتاب کردہ نام جامع در کتاب نیست مگر در آخر  
 کتاب کاتب نوشتہ کہ این نسخہ تالیف سیالکوٹی در بلدہ لکھنؤ و در شہر  
 پنجم جاوی الاول<sup>۱۲۳۰</sup> ہجری از خط بندہ البیری پر شاہ دست تمام یافت  
 محبتہ و از لفظ سیالکوٹی معنی توان یافت کہ جامع کیت گمان کہ نسبت  
 کہ وارستہ سیالکوٹی است کہ او بعد عبد الحکیم سیالکوٹی خطی  
 شہرت داشتہ۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

حمد سخن آفرینی کہ دلہا سے صاف باطنان الخ۔

صوارم الہیات۔ بخط نسخ خوش تقطیع تخمیناً چہل و پنج جزو نام کتاب  
 نیست سنہ کتابت ہم ندارد مولانا سید ولد ار علی بن سید محمد مملین  
 اصل وی از جالس است در لکھنؤ کتیبیل علوم فرمودہ از شاگردان مولانا  
 نور فرنگی محلی است و از حمد اللہ سند علی ہم استفاد کردہ رفتہ رفتہ  
 در لکھنؤ بدرجہ اجتہاد رسید و مجتہد عصر خود گشت صوارم الہیات در جواب  
 یک باب کتفہ اثنا عشریہ در مبحث الہیات نوشتہ سید زبور از علماء ہند  
 علماء شرفہ خود در عصر خود بود و دیگر تصانیف ہم از وسع در وجود است

که بمقام خود مذکور شد و می شود بتاریخ نوزدهم ماه رجب ۱۲۳۵ هجری  
 در لکهنور خت ازین عالم بر نسبت -  
 ابتدا ای خطبه کتاب -

الحمد لله الذی تفرد بالقدم و دوسم کل شیء بمقدم الوریوم -  
 صحیفه الصفا فی ذکر اهل الاجتیباء - بخط نسخ در ۱۲۶۶ هجری  
 مکتوب شده در معرفت رجال نوشته شیخ ابوالاحمد بن محمد بن عبد  
 بن عبد القوالح النیشاپوری الخراسانی از علمای مشرین ثالث عشر  
 است ظاهراً نظر وسیع بر کتب احادیث مذہب اثناعشریه داشت  
 در ۱۲۲۲ هجری از لتویدا این کتاب فارغ گشت -

ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله رب العالمین و سلام علی عباده الذین  
 اصطفوا - الخ -

# حرف الصفا والمعجم

ضریری۔ بخط نسخ صاف در سنہ بست و ہنم جلوس شاہجہان  
مکتوب شدہ در نحو۔

شیخ الامام ابوالحسن علی بن محمد بن ابراہیم الضریری الشہد ری  
احوال وی دیدہ نشد۔  
ابتدای کتاب

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة علی رسولہ محمد  
والہ واصحابہ اجمعین الخ۔

ضوء المصباح ملخص تلخیص المفتاح۔ تمثیلاً سہ جزو بخط نسخ واضح  
در سنہ مکتوب شدہ تقطیع شد فی المعانی والبیان۔

امام محمد بن یعقوب الحموی الملقب بہ بدر الدین المعروف بہ ابن السخوی  
در طبقات النحاة جای رفیع دارد و برای تلخیص مفتاح در جلدین شرح  
نوشترہ و ایضاً المصباح عن ضوء المصباح نام کرده در سنہ  
راہی ملک بقاگشت۔

ابتدای۔

الحمد۔ لک باذالوجود والجد والعلا الفرد والاحد الصمد العلی  
الاعلیٰ۔ الخ۔

ضوء۔ بخط تعلیق نام کاتب و سنہ کتابت نیست تمثیلاً بست

حسب زوشیح مصباح در نحو۔

ابتدای کتاب۔

اما بعد حمد اللہ اما کلمتہ فیہا معنی الشرط فلذالک الخ۔

## حرف الطاء المهملة

طبقات اکبری۔ بخط نستعلیق بیدول شنگرف تخلصاً

پچاہ حسب زونام کاتب و در آخریت چون این نسخہ از آخر ناقص بدست

والدمرحوم آئدہ بود و جناب حضرت انبیاں از دست خاص خود ورق

آخر در سنہ ۱۲۸۰ ہجری تحریر فرمودہ رفع نقص کردند مرزا نظام الدین احمد

بروی از بنیرگان حضرت خواجہ عبداللہ انصاری و از متوسلین بارگاہ اکبری

بودہ درین طبقات اکبری واقعات از ابتدای عہد سلطنتین تا سنہ

یکہزار و یک ہجری نوشتہ مرزا مورد انواع مراجعہ بارشاهی و محل اعتماد

در تمام در حسن کفایت و تدبیر و دیانت شد چنانکہ دیگران بروی حسد بروند

در سنہ پہل و پنج سالگی از مرض تب محرقہ در سنہ یکہزار و دو ہجری ازین

جهان فانی در گذشت عبدالقادر بدایونی گوید کہ این واقعہ مرزا را اعظم

مصائب و ذواب دانستہ غزلت کلی گرفتہ و چونکہ با مرزا شیخ مزبور

بسیار محبت داشت ازین جهت می گوید کہ دیگر با کسی متقدم در باویہ

محبت و محبت نزد شیخ تاویخ و نبات مرزا چنین یافتہ اند۔

قادر می یافت سال تارخیش \* گوہرے بہار و پیارفت



ابتدای خطبه کتاب این است -

سیاس رفعت اساس با و شاه حقیقی را سزود - الخ -

طبقات ناصری - با تمام کپتان لیس که هتم مدرسه عالمه کلکتہ  
 بود در مطبع کالج پریس در ۱۸۶۲ء چاپ گردید این تاریخ و تاریخ ۱۸۵۸ء  
 صد و پنجاه و هشت در عهد ناصر الدین محمود تصنیف شد افسوس که این نسخه  
 کامل حلیه طبع پوشید آنچه متعلق بهند وستان بود چاپ گردید و غیر  
 آنرا گذاشتند اوله الحمد لله اول الدنی لا ابتداء لوجوده چونکه کتاب  
 کامل نبود و جزوی ازین چاپ شده است لهذا احوال قاضی سل  
 اینجا فرآگذاشته ام اگر بعد ازین کدامی نسخه طبقات کامل بدست می آید احوال  
 قاضی سراج منہاج بذیل درج می شود -

طبقات الجملیه - بخط عرب شاید کاتب در قلم خود شکاف گذاشت  
 مگر باندک توجه میتوان خواند کتاب نادر است و در ورق احسن  
 جدید است تخمیناً است جزو قاضی محمد بن محمد بن حسین بن محمد بن العسکری  
 القاضی الشهید ابو الحسین بن شیخ المذهب القاضی ابی یعلی در ۱۸۵۴ء  
 ولادت یافت بعضی گویند که از ابی بکر خیاط فقه آموخت و سماعت حدیث  
 از پدر خود و عبد الصمد بن المامون و ابی الحسین بن المہدی و ابن التقدود  
 ابی بکر الخطیب و العاصمی فرمودید در قاضی زبانیکه قاضی بعنفه ان شباب  
 سیده بود جهان فانی را خیر یادگفت از فقیه ابی جعفر هم تحصیل علم  
 فقه کرده چنانکه در فقه کامل شد و رجا آوری سنت نبوی خلی نشد و



داشت تصانیف بسیار در فروع و اصول دارد بسیاری اکابر مثل عمر  
بن الفارض و ابن الحساب از شاگردان و سزمره اکابر بحساب آمدند  
بعضی از خدام بطبع مال در شب جمعه ماه محرم یوم عاشورا ۲۶۰۰ بر خانه اش  
مانتند و قاضی مزبور را تہ تیغ بی دریغ کرده اسباب خانه اش را  
بہ بنما بردند تاریخ یازدہم محرم نماز جنازہ اش کردند در پہلوی مزار پدر  
بزرگوارش بہ مقبرہ باب حرب و فن کردند طبقات حافظ ابن رجب  
کہ ذکرش بجای خود می آید ذیل طبقات قاضیت نسبت قاضی ابی العالی  
امام یافعی گوید کان متقناً مناظر اماراً فالنذہب قتلہ لیلۃ العاشوراء واخذ  
مالہ ثم قتل قاتلہ۔

این طبقات ششمست بر شش طبقہ طبقہ اول و ثانی بہ ترتیب حروف تہجی  
و طبقات دیگر بہ ترتیب تاریخ وفات است و احوال اعیان تا سال ۱۳۰۰ نوشته  
است ای کتاب۔

حدیثنا شیخ الامام الحافظ ابن العزالی۔

طلسمات خیال۔ بخط نستعلیق مایقر مجدول و راخر نام کاتب  
و سنہ کتابت نیست تخمیناً چہ بنزد کلاں و در فن التمامشی کیول رام جام  
این اشار است و وی در زمان شاہ عالم بادشاہ در منشی خانہ شاہی بودہ  
این مجموعہ را در سال ۱۱۹۴ تالیف نمودہ قطعہ تالیف از پسر و منشی نو لکشور  
اینست۔

مجموعہ را در سال ۱۱۹۴ تالیف نمودہ قطعہ تالیف از پسر و منشی نو لکشور  
اینست۔

مجموعہ را در سال ۱۱۹۴ تالیف نمودہ قطعہ تالیف از پسر و منشی نو لکشور  
اینست۔

پی تاریخ سانش باقی غیب به طلسمات خیال وی یعنی مورد  
 وی در عشره اول از قرن ثالث عشر ازین جهان رفت  
 ابتدای خطبه که منشی نوکشور برین کتاب نوشت  
 سواد و دیده معنی و گلگونه عارض سخن حمد بهار پیرای گلشن پرور سیت  
 که به وحشت مزاجی منکر توحیدش خامه مشکین رقم چپیده تراز  
 شاخ آهومی نماید - الخ

طب اکبر - بخط نستعلیق نسخہ پاکیزہ صحیح محشی مجدد اول شنگرف ویندگون  
 در آخر نام کاتب و سنہ کتابت مینت در طب -

سید محمد اکبر المعروف به محمد ارزانی ابن میر حاجی محمد مقیم در علم  
 طب مهارت تمام داشت مگر به مداوای مریضان نمی پرداخت  
 چون طب اکبر را بزبان فارسی نوشت مقولہ زبان زد عام شد که حکیم  
 ارزانی طب را ارزا کرد از علوم سندا اول بهره وافر داشت و در علم  
 طب هم دسترسی کامل بهم رسانید در سال ۱۰۰۰ هجری به تالیف و تصنیف  
 این کتاب پرداخت و به مناسبت نام خود به طب اکبر موسوم  
 ساخت در عهد عالمگیر بادشاه بود حکیم مزبور در عشره ثانی قرن ثانی عشر  
 راهی ملک عدم گشت

ابتدای خطبه کتاب - صحیح ترین کلامی که مشام دانش آیین الخ  
 طبقات حافظ ابن رجب - در دو مجلد بخط عرب و شریف  
 در مدینه طیبہ ماہنامہ مولوی محمد رفیع بہاری مکتوب شدہ نسخہ صحیح مستند است

در هندوستان کمتر گیری آید ذیل طبقات انجیلیه ابی علی است که بالامر قوم  
 شد احوال اکابر خنابلہ از ابتدای ۴۶۰ تا ۵۰۰ نوشته شد شیخ العلامہ  
 ابو الفرج زین الدین عبدالرحمن بن شیخ صالح المقری شہاب الدین احمد  
 ابی العباس احمد بن سن بن رجب انجیلی از فحول علماء خبیلیہ است  
 کتاب وی در احوال اعیان خنابلہ بسیارستندست بصحبت ابن قیم ہم  
 رسیده چنانچہ در ذیل ترجمہ وی میفرماید لازمت محالہ قبل موتہ ازیدن  
 سنتہ و سمعت علمہ قصیدۃ النبوتہ الطویلۃ فی سنتہ و اشعار من تصانیفہم  
 وغیرہ اور ۹۵۰ جہاں گذراں را خیر باد گفت -  
 ابتدا کے خطبہ کتاب -

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين الخ -  
**طبقات الاحناف** - بخط نسخ تقطیع خود تخمیناً بہت جزو  
 نام کاتب و سنہ کتابت نیت -

اولاً بندی از فضائل امام ابوحنیفہ و اصحاب وی ذکر کرده و بعد ازاں  
 بروش اختصار از بنیہ و خلاصہ بغیہ انتخاب زود ترجمہ علماء احناف بہ ترتیب  
 حروف تہمی نوشتہ و در زبان عربی است -  
 ترجمہ ملا علی قاری بحرست مذکور مذکور می شود  
 ابتدا خطبہ کتاب -

الحمد لله رب الارض والسموات الفضل والطول والنعماء الخ -

# حرفاظ المعجم

ظفر نامہ۔ نسخہ بخط ولایت کاغذخان با لیس زرافشان محمد اول بجدول  
 طیار تخمیناً سبت جزو باشد چونکہ ورق آخر نسخہ ضائع شدہ مجدداً براسے مکملہ کتاب  
 نوشتہ نام کاتب و سنہ کتابت یافت شد ترجمہ عبد اللہ ہاتھی تحت  
 شیرین خسرو ایشان مرقوم شد در بیت مثنوی این است۔

نام حسد او نذر شکر و خود ہنسیار و کہ تا کنبہ او پے برد  
 ظفر نامہ تکموری۔ بخط نستعلیق با یقین بر کاغذ خانی بجدول شکر  
 نسخہ قدیم نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً شہت حسد و

مولانا شرف الدین علی بیرونی از اعیان عصر خود است ندیم امیر تیمور بود و امیر تیمور  
 و رحمت مولانا تفقہات فراوان نمودہ بنابر مبالغہ شاہرخ میرزا بہ تخریر و تالیف  
 تاریخ ظفر نامہ پرداخت در سلاست و چنگلی و عذوبت و شستگی الفاظ عبارت  
 ظفر نامہ بدینامی نماید و تحت صدق مقال مولانا در تخریر واقعات زبان امیر تیمور  
 واقع شدہ آنچه بر ایدرم بازید از امیر تیمور رفت مولانا می توانست کہ در احاطہ تخریر  
 آورد و بچنین دیگر واقعات کہ تشریحش اینجا بطول می انجامد در تحقیق و تدقیق  
 احوال امیر تیمور خیلی وقت واقع شدہ مولانا شرف الدین ندیم و مناسب وی  
 خواست کہ الزامی بر او وارد کند صاحب عجائب القدر و تجلات مولانا مذکور  
 در سہرا ہی الزامات و قیقہ نگذاشت مگر آن در فارسی و این در عربی و  
 انشا پر دازی کاری کردہ کہ زبان دانان تازی و مجازی با ستادی ہر دو

اتفاق دارند مولانا شرف الدین بکمال عشرت و ثروت زلیت و در شرف  
از عالم رفت و در دارالعبادت ترو اسالشی یافت۔

اول خطبہ کتاب۔  
حمد اکثر مبارکاً لمن یوفی الملک من یشاء الخ۔

## حرف العین

عشقہ امیر خسرو و نسخہ پاکیزہ بر کاغذ خان بالیغ زرافشان بخط تعلیق و در غایت  
تکلف و صفا و صحیح کتباً است جزو کتب نواب شہاب الدین خان حسینی در بلدہ احمد آباد  
تاریخ ۳۰ شہر ذیحجہ ۹۹۵ ہجری بکتابت حسین بن علی الحسینی صورت  
اتمام یافت و این نسخہ لطیف را مرزا محمد شریف وقوعی کہ از شہر ای شہر  
است با تمام خود تصحیح نموده کہ در آخر کتاب نشان باین معنی کرده این مثنوی  
متضمن بحال و کلاوی و کلاوی و علاء الدین خلجی است۔ احوال امیر خسرو تحت  
حمسہ ایشان مذکور شد۔ سر بیت مثنوی۔

سرنامہ سننام آن خداوند کہ دلہار را بخوبان و او پیوند  
واضح باو کہ نواب شہاب الدین خان صاحب صوبہ دار احمد آباد بود و از  
عمرہ امرای اکبر است وقوعی و اما نواب مرحوم بود این نسخہ عشقہ طرفہ  
باو گارست کہ از تحیرات زمانہ بہ کتابخانہ این حقیر رسید۔

عجائب المقدور فی نواب الہتمور۔ نسخہ قلمی بخط تعلیق با یقار  
صحیح جا بجا محشی نام کاتب و سند کتابت ندارد و ظاہر نسخہ قدیم است کتباً



است جزو متوسط التقلید احمد بن محمد المعروف باین عرب شاه خفنی المذهب  
 بود از توابعین سلطان الدزم بایزید اوسپ کامل و از مشاهیر افاضل است  
 عجایب المقدور بحیثیت تاریخ باعث اینک که جلالت امیر تیمور تقصیب و  
 چندان وقعت ندارد و اما در فن انشا کتابیست که کثیر این جودت و قوت  
 نوشته باشند صاحب کشف الظنون گوید که بیع الانشار و سلیس الادوات  
 در سنه هشت صد و پنجاه و چار فوت شد۔

ایضاً نسخه ثانی چاپ کلکتہ که در سنه دو و از ده صد و پنجاه و هفت  
 مطبوع شد۔

عمدة الطالب فی نسب آل ابی طالب بخط نسخ پاکیزه بر کاغذ  
 مہرہ دار بسیار صحیح و محشی در دست ارباب بصیرت و حضرت بود  
 اگر چه نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر نسخہ قدیم است تخمیناً سی جزو  
 مولانا جمال الدین احمد المعروف باین عقبہ در زمان امیر تیمور بوده از محول  
 علماء عصر خودست در انساب سادات کتابی ازین بہتر جز انساب سمعانی  
 کہ حاوی جمیع انساب قبائل عرب است نباشد اگر چه در تحریر نسب حضرت  
 غوث الثقلین خطائی کرده مگر کسی کہ در دستش این نسخہ بود بکمال تحقیقاً  
 تصحیح غلطی نموده و حاشیہ علیحدہ بر ورقی نوشته داخل کتاب ساخته  
 وفات مولانا در سنہ ۸۲۸ ر و داده۔

اول خطبہ۔

الحمد لله الذی خلق من المار شبر فجعلہ نبأ و صہراً الخ۔



عما و السعادت - تخلق با بقدر تخمیناً نسبت جزو نام کاتب نیست  
 مگر در سال ۱۲۱۶ هجری صورت تحریر یافت سید غلام علی خان کاتب  
 سید محمد اکل خان که طیب شاه عالم با و شاه بود بواسطت بیلی صاحب  
 بخدمت نواب سعادت علی خان رسیده ممتاز گشت و بایار نواب  
 مرحوم به تسلیم این تاریخ که متضمن است از ابتدای احوال برهان الملک  
 ۱۲۱۶ هجری پرداخت و بعبارت سلیس و مربوط ادای مطالب نمود  
 یادگاری شایان منصب و حالت خود گذاشت تاریخ وفاتش نیافتم -  
 ابتدای خطبه -

نعمت فروشی منتقار عند لیان بیاد و خسار گیت الخ -  
 عالمگیر نامه - بخط نستعلیق شکست آمیز سنه کتابت نیست و کاتب  
 نام خود هم نه نوشته تخمیناً پهل و پنج جزو بجدول شنکرف -  
 احوال ده ساله عالمگیر اورنگ زیب است منشی محمد کاظم ابن منشی محمد امین  
 یکی از متوسلین بارگاه عالمگیر است استناد تاریخی درین کتاب نیست  
 چنانچه منشی مذکور در ابتدای کتاب می گوید مقرر شد که هر چه ازین سوانح در  
 پیرانگارشس باید بعد از ترتیب درست و تهذیب شایسته در استان  
 از آن تاریخ طفر نامهای پاستان در خلوات قدس و اوقات مناسب  
 بعضی اشرف شهنشاه و قیقه رس نکته و ان رسد تا هم آن سوانح سعادت  
 طراز سمت تصحیح و تنقیح باید و هم شاید لفظ و معنی همین اصلاح و ارشاد آن  
 شهنشاه پیش و دانش نهاد زیب و زینت پذیرد احوال ده ساله

اولست که دوران آوان از دست عالمگیر برپرو برادران گذشت  
 آنچه گذشت از کتابخانه واقعات و سوزن نویسانیده -

بعد ازین فرمان قضا جریان باد شاه با تمام تحریکات صاعده گشت که بر آن  
 تحریک صاحب مرآة العالم شاید نشی کاظم در فن انشا مهارتی عجیب داشت چنانچه  
 عبارت عالمگیر نامه بر نامت ساطع و دیلیبست فاطم تا مدت العمر با فارغ البالی  
 و بغایت حرمت زبیت از ارباب قرن حاوی عشر است -

اول کتاب -

ای داوود پیشل بر تو آگاست به شان از تو کامیاب ساهشابه  
 عقد المنظوم فی ذکر افاضل الروم - بخط نسخ بر کاغذ مهره دار نسخ صحیح  
 در سنه ۱۰۳۹ بکتابت در آمد نام کتاب نیست تخمیناً سبت جزو خزود و اوائل این  
 نسخ کسی نوشته که عقد المنظوم ذیل قلم العقیان است مگر چونکه این تذکره محتویست  
 بر حال افاضل دولت عثمانیه پس رای صاحب کشف الظنون اصح و ارجح است  
 صاحب کشف الظنون گوید که عقد المنظوم از یال شتایق النعمانیه فی علماء الدوله العثمانیه  
 است عقد منظوم در اوائل عهد دولت سلطان مراد ثالث تألیف شد این نسخ  
 در دست میرزا محمدی ابن محمد خان بود و عبارتی که بخط نستعلیق شفیعا آمیز خود نوشته  
 این است تملکت هذا الكتاب فی شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سلسله  
 من حجة نبی آخر الزمان صلوة الله وسلام علیه وعلى آله ما کر الجدیدان وانا العبد  
 الضعیف الراجی رحمة ربه المنان مرزا محمد بن محمد خان ختم الله بالامن والابان  
 المولی علی بن ابی المروف به منجیق سوادلی بن محمد یوسف منبروردی ملازمت کمال پاشا بود

پالی بن محمد و مولف ہم باحرمت و عزت زیست و رفنون ادبیه ماہر بود و در ۹۹۲  
 این دنیا رفانی را پدر و کرد۔

اول خطبہ۔

بامن قدر الاجال و جمل لہامد و الخ۔

عالم آرامی عباسی۔ جلد اول بخط نستعلیق صاف و پاکیزہ و جلد دوم

د سوم بر کاغذ خان بالیغ بجدول مملایب یا عمدہ و طرزہ برای در سلسلہ صرف

بعد ہشت سال از تالیف بکتابت آمدہ بخط علی التبریزیت و احوال شاہ عباس

صفوی۔ میرزا اسکندر الشہیر منشی و را شاہ پروازی یگانہ عصر و وزگار ش مدعا از شاہ

دہر بود و در سلسلہ منشیان بارگاہ شاہ عباس امتیاز داشت بعبارت امیں

این تاریخ مبسوط با حاطہ تخریر آورد کہ یادگار روزگار است صحیفہ اول شتمن است

از ایام ولادت شاہ عباس تا زمان جلوس برسند دولت و کامرانی صحیفہ

دوم متقمن است بر احوال یک قرن یعنی ابتدای جلوس تا ۲۳۰ ہجری

صحیفہ سوم از ۲۳۰ تا ۲۳۳ کہ سال وفات شاہ مرحوم است تاریخ وفات

میرزا اسکن در یافت نشد۔

خطبہ صحیفہ اول۔ چون نشر محامد کبیری الہی کہ بیرون از دائرہ عقول

دائیم است۔

خطبہ صحیفہ دوم۔ عنوان صحیفہ سلطنت و عالم آراے بادشاہان

کا مکار الخ۔

خطبہ صحیفہ سوم۔ بعد از حمد و ستایش خالق آسمان و زمین الخ۔

عنایتہ القاضی۔ حاشیہ بیضاوی بخط نسخ عمدہ بر کاغذ مہرہ دار خوشنما  
ہفتاد و جزو از جلد ہشت مجلد کہ در مصر چاپ شدہ این نسخہ صرف جلدین  
اولین است علامہ۔

احمد بن محمد بن عمرو قاضی القضاة الملقب شهاب الدین الحفاجی المصری الحنفی  
از شاگردان شیخ الاسلام محمد الرطبی و نور الدین علی و خاتمة الحفاط ابراہیم العلقمی  
و علی بن خاتم المقدسی بودہ مصحوب پدر بزرگوار خود بحرین شریفین شتافت  
و فادہ از علی ابن جار البیاضت و در شطرنج نیز رفت و در علم و فضل علم شہرت  
برداشتت تصانیف بسیار دارد و حاشیہ علامہ جامع جمیع حواشی و تعلیقات  
سابقہ است در عصر خود بدر سماء عالم و نیز افق تشریح نظم بودہ در ماہ رمضان  
سنہ ۶۹ ہجری راہی ملک بقاگشت۔

ابتدای خطبہ۔

یا مفیض البرکات و منزل الآیات البیات الخ۔

عرائس العیان فی حقائق القرآن۔ بخط نستعلیق با بقرہ نسخ از وسط  
ناقص تخمیناً شصت جزو شیخ ابی محمد روز بہان بن ابی نصر بقلی شیرازی  
در زمرہ ارباب تصوف در جہ عالی دارد و مرید شیخ سراج الدین محمود بن  
خلیفہ بود و خرقة تصوف از دست او پوشید تفسیر طریقیہ اہل تصوف  
بجارات اللطف و اشارات اطراف نوشتہ صاحب مجمل فصیح شجرہ  
شیخ مزبور بہ تفصیل رقم کردہ در سنہ ۶۹ ہجری و اصل گشت۔  
اول خطبہ۔



الحمد لله الذي كان في انزل الازل موجوداً أبوجوده الخ -  
 عین العلم - بر کاندزراقشان بجدول طلاء بخط نسخ پاکیزه خوش تقطیع  
 از مواہیر ظاہر کہ از کتابخانہ شاہیت از قرآن و حدیث اقتباس نموده محققاً  
 مفید و رقصوف ترتیب داده تخمیناً پانزودہ جزو خوش تقطیع -  
 ملا علی قاری در شرح خود نوشتہ کہ این تالیف از کد امی عالم ہندوستان  
 چنانکہ این حجر در مقدمہ خوب باین معنی ایراد کرد و بعضی گویند کہ مولف این  
 و حیزہ از علماء بخارا است و صاحب کشف الظنون گوید کہ صاحب وافی جامع  
 این کتاب است و اقلہ علم از کاتب نشانی پیدا نیست -  
 ابتدای خطبہ -

یارب یارباً باسک ابتدی بک اقتدی و بنور قدسک منہدی الخ -  
 عصمت الانبیاء - بخط نسخ صحیح خوش تقطیع در سال ۱۳۳۰ مکتوب شدہ  
 تخمیناً پانزودہ جزو -

مولانا عبدالقد سلطانی پوری از قوم انصار است اجدادش در سلطانی پور  
 آمدہ مستوطن شدند عبدالقادر بدایونی گوید کہ از فحول علماء زمان و گمانہ دور  
 بود خصوصاً در عربیت و اصول فقہ و تاریخ و سایر نقلیات تصانیف لایقہ  
 و رائقہ دار و از ہالیوں بادشاہ خطاب مخدوم الملکی و شیخ الاسلامی یافتہ  
 در ترویج شرح ہوارہ میگوشتید و رفتن تعصب داشت خانجہ و قمر ثانی  
 روضتہ الاحباب را کہ می گویند کہ از جمال الدین محدث نیست و در اثناس  
 انداختہ در قمبر وکیل و پوران نمائندہ عالی ہم بود و با جاہ و جلال می زیست

شیخ عبد القادر بدایونی مولانا را اور یافتہ بود و چونکہ در تعصب با دشمنی یک  
 بود در کتاب خود مولانا مشارالیه را بسیار ستود و در نشانی و در گجرات  
 داعی حق را بیک اجابت گفت۔  
 ابتدای خطبہ۔

و بک اعتصم یا غزیا کریم و من بعثم بانہ فقد ہدی الی صراط المستقیم الخ۔  
 العروۃ لایل الخلوۃ کیفیت۔ این نسخہ از عبارتی کہ رفنا حسین مرحوم  
 صاحب سحر الخلال نوشتہ اند ظاہر عبارت این است۔

لا یخفی علیک ایہا الفہوم ان ہذہ النسخۃ اللطیفۃ اسماء بالعروۃ لایل الخلوۃ  
 کلہا من حظ المصنف العالی المعروف بعمار الدولۃ السمنانی الثمانیۃ او راق  
 سن الاول و ورق واحد من الآخر و الباقی کلہا بخط الشریف کما قال  
 فی آخر کتابتہ فکتبت ہذہ النسخۃ بخطی لولدی فعلیک یا طالب الحق صیانتہ  
 عن نظر الحقہ و حفظہ عن یدی الجہلتہ و ایاک و تلفہ فان مثل ہذا لاشیاء  
 نادر الوجود لان الظاہر ان المصنف انما کتب نسخہ واحدہ او سنجین  
 فعلیک بہذہ التحفۃ الغزیریۃ فانہم والشکر منقہ بقلم العاصی الی رحمۃ اللہ استل  
 عباد اللہ فی الزمن ہدف سہام الخزن و النسخہ رعا حسن المکھنوسی  
 ۱۲۶۳ ھجری کلکتہ

در تصوف است بر کاغذ نیلگون جدول طلا تقطیع خرد تخمیناً پانزودہ جنود  
 شیخ عمار الدولۃ السمنانی بن احمد بن محمد البناکی اصل شیخ از ملوک  
 سمنان است سامانی الاصل بودند و در او اکل حال تعصب و زارت ابراہیم شاہ



تعلق بذات شیخ داشت و یکی از جنگها که حضرت وی در آن شریک بود او را  
 جذب رسید ترک تعلقات نمود و در سنه ششصد و نود و نه یا در سنه هفت  
 صد و پنج به شرف صحبت حضرت نور الدین اسفرائینی رسیده ارشاد یافت العروه  
 لائل الخلوه روز و شب سبت و سوم محرم الحرام سنه هفتصد و سبت و یک  
 تمام کرد قطعه تاریخ وفات شیخ صاحب مجمل فصیحی نوشته و موهبا  
 تاریخ وفات شیخ اعظم \* سلطان محققان عالم  
 قطب الحق دین علار دوله \* بر سند خود نوشته خورم  
 سبت و یکم در حب بود \* اندر شب جمعه کرم  
 از هجرت خاتم النبیین \* هفتصد و گزشت و سی و شش  
 بر بوی وصال دوست جان بود \* صد جان و جهان فدای اندم

ابتدای خطبه - حمد الواجب علی کل موجود بنعمته الوجود -

عوارف - بخط شیخ نسخه صاف خوش تقطیع در ۸۸۸ مکتوب شد تخمیناً  
 سی جزو نام کاتب نیست -

سلطان المشایخ شهاب الملت والدین ابو حفص عمر و سهروردی الصدیق  
 البکری نسب وی بحضرت ابوبکر رمی رسید و در تصوف بعم خود تجلیا لدین  
 سهروردی انتساب آرد و فیضها از صحبت حضرت غوث الثقلین ربه داشته و بسیاری  
 شیوخ عمر خود را در یاد داشته حضرت غوث الثقلین در حق و  
 میفرمود انت آخر المشهورین بالعراق ولادت با سعادت شیخ مزبور در ۵۳۹  
 روداده در سنه پنصد و پنجاه و پنج به بغداد رفت و در سنه پنصد و شصت و شش

بعزت نشست و در حقیقت و طریقت کثرت شیخ طویل العمر بود سنه  
شش صد و سی و دو سال وصال اوست -  
ابتدای خطبه -

الحمد لله العظیم شانہ القوی سلطانہ الظاہر احسانہ الباہر الخ -

عنایہ - اینخ بر کاغذ خالی بجدول طلاء نسخہ پاکیزہ صحیح نام کاتب  
سنه کتاتب نیست تخمینا چاه جزو از کتاب البیوع تا آخر است  
الشیخ الامام محمد بن محمد بن محمود اکمل الدین بابر بنی امام محقق و مدقق و در علوم  
تجربہ بود و در عمر خود نظیر خود نداشت و در حدیث عالم بود و در لغت و صرف و  
نحو و معنی و بیان ہم دستگاہی بامند داشت فقه از قوام الدین محمد بن محمد  
الکمالی کہ بچند واسطہ شاگرد عمر نسفی بود آموخت شیخ را تصانیف دیگر ہم هست  
از انجمله حواشی کشف و شرح الفرائض و شرح تجرید و غیر ذلک در سال  
ولادت شیخ مزبور است و در تحصیل علوم اشتغال ورزید و بعد از آن کلب  
رفت و از علمای آنجا استفادہ یافت از کلب در سال ۶۸۸ رخت بجانب قاہرہ  
کشید و حسب قول ابن حجر از شمس الدین اصفہانی و ابی خیام الکتاب  
علم نمود و از ابن عبد الہادی سماعت حدیث کرد - در قاہرہ منتظم خانقاہ شیخ  
گردید عہدہ قضا بر شیخ مزبور عرض کردند ابامنور در اصول و غریب حدیث  
و فقه معرفت تامہ داشت صاحب نواید البہیۃ فرماید کہ قول ابن حجر کہ شیخ مزبور  
از تلامذہ اصفہانی است صحت ندارد و سپر اکہ اصفہانی در سال ۶۸۸ فوت شد  
ولادت شیخ مزبور در سال ۶۸۸ رو داوہ پس نمی توان شد کہ اصفہانی

یافتہ باشد۔

عناوین بغایت شہرت دار و حاجت ندار و کہ دیگر نشانیش بدہم  
 عمدۃ الاسلام نسخہ قدیم بخط نستعلیق بالیقیر بجدول شکرگرف در آخر نام کتاب  
 و سنہ کتابت نیت تھینا ہےست جزو شمس است برنج مقدمہ در ایمان و صلوات  
 و صوم و زکوٰۃ و حج و مسائل ششٹی بطور متممہ افزودہ در فارسیست صاحب  
 کشف الظنون تاریخ وفات مصنف ہم نہوشترہ شیخ عبدالعزیز لیسر خرد  
 شیخ حسن طاہر الملقب بہ کمال الحق جو پورسیت شیخ فزوراز مشاہیر سنی  
 چشت قرن عاشراست علم طاہر و باطن را جامع بود از ایام طفلی آثار عظمت  
 از ناصنیہ پاک وی ہویدا بود ریاضات و مجاہدات بسیار کشیدہ و آنچه از  
 ابتدا سے برخوردارم کردہ بود گا ہی قضائمی فرمود بعد از وفات پدر بزرگوار  
 خود بجنور حاجی خان رفت و بہ بین تربیت وی بمرتبہ ارشاد رسید خصوص  
 الحکم و دیگر کتب تصوف را اورس فی گفت صاحب لقیف است در تصوف

و شکرش و بہ روایتی در ہشتصد و نود و ہشت از کتم عدم بصواری وجود قدیم  
 بنا و واقعہ وفاتش در ششم جمادی الثانی ۹۷۵ ہجری بود کہ گویند ہستم  
 وی بر این آیت شد سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجون۔

خطبہ کتاب

الحمد للذی رب العالمین والواقیۃ للمتقین والصلوات علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ  
 البعین بران ارشدک اللہ تعالیٰ فی اللادین کہ در کشف الاسرار آورده است  
 کہ اول چیزیکہ بر بندہ واجب ست الخ۔

علم الکتاب - بخط استتلیق مجددول - نسخه لطیف صحیح تخمیناً هشتاد و چند  
 در تصوف است - محتوی است بر چندویازده واردات در آخر این نسخه  
 چند سطور از دست خاص خواجه مرحوم است که اینجا نقل می شود -  
 فقیر خواجه میر محمدی المتخلص بدروغفراند که که مصنف این شرح و متن است  
 می نگار و که عصمت پناه غفت دستگاه سیادت و امارت مرتبه صاحب شد  
 و منزلت بنت (اینجا نام خود رس شده) مرحوم که نسبت ارادت و اعتقاد و  
 خلوص ولی باین جانب دارند از کاتب میر اسد علی محمدی که آن هم و اصل  
 طریق و صحیح نویسن بود نقل این کتاب گمانیده مجلد ساخته چندی بفقیر خانه  
 گذاشتند و شریک تدریس بعضی اعزّه داشتند چنانچه اکثر جاها از نظر این  
 بنده گذاشته و بیشتر تصحیح رسیده و مشارالیه باینکه که ذهن و ذکا و طبع  
 رسا دارند بکرات و مراتب این کتاب را من اوله الی آخره بجای خود دیده  
 اند و می بیند و بعضی مقام در حضور فقیر سابقاً خوانده سند کرده نمیدانند  
 و می فهمند این چند کلمه برای اغیار این نسخه از خط نا در دست من بی دستگاه  
 نویسانیده اند حق تعالی خاتمه این عاصی بخیر گرداند و لبلاست ایمان تا گور  
 رساند ۹۶ الحفرت خواجه میر درو غلف الصدق خواجه محمد نام صاحب  
 کتاب ناله عند لیب است نسب شریف وی شیخ بهار الدین نقشبند اثنا  
 وار و در عهد فردوس آرامگاه سپاهی پیشه بود آخر ترک گرفت و آنرا ۱۱  
 گزید و تمام عمر از شاخه جهان آباد بیرون نیامد در علم موسیقی مهارت تمام  
 داشت و یا اینکه در طریق نقشبندی بود ساعت غنار البطلین پیشه میان



جائز میداشت جامع جمیع فنون عربیه بود و در فقر و توکل و استقامت نظیرند  
 صاحب گلشن بنجار گوید لطافت طبع و شستگی نظم و جدت مضمون از  
 کلام وی پیدا است در فن شعر هم خواجه مزبور را دستگاہی بلند است  
 فکرش رفیع و نظمش بدیع بود از رکاکت معری و از اغلاط مبرئی در  
 تصوف تصانیف پاکیزه دارد و علم الکتاب و ال بر کمال اوست روز آینه  
 تاریخ سبت و چهارم صفر ۹۹۹ هـ صدای حق شنید  
 استبدای خطبه -

الحمد لله بالذکر لک یارب آه انت الهمتی من عندک ما الهمت  
 علمتی من لدنک ما علمت انت و لیبی لیبیک و افوض امری الیک الخ -  
 عسجد المسبوک فی قفصه بدیعة الحجب ال و سیف الملوک  
 بخط صاف نستعلیق بر کاغذ خالی سند کتابت نیست تخمیناً دوازده جزو -  
 مولانا مولوی اوحد الدین اصل آنجناب از خطه مردم خیر بلگرام است و عهد  
 نصیر الدین با و شاه لکهنو بوده بفالس اللغات هم از دست از فتوید و  
 تبیین این کتاب در ۱۲۴۰ هـ فارغ شد در ادب فارسی و عربی بزبان خود  
 نظیر خود نداشت از عیان قرن <sup>نهم</sup> عشر بوده -  
 استبدای خطبه -

ما سمعت ساجدة البیان ولا ترمنت حمامة الهراة علی افان البان الخ -  
 عجالة البیان فی شرح المیزان نسخه مجددول خوشنماستعلیق  
 بر کاغذ عمده تمینا سبت پنج جزو خوش تقطیع میزان الادب در صرف

و نحو بیان مختصر لیسیت از ملا عصام که ترجمه اش تحت حاشیه بیضاوی گذشت  
شرح از علامه ناشکنندی است و هو محمد التاشکنندی الرومی از علماء  
قندھار عاشر بوده۔

محمد الہ کبیر الہامی و فضل علی نبوی و علی آلہ و اولیاء الخ۔

عافیہ شرح شافعیہ در فارسی۔ بخط نستعلیق و افعی تخمیناً  
سی و پنج جزو۔

مولانا شیخ سعد الدین خیر آبادی پدرا آجانب بعدہ قضای خیر آبادی امور  
بود و شیخ مزبور از اعظم شاگردان مولانا اعظم لکھنوی است بر سمد  
تدریس و ارشاد و شکر شده اشاعت علوم می فرمود و تصانیف بسیار  
دارد سوای شرح معیاب و شافعیہ شرمی بر کافیه ہم نوشته و شرحی  
عربی بر اصول ہندوی ہم با تمام رسائیدہ از علمای قرن ماوی ہست  
ابتدای کتاب۔

ستایش و نیایش بسیار سزاوار حضرت کردگار یکہ قوانین و قواعد  
علم تعریف سبب تعریف و موجب شناختن احوال و اشکال الفاظ  
عربیہ ساخت الخ۔

عبارت دانش المعروف بہ کلید و منہ۔ بخط نستعلیق عمدہ  
تخمیناً چہل و پنج جزو در سنہ ۱۲۲۰ ہجری بفرمایش نہری مالک صاحب  
در بلدہ لکھنوا کتاب شد این نسخہ از کتابخانہ البیت صاحب بدست  
والد مرحوم آمد۔



ترجمہ شیخ ابو الفضل بکرت الف تحت اکبر نامہ گذشت نسبت این کتاب شیخ  
مرحوم فرماید اگرچه انوار سہیلی بہ نسبت کلیدہ و منہ مشہور بہ زبان اہل روزگار  
نزدیکتر است اما ہنوز از عبارات عرب و استعارات عجم خالی نیست باید کہ بعضی  
لغات بر انداختہ و در از تغلیہا سے سخن پر واختہ بہ عبارت واضح بہ بیان ترتیب  
مکاشفہ آید تا فوائد عام شود و بنا بر حکم پادشاہی کتاب مذکور را بدستور انوار سہیلی  
ترتیب دادہ لیکن دو باب را کہ مولانا حسین از کلیدہ و منہ مشہور انداختہ  
بود درین کتاب آوردہ شد۔

ابتدای کتاب۔

سپاس ازل وابد خداوندی را کہ از کران تا کران آشکارا و ہنساں  
پر تو آفتاب عالم تاب جمال اوست الخ۔

ایضا نسخہ ثانی تقطیع کوچک در آخر کرم خوردہ و وصل شدہ۔

عین الحیات۔ بخط نستعلیق پاکیزہ بجدول طلاء تخمیناً چہل و  
پنج جزو در فارسی است در محاسن اخلاق و مواظبات و وعظ  
و نصائح نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

ترجمہ ملا باقر مجلسی تحت تحفۃ الابرار بکرت الف تا گذشت۔  
ابتدای خطبہ۔

لالی حمد و جواہر شناسختہ بارگاہ جلال کبریا حکیمی کہ العراج ارواح الخ۔  
عمیون الحساب بر کاغذ خان بالیغ بجدول طلاء نسخہ خوشنما و لطیف  
تخمیناً بست و پنج جزو خوش تقطیع بزبان عربی۔

علامہ محمد باقر بن زین الدین الیزدی مصنف این نسخہ است مختلف مسائل علم حساب مثل کسور و مساحات و استخراج مجهولات و جبر و مقابلہ و غیر ذالک داخل کتاب کرد مصنف مرحوم از اعیان قرن ہاشم است سال وفات وی یافت نشد۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله على اولانا من ضرب نعمه التضاعف الخ۔  
عقود الدر فی حل آیات المطول والمختصر نسخہ بخط نستعلیق  
مایقر در سال ۱۸۳۳ ہجری مکتوب شدہ کتاب نا دراست تخمیناً وہ جزو۔

شیخ حسین بن شہاب الدین حسین بن حیدر الشامی العالمی الکرکی در این شرح بعد ہر شعر نام شاعر و قاعدہ و توضیح آن شعر بعد لغت و اعراب و معنی و محل شاہد و در آخر از آنچه از اس در بلاغت است نوشتہ وی از مشاہیر ارباب و عصر خود بودہ و در حدود ۳۰۰ بار آخرت شتافت۔

اولہ۔

یا من اطلع فی سائر بیان بدیع البراعۃ اهل المعانی الخ۔  
عمادیت نامہ۔ بخط نستعلیق مایقر تخمیناً وہ جزو اقسام شعر جمع نمودہ  
در سال ۱۸۲۰ جلوس شاہ عالم مکتوب شدہ۔

عنایت خان المتخلص براسخ ابن شمس الدولہ لطف اللہ خان اراکابر  
زاو نامی عصر خود بود شعر و شاعری توجہ بسیار داشت در سال ۱۸۲۰ ہجری در  
تسوید و تکمیل این مجموعہ پرداخت بعضی از ذریات لطف اللہ خان در

ہنوز درمذمت تمام دارند۔  
ابتدای کتاب۔

سیاس بقیاس و ثنائی بے انتہا شمار چہاذا رسیت الخ۔  
عجائب الکوت و سلوۃ الاولیاء فی معرفۃ الانبیاء و کتاب  
جوابہ الذرری فی سیرۃ خیر البشر و کتاب ریاض الفکر  
و کتاب تحفہ الالکیا فی خلفاء آل امیہ بنی عباس  
یک تاریخ است بزبان عربی کہ مختلف فصوحش را با اسم مختلف نامزد کرده اند  
ابتدای خلقت تا عہد خلافت المستقفی بامر اللہ نوشتہ یعنی واقعات  
تا سنہ پنجم صد و نو و پنج ہجری بکتابت آورده تاریخ از شیخ ابو جعفر  
محمد بن عبد اللہ کسائی است وی از ائمہ زیدیہ بود این نسخہ بطور شرح بیان  
من است کہ بالاندکورشدا نام شارح یافت تشکر از عبارت خاتمہ کتاب  
واضح کہ در سنہ ۲۸۰ ہجری شارح از تسوید و تبیض این شرح پرداخت۔  
ابتدای خطبہ کتاب۔

احمد اللہ و استغنیہ و استہدیہ و استعصرہ مالایر حنیہ الخ۔  
عدۃ الداعی۔ برکانغذخان بالبع بر جدول طلا و خوش تقطع در آخر  
این نسخہ این عبارت است فرع من تسویدہ الفقیہ الی اللہ تعالیٰ احمد  
بن محمد لیلۃ الاثنین المسفر لصباحہا عن ساوئس عشر من جمادی الآخر سنہ ۲۸۰  
و ثمان مائہ ہلالیہ و الحمد للہ و حمدہ الی ہہنا بخط المصنف و راوعیہ۔  
ترجمہ شیخ جمال الدین بن ہبہ الحللی تحت تفسیر فی الفقہ بحرف تا گذشت

ابتدائی خطبہ کتاب۔

الحمد لله سامع الدعاء ووافع البلاء ومفيض الضيبار الخ۔

العمدة في صناعة الجراح المستر۔ بخط نسخ نسخہ عمدہ قدیم ورفیق  
آخر صنائع شد تخمیناً سی و ہشت جزو بزبان عربی است امین الدولہ ابی الفرج  
یعقوب ابن القف المسیح اصل وی از کرک است در سلسلہ ولادت  
یافت و در زمان ہلاکو خان بلقب امین الدولہ سر امتیاز افزاشت حکیم مشہور  
است صاحب کشف الظنون نسبت این کتاب گوید فیہ جمیع ما یحتاج الجراحی  
بحیث لا یحتاج الی غیرہ و در زمان سلطنت محمود غازان خان در سلسلہ ہجری  
فوت شد این کتاب محتویست بر سبست مقالہ۔

مقالہ اول۔ در تعریف فن جراحی است و ذکر اخلاط۔

مقالہ ثانی۔ در امزجہ اعضا و تشریح اعضا بسیطہ۔

مقالہ ثالث۔ در تشریح اعضا مرکبہ۔

مقالہ رابع۔ در ذکر دانستن آنچه نیرنگہ برای جراح واجب است۔

مقالہ خامس۔ در ذکر اورام و مویہ۔

مقالہ سادس۔ در ذکر اورام بلغنیہ۔

مقالہ سابع۔ در ذکر اورام صفراویہ۔

مقالہ ثامن۔ در ذکر اورام سوداویہ۔

مقالہ ناسح۔ در ذکر اورام کہ از اخلاط مرکبہ واقع شود۔

مقالہ عاشم۔ در ذکر دانستن آن امور کہ در دانستن اقسام ما یحتاج است۔

مقاله حاوی عشر - در ذکر مفردات که محتاج الیه جراحی در مجالج است -

باب ثانی عشر - در ذکر علاج جروح و ترویح و مویه -

باب ثالث عشر - ایضاً بلغمیه -

زایع عشر - ایضاً صفراویه -

خامس عشر - ایضاً سوداویه -

سادس عشر - ایضاً ماده مرکبه -

سابع عشر - در ذکر علاج حسیح و کسر و خلع -

ثامن عشر - در ذکر استعمال کی بر سبیل تفصیل -

مقاله نایع عشر - در ذکر علاج قروح و دهنلات و عمل حدید و غیر ذلک -

مقاله عشرین - در قرابادین کبیر -

استدائی خطبه کتاب -

الحمد لله الذی خلق الخلق بقدرته و سهل لهم الطریق الی الحق بحکمت الخ -

عجائب المخلوقات - نسخه پاکیزه بخط نسخ در ۹۶۰ صحیفه بخط

ملاخسین بن عیسی البحرانی مکتوب شده این نسخه از کتابخانه شاهی دہلی است

و دستخطی محمد الحکیم المصری بر ورق اول این کتاب بریں پنج است -

من نعم الله تعالى علی عبده محمد الحکیم المصری عفا الله عنه ظاہر این نسخه در

دست وی بود حکیم بزمان جلال الدین محمد اکبر بود شیعه مذہب بود عبد القادر

بدایونی که با وی ملاقات داشت میگوید که بفضائل مکتبه خصوصاً علم طب

موصوف است در خانگیس از تپ محرقه در عهد اکبری وفات یافت



عجائب المخلوقات محتویست بر دو مقاله - مقاله اول فی العلویات و مقالة  
 ثانی فی السفلیات - مقاله اول درین نسخه نیست و آن مختصر است بمقدار  
 سه جزو و مقاله ثانی مطول است تخمیناً پانزده جزو از فلزات و حیوانات و نباتات  
 ذکر کرده و خواص طبیعیه هم نوشته که خیلی کار آمد نیست صاحب کشف الطنون  
 نسبت این به زکریا بن محمد بن محمود الکوفی القزویخی کرده مگر سئوس فلوکل صاحب  
 که مصحح نسخه کشف الطنون چہا پہ لندن است این کتاب را منسوب بہ بن محمد  
 بن محمد القزویخی می کند و می گوید کہ این نسخه نزد من موجود است چونکہ جزو اول  
 این نسخه نیست نمیتوان گفت کہ ازین ہر دو مرجع کیست -

عمیون الانبانی طبقات الاطباء در شانہ کتوب شد تخمیناً سی جزو -  
 الحکیم الفاضل احمد بن قاسم بن خلیفہ بن یونس بن ابی القاسم بن خلیفہ  
 الخزرجی الملقب بہ موفق الدین المعروف بہ ابن ابی اعیوبہ پدر و عم سہ  
 ہر دو طبیب بودند و وی خود از اطباء مشاہیر عصر خود بودہ کتاب وی بر قایت  
 وی و لیلیست روشن و برہانست مبرین وی از اعیان قرن سابع ہست  
 این تذکرہ شتمل است بر پانزودہ طبقات العجب کہ صاحب کشف الطنون  
 گوید کہ رتبہ علی حمتہ ابواب و پانزودہ طبقہ برین پنج است -

الباب الاول - فی کیفیتہ وجود صناعتہ الطب -

الباب الثانی - فی طبقات الاطباء الذین ظہرت لہم اجزای من صناعتہ الطب  
 و کالوا لتبتدین بہا -

الباب الثالث - فی طبقات الاطباء الیونانیین الذین ہسم من



نسل اسقلینوس۔

الباب الرابع۔ فی طبقات اطباء اليونانيين الذين اذاعوا القبراط  
فيهم صناعة الطب۔

الباب الخامس۔ فی طبقات الاطباء الذين كانوا منذ زمان جالينوس  
وشرىا منه۔

الباب السادس۔ فی طبقات الاطباء الاسكندرانيين ومن كان في  
زمنهم من الاطباء النصارى وغيرهم۔

الباب السابع۔ فی طبقات اطباء الذين كانوا في اول ظهور الاسلام  
من اطباء العرب۔

الباب الثامن۔ فی طبقات اطباء الذين كانوا في ابتداء  
ظهور دولة بني العباس۔

الباب التاسع۔ فی طبقات الاطباء الذين نقلوا كتب الطب وعينوه  
من اللسان اليوناني الى اللسان العربي وذكر الذين نقلوا منهم۔

الباب العاشر۔ فی طبقات الاطباء العراقيين واطباء الجزيرة وديار بكر۔

الباب الحادي عشر۔ فی طبقات الاطباء الذين ظهر وافي بلاد العم۔

الباب الثاني عشر۔ فی طبقات الاطباء الذين كانوا من الهند۔

الباب الثالث عشر۔ فی طبقات الاطباء الذين ظهر وافي بلاد المغرب

واقاموا بها۔

الباب الرابع عشر۔ فی طبقات الاطباء المشهورين من اطباء ديار مصر۔

الباب الخامس عشر - من طبقات الاطباء المشهورين من اطبائ الشام  
ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله ناشر الامم و منشرا رحم باری المنعم و مبری السقم الخ -

عجائب المخلوقات - بزبان فارسی است بخط تملیق صاف و خوشنما  
تخمیناً شصت جزو متوسط التقطیع سطری چند از آخر زرفه مگر در آخر جلد اول این  
نسخه کتابت شکسته نوشته اصل کتاب در زبان عربی است و از تقاضای  
شیخ زکریا بن محمد بن محمود الکو فی القزوینی است و می از علماء قدیم است  
و کتاب وی بجایت شهرت دارد و این ترجمه فارسیه کتاب زکریا است  
ملا عبدالرشید المدعوبه بایزید البستکی مترجم این کتاب است -

خطبه جلد اول بهان خطبه عربی است -

العظمة لك والكبير يا قائم الذات الخ -

خطبه جلد ثانی -

سپاس بقیاس که مقاطع او نام افهام از ادراک مطالع ان عاجز آید الخ

مخبر - نسخه پاکیزه صحیح محشی تخمیناً چهل و پنج جزو در ۲۳۴ اجزای

مکتوب شده - شرح لباب است و لباب کتابی است در نحو مرتب است

بر یک مقدمه و چهار اقسام قسم اول در اعراب - قسم دوم در معرب

قسم سوم در عوالم - قسم چهارم در معمولات - با اینکه کتاب لباب

کتاب مختصر است مگر بسیار بکار آمدنی است -

سید جمال الدین عبدالقادر بن محمد الحسینی السمرقندی به نقره کار در زمان

تعلق شاه بوده و این شرح بنام وی نوشته به ماه جمادی الاولی ۱۰۳۵ هـ  
 با تمام رسانید - وی از مشاهیر علمای قرن ثامن است

## حرف الغین

عرفات العارفين و عرصات العاشقين - بخط ما یقرب من تطبیق  
 بر کاغذ جنائی مبره دار عمده تخمیناً یکصد و سه جزو کلان در سنه یک هزار و پنجاه تکلیف  
 شد و در سال ۱۰۳۵ در آگره آغاز تالیف این تذکره در سال ۱۰۳۲ انجام و اختتام شد -  
 تذکره شوارخلف و سلف بهتر ازین تذکره ویده نشد بجایت کم یاب هست ماخذ  
 تذکره آرزوست که پیش وی از حرف (الف) تا حرف (صاد) بوده چنانچه  
 در ترجمه صوفی شیرازی باین معنی ایراد نموده و میر غلام علی آزاد در حشرانه  
 عامره فرماید که از حرف (قاف) تا حرف (الیا) ویده ام فقط  
 یک تاز عرصه سخندان بلبل چمنستان خوشبیانی میرزا تقی اوحدی بلبانی اویس  
 و فاضل و صاحب سخن کامل بود کتاب سر سیمای در لغت فارسی از دست  
 در عهد دولت نورالدین جهانگیر با و شاه از ایران بپند وستان رسید و تا  
 زمان سلطنت شاه جهان بنام الفباکی بسری برد سیاحت هند وستان  
 هم فرموده باشعاری هم عمر خود در آگره و لاهور مشاعرات داشت و دیگر  
 بسیاری شعری ایران را در شعر از و امثالهمان دریافته و را وسط باو  
 حاوی عشر در شهر آگره مرغ و خوش بباخار و روضه رضوان شتافت -

اول خطبہ کتاب۔

ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اشد لا ینقلب الیساو۔

اسی آنکہ ترا در حرم دل باریست + گر با حجر الاسود عشقت کاراست

احرام طواف معرفت بستہ داری + کایجا غزوات کبہ دیداراست

غایتہ البیان وناورۃ الاقران۔ بخط عرب سابق ازین دو مجلد

بود باعث ضخامت چہار مجلد کردم در سترہ ہجری بخط نسخ از قلم شیخ یوسف

بن شیخ مکتوب شد ہر چہار مجلد یکصد و شصت جزوست کلان این نسخہ

از کتاب الحد و تا آخر ہست جلد اول در دست نیامد صاحب کشف المشکو

گوید کہ در سترہ مجلد نسخہ کامل است۔

امیر کاتب العمید بن امیر غازی قوام الدین الاتقانی الفارابی در سترہ

خلعت وجود پوشید حنفی معتصب بود و سیکہ باوی مخالفت میکرد

جواب درشت می یافت ایچہ امام غزالی در منقول نسبت امام ابی حنیفہ

نوشتمہ بود امیر مزبور بجوابش پرداخت در سترہ بدشوق رفت شخصی

را دید کہ رفع یدین کرد گفت نمازش باطل گردید تقی الدین سبکی کہ معاصر وی

بود قول او را شنیدہ رسالہ در جواز رفع الیدین نوشت امیر مزبور در رد

ان رسالہ وجیزی ترتیب داد چون این رسالہ بنظر سبکی در آمد شنید

کر وہ از نظر انداخت و امیر مزبور ہم از ان کتیر خود در گذشت در رسالہ

سلسلہ آغاز تخریر حاشیہ ہدایہ فرمود و در سترہ باخت تمام رسانید و سترہ

سلسلہ جانش ہم بہ پایان آمد چونکہ جلد اول پیو از تخریر ابتدا می خطبہ مجبور ماندم۔

تعلیم الطالبيين معه ترجمہ عبدالحکیم ابن شیخ شمس الدین بن بخت  
تعلیق صاف نوشتہ در آئین نام کاتب و کتب کتابت نیست در طریقت  
و شریعت است چنانچہ شصت و دو جزو۔

غوث الاعظم قطب الملک والملکوت غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر  
الملقب بہ محی الدین الجیلانی در نسب حضرت غوث الاعظم صاحب عمدۃ الطالبین  
ظاهر احر فی دار و مکر و تعلیقہ این کتاب نسب حضرت مزبور بریں پنج نوشتہ  
ابن موسیٰ جنگلی دوست بن عبدالقادر بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ  
بن عبدالقادر بن موسیٰ العون بن عبدالقادر المحض بن الحسن بن امام حسن علیہ السلام  
و این نسب شریف را ہمین الفاظ حافظ ابن رجب در طبقات خود نوشتہ و شیخ  
عبدالحق دہلوی در اخبار الاحیاء جناب حضرت رضی اللہ عنہم را از احفاد عبدالقادر  
محض بن حسن مثنیٰ ابن امیر المؤمنین جناب امام حسن علیہ السلام تحریر فرمودہ  
در ششہ چہار صد و ہفتاد و یاد در ششہ چہار صد و ہفتاد و یک ولادت با سواد  
حضرت محی الملیتہ والدین رودادہ بزمان عقوان شباب بہ بعد اور رفت  
و ساعدت حدیث از ابی غالب محمد بن حسن بن الباقلا نے و ابی محمد بن سراج  
و ابی بکر احمد بن المنظر و ابی طالب عبدالقادر و دیگران فرمودہ و فقہت از  
قاضی ابی سعد المحزومی و ابی الخطاب وغیرہ آموختہ و کفیل علم اوب از علی  
ابی زکریا فرمودہ و در شغل و عطا از سنہ نصد و بست مشغول شد و بین العوام  
و النخو اص قبولیت تمام یافت حافظ ابن رجب گوید و انتقوا بکلماتہ و وعظہ و نصرتہ  
اہل السنۃ بطہورہ و اشہرت احوالہ و اقوالہ و کراماتہ و مکاشفاتہ شیخ موفق الدین



مستحق گوید که حکایت کرامات از کسی نشنیدم که اکثری از ان کرامات از شیخ عبدالقادر بود  
 در فضائل حضرت مزبور کتاب بهجت الاسرار و خلاصه المفاخر از کتب مشاهیر است  
 شیخ عبدالحق و بلهوی اخبار الاحیاء و احوال مشایخ نیک بند و سستان نوشت  
 مگر تمثلاً و تبرکاً احوال حضرت غوث الثقلین عنوان کتاب خود فرموده محقق مزبور  
 می فرماید که در جمیع علوم اصولاً و فروعاً و مذہباً و خلافاً از جمیع اعلام بغداد و بلکه کافه  
 علمای بلاد بالاتر بود فاق الكل فی الكل و صار مرجع الجمع فی الجمع طریق سلوک  
 آنحضرت بحسب شدت و لزوم نظیر نداشت و هیچکس را از مشایخ عصر طاقت  
 آن نه بود و گویند که دو آرزو سال از وضوی عثمان صبح گذاشت تبارخ هشتم  
 ریح الآخر و بعضی گویند نهم ماه مذکور سه نخصد و شصت و یک بعد نماز مغرب  
 حضرت رضی الله عنه و اصل و متواصل گشت مزار پر انوار حضرت ایشان در بغداد  
 زیارتگاه خواص و عوام است حافظ ابن رجب در کتاب خود

تقصیده بمشرف رضی الله عنه داخل کرده

مقطع شکل الامر و الصباح الجدید ••• مالہ ذاک المناسمہود  
 مقطع سید الاولیاء فی الشرق الجنوب ••• و بحر الفضائل المورود -

ابتدای ترجمه این است -

فبند انفعول الذی یحب علی من یرید الدخول فی ویتا الی آخره - -

غایت الہدایتہ - بخط تعلیق کاغذ صاف بر کاغذ حافی نسخہ پاکیزہ تجزیماً  
 سی و پنج جزو از حواشی مشہور و میندی است ملا محمد بن حسن العلمی از اکابر  
 علمای دولت نظام شاہیہ و کن بوده در عہد میران حسین نظام شاہ بہ شہید



این حاشیه پرداخت از ابنای قرن عاشراست -  
ابتدای کتاب -

الحمد لولی الهدایة فی البدایة و النهایة و الصلوة علی نبیه الخ -  
عین الموابه العلیة شرح الحکم العطایة نسخة بخط عرب  
مع شرح و متن تخمیناً سی و پنج جزو قدیم این مجموعه را سید عبدالرحمن  
این حسن المرادی این فقیر را هدیه کردند گمان می برود که در هندستان کتر  
نسخه باشد الحکم العطایة متن است از شیخ تاج الدین بن عطار اشد ابوالعباس  
احمد بن محمد بن عبدالکریم الاسکندرانی الشاذلی المالکی المعروف بابن عطاء اللقب  
به تاج الدین امام شافعی و در طریقه شاذلیه بود تفسیر و حدیث و نحو و اصول و فقه نیک  
سیدالسنن در تصوف ارشاد از شیخ ابوالعباس المرشی یافت سیوطی در حسن  
البحاظره گوید و کان العجوبة زمانه جز این کتاب تصانیف دیگر هم میدار و در  
مدرسه منصوریه قاهره بتاریخ سیزدهم جمادی الاخره سنه ۸۰۰ بمسلم قدس خراسید -  
ابتدای خطبه -

من علامته الاعتماد علی العمل نقصان الرجا عند وجود الزلل الخ -  
عین الموابه الحلیة شرح همان متن است که بالاندکورشده -  
شیخ محمد بن ابراهیم بن عبادی المقری الزبیدی الشاذلی از طبقه احناف  
است شرح ممنوع نوشته سنه وفات شارح یافت نشد -  
ابتدای خطبه -

الحمد لله المتقرب و عظمته و جلاله المتوحد باستحقاق نعوت الکمال الخ -

غرائب اللغات - تعلیق مایقر لغات اردو و فارسی نقل کرده نام  
کاتب و سنہ کتابت نیست ترجمہ عبدالواسع بالنسوی بہ حرف شین تحت  
شرح بوستان سوری گذشت۔  
ابتدای خطبہ کتاب۔

سبحان رب العزّة عما یصفون اهل یتوی الذین یعلمون والذین لا  
یعلمون الخ۔

غایۃ الفہوم فی تدریس المجرم - شرح حیات قانون شیخ است و طب  
بزبان عربی شخصی عداقد کتابت این نسخہ نموده سنہ کتابت نیست  
نسخہ صحیح محشی الفاضل حکیم اسحق ابن طبیب المشہور اسمعیل النماطب بہ  
محمد بقا خان مولدوی دہلی است و در دہلی نشو و نمایاقت فن طب زیدر  
خود آموخت طبابت پیشہ آبائی وی بودہ حکیم مرتور و پدرش محمد بقا خان  
و پسرش ذکار امدخان ہرستہ در ہندوستان شہرت تمام دارند شرح  
مختصر بیت خمیس ناسی و ہفت جزو مگر آنچه ضروریست متروک نشدہ و غیرہ  
راہ نیافتہ از لتوید این شرح در ۱۱۸۲ھ ہجری فارغ شدوی از اطباء قرن  
ثانی عشر است۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

نحمد اللہ سبحانہ علی ما انعمنا من تعلیم حقائق العلل و ماہیات الامراض الخ۔  
غایۃ التحقیق - بخط نسخ نسخہ بسیار قدیم بہ تقطیع متوسط سنی و پنج حسب  
شرح کافہہ در زبان عربی است۔

مولانا صفی بن نصیر از شاگردان مولانا شہاب الدین دولت آبادی  
سنہ وفاتش یافت شد وی از علماء قرن تاسع است۔  
ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي انعم علينا بنعمة العظام الخ۔

عزرا الاحكام مع شرحه مسمی بہ وزیر الاحكام۔ ما بقدرہ تقطع متوسط  
تمہیناً چہل جزو مولانا محمد بن فرامرزا شہیر بہ مولانا خسرو۔ از شاگردان برادر  
حیدر الہروی دوی از تلامذہ سعد الدین تفتازانی بودہ بزمان سلطان مراد خان  
مدرس مدرسہ بودہ بعد از ان در زمان سلطان محمد خان قاضی عسکر شد و چون  
مولانا خضر بیگ راہی ملک بقا شد سلطان محمد خان فریور صاحب ترجمہ را  
تشریف قضای قسطنطنیہ بخشید مولانا تصانیف بسیار است۔ صاحب  
نوائد الہیہ فریادگان بحر از اخرا عالما بالسقول و المنقول حیرا فاجامع اللغویع  
فی الامول و صاحب کشف الطنون نسبت این کتاب گوید و ہو کتاب جلیل  
عظیم العلوان عمدۃ القضاة و المدرسین من اشتغل بالفقہ فی ہذا الزمان در  
۸۷۲ کہ در طاعون مبتلا شدہ بود و چون از ان بلیہ نجات یافت در ترتیب  
و تالیف این متن و شرح پرداخت تا اینکه در ۸۸۲ ہجری تالیف لطیف را  
باتمام رسانید۔ صاحب کشف سنہ وفات مولانا شہیر یافتہ صاحب  
نوائد الہیہ فریادگان کہ در سنہ مذکور قسطنطنیہ فوت شد غرض اور از آنجا نقل  
کرده بہ روسہ آوردند و مدونوش کردند۔  
ابتداء کتاب۔

الحمد لله الذي اعلم احكام الشرع القويم بحكم كتابه و اعلى اعلام الدين المستقيم  
بخطه خطاب الخ -

عنى معنى - بخط نستعيق بايقار مگر به یک خط نیست بصورت حال نسخه  
قدیم می نماید تمهیداً سی و پنج جزو به تقطیع متوسط - در فن طب بزبان عربی است  
ابو منصور حسن بن نوح القمیری - بخارا مولد و منشأ اوست در زمان سلطنت  
سامانیان در ابتدا رمانه چهارم ولادت یافت چون به سن رشد رسید  
تن به تحصیل علوم در واد و به حضور اطباء و فضلا عصر جمیع علوم اخذ نمود و  
تکمیل صنایع طب را هم به مرتبه رسانید که پایه قدرتش از معاصرین اطباء روی  
برتر گشت - صاحب عیون الانباء در جنب ترجمه روی فرماید کان سید و قته  
و او در زمانه مشهور با الجوده فی صنایع الطب عمود الطریقته فی اعمالها فاضلا  
فی اصولها و فروعها حسن المعالجه جید المداواة سبتر عند الملوک فی زمانه  
کثیر الاحترام له - صاحب نامه دانشوران خسروی گوید که روزی حکیم باکی  
از سلاطین سامانیه در حرم سرابو و سلطان حکم فرمود که خوان بگسترند و طعام  
حاضر کنند کینز کی بر حسب معهود حاضر شد چون خوان از سر خادم برگرفت  
در زمین نهاد و خواست که کمر راست کند نتوانست سلطان ایما بداد اگر کینز  
فرمود هر چند با و ویه ترود ما نمود سودی دست نداد و بعد از تامل طبیب فرمود  
حکم فرمود که مقنوه از سرش برکشند و پس ازین بانگ برز و تا سگوار از پایش  
بیرون کنند کینز در آن حالت بمیجا با دست و بازو در معرض مقاومت  
ایستاد و چنانکه یکایک کمرش خمیده شده بود راست شد سلطان ازین



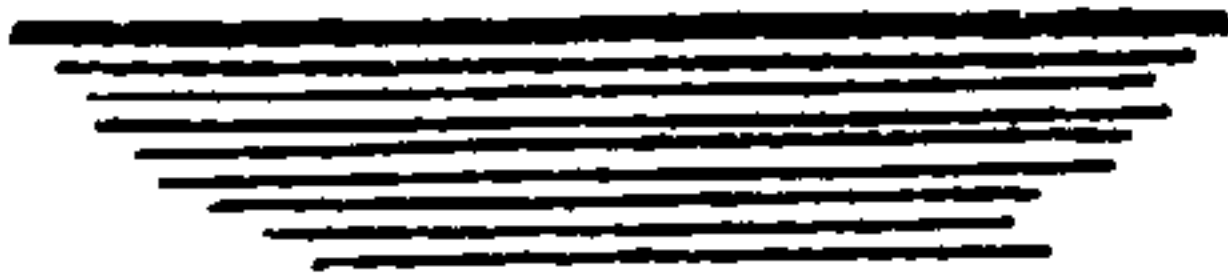
معامله متعجب شده بر رسید طبیب فرمود که ریح غلیظه در کت نفقات ظهیر بن  
 کشته باعث خمیدگی شده بود و خواستم که انتعاش حرارت عزیزیه کنم که محفل  
 آن ریح گردد و همین عمل سوومند گشت - ابو منصور فرمود معاشره کریم را رازی  
 است غنی استی را در جلالت قدر پایه الیت که شیخ الرئیس هم در مولفات  
 خود نام آنرا مصرحاً نوشته است سنه وفات این طبیب هم صاحب  
 عبیون الانباؤم جاسعین نامه دانشوران خسروی متروک کردند گمانم  
 انیت که یافتند -  
 استاد کتاب -

الحمد لله على نعمائه والصلوة على سيدنا محمد المصطفى وآله وعترته الطاهرين  
 قال ابو منصور الحسن بن نوح القمى النخ  
 الغيث لذى النجم فى شرح لامية العجم - بخط عرب نسخة تديم  
 تقطع كلان تخميناً بجاه كبرو - تصيده لامية العجم از عميد الملك فخر الكتاب  
 ابو اسمعيل الحسن بن على بن محمد بن عبد الصمد الملقب به مؤيد الدين الاصبهاني  
 المنشى المعروف به طغرائى - وى وزير سلطان مسعود بن محمود سلجوقى بوست  
 وى به طغرائى ازین جهت است که فوق بسم الله از قلم چوب لغوت  
 الملك الذى صدر الكتاب عنه بر سر کتابت خود مى نوشت - ابن اثير  
 در کمال گوید که وى رهن کيميا قدرت کامل داشت چنانچه رد احوال  
 شيخ الرئیس که در شفاست - نوشته تصيده لامية العجم در بغداد  
 در سنه هجرى نوشته - ارينغى صاحب مدينة العلم نسبت وى گوید

كان عزيز الفضل لطيف الطبع فاق اهل عصره بصنعة النظم والشعر وله ديوان  
 شعر جيد ومن محاسن شعره قصيدة المعروفة بلامية العجم - سلطان مسعود  
 به برادر خود سلطان محمود جنگید و شکست یافت سلطان محمود بعد از فتح  
 طغرانی با اتهام الحاد و سرکشی قتل کرد و در آن زمان عمر وی شصت  
 رسیده بود - صلاح الدین صفدی از اکابر علمای شوافع است و در کتب  
 ولادت یافت از اهل شاگردان شیخ تقی الدین سبکی است تصانیف  
 بسیار دارد صاحب مدنیة العلم گوید برع فی الادب نظماً و نثراً - شرح وی  
 جامع است جمیع متعلقات فن ادب را و منتهای معلومات وی در فن  
 ادب از مشرع وی ظاهر از طاعون شب و هم سوال سلسله و فایانفت  
 ابتدای قصیده لامیه العجم نیست -

امانة الراى صانتنى عن المحفل و عليه الفضل زانتنى لذى الفضل  
 عنوان و خطبة شرح اینست -

الحمد لله الذى شرح صدر من تاوب و رفع قدر من تايل للعلم  
 و تاهب الخ -





# حرف الف

فلاک البروج - نسخه قدیم بخط خوب بجدول طلا کتاب کهنه و مرسیست  
 جزو تقطیع متوسط قصه بهرام گور به تتبع مثنوی شیخ نظامی گنجوی است از ملاحظه  
 خطبه کتاب ظاهر که مصنفش در سلک خدام محمد علی قطب شاه که یکی از  
 پادشاهان تلنگ است بوده و روح الامین تخلص داشت محمد علی قطب شاه  
 در سن و دوازده سالگی بعد وفات پدر خود ابراهیم قطب شاه در سن و شانزده سالگی  
 مستمکن مسند پادشاهی شد - مطلع مثنوی این است -

ای روال آنسریں و گردوں ساز به دی غنی از شریک و از اسباز  
 فواج - نسخه قدیم محشی بخط لطیف بر کاغذ عالی کتبخانه چهل جزو این نسخه  
 ناقص بدست حقیق در کهنه نوآمده بود آنکلب علی مرحوم مشبه نویسنده  
 نقص این کتاب نمود چونکه آخرنداشت نشانی از کتاب و سال کتابت  
 نیانتم شرح دیوان جناب امیر علیه السلام است ملا حسین نیرودی صاحب  
 فواج در سلک علماء عراق انتظام داشت بامر قضا در مملکت یزد منصوب  
 بود شرح هدایت الحکمت که در میان ما و شما به نام بنبدی شهرت دارد  
 از دست و زفن معاهم دست رسی کامل داشت چنانچه رساله مفیده در آن  
 فن نوشته بود ایاام دولت شاه اسمعیل صفوی سبیل حیات قاضی مزبور بجام  
 قضا منتهی گشت و کان ذلک فی سلسله -

مفصول المهرمه فی معرفت الائمة - نسخه قدیم بخط نسخ خوشنما بجدول

شکر و شش ورق آخر نو خط است بقیه نسخه قدیم است که در دست  
میرزا محمدی پسر محمد خان بود و این عبارت بر ورق اول کتاب نوشته  
دست خاص اوست و در باب تفحص ترجمه ابن الصباغ صاحب الفصول  
المهمه چند مرتبه ارشاد شده بود و احقر مکرراً از مطران آن ترجمه مذکوره را طلب  
نمود لیکن نیافت درینو لاجب اتفاق بی طلب و سعی بدست آمد مجملش  
اینکه در روز کتاب الضوء اللامع لایل القرن التاسع مطالعه میکردم ترجمه  
مطلوبه در آنجا بنظر درآمد چنانچه بیارته مرقوم نموده بعالی خدمت ارسال  
داشت و ہی ہذا۔

علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ نور الدین الاسفاقتی الغزوی الاصل السکمی  
الماکی و یعرف بابن الصباغ ولد فی العشر الاول من ذی الحجۃ سنہ اربع  
و ثمانین و سبع مائتہ بکنتہ و نشأ بہا فحفظ القرآن و الرسائلہ فی الفقہ و الفیئہ ابن  
مالک و عرضہا علی الشریف عبدالرحمن الفاسی و عبد الوہاب بن العیض  
الیا فنی و الجمال بن نھیر و قریبہ ابی السعود و سعد النووی و علی بن محمد بن  
ابی بکر الشیبی و محمد بن ابی بکر بن سلیمان البکری و اجازہ الہ و اخذ الفقہ عن  
اولئہم و النحو عن الجلال عبدالواحد المرشدی و سمع علی الزین المراغی سدا سنا  
الرازی و کتب الخط الحسن و باشہ الشہاۃ مع اشرف علی نفسہ ککنہ کان ساکناً  
مع القول ہا بہ تالیہ مایہ ولہ مولفات ہنا الفصول المهمہ لعلوم الامتہ و سمعنا  
عشر و الغیر فی من شفاہ النظر اجازلی و مات فی ذی القعدہ ۸۵۵ ھ و جنسین  
و ثمانیہ و دفن بالمعلاتہ سامیہ اشد و ایا نا انتہی کلامہ علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ

المعروف بابن الصباغ المالکی ذکرش بالامر قوم شد صاحب کشف الظنون  
گوید قد نسب بعضهم المصنف فی ذلك الی الرفض ظاهر عنوان کتاب  
شاید باعث این خدشه شده و از عبارت میرزا محمدی هم معلوم می شود که ایشان  
هم در تحقیق احوال مصنف خیلی مشغول بودند از تحریر حافظه سخاوی که یکی  
از اجل علماء اهل سنت است خدشه صاحب کشف الظنون رفع می شود.  
اول کتاب -

الحمد لله الذی جعل من صلاح النخ -

فتوح المصر - که در دار السلطنت کلکتہ در ۱۲۰۰ هجری و از رده صد و هفتاد و هفت  
و تصحیح منحصی مولوی کبیر الدین احمد خان بهادر چھاپ شد خقیقیر مولا نای منور  
شرف ملاقات دارم و از عنایات بیجايات ایشان پیوسته و ایما مشکور  
هستم فتوح المصر کتاب مختصر است بتقیطع خود قریب نوزده جزو ابو عبد الله  
محمد بن عمر بن واقدی از بولانی بنی هاشم و بروایتی از موالی بنی سہم است سوا  
فتوح مصر و شام کتاب الروه هم با و منسوب کرده اند و در عهد مامون عباسی عهد  
نضای عسکر المہدی که محله است جانب شرقی از بغداد و مامون حرمت  
دی هم نگاه میداشت و لاوت واقدی در سنه ۱۲۰۰ لیثین و مائت و وفاتش باز در هم  
ماه و یکم سنه ۱۲۰۰ سبع و مائتین در ایام قنار بغداد واقع شد بعضی گویند که در سنه  
تسع و بعضی در سنه ست و مائتین بود و اشد اعلم در روایات واقدی علماء سخن  
بسیار است مصعب الزہری گوید که مثل واقدی ندیدم و اسمعیل بخاری  
پروایات او سکوت کرده -

ابتدای فتوح این است۔

حدیثی یونس بن عبدالاعلی قرأت علیہ باحضاری الخ۔

فتوح الشام۔ نسخہ چہاپہ کلکتہ کہ باہتمام لیس صاحب در ۱۸۵۴ء مجلد صد و پنجاہ چار علیوی طبع شدہ ابو اسمعیل محمد بن عبداللہ اللذوی البکری از اکابر قرن ثانی است ترجمہ اش بالاستیعاب جای یافت نشد مگر از کتاب ابن حجر و ابن اسحاق و ابن الکلبی چنین مستنبط می شود کہ شیخ مزبور در قرن ثانی بود و فاش در ۱۸۵۴ء یکصد و ہفتاد و ہشت واقع شدہ باشد تا این زمان صرف یک نسخہ فتوح از کتابخانہ شاہ کالی صاحب کہ از خلفار مولانا فخر الدین علیہ الرحمۃ بودند بدست ڈاکٹر اپرنگرافتاد و چونکہ نسخہ دیگر ہم نہ رسیدہ جایجا الفاظ کہ باعث کرمخوری رفتہ بود متروک شد اگر نسخہ شکستہ حال را بوساطت چہاپہ شائع نمیکردند دیگر نشان این نسخہ بصفحہ وجود نمی ماند۔

اولہ حدیثا الولید بن مالک قال اخبرنا الحسن بن زیاد عن ابی اسمعیل محمد بن عبداللہ الخ۔

تختنامه سنده۔ نسخہ قدیم بخط مایقرار از آخر یک ورق رفتہ در اول و آخر مواہیر کتابخانہ شاہی اودہ است نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً بست جزو خزو تفصیل این کتاب تحت مجموعہ تاریخہای مذکور است این نسخہ ثانی است علیحدہ از ان مجموعہ۔

افتتاح کتاب۔

سپاس و ستایش بر آں خداوندی بر الخ۔



فتوح الشام - چہا پہ مصر درو و مجلد جلد اول سی و شش جزو و جلد دوم  
چہل و دو جزو - اولہ - الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا  
محمد وآلہ و صحبہ اجمعین قال الامام ابو اقدی رحمۃ الخ - ترجمہ و اقتدی  
تحت فتوح مصر بالاکذشت -

فوائد الفضلاء - بخط نستعلیق مایقار و در ۲۲۶۲ ہجری مکتوب شدہ  
تتمینا چہل جزو -

الفاظ عربی و فارسی و ترکی نوشتہ -

نام جامع این لغت محمد ست -

دیگر بر حالات جامع اطلاق نیاستم -

ابتدای خطبہ -

مجاہد متوافرہ و مدایح متکاثرہ مراد و انا الخ -

فائق - در دو حصہ در یک مجلد سببہ حصہ اول نو خط ست حصہ ثانی

قدیم مگر سزہ کتابت در یکی ہم نہ نوشتہ تمینا چہل و پنج جزو کلاں لغات

الفاظ غریب حدیث ست ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر خوارزمی زحمتی

تفسیر و حدیث و ادب بلا خلاف امام عمر بود علم ادب از ابی منصور مصری

گرفت لغات بسیار و ارد مدنی در مکہ معظمہ مجاور بود بجا اللہ شہرت

پافت گویند یکپای نداشت استعانت چوب مشی میگرد چونکہ امام مذہب

مغربی داشت و در ابتدای تفسیر کشاف نوشتہ کہ الحمد للہ الذی خلق القرآن

چون گفتند کہ تفسیر ترا کسی از دست ہم نگیرد و لفظ حلق را بہ جیل بدل ست

چه در عقیده معتزله خلق و جعل میفهوم دارد صاحب منظر الانسان گوید که لفظ  
انزال اصلاح دیگر است از امام مزبور نیست صاحب کشف الظنون زمان  
تصنیف فائق ۸۱۰ یافته ولادت ز محشری روز چهارشنبه ۲۶ - ۳۶  
وفات وی در شب عرفة ۵۳۸ بجزیر جانیه خوارزم رود او ۵ -  
اول کتاب -

الحمد لله الذي فتح لسان الذبيح الخ -

فتح الفتیر - نسخ بخط نسخ عمده صحیح سنه کتابت نیست نام کتاب  
علی بن عبدالرحمن العوی است نسخ بی شبهه قدیم از صورت طاهری می نماید  
تخمیناً هر دو مجلد بود و ۱۳۰ جزو

علامه محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید الملقب به کمال الدین الشهیر بابن الهمام  
الکندری السیواسی پدر علامه در سیواس که از بلاد روم است قاضی بودند  
ز آن بعد بقاهره رفتند و از قاهره بعبدہ قضا را سکندریه ممتاز شدند و از بنت  
قاضی مالکی از و داج کردند علامه مزبور از بطن آن عقیقه در ۸۸۰ بوجود آمد خواهش  
حصول علم در ایام صبی از ناصیه حالش پیدا بود بدایه از علامه سراج الدین که  
به قاری هدایه شهرت داشت بر خواند و از جمیع علوم بهره دانی یافت در منطق  
و نحو و کلام و حدیث و تفسیر گانه عمر خود کرد و بعد تصانیف مقبوله و تالیفات معتبره  
دارد فتح القدر للمعجز الفقییر با نام رسیده که حاشیه عمرش محشی اهل  
در ۸۶۱ در نوشت -

اول خطبه -



الحمد لله رب العالمین علی ما اهتم من العلم بالم تعلم النخ -  
 فتح الرحمن بہ ترجمۃ الفکر ان - بخط نستعلیق صاف و واضح  
 در دو مجلد تخمیناً نو و تریز و نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر کتابت این  
 نسخہ قریب زمانہ مترجم باشد ترجمہ مولانا احمد بن مولانا عبدالرحیم الشہیر شاہ  
 ولی اللہ دہلوی تحت رسائل ایشان بحرف (را) گذشت  
 ابتدای خطبہ -

حمدنا محمد و خدای را تبارک و تعالی النخ -

فصول الاحکام لاصول الاحکام - ورق اول نو خط است و بقیہ  
 کتاب بخط قدیم صحیح و محشی محمد بن احمد بن ابی یزید بن احمد بن عبد الحفیظ بن  
 عبد الصمد بن عبد اللہ بن العالمہ بنت مولانا امام الاجل بران الحق والدين  
 صاحب ہدایہ کاتب این نسخہ است در سنہ ہشت صد و سی و دو و کتابت  
 اور و ترجمہ مولانا علی بن ابی بکر بن عبد الحلیل شیخ الاسلام السعید الملقب  
 بران الحق والدين المعروف بصاحب ہدایہ تحت ہدایہ بحرف باذکور  
 می شود کاتب این نسخہ از اولاد بنت صاحب ہدایہ است -

ابتدای کتاب -

باسمہ بیدائل کتاب و بختم و بیشتر کل خطاب و منظم ضخامت کتاب تخمیناً

چهل و شش جزو -

نشاوی الفکر بندیدہ - بہ خط نستعلیق نسخہ کہنہ ورقی از آخر رفتہ نام کاتب  
 و سنہ کتابت مفقود شدہ تخمیناً پچاہ جزو نسخہ صحیح (فقہیہ)

مولانا سید حسین الدین محمد بن خواجہ خاوند محمود المنقش بنده علی اعلمی حسینی  
از علماء عہد عالمگیریت در عصر خود ممتاز بود و در خطبہ کتاب عالمگیر بسیار  
ستودہ سند و فائز نیافتہ۔  
اول خطبہ۔

الحمد لله الذي رفع اعلام العلماء العالمين النخ -  
فقہ منظوم۔ بخط نسخ بسیار صحیح و محشی بخط حاجی مراد در مدرسہ بونی در ۱۲۴۲  
قلمی شد تخمیناً نسبت جزو جلد اشعار و دہزار و ششصد شصت است  
جمیع مسائل فقہیہ را موافقتات ائمہ اربعہ نوشته۔

امام عمر بن محمد بن احمد بن اسمعیل بن محمد بن نعمان مفتی الثقلین نجم الدین ابو الفص  
السفی اصولی متکلم مفسر محدث حافظ حدیث کوفی از مشاہیر ائمہ است  
از صدر الاسلام ابی الکیس محمد البزدوی فقہ آموخت فقہ منظوم امام نظم اول  
است در فقہ دیگر تصانیف بسیار دارد از عمدہ تصانیف تیسیر فی تفسیر  
است ولادت با سعادت در سن ۶۱۱ رو داد و وفات امام در سن ۶۳۵  
در سن ۲۴ واقع شد۔

شعر اول۔

بسم الله رب كل عبد • والحمد لله ولي الحمد  
فصل الخطاب لوصول الاحباب۔ بخط نسخ نسخہ قدیم در ۱۲۴۲  
بخط قطب الدین علی شہرستانی مکتوب شدہ تخمیناً چیل جزو شصت  
عقائد ما توره کہ در علوم شیعہ و طریقہ مشترک است فرمودہ خواجہ محمد بن

محمود الحافظی البخاری الشہیر خواجه پارسا از کبار اصحاب خواجه بزرگ یعنی خواجہ  
 بہار الدین نقشبندست از اولاد حافظ الدین کبیر بخاری بوده در ۸۵۶  
 ولادت خواجہ مزبور واقع شد۔ از علماء عصر کتفیل علوم فرمودہ در فروع  
 و اصول و معقول و منقول یگانہ آفاق گشت۔ فقہ از ابی طاہر محمد بن محمد  
 بن الحسن الطاہری آموخت صاحب فوائد البہیہ فرماید کہ فصل الخطاب  
 تصنیف لطیف و تالیف شریف حافل حقائق علم لدنی و کافل و متائق  
 طریقہ نقشبندست۔ ملا جامی در نفحات فرماید کہ در ۸۲۲ بہ بیت  
 طواف بیت اللہ الحرام و زیارت بنیہ علیہ السلام از بخارا بیرون آمد۔  
 و از راه سلف و ترمذ و بلخ و ہرات و جام بقصد زیارت مزارات متبرکہ  
 شد علماء و سادات شہر ما کہ بالاندکور گشت خواجہ مزبور را با عزاز و احترام  
 و ریاستند در مدینہ طیبہ بعد زیارت مزار اقدس جناب رسول کریم صلعم  
 در ۸۲۲ مرغ روحش با تشیانیہ بخت شتافت۔  
 اول خطبہ۔

الحمد للذال لخلق الخ۔

فوائد المصطلی۔ بخط استعین بلوچ طلالی و بجدول شنگرنی در ۸۲۳  
 این عبارت سنت بروز و شبہ ششم شہر ذی الحجہ ۱۲۳۴ از ریج تسوید این  
 رسالہ راحت یافت عبدالضعیف محمد غوث علی ابن الحافظ محمد مؤثر اللہ عفی  
 عنہما قلبہ الحمد فی المبتدأ و المنتہی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ بفضلہ و جہانہ  
 سبحانہ از تصحیح این نسخہ کہ یکی از اوراق کتب متعلقہ آن بکصد اندیشہ شازوم

شهر ریح الاول ۱۳۳۹ھ انقراغ رو نمود وانا العبد المذنب المؤلف المصنف این  
نسخه مؤلف است در بیان مسائل ضروریہ مولوی محمد غوث علی ابن حافظ محمد  
سفر افند جامع این نسخه از ابناء قرن ثالث عشر است دیگر براحوال شش  
وقوف نیانستم۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذي جعل الماء والشراب طهوراً۔

فتح المتعالم في وصف النعال۔ نسخه لطیف بخط نسخ مجدد  
مکتوب از نسخه کہ در ۱۳۳۹ھ بخط محمد بن شعبان الشہیر با یو بی الجاوردیست  
خیر الرسل مکتوب شدہ بود در ۱۳۲۹ھ ہجری قلمی شد تخمیناً پانزودہ جزو۔  
الشیخ الاویب احمد بن محمد المغربی المقرئ المالکی از اکابر عصر خود بود در مصراۃ  
تعامت گزید و بیشتر اعیان مصر را در یافت و از بعضی از اہل ذکر نعال  
جناب سرور کائنات بمیان آمد پس شیخ مزبور بہ کتب و وصف النعال پرداخت  
و این کتاب را بر یک فاکتہ و چہار باب و یک خاتمہ مسوب ساختہ فاکتہ  
در تحقیق معنی نعال۔

باب اول۔ در ذکر احادیث کہ متعلق بہ نعال است۔

باب دوم۔ در صفت نعال۔

باب سوم۔ در ایراد بعضی کلام بہ ترتیب حروف ہجی۔

باب چهارم۔ در تحقیق خصوصیت نعال سرور کائنات صلعم۔

خاتمہ در حالت کتابت۔

شیخ مزبور در اسکندریه وفات یافت۔

ابتدای خطبہ۔

یقول العبد الفقیر الی رحمت سبحانہ الخ۔

شرح الفیض شریفی۔ بخط نسخ عمدہ بلا جدول و لوج نسخہ محشی بہت

نواب فدائی خان عرف صالح خان ولد اعظم درسن اللہ درصوبہ بہار نوشتہ

شدہ نام کتاب تحت وصل آمدہ تخمیناً ہفتادہ جزو ترجمہ سید شریف

تحت شرح مفتاح سکاکی بحرف (شین) گذشت۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین قال المولیٰ الشیخ

الامام سراج الملئد والیدین محمد بن عبدالرشید السجاوندی الخ۔

از غایت اشتہار فرایض مستغنی از تعریف و توصیف است۔

شرح الغیب۔ بخط نستعلیق مسودہ ترجمہ فارسی نسخہ نو خط تخمیناً سہ

و جزو نام مترجم نیست۔

ترجمہ قطب الاقطاب سیدنا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحت غنیۃ الطالبین بحرف (غ) گذشت۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ محشی صحیح کہ در عہد فرخ میرکتوب شدہ و یک نسخہ عین العلم

ہم کہ در سنہ یکہزار بست و دو وکتوب شدہ بود بسیار محشی و صحیح در ہمیں

جلد مجلد گشت۔

ابتدای خطبہ۔



الحمد لله رب العالمین اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً الخ۔

فلوک علی القصوص۔ بخط نسخ تخمیناً پنج جزو تقطیع کلان بخط نورالدین  
الوفائی در سنہ یکہزار و چہل و پنج مکتوب شدہ۔  
ترجمہ حضرت شیخ صدر الدین فونوی تحت مصباح الالسن بحرف میم می آید۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذی اطلع من مشارق غیبہ الاضی الخ۔

قصوص الحکم۔ تخمیناً ہشت جزو ترجمہ شیخ محی الدین ابن العربی  
تحت فتوحات مذکور است۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله المنزل الحکم علی قلوب الکلم الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بسیار محشی و قدیم تخمیناً سی جزو تقطیع شدہ۔  
اگرچہ نام کاتب و سنہ کتابت ندارد۔

فتوحات المکتبہ فی معرفۃ اسرار الممالکیہ و المملکیہ در چہار جلد  
ضمیم ہر یک۔ جلد تخمیناً چہار جزو نسخہ قدیم صحیح بخط نسخ ہنوز از دست زمانہ  
اسیبی رسیدہ کتاب مکتوبت بر چھید و شصت باب نزد حضرات شہباز  
کتابی در تصوف مثل فتوحات ہنوز در وجود نیامدہ۔

محی الملک و الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن علی بن محمد بن احمد بن علی السخاظمی  
الطالی اللاندسی الشہور بابین العربی و رومر سیبہ کہ شہری از بلاد اندلس  
است در شب و دو شنبہ ۱۴۔ ماہ رمضان سنہ ۸۱۵ از عالم ارواح بساعت



وجود قدم خشرود و در مولد کور نشو و نمایافت بعد از آن با شبیلیه که از بلاد  
 اندلس است در سنه ۵۶۸ هجری نقل فرمود و در آن جا تا سنه ۵۹۸ هجری اقامت داشت  
 تا اینکه رخت سفر بلاد مشرق بر بست و جمیع بلاد شرقیه را سیاحت فرمود و در  
 همین زمان از شرف حج بیت الله و زیارت مزار پراوار نبوی صلعم فیضیاب  
 گشت و هنگام اقامت خود در مکّه معظمه به تحریر فتوحات پرداخت و از تبیین  
 و تسوید فتوحات در سنه ۶۲۹ هجری فارغ گشت صاحب در همین گوید که شیخ از ابناء  
 ملوک و اعیان و روسا آن زمان بود پدر بزرگوارش در اشبیلیه سلطان العرب  
 بود و زری بعضی ملوک شیخ را دعوت کردند شیخ داخل جلد شد که در آن شغل  
 باوه پیالی بود چون دور پیانه شیخ رسید شیخ خواست که قنوج گیرد و بنوشد  
 که ناگاه ندای بگوش سخن بنوشش رسید که یا شیخ که گزرا برای این کار  
 خلقت کرده اند شنیدن همان بود و قنوج از دست گذاشتن همان مهربان  
 از واره باوه نوشتان بیرون شد شیخ ابو عبد الله المقدسی از اصحاب  
 شیخ مزبور بود شیخ علیه الرحمه ساعت حدیث در اشبیلیه از حافظ ابی بکر  
 محمد بن خلف الحمّی و در قرطبه از حافظ ابی القاسم ابن شکوال کرد ابو یحیی زکریا  
 بن محمد ابن محمود الالبسی القزومینی در کتاب طوز مسمی با تار البلاد تحت  
 اشبیلیه می فرماید که اشبیلیه در اندلس شهری بزرگ است و همواره  
 البیت مغربه عالمی درین شهر شیخ الشیوخ شیخ محی الدین بود او را در دمشق  
 در سنه ۶۳۰ هجری یا فتمه کان شیخی عالمات عارفان فی العلوم الشرعیة و الحقیقه و کان  
 مقدر اهل زمانه البیس له نظیر فی شأنه و علو مکانه -

شیخ تالیف و تصنیف بسیار دارد که تفصیل آن معاصی و راغبین کرده عدد  
تصانیف بیش بر یکصد مجلد باشد حکما و فرنگ شیخ را از اکار فلسفی و در ملت  
اسلام و اندویش و در مشق مرغ روحش شاخار سدره پرواز کرد۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذی اوجد الاشیاء عن عدم و عدمه و اوقف وجودنا علی توجیه کلمہ۔  
قالنامه۔ بخط نستعلیق صاف مایقیر چہار و ہ جزو در ۵۹۹ فصلی بکوشیدہ  
نام جامع نیست مگر از عنوان کثیر می توان یافت کہ جامع این نسخہ از ابناء قرن  
ثانی عشر است۔  
ابتدای کتاب۔

اول پنج جلد و قمر شمسی و پنج جلد و قمر قمری الخ۔  
دومین کتاب جنیری نوشتہ کہ فقیر نتوانستم کہ بمطالبتش پی برم۔  
فوائد فیروز شاہی بخط نستعلیق بر کاغذ عمدہ بلا جدول و لوح تخیس ماہل  
جزو در فروغ حقیقیہ بر ورق اول این کتاب این عبارت است۔  
این کتاب موسوم بہ فوائد فیروز شاہی در بلکہ پرسور جوہور است کتاب  
کردہ شد تاریخ شہر رجب ۹۵۰ھ العید منعم ابن مریم غفر ذنوبہا۔  
ملا محمد عطاری از علماء عمر فیروز شاہ است اصل کتاب در زبان عربی بود  
استثلاً لامر شاہ از حجازی بہ فارسی نقل کردہ صاحب لیاقت و جمعیت  
بود ملا از اعیان قرن سابع است۔  
ابتدای کتاب۔

الحمد لله الحميد المتعان الذي خلقنا من الانسان والنطق الانسان بالبيان  
والسريان -

فوائد شرح قواعد بخط تعلقين در ۱۲۶۲ هجری مکتوب شده تخمیناً  
چهل جزو بلا جدول و بلوغ فوائد الغياثیه از قاضی عسقلانی است که ترجمه وی بحرف  
شین تحت شرح مختصر الاصول گذشت و شرح از ملا محمود جوینوری است که ذکر  
حضرت وی بحرف شین تحت شمس باز غمہ مرقوم شد سید غلام علی از اولاد کرا  
نسبت فرزند فرزند ہو شرح حلیل القدر یعرف منہ بجمہ فی علوم الفصاحتہ کثیراً  
و وجدته علی ریاض الادب سما باسطیر -  
ابتدای خطبہ کتاب -

افصح کلمتہ فی فتح بہا الکلام و ابلغ کلام یقتضیہ المقام الخ -  
فرہنگ سکندر نامہ و فرہنگ شاہنامہ و ترجمہ لغات  
ہندی بفارسی - ہر تہ تخمیناً پانزویہ جزو -  
عبدالواسع بالنسوی از مروان قرین ثالث عشر است -  
ابتدای کتاب ترجمہ لغات ہندی بفارسی -

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین لا یتاخاتم النبیین الخ -  
فوائد ضیائیہ شرح کافیہ المشہور شرح بیامی - نسخہ مجددول  
خوشخط بہ خط تعلقین کتب ناسی و پنج جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست  
چونکہ مولانا عبدالرحمن جامی کافیہ را جہت فرزند و لبتہ خود کہ ضیاء الدین نام داشت  
شرح نموده شرح را فوائد ضیائیہ نام کرده از غایت شہرت محتاج

به تعریف نیست۔

ترجمہ مولانا عبدالرحمن جامی بحرف الہما تحت ہفت اورنگ می آید  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لولیه والصلوٰۃ علی نبیہ وآلہ واصحابہ المتاد بین الخ۔

**فرہنگ ارغنامی**۔ بخط استعین مجددول در شمس اللہ ہجری مکتوب  
شدہ نسخہ مجددول تخمیناً پنجابہ جزو لغات پشتو بہ فارسی ترجمہ کردہ نواب محمد ارغنامی  
ابن نواب امان افند خان برادرزادہ امیر الامرا نواب نجیب اللہ ولد بہادر  
است اصل وی از افغان عمر و خیل بودہ باراجہ پیاری غسل جد کورنگہ راج بہادر  
سیار مر بو ط بود و بنا بر الناس ایشان بہ کثیر این لغت پرداخت و در شمس  
از تسوید و تمییز این کتاب پرداخت نواب مزبور در وہلی نشو و نمایانستہ  
و ہما بخافوت شد از اعیان قرن ثالث عشر است این نسخہ بدست حقیق از کتاب  
خانہ کنور رسکھراج بہادر رسیدہ۔

ابتدای خطبہ۔

محمد مکہ مقدسان ملا را علی باو ای حسرنی از طومارش بلا اخصی ثناء علیک الخ  
**فرہنگ رقعات ابو الفضل**۔ بخط استعین شکست آئینہ  
تخمیناً پانزودہ جزو نام کاتب و سزہ کتابت نیست۔

محمد سعد جامع این فرہنگ است در آخر این کتاب قطعہ تاریخ تمام  
کتاب نوشتہ و ہو ہذا۔

در حل لفظ و معنی جدیدیکہ کردہ من + دانہ کسیکہ باشد طبعش لطیف و ماہر



اول اگر چه دشوار آمد تمام کردن • لیکن ز فضل ایزوگر و بدزد و آخر  
تاریخ سال اورا حتم ز سپردنش • گفتا بگویی غالب فرزندک کتب اورا  
استدائی خطبہ۔

سپاس بقیاس و ادوار بیہمال را کہ صناعت انشا و حرفت اہل ماموجب  
طلاقت انسان و فصاحت زبان ساخت الخ۔

فتاویٰ عالمگیری۔ در چہار مجلد نسخہ خوب است صیح و صاف کخط نسخ  
تخمینا زاید بر یک صد جزو باشد۔

در تالیف این فتاویٰ چند علماء عصر اشتغال داشتند مگر اہتمام تالیف  
در دست قدوہ علماء کرام شیخ نظام بودہ۔

شیخ مزبور کتب متداولہ در برکان پور نزد قاضی نصیر الدین برہانپوری  
خواندہ در خدمت عالمگیری چہل سال بود و از کورنش و تسلیم و دیگر تکالیف

نوگرمی معاف بود بعبایت معزز و محترم می زلیست ہنگام تحریر کتاب  
مرآة العالم عمر شریف شیخ مزبور از شانین استجاوزہ بودہ تاریخ وفات شیخ دیدہ

شد از ایمان قرن حاوی عشر است قاضی محمد حسین جوہر پوری یک ربع  
کتاب فتاویٰ عالمگیری تالیف نمودہ تا عرصہ بخدمت قضا زبلدہ جوہر بود

و قبل ازین قضا را الہ آباد ہم داشت بوساطت بختا و زخان صاحب  
مرآة العالم در سنہ ہفتم جلوس عالمگیری باضا و منصب و خدمت احتساب

عسکر خلعت امتیاز پوشیدہ در رفع مناسی و ترویج احکام رسالت پناہی و جمع  
الآت فلاہی کوشش فراوان بکار برد۔ و بگردید علی اکبر سعادت خانی است

که در تالیف فتاویٰ عالمگیری پرداخته در اکثر فنون مهارتی کامل داشت  
علم فقه نیک میداشت پیش عالمگیری هم محترم بود۔  
ملاحظه شود جوینوری هم در تالیف فتاویٰ عالمگیری تعلقی داشت ملائی منسوب  
از شاگردان میرزا ابد کابلی است و بعضی علوم در خدمت دانشمند خان استفاده  
نموده پیش ازین در سلک روزینه داران بود تعلیم شهبزاده محمد اکبر هم با وی  
مفوض بود جمیع علمای جامعین فتاویٰ عالمگیری از اعیان قرن حاوی  
عشر اند فتاویٰ عالمگیری از غایت اشتہار محتاج به نشان و ہی نیست۔  
فصول اکبری۔ در صرف نسخہ بخط نستعلیق پاکیزه محشی نام کاتب  
و سنہ کتابت نیست تخمیناً در جزو سید علی اکبر اله آبادی۔  
ابتدای خطبہ۔

المحمدی القدرت العالمین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین۔  
فصول الہیہ فی اصول الائمۃ۔ بخط نسخہ لطیف بہ جدول طلاء بر  
کاغذ ولایتی تخمیناً سی بسز و نسخہ صحیح در دستکشندہ مکتوب شدہ در اصول  
و فروع فقه مذہب اثنا عشریہ و طب و دیگر امور کلیہ بزبان عربیہ شیخ محمد  
بن الحسن بن علی بن محمد بن الحسن اکبر العالمی وی مجتہد عصر خود و حاوی  
علوم معتول و منقول بودہ تاریخ وفات وی یافت نشد مگر از علماء قرن  
حاوی عشر است۔  
ابتدای خطبہ کتاب۔

المحمدی القدرت عرفنا بئذ من الاصول الکلیۃ و نسخہ لمناہا ابواب العمل



بالحکام الحسریة الخ۔

فتاویٰ قاضی حسان۔ بخط نسخ پاکیزہ بر کاغذ خان بالیغ منتظر  
جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

ابو الحسن الحسن بن منصور محمود الاوزبندی از شاگردان ابوالفتح ابراہیم  
بن علی المرغینانی الملقب بہ نظام الدین بوده و ہم از حسن بن ابی مالک  
فقہست آموختہ صاحب ترجمہ از اکابر علماء احناف است و فتاویٰ وی در  
قبولیت خواص و عوام یافتہ اگرچہ در بعضی جاها خالی از سہو و خطائی  
نیست در ۹۲ ہجری وفات یافت۔  
استاد از خطبہ کتاب۔

المحدث رب العالمین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین حمد القیرین  
الی مرثاة اللہ و کرامتہ الخ۔

فوائد عارفیہ حل مغلقات الوقایہ و ایضاح المعضلات  
شرح الوقایہ۔ بخط نسخ مجددول در ۸۳۰ لکھنؤ کتب شدہ

سید مہدی الخفنی این حاشیہ برای کد امی محمد عارف نوشتہ و ازین  
سبب فوائد عارفیہ نام این حاشیہ کردہ احوال سید مہدی در کد امی  
جاویدہ نشد مگر از متاخرین است۔

ابتدای کتاب۔

الحمد للہ الواحد الولی الہادی الی الدین القوی دین محمد  
محمد العسری الخ۔

فرہنگ وستان آموزندہ فارسی زبان۔ صرف و نحو و بلاغت  
فارسی است۔ صرف ہمیں ایک کتاب است کہ نظر حقیر زبان فارسی در آمدہ  
تعمیناً نئی جزو بخط در آورده نوشته و گمان فقیر اینست کہ این نسخہ بخط مصنف  
است۔ ورق اول ازین نسخہ ضائع شد۔

ترجمہ مولوی عبدالرحیم گورکھپوری  
حوالہ تسلیم شد  
فرمان جعفری۔ بخط استعینق با یقین صاف بہ نقلیہ متوسطہ خود منطق  
والہیات و طبیعات۔ زبان فارسی است۔

مرزا محمد حسن التخلص بہ قشتیل۔ لاہوری الاصل است۔ پدرش در گاہی  
ل بہ فیض آباد آمدہ استقامت گرفت۔ مرزا در عمر عمدہ سالگی در محبت  
مرزا محمد باقر شہید رسیدہ بروست وی اسلام قبول کرد و چونکہ مرزا محمد باقر  
مرزورندہ بہ اثناعشری داشت مرزا ہم بہ پیراہ اثناعشری در آمد۔ ذہن رسا و  
طبع سلیم و موزون داشت رفتہ رفتہ در فن شعر مہارتی بہم رسانید کہ بزبان  
خود مردمان عمروی اورا باستادی مسلم داشتند۔ با مصحفی رابطہ دوستی  
داشت۔ چندی مرزا قتل در شاہجہان آباد بود و از انجا رخت بہ کالہی کشید  
بہ محبت عماد الملک سپہ امیر الامر غازی الدین خان بہادر بن نواب محمد شاہ کابل  
خوبی و خورمی گذرانید تا آنکہ بہ سمت لکھنؤ حرکت کرد و بقیہ عمر خود را بجا بستہ طیب  
خانہ ہما نجا بسر برد۔ صغار و کبار و امرار نامدار آن دیار محبت مرزا را عزیز می داشتند  
این رسالہ بنام نامی نواب مرزا جعفر قلی خان بہادر نوشته و ازین محبت بہ  
فرمان جعفری نام کردہ۔ تاریخ وفات وی یافت نشد مگر حسب تحریر صاحب کتاب

در اوائل عشره رابع مائتہ ثالث عشر خفت باختر کشید۔  
ابتدای کتاب۔

تخلی طور عقل فلسفہ آفرین و مصباح ایوان فہم حقیقت گزین پر تو آفتاب رفت الخ  
فاکہتہ البستان۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ گمان قوی است کہ بخط مصنف  
است و در سال ۱۳۲۲ ہجری مکتوب شدہ البتہ دریں شکل نیست کہ این نسخہ  
بجیات مصنف صورت تدفین یافت چرا کہ دیگر کتب از وی بعد این سن  
تالیف و تصنیف شدہ۔ این کتاب در تنبیح حلال و حرام است ترجمہ مصنف  
اللہ ما شتم سندی تحت حیات القلوب مذکور شد۔  
ابتدای کتاب۔

نحمدک علی من انزل القرآن و خلق الانسان و علمہ البیان الخ۔  
فیض الیقین شرح جامع الصغیر۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ از حرف ہمزہ  
مع الیاء آخر حرف غین است۔ چہل و پنج جزو کلان۔ این شرح کبیر است  
کہ مناوی بر جامع صغیر نوشته۔ شرح صغیر وی کہ مسیحی بہ تیسراست با  
حاجب شدن متداول است۔ ترجمہ عبدالرؤف مناوی تحت تیسر کجوف  
نکند۔

فسرینک سروری۔ بخط نستعلیق پاکیزہ بر کاغذ مہرہ دار کبیر دول  
شکر فود ہندوستان کتبات آمدہ۔ در لغت بسیار متند است۔  
میر لانا محمد قاسم ابن حاجی محمد کاشانی المتخلص بہ سروری۔ محل و  
وز کاشان است در اصفہان توطن داشت و در آخر پند و گستاخان افتاد۔

در سنہ یکہزار و ہشت بہ تالیف این فرہنگ پرداخت و بجنور شاہ عباس  
 صفوی عرض کرد۔ در مجموعہ نظم و نثر کہ ذکرش تحت حرف الیم می آید  
 نصف صفحہ بخط مولانا سے فروراست۔ بعد تخریر اشعار این عبارت نگاشت  
 حسب الامر صاحب کتاب تاریخ بست و نیم ربيع الاول سنہ ۱۰۸۰ ہجری سے  
 خاتم غوامان بجا معانی سروری کا شافی تکمیل این صحیفہ شد۔  
 علی قلی خان والد گوید کہ فرہنگ دی در لغت فرس مشہور است۔  
 خطبہ کتاب۔

ابتدای کلام ہر دانشمند سخنور و انتہای سخن ہر خردمند ہنر پرور شاہیست  
 و نیز اواراست کہ میزان و مخلی یہ سیاسی بے حد و قیاس شکلی باشد جل قدر  
 فرہنگ جہانگیری۔ نسخہ قلمی شکست آئین۔ مفردات و معطلیات  
 تخمیناً ہشتاد جزو۔ بخط مولانا نعمت اللہ خلیف الصدق خواجہ حسن دہلوی کہ  
 از شاگردان جعفر علی حسرت بودہ نوشتہ شدہ۔ نسخہ بلا نقصان است۔  
 نواب جمال الدین حسین ابن نحر الدین حسین از سادات شیراز است۔ نسب  
 وی بہ قاسم الرشیدی ابن حسن ابن ابراہیم طباطبائی می رسد۔ اول بدکن وارد  
 شد و از آنجا بگرہ مشتافت۔ در عہد دولت اکبری بہ منصب ۳۰ ہزار ری رسید  
 و بزمان نور الدین جہانگیر بادشاہ بخطاب عضد الدولہ بہ منصب چار ہزاری  
 مقرر یا از ہزارشت۔ چون این لغت را بزمان جہانگیر بادشاہ باخست تمام رسانید  
 فرہنگ جہانگیری نامش کرد۔ تاریخ و فاش سطوریت لغت خوبی است  
 صاحب آثار گوید کہ فرہنگ جہانگیری دریں فن بسیار معتبر و نزد ہستند



است الحق در تحقیق الفاظ و تعیین اعراب مسامحی شکر و بکار برده - اسناد  
از اهل زبان و برج کتاب کرده -

خطبه کتاب ۵

آنکه بر لوح زبانها حرف اول نام او است \* آن همی گوید الیه - این از زبان تنگری

۵

دریاچه فرنگ - خود از جمله نو سازم \* تا بر ورقی گیر و از آن نصیبت و بیج  
ایضا نسخه ثانی - بخط ولایت بر کاغذ خان بالغ - بجدول طلا خوش خط  
سنتعلیق اگر چه در آخر نام کاتب و سنه کتابت نه نوشته مگر بحالت ظاهری  
نسخه قدیم است - درین نسخه حقه آخر که مشتمل بر مصطلحات است گذشته  
فرنگ رشیدی - بخط سنتعلیق شکست آمیز در عهد بهادر شاه  
مکتوب شده تخمیناً پنجاه جزو نام کاتب نیست -

سید عبدالرشید ابن سید عبدالغفور الحسینی المدنی در عهد شاه جهان  
با و شاه بود - در سنه ۶۴۳ هجری فرنگ - با تمامه ساینده فرنگ جهانگیری و  
مجمع الفهرس سروری ماخذ این فرنگ است مگر در تصحیح الفاظ و توضیح اعراب  
از هر دو بیشتر کوشیده -  
خطبه کتاب -

ستایشی که آرایش سر نام هر سخن الخ -  
فواجیح الحموت شرح مسلم الثبوت - بخط سنتعلیق ایضاً بجدول  
و لوح نسخ مصحح تخمیناً هفتاد و پنج سال برین نسخه گذشته باشد قریب

ہتھا و پنج جزو کلاں نام کاتب و سندہ کتابت نیست۔

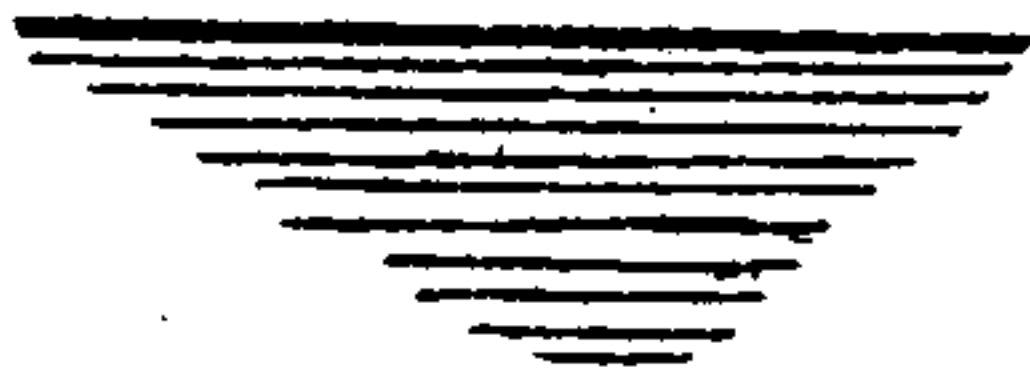
عالم محقق فاضل مدقق حاوی معقول و منقول مولانا عبد العلی محمد الملقب  
 بہ بحر العلوم خلف الصدق مولانا نظام الدین سہا لوی الکنہوی است اخذ علم  
 پدر بزرگوار خود فرمود و در عمر ہفتادہ سالگی از درس نظامی فراغت یافت مولانا  
 نظام الدین قدس سرہ کد خدائی مولانا بحر العلوم در قصبہ کاکوری کرد و بعد  
 شش ماہ حضرت ایشان بدارالسرور جنت شتافت مولانا بعد وفات پدر مشغول  
 بمطالعہ کتب گشت و گویند کہ در حل مشکلات امداد از روح پرفروش حضرت  
 پدر بزرگوار خود می یافت چنانکہ خود می فرمود کہ والد م تربتم ہم در حیات  
 و ہم بعد مات خود فرمودہ۔ مولانا از بعضی وجوہ از لکھنویہ شاہجہان پور رفت  
 حافظ رحمت خان کہ حاکم آنجا بود مقدم مولانا را عنایت شمرده با عزاز و اکرام  
 تمام در یافت و وظیفہ معقول برای مصارف طلبہ علم موظف نمود۔ مولانا تا  
 حیات حافظ رحمت خان در شاہجہان پور قیام داشت طلبہ دور و نزدیک  
 ہنگام اقامت مولانا گرد آمدند و بہرہ وافر از فیض درس مولانا یافتند۔ در زمان  
 قلیل را کہ کمالات مولانا در چار سوسے ہندوستان منتشر گشت بعد از آن  
 کہ زمانہ حافظ رحمت خان سپری شد و کار نواب فیض اللہ خان بمردخواست  
 او نقش بست مولانا سے فریور محبوب نواب مشارالہ بہ رامپور رفت  
 در رامپور وظیفہ معینہ بہ مصارف طلبہ کفایت نمیکرد و نواب فیض اللہ خان  
 در اضافہ وظیفہ در فیض نکشاد مولانا اقامت خود بہ رامپور مناسب وقت  
 نہ دیدہ در موضع بیمار کہ داخل ہنگالہ است بہ پیشگاہ منشی صدر الدین رفت



بعد چندی مولانا از بهار بنا بر طلب نواب والا جاہ محمد علی خان بہ کرناٹک  
رفت۔ نواب مزبور سہ ماہ قدر شناسی پاکلی مولانا برویش خود می بہاد و چونکہ  
مدت اقامت مولانا بہ کرناٹک طول کشید در آخر نام نامی مولانا لفظ مدرسہ  
اسنو دوند۔ عدد و تعانیف مولانا در معقولات زاید بر بست باشد۔ بر مثنوی  
مولوی روم شرحی مبسوط نوشته کہ ناسخ و دیگر شرح است۔ مولانا تاریخ  
محمی الدین عربی کمال عقیدت داشت و بیشتر اقاویل شیخ رانا ویل می نمود۔ در  
کرناٹک تاریخ دو از دہم ماہ رجب ۱۲۳۵ ہجری بعالم قدس خرامید قطعہ تاریخ  
وفات مولانا اینست کہ نوشته اند ۵

کوس رحلت زو چو مولانا سوی ارا بقا ۶ و اخل خبت شد آن مقبول در گاہ صد  
گفت آنف سال تاریخ و قاتلش این چنین ۶ شد نصیب مولوی عبد العلی جنت ابد  
خطبہ کتاب -

الحمد للذی خلق الانسان بعیدان لم یکن شیاء مذکور انہ -



# حرف الفاف

قرآن السعدین - نسخہ کہنہ بخط ایقرار نستعلیق کاغذ ہندی تختینا چاروہ جزو نام کاتب نیست سنہ کتابت شہر صفر سنہ ۱۲۶۴ سنہ جلوس کسیت نتوان یافت شاید عالمگیری باشد این مثنوی از مثنویات مشہورہ حضرت امیر خسرو دہلوی است کہ سوانح ملاقات بغراخان بادشاہ بنگالہ با سلطان کیقباد بادشاہ دہلی کہ پسر بغراخان بود نوشتہ احوال حضرت خسرو تحت قلمشہ ایشان رحمۃ اللہ علیہ گذشت - سویت مثنوی -

حمد خداوند سرایم تخت + تا شود این نامہ بنامش درست قصائد کیمی حسان - نسخہ خوش خط نستعلیق بجدول طلائی کاغذ عمدہ و آخر نسخہ چند رقعات ایشان ہم نوشتہ مگر نام کاتب و سنہ کتابت نیست محمد کیمی خان شاہجہانی ولد سیف خان اولاً منصب ہزاری سہ صد سوار داشت خان مزبور بعد ازیں بہ منصب ہزار و پانصدی رسید فوت اوراشیخ محمد دارشاہ کہ بہ تحریر دور سوم شاہجہان نامہ بعد فوت عبدالحمید پرواختہ در سال ہجرت از دور سوم شاہجہانی نوشتہ - مطلع قصیدہ اول -

نرم شد از صدمہ دوران زبس ہر سخن + دست من در آستین مغزی بود در آستین  
قصائد بدر چاج - بخط نستعلیق صاف کاغذ ہرہ دار ہندی سنہ کتابت  
ندارد ظاہر انو خط است نام کاتب ہم نیست تختینا چاروہ جزو -

ملا بدرا الدین شاشی شاش که مولد و منشأ ملا بدر الدین است شهر معروف و مشہور  
 است اورا چچ نیز گویند ملا سبزواری در عهد محمد تعلق شاه بود از ارباب  
 قرن سابع است تاریخ و فاشس یافت شد۔ مطلع کتاب القصائد  
 حمد آن سلطان عالم را که عالم پرور است۔ الش از دور راه ایمان انس جان از بهر است  
 قصائد طحیب فاریابی۔ نسخہ عمدہ بر کاغذ زرافشان خان بالینج بالواج  
 و جدول طلا نام کاتب و سزہ کتابت مفقود بخط ولایت است تخمیناً  
 پانزده جزو باشد نسخہ خوش تقطیع است۔

طہیر الدین فاریابی با جماع استادان مسلم زمان و یگانہ دوران است خوبی  
 کلامش ازین ظاہر کہ گفتہ اند۔

دیوان طحیب فاریابی و در کعبہ مدزو اگر سیابی  
 و زریح قزل ارسلان سلجوقی قصائد عزاوار و در یک قصیدہ گفتہ۔

نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پا۔ تا بوسہ بر کباب قزل ارسلان ہد  
 شیخ سعدی بر این منہم مدحت گوی خرف گیری کردہ چنانکہ گوید۔

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان۔ نہی زیر پاسے قزل ارسلان  
 وفات فاریابی در ۵۹۸ ہجری واقع شد مرقدش در سحاب تبریز بود

قصائد طالب املی۔ نسخہ لطیف خوش تقطیع بخط نستعلیق بر کاغذ زرافشان  
 انشاں بجدول طلائی تخمیناً نسبت حرز و مرزا طالب خالہ زادہ حکیم رکن الدین  
 سعید التملص پہنچ است بخدمت جہانگیر بادشاہ رسیدہ کامیاب گردید  
 مرزا تقی اودادی صاحب غزوات باو می جہتہا داشت میگوید کہ قائل این مقال

اورا در اصفهان قتل ازین دریافت و بعد از آن در اجمیر شریف در سنه ۱۰۲۵ هجری  
 همه روز با وی صحبت داشتیم میرزای منور با سیرا عتقاد الدوله خواجه غیاث الدین  
 رازی صحبها داشت در سنه ۱۰۳۵ هجری رخت هستی بعالم جاودانی کشید میرزا قضا  
 عزادار و مطلع مجموعہ قصائدش این است۔

چون کج نیم بفرق خردا فسر بیان \* از مدح شه اتا که زخم بر سر زبان  
 قصائد حکیم رکن الدین مسعود و خط بند و ستان بر کاغذ ہندی نقلت  
 بلا جدول خوشکش تقطیع قریب پانزده جزو باشد احوال حکیم منور تحت کلماتش  
 و مطلع این نسخه این است۔

ای ز بہار نفس ساختہ قوت مہیا \* فصل چو این است ہاں این دو نفر خوشتر  
 قصائد شیخ علی حسینی۔ نسخہ نو خط بفرسودہ و الہدم مرحوم میرزا حسن علی  
 صاحب کہ خط نستعلیق و شفیقا خوب می نوشتند کتاب کردند قریب  
 سبت جزو باشد بتقطیع خرد ترجمہ شیخ تحت دیوان ایشان مذکور شد اولہ  
 غیر نفی غیرت بکتای بی ہناسستی \* نقش لا در چشم و حدت من من الاستی  
 قصائد منوچھری شخصت کلمہ۔ خوش تقطیع خرد بجدول طلا کاغذ پاکیزہ  
 نام کاتب و سنہ کتابت مفقود مگر نسخہ قدیم است۔

اسم منوچھری احمد ابن احمد المنوچھری المشہور بشیبت کلمہ از حکما و نفسی  
 عصر خود بوده ازندای سلطان محمود غزنوی شاگرد و حنفیست۔ او صدی گوید  
 کہ نسبت او بشیبت کلمہ باعث کثرت موشی و غنیت و ہم نمی گوید کہ بیع  
 او شکستہ بود معروف بشیبت کلمہ شد چون کل و کلمہ بمعنی اشل و اعربت

وجہ ثانی را صحیح دانسته و انقدر اعلم بعضی منوچھری را از بلخ دانسته اند  
مگر او خود گفته کہ آمد منوچھری و اسماعیلی و فاشش بعد از سلطنت او و  
مطلع کہ درین نسخہ است۔

ہیں ریزو میان باغ لولو با زیورہا + ہیں سوزد میان باغ عنبر با بہ مجربا  
قصائد خواجہ مجد ہکر۔ نسخہ خرد خوش تقطع بجدول طلار کاغذ عمدہ نام  
کاتب و سنہ کتابت ندارد و ظاہر اکاتب این نسخہ و کاتب قصائد منوچھری  
یکے و ہم زمانہ کتابت ہر دو کیفیت۔

خواجہ مجد الدین ہکر۔ مولد و منشاوی وی فارس است و فضل و کمال ممتاز  
و در دانش و خرد بے نیاز جامعیت او در فنون لغایت و قابلیت او در سزا

علوم بی نہایت ملک الشعراء عراقی و فارس و انیس و جلیس سلاطین  
عصر خود اتابک اعظم سعد بن زنگی و غیرہ بود و قصائد بسیار و ریح خواجہ شمس الدین  
صاحب دیوان و فرزندش دارد و مطلع دیوان کہ درین نسخہ نوشته۔

کجاست در ہمہ ملک جهان سلیمانی + کہ ہر دل بسیار و بدست شیطانی  
قلائد العقیان فی محاسن الاعیان۔ بخط نسخہ بر کاغذ عمدہ بجدول  
شکوف در ۳۶ از قلم محمد بن سعید الجعدی صورت کتابت یافت

تھیں سی جزو مشتمل بر تراجم شش شعرا مغرب البونصر فتح بن محمد  
بن عبد اللہ بن خاقان قیزی از اکابر و باوسر آمد شواست کتاب فائد العقیان را  
باجسین عبارت و الطف استوارہ نوشته کتاب مطلع الانفس فی بلخ  
اہل الاندلس از حامد بدیع نگار اوست ہر قابلیت و جامعیت وی قاضی



شمس الدین ابن فلکان و حافظ ابو الخطاب بن وحید اتفاق دارند و در شکل  
باشاره ابو الحسن علی بن یوسف بن تاشقین کشته شد۔  
اول خطبه۔

الحمد لله الذی راض لنا البیان الخ۔  
قصاید نظیری۔ بخط صامت نستعلیق بر کاغذ مہرہ دار ہندی بجدول  
شکر فی در ۱۲۵۵ مکتوب شدہ نام کاتب نیست تخمیناً پانزویہ جزو۔  
ترجمہ نظیری تحت کلیاتش می آید۔  
مطلع مقبضہ اول۔

ای جلالت خلوت از اعیار تنہا سناست بہ حکمت تو از کرم وی کار فرود آستا  
قصیدہ ابو مسلم مروزی۔ نسخہ قدیم بخط نستعلیق صاف بجدول شکر فی  
در ۹۹۵ مکتوب و نوک و بیخ بخط ملا فیروز ساکن کاپی با تمام رسیدہ تخمیناً بست جزو  
باشد خواجہ ضیاء الدین بخشی صاحب سلسلہ سلوک کہ در تصوف رسالہ و حیرہ  
باین خوبی زبان فارسی کتب باشد بہت از سردان شیخ فرید بود و بنیرہ خلیفہ  
شیخ حمید الدین ناگوسی است شیخ عبدالحق دہلوی تاریخ وصال خواجہ در ۱۵۸۵  
سنت صد و پنجاہ و یک ہجری یافتہ۔

اول کتاب است۔

چندین گوید و چندین مقرر و منصور شد کہ چون سلطان سلطنت نبوت الخ بہ  
قاموس۔ بخط ولایت بسیار پاکیزہ بجدول طلا نسخہ قدیم و صحیح است  
تخمیناً پنجاہ و سبز و نام کاتب دستنہ کتابت نیست اما نسخہ خوبی است



شیخ العالم الکامل محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراهیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد  
 بن محمود بن ادریس بن فضل اشعری بن شیخ الاسلام ابی اسحاق انگازرولی  
 الشہیر بن شیخ عبدالدین شیرازی وزیر آبادی الشافعی قاضی زبید بود  
 گازرولی در ششمین ولادت یافت سخاوی گوید کہ اورا در عصر وی امام لغت  
 سید استند کتاب قاموس کہ از وی شہرت دارد انتخاب است از  
 لغت دیگر کہ لامع نام داشت و گویند کہ کتاب مذکور در شخصت پنج جلد  
 بود قاضی مزبور در ششمین عالم بقاشتافت صاحب کشف الظنون گوید  
 کہ لامع المسلم العجاب الجامع من الحکم والعباب در شخصت سفر بود و چونکہ طلا  
 بہ حصول این نسخہ عینی دشوار بود باختصارش پرداخت سفر السعادت  
 در حدیث ہم از دست -

فصل کتاب -

احمد بن محمد منطبق الباعا الخ -

قصص الانبیاء مطبوع کلکتہ با اینکہ درین کتاب نام مصنف نیست  
 مگر از صفاتش ظاہر کہ بہ روش نقاش العرائس تعلیمی است حسب  
 قول صاحب کشف الظنون جامع این کتاب محمد بن حسن الدید ذری باشد  
 قول البیہقی فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع - نسخہ بخط عرب صحیح  
 در دو ورق اولی بخط جدید است این از نسخہ مصنف منقول و مقابلہ شد  
 چنانکہ در آخر نو ششمین حافظ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن بن  
 محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی الشافعی اصل وی قاہرہ مصری

اجل تلامذہ امام الایمہ شہاب ابن حجر بودہ۔ سفر حلب و دمشق و بیت المقدس  
 و نابلس و رملہ و حماة و بلبلک و حمص فرمودہ۔ و بسیاری علممار و اکابر عصر را  
 دیدہ بعد وفات شیخ ابن حجر مع والدین خود کج بیت اندرفت و آنجا از علماء  
 استفادہ یافت و بعد زیارت مدینہ طیبہ بقاہرہ بازگشت۔ و در سن ۸۰۰ ہجری  
 کج شتافت و الفیہ حدیث را شرح نوشت و بقاہرہ باز آمد تا اینکه در سن ۸۵۵  
 رجوع بہ بیت اند کرد و گاہ در مکہ معظمہ و گاہ بمدینہ طیبہ اوقات خود بسر برد و چون  
 زمان وفات حافظ مزبور قریب شد و مدینہ طیبہ ماند و در همان بلکہ معظمہ  
 و مکرمہ داعی حق را بیک اجابت گفت۔ و کان ذالک فی سنہ ۹۰۰ ہجری یافت  
 و یک سال عمر یافت بعد نماز صبح نماز جنازہ اش خواندند و برقعہ جایی استراحت  
 یافت صاحب نوزال ساغر گوید کہ قول البدرع و ہونی غایتہ الحسن۔ اول خطبہ  
 و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب الخ۔  
 این کتاب مشتمل است بہ پنج باب۔ مقدمہ۔ فی تعریف الصلوٰۃ لغتاً و اصطلاحاً و  
 حکمها و محلها۔

باب الاول۔ فی الامر بالصلوٰۃ۔

باب الثانی۔ فی ثواب الصلوٰۃ علی رسولہ صلی اللہ وسلم۔

باب الثالث۔ فی التحذیر من ترک الصلوٰۃ۔

باب الرابع۔ فی تلبیۃ صلی اللہ علیہ وسلم سلام من سلیم علیہ۔

باب الخامس۔ فی الصلوٰۃ علیہ صلعم فی اوقات مخصوصہ۔

قصیدہ در عروض۔ بخط نستعلیق پاکیزہ بہ جدول طلا محشی بہ سال

پہچد ہم جلوں محمد شاہ مکتوب شدہ۔

ترجمہ ابن حاجب تحت ایضاح بہ حرف (الف) گذشت۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله ذی العرش المجید علی الباس من لباس فضلیہ حللی ایس مقید

قریب دو صد شو باشد

قسطاس در عرض - بخط نستعلیق بہ جدول طلا در ۲۴۵ ہجری

مکتوب شدہ نام کاتب نیست خوش خط نستعلیق نسخہ محشی ترجمہ زنجشیری بہ حرف

فار تحت فائق گذشت۔

ابتدای خطبہ۔

قالی الشیخ الامام الاجل جار الله علامہ مخر خوارزم ابو القاسم محمود بن عمر

الزنجشیری اسکل الله الذی عدل سوارین قسطہ و عایز مکابیل قبضہ و لبط۔

این رسالہ مختصر بیت تخمیناً پنج جزو باشد۔

قسمات - بخط نسخ نسخہ پاکیزہ در ۲۸۱ مکتوب شد سید فضل علی

کاتب است تخمیناً سی و پنج جزو بخط واضح و در فلسفہ ترجمہ طابا قروا و اکرف

والف تحت افق البین گذشت۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

احمد الله علی احمد افوق حمد الحامدین کما یقولون بکرم وجہہ و عز جلالہ و اصل علی

سیدی و مولائی سید المرسلین الخ۔

قواعد فارسی - بخط نستعلیق در ۲۸۱ ہجری مکتوب شدہ این نسخہ

مصنف مرحوم والد مرحوم را پدیه داده بودند میر وزیر علی المتخلص به بحر قی جناب  
ایشان از شاگردان راجه پیاری لعل المتخلص به الفتی بودند چند گاه در اسکول  
پٹنہ قبل واقعه ۱۸۵۴ء درس فارسی میدادند و حقیر که داخل آن مدرسه بودم  
بجنور سید منور و سیدہ کلثومہ درس ایشان شریک میشدم و در آخر زمانه در  
پٹنہ مثل سید منور در تحقیقات زبان پارسی دیگری بنوده چند تا رسال  
ما سوای این ذخیره ہم دارند امروز که ۱۳۱۲ هجری است قریب بست سال  
است که حضرت سید منور سوتی ملک عدم رشتند۔  
ابتدای خطبہ۔

بعد از استايش گری حرف مرزبان آفرینیکه الف قامت سر و قدان بر  
آموزی فنیش و لهای عالمی بجزنگ ناز و خسته الخ۔  
قصه شہزادہ مہر جبین فارسی۔ نام مولف و محتر این فن  
یافت شد بخط شکست خلی خوب کتابت کرده بجدول و گلکاری ماسے  
طلایی ازین نسخہ پاکینہ نقش بسته این نسخہ از کتابخانہ سرگور اوزلی است  
در تحریر شستگی الفاظ و روانی عبارت داز و بگراستخوان بندی نص  
چندان مرغوب نیست تخمیناً دہ جزو۔  
ابتدای کتاب۔

حمد و سپاس آل خالق را کہ چون بچون است و آل حسداوندی  
کہ ذات او منزہ و مہر است الخ۔

شیران مجید بشیوہ یا قوت رقم خان از قلم اعجاز رقم سید ز اعصمت الشیرانی



برادر زاویه یا قوت رقم خان است خیلی خوب نوشته برای نواب  
 نجف خان کشتی الممالک مکتوب شد نواب فرمود این نسخه را بنویس  
 میرزا جنگلی که یکی از پسران نواب شجاع الدوله بود کرامت فرمود و  
 یکی از ورثه میرزا مرحوم باین حقیر رسید.

ترجمه میرزا عصمت الله بحرف میم تحت مجموعه قطعات می آید. عبارت  
 آخرین است: قد وقع الفراع بتوفیق الله الحمید من تحریر هذا القرآن الحمید  
 یدعی القریب والبعید العبد الضعیف الخیف المحتاج الی رحمت الله عصمت الله  
 برادر زاویه یا قوت رقم خان مرحوم غفر الله ذنوبها.

**قرآن شریف** - سطر اول و آخر بر صفحه بخط رقاع حلبی وسط و وسط  
 صفحه بخط ثلث واضح و شش سطر بخط نسخ خفی بجدول طلائی بسیار لطیف  
 بخط قبله الکتاب جمال اللغه والدين ابو الدریا قوت المستعصمی است  
 پیروی عبد الله نام داشت در ابتدا ای سن شور و رسلک خدام  
 مستعصم باشد که آخر خلیفه بنی عباس است در آمده اگر چه این مقلد موجد خط نسخ  
 است مگر با قوت تکمله آن روش فرموده و خطوط هفتگانه یعنی ریحان عهد  
 تعلیق رقاع و ثلث و نسخ و توقع بنایت خوبی نوشته صاحب حبیب السیر  
 گوید که یا قوت رقم نسخ بر خطوط جهان کشیده و امین رازی در تذکره خود  
 همی به هفت اقلیم گوید که خط یا قوت در زمان ماکبریت احمد یا قوت صفر  
 شده است به نکات خوشنویسی که این قرآن نوشته خوشنویسی باید که برسد  
 البته بنظر ما که ازین فن معری و میری هستیم بلطافت ظاهری کتابت نمی توانیم

کہ برسیم کتابت این قرآن بلطافت حروف و نشست سطور بارخ و کرسی دیدنی  
است صاحب فصیحی و فات یاقوت در ۴۹۷ و صاحب خمس در ۹۸۶ یاقوت  
در آخر این قرآن این بخط توفیق نوشته۔

کتبه العبد الفقیر الی اللہ الغنی یاقوت المستعصمی فی اواخر شهر رمضان المبارک  
۹۸۶ ثمان و ستین و ستامه حامد اعلی النعمه و مصلیاً علی انبیہ محمد و آلہ وسلم کثیراً  
ایضاً قرآن ثانی۔ بروش قرآن یاقوت است نام کاتب و سنہ  
کتابت نیست مگر در آخر قرآن شخصی نوشته کہ بخط یاقوت مستعصمی است بقدر آن  
یاقوت مشابہتی تمام وارد و این قرآن مجید در تلاوت جناب حضرت سید احمد صاحب  
اسکتہ اللہ فی الجنان بود سپرد حضرت مزبور این عطیہ کبریٰ باین حقیر ارزانی  
فرمود قرآن مجید تقطیع کلان بر فرشش زرد بخط واضح بشیوہ تمبریزی در بین سطور  
ترجمہ فارسی وارد و بر حاشیہ تفسیر خلاصہ المنہج بنیات مذہب و مطلقاً و بہ ہمت  
تکلف و صفا اگرچہ ورق آخر این فرقان مجید کسی بغرض کم کردن نام مالک  
اصل جاک کرده مگر تحقیقات فقیر نسبت قرآن این است از ثقات نگینواصوا  
رسیدہ کہ بکلم نصیر الدین حمید مرحوم میر بندہ علی خوش نویس کہ در خدمت  
آن پادشاہ قدر شناس بود کتابت کرد و بخیاں فقیر در تہمیب و ترمین  
این مجلد کمتر از بست ہزار روپیہ صرف نہ شدہ است این فرقان عظیم ازین  
ایہ کریمہ قل لیمن اجتمعت الالسن و الہن علی ان یا تو امثل ہذا قرآن لایا کون  
بشکہ ولو کان بعضہم ظہیر اثنا نیست لامع و بر غایت خضوع و خشوع  
نصیر الدین حمید ربانیست ساطع تفسیر خلاصہ المنہج و فارسی تفسیر است ملائح اللہ



ابن شکر الله شیرازی الاصل است اگر چه صاحب کشف الحجب اورا کاشانی نوشته  
 عبدالقادر بدایونی در منتخب التواریخ خود گوید که وی از ساوات شیراز بود و چون  
 شیخ زبور معاصر ثقات است پس تحقیق شیخ بر تخریر دیگران ترجیح دارد۔ ملا از محول  
 علمای شیعہ است علوم عقلی و نقلی نیک میداند در قرن حریفی بدین طرز  
 داشت در عزیمت و تفسیر و حدیث بدایونی گوید که تصانیف خوب دارد و هم  
 پله فاضل میرزا جان شیرازی در علوم عقلی است چون غاوشاه بهمنی بوسه  
 اعتقاد داشت در روکهن شتافت و انجا از خطاب عند الملکی سراجیاز افراس  
 آخر کشمیر رجوع نمود تا اینکه در ۹۹۷ هجری راہی ملک بقاگشت فرشته بود تاریخ وفات  
 اوست جایگه به تخت سلیمان شهرت دارد و مدفون شد۔

ابتدای کتاب۔

حمدی چون کلمات ربانی بیغایت شایسته لطیفی است که از محض لطف ابدی  
 بواسطه وجود احمدی بندگانش از بابیه ضلالت کفران بسرحد هدایت ایمان رسانید  
 و شکر می مانند معانی قرآنی بی نهایت سزاوار کرمی است الخ۔

قرآن به تقطیع کلاں بخط خوب به شیوه یاقوت رقم خانی بسیار خوش سواد  
 در قرن اخیر این قرآن ستم ظریفی بریده است از عنوان کتابت و شیوه  
 خط میتوان یافت که این قرآن از قلم کد امی شاگرد ملا محمد عارف  
 الخاطب یاقوت رقم خان باشد۔  
 ابتدای خطبه کتاب۔

سپاس بقیاس مر خدا یا سز و که در ضمن پیدایش هر موجود از مجردات الخ۔

قرابادین شفقانی - بخط نستعلیق مایقار تخمیناً پانزده جزو ترجمه حکیم شفقانی  
تحت شرح قانون بحرف شین مذکور شد -  
ابتدای خطبه کتاب -

المجدد الحکیم العظیم والصلوة والسلام علی خیر من اوتی الحکمة والکتاب الکریم الخ  
قرابادین معصومی - بخط نستعلیق مایقار تقطیع حشر و تخمیناً پانزده جزو  
الطیب المشهور حکیم معصوم بن کریم الدین شوشتری الاصل است در شیراز  
نشو و نمایافت در عهد شاه جهان بادشاه به هند افتاد و این تالیف لطیف  
در هندوستان در نشانه هجری با تمام رسانید وی را اطبار قرن عاشراست  
ابتدای خطبه کتاب -

اما بعد بر آصورتنمای خردمندان و خورده میں و هو شمندان الخ -  
قسطاس - بخط نسخ تخمیناً چهار جزو و در علم انقطاع سلیحه و الکریمه بروق  
اول این کتاب این عبارت بخط مصنف است -

هذه رسالة موسومة بالقسطاس الفها عبد الفعیف الراجی الی رحمة ربه القوی  
کندن لعل المتخلص به اشکی دهلوی -

کندن لعل المتخلص به اشکی دهلوی الاصل است در شیراز به تشوید این رساله  
پرواخت معاصر راجه پیاری لعل بود و این نسخه از کتاب خانه از بنیره ایشان بدست  
حقیق افتاد کندن لعل مزبور از ابنا می قرن ثالث عشر است -  
ابتدای خطبه کتاب -

ان اشرف ما تشرفت به الطروس و اطیب ما طربت بذكره النفوس الخ -

قرا باوین کبیر۔ در دو مجلد کہ در کلکتہ چاپ شدہ در طب ترجمہ

محمد حسین تحت مخزن الادویہ بحرف مبہم می آید۔

قرا باوین قاورمی۔ بخط تعلیق مایقرا راز آخر ناقص است قرا باوین

قاورمی در ہندوستان بنامیت متداول و متعارف است ترجمہ حکیم

میر محمد اکبر المعروف حکیم ازرانی تحت طب اکبر گذشت قرا باوین قاورمی

در ۲۶۰ ہجری تالیف شد چونکہ حکیم مزبور طریقہ قاورمیہ داشت بنابرین قرا باوین

خود را مضاف بہ لفظ قاورمی کرد۔

استلای خطبہ کتاب۔

شای کہ شایان جناب ستطاب حضرت الہی تعالیٰ است الخ۔

قرا باوین ذکائی۔ بخط تعلیق نسخہ مجددول بر کاغذ خانی تباریح و ازو

شہر و قیودہ ۱۲۵۰ ہجری مکتوب شدہ تخمیناً سی ہندو۔

حکیم ذکائی خان ابن حکیم اسحاق صاحب غایتہ الفہوم فی تدبیر المحموم کہ ذکائی

بجای خود منقول گشت ابن حکیم اسمعیل المناطیب بہ محمد بقا خان وی طبیب

حاذق و در سلک ملازمان راجہ مادہ ہوجی سیندھیہ و دولت راؤ سیندھیہ

منسلک بود و در عصر خود در فن طب عدیل و نظیر خود نہ داشت در ۱۲۰۹ ہجری

فوت کرد و اندرون احاطہ در گاہ شاہ علاؤ الدین کہ در اکبر آباد در موضع

نابی کی منڈی برجاست مدنون شد ترتیبش را از سنگ مرمر ساختہ این تاریخ کندہ

تاریخ

ذکائی عالم قانون حکمت بہ کہ دادہ عقل کل بروست او بوس

شب آدینہ و بستہ ز شوال ۶ بسزم کوچ زوزین کو چکے کوس  
 نہر و گفت از سر افسوس تاریخ ۶ شد از دینا مسیح وقت افسوس  
 قصیدہ غوثیہ - المعروفہ بہ قصیدہ حمزہ شمش ورق بخط استغلیق  
 بر ہر صفحہ نوشتہ و یک صفحہ دیگر خالی گذاشتہ بطریق قطعہ و ترجمہ ساوہ  
 گذاشت قصیدہ از حضرت قطب الاقطاب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ  
 کہ ذکر جمیل آن قدوۃ الاقطاب بحر من عین غنیۃ الطالبین گذشت  
 ترجمہ کاتب این قصیدہ این است -

میر امیر المصروف سن بہ میر پنجہ کشن مشہدی الاصل است از سادات رضوی  
 بود در وہلی ولادت با سعادت او بست و ہما بخا نشو و نما یافتہ کشدہ قامت  
 و جیہ بود در دانت فنون سپہ گری ہم شہرت داشت از بعضی ثقات  
 باصفا رسیدہ کہ کسی در پنجہ کردن با وی نتوانست کہ پنجہ اش بر تابد و از  
 این جہت اورا پنجہ کش میگفتند و خوشنویسی بد طوسک داشت  
 گویند پہلوان ہم بود در کشش مدات البتہ پہلوانی نمودہ بی شائبہ  
 مبالغہ میتوان گفت کہ میر مزبور در خط استغلیق استاد عصر خود بودہ از  
 حضور اکبر ثانی موظف بود وہاں وظیفہ معینہ تا عہد بہادر شاہ جاری بود  
 تا اینکہ زمانہ ناپایدار در ایام عذر باپادشاہ مزبور کجیازی کرد و آخر شان جانان  
 قیوریہ از صفحہ ہندوستان محکوک شد میر مزبور در عمر خود پنج سالگی در  
 قتل عام وہلی کہ ہنگام عذر بعد شکست سپاہ باغی روداوہ بجرم بلیان  
 مقتول شد و فن خوشنویسی بروی منہی گشت از حضور بکتاب التماس رقم خان



ممتاز شدہ بود شعرا اول قصیدہ این است

سغانی الحب کاسات الوصال + فقلت لخمزنی نحوی لعمال

قصیدہ مرتضوی - مناجات است از عبوب الدین امیر المومنین

اسد اللہ الغالب علی ابن طالب علیہ السلام اسناد این قصیدہ پیش

ارباب تصوف بسیار است جناب والد مرحوم و ریاض خود این قصیدہ را

بتمامہ نوشتہ اند و منافع و رد این قصیدہ ہم داخل بیاض مندر سووہ چونکہ

خالی از نفع نبود نقل عبارت بدرم رحمۃ اللہ علیہ اینجا برداشتم -

قرابا وین جلالی - بخط ما یقراست تخمیناً سی و پنج جزو - مولانا جلال الدین

مکا درونی الاصل است مگر صاحب تحفہ سامی اورا اصنفہانی نوشتہ و طب

شاگرد مولانا صدر الدین شیرازی است حکیم مزبور مدنی در گیلان بسیرہ

تا اینکه بحضور شاہ اسمعیل صفوی رسیدہ بہ سلک اطباء شاہی منسلک

گشت تا تحریر تحفہ سامی بخدمت بادشاہ بود صاحب تحفہ سامی میفرماید

کہ طبابت صاحبقرانی مشرف است حکیم مزبور از اطباء قرن عاشراست -

ابتدای خطبہ -

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین

قانون شیخ - مرتب بہ سہ جلد بر کاغذ خان بالیغ یکدول طلا خوشش

تقطیع این نسخہ در دست حکیم علی گیلانی بود بروز پنجشنبہ ۱۸ شہر ربیع الآخر

مکتوب شد نسخہ صحیح دستند است -

ترجمہ شیخ رئیس بحرف شین تحت شما گذشت -

ایضاً نسخه ثانی - مرتب در یک جلد به تقطیع کلان بخط نسخ پاکیزه بجدول  
 ظلابر کاغذ خان بالیغ نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً شصت جزو -  
 قرابادین قلاسی - نسخه نهم بخط نستعلیق در شانزده مکتوب  
 شد مجبده جزو -

محمد بن بگرام بن محمد القلاسی المشهور به بدرالدین - سمرقندی الاصل است  
 صاحب عیون ابنا گوید و له من الکتب کتاب القرا بادین و هو تسع و اربعون  
 باباً قد استوعب فیہ ذکر ما یحتاج الیه من الادویة المرکیة و جمع اکثر ذلک من  
 الکتب السعد علیها وی از اطباء قرنی سابق بوده تاریخ وفاتش مذکور نیست  
 ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله الحکیم القاهر العزیز القادر المتفرد بالا زلیه الخ -  
 قلاوة الدر المنثور فی ذکر البعث والنشور - بخط نسخ که خلیلی  
 غایت دارد و شنیده ام که این روش خط افریقیه و الجزیره است خواندن  
 خلیلی و شوار و رفرن جغرافیه است و در آخر چیزی از بعث و نشور ذکر کرده -  
 شیخ سعید مخزومی یکی از افسران فوج قلعه حلب بوده و آنچه در رفرن جغرافیه  
 تا عهد وی به تحقیق رسیده بود در این کتاب درج ساخت وی از ابنای  
 قرن ناسح است این نسخه از کتابخانه دیپاسی بدست فقیر رسیده -  
 ابتداء خطبه کتاب -

الحمد لله غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب عالم الغیب الخ -  
 قصائد کاشفی - نسخه بخط مایقار بر کاغذ مهندی کاتب پر غلط نوشته



تخمیناً پانزودہ جزو بہ تقطیع متوسط۔

مولانا حسن المتخلص بہ کاشی الملقب بہ کمال الدین۔ علی قلی خان والد گوید  
 کہ وی از فضلا نامدار و شوار کاکامگار است وی در عصر سلطان محمد خاند  
 بود و بایشیخ جمال الدین حلی معاصر۔ علامہ مزبور را وی نزد سلطان سلیم  
 مخصوص سلطان ساخت مولانا حاجی اہل بیت شوار خود کرده و گاہی زبان  
 بہ مداحی امرا و سلاطین نہ کثودہ چون بعد از سفر مکہ معظمہ بہ نجف اشرف  
 رسید ہفت بند خود را کہ براسنہ ہر خاص و عام است نوشت و برابر  
 مرزا قدس جناب اسد اللہ العالی علی ابن ابی طالب خواند گویند صلوات  
 ہفت بند از حضور بارگاہ مرتضوی بوی رسیدہ واللہ اعلم مولانا حاجی  
 گوید کہ وی پاکیزہ اعتقاد بود و امان خاطرش از لوث ہوا شستہ و  
 گل تو سنیق از بوستان تحقیق دستہ دستہ رستہ مولانا از اینجا  
 سترن نامن است۔

ابتداء فی قصیدہ اول کہ مشہور بہ ہفت بند است۔  
 السلام ای سایہ ات خورشید العالمین و اور ہر شش بیت اعظم امیر المؤمنین  
 و قیسیدہ مرزا طوفان۔ یکیزو بسیار خوش خط نوشتہ۔ در  
 منقبت جناب امیر علیہ السلام است۔

احوال مرزا طوفان در کہ امی تذکرہ ویدہ نشدہ

مطلع قصیدہ اینست

بسر ہم آنجا کہ سنگر اندازو و گردش از چہرہ اخگر اندازو

**قوت القلوب** - بخط نسخ بسیار قدیم در ۵۲۵ هجری نوشته شد  
مگر بعضی از ایش بخط مختلف است و بران هم تخمیناً از اید بر صد سال گذشته  
باشد - و رقصت بزبان عربی است تخمیناً نسبت و هفت جزو -

ابوطالب محمد بن علی بن عطیة المکی - مولانا عبدالرحمن جامی اورا حارثی ہم نوشته  
شاید از امام یافعی نقل کرده در مکہ نشو و نما یافت - ازین رو یکی شهرت دارد -  
امام یافعی در مرآة الجنان گوید تزیید و لقی الصوفیة و صنف و وعظ و کان فی البیداء  
صاحب الریاضة و المجاہدة و فی النہایة صاحب الاسرار و المشاہدة و فی رحمة الله  
علیه شاگرد شیخ ابوالحسن بن سالم البصری - مولانا عبدالرحمن جامی در نفحات اللس  
نسبت قوت القلوب فرماید قالوا لم تصنف فی الاسلام مثله فی دقائق الطریق  
صاحب ترجمہ در بغداد باہ جامادی الآخر در ۳۸۶ هجری بجوار رحمت ابن زوی  
پیوست -

ابتداء کتاب -

ذكر فضائل الطهارة غسل وما يقول عند كل عضو من الاذكار - اول ذالك  
ان يتوضا قاعدا مستورا العورة الخ -

قصار الوط شرح بحیة الفکر - در اصول حدیث نسخہ بخط عرب

پاکیزہ است مستدم در آخر نسخہ این عبارت است قال مولفہ عفا الله عنہ

وکان الشروع فی الجمعة لعشرین مئین من جمادی الاولی من شہور ثلاث

عشرین من بعد الالف والفرغ عنہ بعد عصر یوم الثالث رابع شہر رمضان

من شہور ثلاث السنۃ المذكورہ - این نسخہ بطاہر قدیم است - ظاہر این

سنخہ در حیات مصنف منقول شدہ بسیار صحیح و معتبر است شیخ ابوسعید بن ابیہر  
 بن حسن بن علی بن علی بن علی بن عبد القدوس ابن ابی الوالی الشہیرہ محمد  
 بن مارون اللقانی۔ وی لقب است بہ بران الدین و کینت او ابو اللہ  
 است صاحب خلاصۃ الاثر گوید کان احد الاعلام المشار علیہم بسبۃ الاطلاع  
 فی علم الحدیث والتجربہ فی الکلام و کان الیہ المرجع فی المسائل والفتاوی  
 فی وقتہ بالقاہرہ و کان قوی النفس عظیم الہیۃ یخضع لہ الدولۃ ویقبلون  
 شفاعتہ یرفون وقتہ فی المدرس والافادۃ و کان جامعاً من الشریعۃ  
 والحقیقۃ۔ کتاب جوہر التوحید در کیشب باشارہ شیخ خود نوشتہ دیگر  
 تصانیف عالیہ وارو۔ وی خدمت بسیار می اکابر رسیدہ و از وی  
 خلق بسیار ترفع یافتہ۔ وفات وی رحمتہ اللہ علیہ در سن ۱۰۰ ہجری واقع شد  
 لقان قریہ است من قرای مصر۔

استدای خطبہ کتاب۔

حمداً لک اللہم علی ما ابرزت فی الہدایۃ من طواع الحدیث الخ۔  
 قرۃ العین فی تفصیل الشیخین۔ بخط ہندوستان سنخہ خوش تعلیق  
 تخمیناً است و بہت جزو۔

ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بحرف میم تحت مصنفی می آید۔  
 استدائے کتاب۔

الحمد للہ الذی بعث عبده محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی العالمین الخ۔

# حرف لکات

کلیات خواجہ حافظ شیرازی خوش تقطیع کاغذ کشمیری بجدول  
والواح طلائی بخط نستعلیق شیریں نوشتہ نام کاتب وسنہ کتابت نیست  
تخمیناً چہل جزو باشد این نسخہ محتوی برقصائد و غزلیات و رباعیات و مثنویات  
است و در آخر فرہنگ مصطلحات دیوان ہم وارد خواجہ شمس الدین حافظ  
شیرازی از ان ستنفی است کہ خامہ الکن زبان این ہیچدان از عہدہ بعضی اوقات  
بیرون آید و رغل سرائی موجود و شش خاص خود است و بقول صاحب  
ہلاک حسن خدا داد او دشوم کہ سراپا چو شور حافظ شیراز اتخاب ندارد  
والہ گوید کہ اگر کسی خواهد کہ اتخاب دیوان حضرت انشیاں نماید شاید زیادہ بر  
صد بیت غیر منتخب باقی نماید اسواسے شاعری شیخ را بزمہ مستوفین مدراج  
علیاست ناریخ و فالتش "خاک مصلاً" است مزارش الی پو مناد در شیراز  
زیارتگاہ خواص و عوام است سگور اوزسے ہم بر مزار انشیاں رفتہ کہ در  
کتاب خود باین معنی ایراد نمودہ خطبہ مطول بر این نسخہ منسوخہ انداختاش  
اینکہ حمد و ثنای بیدوستتایش بمقیاس مرحضرت خداوند بر الخ۔

مطلع تصیدہ اول۔

آن گلبن باغ و نا آنسر بہستان صفا \* حور شید برب ار نھنی یعنی علی مرتضیٰ  
کلیات ششم ناقص لطفین بر کاغذ ہندی بخط خوش سواد نستعلیق

ہندوستان است تخمیناً قریب چہل جزو باشد اقسام کلام دارد  
ترجمہ ہشتم تحت دیوانہ نشین گذشت۔

شمار اول این نسخہ۔

ہمائی گفتہ ام اوج فلک پرواز کردا ہوا اگرچہ مرغ بخت من بود ہمانہ عنقا  
کلیات تقی ہوس۔ نسخہ خوش سواد و تعلیق خوش تقطیع کیدو

شکر ف کاغذ ہندی سزہ کتابت و نام کاتب نیست تخمیناً سی و پنج جزو۔

نواب مرزا محمد تقی خان خلیف میرزا علی خان صاحب فضل و کمال و بزیر

تہذیب اخلاق پیراستہ از شاگردان مصحفی است چنانکہ در تذکرہ خود

باین ایراد نمودہ تذکرہ مصحفی مسمی بطلسمات خیال در ۱۲۳۶ ہجری تالیف شد

در ان آوان عمر میرزا میزبورا از چہل شجاوز بود در لیلی و مجنون مدح سواد و تعلیق

لکھنوی نمودہ کلیات او ہمیشہ در زبان اردو است۔

مطلع مقیدہ اول۔

نقوش کلک قسمت میں ہی اندیشہ کو خیرانی \* پڑھا جاتا نہیں ہرگز کسی سے خطیستانی

صطلع دیوان۔

ای عشق قدم ابوتری راہ میں الا \* الان تو کلت علی اللہ تعالیٰ

سرہیت شنوی لیلی مجنون۔

ای کاشف سر عشق حب السنوزہ \* زمینیت وہ شمع محفل افزود

کلیات احمد۔ نسخہ بخط مایقرا ر ہندوستان از کتف خالی نام کاتب  
و سزہ کتابت ہم ندارد و تخمیناً سبت جزو خوش تقطیع۔



شیخ احمد جانی کنیت و نام وی ابو نصر احمد بن ابوالحسن است کثیر الاولاد بودی نه پسر و سه دختر داشت و در از ده سال بر ریاضات پرداخت از مشایخ و اولیای کبار است شیخ فخر الدین عیسی که از جمله اولاد اوست در رموز الحقائق گفته که بدست پدرم احمد شصت هزار کس در مدت حیات تائب شده او حدی گوید که شیخ در علم توحید و غوامض طریقت و اسرار حقیقت تصانیف کامله دارد جایجا در این دیوان بعضی اشعارش از اقسام شطیحات صوفیه است که برای آن قول علما کافیست و هوذا الارز و لا قبول فیها ولادت شیخ در سال ۵۳۳ و وفات ایشان در سال ۵۳۳ واقع شد.

### مطلع قصیده اول

ای حالت تابشی در انجمن جان انداخته \* پر نور و بی نور و در جهان انداخته  
 ای نام تو بر دل ز باهنا \* افتاده چو روح بر روانها  
 کلیات سعدی - کتابی باین تکلف که این نسخه هست کثیر نظر  
 می آید در متن کلیات سعدی و بر حاشیه کلیات سلمان سادجی است  
 مگر در ابتدا صرف قصائد سلمان دارد و بخط نسخ بغایت تزیین شده  
 یافته کاتب این نسخه لطیف شاه حسن اسفهبانی در آخر کتاب می نویسد  
 که بتاریخ یوم اثنین هفتم شهر ریح الاول ۵۳۳ وقتیکه در کتاب  
 ظفر انتساب عند الخلافته نواب امیران امیر علیردان خان عازم سفر خیز  
 اشراف بودیم بطریق یادگار بیت بندگان شمعاعت و همت پناه اعنی شخص  
 اهلیت و مرومی ناظم معاطم از مجندی فریدون بیگ سمت تحریر یافت.



این کلیات جمیع کلام شیخ سعدی چهار نظم و از شرفراهم دارد که در دیگر نسخها  
ندیده شده است چنانچه بسزاست.

شیخ مهملح الدین سعدی شیرازی طالب مکاشفات حقیقی و مجازی یکی از ارکان  
اربعه من شاعر بیت و از اوصاف سرای ما و شامستغنی او حدی گوید که گلستان  
و بوستان سعدی در رتبت و شهرت همسایه دهد و شش قرآن در قصاید  
و شش خاص دارد و در غزل و نصابی بی بیانماید. و اله گوید که واضح و مختصر  
غزل شیخ است البته قدما غزل هم بر و شش مقصیده می گفتند شیخ نیز هم  
دور که عالی از لطف نیست در زمان آبا یک سعد بن زنگی بوده و وجه تشبیه  
و تخلص که سعدیت همین شده از این جوی و دیگر فضلا کتاب علوم نمود  
و ارادت تمام بشیخ او جدالدین عبداللہ بلبانی داشته و در یک سفینه  
باشیخ شهاب الدین سهروردی رحمتہ اللہ علیہ مثل بیت انتخاب سفر یک  
ز بجز کرده شیخ گاه گاه بعشق ساده رویان هم مشغول می شد که تفصیلاتش  
در مجالس العشاق مسطور عمر شیخ یکصد و ده سال بود و وفات او شب جمعه  
شوال در سال ۱۰۹۰ در شیراز واقع شد سرگوراد زلی گوید که هنوز مزارش در شیراز  
موجود است و مردمان از دور و نزدیک بهر زیارت مزار پیرانوارش  
جوق جوق می رسند.

این قطعه افتتاح این کلیات است -

سود که دریای ریزی ز درشش \* چه شمشیر هندی زنی بر سرشش  
بید و هر کس نباشد ز کس \* برین است بنیاد نو حید و بس

ایضاً نسخہ ثانی۔ بخط نستعلیق پاکیزہ باجدول طلا بخط مقصود علی شیرازی  
بریں نسخہ از دست بزرگمانہ آیتلی نرسیده خیلی خوب است۔

کلیات مسلمان۔ سادہ بر حاشیہ کلیات سعدیت چنانکہ مذکور شد  
وہو جمال الدین محمد بن خواجہ عطار الدین محمد است در شاعری درجہ عالی دارد  
والہ گوید کہ دیوانش از مخالف روزگار و اشعارش بہتر از لاکمی آبدار۔ دیگر  
تذکرہ نویسان ہم او ستادی اور اسلم داشته اند ملک الشعرار سلطان اوس  
بود در آخر عمر منزوی شد در ۷۹۹ از وای دایمی گزید و داعی حق را بیک  
اجابت گفت۔

مطلع قصیدہ اولش این است۔  
ہر دل کہ در ہوا بی جالش مجال یافت + عشق ای ہمیش و در جہان زیر بال یافت  
کلیات نقی۔ نسخہ بجدول طلا بخط نستعلیق کتاب خیلی کم یاب است  
نام کاتب و سنہ کتابت درج نیست تخمیناً سی جزو شیخ علی نقی کمرہ از ماوراء  
زمان خود بود با محشم و وحشی مشاعرات داشت با نقی او حدی ہم مربوط بود  
تذکرہ نویسان اورا با الکفایت درست ہنم و صاحب کمال نوشتہ با اینکہ  
در زمان تخریر تذکرہ او حدی زندہ نہ بود مگر تاریخ وفاتش در ان تذکرہ  
نیافتہ مگر علی قلی خان والہ دہستان فی در سال ۱۰۱۰ یافتہ مطلع مقبیدہ اول من  
قصائدہ

زہر و زریاک کہ در حقہ نفع دفر است + با گل و خار کہ در باغچہ خیزد و شر است  
مطلع دیوان غزلیات۔

ای نام های یونین طعن را چه عنوانها به خورشید صفت طالع از مطلع دیوانها  
 کلیات **شاه نعمت الله** - مجلد متوسط التقطیع تخمیناً قریب سی پنج  
 جزو بخط ہندی نسخہ کہنہ سنہ کتابت میت شاہ نعمت الله ولی از قریہ مامان  
 کرمان و از اکابر مشایخ زبان است نسبت طریقہ شاہ فرید بحضرت عوث الثقلین  
 می رسد العجب کہ مولانا جامی در تقاضات الانس پنج ذکر شاہ نعمت الله فرمودہ  
 میرزا ابوطالب این فرود گذاشت محمول بر نقسانیت مولانا کردہ مگر فجوای علیہ الترتیب  
 خیر اعمل بر سہویم می توان کرد امیر تیمور و میرزا شاہ رخ با حضرت وی اعتقاد و  
 وافر داشتند نصایف عالیہ دار و کلیات اشعار ہم از آن حضرت  
 در روزگار شہرت یافته در ۸۲ طائر و وحش با شکیبازہ جنت شافت  
 و قریہ مامان کہ مولد حضرت ایشان بود و دفن ایشان ہم شد  
 بیت اول این کلیات -

گر تو شانی شوی بستا یا بی به خود ازین بخودی حسد ایابی  
 کلیات **نظیری** - نسخہ خیلی خوب موعه قصائد و غزلیات بخط بنقلیق  
 سندیدہ مزین بالوان و جدا اول طلایی سنہ کتابت نیست مگر در آخر  
 کتاب بقصائد کتاب نام خود را مخف قلی نوشته تخمیناً نسبت بسز و  
 خوش تقطیع مولانا نظیری پیشاپوری شاعر کامل سخن و سخنور صاحب فن  
 نقادای شاعران سخندان و پیشوای سخندانان معجز بیان بوده از پیشاپور  
 بجز انسان و از خراسان بکاشان و عراق آمد و با شعراء عصر مثل میرزا حاتم  
 و رستمی و دیگران ہم طبع شد تا اینکہ بلازست منعم خان رسیدہ

منزلی عظیم حال کرد و با تازج بیت الله شریف شرف امتیاز یافت اهل عراق عم  
 غزلیات نظیری را بر غزلیات عربی ترجیح می دهند چنانکه گویند مصحح عربی به نظیر  
 نرسانید سخن را \* و میرزا صاحب گفته که \* شعر بلبل خوشنوا می نیشاپور \*  
 نخل از طبع بی نظیر من است -

سیرا عبدالباقی نهاوندی در آثار رحیمی آورده که در سلطنته بر مرتبه آخر در آگره شرف  
 ملازمت نواب منعم خان دریافته دیوان اشعار خود را بکتابخانه نواب ممدوح خود گذا  
 و در سلطنته در احمد آباد گجرات و در بیت حیات بقابض ارواح سپرده در مقبره  
 که در جنب مسجد خود ساخته بود مدفون گشت -

مطلع قصیده اول

او بخراشش چو سیل با همه ویران \* هر چه زما شد خراب رفت بجولان او  
 مطلع دیوان -

اذا ما شئت ان تجی صیوة حلوة الحمیا \* بر سوائی بر آور سر به ستوری بدون پیا  
 کلیات فصیحی - نثر کلیات فصیحی جز این نسخه دیگر نظر نیامده با اینکه درین تکلف  
 ظاهری خود که نیست مگر کتاب بسیار نا در و کتابت هم خیلی صحیح و خوشخط است  
 کاتب نام خود را گذاشت مگر نسخه کتابت سلطنته نوشته صورت ظاهری نسخه  
 هم پیدا شدش در ال است تخمیناً است پنج جزو میزدان فصیحی انصاری بسیار هر دو  
 مولد اشاعر است در زمره فصیحان ممتاز و سخن گذار است در فرقه سخن سنجان  
 سفارزه حاکم شغالی است در عهد شاه عباس معذور بوده او مدعی بلبلانی گوید که میرزا نادر پور پیوسته در بهرت بود  
 چند بار عازم هندوستان گشت مگر بواسطه سدر راه او شد با اینکه در سلطنته دیوان خود را با گره بلا او مدعی



نرسنا و ہر چند تفحص کردم سنہ وفاتش نیافتم این نسخہ کلیات میرزا میزبور  
ممکن است کہ در آخر عمر میرزا یا عنقریب بعد وفاتش تحریر شدہ۔

اولہ من قصائدہ۔

ماہین کہ صبا رنگند پروہ ز رخسار یار \* در دل شب جلوہ کرد صبح حسین آشکار  
اولہا من غزلیاتہ کذا۔

برویم باز بر سز نظارہ دیدہ را \* کردیم رام دیدہ نگاہ رسب در

کلیات خواجہ حسین سنائی۔ نسخہ قدیمہ پاکیزہ مزین بالواج و جداول  
طلاتی و شکر فی خوش تظیح کاغذ ہندی سنہ کتابت و نام کاتب ندارد لوح

اول دیباچہ از تصرفات زمانہ بغارت رفتہ مگر لوح دیوان الحمد للہ کہ در وجود  
بلا نقصان است تخمیناً است جزو باشد خواجہ حسین سنائی قبل از انکہ بہند آید

مدتہا در شہد مقدس در خدمت سلطان ابراہیم میرزا جاہی صفوی بمیرد جاہ

وغرت بودہ و در آن ایام اورا باولی و شت بیاضی مباحثات واقع شدہ او مدعی

گوید و ہنش و قیق طبعش عیسق قیسق یادہ اش رحیق بودہ و والدہ و اعتنائی

در تذکرہ خود سہی بریاض الشوا آورده کہ الحق چاشنی و غدومتی کہ در کلام شیخ

فیضی یافت می شود از فیض اثر صحبت خواجہ حسین مرحوم است در ہندوستان

در اوائل حال باغزالی و در او آخر با شیخ فیضی و مولانا عرفی و غیرہ مناظرات

و مشاعرات و مباحثات داشت در جمہد اکبر با و شاہ در ہندوستان آمد گویا

در لاہور فوت شد و ہما بخاند فون گشت عبد الباقی بہاوندی گوید کہ در پیرانہ

سری خدمت عبد الرحیم خان خاتمان رسید و مابقی عمر خود را صرف مداحی

و شاگونی خان خانان فرور نمود و سال وفاتش هر چند تقصیر کردم نیافتم مطلع دیوان  
 در روش حسن و ناز است بسی خوشنما به غمز و بطور ستم عشوه رنگ حفا  
**کلیات مجذوب** - نسخه نوظ مجلد بر کاغذ انگریزی مختلف المان  
 و درین نسخه کاتب مشنوی گلشن راز ملا محمود شستری را باعث ناواقفیت نام  
 مجذوب نوشته دیوان مغربی و اشعار مختلف از دیوان موسوی هم داخل  
 ساخته بمقدار پنجاه جزو کتاب خوش تقطیع است احوال مغربی تحت دیوان ایشان  
 بحرست و ال گذشت.

میرزا محمد مجذوب تخلص از علمای معزز تبریز است شاعر خوش خیال بود و سال وفات  
 میرزا نیافتم مگر مشنوی شاه راه نجات او که داخل کلیات است درست از صورت  
 اتمام یافت که ازین شعر میرزا ظاهر است -  
 بیز تار کجیش آنکه در باسفت به شاه راه نجاست و لها گفت  
 مطلع دیوان میرزا -

الهی عبدک العاصی اتا کا به مفتربا لذنوب قد دعا کا  
**کلیات صاحب** - بر کاغذ خان بالیخ بخط و لایست تعلیق  
 پاکیزه بجدول طلا چهار بیته نوشته شده قصائد صاحب هم وارد اما قصائد  
 بخوبی غزلیاتش نمی رسد جلد عمده ولایتی کتاب ضخیم این نسخه سابقاً کتابخانه  
 سان السلطان مشی سفید علیخان مرحوم که وزیر و اجد علی شاه بود بوده بعد وفات  
 ایشان مشی طالب مرحوم که زمانه با ایشان کساعت نکرد و فرستند احوال میرزا  
 صاحب در باب و ال تحت دیوانش قلمی شد نسخه بدیخط محمد بنی المراسالی است



و در سال ۱۲۰۲ از حیرت نبوی مکتوب شد.

مطلع کلیات - ۵

ای سواد غیر خامت سویدای زمین \* منخر خاک از نگهت مشکین لبابت ناخین  
**کلیات فاخر مکین** - نسخه مجلد با یقین خوش تقطیع بر کاغذ هندی است  
 قریب است جزو باشد مکین سپهر آقا محمد اشرف اگر چه اصلش از ایرانت امام ولد است  
 و بیست و سه شصت سالگی در لکهنو با میرزا ابوطالب صاحب تذکره خلاصه الامکان  
 در سال ۱۲۰۶ هجری ملاقات داشت با قتل خوش مناظر با بادی واقع شده در شهر  
 لکهنو در عتقده نالسه مائه ثالث عشر فوت شد.

مطلع دیوانش این است -

عشق در دل چو بستر اندازد \* در درو درو دیگر اندازد  
**کلیات این مکین** - نسخه پاکیزه بجدول شکرک بخط هندوستان  
 بر کاغذ هندی است از کتابخانه میرزا محمد طاهر النخاطب به صفت شکر خان است  
 سنی و تبه جزو به تقطیع متوسط این نسخه با اینکه قدری آب خورده در مطالع  
 نقصانی ندارد.

امیر محمود پدرش ملین الدین طغرای مستوفی بود بر اقسام سخن قدرت داشت  
 مائده کلامش همه بامزه خصوصاً که قطعات باین خوبی کسی کم گفته دیوانش در جنگ  
 سرداران از دست رفته اشعارش کیا است وفات امیر مزبور در ۱۲۰۵ هجری  
 بحر می در موضع فرزند که مولد و مسکنش هم بود واقع شده بعد از آن مدتی  
 هم گشت خطبه این نسخه که ریخته کلک که هر سنگ اوست در است داسه

نسخہ نوشتہ آغازش این است۔

الحمد لله الذی خلق بقدرته العالیہ۔

کلیات عرفی۔ نسخہ پاکیزہ مطلقاً لطیف خوش تقطیع خرد بخط نستعلیق

عمدہ قریب سی و پنج حُبُز و در ابتدا سائے رسالہ نفسیہ۔ بعد از ان مثنوی  
مجمع الافکار۔ بعد از قصائد زان بعد غزلیات و در آخر باعینات وارو۔

مولانا جمال الدین بن زین العابدین علی بن جمال الدین شیرازی مشہور بخواجه چادر باف

او حدی عرفی را در استادی مسلم داشته چنانکہ گوید کہ ہما قسم کلام او در غایت

کمال است مولانا او حدی با عرفی در شیراز ملاقات داشت و در ہندوستان

ربط ہر دو بجد اخلاص رسید خٹاوش در عین جوانی مولانا را مسموم کردند وادی

کلام عرفی شیرازی تاریخ فوت او است۔

از حسن اتفاقات اینکہ در مقیدہ کہ مشتمل است بر مدح سرور اولیا خباب

علی علیہ السلام این شعر گفتہ۔

ز کاوش مژہ از گورتا نجف بروم \* اگر بیسند ہلاکم کنند گریہ تبار

پس از فوت مولانا را در لاہور بجاک سپردند بعد از چند سال در ویشی آمدہ باشند

دیگری کہ در پہلو سے او مدفون بود پیشش قبر نمود و استخوان ہای او را بہ

نجف برد بعد از ان حقیقت این حال معلوم شد مولانا رو نقی این قطعہ در تاریخ

برون استخوان او بہ نجف اشرف گفتہ۔

بجانہ گوہر در ہای حریفست عرفی \* کہ آسمان پی پروردش صد فائد

چو عمر او بسر آمد ز گردش گردون \* شکست در صف دہا پر شغف آمد

بگوش سپرخ رسانید حرف جانسوزی \* که عسکرم از تو چو در مسرقت تلف اند  
 بگوش شتره از گور تا بخت بروم \* فلک دستیر و عای و پرده فتن آمد  
 رستم ز داز پئے تا بیخ رونقی کلکم \* بگوشش شتره از بند تا بخت آمد  
 ابتدای این کلیات برین پنج است -

ابتدای رساله نغمه -

مدی که از شایستگی انج -

ابتدای کتاب شیرین و خسرو -

بسم الله الرحمن الرحیم \* موج نخت ست ز کبر و ندیم  
 ابتدای قصه -

اسبال کرم میگزد و ارباب هم را \* همت نخورد و شتر آردی و نعم را  
 ابتدای غزلیات -

ای نه فلک ز خوشه ضح تو دانه \* و ز قصر کبریا ی تو عرش آشیانه  
 ابتدای رباعیات -

رستم بچنان تا نگرم برک هوس \* جوئی علی و یدم و صد فوج گس  
 کلیات کاتبی - نسخه بر کاغذ عمده شتعلیق مایقرا صاف بلا تکلف

ظاہری مگر کتاب نا در است جز این نسخه هیچ جا نشان نسخه دیگر نیافتم از روی  
 که برای است ظاہر که از کتابخانه نصیر الدین حیدر و سلیمان جاہ هست تفصیل  
 این کلیات برای پنج است -

مثنوی اول بر پنج مخزن اسرار نظامت شعرا اول مثنوی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم \* تاج کلامت و کلام قدیم  
مثنوی دوم و کبیرین سریت مثنوی۔

ای شده از قدرت تو ما و طین \* حیرت و بیچاره و نیا و دین  
مثنوی سوم در صنعت تخمیس قافیہ اولش اینکہ۔

ای بر حمت از دو عالم کار ساز \* جلد عالم را بر حمت کار ساز  
مثنوی چهارم سی نامہ کاتبی افتخار شایان است۔

زہی سی نامہ ام نامی ز نامت \* حدیث حریفی از حیرت و کلامت  
قصائد و غزلیات و رباعی دارد۔ مطلع قصیدہ اول این سنخہ۔

امی قبای لاسکان بر قامت و قد تو نگ \* پای باز ہمتت را بیضہ افلاک رنگ  
سنخہ از چہالت صفات بد ترک شدہ است۔

احوال مولانا کاتبی کہ پدرم علیہ الرحمۃ بر ورق باول این سنخہ نوشتہ بودند اینجا  
بلا تعییر داخل می کنم و ہو ہذا۔

در تذکرہ علی قلی خان والہ می نویسند کہ مولانا کاتبی نیشاپوری نام وی محمد ابن عبد  
است از فضلائی زمان و عرفا بر جهان بوجدہ و در شاعری کوس پہلووانی نواختہ

صیت سخنوری او از مشرق تا مغرب رسیدہ و بد بہ شاعری وی جہاں را  
فرد گرفتہ و حاجی امیر تیمور و شاہ رخ مرزا و بالستیز میرزا و او سخنوری دادہ

وفاتش در سن ۸۰ ہجری در طاعون استراہاد بودہ۔

کلیات قدسی۔ سنخہ سندیست بخط ما یقرا نستعلیق از کاتب  
دہم از سنہ کتابت نشانی نیست تخمیناً سی و پنج جزو احوالش اینچہ والد مرحوم



بقلم آورده بودند اینچنانکس بر داشتیم ملاطاف نصیر آبادی می نویسند که ملا محمد جانی  
 مشہدی قدسی تخلص میکرد و حقا کہ قدسی اخلاقت و پاک طینت بود و بساوست  
 کہ معطر مشرف شدہ از طور سخن او کمال شاعری ظاہر است اما در قصیدہ گاہی ایما  
 بی نسبت دارد و گاہی قدرت می نماید ازین ولایت دلگیر شدہ بہند رفت کمال  
 عزت و قرب منزلت داشت و در خدمت باو شاہ و امرا و شعرا بجدیکہ طالب  
 آئے کہ بمنصب ملک الشعراء ممتاز بود بہت مراعت خاطر او در دربار باو شاہی  
 پامین دست او ایستادی بعد از ان بمنصب ملک الشعراء سرفراز گردید و در ایام  
 حیات مبلغی کلی بیت باز ماندگان خود و پسرو جماعت دیگر کہ بودند فرستادہ در  
 ہندوستان فوت شد استخوانش را در مشہد مقدس بردند نصیر آبادی گوید  
 کہ دیوان او را در ایران فقیر دیدم اشعاریکہ در ہند گفتہ مشنوی بتخریف کشید و بیدہ  
 شد مشنوی دیگر مشتمل بر غزوات با شگاہ نظم آورد الحق خوب گفتہ۔

مطلع قصیدہ اول من تصاندہ۔

من آن نیم کہ گنم سرکشی ز تیغ جفا بہ چو شمع زندہ سر خویش دیدہ ام و پرا  
 کلیات سقا۔ نسخہ قدیم بر کاغذ ہندی بخط مایقرا رہند وستان  
 بجدول شکر ف و در شہ از قلم شخصی عنایت اشد مکتوب شد تمہیاسنی  
 جزو احوال سقا نوشتہ والد مرحوم اینچا بالفا ظہر رحمۃ اللہ علیہ بقلم می آرم۔  
 ملا عطا اللہ کشمیری التخلص بندرت در تذکرہ قلمی فرمودہ کہ شیخ بہرام سقا صاحب  
 جذب و اہل مسانی و در ویش فانی بود مولدا و بخارا است و از بزرگان آن طبقہ  
 است کہ در کورہ بجزو و در ویشی حب و وجود خود را خوب ننودہ و از مریدان

شیخ محمد خوشانی است در محلات اکبر آباد با شکر دان خود تشنگان را آب میداد  
 و اشعار ابدار میخواند آخر عمر راه سر اندیب مسرود و در کفرستان سیلان بدست  
 اجل ایمان تازه ساخت و یکی از اولیای حسب الارشاد محمد مصطفی صلی الله علیه  
 و سلم در آنجا حاضر شده به تکفین و تدفین او پرداخت سقی الله شراه گویند هر گاه دیوانه  
 جمع می شد تکلم اشعار ابدار خود را می شست اینقدر باقی ماند در اوایل عهد بهایون  
 پادشاه بود - مطلع دیوان -

پاز سر کرده بر او طلبش چرا نم + که من قطره کجا و هوس عمام  
 کلیات شوکت بخارالی - بخط نستعلیق با اقرار بر کائنات می نسخته  
 گفته است تخمیناً قریب بست جزو باشد شخصی عبد الغنی در سال ۱۲۸۰ کهنه ر و  
 یکصد و بست و هشت این نسخه را از کتابت خود با انجام رسانید شوکت  
 بخارالی او خود می گوید که پدر او مراد بود بخیانت پدر خود سواد خط اموت  
 و چون بسن رشد و تکلیف رسید پدر رحلت نمود و ناچار شغل پدر پرودا خت  
 با کلام میرزا صاحب اولاً السن گرفت و نازک تخلص میکرد و روزی از سواران  
 از یک زحمت کشید و باعث شورش دل رو بخراسان نهاد چون وارو  
 هرات گردید میرزا سعد الدین محمد راقم وزیر خراسان که خود طبع عالی داشت  
 بحال میرزا شوکت اطلاع یافت و او را شن و یاری نمود و سالها در خدمت میرزا  
 میبود و از آن با صیغ عهد خطاب شوکت گرفت شیخ علی حسنین گوید که  
 چون شوکت بنایت نازک ل و مدار سببیت بود و از افت ایل مول طالت نمود خراسانی سائرین خست از خراسان  
 باصفهان میبود و مقبره که منسوب به مبارخ علی بن ایل خارج حصار آن شهر است مکان مانوس



ہستیار نمودہ ترک معاشرت با خلق نمود و در شش روز بہ یک پارہ نانی قنات  
 می نمود بانندی کہ در خراسان پوشیدی و چہار سال گذرانید بعد از رحلت  
 اواز تن او آن نمد را برد آورده کفن پوشانیدند در سال ہزار و یکصد و ہشت ہجری  
 در جوار رحمت حق پوست شیخ علی حوزین گوید کہ در کودکی روزی اورا در مجلس  
 والد خود دیدہ بودم و او شان شوکت را اعزاز نمودہ در پہلوی خود نشانیدند  
 چون ما را از کسوت و حالت او تعجب آمد پرسیدم کیفیت گفتند شوکت است۔  
 مطلع مفیدہ اول کلیات۔

از بکہ رخت رنگ جنون بر سرم ہوا ۴ سودا بہ پای بست ز منفر سرم حنا  
 مطلع دیوان۔

خدایازنگ تا شیری بکرامت کن فغانم ما ۵ بہ سوج اشک بیل آب در قنغ زبانم را  
 ایضا نسخہ ثانی۔ بہ جدول طلا بر کاغذ خان بالیغ در سال ۱۱۸۰ ہجری مکتوب  
 شدہ از کتابخانہ ڈیپاسی است درابتدای این نسخہ قصائد است  
 مطلع قصیدہ اول اینست ۵۔

ز بکہ رخت رنگ جنون بر سرم ہوا ۴ سودا بہ پای بست ز منفر سرم حنا  
 کلیات مختاری غزنوی۔ نسخہ بخط ولایت پاکیزہ مکر از دست  
 ہر زمانہ در غایت شکستہ مالیت چند آنکہ لوح اولش صنایع شد تمبنا  
 سی جزو باشد نام کاتب نیست مگر در سال ۱۱۶۰ ہجری شائز و مکتوب شد حکیم مختاری  
 غزنوی نام او عثمان بن محمد است در اوائل عثمان و عثمانی تخلص میکرد و بعد از ان  
 مختاری تخلص ہستیار نمود پدرا و عمادوی غزنوی است علی ای حال جمع فال

شعر ابرقالبیت و جامعیت او معترف شده اند حکیم سنائی غنچه نومی که کسی  
 را بروی بحال تقدیم نمی رسد به او ستاد سی عثمانی قائل و قصاید و ر  
 مع او گفته و بر خدمت سلطان ابراهیم مسعود بود و از سلاجقه هم التفات یافت  
 یکی از زندهای محمود غزنوی هم بود و در سنه چهار صد و سی و اعمیه حق را بیک  
 اجابت گفت - و در اول ازین کلیات مثنای گفت -

**کلیات عظیم** - نسخه صاف در متن او بر حاشیه نوشته بخط ابقار است  
 نام کاتب و سنه کتابت درج نکرده تخمیناً شانزده جزو سید علی عظیم پسر ناصر علی  
 سرسندی است که ترجمه اش تحت دیوانش گذشت اقسام کلام دارد و قطعات  
 و غزل هر دو دروش پسندیده گفته -

**مطلع و قصیده** -

ای ز بسم افند گل بر فرق فرمان ریخته \* شکر الحمد از ان در کام انسان ریخته  
**مطلع و دیوان** -

ای عشق تن باز تو شد جان نواز ما \* ما از نوشدیم آخرو دیوان نواز ما  
**مطلع مثنوی** -

دارم سر حمد حق تعالی \* امم لانا ان ماتمشی -

**کلیات وحشی** - در پیم نسخه المیت بخط ولایت بر کافه خانی بالوع

لا جوروی و جدول طلایی حسب عادت کتاب ولایتی نشانی از نام کاتب  
 دستنویس کتابت نسبت معتوب است بر قصاید و غزلیات و مثنویات و رباعیات  
 تخمیناً نسبت و شش هزار و این نسخه از کتابخانه شاهی کلبنو مزین به است

ترجمه وحشی نوشته والد مرحوم نقل می شود۔ انفع المسکین الملغ المناخرین  
 الملغ البغار اشهر الفصا خلاصه الشارک که خدای اقلیم سخنوری استاد کارخانه  
 معنی پوری شیرمیشبه سخن نافه غزال ختن اویب وستان عاشقی با شاد پرتو  
 در عین موافقی۔ ملاکمال الدین وحشی یافعی۔ از شد انام و استا و کلام است۔ صاحب  
 روش تازه و طاحت بی اندازه است در همییدن چو شیر تخم انداز۔ در هوای معنی چون  
 عقاب در پرواز۔ سلیمان طبعش را این و این جهان سخن و محیط فکرش را  
 هر خس و خاشاک از گوهر۔ الحق از متاخرین تا غایت همگی بدرسته کلامی و  
 جامعیت شاعری و تازه گوی او نبوده۔ اشعار او خصوص غزلیات همه حالیه  
 اوست۔ هر چه از مطلوب می دیده بنظم می آورده لهذا این قدر موثر است  
 کلیات او قریب به نهم هزار بیت است کبنی بر قصائد و رباعیات و مثنویات  
 چون ناظر و منظور و غلد برین که تمام کرده و فراد و شیرین که عالمگیر شده اما تمام  
 است ملازم لور شاگرد مولانا شرف الدین علی یافعی مولانا محترم طنطنه شاعر  
 قاف تا قاف گرفته بود و برابر آمد و طرز نومی در عهده آورد و هم در زمان  
 حیات او طرز او را منوع گردانند مضمون ملای مزبور در دست قریب بکصدار شهر  
 عرق تنزی نوشید و خلعت بقا پوشید وحشی مسکین تاریخ وفات اوست۔

مطلع قصیده اول۔

کسی هیچ شود در سراچه افلاک به که با چو مهر مجرب کشت ز عالم خاک

مطلع دیوان۔

ای سخن گشته از بختون روی زرد با به مار از دور گشته و غافل ز دور ما

سر بنیت مثنوی خلد بریں۔

نامہ بر آورد و صدای صیر + بلبلی از حشد بریں گوشه گیر  
ایضا مثنوی حسرت و شیریں۔

آلہی سینہ دہ آتش آسروز + دوران سینہ دلی وان دل ہمہ سوز

کلیات شرف۔ بجز ولایت بر کاغذ را نشان نمان بالبع مترین

بالواج و جدول طلائی از کتابخانه الیٹ صاحب بدست والد مرحوم آمد سال

کتابت نیست مگر کاتب محمد رضای شہدایت شتعلیق خیلے خوب نوشتہ

تجسسنا سجدہ جزو ترجمہ شرف والد مرحوم تحریر فرمودہ بودند تجدیداً ننوشتہم

شرف امشس میرزا شرف جهان از سادات عالی درجات امسلمان است

پدرش قاضی جهان در عہد سلطنت شاہ ظہاسب صفوی معزز بود و اجدادش

در زمان اولجامتو سلطان محترم۔ میرزا فرزند نور از میر غیاث الدین منصور کاتب

علوم کردہ گویند در تحصیل حیدان شغف نمود کہ در عومہ بر قلیل علمای و شعرا را

از خدمت خود کامیاب مقاصد میاخذت ففائل کمالات و فضائل درجات

ایشان استغنی از توصیف است حاجی لطف علی آذر اورد و ولایت سنوری

افصح و ابلغ شہر ار متقدمین و مناخرین قزوین بخواند علی قلی خان والد می بود

کہ آخر العمر منزوی شد و از ان خلوت در شگاہ بگری بنوی معلوم خلوت

معہود رفت در طرز وقوع گوی بعد از امیر خسرو و دہلوی مثل او برتخاست۔

در ابتدا ای نسخہ خطبہ الیٹ ابتدایش اینکہ بعد حمد اللہ سبحانہ علی لغوت

کمالہ الخ۔



اول بند مثل ہفت بند کاشی در منقبت جناب امیر علیہ السلام دارد  
اوش اینکہ۔

اسلام ای سایہ حق آفتاب شرح وویا ۛ ۛ  
مطلب قصیدہ اول۔

وقت آنست کہ جان از پی جانان گردد ۛ ۛ  
مطلب نزل اول دیوان۔

وقت آنست کہ اقبال کنڈیاری ما ۛ ۛ  
کلیات طعنا۔ بخط تعلیق خوشنام ہم بر حاشیہ و ہم در متن نوشتہ  
بر کاغذ کشمیری مترین بجدول تخیسنا پنجاہ جزو۔ ملا طعنا ای شہیدی سر لوح  
دفا ترنگتہ پروری طعنا چہ منشور دانشوری۔ از اکا بر زمان خود بود طاہر نصیر آبادی  
اور اتروینی نوشتہ علی امی حال بزمان جہانگیر بادشاہ بہند وستان آمد  
رشتیق و ندیم شہزادہ سر او بخش بود۔ سیاحت و کن باشندزادہ مظلوم کرد  
در آخر عمر کشمیر اقامت گزید و بز وظیفہ شاہی بسراوقات خود می کرد با صاحب  
دندسی و کلیم مناظر است داشت سال وفاتش نیافتیم صاحب تیاج الافکار  
گوید کہ در آخر ماہ حاوی عشر رخت سفر آخرت بر بست۔

اول مثنوی ساقی نامہ ابتدایش اینکہ۔ ۵

ز ہی لطف سازندہ آب و نمک ۛ ۛ  
مطلب دیوان۔

نمی شد نوحہ دیوان مار شک گلستانی ۛ ۛ  
ز بسجہ اشہ بر سر گرنی زدن شاخ ریسانی



## مطلع قصیدہ اول۔

حکمت او در کشود غمگند خاک را \* پر گہر اشک ساخت حقہ افلاک را  
 در آخر نشتر ملاحظہ است۔ اولہ فرود سیدہ طفر اعبار تمیست ازین بوستان الخ  
**کلیات قآنی**۔ خوشخط بر ماشیہ و در متن ہر دو نوشتہ تخمیناً سی سبز و  
 مزین بالواح طلائی و جدول۔ کاتب این نسخہ مرزا عبدالقادر المتخلص بہ محبوب است  
 میرزا حبیب قآنی خلف میرزا محمد علی المتخلص گلشن ست۔ در عراق و فارس  
 سکونت نموده مولد میرزا شیراز و کسب علوم ہم در ہمان دارالعلم نموده سالہا  
 در خراسان و کرمان زیست کرد و صرف اوقات در مدح شجاع السلطہ نموده۔  
 صاحب مجمع العضا گوید کہ شاعر است فاضل و دبیریت کامل در فنون عربیہ  
 و علوم ادبیہ کمال قدرت داشت از بارگاہ سلطان ناصر الدین میرزا موطن  
 بود و دارالخلافہ طہران در ششادہ و رگزشت از ملاحظہ قصائد قآنی می توان  
 یافت کہ قدرتی عجیب بر زبان و لغات داشت۔ اوراق پریشان جواب  
 گلستان نوشتہ اولش این ست۔ تو آنا خدای کہ بخود اوں بزم محبت گاہست  
 قدرت اویند الخ۔

## مطلع قصیدہ اول۔

دوشم ندار سید روزگاہ کبریا کای مبنده کہ بہتر ازین شہزادیا  
**کلیات دیوان نعمت خانعالی**۔ بخط نستعلیق پسندیدہ واضح  
 بجدول شکر بر کاغذ ثنائی تخمیناً چہل جزو این نسخہ لطیف از مرور  
 سینن و شہور در غایت بد حالی بود و الہم رحمہم در تزیینش پردہ شد

و هاشمیه کرم خورده اش را تراشیده حاشیه جدید از صحافی که در کار وصل سلیقه  
 خوب داشت درست گردانیدند حالا این کتاب بجا لیت است که تا عرصه باقی ماند عجیب  
 یادگار است که بخط مصنف است احوال نعمت خان عالی که والد مرحوم تاجر  
 فرمودند نقلش اینجا برداشتیم -

عالی تخلص مرزا محمد شیرازی است اسلاف او در شیراز بطبابت مشهور بودند  
 پدرش حکیم فتح الدین عم حکیم محسن خان است که در عهد مصاحب شاه جهان  
 بادشاه بود پسرش حکیم حاذق خان النخاطب حکیم الملوک است حکیم فتح الدین  
 از شیراز بهند آمده مرزا محمد در عهد متولد شد و در سن سیزدهم همراه پدر بدر عالم شیراز  
 رفت و کسب کمالات نمود و در عنفوان شباب برگشت و بهند آمد و در خدمت  
 ملا شفیعی یزدوی النخاطب نواب دانشمند خان تلمذ نمود و در سال ۱۰۲۷ هجری  
 بنوی صلعم از اورنگ زیب بادشاه نعمت خان خطاب یافته داروغه با و در حفا  
 شد و در اواخر عهد عالمگیر اورنگ زیب مصاحب و ندیم شده مقرب خان  
 خطاب یافت و داروغه جواهرخانه شد و در عهد بهادر شاه سپه عالمگیر دانشمند خان  
 خطاب یافت و در سال ۱۰۳۱ هجری بنوی صلعم نسخه حیاتش با تمام رسید این  
 مجموعه او از دست اوست و دیگر رقعات و نسخکات یادگار است منشی  
 و شاعر با سرب

در ابتدای نسخه دیباچه طولی است اوله -  
 عبارات فزای نقد سخن آگیر است که چون الخ -  
 مطلع دیوان -

تمامی باید از مضارع لسم افند و یواہنسا \* بہ میں کرند میں ابرو دست زیب روی غلبہ  
مطلع قصیدہ اول۔

کشایش گرہ دل بہج تاب نشد \* ہزار حیف کہ انگور ما شراب نشد  
سر بیت مثنوی موسوم بسجن عالی۔

حمد و شکر اور اکہ ہرچہ بہت از دست \* وام ہستی حلقہ دار از زامی ہوست  
استدای وقایع۔ دمی کہ مدرس کشاف صبح در صفہ صدق و صفا۔

کلیات خاقانی۔ بخط نستعلیق پاکیزہ و فرح بجدول طلاء و درشت  
الف بخط شخصی شیخ نظام مکتوب شد نسخہ صحیح تخمیناً پنجاہ جزو۔ افضل الدین ایم

بن علی شروانی دولت شاہ سمرقندی گوید کہ در علم بی نظیر در شعر است  
در جاہ مشارالیه بودہ اولاً حقائق تخلص کردہ چون خاقان کبیر اور منصب

خاقانی از زانی فرمود بجای حقایق خاقانی کردہ در آخر حال ذوق فقر  
و امن گیر شد ہر چند ملازمت خاقان منوچہر میخواست کہ ترک گوید مگر اجازت

نمی یافت تا آنکہ بی اجازت از شروان گریخت و بہ بلیقان آمد گماشتگان شروان  
شاہ اورا گرفتہ پیش خاقان فرستادند خاقان از غایت ملالت اورا و قلعہ

شاہران جلس فرمود بعد ہفت ماہ از قید اطلاق یافت و دیگر بلازمت شغول  
نشد ہمراہی حضرت جمال الدین موصلی بہ حج بیت اللہ شتافت خاقانی در

۵۸۸ در شہر تبریز فوت شد و در مرخاب تبریز آسود۔  
صاحب مجمل فہمی و حمید اللہ مستوفی صاحب تاریخ گزیدہ سند و فوات

خاقانی را سلسلہ یافتند ظاہر اسہواً ترقیم نمودہ بنا بر آنکہ بخش خان  
۴۳۳

در سنه ۵۹۰ هجری عراق و اصفهان را فتح کرد و خاقانی قصیده در مدح وی به نظم آورده این دو بیت از آن قصیده است.

شده که خوارزم شاه ملک صفایان گرفت + ملک عراقین را بچو خراسان گرفت  
 با بچه چتر او قلعه گردون کشاد + سورچه پتبع او ملک سلیمان گرفت  
 صاحب تبايح الافکار ۵۹۵ تاریخ وفات خاقانی یافته ظاهر این روایت صحیح است و الله اعلم.

### مطلع قصیده اول

مراد اول میر تقی میر است و من طفل زبان اثر + دم تسلیم عشر و سزای نو و بتماش  
 ایضا نسخه ثانی - کلیات و مثنوی تحفة العراقین هم وارد بغایت تکلف  
 در صفایر کاغذ زرافشان بخط نستعلیق و پاکبزه در سنه ۱۲۴۰ هجری در عهد جهانگیر  
 مکتوب شده بخط میرزا محمد فاسم شیرازی که از خوش قلمان عهد جهانگیری است  
 برای جهانگیر بادشاه مکتوب شده عجب نسخه پر تکلف است که کمتر بنظر کسی  
 درآید باشد.

### کلیات حسینی بخط نستعلیق صاف جابجا کرم خورده بجدول شکرگ

تخمیناً است و پنج جزو در آخر نسخه کاتب چنین نوشته بفضل الله الملك  
 العلام با تمام رسید و به تدوین انجامید و یوان رموز و ان عشق حقیقی و  
 مجازی نکته سنج مضامین رنگین و بندله پروازی صدر نشین سند استغنا  
 و بی نیازی متخلص حسینی رازی مسمی به میر محمد شریف بتاریخ غزه شهر رمضان المبارک  
 بخط نحیف و ضعیف محمد سیح طالب علم در دار الخلافت شاهیجهان آباد در سنه



شش جلوس احمد شاه غازی مطابق سلسلہ ہجریہ مرقوم گشت "ابن سینہ  
 از کتابخانہ شاہی لکھنوست۔ احوال میر محمد شریف در کد امی تذکرہ ندیدم مگر از  
 آخر قطعہ تاریخ کہ بہت میر بخشی نوشتہ ظاہر کہ در سلسلہ بود کہ سال کتابت  
 این نسخہ است قطعہای تاریخ سیر دارو بیچارہ قزلباش خان اسد راہجو گفت  
 خیلی زبان درشت دارو دیگران را ہم بخیر یاد کردہ مداح ناور است بکن کہ  
 تذکرہ نویسان ہندوستان اورا متروک نظر کردہ از تسطیر احوالش بازماندہ  
 اند اوم اہل زبانست مضمون پیش پا افتادہ دارو جدت نیست۔  
 درابتدا مثنوی دارو۔ افتخارش اینکہ ۵

و سیاچہ دیوان حسینی جو بہینی + صدر رنگ گل عہد از ان بانع کھنی  
 مطلع قصیدہ اول  
 ہر دم ز سینه شعلہ آہم شود علم + از ناوک زبانہ بسوزد و مانع غم  
 مطلع دیوان۔

کرده ام و روزبان تا مد بسم اشدا + شمع بزم دل نمودم ذکر الا اللہ را  
 کلیات حسامی۔ نسخہ بخط ولایت بر کاغذ خان بالیغ بجدول طبع  
 خط نستعلیق تخمیناً چہل جزو بغیر نام کاتب و سنہ کتابت ظاہر از نسخہ  
 کمتر از سہ صد سال نگذشتہ باشد کلیات ہذا محتوی برقصائد و غزلیات و رباعیات  
 است احوال مولانا جامی تحت ہفت اورنگ نشان می آید انشا اللہ۔  
 مطلع قصیدہ اول۔

ز ان پیش کرد او دہم خامہ را بد + جویم مد و ز فضل تو امی بفضل احد



## مطلع دیوان۔

یاسن بداجمالک سینے کل مابدا ہو باوا نیراجبان مقدس بران فدا  
 درابتدائی نسخہ خطبہ مطول نوشتہ اند۔ پاک پروردگار کہ زبان سخن  
 گذار و دروہاں انج۔

## کلیات اشرف۔

نسخہ ہندی مایفراستعلیق بجدول شنگرف  
 کاغذ ہندی نشانی از کاتب و سنہ کتابت در این نیست از صورت حالش  
 ظاہر کہ بزاید صد سال عمرش باشد کتابت خیلی صاف و صحیح ہم یافتہ کلیات  
 محوی بر قصائد و مثنویات و غزلیات است احوال میرزا سعید اشرف اپنے  
 والد مرحوم از تذکرہ اقتباس فرمودہ نوشتہ بودند اینجانی نقل می شود۔

صاحب تذکرہ ریاض الشوامی نویسید کہ ملا محمد سعید اشرف خلف ملا محمد صالح  
 مازندرانی است و صبیہ زادہ ملا تقی مجلسی در زمان عالمگیر بادشاہ ہندوستان  
 آمد از بچہ نعت خانہ عالی معلوم شد کہ ملا فرزند سعید اشرف بادشاہ بخلعت مشرقی  
 باور چنانہ مشرف گردید ہما ماند باز پیران مراجعت نمود و در صفہاں ساکن  
 گردید اشعارش بس حسرت و خوش است بعد تفسیر این سطور کلمات اشعار  
 تصنیف میر افضل سرخوش بدست آمد میرزا سے فرزند احوال ملا باین طور  
 می نویسند۔ از کلمات اشعار

ملا از خوش خیالان زمان است در عہد مبارک عالمگیر شاہ از ولایت اراک  
 بہند آمدہ نواب زیب النساء سکیم دختر بادشاہ دین پناہ از روی قدر دانی و شگرتی  
 احوالش کردہ در ملازمت خود نگاہ داشت فقیر سرخوش چند مرتبہ اورا در خانہ

میر معز موسی خان دیده معنی یاب خوش است اکثر تلاش بطرز ایهام دارد اما  
عجب صاحب قدرت است که در مجلس میر معز دیدم ششسته با هم حرف می زدند  
و سخنان همدگر می شنود و بی فکر و تامل قلم برداشته ابیات مثنوی و غزل و ترانه  
بر روی کاغذ می نگاشت گاهی سر بگریبان فکر فرو برده مثنوی قضا و قدر  
قریب هفت صد بیت بهمین دستور در خانه میر معز بحضور یاران گفته دروس  
ملاشها کرده و معاینهها یافته که تعلق بدین اوار و از تحریر نواب ابراهیم علی بن  
صاحب نتایج الانکار معلوم می شود که ملا باخر عمر سبب نکاله رفته و حلین مراجعت  
بقعبه مولیر در کشته هجری بنوی صلعم فوت و همان جامه فون شد انا الله وانا الیه  
راجعون مرزا اور شعرا مرزا صاحب دور خط از آغا عبدالرشید و لمی تلمذ داشت  
چنانچه این قطعه دلیل این مدعاست - دی نده -

کرده بود ایزد عنایت خوشنویس شاعری \* کز وجود پرورد کردی فتحسار ایام ما  
بود اسم در رسم آن عبدالرشید دلمی \* بود نام این علی بیگ و خصلت صابنا  
آن پسر بشیره رسید عماد خوشنویس \* این بلا در زاده شمس الحق شیرین ادا  
شهر قزوین بود از اقبال آن دارالکمال \* کشور تبریز بود از نسبت این عرش زرا  
آن بهند وستان خودی خوشنویسی علم \* این در ایران دشتی رسم نخدانی بیبا  
آن یکی در خطه خط داور استلیم گیر \* دین یکی در علم معنی خسرو فرزانروا  
قطعه های خط آن چشم جهانزار و شکنی \* نغمه های شعرا این دلها ای عالم را دوا  
از هر یک کلک آن آوازه که صورت بلند \* از ستون خامنه این خانه مسنی مپا  
آن بهندستان صورت جهان بیف و قلم \* دین در ایران صفائی صاحب کوس دلوا

آن ز بهت اقلیم خط کلکش سخن بودی \*  
 داشتی از خامه آن چهره خطاب و رنگ \*  
 سطرهای آن بگری بودی از روی نشی \*  
 هر دو بودندی بهم چون صورت و بینی \*  
 اتفاقاً هر دو در یک سال با هم متفق \*  
 گشت از حرمان آن اقلیم خط زیر و پر \*  
 از برای آن قلم کردند از شوق سینه چاک \*  
 شورش و غوغا نهاد از مرگ ایشان جهان \*  
 روی با من کرد و گفت اشرف گو تاریخ این \*  
 کفتم از ارشاد پیر عقل و تاریخ آن \*  
 بوده با هم مردن آثار شید و صابا

### مطلع قصیده اول

رده ام نام خدا مطلع دیوان شما \*  
 مطلعی نیست بعالم به ازین نام خدا \*  
 مطلع دیوان

جزینی و ولی بحق راه مدان خدایا \*  
 کلیات سجایی - نسخ مصاف بخط تعلیق در متن و بر حاشیه نوشته  
 کاغذ خانی خوش تطبیح تخمیناً سیصد و در آخر این عبارت از کاتب است  
 بتاریخ ۱۲ - شهر ربیع الاول بخط فقیر حقیر محمد صالح ۱۵۵۰ هجری بعد چهل و پنج سال  
 زوفات سجایی کتابت این نسخه ابو قحوه آمده - احوال سجایی نوشته  
 والد مرحوم در ذیل است -

مولانا سحابی و هو مولانا کمال الدین نقی اوحدی مولدش شوستر نوشتہ  
 واصلش از جرجان دانستہ صاحب ریاض الشرا و گل رعنا شمش با تالیف  
 میکند و سکنتش نجف اشرف بقلم می آرد ہر چہ باشد سحاب فلک برقیقت است  
 و ابر سپر حقیقت عابد شب زندہ دار بود و زاهد بی ریاز و دنیا بیگار از  
 اسباب دنیوی چندان بی علاقہ می ماند کہ بر یک حصیری و ابریقی کفایت  
 کردہ نتی سال بر مزار مبارک اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
 بسر برد صاحب صبح صادق نقل میکند کہ روزی گذر مولانا بر آب انستاد  
 پایش در گل ماند با خود گفت کہ بیچ در دنیا تعلق ندارم مگر با کلام خود پس  
 ہاں وقت جنگ رباعیات خود را کہ زائد بر ہفتاد ہزار بود در آب انداخت  
 از آنجملہ بست ہزار کہ در سینہ و سفینہ مروان بود باقی ماند الحق شاعر خوش کلام  
 و از جملہ ارباب فلاح و اصحاب صلاح است گویند و فالتش در سنہ ہزار و دہ  
 ہجری بنوی صلح در استر آباد واقع شد۔

اول رسالہ ایست در تصوف۔

ابتدایش اینکہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + تیر شہا بست بدیو حسین  
 اول رباعی کہ قریب چہار ہزار باشد۔

المنۃ للذباغسام خدا + از خلق رسیدم و شدم رام خدا  
 بر کس سخنی از آن ایس می گوید + من می گویم نام خدا نام خدا  
 مثنوی در تصوف۔ سر بیت۔



در جهان مذمت منام طمع به کید خور این سادہ نام و رع  
 کلمات النوری - نسخه صحیح قدیم نستعلیق صاف خوشنما کاغذ کتانی  
 بجدول شکر فجا بجا کتشی ہم دار و سال کتابت و نام کاتب ندارد  
 تخمیناً چهل جزو صفحہ اول نوع طلسمی دارد -

حکیم ابو حدالدین النوری شاعر است کہ جمہور بر او ستاد می او متفق اللفظ شدہ  
 این چنانچہ گویند قطعہ -

در شعر کس خیر اند \* قولیست کہ جلگی بر بند  
 ہر چند کہ لابی تعبدی \* فرود سی والنوری و سدی

اصل النوری از ابیوردست در اوائل حال خادری تخلص کردہ مگر با استدعای  
 عمارہ کہ از استادان محترم است النوری تخلص گزیدہ در جمیع علوم عقلی و نقلی  
 بہارت داشت و نجوم ہم می دانست در زمانیکہ حکیم قدم در وادی شاعری  
 نہاد و امیر معزی ملک لشکر سلطان سنجر بود حکیم بحضور سلطان سنجر بمقابلہ  
 امیر معزی مقیدہ کہ مطلعش این است -

گردل و دست بگردگان باشد \* ہمہ دست خندان بجان باشد  
 خواند و امیر معزی را ساکت ساخت حکیم در نظر سلطان اعتبار گرفت و رسید  
 بجای کہ رسید آخر عمر در بلخ افتاد و ہماکجا فوت شد و فاش شدہ در ۵۴۷  
 واقع شدہ در بلخ نہ ہونست مطلع مقیدہ اول - ۵

معدری بہ ثالث بقدرت مطلق \* کسند بشکل بیاری جو گنبد اوزق  
 ایضا نسخہ ثانی - نسخہ بخط ما یقرا نستعلیق قدیم است بر حاشیہ و در متن



نوشتہ سند کتابت و نام کاتب ندارد و در طوالت زیادہ و در عرض کم تقطیع شدہ  
 باصطلاح اقلیدسی ستیل واقع شدہ۔

**کلیات ولی**۔ نسخہ بخط مایقراہ استعلیق بجدول شکر و ظاہر اقدم  
 از کاتب و سند کتابت حرفی نموشدہ سی جزو شاہ ولی اقتدا صلہ از گرجا  
 است و در شمار دکن مشہور در عہد عالمگیری بہند رسیدہ از شاہ گلشن  
 مستفید گردید و در ریختہ گوئی شہرت دارد و او اول کس است کہ دیوانش  
 راوردکن مدون کرد و نگہی این کلیات در زبان اردوی ستدیم است  
 مطلع دیوان ۵

حق کلید لطف سون قفل سخن جیب اکیا + تب نکتہ گفتار نے مجہ دل پر جا رہا کیا

مطلع

ہر ایک رنگ میں دیکھا ہوں عرخ کی رنگ + ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کی باغ میں دل  
**کلیات سلیم**۔ نسخہ بخط ہندی بر کاغذ حنائی بخط صاف بجدول شکر و  
 حاشیہ اش بریدہ حاشیہ نو بریں درست شدہ است تخمیناً چہل جزو سابقاً  
 این نسخہ مال سرگور اوزلی بود و داخل کتاب خانہ ایٹ صاحب شد تا اینکہ  
 بدست جناب والد مرحوم افتاد۔

محمد قلی سلیم از عویاق شام لوست عویاق فرقه از فرق اتراک ست مرزا در  
 ظہران و قزوین بیشتر می بود با میرزا صاحب مشاعرات داشت مشاعر  
 خوش خیال است و دولت شاہ جہاں بہند وستان رسید مگر میرزا ابوطالب  
 کلیم در پیش افتاد و نقش مراد میرزا سلیم بدر بادشاہی نشست ندیم

میر عبد السلام شهدی کہ از عمدہ امرای شاہجہانی بود گشته و بعد وفات  
 میر عبد السلام در سنہ ۵۷۷ سب و خمین و الف در بلده کشمیر رخت سفر ازین  
 عالم بر بست و در دامن کوی کہ مشہور بہ تخت سلیمان است خلوت نشین  
 خاک گردید علی قلی خان والد گوید کہ میرزا سلیم ورد کن فوت شد و در بران پور  
 مدفون است مگر چونکہ لفظ مسموعہ در تحریر این خبر بکار برودہ ظاہر است بناطمی شود  
 کہ خود ہم بر این روایت و ثوق نداشت قول اول صاحب سر و ازاد صحیح است  
 دیوان میرزا سلیم ہم بنظر والد نیامدہ چنانچہ در تذکرہ خود باین ایراد متذکر ہودہ  
 اول مثنوی قصا و قدر دار و سہ سز پیش این است۔

شہیدم روزی از خون نابہ نوشی + چو گل از پارہ تن حشر قہ پوشی  
 مطلع قصید اول۔

اگر رم بسوی چشم اشکبار انگشت + چو ماہ نوشود آلودہ غبار انگشت  
 مطلع دیوان۔

دلا توئی کہ بکار خودت گزید چندان + برای عشق بتانت بیافرید خدا  
 کلیات منت۔ بر این نسخہ از دست برد زمانہ آثار است و دورن  
 اول بخط جدید در آخر اوراق کرم خورہ کہ وصل شدہ صحاف نام کردہ کار  
 بود بد وصل کردہ آنچه از تصرفات کرم بر بست خوبست بجدول طلا بخط تعلیق  
 صاف تخمینا سی و پنج جزو از کاتب و رمان کتابت نشانی نیست شاید  
 طعمہ کرم گردید۔

میر نضر الدین منت از اجل سادات و بیست بہ چہار دہ واسطہ بسید جلال

بن سید عضد زوی نسبت دارد و از خاندان شاه ولی الله محدث دهلوی  
 قرابت داشت مشق سخن بخدمت میر حسن الدین فقیر دهلوی نموده و از مولانا  
 فخر الدین ارشاد یافته در سال ۹۱۰ هجری با عانت میر محمد حسین بخدمت جانسن صاحب  
 که یکی از عمده های دولت انگلستان بود بسفر بنگاله و دکن پرداخت و سفارش  
 بستگ صاحب گورنر از نظامت بنک خطاب ملک الشراعی یافت  
 مرزا ابوطالب اصفهانی گوید که در آخر عمر در لکنو ماتد تمامی اشراف آندمار  
 به تنگی زیست می کردند در شتله و دواع دار فانی فرموده بعالم جاودانی نوشت  
 مطلع دیوان به

خداوند ما کن صرف بتا اندیشه مارا به مزن بر بستگ این ناحق شناسان شریف  
 مطلع قصیده اول به  
 سبحان من تنزه عن نعمت الزوال + سبحان من تقدس عن سمیت المکالم  
 کلیات میر حاج - نسخه بخط ولایت بلا جدول و لوح بخط پسندیده  
 تهنیت نسبت جزو نام کاتب و سنه کتابت ندارد -

سید قطب الدین امیر حاج النسی از سادات صحیح النسب بهراة است  
 بی تکلف و بی تعلق و بی تامل بود در قصائد میر حاج و در غزل النسی تحمل  
 می نمود بکتابت معاش نمودی و در توحید کوشش و تلاش مستر نمودی  
 گویند وقتی چهل غزل امیر خسرو را طرح کردند شعرا در عصر مثل نظام الدین امیر علی  
 شیر نوازی و مولانا جامی اجوبه گفتند میرزا هم از بعینه ترتیب داد و آنچنان  
 گفت که هیچ شعرا مسلم داشتند امیر علی شیر که بغایت قدر شناس سخن بود

صله شانی و وافی برداشته خود خدمت میرزا شتافت میرزا از کمال  
تجدد و تناعت ابا فرمود سال وفاتش نیافتم مگر معاصر ملا جامیست۔

مطلع قصیده اول۔  
سخن ایل سانی رسد آنکه بکمال \* که بود فاتحه اش سمد حد استمال  
مطلع و دیوان۔

اما و الله فی روح نشاط الروح ناولها \* که هست آن رنگ آب زندگانی حل شکلیها  
کلمات خسرو۔ یک مجلد ضخیم خوشخط و خوشش تقطیع بخط ولایت  
کلمات خسرو و دیوان حسن و حافظ و اوحدی مزین بلوغ و جدول طلایی  
از آخر و رقی از تصرف زمان رفته نشان از کاتب و سنه کتابت نامده  
در متن دیوان خسرو و بر جاشیر دیوان سه گانه که مذکور شد نوشته  
تخمیناً شصت و سه روز۔  
احوال خسرو تحت قلم ایشان گذشت۔

مطلع این دیوان۔  
ای باد برقع برفکن آن روی آتش ناک را \* ای دیده گرسودا کم آبی بزین خاک را  
مطلع قصیده اول۔  
زبان که بر در معنی کلید گفتار است \* ز بهر شکر و سپاسی یکی جهان دار است  
احوال حسن تحت کلمات ایشان که نسخه جدا گانه است می آید۔  
مطلع که درین نسخه نوشته۔

ای قلم مانده بر سفید و سیاه \* و ز درون و برون ما آگاه



دیوان حافظ که بر حاشیہ این نسخہ نوشته و بیجا چه مطول دارد کہ در ان احوال  
خواجہ ہم افزوده اولش اینکہ۔

حمد بی حد و شمای بی عدد و سپاس بیقیاس حضرت خداوندی را الخ۔

احوال حضرت خواجہ تحت کلیات ایشان گذشت۔

اول قطره کہ مطلعش این است۔

در خرابات عاشقان گوئیست \* داندر و خائے پرمی رویست

کلیات مرزا ربیع انجیب۔ بخط نستعلیق شفیعا آئینہ چهارم تی مین

بلوغ طلائی و جدول شجر فی در ۱۱۸۲ الفصائ و ثمانین و ثلاث مکتوب شد نام کتاب

نیت گانم می بود کہ این نسخہ از ان مصنف باشد پیوستہ و بدہ ام جامی

غلط نیست و صحیح نویسی از شان کتاب مستبعد است مال سرگور او زلی بود

کہ از ہند وستان بسفارت منجانب دولت انگلشیہ بہ ایران رشتہ بود

مرزا ربیع انجیب مصحفی در تذکرہ فارسی خود ذکر مرزا رمنور نموده عجب کہ دیگر تذکرہ

نویسان قرن ثالث عشر یا خبر از احوالش نہ داشتند یا دانستہ نہ گذشتند

باشد ہر جہ باشد وی از اکابر شعرا قرن ثالث عشر است چون وی خود مولد

خود را ندلس میگفت اورا مروان حاجی مغربی می گفتند در حدیثت عمر باصفا

افتاد و در ان دارالعلم و کتاب علوم سی سال اشتغال و در زید بعد از تحصیل

و اخذ علوم بہ حج شتافت و از انجا رولسیاحت بنا و تا اینکہ بہ ہند وستان

رسیدہ طبع اقامت در رومی فگفتند در شوشاگر و مرتفقہ قلی بیگ است

جواب غنمہ مولانا نظام الدین گنجوی نوشته و مہا بہارت را ببلک نظم کشیدہ



مصحفی که معا صردی بود فرماید که مردمان می گفتند که مدت عمرش هفت صد سال بوده است روزی مشتاق ویدار وی شده پیش وی رفتم مردی دیدم خیف آفتاب بر لب مام سوال شعرا از من کردند لیکه تازه گفته بودم بر زبان آفرین کرد و گفت گاه گاه می آمده باشی این کلیات تخمیناً چهل و پنج جزو باشد بیشتر مثل است بر غزلیات مطلع و یواش اینست -

خداوند ابرافروز آن چراغ آرزویم را به گرم کن پر تو نور تجلی گفت و گویم را  
مجموعه رباعیات دارد - رباعی اولش این است -

یارب بکمال رهبری کن ما را به از نقص وجود خود بری کن ما را  
دادی تو اگر چه راه در ره همت ده ای یار شفیق یادوری ده ما را  
در آخر این مجموعه رباعیات نوشته که در سینه یک هزار و یکصد هشتاد و پنج بری  
مطابق جلوس یازدهم شاه عالم است از این ظاهر که این نسخه در هند یا در وادی  
مکتوب شده باشد مجموعه قصائد هم دارد -  
مطلع قضیه اول -

روی تو ز ند طعن گلستان ارم را به حسنت دل پر خون کند آینه جم  
در آخر مثنوی بطور ساقی نامه دارد -  
سررب مثنوی -

خدا و اودا دست رس تا کرا به شایند بر خاک افلاک را  
کلیات حکیم رکنامی کاشی - بخط نستعلیق از قلم ملا شعیب از دهلوی  
که یکی از خوشنویسان قرآن حاوی عشر است بزبان حیات حکیم منبر بود در دار السلطنت

مہلی و رشکندہ الف و اربعین علیہ کتابت پوشید تمینا کتابت چہل و پنج جزو  
 باصول خوشنویسی جنلی امر و شواریت ملائی مزبور و کتابت این نسخہ بدیہنا  
 منوہ کلیات محتویست برقصائد و دیوان نقل آن عبارت کہ والد مرحوم  
 مشہر بر احوال رکنابور ورق اول این نسخہ نوشته بودند بالفاظ رحمتہ اللہ علیہ  
 برداشتم و ہوندا۔

و رتذکرہ لب الالباب مسطور است کہ مسیح مرشد و رہنمای عارفان و مقتدا  
 و پیشوای عاتقان اشعارش قریب بعد ہزار بیت است و در منزل حضرت  
 صاحبان و یوانش ملاحظہ شدہ بسیار خلیق و مہربان بود و در شرح و سبوحی  
 تخلص میکرد و در علم طب جنلی و قوف داشت مسموع شد کہ از شاہ عباس ماضی  
 با و کم توجہی و کم شفقتی ظاہر شد این بیت را گفتہ روانہ ہندوستان شد  
 گرفتگ یک صبحدم با من گراں باشد ترا \* شام بیرون میروم چو آفتاب از شورش  
 و ران ولایت اعتبار ہم رسانیدہ بود بعد از مدت بکا شان مراجعت نمود و در  
 زمان بادشاہ جنت مکان شاہ صفی با صفہان رفت اہل حد چند ان بدگویی او  
 نمودند کہ از بادشاہ یافت در پیرانہ سری از اصفہان بشیر از رفت مدتی بود  
 بعد از ان مراجعت بکا شان کردہ در آنجا در تاریخ ۵۲ زانوت شد چند مرتبہ  
 فقیر بخدمت او رسید حقا کہ ملکی بود بصورت بشر فقط سیحای مسامی تاریخ آن  
 واقعہ بدین طریق گفتہ مصرع۔ رفت بسوی فلک باز مسیح دوم۔

مطلع قصیدہ اول۔  
 ای حساب غم تو بر انگشت \* وی کلید غم تو بر انگشت

## مطلع دیوان اول

نہاںم گفت ذکر بردوام بر مراد اورا \* بایں آلودہ کی شرم آیدم کا ریم کا اورا  
مطلع دیوان ثانی۔

نہاںم گفت ز شرم تو بتو شکل مرا \* در دل خویش بہ میں حال ہن بدل را  
کلیات کمال۔ بظہ ولایت نستعلیق بسیار خوش ناما تھینا بست  
بیخ جزو تقطیع متوسط حسب عادت کتاب ولایت نام کاتب و سال کتابت  
نہاںم شخہ قدیم از بعضی دستخط ظاہر کہ شخہ در دست امر اراکبیری و ہم در  
کتابخانہ عبدالرشید ولیمی بود و در عہد دولت اکبر بادشاہ لہیب عنوان جمیع کتابت  
اقد اکبر بود۔

کمال الدین اسمعیل الملقب بخلّاق المعانی خلف الصدق جمال الدین عبدالرزاق  
اسفہانیست رتبہ شاعری دی ازین قطعہ شیخ علی حنویں ظاہر و ہوندا  
دوش از بریاری کہ ولم شیفتہ اوست \* در شرح کمال خردوش ناطقہ لال است  
اندیرم قاصد فرخندہ سروشی \* بانامہ عنذلی کہ مگر آب زلال است  
شترش نہاںم گفت کہ سلکیست ز گوہر \* ہر سطرے انراں در نظم عقد لال است  
بکشوم و بر خواندم و سنجیدم و دیدم \* کہ زندہ رہی حال آن نامہ سوال است  
کامرد ز دین ناحبہ عاشق سخنان را \* غوغا بہر شعر حالست و کمال است  
القصہ دریں مسئلہ باران دو گروہ اند \* در محبت ترجیح کی زین و جبال است  
ایں شعر پراورد آن شعر سپر را \* کہ نوشتہ این مشغلہ امروز و سال است  
را منی شدہ اندا ہنم باران مجاول \* کہ کلک نو حکمی کہ رسد وحی مثال است

بخشاد پی پاسخ سنجیده پر خویش \*  
 مجموع آن هر دو بدقت نگرستم \*  
 دیدم که دو ات و قلم آن دو شهنشاہ \*  
 آن هر دو بفضل آیت و بر آن بلاغت \*  
 غزای هر مطلع شان مهر هر سیت \*  
 شعر شعرای که فریبند با ایشان \*  
 در چنگ و بیران قوی پنجه تسلیمها \*  
 جمع آن همه اتقان بلطافت که نموده \*  
 هر صفحہ ز مشکبیس رقم آن دو گهر سنج \*  
 اما چو کسی دیده انصاف کشاید \*  
 این مطلع من آئینه صدق مقال است

در شعر جمال مارچه جمالی بجمال است

امانه بزیمالی اباکار کمال است

نقطش بعضا آئینه شاہد معنی است \*  
 سز نکته سبب است او نازد مشکبیس \*  
 فیض نقش از رتق غیب روش است \*  
 صدبار ز سر تا سر و بوانش گذشتم \*  
 در نوزده گره شواہدیند سر یغان \*  
 استاد سخن گرچه جمال است ولیکن \*  
 تحقیق در احوال دو استاد حزین ما \*  
 معنی بکوی است که ظن غزای جلال است \*  
 هر نقطه او شوختر از چشم غزال است \*  
 بد قلمش در افاق فضل بلال است \*  
 بلیلی است که سر تا بقدم غنچ و دلال است \*  
 الحق رگ ابر قلمش بجز لوال است \*  
 کمیل جان طرز و روش کار کمال است \*  
 اینست که گفتیم و جز این محض عدال است



رای همه این بود که حشلاق معانی \* آخرتہ خطاب می از اصحاب کمال است  
 بسیار کمال من و با من و گران را \* در پله منیران خود اندیشه و بال است  
 این نامه نوشته شب بیستم شوال \* ماه این هزار و صد و سی و دو لبال است  
 کمال در عجم ہاں ربتہ دارد کہ حسان در عرب داشت تمام فصحاء ہر عصر جمیع  
 بلغای سخنور استادی اورا سلم شمرده اند و قتل عام صفہاں در کتبت  
 کہ از حکم ملاکو خان حادث شد بدرجہ شہادت فائز گشت این دور باعی  
 بخون خود در دیوار نوشت۔

### رباعی

این گشتہ مگر کمال اسمعیل است \* قریبان شدنش نہ از رہ تبخیل است  
 مشربان نوشد کمال اندر رہ عشق \* قریبان شدن از کمال اسمعیل است

### رباعی دیگر

دل خوں شد و شرط جان گذازی این است \* در حضرت او کینہ بازی این است  
 با این ہمہ ہم بیخ نمی یارم گفت \* شاید کہ ترا بندہ نوازی این است  
**کلمات حزین**۔ نختہ نو خط بر کاغذ مختلف اللوان انگریزی خوش  
 تقطیع بخط صاف نستعلیق تمینا شصت جزو۔

حصہ اول دیوان دیباچہ نوشتہ خاص شیخ است۔

افقت احشامینک۔

افتتاح نامہ نام آردان گہبان خدیوان الخ۔

حصہ دوم قصائد۔ مزین بدیباچہ است از شیخ۔



## اولہ

انت الظاہر فلیس فوقک شیء \* وانت الباطن فلیس دونک شیء

## مطلع قصیدہ اول

غیر نفی غیرت بکنای بی ہمتا کستے \* نقش لاد نہ چشم وحدت بین من لایستے

حصہ سوئم مثنویات - مثنوی اول صغیر دل سبریت

شامی شاکستہ دل دار را \* سیاس فراوان ز مایا را

دوئم مثنوی خمین و انجمن شعرا اول اینکہ -

سنام آنکہ آزر را خمین ساخت \* دل دوزخ شر را انجمن ساخت

سوئم مثنوی تذکرۃ العاشقین -

افتتاحش این است -

ساقی ز می موختدانه \* ظلمت بر شرک از میان

این مثنوی ترجمہ قطعہ عربیت اولہ -

یا معشر العتاق باللہ خبروا \* اداسل عشق بالفتی کیف یصنع

ہمیں قطعہ را شیخ غلام علی راسخ مثنوی بزبان اردو و بسلک نظم کشیدہ

المحق داد سخنوری دادہ می گوید -

امسی وہ ہمہ تن عجب ز نیاز \* دل تہا جس کا صدف گوہر

حصہ چہارم رباعیات -

## رباعی اول

ای چشم و پسرانغ دل غمدیدہ ما \* در راہ تو خاک شد دل و دیدہ ما

بجران تو بود گفتت ناوانی ۴ مارا حگر باط بر چیده ۵  
 شخصی گویند لال حسب فرمایش باجوگر سکھراج بہاور کہ یکی از رؤسای شہر  
 پٹنہ و مخدوم حقیر بودند در ۱۲۸۸ ہجری با حاطہ کتابت در آور و منقول عنہ از کتابخانہ  
 راجہ رام زمان است کہ یکی از تلمیذ شیخ بود

کلیات ظہوری ترشیزی - بخط استعین صاف  
 مزین بانوار طلایی و لاجوردی مجلد ضخیم محتویست بر جمع تصانیف ظہوری در اول  
 این نسخہ مشتمل ثلاثہ ظہوری بخط دیگر است صاحب این نسخہ رحمۃ اللہ علیہ آدم شیخ  
 بود دیوان نظیری بر حاشیہ نویسانیدہ سنہ کتابت و نام کاتب نیست  
 تخمیناً ہفتاد جزو -

مولانا ظہوری ترشیزی در شاعری استادی وی سلم اگرچہ حاجی لطف علی  
 اور در آتشکدہ اوراہہ تو عیف کہ حق او ہست یاد نکرده پیش ابراہیم عادل شاہ  
 بہمنی محترم و معزز بود و صلہ ہای وافر برداشت دختر ملک قمی کہ از شہر شکرار  
 دولت ابراہیم شاہی بود بجا لکناحش آمدہ علی قلی خان والدہ خان آرزو  
 و میر غلام علی آزاد بر قول ظہوری استدلال می کنند چنانچہ والدہ بر حاشیہ دیوان  
 ظہوری نوشتہ کہ قول ملا برای ما محبت است تادت العمر بعزت تمام زیست  
 و در شہور شدہ در دکن بجا رحمت حق پیوست -

مطلع قضیہ اول -

ای نام تو بر سر زبان ما ۴ وی یاد تو در میان جانہا  
 مطلع دیوان -

آنکه خواهد داشت فردا حتمش دیوان ما به گشته و صفحش آفتاب مطلع دیوان ما  
در آخر ساقی نامه تمام و کمال است که سر بتیش شهرت تمام دارد۔

**کلمات الشعراء**۔ نسخہ نو خط نستعلیق شکست آمیز با شماره و الہم مرحوم نقل شد  
باعث غلطی منقول عنہ ہیں نسخہ ہم خلی غلط ماند و علی ای حال بکار می آید تذکرہ المعایر  
است کہ میرزا افضل سرخوش نوشسته تخمیناً دو از وہ جزو خرد تقطیع۔

میرزا محمد افضل سرخوش در دولت عالمگیر بادشاہ بود بعد ازین کہ شاہ مرہور داعی  
حق را بیک اجابت گفت میرزا در از اختلاف دہلی منسروی شد و الہ گوید کہ میرزا  
بصحت بسیاری از شعرا و اہل کمال رسیدہ اگرچہ تاریخ وفاتش نہ نوشسته  
مگر می گوید کہ در عہد محمد سرخ سیر بادشاہ رخت ہستی ازین سرای فانی بسالم  
جاودانی کشید اول تذکرہ اش اینست۔

سخن جانست دیگر گفتگو جاناز من بشنو بد اگر ہر لفظ جانانی تازہ می خواہی سخن بشنو  
**کلیات بیدل**۔ بر کاغذ کشمیری تقطیع کلاں چہارمیتی مزین بجدول طلائی  
تخمیناً یکصد جزو کلیات دیگر باین جامعیت و ضخامت از نظر این فقیر نگذشتہ  
شخصی محمد وارث بتاریخ ۱۹۱۹ ہجری القامی ۱۳۴۱ کتابت این کلیات  
را با تمام رسانید۔

مختصراً حوال میرزا عبدالقادر بیدل و الہ مرحوم نوشسته بودند حقیر بینی حالاً  
ضروری برآں افزوده اینجا نقل می کند۔

ہذہ کلیات بیدل۔ اسمہ میرزا عبدالقادر از قوم برلاس و الوہس حنیفاست  
گویند در ۱۵۴۲ ہجری یکصد و پنجاہ و چہار ہجری بنوی صلعم در شہر بلیغ آباد کریم



محترم کنار با دروید چون بعمر پنجاه سالگی رسید پدرش میرزا عبدالخالق فوت شد عم میرزا  
 میرزا بزرگ که متکفل احوال او بود پیدا شده که تحصیل علوم عجب می آورد و میرزا را از  
 کتاب علوم باز داشت و صحبت فقر را نعم البدل انگاشته مدام در مجلس  
 ایشان میفرستاد آورده اند که میرزا در بدو شباب در سلک ندما شهرزاده  
 محمد اعظم منگ گروید شاهزاده راز و زری خیر شکر گوئی اش رسید بجز احکم  
 واد که قصیده در مدح وی انشاء کند چون این خبر را بمیرزا آورد میان آوردند ازین  
 کار ابار نموده از نوکری خود مستغنی شد و منسروی گروید و بحمال استغنا بقیه  
 عمر خود را بسر برد و هر اقسام شعر و دسترس کمال داشت اما در غزل سراسر  
 صاحب طرز جدید است "میرزا بیدل از عالم رفت" تاریخ وفات اوست -

احوال میرزا بیدل از تذکره خوشگو بطور تئمه تحریر جناب والد مرحوم بقلم می آید  
 در تحریر که بالا مرقوم شد سهود و تسطیر سنه ولادت میرزا بیدل واقع شده لفظ  
 یکصد بعد بکنز رسوا تحریر فرموده اند -

خوشگو گوید که میرزا بیدل در اوایل حال رمزی بخلص می فرمودند روزی  
 سیر و بیابان گلستان می نمود چو باین مصرع رسید بیدل از بی نشان چه گوید  
 بهتر از می رود و از روح پر فتوح قبله شیراز استمداد بسته لفظ بیدل را  
 بخلص مبارک قرار داد - گویند چون از خدمت شهرزاده محمد اعظم مستغنی شد شهرزاده  
 عالیجاه از روی کمال قدر دانی نشانی بدستخط خاص نوشته اینجا نقل می شود  
 س الحمد لله والمنة که هنوز قوای بدنی آن رفعت و شجاعت و ستگاه بحال خود است  
 با وجود برقراری حواس از خدمت عالی شاهی تساهل در زیدن شرط ایفاست



حقوق اخلاص نیست تا حال هم، مع نرفته آنچه ضروریات راه و رکار باشد بیرون  
 دارا اختلاف امر نفاذ یافته سرانجام کرده خواهند داد و دستمزد ملازمت گرد  
 مرزای مرحوم در جواب عریضه سر قوم نمودند که تمام آن در رقعات داخل است  
 در عنوان عریضه این رباعی نوشته -

از شاه خود آنچه این گدای خواهد \* انزونی منصب رضای خواهد  
 با همت فقر تنگ خواهش نکشد \* حسنیلی شکر دعای خواهد  
 مرزای مزبور عمر و بسیاجی نهاده در حدود بنگاله و بهار و اوڈیسر  
 باز او کی سیاحت فرموده عجاب قدرت الهی تماشا نمود بعد ازین حسنی  
 بلبده اکبر آباد اقامت ورزیده بدار اختلاف شاهجهان آباد رسید کج  
 عزت گزید نواب شاکر خان و شکر الله خان همواره کفالت اخراجات  
 حضرت مرحوم می نمودند با جمله کلیات حضرت مرحوم مشتمل بر نود و نه هزار بیت  
 است از آن جمله یازده هزار بیت نسخه عرفانست در یکصد و یکصد و دیگر چهار هزار بیت  
 مثنوی طلسم حیرت و مثنوی طور سه هزار بیت و ساقی نامه مسمی به محیط العظم  
 و دوازده بیت و مثنوی تنبیه المیهوسین یک هزار بیت ترجیع بند هزار بیت و قصاید  
 و ترکیب بند و مقطعات و مخمسات و مربع و مستزاد و هفت هزار بیت موهبت  
 صنایع سه هزار بیت اشعار نثریات و رباعیات چهار هزار و نثر چهار عشر بقده  
 بمقدار ده هزار بیت باشد بقیه پنجاه هزار موهبت شش زاید غزلیات است و نفا  
 حضرت بروز چهارشنبه سوم صفر سنه ۱۰۰۰ هجری واقع شد -

چار عشر بیدل - اوله - خداوند از زبان معذور - هر صفر سر است عذر هر



در آیان بسندیر۔

رقعات بیدل۔ اولہ عجز مراتب حمد و ثنا تسلیم بارگاہ صمدی۔

مطلع دیوان۔ قدیم مشتمل بر ترکیب بند و قصائد۔

سنام آن صمدی کی چونہ و کیا ہے کہ کرد کون و مکان را بحرف کن پیدا

مطلع دیوان ثانی۔

باوج کبیر یاگز پہلوی عجزت راہ ابجا + سر سوتی گرا تجا خم شومی بشکن گلاہ ابجا

رباعی اول از مجموعہ رباعیات کہ تجنا چہار ہزار باشد

انگس کہ منترہ است ز آب گل ما + بی او عدم است خلوت و محفل ما

نامش ار پروہ بر زبان سے آید + واللہ کہ نیت جای او جز دل ما

سر بیت مثنوی طور معرفت۔

لبش فرسودہ شوق نالہ تمثال + زہیر یک نفس و امیکند بال

ایضاً محیط اعظم۔

خوش آندم کہ در برنگاہ قدم + می بود بے تار کیف و کم

ایضاً طلسم حسرت۔

سنام آنکہ دل گاشانہ اوست + نفس گرد متاع خانہ اوست

سر بیت مثنوی عرفان۔

عشق ازشت خاک آدم بخت + اتعدر خون کہ رنگ عالم رخت

کلیات حاوق۔ بخط مال بقرار استیبق خوشنما کاغذ حسانی

تقطع کلاں بجدول طلا مثنوی بر قصائد و غزلیات اگر چه در آخر سنہ کتابت

و نام کاتب نیست مگر نسخه قدیم است و از بعضی عبارات حاشیه و شرح  
گمان دارم که این نسخه اول خود حاذق باشد از کتاب خانه آصفیله و کاتبان  
نیز بر جنک لکهنویت تخمیناً چاه جزو دینی نوشته حکیم حاذق ولد حکیم  
سمام برادرزاده حکیم ابوالفتح گیلانیست مولد او فخر سگری است در عهد  
جهانگیر منصب ممتاز داشت و در زمان شاه جهان بسفارت به توران رفت  
و باز رجوع بعقب خلافت بعد انجام امور مفوضه نمود و بمنصب سه هزار ری و خدمت  
عزم کرد شرف امتیاز یافت در آخر عمر بوظیفه پانزده هزار روپیه سالانه  
موظف گشته منزوی گردید تا در سن ۶۷۰ هجری قمری در این جهان فانی را خیر باد گفت -  
**مطلع قصیده اول -**

باز دل بر آستان کعبه جان می برم \* این بیابان را با میدی به پایان می برم  
**مطلع غزل اول دیوان -**  
سیا و تازہ مکن طسیر آشنائی را \* بافتاب میاموز خود منائی را  
**کتاب المعارف -** بخط نسخ خوش لفظ صاف تخمیناً سیصد و  
نام کاتب و سنه کتابت نیست در انساب و تاریخ است ابو محمد عبد الله  
بن مسلم بن قتیبه دینوری و بروایتی مروزیست در بغداد که مولد او بود  
سکونت داشت تصنیفات جمید و ارد و تالیفات خود مصنفات خود را  
در سیصد و پنجاه قفسه در سلطنت امتیاز یافت و دو سال انجام داد  
در سن ۲۳۰ و لاوتش روداده و بعارضه تخمه تاریخ بجدیم جادی الاشراف  
در سن ۲۲۳ و حسب قول ابن خلکان باه رجب سنه ۲۴۹ در مصر جهان

بحق تسلیم نمود۔

اولہ۔ الحمد للہ و صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم قال محمد عبد اللہ بن مسلم بن قیثمہ الدینوری  
کشف المحجوب۔ بخط نستعلیق صاف بجدول طلا بر کاغذ  
باریک ہندوستان عمدہ نام کاتب و سنہ کتابت ندارد۔

شیخ علی بن عثمان بن علی الحلابی الغزنوی کنیت وی ابوالحسن میرد شیخ  
ابوالفضل بن حسن حبلی است بسیاری از مشایخ عصر اویدہ و صحبت  
ایشان رسیدہ ملاجائی فرماید کہ کشف المحجوب از کتب شہورہ معتبرہ من  
تقوت ست و لطائف و حقائق فراوان درین کتاب جمع فرمودہ  
تاریخ وفات شیخ میر غلام علی ازاد در ۱۲۵۶ ھ یافتہ اند شیخ در لاہور  
استراحت فرمودہ۔

اول کتاب این ست۔ ربنا آتانا من لدنک رحمہ۔  
کنز الرمزوز۔ بخط نستعلیق نہایت عمدہ بجدول طلا بر کاغذ  
چونکہ صفحہ از آخر رفتہ نشانے از کاتب نامذہ تخمیناً نہہ جزو۔  
ترجمہ سید حسینی سادات تحت زاد المسافرین بحرف (رز) گذشت  
شعر اول مثنوی۔

باز طبع را ہوا می دیگر است \* بلبل جان را نوای دیگر است  
کتاب الصفات الثمانیۃ فی احب سار القیصر العثمانیۃ  
المشہور بہشت بہشت۔

بخط مصنف صحیح تخمیناً ہشتاد جزو از زمان عثمان غازی تا عہد سلطان

بایزید یعنی وقائع از سلسله تاسیله عبارت فارسی جمیع تکلفات صورت  
و معنوی نوشته و سلسله اخبار نویسی را از دست نداده ملا اوریس بن حاتم الی  
البدلیسی الرومی از محول علماء و اکمل فضلاء عصر خود بوده جرتاریخ عبدالمصطفی  
کدامی تاریخ دیگر مملو بچندین صنایع و بدایع نیست که باین معنی است تحریر شده  
باشد ببار اشاره سلطان بایزید که قیصر ششمین از سلسله عالییه عثمانیه بود تحریر  
تاریخ پرداخت و آخر الامر محسود اعیان عصر خود گشته چنانکه خود فرماید که در وقت  
اتمام کتب ثمانیه این اعجوبه بتاریخ اذمان جمعی از ان بی بضاعتان از صنایع انصاف  
و بعضی نرومایگان مصادف و مکارم اوصاف در صحبت سلطان شرح آن  
کتاب را بهمانه الطاب بصحیح و کنایت از کتاب نمودند و اصابع تدبیر را بهمانه  
اختصار و انتخاب بجات و انتهاب خراین سر بهر آن ابواب فصاحت فصاحت  
کشوند و در تفصیل منافع و ارزاق و تعلیل احقاق حقوق و مشاقق این داعی  
خالص مخلصانه کوشیدند و در قطع جایزه انعام موعود و منع احسان و صلوات  
معهود سلطانی بطمع شرکت در اسم و رسم تالیف و ترصیف آن مبانی یتغ  
بی دروغ از زبان بدگویی و تغیر بالتزام تبدیل و تغیر کشیدند ملا مزبور در عرش  
ثانی قرن عاشور در جوار رحمت حق پیوست صاحب کشف الظنون گوید که پس  
ملا مزبور که ابو الفضل محمد نام داشت تتمه این تاریخ نوشته تا عهد دولت سلیم  
ثانی رسانیده این تتمه از نظر حقیق نگذشته و نسخه کامل بهشت بهشت جز این  
نسخه نیست در ایشیا تک سو سائینی کلکتہ یک نسخه ناقص دیده ام  
خطبه و فتر اول - تبارک الذی بیده الملك هو علی کل شیء قدیر الخ -

خطبه دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* هر دو دست دفتردویم حکیم  
دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* مطلع النوارتیران حکیم  
ایضاً دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* لوح نوریت زلوعتدیم  
ایضاً دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* مخزن اسرار تیران حکیم  
ایضاً دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* از مژادی منتهای ذکر که خطب عظیم  
ایضاً دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* منبر حسد خداوند حکیم  
ایضاً دفتردویم -

بسم الله الرحمن الرحيم \* مطلع الانوار من وجه کریم  
بسم الله الرحمن الرحيم \* جلوه گزراں نور تیران حکیم

کشف الصلصلة عن وصف الزلزله -

بخط نسخ بر کاغذ مهره دار بجدول شگرف تخمیناً سه جزو از اوایل زلزله که بعد  
واقعہ بائیل رود اوہ تا آخر زلزله کہ بزمان و حال خواهد شد ذکر کرده بزبان عربی  
احوال ظلال الیزین سیوطی تحت جامع صغیر گذشت -



اول کتاب۔

الحمد لله والشكر له والصلوة والسلام على خير نبي ارسله۔

کلمات الصادقین۔ بخط ما یقربنا لنسخه قدیم ورق اول گم شده تخمیناً پانزده جزو و احوال اخیر و اسرار و اصنیاف و اولیا و اهل بی که در شهر مذکور در فون اند در سنه ۱۲۳۰ تالیف این مجموعه شده۔

میرزا محمد صادق همدانیست در عهد جهانگیر بادشاه بود میرزا از منور بسیار و سرفراز شاه عبدالمحق است که معاصری بوده سال وفات میرزا نیا فتم چونکه ورق اول نیست عبارت آخر مرقوم می شود۔ این است۔

عبارت۔ چنین گوید بنده گناہگار شر مسار محمد صادق عفی الله عنه الخ۔ کتاب المصاویر۔ بخط نستعلیق صاف نسخه کهنه تخمیناً پانزده جزو و آخر نشانی از کاتب و سنه کتابت نیست ابی عبد الله محمد بن محمد الزورقی از کار بار باب لغت است مصاویر به ترتیب ابواب جمع نموده و در فارسی معنی هر یک نوشته از وی در عربی دیوانی در وجود است سنه وفات صاحب کتاب یافت نشد۔

اول خطبه۔

الحمد لله على سوانح الآیه الخ۔

کتاب المعجم۔ خط نسخ خوشنما جدول سنج و نیلگون بر کاغذ مبره و در تخمیناً پانزده جزو و سنه جدید است ابی بکر احمد بن موسی بن مردودیه از اکابر علماء اسلام است جز این کتاب سیم تصانیف دیگر هم دارد در سنه ۱۲۳۰

بدار بقا شتانت -

به ترتیب حروف تہجی نام شہر و قریہ نوشتہ و در زلیش ذکر اکابر و اعیان  
ان شہر با قریہ مذکور ساختہ -

اول این کتاب -

آیہ بالباء الموحده قال ابو سعد - الخ -  
کتاب المصا وری علی حروف المعجم - بخط نسخ قدیم چنداں کہنہ  
شدہ کہ در کاغذ آثار بوسیدگی پیدا شدہ و حالت کتابت بطور مسودہ  
می نماید نام کتاب و سنہ کتابت نیست نظر بحالت ظاہری کمتر از شش  
صد سال برای نسخہ نگذشتہ باشد -

شیخ ابی بکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز البستی التوسی از ارباب لغت  
است و ادیب شہور بود در ۲۲۲ بدار بقا رخت آخرت بر بست -  
الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة علی محمد وآلہ اجمعین  
اما بعد فاعلم یا اخی الخ -

کارنامہ حمیدری - در ۱۸۴۸ بہ توجہہ والابار شہزادہ غلام محمد  
ابن ٹیپو سلطان اسکندہ افندی روضتہ البخمان کہ بفرمودہ شان تالیف  
شدہ و در دار السلطنت کلکتہ چاپ شد -

ملا عبد الرحم گورکھپوری از شاگردان علامی شاہ عبدالعزیز دہلویست ادیب  
کامل و عالم بکلمہ و بالحا و داشت چون وار و کلکتہ شد توجہہ با سوختن  
انگریزی زبان کرد و در عرصہ قلیل استعدادی بہر ساینکہ بہرہوست تمام

از انگریزی بفارسی و عربی نقل می نمود امروزه زاید از سی سال است که در کلکتہ فوت شد در احوال حمید شاہ و شیخ سلطان تاریخی بہتر ازین کار نامہ در وجود نیست  
خطبہ اول کتاب -

الحمد لله الواجب الوجود والشہود الخ -

**کشاف اصطلاحات الفنون** - بخط نستعلیق با ایترا بر کاغذ  
مہرہ دار ہندی تمبنا شاہ شاہ جزو کلاں مصطلحات جمیع علوم بہ تصریح  
تمام ترجمہ نموده در ۱۲۲۸ اقلمی شد شیخ محمد علی بن شیخ علی بن حاجی محمد صاحب  
بن ملا محمد صابر الفاروقی التہانوی در اقسام علوم دست رس کامل و بہرہ دانہ  
داشت از مدرجہ تحصیل علوم نمود در ۱۲۵۸ ہجری از تالیف این کتاب  
کثیر المنفعت فارغ گشت با ہتمام ایشیاٹک سوسیٹی بنگالہ این نسخہ سفید  
چاپ شد تاریخ وفات شیخ یافت نشد -

خطبہ - الحمد لله الذی خلق الانسان و علمہ البیان الخ -

**کنز المعانی فی شرح حرز الآمانی و وجہ التہانی** در مجلد  
جلد اول در سنہ جلوس مالگیری مکتوب شد و جلد دوم در سنہ جلوس  
باوشاہ مذکور مطابق ۹۹۴ بخط شیخ ابو محمد زابدی مکتوب شد بود بہرہ  
مجلد تمبنا شہت و پنج جزو -

شرح قصیدہ شاطبیست در قرأت - شیخ بران الدین ابراہیم بن  
عمر الجبیری الشافعی صاحب فضائل حمیدہ و مباحث مفیدہ و تصانیف عدیدہ  
بود امام یانچی فرماید کہ عدو تصنیفاتش زائد از یکصد شمار اندہ در ماہ شعبان

سلسلہ از تجریر این شرح فارغ گشت صاحب کشف الظنون گوید کہ این  
شرح مفیدست فقیدہ شاطبی را۔ مگر شرحی دیگر باین ضمانت و توضیح  
نباشد شیخ مزبور در سلسلہ بعالم قدس خرامسید۔  
اول خطبہ۔

الحمد لله مبدی الامم و منشی الرعمم الخ۔  
کتاب التذکرہ باحوال الموتی و امور الاخرہ۔  
بخط عرب نسخہ بسیار قدیم تاریخ تجریر نہرست کہ باین نسخہ افزوده سلسلہ  
نوشته تاریخ کتابت نسخہ نیست تخمیناً پنجاه جزو در باب احوال موتی  
و الاخرہ جمع احادیث فراہم نموده و در آخر کتاب الفتن ہم افزوده  
عجب اینست کہ در کشف الظنون این کتاب مذکور نیست۔

محمد ابوالعباس بن احمد بن ابی بکر بن فرج الانصاری الخزرجی اللاندسی ثم  
المقرطبی المالکی فقیہ و محدث بوده نصیبت بسیاری از علماء رسیدہ  
باکندریہ اقامت گزید شرح صحیح و مختصر صحیحین ہم از دست و راہ ذیقعد  
۵۶۷ این جهان گذران را خیر باد گفت سیوطی در حسن الحاضرہ تحت  
فقہاء مالکی ترجمہ قرطبی نوشته۔  
اول کتاب۔

قال العبد الفقیر الی ربہ المتفضل الخ۔  
کتاب الشفا بتعریف حقوق النبی المصطفیٰ صلعم بخند عرب  
نسخہ قدیم خوش تقطیع صحیح اگرچہ سنہ کتابت نیست مگر نام کاتب

یوسف الخطیب است تخمیناً سی بسزوی۔

قاضی ابوالفضل علی بن عیاض - در حدیث و نحو و لغت و علم انساب امام  
عصر خود بود و جز کتاب الشفا لقصایف بسیار و بکار آمدنی دارد و از وطن خود  
در طلب علم باندلس رسید و در قریب از جماعتی تحصیل علم نمود و صاحب منظر الاشیاء  
گوید که بسیار زیرک و فہم و صاحب ذکا و طبع سلیم بود و اولاً قاضی سببہ کہ مولد  
اوست گردید و در ۲۲۲ قاضی غرناطہ گشت و در ماہ رمضان ۵۴۴ قاضی  
بجل سجدل حیاتش را منقوّم ساخت  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله المنقر و باسمه الاسماء الخ۔

کواکب الدراری شرح صحیح بخاری - ۳۰ مجلد بخط نسخ  
نسخ قدیم در آخر سنہ کتابت نیست ہر سہ مجلد یکصد و نسبت و پنج جزوی۔  
علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی از اکابر محدثین عصر خود  
بودہ حافظ ابن حجر و زر کامنہ فی اعیان قرن الثامنہ علامہ مزبور را  
ستودہ و نسبت این شرح فرماید "ہو شرح مفید و رکہ معطر و در ۵۸۶  
از تالیف این شرح لطیف فارغ گشت و در ۵۸۶ از محنت آباد دنیا رحلت  
فرمود۔

اول کتاب۔

الحمد لله الذی انعم علینا بجلال النعم الخ۔

کنز الدقائق - خوش خط نستعلیق بجدول و لوح طلائی خوش



تقطیع تخمیناً نسبت و در جزو نسخه صحیح محبتی است قدیم بنامه۔

امام ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود المسعودی بحافظ الدین السنفی امام کامل در زمان خود و در فقہ و حدیث و اصول عدیم الظہیر بود و در فقہ شاکر و شمس الاممہ محمد بن عبدالستار الکردوبی و حمید الدین صری و بدر الدین خواہر زاد است تصانیف عالیہ مثل دافی و شرح المنظومہ و منار و تفسیر مدارک و اردو در ششہ و وفات یافت۔

اول خطبہ۔

الحمد لله الذي اعز العلم في الاعصار الخ۔

کشف الحقائق المحمدیہ۔ نسخہ قدیم بخط خفی نستعلیق در ۲۲۰ خط اسمعیل بن محمد الکاتب شیرازی بکتابت و تراجم تخمیناً نسبت و پنج جزو خود شرح و راہبات واجب الوجود است حقایق محمدیہ از ملا صدر الدین شیرازیست مولانا غیاث منصور خلف الصدق علامہ صدر الدین شیرازیست و در فنون حکمیہ و ریاضیہ ضرب المثل بود صاحب حبیب السیر گوید کہ آنجناب غالباً بوقور علم و دانش در اطراف و اکناف عالم بغایت مشہور است و در عہد شاہ اسمعیل صفوی بود و پیوستہ در شغل تدریس اوقات می گذراست انتقال امیر غیاث منصور ازین دار پر شور بسرای کسریوز در ۲۹۹۰ بوقوع پیوست و در جوار والد بزرگوار خود در صدر جهان منزلت یافت است دادے خطبہ۔

تسالک کشف الحقائق والاطلاع علی بائع الاسرار والدقائق الخ۔

کثیر العمال فی سنن الاحوال والافعال المشهور  
 به جمع الجوامع - بخط تعلیق لطیف در ۵۳ کتب مشهور شد  
 یکمجلد تخمیناً پنجاه و شش جزو این نصف آخر است از حرف عین  
 تا یا کتاب جمع الجوامع از کتب مشهوره حدیث و از عمده تالیفات سیوطیست  
 درین مجموعه تخمیناً یکصد و نهار حدیث به ترتیب حروف تہجی بروش جامع  
 صغیرست شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ این مجموعه ضخیم را محبوب و مفصل بہ چند  
 طرق فرمودہ اولاً قسم الاقوال جمع الجوامع بموجب فرمودہ آن را غایۃ العمال  
 نام کرد ثانیاً قسم الافعال را مرتب فرمود و بہ مستدرک الاقوال شہرت داد  
 بعد این ہر دو ہمگی جمع الجوامع را بوضع جامع الاصول مہذب ساخت  
 و کثیر العمال مسمی ساخت آخر الامر کثیر العمال را انتخاب زدہ بہ منتخب کثیر العمال  
 نام زد کرد و این خلاصہ خوب و پاکیزہ مشتمل بر جمیع اقسام حدیث در ہر  
 باب است صاحب کشف الطنون گوید کہ صارت کتاباً حافلاً فی اربع مجلدات  
 اول این نسخہ -

حرف العین کتاب العلم - الخ -

الکافیۃ الشافیۃ فی الامتصار للفرقة الناجیۃ - بخط عرب در ۱۱۹  
 کتب شد نام کاتب نیست تخمیناً یازدہ جزو بقصیدہ نونیه ابن قیم شہرت داد  
 محمد ابن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حیر بن القیم الزرعی دمشقی البغلی در ۱۹۱  
 ولادت یافت از عمده شاگردان دسیروان ابن تیمیہ بود صاحب اتحاف  
 البلاء ترجمہ ابن قیم بطوالت تمام تجر فرمودہ و از طبقات حافظ ابن عرب

چنین با نوشته از بعضی اشعار کافی می توان یافت که این قیم هم مثل این قیمیه  
 حسب قول امام یا فنی عقیده محسبه داشته باشد هر چه باشد این قیم او بی کمال  
 مفسر محدث و از اکابر علماء بوده در ۲۳ فوت شد از وی رحمه الله علیه  
 تصانیف بسیار در وجود است بعضی از آنها که درین کتابخانه بود بجای  
 خود قلمی شد.

استدای خطبه -

الحمد لله الذی شهدت له بالربوبیة جمیع مخلوقات الخ -

شعرا و قصیده

حکم الحجة ثابت الارکان \* ماللصد و دینخ ذاک یدان

کشف بزودی - بخط منخ و دو مجلد هر دو مجلد کتبنا قریب

یکصد جزو باشد نام کاتب و سنه کتابت نیست نسخه قدیم است -

شرح اصول بزودی که در اصول فقه است علی بن محمد بن عبدالکریم بن

سوسنی بزودی - در اصول و فروع امام است و دیگر علوم را هم جامع بود

در صد و سنه چهار صد ولادت آن امام رفیع الدرجات است جز اصول

بزودی تصانیف دیگر هم دارد از وی تفسیری است در یکصد و بیست

مجلد و هر یک جلد بمقدار فضیلت قرآن مجید است بتاریخ پنجم رجب ۷۸۲

رحلت سفر آخرت بر لبست و بعضی گویند که وفات امام در سنه چهار صد

و هشتاد و هشت واقع شده تا بوشش را به سمرقند بردند اصول بزودی

از همین امام است که ششش بنام کشف الاسرار اشتهار دارد و امام علامه

عبدالعزیز بن احمد البخاری الحنفی از علماء کرام است و تصانیف عالیہ دارد  
کشف الاسرار بہترین شرح اصول بزودی است و رسنہ ہفت صد و  
سی امام فرور را ہی ملک بقا گوید۔

اول خطبہ کتاب۔

الحمد للہ مقصور التسمی فی شبکات الارحام الخ۔

کتاب التاویلات۔ پنج نسخ و قدیم بر ورق اول کتاب  
این عبارت است۔

اسناد تصانیف علم الہدی رئیس ال السنۃ ابو منصور الماتریدی رضی اللہ  
عنه وادخلہ الجنۃ اخبرنا الشیخ الامام حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری  
وفیہ اللہ علی الخیرات قال اخبرنا الشیخ الامام العالم الربانی الخیر الزحمانی  
صاحب الاصول والفروع شمس الدین عمرو بن عبد الستار بن محمد  
العماری الکروزی نعمہ اللہ بالرحمۃ والرضوان قال اخبرنا الشیخ الامام ابو الحسن  
علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الرشدا فی قال اخبرنا الشیخ الامام علیہ السلام  
ابو حفص عمر بن محمد بن احمد السنفی قال اخبرنا الشیخ الامام القاضی صدق اللہ  
ابو الیسر محمد بن محمد بن حسین عبد الکریم السنفی عن ابيه عن جده عن ابی  
عبد الکریم عن الشیخ الامام محمد بن محمد بن محمود الساسانی عن الترمذی  
نعمہ اشبا لرحمۃ والرضوان۔

حکایت خط المصنف

بقول احمد بن احمد بن ابی احمد السمرقندی ان الامیر الامام ظہیر الدین شرف

الائمة ابابكر بن مسعود بن احمد النوكدي الكاشاني فقهه الله تعالى في الدين  
 قرأ على الكتاب التاويلات المنسوب الى الشيخ الامام رئيس اهل السنة  
 ابى منصور محمد بن محمد الماتريدي السمرقندي انما رآه بانه على وجه الاحكام والاتقان  
 وانا قررت على استاذي الشيخ الامام الزاهد ابى المصين ميمون بن محمد بن  
 محمد المكي السفي رحمه الله وهو يروي عن استاذه الشيخ الامام الحليل  
 ابى بكر محمد بن ابى نصير القلاسي وهو يروي عن جده نصير احمد بن محمد القلاسي  
 وهو يروي عن جده ابى ابكر بن ابراهيم القلاسي وهو يروي عن المصنف  
 رحمه الله عليهم اجمعين وكتبت هذه الاسطر لابى بكر بن مسعود بن احمد النوكدي  
 بخطي في جمادى الاخرى سنة احدى وثلثين وخمسمائة هـ

احوال كتاب از خطبه اش که در ذیل بقلم منی آید واضح می شود۔ امام محمد بن  
 محمد بن محمود ابى المنصور الماتريدي امام متكلمين و مصلح عقائد مسلمين است  
 از ابى بكر احمد جوزجاني فقاہت امرخت و قاضى بن محمد سمرقندى از امام  
 زبور فقاہت گرفت تصانیف جلیله به رواقوال باطله نوشته در ۳۳۳  
 جهان فانی را وواع فرموده بدار السور خلد رحلت فرمود۔

خطبه كتاب امينت الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد وآله  
 اجمعين وعلى اصحابه وسلم كثير اقال الشيخ الامام الزاهد عليم الدين شمس النظر  
 رئيس اهل السنة والجماعة ابو بكر محمد بن احمد السمرقندي رحمه الله ان كتاب  
 التاويلات المنسوب الى الشيخ الامام ابى منصور محمد بن محمد بن محمود الماتريدي  
 رضى الله عنه كتاب جليل القدر عظيم الفائدة اذ فيه بيان مذهب اهل السنة



والجماعة في اصول التوحيد ومذهب ابي حنيفة واصحابه في اصول الفقه و  
 فروعها على موافقة القرآن غير ان هذا الكتاب ليس بما عنته بنفسه مثل  
 كتاب التوحيد والمقالات وماخذ الشرائع وغيرها وانما اخذ منه اصحابه المستبرزين  
 لتقناً ولهذا كان اسهل متناً ولأمن كتبه المصنفة بكثير لكن مع هذا لا يخلو  
 عن نوع اغلاق في اللفظ وابهام في المعنى بحيث يعجز عن درك كثير من يدعي  
 التبريد في العلوم وانما يحصل من افني عمره في اصول التوحيد واصول الفقه  
 ومعرفة صناعة الكلام ومعاني اللغة ولما اتفق لنا قراءة هذا الكتاب على الشيخ  
 الامام ابي السعید رحمه الله وكان فريد عصره في الاصول والفروع يستجمع  
 جميع انواع العلوم فاخذني شرحه على ما هو الشرط في الباب من الايضاح المطلق  
 وتفصيل المطلق ومن زيادة فوائد تليق بالكتاب فكرهت ان تفوتني هذه  
 العوائد التي هي نرايد القلام فاستخرت الله تعالى وسأله التوفيق في  
 تسديد ما باسهل اللفظ والعبارة على شرط الايجاز ودون الاطناب والاشارة  
 ونهاستي في الحقيقة نشراني مسان قد ظلم مصباحها وفتح البواب علوم سيد  
 فقد سفا حها و اجيار اموات خرجت ارواحها ومن اجيار رضائيه فهي له  
 رجاران يكون ذخيرة اتزود بها للسماء وعمونا للعباد الى سلوك طريق الرضا  
 واتباع رضائه وعفوه وغفرانه وما توفيقى الا بالله عليه توكلت وهو حسبي  
 ونعم الوكيل ونعم المولى ونعم النصير ۞  
 كتاب تراخيص الصلوة بخط استيلى هان تحيينا  
 جزو درسه الله بخط شيخ بهار الدين مکتوب شد بنابر حديث نبوی که اول

ما یجاسب به العبد یوم القیامۃ الصلوٰۃ کتاب در صلوٰۃ بفارسی تالیف کرد  
و بر سه قسم مقسوم ساخت۔

قسم اول در فریضۃ الصلوٰۃ۔

قسم دوم۔ در بیان انواع طہارت۔

قسم سوم۔ در بیان احداث و انجاس محمد بن احمد بن الزاہد۔

کتاب التذکرۃ الزمہیہ فی احکام الحمام الطیبیہ والشہرعیہ  
نسخہ بخط عرب تخریب سائنہ جزو نام کاتب و سکنہ کتابت نیست۔

ترجمہ علامہ شیخ محمد عبدالرؤف المتاوی تحت شرح جامع صغیر بحرف  
الشین گذشت۔

سلم افند الرحمن الرحیم۔ و بہ نستعین علی القوم الکافرین الخ۔

کتاب الیواقیت فی المواقیت۔ بخط عرب نسخہ قدیم در  
آخر سزہ کتابت نیست۔

دازا ابتدای ورقی ضایع شدہ تخریب سائنہ جزوہ چونکہ خطبہ منقود شد نشان  
مصنف ہم نمی توان یافت از ملاحظہ کشف الظنون یافتیم کہ چندین یواقیت

فی المواقیت مذکورست نمی توان گفت کہ این یواقیت از کبیت در تفسیح  
اوقات صلوٰۃ کتاب خوبست مصنف این نسخہ علم ہیبت خوب می شناسد

آخر عبارت نسخہ این است۔

فلما مضی اثلاثہ عشر یوماً فی الت علی خمسہ عشر شین شاح و هو الیوم الخامس  
عشر من کانون الاول ما علمک ذلک سوفا انشاء اللہ تعالیٰ۔

کیمیای سعادت - چهار ورق در آخر و قریب شش سبزو  
 در اول از زمانه متاخر است و بقیه نسخه بخط نسخ قدیم بسیار کهنه می نماید  
 برین نسخه این عبارت است "از مردم ثقات پچو میرزا محمد زاهد مرحوم  
 صدر کابل و مولوی عبدالحکیم و میران محمد فاضل مرحوم کجراتی مسموع شد که  
 خط قدیم این کتاب شریف و نسخه لطیف خط امام الهام فدوة العارفین  
 اسوة السالکین امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ است و چند جزو اول و چهار  
 ورق آخر خط کاتب است" کیمیای سعادت بخط قدیم نسخه صحیح چند جزو اول  
 و وسط و آخر بخط جدید بی لوح و جدول پیشکش عطا شد نائب قانجان داروغه  
 کتابخانه کاغذ و اعدار غزه شهر صفر ۱۲۸۳ جلوس والا تحویل محمد باقر فرموده شد  
 تاریخ ہفتم شهر محرم الحرام ۱۲۸۳ از وجوه محمد باقر متولی تحویل محافظ خان  
 عرف محمد منصور شد۔

از ملاحظہ قدیم این نسخه یافتیم کہ کاغذ و لولوش و سیاق تحریر و شان حرف مشابه  
 بکاغذ و کتبات کتاب التاویلات ہست کہ در سنہ پنجدوسی مکتوب شدہ عجب  
 نیست کہ حصہ قدیم این نسخه مکتوب از دست امام باشد۔

ایضاً نسخہ ثانی - بر کاغذ ولایتی بخط نستعلیق پاکیزہ بجدول  
 طلا تختیا پنجاہ و پنج جزو ترجمہ امام غزالی تحت اجبار العلوم گذشت  
 کتاب الاوعیہ - بخط نسخ پاکیزہ بجدول طلا بر کاغذ خان یاسخ  
 نسخ خوب نوشتہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست نام جامع ہم ندارد  
 از کتب مختلفہ مذہب اثنا عشریہ ادعیہ فراہم نمودہ ہمیشہ دادہ در ابتدا

کتاب و عمارت یوم النخیس نوشته - افتتاحش این است -  
 الحمد لله الذی اذهب اللیل مظلماً بقدرته و جارب النهار مبصراً برحمته -  
**کتاب الاربعین فی اصول الدین** - بخط نستعلیق بر کاغذ  
 خنایی نسخه صحیح صاف و واضح در آخر این عبارت است قد وقع الفراغ فی  
 یوم الاربعاء من شهر ذی قعدة سنة الف و تسع و تسعين بید العبد الضعیف  
 فقیر شیخ محمد حشمتی تمبستانی سیر و جزو در اخلاق و تصوف است -  
 ترجمه امام غزالی تحت احیاء العلوم بحرف الف گذشت -  
 ابتدا ای خطب -

الحمد لله رب العالمین حمداً یوازی نعمه و یکانی مزید کرمه و الصلاه علی  
 محمد و علی آله و اصحابه اجمعین -

**کامل التعمیر** - بخط نستعلیق واضح بلا جدول و لوح تخمیناً بست و شست  
 جزو در رساله هجری مکتوب شد در تعبیر خواب است بیشتر از کتب عربی که  
 در تعبیر خواب بود این تالیف بزبان فارسی نموده -

شیخ شرف الدین ابی الفضل حسین بن ابراهیم بن محمد التملیسی طبیب  
 کامل و عالم فاضل بود تالیف این کتاب بنابر حکم ابو الفتح قنزل ارسلان بن  
 مسعود ناصر الدین کرده از اعیان قرن سادس است -  
 ابتدا ای کتاب -

سپاس مر خدا پر که واحد و صد و قادر است -  
**کتاب الیواقیت و الجواهر** - بخط نسخ نسخ قدیم از آخو رقی



رفتمہ تخمینہ ناسی و پنج جزو در خطبہ کتاب فرماید کہ این کتاب در علم عقائد تالیف کردم و عقائد اکابر را بیان نمودم و مطابقت در میان عقائد اہل کشف و نظر تا وسیع امکان و دوم درین کتاب بیشتر تاویلات اقوال شیخ محی الدین عربی کرده۔

شیخ عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن زوقان موسس بن احمد السلطان ملک تونس المشہور بشعرانی نسبت وی باہم محمد بن جنیف منہجی می شود از اجل علمار عصر خود است فقہ مذاہب اربعہ خوب میداند منہجی میزان وی دلیل واضح بر وسعت علم شیخ مزبور است در کتابی کہ بقاگشت و بنزاد یہ بین السیون مدفون شد صاحب خلاصۃ الاثر تاریخ و فائز شیخ در ضمن احوال پسرش در ۹۷۳ نوشتہ۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله رب العالمین و اھلئنا و اسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و سائر الانبیاء المرسلین۔

کلمات مرزا زینب - یقطع خرد کاغذ مہرہ و استتلیق صاف  
در ۱۰۸۹ بکتابت آمد تخمینہ ناسی جزو۔

مرزا حسن بیگ زینب اصل وی از قزوین است بسبب اینکہ در شہد توطن گزیدہ شہدی استہار یافت در عہد شاہجہان بادشاہ بہ ہند افتاد شاعر خوش طبع بود میرزا طاہر نصیر آبادی اورا بخوبی یاد کردہ از اعیان شہر ن ماوی عشر است۔



## مطلع قضیده اول -

مانه و هی چون صدف سینه خود را صفا + بادل نوکی شود گوهر عشق آشنا

## مطلع دیوان -

ای نام نواز خوبی از آتش دیوانها + نیز نام بهر عنوان ظاهر شده در آنها

## رباعی

در دور سبقت ماول انگاران است + چون بجز که مونس گرفتاران است

هر چند شکستش صدانشنیدیم + گوید اول من توبه بسخاران است

کلید محسازان - بخل شیخ بجدول شنگرف بسیار محشی انشور

لطیف است در ۲۲ که هزار و بست و دو مکتوب شده نام کاتب نیست

تخمیناً سیزده جزو حضرت شیخ محمد عوث گوالیاری مرید شیخ حاجی حمید است

شطاری چستی بود نسب شیخ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمی رسد

در او اول حال ریاضت شافه کشیده و مسکن در غارهای کوه داشته

و ما یحتاج زندگی از برگ درختان میگرد در علم دعوت اسما مثل شیخ در

هندوستان و گیزی در وجود نیامده صاحب کفر و جذب بود اجازت

از برادر خود که شیخ بهلول نام داشت یافت صاحب کرامات و خوارق

عادات بود هایون باو شاه معتقد هر دو بود چون زمانه هایون باو شاه از

دست شیر شاه بر هم شد و شیر شاه در مقام آزار شیخ آمد شیخ سفر کجرات

اختیار نمود حکام کجرات هم در جگر که مستقدان شیخ آمدند و ملا وجهه الدین

عالم کامل غاشیه طاعت شیخ بر دوش کشید بسیاری اکابر هند که معاصر

شیخ بووند از روی فیض ہمارو داشتند و در سال ۹۶۶ ہجری ہند و شصت و شش شیخ عبدالقادر بدایونی حضرت مشارالینہ و را گره دید۔

حضرت مزبور از آگرہ بہ گوالیار رفت و آنجا خاتقاہی تعمیر نمودہ بسملع و بسرود و وجد اشتغال داشت شیخ عبدالقادر بدایونی گوید کہ در لباس فقر بنیابت جاہ و جلال بود و یک کرور تنگہ مدد معاشش داشت بنیابت و رحمت بخیر بود و از استعمال لفظ من بسیار احتیاط میکرد و چنانچہ در وقت گفتنش غلہ میفرمود کہ اینقدر میم و نون بغلان بدہد تا کہ لفظ من بر زبانش نہ آید و در ششم ہجری ہند و ہفتاد و دو عمر ہشتاد و سالگی در آگرہ رحلت ہزار الملک آخرت نمود و در گوالیار مدفون شد از تسوید و تمییز کلید مخازن در سنہ ہجری چہل و دو فراغ یافت کلید مخازن در تصوف است۔  
خطبہ کتاب۔

حمد نامحدود و واحدیرا کہ صور اعیان ممکنات ہر سرودی از اسرار  
تجلی حسن ذات اوست۔

کنز العباد فی شرح الاوراو۔ بخط قدیم بہاری تمہیناً  
شصت جزو متن از حضرت شہاب الدین سہروردی است  
کہ ترجمہ اشیاں تحت عوارف گذشت۔

اوراد بطریق شرعی از حضرت شیخ مزبور است

شارج شیخ علی بن احمد الغوری مسلوی از غورست از میردان شیخ  
رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ بودہ شرح مبسوط مزبور نامشہ از اعیان

قرن نهمین است سکونت ذر قبضه کرده داشت -

ابتدای خطبه -

اعظم المحمد لله العظیم واکرم الصلوة علی رسولہ الکریم الخ -

کفایتہ المتحفظ - بخط نستعلیق نام کاتب و سنہ کتابت ندارد و

تخمیناً چهار جزو در لغت -

امام ابی اسحاق ابراهیم بن اسمعیل بن احمد الاجد ابی الطرالمسی از قول

علماء لغت است این وجیزه البت از وی در لغات ضروریه و ترتیب

کتاب بصفات و اسمای اشیا است امام مزبور از اکابر مشرین سابع

است -

ابتدای خطبه -

الحمد لله رب العالمین وصل علی سیدنا محمد خیر خلقه وسلم هذا کتاب مختصر

فی اللغة و ما یحتاج من غریب الکلام او و عنانیه کثیراً من الاسماء و الصفات الخ -

کلیات حسن - بخط نستعلیق بر کاغذ زرافشان یکدول طلا بخط

محمد حسین خوشنویس در سنه ۱۱۰۰ هجری قمری تہذیب و ترتیب

یافت ترجمہ محمد حسین تحت مجموعہ قطعات خوشنویساں می آید شیخ فرید

بخاری از امرای جهانگیری بود در آخر منصب چہزاری داشت جهانگیر پادشاہ

ذکر شیخ مزبور جا بجا در توزوک خود کرده و بعد از سپری شدن ایام شیخ فرید

این نسخہ بواسطت میر موسی خوشنویس کہ در سلطنت بھاری فوت شد

داخل کتب خانہ نواب غضنفر خان گروید و از مرور ایام در کتاب خانہ

را چه پاری لعل رسید و بعد وفات کنور سکه راج به اور بنیره راجه مزبور بدست این فقیر حقیر آمد سیعو و کما بذا۔

حضرت خواجه حسن دهلوی بن علامه سبزی الملقب به نجم الدین مولد و متاسی و دہلی است در لطافت طبع معروف و باخلاق حمیدہ موصوف و در طبقہ صوفیہ درجہ عالی و در زمرہ علماء مقام رفیع دارد با تفاق امیر خسرو دہلوی بکلامت شہزادہ شہید ابن سلطان غیاث الدین بلین بود در شعر منبع شیخ سدی سیکر در روایت کنند کہ خواجه مزبور روزی بکنار حوض شمس در دہلی با یاران خود گرم صحبت بود کہ ناگاہ نظر حضرت سلطان المشایخ در وی کارگردہ ہانہ از ارجاب سنای نایب شدہ خود را بجلقہ نشینان شیخ داخل کرد چون سلطان محمد تعلق شاہ دیو گہرا تھنگاہ خود قرار داد بیشتر اکابر دہلی راجہ مزبور بدیو گہر رسانید خواجه ہانجا در عمر ہفتاد و دو سالگی در ششہ ہجری بموضع خرامید و بجوار شاہ برہان الدین غریب آسود۔

امبدای تقریظ۔

میزان مخالف عجائب و دیباچہ این جراند غرائب تو خدا خدلم نزل الخ مطلع قصیدہ اول۔

ای بقیف صنع تو پویان شد چرخ بریں ••• این کرہ جزو لغت نیست ندارد وزن مطلع دیوان۔

ای رقم رانده بر سینه سپاہ ••• از درون برون ما آگاہ  
رہبانی

در حق هیچ کس نه برم جز گمان نیک \* هرگز گمان بد نه بر و آنکه بخرد است  
 حقا که بدگمانی نماید به جز بدان \* هر بدگمان که حکم کنی بیگمان بد است  
 ابتدای مثنوی -

بیای گهرجوی و ریای غیب \* زور با چه داری برون کش رخصیب  
 کفایتہ التعالیم فی علم التتیم - بخط نسخ قدیم جایجا وصل شده بد وصل  
 کرده در علم نجوم فارسی است تخمیناً پانزده جزو خواجہ امام ظہیر الحق سید  
 ابوالحماد محمد بن مسعود بن محمد ذکی الغزنوی از قدما است از اعیان قرن  
 خامس است -

ابتدای خطبہ

سپاس و ستایش مرخدای غزوجل آنزیدگار است الخ -  
 کلیات جرات - بخط نستعلیق به جدول شکر و لوح طلا  
 تخمیناً شصت جزو کلاں -

قلندرخیش جرات کفوف البصر بود در علم موسیقی دستری داشت  
 با مصحفی مطارحه میکرد و بیک رویت و قافیہ سخن میگفت میرزا سلیمان شکوه  
 بہادر برای وی وظیفہ معین کرده کہ وجه اوقات او بود نواب مصطفی خان  
 گوید کہ چون از اصول و قوانین عروض و فن شاعری بہرہ نداشتہ تخمہ  
 پای خارج از آہنگ می سرود و مہذب بعضی ابیاتش بغایت خوش او او دلربا  
 آمدہ در سال ۱۲۳۳ فوت شدہ -  
 مطلع دیوان -



گر کیجئے ارادہ تیری قدرت کی رقم کا \* تو پہلے ہی سرسجدہ میں جبک جا قلم کا  
 کلمات انشا اللہ خان - بخط استعینق مجددول بلوچ طلائی تختیا  
 پنجاہ جزو کلاں در سنہ ۱۲۳۳ ہجری بزبان حیات انشا اللہ خان این نسخہ  
 مکتوب شد میر انشا اللہ خان خلف الصدق میر انشا اللہ خان المتخلص  
 بہ مصدر بود اصل وی از نجف اشرف و مولد وی مرشد آباد  
 ندیم وزیر الممالک نواب سعادت علی خان بہادر بود طبعش بسیار شوخ و  
 بذلہ گو واقع شدہ در عہد نواب مشارالہ کوس لمن اللکی می نواخت نواب  
 مصطفی خان فرماید کہ موزونان معاصر خود را از اعتراضات قافیہ تنگ  
 منوہہ کلیاتش از اقسام کلام ملو است در سنہ ۱۲۳۵ ہجری بسبب  
 روش قفس خاکی راہتی کرد۔  
 مطلع دیوان فارسی۔  
 ای عشق قطع کردہ رہ سبیل را \* از باسلام شوق رساں جبریل را  
 مطلع قصیدہ اول قصائد اردو۔  
 ای حسد او ندہد و مہر و شیر بادشفتق \* لموہ نور سے تیری ہی جہاں کو رونق  
 مطلع دیوان اردو۔  
 ضارب کریم باں تیری ہیں ہر یک پیہ ستلا \* کہ اگر است برکم نواب ہی کہی نو کہیں ملی  
 مطلع دیوان اردو بی نقط۔  
 اور کسا آسرا ہو گھر وہ اسس راہ کا \* اسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا  
 مطلع مشنوی بے نقط۔

الحمد للذکر الکریم \* کو داود امدام روح مارا

کلیات اہلی شیرازی - بخط تعلیق مجددی شنگرف

تقطیع کلان نام کاتب و سنہ کتابت نیست بلوح طلائی تخبیہ

جزو کلان مولانا اہلی شیرازی از شعرا می گرام و فضلا عالم مقام است

با اہل دنیا قلت اخلاط و داشت و با فقر و مساکین ارتباط و اقسام شعر و

شاعری زبان می کشود مثنوی سحر جلال ہم زو بحرین و ہم در تخلص قافیہ

گفتہ الخ سحر جلال است ملا کاتبی پیش ازین یک مثنوی در تخلص

قافیہ زو قافیہ تین و یک زو بحرین نوشته مولانا در یک مثنوی خود ہر دو

صنعت بکار برودہ تصیدہ مصبوع خواجہ سلیمان را قطع نموده و چند صنعت

برو افزوده بجنور امیر علی شیر کہ بنیابت قدر شناس سخن بودہ است

مذہب مشتار الیہ صلہ فراخ کلام مولانا ارسال داشت سال وفات مولانا

دائیں خطہ ظاہر کہ ملا میرک در تاریخ فوت او نوشته

در میان شعر او فضلا \* پیر با صدق و صفا بود اسہل

رفت با مہر علی از عالم \* پیر و ال عباب بود اسہل

سال فوتش ز خود حتم گفت \* بادشاہ شعر را بود اسہل

رضی نور اللہ شوسری در مجالس المؤمنین خود مولانا را از جملہ مومنین

آنچہ جا داده است -

بسیدای دیوان -

ای حیرت صفات تو بند زبان ما \* انگشت حیرت است زبان دروان

ابتدای رباعی اول -

یارب گنہ آلودینا میرم \* بی وعدہ وصل خود بعقبی امیرم  
پروردہ نعمت تو بودم ہمہ عمر \* بی نوشہ رحمت ہم اینجا میرم  
و بیامہ خطبہ رحمت حلال -

حمد و ثناء محمد و دو شکر نامحدود سزاوار صانعیت کہ بیک امر کن  
نسخہ دو کون پرداخت -

مطلع شعر حلال -

ای ہر عالم بر توبے شکوہ \* رفعت خاک در تو بیش کوہ  
ابتدای قصیدہ اول -

الہی بر دست عکس اللہ \* بنی آدم آئینہ قدرت اللہ

ابتدای قصیدہ مبعوض کہ در مدح نظام علی شیر نوش شد -

شیم کامل مشکین کراست چون تنگار \* شیم سنبل بر چین کجاست چون تار  
شیم خیر از آہو و لی نہ زین خوشتر \* شیم گل و زرد اما پسین بنی عنبر بلبل  
کشکول بہالی - بظ نسج و اشعار فارسی بجز نستعلیق برعاشیر

بر کاغذ خالی جدول در اللہ مکتوب شد نسخہ خوب است متفرقات از  
ہمہ اقسام کلام عربی و فارسی و حکمت و فلسفہ از کتب معتبرہ اقتباس

کرده جمع نموده تمثیلاً شصت جزو

شیخ بہار الدین خلف القدق شیخ حسین است در مفسر سن با  
والد خود و اجل عم شد و در تحصیل علوم و کسب کمالات اشتغال نمود

علوم معقول و ریاضی از ملا عبدالعزیزی و ملا علی و ملا فضل فانی و نیز از بعضی دیگر  
 اکتساب نمود و علم طب از حکیم اعتماد الدین محمود اخذ کرد و در اندک مدت  
 ماہر علوم معقول و منقول شد و سرآمد فضلاء عصر خود گردید تصانیف بسیار  
 دارد و بعد از آن حال شیخ علی منصب شیخ الاسلامی با و تفویض شده کمیته بطریق استقلال  
 بدان مشغول پرواخته است سر به حج بیت الله شتافت و در سیاحت نهاد  
 چون از حج مشرف گشت بصحبت درویشان و فقرا میرسید و در عراق عرب  
 و شام و بیت المقدس سیاحت نموده بسیاری علماء و اکابر صوفیه را دید  
 میزبان گشت در مثنی که مساعرومی بود میگوید اکنون در علم طاهر و باطن سرآمد  
 روزگار است و با اعتقاد جمیع علماء و فضلاء رتبه عالیہ اجتهاد دارد و میرجوی این  
 تاریخ را در فوت شیخ گفته -

فقان کز گردش افلاک شیخ و عالم اوم + بهار الدین محمد آں لوای شیخ رارحم  
 بزوں شد از جهان بی وفا و ذوق + جهان پوشید چون شام جدائی جامه تن  
 طلب کردیم تاریخ وفات او ز دل گفتا + بهار الدین محمد شد به سوال از عالم  
 استدایش اینکه -

الحمد لله الواحد المعین و صلی الله علی سیدنا محمد وآله اجمعین الخ -  
 کمال الدین و تمام النعمه - بخط شیخ بجدول شنگرف در ۱۰۴۲  
 چاپ شده در اثبات غیبت امام است کجینناسی و پنج جزو -  
 محمد بن علی بن الحسین بن موسی ابن بابویه القمی و ی حلف الصدیق صاحب  
 من لا یحضره است کتیش ابو جعفر و لقبش صدوق و حسب قول نور الله شوشتری

سینه اش از جواهر علوم صندوق - نجاشی بسیار معرفت اوست و  
 شیخ طوسی اورا یکی از حفاظ شمرده و رسنه سه صد و پنجاه و پنج در ابتدا  
 جوانی به بغداد آمد و پیشتر اکابر عصر از دستماع حدیث نموده حسب تخریق قاضی  
 مزبور در میان علمائے قم در حفظ و کثرت علم مانند دی و گبری پیدا شد  
 قریب به سه صد تصانیف دارد در سال ستم صد و هفتاد و یک در شہری  
 از عالم فانی رخت بیست ملک رکن الدین شیخ التماس شریف قدم  
 نمود و با ظہار نیاز مندی بسیار اورا از خود تا چندی متوقف ساخت گویند  
 کہ ملک مذکور بیش از بیش معرفت وی بود۔  
 ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد الحی القادر العليم الحكيم۔  
**کتاب المعجم فی معارف اشعار العمم**۔ در عرفان جلد استعین تخمیناً  
 چهل و پنج جزو در ۸۲۰۰ مکتوب شدہ الامام شمس الملک والدين محمد بن العباس  
 خوارزمی الاصل است در سکنہ ہجری بہ توفیق این رسالہ پرداخت در  
 کشف الظنون این کتاب مذکور نیست۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله المنوت به نوت الجلال الخ۔  
**کامل الصنائع**۔ در دو مجلد جلد اول ما تفر است و جلد ثانی بر کاغذ  
 خان بالیغ بہ جدول طلاء نیمہ پاکیزہ در سنہ ہجری مکتوب شدہ ہر دو جلد  
 زائد بر یک صد جزو باشد الحکیم الکامل علی بن عباس الجوسی تلمیذ ابی مہر



بن بسیار است و سی با ابوالحسن بن احمد محمد البطری صاحب معالجات  
 البقرطیه که ترجمه اش بحرف میم می آید مدرس بوده ابوشجاع عضدالدوله  
 ابن رکن الدوله و علمی در ترویج علوم و فنون عموماً و صنایع طب خصوصاً نبوغ  
 توجه داشت و دارالشفای در بغداد و دیگر در شیراز بنا کرده حکیم مزبور  
 بنا بر توجه عضدالدوله به تعریف کامل الصناعتیه پرداخت جلد اول نظری  
 و درین ده مقاله است و جلد ثانی علمی محتویست برهمون مقدار است  
 و هر دو جلد محتویست بر شش صد شصت و چهار باب صاحب کشف الظنون  
 نسبت کامل الصناعتیه فرماید هر جامع کامل الكل یا یحتاج الیه مستطب عضدالدوله  
 در ۳۸۲ هجری وفات یافت متیاس بر این است که حکیم بنهم اعیان  
 قرن یازدهم باشد۔

کتاب ادب النفس۔ بخط عرب نسخه قدیم از آخر بیعت رار  
 یک ورق ناقص کتابت در تهذیب اخلاق مستدل از احادیث  
 و اقوال ائمه رضوان الله علیهم اجمعین مشتمل بر سی باب تخمیناً  
 بمقدار بیست جزو به تقطیع متوسط احمد بن محمد بن خالد بن عبدالرحمن  
 بن علی البصری الکوفی کتبت او ابو جعفر و اصل او از کوفه است جد  
 او محمد بن علی از کبار کوفه بود و حکیم یوسف بن عمر عالم کوفه اولاً او را  
 حبس کردند و بعد از آن شربت شهادت چشانیدند خالد و زان  
 هنگامی که بیستایز قیامت بر این خاندان برپا بود و صنوبر سن داشت  
 پادشاه خود عبدالرحمن بر سر و دستانت و بها نجات اقامت گزید ازین سبب

اورا برقی گویند قاضی نورالله شوستری گوید کہ احمد فرزند بورتقہ است اما گاہی  
از ضعفار وایت می کند تصانیف بسیار دارد کتاب جامع محاسن در حدیث  
کہ محتوی است بر صد باب از دست در سال دو صد و ہفتاد و چہار و بعضی  
گویند کہ در سال دو صد و ہشتاد و ہجری وفات یافت۔  
اسناد ای خطبہ کتاب۔

الحمد لله المتطویل بالآیہ المتفصل بنمائہ المحتجب بالسر الغیوب  
و العالم بفہام القلوب الاول الخ۔

**کلمات دعا۔** بخط شعلیق پاکیزہ بخط شیخ مہدی بخش خلف  
شیخ علی بخش التخلص بہ دعاست در سال ۱۲۴۶ ہجری مکتوب شدہ شیخ علی بخش  
خلف شیخ امام بخش از اکابر زاد اسے قصہ چہرہ کہ حالاً حاکم نشین ضلع سارن  
است بودہ در زبان فارسی و عربی مہارتی خوب داشت گاہ گاہ بہ شعر ہم مسل  
میفرمود بجزئی و فارسی دارد و اشعار خوب دارد والد مرحوم فقیر و شیخ مہدی  
بخش صاحب خلف صاحب ترجمہ ہدس بودند مشق خط شعلیق از سید  
و اصل علی کہ یکی از خوشنویسان عصر بود این بہر دو بزرگوار فرستادہ  
والد مرحوم و ہم شیخ مہدی بخش مغفور خط شعلیق خوب می نگاشتند  
از عمارات عالیہ صاحب ترجمہ سیدی و تعزیر خانہ در چہرہ ہنوز بہر با است  
شیخ فرزند در سال ۱۲۴۶ ہجری ازین جهان فانی رخت بر لب۔  
اسناد ای غزل۔

الہ الہنا و کلامہ کرامنا \* احمد بنینا و علی امانا

مطلع دیوان ساری۔

خالق ارض و سما هر و خشان مرا ۛ بنامات شود آرام دل و جان مرا

مطلع دیوان اردو۔

بے شرط سندی سب سے خدا کا ہے کہ ہے بخشند جو روز جزا کا  
 کتاب الالفین الفارق من الصدق والمین بخط نسخ  
 تخمیناً ست و پنج جزو محمد علی بن ملا میر حسن گزانی کاتب است و در سال ۱۲۱۰ هجری  
 مکتوب شدہ مصنف می فرماید ہذا کتاب الموسوم بکتاب الالفین الفارق  
 بین الصدق والمین فا و روت من الاولیۃ البقیۃ والبراہین العقلیۃ والنقلیۃ  
 الف و دلیل علی امامتہ سید الوصیین علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین والف  
 دلیل اخری علی البطال شہبتہ اطاعتین و اوروت فیہ من الاولیۃ علی باقیۃ  
 الامۃ علیہ السلام ما فیہ کفایتہ المسترشدین ترجمہ علامہ حلی بحرف الف  
 تحت اسرار کفایت گذشت۔

استدائی خطبہ کتاب۔

الحمد لله منظر الحق منسب الادلۃ الواضحة والبراہین والتوضیح

الایمان الخ۔

کتاب الخشائش۔ بخط نسخ قدیم مع اشکال نباتات از اول و آخر و دستہ اور ق  
 از دست برد زانہ بر باد رفتہ تخمیناً چہل جزو این نسخہ در دار الشفا جلالی شیراز وقف بود  
 ازین رو برین نسخہ زائد برش صد سال گذشتہ و یاس قوریدوس از اسبلی  
 شاگردان جالینوس بود کتاب الخشائش بزبان یونانی نوشتہ حنین ابن اسحاق ترجمہ اش

تحت کتاب الاغذیه گذشت از یونانی بصری نقل نمود شاید نسخه دیگر این کتاب  
در هندوستان یافت نمی شود۔

کتاب الاغذیه۔ بخط نسخ بر کاغذ گنده بلا جدول ولوح و در سطر خطی در  
بصری مکتوب شده در طب بسیار ناورد و در سطر مقالات است۔

مقاله اول۔ در اقوال جالینوس در باب اغذیه۔

مقاله دوم۔ در باب خواص اثمار۔

مقاله سوم۔ در باب این اشیا که غذای انسانست تخمیناً است  
پنج جزو است۔ ابو یزید حنین بن اسحق از اکار حکمای اسلام است و طبیب

مشهور صاحب منظر الانسان گوید که در سنت یونانی معرفتی تمام داشت کتاب  
اقلیدس و محیط و دیگر کتب حکما و اطباء یونان تعریب کرد در زمان خلیفه امون

رشید بود خلیفه مزبور و جعفر بر کئی وزیرش هر دو در تعریب کتب یونانیان بسیار  
شغوف داشتند و از ادا ایشان بسیاری کتب یونانیان از یونانی به حجازی

نقل شد صاحب ترجمه ابو یزید حنین ابن اسحاق در صنعت طب نه صرف لایعصر  
خود بود بلکه الی یونان و رزمه اطباء اسلام او را جای بس بایند است وی در اسلامیان

همان رتبه دارد که جالینوس در یونانیان داشت گویند وی هر روز حمام میکرد  
و چهار رطل شراب کهنه می آتش میدرز و سه شنبه ششم ماه سفر کرده وفات یافت

استدای خطبه کتاب۔

قال حنین انی اختصرت و جمعت فی هذا الكتاب للامیر و ام القدره و اکرامه کل  
ما یحتاج الی معرفته فی الامر الاغذیه الخ۔

کتاب المقولات و کتاب البرهان ارسطو۔ ترجمہ بزبان عربی  
 است نسخہ قدیم بخط ملا یانہ تخمیناً شانزده جزو اصل و در زبان یونانی  
 بود نام مترجم یافت نشد۔

استدای کتاب مقولات۔

الفرض فی هذا القول تلخیص المعانی التي تضمنتها كتب ارسطو فی صناعة المنطق۔  
 استدای کتاب البرهان۔

و صلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین المقالة الاولی من البرهان مقال  
 و کل قلم الخ۔

کلمات مکتوبہ من علوم اہل الحکمتہ۔ بطور کثکول از کتب متقدمین

انتخاب کرده و ہم خود چپیری بر آن افزودہ این نسخہ در دست نواب  
 ابراہیم علی خان کہ ترجمہ اش پیش ازین مذکور شدہ بودہ و ازین عبارت

ظاہر کہ از دست خاص اوست در شہر رمضان المبارک ۱۱۹۹ھ ہجری  
 این مجلد را مخدومی میرزا محمد علی صفوی سلمہ اللہ در بلدہ محمد آباد بنارس

بر اتم آثم علی ابراہیم خان ملقب بہ امین الدولہ عزیز الملک بخشیدند و ترجمہ  
 ملا محمد بن مرتضی الدعوی بہ محسن الکاشی تحت تفسیر اصفی برف الفت گذشت۔

استدای خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الاول فی اخرتہ و الاخر فی اولیۃ الخ۔

کشف الاشکالات لانہا کشف بما فیہ من المشکلات  
 بخط نسخہ نسخہ نو خط تخمیناً پانزده جزو این حاشیہ بر شرح اسباب



تا آخر باب جمی است حکیم محمد ششم بن حکیم محمد احسن بن محمد افضل طبیب  
مشہور ہندوستان است این حاشیہ در ریعان شباب خود شرح  
اسباب نوشتہ و در سال ۸۴۰ ہجری از تویدش پرواختہ از اعیان قرن  
ثالث عشر است۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد للذی ہدانا الصراط المستقیم و ہو نعم عطا نافیہ نعمایہ العظیم الخ۔  
کفایتہ الجبیر۔ بخط استغلیق مایقار تہمینا ہشت جزو در سال  
ہجری مکتوب شدہ در جبر و مقابلہ بزبان فارسیست مرزا محمد صلاح الدین  
از اکابر زادہ ماسے و ہلیت پدرش ویانت خان در عہد جہاندار شاہ  
ممتاز بود مرزا سے مزبور در علوم معقولی و منقولی قدرت و در ریاضیات  
ہم و قوفی کامل داشت این رسالہ مختصر از وی یادگار مفید است مرزا از  
اعیان قرن ثانی عشر است۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد للذی ہدانا الصراط المستقیم الخ۔  
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الخ۔

کتاب الطب۔ بخط عرب نسخہ قدیم بر کاغذ گندہ ناقص الطریق  
ظاہر اشرح کہ امی متن است بیشتر از کتب شیخ الرملکس اقتباس  
کرده چونکہ ناقص الطریق است نمی توان گفت کہ متن از کتب  
و شرح از کہ از مطالعہ این کتاب یافتیم کہ متن مختصر است از حسن

شاید ورقی رفته باشد و از اول بمقدار دو جزو چونکه از بحث رسوب  
است نسخ بسیار قدیم و پاکیزه و تخمیناً چهل جزو۔

کتاب لغت۔ از اول ناقص تخمیناً سناوه جزر بعضی فلزات و  
دیگر معدنیات و اتم بقید استعمال طبیعیه ذکر کرده و جز این لغات هم نوشته  
چونکه کتاب اول ناقص است یافت نشد که از کجاست۔

کتاب الفرج بعد الشدة۔ بخط نسخ پاکیزه ورق آخر دو ورق  
اول جدید است تخمیناً پانزده جزو از نام کتاب بر مطالبش می توان بر  
حکایات صحیح جمع نموده که از آن تفسیر آیه کریمه ان مع العسر یسر اومی شود  
قاضی ابوعلی حسن بن ابی القاسم علی بن محمد بن ابی الفهم بن ابی  
بن عیثم التتوخی صاحب منظر الانسان از تعلیمی نقل میکنند و می فرمایند که تعلیمی  
ذکر قاضی و تفسیرش هر دو در یکجا کرده و گفته که وی بهال آن قمر و شاع  
آن درخت و گواه عدل و فضل پدر بود در حیات و موات بدر قادم مقام  
او بود جز کتاب الفرج بعد الشدة تصانیف دیگر هم دارد در سال ۳۲۹ هجری  
از قبل ابی السار عتبه بن عبد الله قضا ربائل و مضافات آن یافت  
و بعد از آن از حضور خلیفه المطیع لله قضا شهر عسکر مکرم بوی حواله شد  
وفات قاضی در شب دوشنبه پنجم ماه محرم در سال ۳۳۰ هجری واقع شد۔  
استبدای خطبه کتاب۔

الحمد لله و لقی و السلام علی عباده الذین اصطفی الخ۔

کتاب الارشاد لمصالح النفس والاجسام و بخط نسخ بر کاغذ

خانای بجدول شکر ف و نیلگون تخمیناً نسبت جزو در فن طب اشخ المرفوق  
 شمس الریاسته ابوالاشاعر بنه اند بن زین بن حسن بن یعقوب بن ایل  
 بن جمع الامریکی المعروف به ابن جمیع در قسطنطین طبریه تولد یافت و با نجات  
 و نجات چون به عمر تحصیل رسید بحضرت شیخ موفق الدین که از فحول مفاوید  
 اطباء عصر بود در رسید و جمیع اجزای علمیه و عملیه این صناعت را از وی  
 بیاموخت چند آنکه از همعمران و همقران آن زمان بالاتر گشت و شهرت  
 تمام یافت خلیفه عاصد باشد علوی را عارضه لغوه رود او طبیب مزبور نوشت  
 وی بعد از شش پرداخت و به اندک زمانی ازین عارضه لاحق و از آنکه بحضرت  
 خلیفه مزبور او را جاسکے خاص بود چون زمان خلفا بنی فاطمین در مصر سپری  
 شد و کار سلطنت بر ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب قرار گرفت  
 طبیب مزبور بوی رجوع نمود و در خدمت وی رتبه رفیع یافت احمد بن ابی  
 در کتاب طبقات الاطباء گوید که ابن جمیع در مناخرین بے نظیر است گویند  
 که چون شیخ رئیس قانون را سپرد آخت در رد آن کتاب کتابی نوشت  
 و آن را تصریح الملکون فی تنقیح القانون نام کرد و بعد وفات ملک ناصر  
 صلاح الدین پسروی ملک طاہر ہم مراعات طبیب مزبور میکرد و تا اینکه  
 طبیب مزبور در سال ۶۹۹ هجری وفات یافت۔

صاحب عیون الانباء گوید که ابن جمیع روزی در دوکان خود به قسطنطین نشسته  
 بود و دید که جنازه میبردند با مردمانی که مشابعت جنازه میکردند فرمود که شما شش  
 زنده را بگور میبرد مردمان بیحیب آمدند و جنازه را بجانه حلیم بردند چون به ترتیب

سعالجات و مداوات وی پرداخت حرکت و حسدیکه ظاہر امر وہ می نمود  
 پیدا کردید تا اینکه از علاج وی بالکلیه شفا یافت و زندگی تازه حاصل کرد ازین  
 علاج وی شهرت وی چارسوی عالم را فرا گرفت چون از وی پرسیدند  
 که چه طور یافتی صاحب جنابزه هنوز زنده بود فرمود انی نظرت الی قدمین  
 قائمین و اقدام اللذین قد ماتوا کیونون منبسطه فخدمت انه حی و کان صدی  
 صائباً یعنی بر قدمهایش نگاه کردم و بر پایشان یافتیم حال آنکه قدمهای مرگان  
 فرسخ می باشند ازین امر پے پندگیش بروم و گمانم درست برآمد۔  
 اسبداوی کتاب۔

انه لما کان مجلس السامی المولوی الاصل النقصاء الفاضلی الخ۔  
 کتاب المنظار۔ بخط عرب نسخه قدیم سنه کتابت ضایع شد تخمیناً پنجاه  
 العلامة للوؤعی الحکیم المشهور الشیخ ابن اہل ہوا ابو الحسن علی بن احمد  
 بن علی بن اہل البغدادی اور اخلاطی ہم گویند لقب وی ہندب الدین  
 بود صاحب عیون الانبا فرماید کان او حدوقته و علامتہ زمانہ فی صناعتہ  
 و فی العلوم الحکیمہ متمیزاً فی صناعتہ الادب و لہ شعر حسن و الفاظ طبیعہ مستقیمہ  
 لحفظ القرآن۔ ولادت علامہ در بغداد در باب الازج تاریخ ۲۳ ذی قعدہ  
 ۵۱۵ ہجری رو داد ہما بخانشو و نمایاقت و از ابی القاسم اسمعیل بن احمد  
 عمر قندی ادب و طلب قرائت کرد بعد ازین بموصل رفت و اہل توطن  
 نزد عصف الدین ابو الحسن علی بن عدنان النحوی روایت کرد کہ  
 او لا بموصل بود بعد از ان بہ خلاط نزد شاہ ارمن رفت و در خدمت وی



مدت مدید بوده و تحقیق سلسل معاش ننوده چون از خلاط به موصل نقل کرد یک  
صدوسی هزار و بیار و در ملک خود داشت علامه منیر نورچندی بباروین  
بخند مست بدرالدین لؤلؤ هم بوده و بعد متسل امیر منیر نور حکیم به موصل توجه  
فرمود حکیم منیر نور در بدو حال خویش بخدمت عبداللہ بن احمد بن الخشاب  
النحوی رسیده و علم نخو از و اخذ کرده وفات وی در موصل شب چارشنبه  
سین و ۱۳ محرم ۱۲۴۱ هجری در موصل واقع شد و باب المسیدان مقبره  
معانی بن عمران مدفون گشت۔

صاحب عیون الابرار گوید کہ مہذب الدین بن ہیل کتابہا تصنیف کرده زان  
جلد کتاب المنہار و رطب کتابیت ستر مشتعل بر علم و عمل۔  
ابتدای کتاب۔

الصداع الہم فی احد الراس والاماع۔

کلیات غالب۔ چہا پہ دہلی محتوی است بر قصائد و غزلیات۔  
مرزا اسد السعوت بہ مرزا نوشہ المتخلص بہ غالب ابن عبداللہ بیگ خان  
اصل وی از اک است بعد ازین کہ زمانہ سلجوقیان سپری شد اجداد مرزار  
منیر نور بہ سمرقند اقامت گزیدند۔ جد امجد حضرت الشان از پدر مرگوار خود  
رخت بجان ہندوستان کشیدہ و در لاہور بامعین الملک ملاتی شد و ملک قعاوی منگ گزیدہ زان  
کہ کار معین الملک خراب گشت وی بلازمست شاہی درآمد و الد مرزا نوشہ در وہلی تلو شد و ہا بخار  
یافت باعث بعضی وجوہات توطن اکبر آباد گزیدہ مولد مرزا نوشہ اکبر آباد  
چون بمرغبالگی رسید پدر میرزا جہان فانی را پدر و کرد و نسل شد بیگ خان



عم مرزا در آن زمان من مشعل مرطبه صوبه دار اکبر آباد بود مرزا با آغوش شفقت  
 خود گرفته بتر بیت وی پرداخت چونکه میرزا نصیر الله بیگ بموافقت خیر  
 لیک کارنامه نمایان کرده بود بکلید وی خدمت مرزا ارشاد الیه را و پرت  
 در مشافعات اکبر آباد از دولت انگلشیه جاگیر تاحیات شد در سنه ۱۸۰۶ مرزا  
 نصیر الله بیگ مغفور فوت شد موافق قرار داد جاگیر عطیه ضبط گردید و وظیفه  
 نقدی برای صاحب ترجمه معین شد عرصه برین نگذشته بود که میرزا  
 از اکبر آباد بدلی شتافت و هانجامندوی شده بر وظیفه معینت قناعت  
 کرد یکبار بغرض سیاحت رخت بجانب بنگاله کشید و چندی در کلکته هم  
 قیام داشت روزی در یک مشاعره غزلی اعتراضی بار در شعر مرزا مرزوب  
 وارد گشتنوی با مخالف و در جواب همان اعتراض است با اینکه کدامی کارها  
 دنیا تعلق نه داشت مگر با غایت عزت و کنت می زیست در شعر فارسی  
 در عرصوی دیگری مثل و سه بنوده دیوان بزبان اردو هم دارد و در شعر  
 اردو هم زوش فارسی نگذاشته بهر حال هر چه از میرزا است خیلی خوب  
 است و تا بام غدرو پلی در آنجا بود و باعث بعضی ارباب ریاست که با فوج  
 انگلشیه داخل شاهجهان آباد بود و مرزا از مهلکه آن رستاخیر قیامت  
 نجات یافت و حالات خود را خود در رساله حواله قلم نموده آنرا دستبنو  
 نام کرده این رساله را محض بزبان فارسی بلا آمیزشش کدامی الفاظ  
 عربی نوشته باین قید این رساله هم خوب نوشته مرزا محض بزوش  
 شعرای زیست و اقدام با قداح راج میگرد و در آخر عمر ثقل سماعت هم داشت

مجموعه نشر و نظم وی هم فارسی و هم اردو مجلد ضخیم می شود و عمر طویل کرد و در سن ۹۲  
 در وهلی وفات یافت -  
 مطلع قصیده اول -

ای زو هم غیر غوغا در جهان انداخته به گفته خود حرفی و خود را در گمان انداخته

مطلع دیوان

ای بجلا و ملاخوس تو هنگام زبا به با همه در گفتگوی همه با ما بسرا  
 کلمات میسر به چپا به کلکته هر چهار دیو اشش مع مثنویاتش چپا به  
 کردند مجلد ضخیم تخمیناً هفتاد و پنج جزو -

سیر تقی السخاخص به میر اکبر آبادی خواهرزاده سراج الدین علیخان آرزوست  
 و تلمیذ هم وی بوده اقامت دائمی در وهلی داشت در آخر حال آنجا متع  
 نیافته در کهنه بجنور وزیر الممالک رسید بر وظیفه که از سر کار وزیر منزبور  
 می یافت بسراوقات خود میکرد نواب علی ابراهیم خان صاحب تذکره گلزار ابراهیم  
 در ضمن احوال او میفرماید بلندی فطرت و درستی سلیقه نظم و استقامت  
 ذهن و صفائی فکر از کلامش ظاهر هر که اندک مایه خرد خورده بین و ذایقه  
 امتیاز تلخ از شیرین دارد می داند که میر منزبور را بار بخته گوین اقران  
 خود فرق بعید است میر در شعرا در وهلی رتبه دازد که حافظ شیراز در منزل  
 سرای فارسی صاحب گلشن بیار فرماید گفتارش مذاق شو دیده طبعان  
 با مزه تر از پسته تبسم و لدار و علاوت سخنش بکام مشتاقان گواره تر از شهد  
 لعل شکر بار نظمنش اگر سحر است سحر حلال است الحق کلام میر معجب

مذاقی دارد که کثر در کلام دیگر شعرا بر ہم میرسد اسد اللہ خان غالب کہ در  
عصر خود در شاعری نظیر خود نداشت فرمودہ۔  
قطر

میر کے شعر کا کیا حال کہو نہیں غالب ۔ اوسکا دیوان کم از گلشن کشمیر نہیں  
ریختہ کا وہ ظہور ہی ہے بقول ناسخ ۔ آپ بی بہرہ ہی جو معتقد میر نہیں  
زبان شیرین بندش دلپسند فکر متین و خیال بلند وارو با اسکہ در زبان  
اردو از زمان میر تا انہدم بسیاری تغیر راہ یافتہ و شیخ امام بخش ناسخ  
کہ بقول غالب "طرز جدید کی موجود اور پورانی ناہموار راہوں کی ناسخ ہی"  
سرفہ سے بود و اورا در شعر اردو مسلم شمرودہ تا ہنگام تحریک گلزار ابراہیم  
کہ در سال ۱۹۶ ہجری در شاہجہان آباد بودہ نواب مصطفیٰ خان تاریخ وفات  
میر فرزند نہ نوشتہ مگر درین سخن نیست کہ در لکھنؤ زبان نواب سادات علیخان  
ازین جهان گذران بسوی روضہ رضوان شتافت۔

### مطلع

شہادتتار حسن سے اوسکے جو نور تیار ہے خورشید من ہی دس سی کا ذرہ ظہور تیار  
کشف الحجب والاکتار۔ بخط نسخ بر کاغذ کشمیری بنابر التماس  
بفقر مکتوب شدہ تخمیناً بت حزو کتب نقاشین علماء شیعہ مذکور کردہ  
کہ در کشف الظنون کتر یافت می شد۔

مولوی سید اعجاز حسین ابن علامہ مفتی سید محمد قلیخان در میرٹھہ تاریخ  
ہیست و یکم ربیع الثانی ولادت یافت تحصیل علوم از پدر خود و دیگر علماء

عمر نموده در ادب و لغت و دیگر علوم مهارت داشت و خط متکاثر داشت بذور العقیان فی تراجم الامیان تصنیف و دیگر اوست هنوز از نظر فقیر نگذشته در وسط عمر در سال ۱۲۸۶ هجری در لکهنو وفات یافت و در جوار مولوی ولد ار علی که از اکابر علماء شیبی لکهنو بود مدفون گشت مفتی عباس در مرثیه قطعه نوشته که بعضی اشعار از آن در ذیل درج است -

توفی عجب از الحسین و اینه \* لمن جلته الاصحاب قولا محققا  
 لقد زار مسقا ما ورج تشکما \* و جا به اهل البغی لم یعی مطلقا  
 و کابد عسرا و التواصبه مدة \* مغرب فی ذاک السقام و شرقا  
 و کان له عزم و نفس ابیه \* و صبر علی عسیر و ان یک کفلقا  
 و حاول ان یلقی الحسین مجاورا \* و لکن بقار اشد قد صار اسلعا  
 اعباس ان ینزل الی التبر تخضه \* فکم عمل منه الی الفلک ارتقى  
 فارخ لیه لا تجب زعمن الماتیه \* فمجاهه فی خبات عدن با اتقى

ابتداء ای خطبه کتاب -

الحمد لله من نزل الکتب و الاسفار و کاشف الحجب و الاستار و الصلوة  
 و السلام علی رسول المحتار و آلہ الاطهار ما غسق اللیل و اصغار  
 النهسار الخ -

کلیات شاپور - بر کاغذ خان بالیغ کبیر طیار  
 از آخوردی یاد و رفتی تخمینا و از ده جزوبه تقطیع حسره



سخنہ قدیم است۔ مہراج سمندانی آغا شاپور طہرانی نامشیں خواجہ  
 ار حاسب اسپ از فرزندان مولانا طہران اسیری بودہ و نسبت  
 خوشیاوندی با خواجہ عیاش الدین محمد بن خواجہ شریف طہرانی داشت  
 وی فاضل مستعد تربیت کردہ خواجہ نورا الدین وزیر خوارزم شاہیان  
 بودہ گویند کہ اول بار شاپور بدرخانہ وزیر آمد گفتند کہ این وقت  
 بار بار سوے شراب می خورد و ہمین روشش چهار بار دیگر بازگشت  
 توبت پنجمین این رباعی بوی فرستاد۔

## رباعی

فضل تو این بادہ پرستی با ہم <sup>چو</sup> مانند بلندی ست و پستی با ہم  
 حال تو چشم ماہر و بیان ماند <sup>چو</sup> کاجاست مدام نور و مستی با ہم  
 خواجہ مزبور دوبار بہند آمد در سنہ ہجری از لاہور بہ عراق عجم  
 بازگشت میرزا تقی اوحسی در تذکرہ خود گوید کہ در سنہ وین بہ ملاقات  
 وی رسیدم و صحبت خوب با ہم مینداشتم و باز دیگر او را در  
 اصفہان دریافتم و در آنجا صحبتها داشتم و دیوان شالی با یکدیگر متعارف  
 کردیم اشعار خواجہ مزہ بی اندازہ دارد و وی بنیابت سلیم النفس  
 خوش طبیعت در و پیش نہاد و کمال فطرت بودہ تاریخ وفات  
 خواجہ یافت نشد مگر او تا کنون بر تذکرہ اوحسی بقیادت  
 بودہ۔



## مطلع قصیدہ اول

چہ مشرودہ دارد از ان شاخ گل نسیم بہار \* کہ رقص میکند از شوق بر سر ہم دستار

## مطلع دیوان

ز خط زاکل نہ گریو و جانفرا می لعل جان با \* ز خاصیت نیندازد عبار می آب جیون با  
کفایہ شرح ہدایہ - بخط نسخ پاکیزہ بلوچ و جدول طلالی  
تخمیناً ہفتاد و ہزار و ہشتاد و ہشت قطع -

نام شارح نیست مگر گویند کہ از نشانین علامہ محمود بن عبید افتد بن محمود  
تاج الشریعتہ صاحب وقایہ الروایۃ است کہ ترجمہ اشش  
تحت گذشت -

کفایہ را بہترین شرح ہدایہ شہرودہ اند چنانچہ صاحب کشف الظنون  
نسبت این شرح نہر ماید و عین انتہی المجموع کافلا بالضمیل  
ما اسپتم مافی الہدایۃ و کافیا من التجمعہ جامع مافی الشروح  
من الاحسن والاطول -

## کتاب الحجۃ

بخط مہندوستان است مابقر تخمیناً سی ہزار و بخط واضح -  
ترجمہ امام محمد تحت موطا گذشت -

ابتدایش نیست -

باب اختلاف اهل الکونستہ و اهل الدنیتہ فی الصلوٰۃ  
والمواقیت الخ۔

کتاب الازہریہ فی علم العربیہ - مختصریت و علم  
خوب خط عرب پاکیزہ سند کتابت نیست متن و شرح هر دو  
از کیفیت ترجمہ شیخ خالد بن عبد اللہ بن ابی بکر الازہری تحت تصریح  
بمضمون التوضیح بجزئیات گذشت۔  
ابتداء کتاب۔

الحمد لله على جميع الاحوال و اشهد ان لا اله الا الله الخ۔

کتاب المیزان شرح جامع الصغیر - بخط عرب متوسط التعلیم  
تتمینا یک صد جزو شرح جامع صغیر سیوطی است۔

شیخ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن علقمی الشافعی  
مصری الاصل است ہما بخانشو و نمایانستہ جلال الدین سیوطی  
شیخ اوست چنانکہ خود می گوید ہمیشہ اقول قال شیخا فرادی بہ  
شیخ الحدیث جلال الدین سیوطی صاحب کشف الطنون ہم  
نسبت شاگردی شیخ با علامہ جلال الدین سیوطی کردہ شہاب الدین  
خناجی در تذکرہ خود سہلی برکیانتمہ الالباب صاحب ترجمہ را بسیار  
ستودہ و از اکارا بارہ بار عصر شمرده در ۹۶۹ ہجری وفات یافت  
این شرح کمتر از مناوی کبیر است و بہتر از مناوی صغیر۔  
ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي اطلع ابرار السنة النبوية فملا ربها الوجود شرقاً وغرباً  
بجلا وشرقاً فالبحر -

كتاب العليل سنداً حمد جنبل - بخط نسخ  
نسخه تدیم اگر چه سنه کتابت نه دار و مگر از ناصیه حال نسخه طاهره که بر این  
کتاب زاید بر پنج صد سال گذشته باشد قریب چهل و سه جزو این مجلد  
ثانی است و علیل سندابی بکر و عمر رضی الله عنهما که در ابتدا کتاب  
سند احمد جنبل است درین جزو نوشته نسخه کامل کتر از ده مجلد  
نیست - کتاب العلیل و ارقطنی کتر از کبریة احمد و یاقوت اصغر نیست  
بر همین یک جلد کتاب خانه فقیر بر خود می بالد -

حافظ ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی البغدادی الدار قطنی  
قاضی شمس الدین ابن خلکان نسبت وی در کتاب خود فرماید کان  
عالما حافظاً فقیهاً علی مذهب الامام الشافعی رضی الله عنه و حافظ عبدی  
بن سعید گوید احسن الناس کلاماً فی حدیث رسول الله صلی الله  
علیه و آله وسلم ثلثة علی بن الذینبی فی وقته و موسی بن هارون  
فی وقته و ولادت حافظ مزبور بماه ذی قعدة در سنه ۲۰۳ هجری  
رو داده و سے فقیه از ابی سعید الاصطخیری اخذت موسی  
و سمعت حدیث از محمد بن الحسن النقاشی و ابی سعید  
الفسرار و محمد بن حسن الطبری و ابی بکر بن محمد بن سوره  
بیشتر دیوان عرب بخاطر داشت از آن جمله دیوان سید طبری

تمامه در حافظه اش بود و ازین جهت او را به تشیع نسبت میکردند  
 حافظ ابو نعیم اصبهانی از صاحب ترجمه روایت میکند  
 و یکی از تلامذه اوست چون وی از بغداد بیرون شد به  
 خدمت ابی الفضل جعفر وزیر کافور احمدی در مصر رسید  
 وزیر مزبور وقیعت در حرمت وی نشرو نه گذاشت وی حسب  
 سرمایش وزیر مسند که الحال به سند و ارقطنی شهرت دارد  
 تالیف و ترتیب نمود و چون از تالیف مسند فارغ شد وزیر مسبوق  
 صلح و افر روی رسانید که فارغ از ما بخواستج خود گردید و به بغداد  
 مراجعت کرد تا اینکه باه ذی حجه در ۳۸۵ هجری وفات  
 یافت و ارقطنی محله کلانی بود در بغداد و چونکه وی سکونت  
 در آن محله داشت به دار قطنی شهرت یافت۔

**کشاف**۔ بخط نسخ بر کاغذ خان بالینغ از نسخه که در دست  
 مصنف بود نقل شده در کتابخانه عامه نوریس که ابراهیم  
 عادل شاه بهمنی ترتیب داده بود این نسخه که لطیف تر ازین نسخه  
 دیگر نباشد جا داشت از تغیرات زمانه چند روزی بعاریت  
 این فقیر است آیت نامه قرآن که در اصل تفسیر متروک  
 بود بعرض تسهیل ناظرین باب زر بر خاشیه نوشته بخط نسخ  
 پاکیزه صحیح نوشته در نهذ میب و تذهبیب این نسخه زر کشید  
 بصرف آمده باشد۔

ترجمہ علامہ حبار اللہ مخدوم شری رحمتہ اللہ علیہ جرن فاختہ

فائق گذشتہ۔  
ایضاً ترجمہ ثانی۔ بخط نسخ پاکیزہ صحیح خیلے در آورده  
نوشته از کتاب۔ خانہ امیران مین است در سنہ مکتوب شدہ۔

کشف اللغات۔ بخط نستعلیق صاف خوشنما تقطیع کلان

چهل و چهار جزو لغت خوب است بیشتر الفاظ عربی بہ فارسی

ترجمہ کرده۔ شیخ عبد الرحیم جامع این لغت ذکر خود در کتاب

نہ کرده مگر از خطبہ کتاب ظاہر کہ عنبر بن تعلیم پیر خود شیخ شہاب الدین

نوشته بود از ملاحظہ فرمائید۔ جہانگیری شیخ عبد الرحیم ہنگام

تحریر فرمائید جہانگیری پیش جامع فرمائید مذکور بود و صاحب

فرمائید۔ جہانگیری شیخ عبد الرحیم راہباری نوشته فرمائید

جہانگیری بعہد نور الدین جہانگیر بادشاہ تالیف شدہ بود ازین رو

این فرمائید مقدم بر فرمائید جہانگیری است۔

ابتداء کتاب۔

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والسلام

علی رسولہ محمد وآلہ جمعین۔

کتاب الفصول۔ بخط نستعلیق باقرا تقطیع کلان۔

پہل جزو فقہہ حنفی است۔

کتبہ محمد بن محمود بن حسین مجد الدین الاسعد دمشقی۔ وی شاگرد پیر



خود و استاد پدر خود کہ صاحب ہدایہ است بودہ و از سید  
 ناصر الدین شہید سمرقندی و ظہیر محمد بن احمد البخاری کہ تلمیذ  
 ظہیر الدین حسن بن علی بودہ چیز ہا امونستہ صاحب ترجمہ  
 تصانیف معتبرہ دار و از اکابر فقہسای خفی است صاحب  
 کشف الطنون سہہ وفات اورا ۳۳۰ ھ یافتہ صاحب فوائد البہیہ  
 نسبت وی سندر مایدگان فی طبقہ ایمیہ بل بقدم علیہ کتاب  
 فضول مشتمل است برشتی فضول و درین فضول حبیب مسائل  
 قضا و دعاوی داخل کرد۔  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

محمد تہ الذی محمد وین الاسلام و احکم اساس بنیان  
 القاضیا و الاحکام الخ۔  
 الکتاب۔ بخط نسخ بر کاغذ خان بالیغ پاکیزہ صاف  
 محبہ دل بہ طہار و ربی بہا۔ نام کاتب و سنہ کتابت  
 نہ وار و تخمیناً چہل جزو۔

ابو یسر عمرو بن عثمان بن قنبر الملقب بہ سیدویہ از مواسیلے  
 بن حارث بن کعب و بروایتی آل ربیع بن زیاد حارثی۔ و سے  
 نحو از خلیل بن احمد عدی بن عمرو دیونس بن حبیب و لغت  
 از ابی الخطاب خفش گرفت۔ ابراہیم حسری گوید کہ و سے  
 در غایت بہمال بود۔ بہر دور خارہ چون سبب داشت

از ان سیبویه لقب نهاده - صاحب منظر الانسان گوید که از متقین  
 و متاخزین در نحو کس از وی اعلم نمی نمود و هیچ کس مثل کتاب  
 او وضع نکرد - حافظ گوید که در نحو هیچ کتابی مثل کتاب سیبویه  
 در وجود نیامد و کتب مردمان عیال کتاب او استند نقل است  
 که حافظ گوید که خواستم که پیش محمد بن عبد الملک و وزیر هشتم  
 شوم به خود اندیشیدم که هدیه برم که در خورشان دی باشد دیدم  
 که هیچ هدیه بزرگتر از کتاب سیبویه نیست پس پیش وزیر بروم  
 چون نظر وزیر برین هدیه افتاد گفت واقعه هیچ هدیه پیش من  
 دوست تر ازین هدیه نیست پس کتاب پیش خود داشت  
 و خوشدل گشت و پیوسته به خدمت میداشت سیبویه بروایتی  
 به بیضا که وی از دهبهای شیراز است در سنه هجری متولد  
 شد و بروایتی در سنه هجری وفات یافت چهل و چند سال عمر کرد  
 ابن قانع گوید که سیبویه به بصره در سال اربع هجری و بروایتی در سنه  
 و بروایتی ابن جوزی در سنه ۹۴۰ شهادت یافت و خطیب در  
 تاریخ بغداد ازین درید گوید که سیبویه در وفات یافت  
 و قبر وی آنجا است - از همین نسخه در کتاب فی الفقهیه به اهتمام  
 مولوی کبیر الدین احمد خان مهاباد در حکم حکام دولت انگلشیه  
 چاپ شده -

ابتداء خطبه کتاب -

الحمد لله الذي افنتح كتابه وجعله آخر دعاء اهل حجة النخ -  
**كاشف** - نسخة ياكينه بخط نسخ تخميناً بت جزو - اسرار الرجال  
 صحاح ستہ بروشنی اختصاراً نوشتہ و این نسخہ در حیات  
 ذہبی مکتوب شدہ کاتب وی تاج الدین سبکی است کہ از اجیل  
 ملا میزاد است این نسخہ در سال ۱۳۱۲ مکتوب شدہ -  
 استدائے -

الحمد لله اشكر الله ولا حول ولا قوة الا بالله  
 ترجمہ ذہبی تحت دول الاسلام گذشت -

**کتاب الحمد** - بخط نسخ نسخہ قدیم واضح است  
 احادیث بہ ترتیب ابواب تہذیب الاخلاق جمع فرمودہ  
 واحادیث موافق ہر یک باب نقل کردہ -  
 استدائے کتاب -

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين النخ -  
**کنز الوصول فی معرفۃ حدیث الرسول**  
 نسخہ خوش تقطیع ہیچیدہ جزو نام کاتب و سنہ کتابت  
 نیست - در اصول حدیث است -  
 شیخ الاجل نعمۃ اللہ ابن کوچک سمرقندی - و  
 از علماء قرن ہادی عشر است -  
 استدائے خطبہ کتاب +

الحمد لله الذي شرح صدورنا بفتح احبار النبوة الخ -  
**كتاب البرهان في ترتيب سور القرآن**  
 بخط نسخ پاکیزہ در اسکالہ ہجری مکتوب شد تخمیناً شصت  
 جزو خوش تقطیع۔

الامام ابی جعفر احمد بن زبیر الاندلسی الغرناطی - وی محدث  
 جلیل القدر و نحوی و اصولی و ادیب و فصیح بود خط خوب می نوشت  
 وی امام خطیب جامع کبیر بود صاحب بغیة الوعاة گوید کان میث  
 الاندلس بل المغرب فی زمانه و کان حنبلاً صاحباً کثیر الصدق  
 معظماً عند الخاصة و العامة و روئے عن الخطاب و عبد الرحمن  
 و ابن الفرس و ابی سرتون و اجازله من الشرق ابو الیمن  
 و ابن العساکر و غیره در ۶۶۶ هجری ولادت است و تاریخ  
 سه شنبه شمس ریح الاول سنه ۸ وفات او است۔  
 ابتداء کتاب۔

الحمد لله العظیم الحکیم العالی العظیم ذی القصل العظیم الخ۔

# حرف الکاف الفارسی

گلدسته بخط نستعلیق شکست آمیز خوش تقطیع بجدول طلا نام کتاب  
 دست‌نویس کتابت ندارد و غزوات العارفین او حدی که بحکم نورالدین محمد جهانگیر  
 بادشاه در احوال شعر تصنیف کرده این گلدسته انتخاب آن تذکره او حدی  
 است تخمیناً نسبت جزو خود میرزا عبدالوهاب عالمگیری خلیف سید مصوفان  
 بنیره سید دلاور خان نواسه عمیث الدین حسان بن جلته الملک  
 اسلام خان رضوی شهیدی است در زمان محمد شاه بود این تالیف  
 در ۵۵۰ کلمه یک هزار و یکصد و پنجاه و پنج مسموده تاریخ وفاتش یافت نشد ذکر  
 تذکره او حدی بمقام خود می آید آن بحریت که در جوی محمد و دوشده اوله  
 نستعین من کعبه عرفان انتخاب غزوات العارفین تصنیف الخ  
 گلشن بخار بخط صاف نستعلیق بر کاغذ مهره دار که در ۱۲۵۵  
 کتابت در آمده نام کتابت نیست تخمیناً سید حیدر و تذکره ریخته  
 گویان نوشته.

نواب مصطفی خان شایسته تخلص خلیف الرشید نواب مرتضی حسان  
 مظفر جنگ است - اجداد ایشان از عمده اراکین دولت سلاطین تیموری  
 هندوستان هستند و خود هم در جاه و کمندت بسیر و صاحب خلق عظیم  
 و رموز سخنوری را آموخته بود - با پچو اسد شد خان غالب و مفتی صدر الدین



آزاده صحبت داشت تذکره گلشن بخارا اسم با مسمی است و چیز نفیس بعبارت  
سلیس انتخاب و لکش دارد وفات نواب مشارالیه در عشره خامس بایه  
ثالث عشر رو داده -

اول خطب -

گل سر سبد سخن حمد چمن طراز سبت الخ -

گلزار ابراهیم - بخط نستعلیق با اقرار بجدول شکر فیر کاغذ هندی  
در سال ۱۲۰۲ شش خط کتابت نموده که نام خود نه نوشته تخمیناً سی جزو تذکره

موزون طبعان ریخته گردیانت در سال ۱۱۹۸ هجری تالیف شده

ترجمه نواب علی ابراهیم خان نخت خلاصه الکلام بحرف خاکدشت -  
اوله - رعنا می کلام مشکلی است که سخنان روح پرور را بمنزله جان در قلم

زبان انواع انسان ریخته -

گل رعنا - بخط مختلف نستعلیق با اقرار بگریح در سال ۱۲۰۲ هجری

مکتوب شده تقطیع کلان در آورده نوشته شده تخمیناً سی و هفت جزو  
تذکره شعرا سلف و خلف است در آخر جزوی برای شعری که بنام بود

مخصوص کرده -

لحمی ز این المتخلص به شفیق از قوم که تریست در ظل عاطفت - میر غلام علی  
از او بلگرامی تربیت یافت و بنوازشات نواب مصاصم الدوله صاحب

ماثر الامر بسبب سفارشش میر مشارالیه سرفراز و ممتاز گشت - شفیق در  
فارسی دست رسی کامل داشت بعبارت لطیف و روان و انتخاب

اول پسند خوش پسندان این تذکره را تمام نموده در آخر تذکره گوید که در  
 ۸۱ ساله این تالیف طره آغاز بر سر زد و در ۸۳ ساله نگار خست تمام در پاست  
 ازین رو این نسخه بعد بست دو دو سال از تالیف مکتوب شد مولف تذکره  
 تاریخ ۵۸ هجری در اورنگ آباد رخت هستی در بر کشید و در عمر بست  
 و چهار سالگی مهم تالیف این تذکره را با انجام رسانید نظر بر عمر طبعی انسانی  
 گمان نویست که با یام حیات مولف این نقل برداشتند که در دست  
 حقیر است تاریخ و نهات چینی نیز این نیافتیم مگر صاحب نتایج الافکار گوید که در  
 اوایل مائتة ثالثه عشره هجریه حیاتش با آتش فنا سوخت -  
 اول کتاب -

باب مقبول سازانثائے مراعه در خوش سخنان بلندکن جای مرا  
 گنج شایگان - چهارم طهران که با تمام مولف چاپ شده مرزا محمد حسین  
 کاتب و مصحح این نسخه بود مرزا محمد حسین بکرانی ابن شیخ ابوطالب ابن شیخ  
 محمد است در آذربایجان خواهش عبد الله میرزا که حکمران آنجا بود بنظر ارشاد  
 عباد و توطن گزید شیخ ابوطالب بالتفات صاحب دیوان میرزا تقی در آنجا  
 آمد و بعد فوت شیخ میرزا میرزا تقی مرزا محمد حسین و برادرش را تربیت نمود و  
 نظم و شرف قدرت و آرد و بخدمت شاهزاده علی قلی مرزا طاهر المتخلص بصیغیر است  
 میرزا طاهر از سلسله مشایخ اصفا است از اولاد شیخ زاهد جنبلانی بود  
 در ۱۲۲۰ هجری او از عدم بوجود آمد و پدرش از وجود عدم رفت و در اصفا  
 و طهران تحقیق علوم نمود و در خدمت اعتقاد السلطنه رتبه شایان یافته

بنگارش مداح پرداخت و این تذکره هم تالیف ساخت در سنه ۱۰۲۰ هجری  
وفات یافت۔

اول خطبه کتاب۔

حشندہ گوہری کہ از گنج شایگان الیخ۔

گومی چوگان۔ بخط میر علی تبریزی است دیگر حرف زدن در تعریف  
کتابت نسخہ فصولی بل اہلی است از نام کاتب خوبی کتابت میتوان  
یافت ترجمہ میر علی تبریزی تحت مجموعہ قطعات بحرف نسیم می آید۔

مولانا عارفی صاحب مثنوی گومی چوگان از اعیان شکاری زمان شاہ رخ  
مرزا است جز این مثنویات دیگر ہم پیدا کردیم میر نظام الدین علی شیر

در تذکرہ خود مولانا عارفی را بسبب حسن کلام بہ ضعف اندام ملقب  
ساختہ تقی اوددی گوید کہ مثنوی گومی چوگان خوب گفتہ الحق مثنوی ہم خوب

است و کتابت ہم خوب سے ای تو مجموعہ خوبی زکدامت گویم مثنوی گومی  
چوگان بنام سلطان محمد متغین بر عرش گد ابا شاہزادہ چین بہ التزام گومی و

چوگان در بیشتر اشعار در سال بہشت صد و چهل و دو ہجری نوشتہ۔  
بعضی اشعار مثنوی بلحاظ ندرت درین جریدہ ثبت می شود۔

زان پیش کہ جب حال گویم \* از غنای ذوالحجہ مال گویم  
از حکمت اوست در زد و گیر \* چوگان قضا و گوی اختیار  
از ماہ برین بلیند ایوان \* کہہ گوی نمود گاہ چوگان۔  
زد گوی سپہر مستدیر است \* چوگان ہلال گوشہ گیر است

در ہرزون و ربودن گوسے \* دیدم کہ دو صولجان ز ہر سو  
چو گان شدہ ہم چو سایہ داری \* دیوانہ زد دست ہر سواری

ولہ

گردون خرسی ستارہ خلی \* ہر سو ز تیغ او سپیلی

ولہ

ہم گوی ز گوہر کو اکب \* ہم مثل زرش شہاب ثاقب  
گردون گردی زمین نوردی \* کہ چشمہ ہر آب خوردی  
اہوروشی پلنگ چوئے \* چو گانی گرد ہجو گوسے

ولہ

شہ را چو بدین نگاہ افناؤ \* صد بار قبول شاہ افناؤ

بخشید مرا بہ لطف بسیار \* چو گان زد و ہزار و ہزار

گلستان - نسخہ بخوبی و لطافت چہستان است ہر بند و وصل

الفاظش از وصل محبوب دلاویز تر و ہر دو ارضش از حلقہ زلف خورویان

خوشنماز کتابت این نسخہ از دست ہدایت اللہ زرین رقم است کہ ترجمہ

اشس تحت مجموعہ قطعات می آید ظاہر این نسخہ نقل اول مصنف است

چنانچہ ازین عبارت کہ در آخر کتاب است ظاہر -

تم الکتاب بحمد اللہ عزوجل و ہی نسخہ الاولہ بخط المصنف عنی اللہ تعالیٰ منہ

یوم السبت فی العشر الآخر من محرم ثلاثہ اثین و ستین و ستاتہ یوم فتح

شہر از و انتقال الملک من آل سلغزالی غیر ہم و اللہ یوقیہ من شیاء قتال اللہ



العفو والمغفرة وسلامه لدينا والدين وسلم -

ایضاً نسخہ ثانی - بر کاغذ خان بالیغ مختلف الالوان بہ تہذیب و صفا  
در سال ۱۹۷۹ از قلم محمد القوامی شیرازی کہ وہی بیک واسطہ شاکر و میر علی  
ہروی است مکتوب شدہ -

ترجمہ شیخ سعدی تحت کلمات ایشان گذشت -

گلشن صادق - نسخہ بخط تعلق شکست آئینہ واضح مجدد و تسلط  
کلان خمیسنا چیل و پنج جزو از قلم نعمت ایڈاکتخلص بہ حقانی مکتوب شدہ  
این نسخہ در دو جلد کامل بود جلد اول بدست فقیر افتاد ہر چند سعی بلوغ نمودم  
نشانی از جلد دوم این نسخہ نیافتم این نسخہ از ان خاص مصنف بود و در ابتدا  
کتاب این قطعہ تاریخ کہ از کاتب است حال کتاب یافت می شود ۵

می مراد بفضل خدا بہ جام آمد \* زمانہ پار شد و بخت چون غلام آمد  
نواب شاکر صادق بہ طالع فیروز \* ہر آنچه خواست نہ ایزد ہمہ کام آمد  
چنین کتاب کہ جامع بود کلیہ علوم \* بہ زمین سمیت پاکش بہ خشت تمام آمد  
کتاب خانہ حق گفت لمہ عنیش \* بیان سال تماشش چو انتظام آمد  
حقانی کاتب بیچارہ کرد نہر کتیش \* قبول خدمت نواب نیک نام آمد  
و گر چو سال تماشش نہ ماتنی خستم \* نمود بہجت و باعین احترام آمد  
جواب داد کہ حقانی بگو سالش \* بہار گلشن صادق بہ انعام آمد  
ازین تاریخ ۱۲۵۵ ہجری برمی آید -

نواب شاکر خان خلف شمس الدولہ لطف اللہ خان صادق کہ از اکابر



امراء ہندوستان در آخر زمان خاندان تیموریہ بود وی بہ چند واسطہ از اولاد  
امیر شیخ ابوالفتح بن فضل اللہ کہ ذکر وی خواجہ حافظ در غزلی کردہ شعر  
حافظ اینست ۵۔

سپر علم و حیا آفتاب جاہ و جلالا ۶۔ جمال دنیا و دین شاہ شیخ ابوالفتح  
ممدوح خواجہ حافظ بچند واسطہ از اولاد سپر ہرات حضرت خواجہ عبداللہ  
انصاری بودہ کہ ذکر وی بحرف میم تحت منازل السائرین می آید۔

نواب لطف اللہ خان صادق سکنی مذہب بود مگر مصنف مرحوم کہ خلف  
وی بود باعث اختلاط با نواب غلام حسین خان طباطبائی و برادرش  
رجحان بہ مذہب اثنا عشریہ پیدا کرد تا آنکہ بر بنیاد خوابی کہ دیدہ بود ترک  
مذہب اہل سنت کردہ خود را در حجر کہ اثنا عشریہ نام انداخت علی ای  
حال نواب مزبور صاحب فہم و ادراک بود و نظر بر کتب متداولہ داشت  
درین کتاب چیز با از قسم مناظرہ و ادعیہ و تاریخ و اوراد و مشاغل متصرفین  
و ہذا قسم چیز با و اصل کردہ ورق چند کہ در مناظرہ نوشتہ دیدم و بنجیدم  
بیشتر از کتب ملا محمد تقی و ملا محمد باقر مجلسی اقتباس کردہ نوشتہ نواب  
مزبور گاہ گاہ شعر ہم یگفت چنانکہ درین کتاب بیشتر معجزات نبوی و دیگر  
ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نظم کردہ در آخر قرن ثانی عشر فوت شد۔  
ابتداء سے خطبہ کتاب۔

حد و پاس مادی را کہ گمراہان باویہ و ساوس تقسانی را از سرگردانی بر آوردہ بفضل  
خویش در جمہیت آباد مغمورہ روحانی میرساند الخ۔

گلستان - هفتاد و هشت ورق بر هر ورق صفحه نوشته و صفحه دیگر سواد  
 گذاشته بخط شکسته به اسلوبی نوشته که بدینصورت نوشته و در هر ورق  
 بیاض بمشابه جعد خوب رویان و ترکیب آینه‌ش هر وصلش مانند کمال مهورش  
 بخط خوشنویس عصری حیات علی اصل روی از دهلوی است روی شاکر و پریم نامه  
 و اولمید نواب میرن خان طباطبائی و نواب مزبور مشق خط شکسته از نواب  
 درایت خان که ترجمه اش تحت مرقع نسخ و ثلث بحرف میم می آید و نواب  
 مزبور این فن را از پدر خود نواب جعفر کفایت خان اخذ کرده روی از اجل شاکر  
 میرزا محمد حسین المتخلص به ناجی و اضع الاصل است صاحب ترجمه تا سال ۱۲۳۱ هجری  
 بقید حیات بود چنانکه از تاریخ کتابت نام در نامه که ذکرش بمقام خود مذکور می شود  
 ظاهر تاریخ وفات منشی مزبور از نظر فقیر نه گذشته مگر روی در قرن ثالث عشر  
 اور زبان خود بوده کتابت این نسخ گلستان سعدی بتاریخ شانزدهم شهر  
 ذی الحجه ۱۲۰۸ هجری ختم تمام یافت -

گوهر مراد - بخط نستعلیق پاکیزه به جدول طلاسی و چهار سبزو نام کتاب  
 سنه کتابت نیست -

مولانا عبدالرزاق ابن علی بن اللاهی المتخلص به فیاض اصل ایشان از لاهیجان  
 است اما چون در اواخر عمر به دارالعلومین قم آمده مسکن گزید به قریه شهرت  
 یافت نامید خاص مولانا صدرالدین شیرازی است و شیخ علی حزین از شاگردان  
 اوست میل به تصوف داشت چنانچه شرحی بسوط بر فصوص شیخ علی الدین  
 عربی نگاشته - گوهر مراد در علم کلام است گاه به شعر هم میل مینماید

صاحب مجمع الفصیح گوید کہ در فن حکمت مرتبہ بلند داشته قریب بیسج ہزار  
بیت از دور دیوان دیدم از اکا بر قرن ثانی عشر است این رباعی از دست  
وقت است کہ بزرگ پیر استاد ہم \* \* \* \* \* آموختہ ہا را ہمہ از یاد ہم  
باجبام می دو سالہ در نیکدما \* \* \* \* \* ناموس ہزار سالہ بر یاد ہم  
استدای خطبہ کتاب۔

گوہر مراد می کہ خواص فکر را از دریای حیرت الخ۔  
گلشن راز۔ نسخہ قدیم پاکیزہ کا غذا خان بالیغ حاتمئ مجبول بجدول  
طلابہ تعلیق عمدہ در تصوف کتاب مشہور و معروف است ظاہر نسخہ  
قدیم مگر سنہ کتابت و نام کاتب ہر دو گم گانم می برد کہ از دست بروز  
ورق اخرا از شیرازہ از ہم رنجتہ بر باد رفت چہار جزو تقطیع خرد۔  
لما محمود شبستری از اکا بر باب تصوف است مولد و موطن او شبستہ  
از قول بی تبریز باعث ذات پاک حضرت ایشان شہرت یافتہ معاصر حسینی  
سادات صاحب زادو المسافرین بودہ مثنوی گلشن رازشش جلد  
متصوفین عزت نام و وقتی بالاکلام دارد شرح مطول این مثنوی و مختص  
نوشتہ اند در باب الہیم ذکر متاعج الاعجاز کہ یکے از شروع مستدوہ این  
مثنوی ست می آید احوال ملازمیورہ تفصیل در مجالس العشاق ہم  
آمدہ در شہستہ در شہستہ بر بستر خاک رحل اقامت جاودانی انداختند  
رحمتہ اللہ علیہ شہراول مثنوی۔

بنام آگہ جہان از فکر است \* \* \* \* \* چراغ دل بنور جان برافروخت

شعر آخر این مثنوی لطیف تر از اول است و هویدا۔

بنام خویش کردم خستم بایان + الهی عاقبت محمود گردان  
گلستان سخن - نسخه چاپیه تذکره شعراست شهرزاده قاور بخش المتخلص  
به صابر ابن شانهزاده کرم بخت بهادر ابن مرزا خور و بهادر ابن میرزا ابنزوالدین  
بهادر مہین برادر عالمگیر ثانی ابن میرزا اسغرالدین جهاندار شاهومی از شاگردان  
امام بخش صہبانی است در نشر و نظم فارسی خوش دستری داشت  
این تذکرہ چند سال قبل عذر در سلک تخریر کشید عبدالکریم سوز خلف القضا  
امام بخش صہبانی تاریخ تصنیفش چنین یافتہ۔

از کلاک صابر ابن در شہوار برتری + در سلک انتظام بصد زیب سفتہ شد  
شوز خزین چو کرد تامل کجیب منکر + معیار فطرت و نیشش گفتہ شد  
ابتدای خطبہ کتاب۔

پلاساقی بچہ بام می ناب + کہ دل سینہ میں ہر جون برق متاب  
گزیندہ

بخط استعلیق قدیم نسخہ بسیار پاکیزہ و گہنہ جا بجا از دست برد زمانہ آب  
خورده و کرم خورده شدہ و تخمیناً چہل جزو خوش تقطیع فن تاریخ۔  
امیر احمد ابن ابی بکر بن احمد بن منصور ستونی القزوی الشہیر بہ حمد افتد  
ومی از اکابر قزوین است برادر وی فخرالدین مستح اللہ ہم ستونی بود و شعر  
ہم خوب میگفت مطلق از کلاشس اینجا تبرک آفت می شود۔  
صدگرہ بار بر آن زلف معینزودہ + عالمی را چوسد زلف ہم بوزودہ



یا بجمہ صاحب ترجمہ و درسلک نویسندگان خواجہ نصیر الدین فضل اللہ و پیش  
 خواجہ محمد فیاض الدین انتظام داشت این تاریخ را با نام نامی وی تالیف فرمود  
 چنانچه این تاریخ کتاب شریفہ القلوب ہم از دست در عهد سلطان ابوسعید پیدا  
 بوده صاحب کشف الظنون نسبت این تاریخ می فرماید و ہومن کتب المعتمد  
 علیہا فی التاریخ و کلامہ و نقلہ کا لحدیث در سنہ ۳۰۰ ہجری این تاریخ را با تمام رسایند  
 و بر یک فاتحہ و شش ابواب و خاتمہ مرتب ساخت۔

باب اول در ذکر انبیا۔

باب دوم۔ در احوال ملوک ایران قبل اسلام۔

باب سوم۔ در سیر نبی۔

باب چهارم۔ در احوال ملوک اسلامیہ و این باب متضمن است بر واریز

فصول شش احوال و ول عباسیہ و بنی امیہ و بنی فاطمیون و غیر ذلک

باب پنجم۔ در احوال ائمہ و علماء و مشائخ۔

باب ششم۔ در احوال قزوین و آن مشتمل است بر بہشت فصول و خاتمہ

در ذکر انبیا و ملوک بمحض اختصار تاریخ گزیده بسیار نا در است جز این

سنی نسخہ و بجز حقیقہ نیامدہ امیر مزبور از اعیان قرن ثامن است و در عشرہ

خامس قرن ثامن در قزوین و قات یافت۔

ابتداء سے خطبہ۔

سپاس و ستایش بادشاہی را کہ ملک و نیر وال است الخ۔

گلدستہ۔ ہم بہ لفظ و ہم بمعنی گلدستہ است از روضہ رضوان



و گلهائے شگفته است از باغ همیشه بهار چنان در حسن خط کسب معشوقان  
 ماند صفا و لطافت کاغذ و رنگینی جدا اول طلا کارش بمشابه حسین غازه الود  
 هوشان نماید۔ این نسخه عدیم المثال حکیم سلطان عبدالقدیر قطب شاہ تہمینی در  
 سنہ ۵۲۰ ہجری بمعرض تحریر در آمد گلهائے کلام از بوستان دوا درین سنہ  
 عالی مقام مثل خواجہ حافظ شیرازی۔ و خواجہ سلمان ساوجی و امیر خسرو دہلوی  
 و ملا علی قلی و عصمت بخاری و دیگران مثل ایشان برچسپیدہ این گلدستہ  
 بحضور شاہ مزبور۔ ملا فتوح کہ کتاب داروی بود گذرا سیند۔ کتابت این نسخه  
 بقلم ملا مزبور است در آخر کتاب این عبارت است بنظر یادگار قلمی شد۔

## حرف الام

لیلی مجنون۔ نسخہ بخط ولایت کاغذ لطیف بجدول طلا تخمیناً پانزودہ  
 جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست این یک مثنوی از مثنویات سبب  
 ملا عبدالقدیر تہمینی است ترجمہ ہاتھی تخت شیرین خسرو او گذشت۔  
 افتتاح مثنوی این بیت است ۵

این نامہ کہ خامہ کرومبیا و \* توسیع قبول روزیش باد  
 لطائف الاخبار۔ بخط نستعلیق خوشنما خوش تقطیع بر کاغذ مہرہ  
 خانی صبح نشانی از کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً پانزودہ جزو  
 از کتابخانہ سرگور اوزلی است شخصی وقایع داراشکوہ کہ در عہد شاہ جهان پادشاہ

به قیدار رود و او بطور روزنامه نوشته و نام خود گذاشته اوله محمد سعیدی که با او  
منسوخ را بر روی باوشانان تواند کشاد الخ -

کتاب التواریخ - نسخه قدیم بخط نسخ بر کاغذ عنان بالیغ بجدول طلا از کتابخانه  
سرور اوزلی نام کتاب و نسخه کتابت نیست اما جایجا نبر حاشیه این نسخه

منهیه مصنف است عجب نیست که از قلم مصنف باشد در کتابت هم صحت  
وارد تاریخ مختصری است مشتمل بر احوال باوشانان متبل از اسلام و هم از زمان

حیات رسول کریم صلی الله علیه و علی اله و سلم تا عهد اسمعیل صفوی بلطافت  
عبارت مختصری از کینه است امیر کجی بن عبداللطیف القزوینی در عهد دولت

اسماعیل صفوی باختیار و امارت زیت میگرد و گویند ستوفی بود صاحب  
کشف الظنون گوید که امیر مزور از ستوید این تاریخ در سال ۹۲۸ هجری قمری

در هشت فراغ یافت از منیه که بر حاشیه این کتاب است معلوم می شود  
که بعد اتمام این کتاب مرزا مذکور بعضی واقعات مشهوره را بر حاشیه

نوشته چنانچه تاریخ وفات بهرام میرزا در سه هجری و چاه و شش نخبر  
کرده چون مزاج شاه طهماسب از میر کجی منصرف گشت و حکم حبس پدر و پسر

صدور یافت مرزا عبداللطیف در بفرار نهاده به بند رسید و پدرش میر کجی  
در حبس بعد یک و نیم سال جان داد و میرزا عبداللطیف از حضور تاجیون باو

نوازشات یافته در نسخ پور رخت اقامت افکند و در نیم رجب ۹۸۱ هجری قمری  
خلد انتقال نمود -  
اول خطبه کتاب این است -

حمد و ستایش مرقد امی راست که سلاطین جهان بر آستانه عظمتش کیستند  
بندگانشند الخ۔

لوامع النجوم۔ بخط نسخ تقطیع متوسط جلد ضخیم در ۸۶۰ الی ۸۷۰ هجری بکتابت  
ابو تیمینا ہشتاد و جزو۔

از شمس العلوم کہ لغت مشہورہ عربیت اقتباس شد چنانچہ خود  
جامع گوید کہ مستند نیز از شمس العلوم ہست و انچہ در شمس العلوم  
شامل ذکر ملوک و محتوی ابر بعضی قواعد علم ادب بود فراگذاشته شد مگر جمع  
لغات کہ در اصل کتاب ہست با تفرقہ درین انتخاب داخل گشت۔ عجب  
اینکہ نام جامع جامی مذکور نیست و صاحب کشف الطنون تحت شمس العلوم  
صرف ذکر فیہ العلویم فی مختصر شمس العلوم فرمودہ کہ از ابن یسوان بن  
سعید الحمیری البیہقی صاحب شمس العلوم است حمیری در ۷۷۰ ہجری فوت  
چون کہ بر نام و نشان صاحب لوامع اطلاع نیافتم از تفسیر ترجمہ اش معذور  
ماندم اگر بعد ازین یافت می شود تمینا افزود می شود۔

خطبہ۔ الحمد للہ الذی فضل الانسان علی سائر الحيوان الخ۔

لغات مترادف۔ از اول بعضی اوراق گم شدہ و با خزائن کتاب  
و سنہ کتابت نیست تمینا و از وہ جزو۔

اکثر الفاظ مترادف جمع و مبسوط نمودہ چونکہ آغاز کتاب نیست کلامی نشانی  
از جامع یافت نشد۔

لغات۔ بخط نستعلیق شیرین در ۱۰۴۰ ہجری یکہزار ہفتاد و ہفت

بخط محمد زاهد مکتوب شد نسخہ جای محشی ابر کاغذ زرافشان و جدول طلا است  
تخمیناً وہ جزو در تصوف است ترجمہ مولانا عراقی بحرف ال  
تحت دیوان عراقی گذشت۔

لمعات در تصوف کتابیت مستند گویند کہ مولانا اور از معنی بود کہ این کتاب  
نوشت۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذی نور وجه حیدرہ تجلیات الجمال فملا لامنه نوراً والبصر فیه غایات  
الکمال نضوج بہ سرور الخ۔

لوامع مع بخط استعین نسخہ قدیم تخمیناً شش جزو خوش تقطیع این رسالہ  
ملا جامی است در شرح الفاظ و عبارات و کشف رموز و اشارات مفیدہ  
میمہ خمیرہ فارسیہ رسالہ مشہور است۔

ترجمہ ملا جامی تحت ہفت اورنگ ایشان بحرف ہای ہوزمی آید۔  
ابتدای کتاب۔

ای گشتہ نہان ز فائت پیدائی \* عین ہمہ عالمی ز بس یکتائی  
زان بیشتری کہ در عبارت کنجی \* زان پاک تری کہ در اشارت آئی  
تاریخ اختتام کتاب ازین رباعی میتوان یافت۔

فی دعوی فضل جامی و لاف ہنر \* در سلک بیان کشید این عقدا گہر  
وان لخط کہ شد تمام آور و بدر \* تاریخ مہرہ و سال وی از ۸۷۵ ہجری  
لطائف غیاثیہ بخط استعین نسخہ کہنہ نام کاتب و سنہ کتابت



تختاً نسبت و ہشت جزو خرد و این کتاب مشتمل است بر نندہ مقالہ - مقالہ اول در فضیلت علم - مقالہ دوم در تقریر و لایل برہستی صلح مقالہ سوم در کیفیت و لائل احوال ایشیان برہستی آفریدگار قدیم تعالی و غرض شانہ این نسخہ را بہت سلطان غیاث الدین ابو الفتح محمد ملک شاہ نوشتہ ترجمہ امام فخر الدین تحت مباحث مشرقیہ بحرف میم می آید -  
ابتدای خطبہ کتاب -

حمد و بی نہایت و مدح بی عدد و بی غایت حضرت جلال بان خدا یا  
کہ واجب الوجود چیز ذات اور امکان نیست -

لطائف اشرفی - نسخہ بخط استعلیق مجددول نہایت صحیح و جایگامشی  
مخشی و مصحح این نسخہ این عبارت بر ورق اول نوشتہ -

مفتقر یعنی واحد کریم و دو بندہ محمد عوض از آل سلطان شیخ محمود سدس  
اسرار ہم کہ از فرزندان خواجہ عثمان ہارونی است رحمۃ اللہ تعالی بہ ترجمہ  
عربی و تصحیح این نسخہ نافعہ سعی بلوغ مینماید چون خواصان معالی از اہل سباحت  
الفاظ آشنائی و محیطیہ تامہ لازم نیست و نسخہ صحیحہ شافیہ فیہ مقصدیہ این  
کتاب لطائف مسیرہ و لکل شیخ آفتہ و للعلم آفات بالتثنت طبع این آزار  
کشیدہ و شب ظلمہ بعینہ موجود العصر است او محصل بر آن اگر سہو خطا  
واع جو اہر این محبت الفقر الملاحظہ شود بجا است و ما از برای نفسی -

لطائف اشرفی مشتمل است بر یک مقدمہ و شصت لطیفہ و یک خانمہ  
از دست بردنمانہ و دو لطیفہ آخری و خانمہ ضائع شدہ در تصوف کتابت



سند ملفوظات حضرت سید اشرف سمنانی معروف بہ سید  
اشرف جہانگیر است۔

جامع این ملفوظات نظام حاجی غریب بمبئی در سن ہفتصد و پنجاہ و درین  
با حضرت اشرف مزبور ملاقی شد و کسی سال در خدمت حضرت ایشان  
در سفر و حضر بر و ملفوظات و دیگر حالات جمع نموده بطوائف اشرفی فی بیان  
طوائف الصوفی موسوم ساخت تاریخ وفات جامع نیست مگر از کجیروے  
ظاہر کہ بعد وفات مرشد خود یعنی حضرت سید اشرف جہانگیر قدس سرہ زندہ  
حضرت سید اشرف سمنانی الشہیر با شرف جہانگیر از کابلان صاحب تفسیر  
و کرامات است با سید علی ہدائی قدس سرہ رفیق بود آخر الامر بہ ہندوستان  
آمد و از صحبت حضرت شیخ علاء الحق فیض ہا برداشت تا اینکه پیش ازینکہ  
بصحت شیخ رسید سید مزبور را کشف و کرامات از مقامات عالیہ حاصل  
بود با قاضی شہاب الدین دولت آبادی در تحقیقات بعضی مسائل  
عربیہ مراسلات و مکاتبات داشت شیخ عبد الحق دہلوی در اخبار الاحیاء  
فرماید کہ غالباً قاضی شہاب الدین تحقیق صحبت ایمان فرعون کہ در خصوص  
اشاعتی بدان واقع شدہ از وی کردہ بود و جمال سید مزبور قدس سرہ  
در عشرہ آخر قرن ثامن بود مزار پر انوارش دو قببہ کوچہ کہ از مضامین جوینور  
است ہنر زیارت گاہ خواص و عوام است۔

استدای خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الذی شرف البارفین بہ تشریف العزبان والاتقان۔

ایضاً نسخہ ثانی کمال مجددی در ۲۵۰ کتب شدہ تخمیناً پچاس و پنج جزو  
کلان۔

لوامع۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ صحیح تخمیناً نسبت جزو خسرو پناه جاردی الاول  
در ۲۵۰ کتب شدہ۔

الشیخ مقداد بن عبداللہ الاسدی از کبیر علماء کلام مذہب شافعی است لوامع  
در سنہ ۳۰۰ هجری تصنیف شدہ در علم کلام کتاب مدلل بر عقائد خود نوشتہ۔  
او از اکابر علماء قرن تاسع است۔

ابتدای کتاب۔

الساہجات لجلال مبدع النطق بآیات وجوب وجودہ الخ۔

لوامع صاحب قرانی۔ مرتب بہ جلد در آخر این نسخہ این عبارت است  
بید مولفہ محمد تقی بن علی مجلسی عفا عنہما فی شہر شوال سنہ ۱۰۸۵ حس و ستین  
بعد الالف ہر سہ جلد تخمیناً از اید پر یک صد و ست و پنج جزو باشد بہ تقطیع متوسط  
نسخہ بسیار صحیح و مستند است چنانکہ از عبارت آخری کتابت پیدا۔ از دست  
مصنف منقول شدہ شرح من لایخفرون فارسی است مگر با تمام نہ رسیدہ  
حرف تا کتاب حج و زیارات است۔

ملا محمد تقی ابن ملا مقصود علی المجلسی پدر ملا باقر مجلسی است در زمان سلطنت شاہ عباس  
صفوی بودہ و لوامع بہت پادشاہ غفران مآب نوشتہ از فحول علمای مذہب  
اثنا عشری است خیلی تعصب داشت ملای نیز اور بیشتر کتب بزبان فارسی  
نوشتہ کہ الحال در میان فرقہ شیوہ بسیار متداول شدہ در زمان شاہ عباس

در سئوالمہ ہجری راہی ملک عدم گشت۔

ابتدای کتاب۔

حمد کہ با قلام اشجار و مداد و کبریا بر صفحات لیل و نهار شرح سطر سے ازان نہ  
توان گناشتن سزاوار فاقن لالوار است الخ۔

لطائف معنوی۔ شرح مثنوی مولوی روم بخط نستعلیق در سئوالمہ ہجری  
بایام حیات مصنف مکتوب شد تخمیناً سی و پنج جزو۔

شیخ عبداللطیف بن عبدالعزیز العباسی در عہد عالمگیر بادشاہ بود و در تخریر این شرح  
بیشتر تفسیر آیات و ترجمہ احادیث کہ حضرت مولوی حوالہ کردہ شرح مرحوم فرزند

شرح مختصر بیت مگر غایت کار آمدنی است در عشرہ ثالث قرن ثانی عشر  
فوت شد۔

ابتدای کتاب۔

ربط اشرف علی صدری۔ شرح بعضی ابیات مشککہ فارسی و ترجمہ اشعار و  
دیباچہ ہائے تازی الخ۔

لذۃ المنا۔ بزبان فارسی است تخمیناً آدوہ جزو ابتدائیس اینکہ  
آوردہ اند کہ در زمان پیش پاوشاہی بود الخ اصل این کتاب در زبان ہندی

در فن کوک است شخصی ترجمہ از ہندی بہ فارسی نقل کردہ نام خود نہ نوشتہ  
ختمے خوب کرد۔

لوامع رضویہ۔ بخط نسخ در سئوالمہ ہجری بحیات مصنف مکتوب شدہ  
در فقہ بزبان فارسی است۔ الجہد العصر سید محمد بن مرزا معصوم المعروف

در فقہ بزبان فارسی است۔ الجہد العصر سید محمد بن مرزا معصوم المعروف

به محمد فقیر المشهدی اصل وی از طوس در شهید مقدس رضویه اقامت  
داشت فقیه و محدث به فرقه خود بوده در ۲۵۳ هجری فوت شد.  
ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله على ما انعم كما علم الانسان ما لم يعلم الخ -

لألى مصنفه الملقب من اللواحق البديع في احسن الأئمة

الزیدیه - نسخه بخط عرب در ۵۵۰ هجری کتوب شده تخمیناً چهل و پنج

جزو کلان لواحق البديع في اخبار الأئمة الزیدیه از سید ابراهیم محمد بن عبد الله

الملقب به صارم الدین یکی از کبار علماء زیدیه بوده و در فقه و اصول زیدیه

کتب بسوط نوشته به ماه جمادی الآخر ۹۱۴ هجری بمشاوره ساکنی وفات یافت

لألى المصنف شرح همان قصیده لواحق البديع است از علامه محمد بن ابی بکر علا

مربور هم مذہب زیدیه داشت و در ۹۹۱ هجری داعیه حق را بیکجا جا

گفت -

ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله رب العالمين وما لك يوم الدين فاطر المخلوقين ومبدع السموات

والارضين الخ -

لطائف الاطوال فن - بخط نستعلیق با اقرار - نسخه قدیم است

مگر ناقص لظرفین بود بایام فقیر اجزای رفته را است کتاب کرده لمحق کردند

حالا رفع نقص شد کتاب خوب است این کتاب شش است بر چهارده

باب -

**باب اول** - در بیان بعضی از استجاب ذکر یعنی مطالبه با که پیغمبر  
 صلی الله علیه وآله وسلم با صحابه رضوان الله علیهم اجمعین فرمودند -  
**باب دوم** - بعضی از ذکر و حکایات ائمه معصومین -  
**باب سوم** - در ذکر حکایات ملوک و حکام -  
**باب چهارم** - در ذکر لطائف امرا -  
**باب پنجم** - در لطائف ادیبان - و منشیان و ندیان کهنه  
 پادشاهان -  
**باب ششم** - در لطائف اعراب و نکات مضحک و بلهنا -  
**باب هفتم** - در لطائف مشایخ علما و قصات و غیرهم -  
**باب هشتم** - در لطائف حکما و متقدمین و متأخرین -  
**باب نهم** - در لطائف شعرا و بدیهه گفتن ایشان -  
**باب دهم** - در لطائف ظریفان از مردان و زنان -  
**باب یازدهم** - در لطایف بخیلان و پر خواران -  
**باب دوازدهم** - در لطائف طامعان و وزدان و گدایان -  
**باب سیزدهم** - در لطائف کوه گان و غلامان و کنیزگان -  
**باب چهاردهم** - در لطائف حکایات ابلهان و گدایان و  
 در بیان بنوت -

مولانا علی ابن مولانا حسین الوداعطا لکاشفی - ترجمه ایشان تحت  
 رحمت گذشته مگر قسمه اش نیست که چون زمان سلطان حسین سپری



و انواع فتنه و فساد و در ہرات رود او مولانا رانا عرصہ یک سال در ۱۳۸۹ م قیامت  
داشتند چون در ۱۳۹۰ از حبس اطلاق یافت بجنور شاہ محمد سلطان شہنا  
و این کتاب برای وی ترتیب داده بجنور وی گذرا نیندا پنچہ از حکایات لطیف  
درین کتاب ذکر کردہ بیشتر از کتب معتبرہ اقتباس نموده کتاب خوب الطبع  
نوشتہ ہنوز کتاب دیگر مثل این مجموعہ ترتیب نیافتہ۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

بعد از ادای لطائف تجمیدات الہی و وظائف حضرت رسالت پناہی الخ  
لباب المناسک و عباد السالک بخط شیخ نسخہ خوش تظہیر سنہ  
کتابت درین نسخہ نیست در بیت الحرام مکتوب شدہ۔ شانزودہ جزو خلاصہ  
جمع المناسک است کہ بمقام خود مذکور شد۔ ترجمہ عبدالقدیر سندھی بحر  
حیم تحت کتاب مذکور گذشت۔ مخفی مباد کہ مستقط ملا علی قاری شرح  
ہمین الباب است۔

ابتدای کتاب۔

الحمد للہ اکمل الحمد علی ما ہدانا علی الاسلام الخ۔  
المعات۔ در دو مجلد صغیر ہر دو مجلد تخریب نمازاید بر یک صد جزو و بلکہ  
شرح مشکوٰۃ بزبان عربی۔ ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی تحت اشعۃ اللمعات  
گذشت۔

ابتدای کتاب۔

الحمد للہ الذی خلق الخلق و کرم بہم نوع الانسان الخ۔

لیلاوتی - ترجمه از زبان ہندی ست و رفتن حساب بخط نستعلیق با خط  
تاریخ کتابت نیست تخمیناً پانزودہ جزو بہ تقطیع متوسطہ۔

شیخ فیضی کہ ترجمہ اش بہ حرفت سین تحت سواطع الالہام گذشت از ہندی  
بہ فارسی حکیم جلال الدین محمد اکبر پادشاہ نقل نمود۔ اصل مصنف این کتاب  
بزبان ہندی بہا شکر اچاریہ است کہ در ریاضی بزبانہ خود نظیر خود نہ داشت  
مولد و موطنش شہر پیدراست از بلاو و کن۔ اگرچہ تاریخ تالیف درین کتاب  
نہ نوشتہ مگر از تالیف دیگر وی ظاہر کہ وی در سنہ یکہزار و یکصد و پنج سال  
باہن بود۔ باہن راجہ بود و صاحب کبریا جیت کہ ماوی خلک بد باعث تالیف  
کتاب لیلاوتی حسب قول شیخ فیضی اینست کہ لیلاوتی نام دختر او بود از  
احکام طالع ولادت او چنان ظاہر می شد کہ بی سنہ زندہ ماند و بی شوہر عمر  
گذرانند۔ پدرش بعد از تامل بسیار ساعتی خاص برای انعقاد و ازدواج او اختیار  
کرد کہ ثبات وصل داشتہ باشد و دختر صاحب اولاد و نسل گردد۔ گویند  
چون آن ساعت نزدیک رسید و دختر با پسر نزدیک آوردہ طاس ساعت  
رہ بطرف آب گذاشت۔ و ہمچہ ساعت شناس را حاضر داشت و قرار یافت  
کہ چون طاس و آب نشیند عقدہ عقد این دو ماہ پیکر بندد و این دو گوہر کنیا را  
ہم پیوندند چون تدبیر موافق تقدیر نبود و قصار آن دختر از لجنہ کہ در مزاج  
طفلان می باشد و ران طاس نگاہ میکرد و در آمدن آب از سوراخ تاشامی داشت  
ناگہان دروانہ چون قطرہ آب از مقننہ آن عروس پرودہ نشین جدا شدہ طاس  
افتاد و بران روزن غلطان غلطان جا گرفت و مانع آمدن آب شد۔

متن همچنان انتظار ساعت مہمودی برو و پدر جای دیگر نشسته منتظر بود چون  
کارطاس از تخمین و قیاس گذشت و وقت در شد پدر را حیرتی دست داد کہ یارب  
وز پرودہ غیب چه نقش بسته است کہ ہنوز طاس در آب نہ نشسته۔ چون حقیقت  
کار با حُب بستند دیدند کہ دروانہ سنگ راہ آب شدہ است و ساعتی کہ بچینند  
در گذشتہ آخر کار پدر نام را بدہ ختر بد اختر گفت بنام تو کتابی نویسم کہ بروزگار  
در از ماند کہ نام نیکو حیات ثانی است و سرایہ عمر جاودانی۔

ابتدای کتاب

اول ز شمار پادشاهی گویم \* وانکہ ز ستائش الہی گویم  
این نکتہ معنی بقلم کشایم \* این نکتہ مرہبہ کہای گویم

## حرف المیم

مجموعہ دو اوین و مثنویات یکجلد بخط ولایت بیدول طلائی در متن  
و برعاشیہ نوشتہ تخمیناً پنجاہ جزو نام کاتب و سال کتابت نیست اگر کتاب  
شاهی لکنہوست تفصیل این مجموعہ مفصلاً در ذیل می آید۔

اول دینوان صالح در متن امیر صالح از امرار نامدار سلطان حسین مرزا از ہرہ  
است امیر علی شیر نوائی صاحب تذکرہ مجالس النفاہس معروف است  
از اہل بارقرن عاشق است۔

مطلع دیوان سے

ای بدرگاہ تونس از بہرہ \* لطف عام نوکار ساز بہرہ  
 دیوان ریاضی برجاشیہ مولانا ریاضی بعضی اور از برقی گویند  
 و امیر علی شیر اور اسمقندی یافتہ چونکہ معاصر امیر است قوشس مرج بہرہ  
 شاعر پر زور است۔ وقائع احوال سلطان حسین رابلک نظم کشید بخند مت  
 شاہ اسمعیل صفوی ہم شرف بار یافت۔

مطلع۔

صنعت آندم کہ نقش گنبد افلاک است \* نامہ حیرت بیال طایر ادراک است  
 دیوان سیفی برجاشیہ سیفی بخاری باعث اینکہ در فن عروض  
 دست رسی کامل داشت اورا عرضی ہم می گویند معاصر ملا جامست  
 مطلع۔

ما گنہگار و فتولی فی در استغفار ما بد \* چشم تر آرد مگر آبی بر روی کار ما  
 دیوان اصمعی۔ در متن احوال اصمعی سابقاً تحت دیوانش گذشت  
 دیوان شامی برجاشیہ  
 مولانا کمال الدین شامی از شعرا در عہد سلطان حسین است از امیر علی شیر  
 رنج سیدہ و ترک رفاقت نموده بہ بخارا رفتہ بود باز مراجعت نمود گویند  
 مثنوی بہرام و بہروز کہ بنام شامیست از دست۔  
 مطلع دیوان۔

زہی از لعل شیرین تو شور افادہ و ز سحر \* زودہ از رشک قدرت نیشکر خویش خیز

دیوان اہلی خراسانی در متن -

این ہم از شعرا بارگاہ سلطنت حسین مرزا است ندیم شاہ بود۔ والدہ گوید  
کہ اگر چہ باہلی شیرازی نمی رسد لیکن او نیز از استادانست۔  
مطلع دیوان -

ای دل بدار از ہمہ نابود بود دوست \* آنرا شناس و بس کہ جزو نیست بہر چہ  
اہلی مثنوی مخمور دارد۔ افتخارش اینکہ  
درینا کہ عہد بغفلت گذشت \* شدم غافل از عمر و فرصت گذشت  
دیوان حیدر بر جاشیہ -

احوالش تحت دیوانش علیحدہ سواد تحریر یافتہ  
دیوان شوقی بر جاشیہ -

شوقی تفرشی معاصر احدی صاحب تذکرہ غزوات بہت۔  
مطلع دیوان -

ای کرمت بچرم ہنستہ دلان کشیدہ خط \* لطف و کرم گراہین بود بر طبر فیم از سخط  
دیوان سہیل بر جاشیہ -

امیر نظام الدین سہیل و کالت سلطان حسین مرزا بوی تعلق داشت  
ملا حسین انوار سہیل بنام بہین امیر نوشتہ شیخ آوزی تخلص سہیل  
بوی دادہ گاہی سہیل و گاہی سہیل تخلص می کرد امیر علی شیلر مثل  
امیر نظام الدین خراسان یافتہ۔ مطلع -

خوان نوال است غذا بخش جان ما \* زان خوان نوالہ البتہ بان ہر دو مان ما



## دیوان ہلالی بر حاشیہ

مولانا بدرالدین ہلالی آفتابشہر کمال است اصلش از ایران طبعش  
ماکل بشعر بود و اوایل حال اشعار او را در محافل بچہ مضمک می خواندند روزی  
بجنور امیر علی شیر رسید امیر رسید کہ مگر شعری درین روز باگفت  
گفت بلی گفته ام فرمود بخوان این مطلع را بر خواندند

چنان از پانگنڈا امروز آن رفتار قامت ہم کہ فرود بر تختیم بلکه فروای قیامت ہم  
امیر برخواست و در آغوشش گرفت و حکم فرمود تا او را داخل مدرسہ نظامیہ  
ہرات کہ خود ساخته بود کنند مولانا چہار و ہ سال بطل عاطفت امیر در  
تحصیل علوم اشتغال داشت چون عبداللہ خان اوزبک فتح ہرات  
کرد و چارہ را بجرم تشیع بکشت نام قائل مولانا سیف اللہ بود اتفاقاً سیف اللہ  
گشت تاریخ وفات اوست - مطلع

ای تو رخداد نظر از روی تو ما را • بگذار کہ در روی تو بینیم خدا را  
متنوی شاہ و گدا - سر بیت متنوی -

ای وجود تو اصل حس موجود • ہستی و بودہ و خواہی بود  
دیوان نویدی - نویدی رازی چندان رتبہ در شاعری ندار و وار  
اغیان قرن ما شراشت - مطلع دیوان -

گر شرح دیم درد گرفتاری خود را • تسکین و ہدایت شوخ جفاکاری خود را  
متنوی حسینی اسادات در تصوف  
حوال حضرت اشیاں تخت زاوالمسافرین گذشت چونکہ ورق اول این

مثنوی ضائع گشت نمی توان گفت که نام مثنوی چیست۔ شعر آخر مثنوی این است  
 به بخش از کرم گفت ار او را به بخونی خستم گردان کار او را  
 مثنوی وہ نامہ الوجدی۔ سہ تا اوجدی بوده اند چونکہ سرنامہ ندارد  
 خیلی محالست کہ توان یافت کہ از ان کیست مگر در تصوف است۔ شعر آخر  
 در ان روزی کہ پاشی در جهان نور به مدار از اوجدی تو نسیت خود دور  
 مثنوی خورشید و ماہ۔ از سلمان سادجی کہ ترجمہ اش تحت کلیاتش  
 گذشت این مثنوی ہم داخل کلیات مذکور است۔ افتتاح۔  
 بنام خدائی کہ با تیرہ خاک به بر آئینخت این جوہر جان پاک  
 مثنوی امامی حب فسریش والد مرحوم میر فرزند احمد صفر بلگرامی این  
 نسخہ را بکتابت آوردند میر امامی کو اہتی بلگرامی الاصل این سید اختر علی  
 وزہ تخلص صاحب این مثنوی با والد مرحوم در اوائل حال بہ نقب آ رہ صحبت  
 داشتند اصل میر موصوف از بلگرام است کہ مولد میر غلام علی آزاد و میر  
 عبدالحلیل بود این رشتہ زحام بلگرام است مثنوی خوب نوشتہ در  
 ۱۲۴۸ ہجری نظم این مثنوی با تمام رسید۔ وفات میر امامی مرحوم بہ تاریخ  
 سوم محرم ۱۲۴۲ ہجری رو دادہ سر بیت این است  
 لوایم خامہ و لفظ است شکر به میدان آدم اشاکبر  
 این مثنوی اوراق چند از کد امی بیاضیست چونکہ سر و پا ندارد و نشان  
 یافت نشد۔

قلمرو مشرقی۔ نسخہ عمدہ خط ولایت کاغذخان بالیغ زرافشان

سنتعلیق خوشخط از کتابت محمود بن محمد مومن البخاری در سلسله شهر شعبان المعظم  
 سنه ۱۰۶۰ صورت اتمام یافت تخمیناً نسبت و پنج جزو باشد مولانا محمد عصمت  
 تبریزی از افاضل زمان و صنادید اعیان است چنانکه او حدی گوید که از  
 جمله حج قاطعه و براہین ساطعه اعجاز طبع او مثنوی مہر و مشتری است کہ دید  
 مہر و مشتری در عرصہ معنی پروری و پختن کوی ہری در بحر سخنوری ندیدہ۔  
 افتتاح مثنوی این است۔

نام بادشاہ عالم عشق کہ بروہا بند ذوق غم عشق  
 مجموعہ رباعیات۔ مجلد ضخیم انتخاب رباعیات اساتذہ از عہد  
 سلطان ابوسعید ابوالخیر تا زمان شیخ علی حزین کردہ عدد اسامی شعرا  
 درین مجموعہ چہار صد و شصت و یک بشمار آید فہرست لطیف اسما را ایشان  
 در استدای این نسخہ ترتیب دادہ نسخہ پاکینہ بر کاغذ خان بالیغ فرین  
 بیدول طلایی بخط نستعلیق شیرین نام جامع و کاتب و سنہ کتابت  
 ہمدان گذار شدہ تخمیناً چہل جزو۔ ترتیب رباعیات باعتبار حرف  
 آخر حروف تہجی است این مجموعہ نادر بفراہش صاحب امری مرتب شدہ  
 باشد عجیب اینست کہ جامع با اینکه در بلاشش و تردد بغایت صرف  
 اوقات خود نمودہ مگر سطر بی بطور تقریباً یا خطبہ بقلم نیاد رود کہ از و نشانی  
 می یابستہ۔ اول رباعی اینست

ای حالق نور و نار شکر اشکرا + وی رازق مور و مار شکر اشکرا  
 بند ہر نفسی نعمت الوان ترا + شکر اشکرا ہزار شکر اشکرا

مخزن الاسرار لفظ سامی - مشنوی چهارپه ولایت که در سال ۱۸۴۴ در  
دار السلطنت لندن چاپ شده احوال لفظ سامی تحت حمه ایشان گذشت  
سریت این مشنوی هم مذکور شده -

مجموعه نشر و تنظیم - نسخه پاکیزه از همه اقسام کلام مملوست نام جامع  
خود که نیست مگر از بعضی علمای ظاهر که جامع این مجموعه نامرد و مشخص و صاحب علم  
بود که علمای عصر خاطر ایشان عزیز داشتند چنانچه میر باقر و اما و شیخ بهایی  
و سوری کاشانی حسب استدعای صاحب این مجموعه از دست خاص  
خود با نظیر یادگار چیزها نوشتند این نسخه مال نسان السلطان بود که بعد  
عذر و بر باوی کتابخانه آصف الدوله بدست مرحوم مزبور افتاد نسخه  
مجلد بجدول طلا بر کاغذ مختلف الالوان بخطوط مختلف تحریر شده تجزیه  
قریب نسی و سه جزو باشد -

استدای کتاب این است -

لا اله الا الله له است از باغ هدایت الخ -

مراسلات شوقی - نام تاریختیت در سال ۱۸۴۸ هجری تألیف و تصیف  
شده نسخه است در رعایت تکلف و صفا بخط و بدست خاص عبدالمنان  
دارسته و اختراعی تازه که در تحریر این نسخه برانگیزه از عبارات خودش  
واقع جعل مسطر بوته دار رنگین رقعات نشر گامشته و بر جمل مسطر مختلف  
این ابیات مکتوبی نوشته و دیگر می گوید که تزمین این نسخه و منشین  
بختیت ظاهر برای آن است که تا هر کسی که از منی بلندشش در فیض



بروی دل بر کشاید از حسن صورتش ہم کیفیتی حاصل نماز الحاصل  
 این نسخه اصل مصنف که زینت کتابخانه این حقیر است از ہمنوی طالع  
 ارجمند است استمثالا لامر محمد شاہ مرزا منور این نسخہ ترتیب داده  
 کہ خود رو بیاجہ کتاب بقلم آورده صاحب مصطلحات است کہ بین النجواں  
 والعبوام اشہار وارو۔  
 ابتدای نسخہ این است۔

سمرنت منات مراسلات شوقی ستایش آن شاہدیت کہ سر  
 نوشت معنی النج۔

مشنوی عرفان مشنوی میرزا عبدالقادر بیدل نسخہ پاکیزہ مجلد خط ہندوستان  
 است ترجمہ بیدل تحت کلیاتش گذشت سہ بیت مشنوی این است  
 عشق ازشت خاک آدم تحت بہ انقدر خون کہ رنگ عالم بر  
 مشنوی مولوی روم۔ نسخہ پاکیزہ خوش قطع کاغذ خان بالیغ  
 خفی نہایت عمدہ اگرچہ نام کاتب نیست مگر خط پر زور است تمہینا قریب  
 چہل جزو باشد مولانا جلال الدین رومی و ہو محمد ابن الحسن البکری  
 البلیغی احوال مولانا از ان مستغنی است کہ بشرحش پروازم مگر تمہینا  
 چیزی از کو ایف سر گذشت مولانا بقلم می آید نسب مولانا بحضرت  
 ابو بکر صدیق رضاعہ می رسد والد حضرت ایشان مولانا بہار الدین از کجا  
 علماء بلخ بودند چنانچہ مشہور است۔  
 در عہد سلطان محمد خوارزم شاہ از بلخ بقونویہ روم مولانا بہار الدین بکن



گرفتند و مولانا جلال الدین بعد از والد بزرگوار خود بر سر سندان شاد جلوه فرمودند  
 عمر شریفش شصت و نه سال مرقد متبرکش در قونیه که امروز مطامع  
 صغیر و کبیر است در وجود است و فاتش در سال ۶۶۱ واقع شد صاحب تاریخ  
 های یونی و فات مولانا در خامش جمادی الاخر ۶۶۴ نوشته و لا دست  
 با سعادت ایشان در بلخ سنه ۶۶۴ بود رتبه مشنوی مولانا بنحایت بلند است  
 شیخ بهائی گوید سه

مثنوی مولانا معنوی + هست و تر آن در زبان پهلوی  
 نسخه ثانی مثنوی مولانا روم - بخط مایقار نستعلیق صاف در دو مجلد  
 بسیار صحیح محشی نام کاتب نیست مگر در سنه ۹۵۰ حلیه کتابت پوشید -  
 منطق الطیر - نسخه ولایتی کاغذ خان بالیغ بحیدر اول طیار خوش خط نستعلیق  
 نام کاتب و سنه کتابت هر دو ندارد و تخمیناً پانزده جزوه حسود و اخلاق و تصوف  
 احوال حضرت فرید الدین عطار تحت تذکره الاولیاء که یکی از تصانیف ایشان  
 است گذشت اقتضای مثنوی ازین بیت است سه

آفرین جان آفرین پاک را + انکه جان کشید و ایمان خاک را  
 منظر العجائب - فی مناقب علی ابن ابی طالب سف نسخه بخط مایقار  
 کاغذ سنه هندی در بهمن عظیم آباد شخصی امان الله در سنه ۱۲۳۰ جلوس  
 محمد شاه غازی است کتاب نمود اگر چه خطا بهر نسخه خوان نیست مگر کتاب  
 کمیاب است نسخه دیگر هنوز از نظر مگر مذکوره فرید الدین عطار صاحب  
 این مثنوی در وسعت ولای اهل بیت نبوی صلعم رضوان الله علیهم

امجدین شہدیز خامہ عنبرین شہامہ خود جو لان ریز سرسودہ چنانکہ  
بعضی جاہا از احاطہ شریعت بیرون جہاندرہ۔ احوال حضرت شیخ سحت  
ذکرہ الاولیاء گذشت۔

افستلح مثنوی این است۔ ۵

آنسرین جان آنسرین برجان جان ۵ زانکہ هست او آشکار و ہم نمان  
موقعہ مثنوی عاقل خان رازلیست۔ بخط صاف ہندوستان  
کاغذ ہندوستانی بلاجدول و تکلف ظاہری جعفر بیگ کاتب و سنہ  
کتابت سالکے جلوس پانزویں شہر رجب شاید سنہ جلوس محمد شاہی مراد  
است تخمیناً پانزویں جزو عاقل خان میر عسکری خوانفی الاصل ہندوستانی  
المولد در خدمت عالم گیر بادشاہ کمال اعتبار داشت با بادشاہ مرہٹوں  
مستل از اورنگ زیب نشینی مربوط بود چند بار منصب یافت و چند بار منسوخ  
شدہ بر وظیفہ معینہ اوقات گذرانید در زمانیکہ عالمگیر متوجہ تخریب و کون  
بود بصاحب صوبگی دہلی علم امپراتور داشت چون سنہ شد شاہ  
برمان الدین رازا لہی بود رازای تخلص می کرد صاحب آثار الامرا گوید کہ  
در حل تحقیقات و تدقیقات مثنوی مولوی روم خود را یگانہ می دانست  
او ہم کریم الصفات بودہ مثنوی زیر نظر و تصوف است و میرزا شہوید  
بود چنانکہ درین مثنوی خود گوید ۵

ذات واجب را بجائز و ضد ۵ لم بلدرانیت مانند و نہ ند  
کلامش حسب قول والدہ اعنسانی چندان نمک ندارد۔

در سلسلہ ہجری در دار الخلافۃ شاہ جهان آباد از عالم مجازی بعالم حقیقی  
انتقال کرد و سریت مثنوی این است ۵

ایہا السائقی ابعثنی فی العسکام ۛ استغنی من جبرۃ کاس الکرام  
مثنوی رشید۔ نسخہ کہنہ بخط مایقار تدریم از آخر ناقص تخمیناً  
پانزودہ جہز و در لغت کلام خیلی پختہ و بامزہ برداشش کلام مولو  
روم است شاید این مثنوی خواجہ رشید الدین ہدانی باشد چہار تار شد  
بودند اول رشید و طواطم و فقیدہ گلی گروہ کہ امی مثنوی از و  
تذکور نیست و نہ صوفی مشرب بودہ است۔ دوم رشید الدین تاجر  
تقریب کلامش شدہ۔

سوم خواجہ رشید الدین ہدانی کہ از وہرستم کلام یافت سے شود  
اگرچہ وزیر سلطان محمد خدا بندہ بود مگر بعد ازین منزند می شدہ۔ صاحب  
جامعیت است چنانچہ جامع التواریخ رشیدی بر جامعیتش برہان ساطع  
موجود۔

چہارم رشید اسفرائینی کہ اورا محمد عوفی اسفرائینی خراسانی قرار دادہ سب  
قصائد دیگر چیز سے از و تذکور نیست این چہار رشید در صدی ششم و ہفتم  
بودند۔

چونکہ درین نسخہ جز تخلص رشید ثانی دیگر یافت شد بو ثوق علی  
گفت کہ از ان کیست واللہ اعلم۔  
مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز۔ بخط مایقار ہندوستان برکاتند

ہندی از نام کاتب و سنیہ کتابت نشانی نہ نگاشتمہ تخمیناً سی جزو  
شرح مفروض مثنوی گلشن راز ملا محمود شبستری بربان فارسی ست  
محمد بن یحیی ابن علی البجیلی فی اللہجی از اکابر عصر خود بود ابتدای این شرح  
در شہر ذی الحجہ ۸۷۷ھ کرد بسیاری مطالب عالیہ تصوف را تشریح  
منوودہ و در غوامض نکات علم تصوف پی برودہ شرح دیگر گلشن راز  
باین خوبی نیست حضرت شارح از اکابر قرن تاسع بود۔

مصباح الساری و نثریہ القاری۔

در سیرت و در ۱۲۷۲ھ ہجری چاپ شدہ ابراہیم آفندی طبیب الاول  
ورع اگر شاہانہ در شہر بیروت بود در سن پانزودہ سالگی بغرض تحصیل  
علوم طبییہ بہ مدرسہ مصر کہ محمد علی پاشا ساختہ و ترتیب دادہ بود رفت  
و چار سال در شغل تحصیل مشغول ماند در ۱۲۷۵ھ ہجری از امتحان لازمی مدرسہ  
فراغت یافت و بوساطت حسین پاشا بہ بیروت و بعد از ان داخل  
مستططنیہ شد و چونکہ آب و ہوا ی قسطنطنیہ موافق امزجہ بعض کہ شامل  
طبیب مزبور بودند موافق نہ اوست و از حکم سلطان بہ بیروت  
منتقل شد و ہما نجابہ تحریر این ذخیرہ لطیفہ پرداخت۔

از ابتدای عہد عثمان خان تا عہد عبدالحمید خان نوشتہ۔

اولہ الحمد للہ العلی الکبیر الذی بیدہ الملک و ہو علی کل شیء قدير۔

ما ترم عالمگیری۔ بخط نستعلیق مایقار بر کاغذ انگریزی از کتب خانہ

کلاڈون صاحب است خوش تقطیع تخمیناً چہل و پنج جزو میرزا محمد کاظم



احوال ده ساله اول سلطنت عالمگیر حسب ایامی با و شاه مذکور بعبیط تحریر آورده  
 و بعد از آن از تحریر سوانح ممنوع شد تا اینکه در سال پنجم جلوس شاه عالم محمد  
 بهادر شاه محمد ساقی مستعد خان با شماره غنات افند خان که از امرای عالمگیر  
 بود و در عهد شاه عالم بهادر شاه منصب وزارت داشت به تسوید و اوقات  
 عهد عالمگیر از ابتدای سال یازدهم تا سال وفاتش پرداخت و در سال  
 یازده صد و بیست که سال پنجم عهد شاه عالم بهادر شاه است از مهم تحریر  
 این تاریخ فسرانغ یافت محمد ساقی مستعد خان از امرار عهد بهادر شاهی  
 است خود با اثر عالمگیری دال بر قابلیت اوست سند و وفاتش نیافتیم مگر  
 از اعیان قرن ثانی عشر است۔

ابتدای کتاب اینک۔

له الحمد فی الاولی و الآخرة جامعہ پیریش حمد جهان آفرینی الخ۔

مختار نامہ بجز ولایت نستعلیق عمدہ خوش تقطیع کاغذ خانی مزین بجدول  
 طلا تخمیناً نوزده جزو کتابت این نسخہ بدست مرشد الکاتب الشیرازی  
 در شہر شعبان المعظم ۱۲۴۳ سب و اربعین و شمع مائتہ واقع شد کہ عین زمان  
 مصنف است احوال و اوقات ابو عبیدہ سقفی بعبیط تحریر آورده اگر چه جا  
 اسناد تاریخی ندارد و اما خیلے خوب نوشتہ در زمان نظام شاہ کہ از خاندان  
 نظام شاہیہ دکن بود تصنیف شدہ سلیمان بن احمد شریف از سلاک ملازمین  
 او بودہ تاریخ و وفاتش نوشتہ شد از اعیان قرن ہاشم است بر سر لوح این کتاب  
 این قلمہ نوشتہ شد درین دولت عالی مرقوم بہ باد این دولت عالی باقی



کتاب تاریخ خسرو میگوید کہ دولت شاه موالی باسقی  
ازین قطعه ظاہر کہ این نسخہ از کتابخانہ شاہی نظام شاہی است۔

اولہ۔ مختارنامہ اصحاب تیغ و خامہ حمد و ثناء و مدح بے انتہا بادشاہی است الخ

مجموعہ رسائل شمس الدین محمد شہزادہ

بخط ولایت بجدول طلاستعلیق خفی پاکیزہ کاغذ خان بالیغ تمیزنا

جزو تفصیل رسائل برین پنج است۔

رسالہ اول در احوال حکما و لشش اینکہ۔ ستایش و نیایش حکیمی را

کہ اول بی اول۔

رسالہ دوم۔ انتخاب از مکارم اخلاق و ایثار العلوم و کشف الغمہ

بطور کجکول مشتملہ بر نصیح و حکایات تاریخی است۔ اولش اینکہ۔ ابتدا

کلام تمام خداوندی سزا است۔ کہ ابتدای ہر خزانہ دوست۔

رسالہ سوم۔ مسمی باخلاق بادشاہی۔ انتہا خوش اینکہ۔ الحمد للہ رب العالمین

کما ہوا ہلہ۔ این ہر سہ رسالہ امام شمس الدین بہ فرمودہ ابوالمنظف سلطان

فتح اشد و در دار السلطنت محمد آباد و مدت یکسال از یکہزار پنجاہ و چار تا یکہزار

پنجاہ و پنج نوشتہ بواسطت میر محمد سعید حملتہ الملک کہ منصب صداریت

داشت باریاب منزل شاہی شدہ تاریخ وفات امام شمس الدین بدریاب

نرسید و زنترن حاوی عشر بودہ این نسخہ از کتابخانہ سرگور

اوردی است۔

ماترا لکرام تاریخ بلگرام۔ بخط مایقار بر کاغذ مہرہ دار بلاجدول و لوح

نام کاتب و سنده کتابت ندارد و تخمیناً است جزو جزو ذکر میر غلام علی  
ازاد تحت ید بیغنا می آید اول نسخه این است -

برضا رباب بصائر سویدا است که جهان آفرین جل شانہ الخ -

مجموعه تارکخاں کے سندہ - بخط نستعلیق صامت

خوشنما بکیر اول شکر ت تخمیناً چاه جزو متوسط التقطیع در ۱۲۵۲

جزوی کتابت راجع محمد اشتام یافت اول تاریخ ظاہری میرزا طاهر محمد

بستانی بن سید حسن بہتوی از متوسلین میرزا شاہ محمد سیک عادل خان

کہ از امر است جهانگیریت بود زمان نورالدین جهانگیر باو شاہ بہت شیر

احوال سندہ برداخت و از ابتدای زمانہ تاعہد جهانگیر انجہ یافت

نوشت ابتدائش اینکہ -

صفت محسنی کہ نشان آن ان اللہ جمیل و بحیب الجمال است -

## دویم

تاریخ سندہ کہ محتویت بر چہار جزو - جزو اول در ذکر نسخ سندہ در زمان

خلفای بنی امیہ و بنی عباس - جزو دوم در ذکر بادشاہان ہند کہ

حکومت داشتہ - جزو سوم در ذکر ایالت حکام ارغونہ - جزو چہارم

در ذکر اتقال ولایت سندہ بحیثہ شیخ ہندگان اکبری - در آخر این نسخہ

کسی بطور متمہ افزودہ و شدہ از احوال تا عہد عالمگیر بقلم آوردہ میر معصوم

التخلص بہ نامی از سادات قندہارست در خدمت ملا محمد ساکن کہنگری

کہ از توابع بھکرت بہ تحصیل علوم اشتغال نمود و بکمالات حسنہ آشنا  
 گشت باعث افلاس ورتلاشش معاشش افتاد تا در سرکار خواجہ نظام الدین  
 احمد ہر دو نخبی طبقات اکبری کہ در ان زمان در تخریر طبقات مشغول بود بواسطہ  
 شیخ اسحاق فاروقی بہکبری رسید و در تخریر طبقات معین خواجہ احمد  
 گشت بعد از ان بلازمت شہاب الدین احمد خان صاحب صوبہ آجٹا  
 تازگشتہ بہ منصبی امتیاز گرفت و نامی بشجاعت و مردانگی بر آورده در  
 خدمت اکبر بادشاہ در سال ۹۰۰ ھلم جلوس ممتاز گشتہ منصب دوسد و پنجای  
 یافت گویند تا منصب ہزاری اکبری رسید در سال ۹۱۲ ھ بعنوان ایلمچی گری  
 خدمت شاہ عباس صفوی رفت در شاعری ہم ممتاز بود با محمد رضا  
 فکری و تقی اوحدی صحبت داشت در سال ۹۱۵ ھ ہجری از بارگاہ اکبری  
 بہ عنوان امیر الملکی بہکرت رفت و در بہان سال ودیعت حیات کرد صاحب  
 مآثر الامرا گوید کہ کتابہ دروازہ قلوب اگرہ و سجد جامع فتحور بخط اوست  
 اوحدی در تذکرہ خود گوید کہ بنابر حکم مرزا محمد نیشاپوری کہ وزیر شاہ عباس  
 صفوی بود بامیر فرزند صحبت مشاعرہ داشتیم الحق اورا تو و قدرت عظیم  
 در شاعری بود۔

ابتدای تاریخ این است۔

برضاہ مصافیہ کارا گہان عالم بی اساس الخ

موسوم

مآثر قاسم بیگ۔ لاری۔ نام مولف یافت نشد مگر از عنوان کتاب

ظاہر کہ مصنف در خدمت میرزا قاسم بیگ بود و غرض اصلی از تحریر تاریخ  
و قیام نویسی زمان میرزا منور بود داشت و اوقات میرزا قاسم از سلسلہ تا  
سلسلہ پہلک بخیر گزشتید۔

اولش اینکہ۔

حمد و ستایش بقیاس ملک الناس را الخ۔

## چهارم تاریخ سنده

از زبان عربی در سلسلہ بزبان فارسی ترجمہ شدہ

علی بن حامد بن ابی بکر الکوفی مترجم این تاریخ ہم از اعیان مشرق سابع  
است دیگر بحالہ شش خبر نیافتہ۔

اولہ۔ حمد و ستایش مررورد و کار الخ۔

ماثر سلطانیہ۔ خوش تقطیع بخط تعلیق شفیعا آئینہ خوشنما بلاجد و

و لوح از کتابخانہ سرگورڈزلیت نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر بر

ورق اول این نسخہ نوشتہ کہ سرگورڈزلی کہ من جانب دولت

انگلشیہ سفارت بایران رفتہ از مسودہ مصنف کہ باومی ملاقات داشت

است کتاب منوہہ داخل کتابخانہ ساخت احوال منسخ علی شاہ قاجار است

میرزا عبدالرزاق این میرزا خفعلی اباعن حد متعلق بخاندان قاجار بہ

بود منانکہ خود گوید کہ از چاکران ارادت نشان این خاندان ہستم

تاریخ و فاشس نیاستم از ابنا قرن ثالث عشرت۔

اول خطب این است۔

سیاس و ستایش فراوان از خاکیان سراسر بارگاہ گہبان خداست  
**مرآت الحنیال**۔ ششم چہایہ کلکتہ کتاب ضخیم است  
 اقسام چہیزادین نوشته و تذکرہ شعرا ہم داخل ساختہ۔

شیرخان مولف و جامع این تذکرہ صاحب قابلیت و آدم باحر  
 بود از انبای قرن ثانی عشر است و این تذکرہ در سالہ تمام کردہ۔

ابتدای خطبہ تذکرہ این است۔

ما و تو بندہ ہر زبان نطق سخن سر آرا۔ فکر تو باعث جنون عقل گرہ کشای  
**مختصر شاہ نامہ سرووسی**۔ بخط مایقار نستعلیق بلاحد  
 دلوح تقطیع خود مختصر شاہ اجز و در سالہ از جلوس محمد شاہ بخط مانگ چند  
 در شہر پٹنہ تحریر یافت۔

راجہ رام نرائن خلف الصدق لچھی نرائن اصل وی از قصبہ دارالسور  
 حاجی پورا است کایت سری باستب بود پدرش رای لچھی نرائن  
 در عہد عالمگیر بادشاہ منصب صدی و خدمت پیشکاری دیوان شاہزاد  
 محمد بیدار بخت بہادر داشت در اوائل سالہ ہزار و چہل ہجری در عہد  
 بادشاہ محمد شاہ انتخاب شاہنامہ نمود راجہ رام نرائن با شیخ علی خیر  
 مربوط بود چنانچہ کلیات شیخ در سرکار راجہ منور ظلم خوردہ شیخ است  
 میر محمد قاسم خان خواست کہ دشمنان خود را اور قصبہ و اختیار  
 خود را آورد راجہ رام نرائن رازیر محاسبہ در آورده مقید ساخت



و بجزیم خیانت نقد و جنس راجه مزبور را در تحت و تصرف خود آورد بمقدار خرج  
 هفت لکھ روپیہ نقد و ہا نقد قیمت جنس از خانہ او فراہم نمودند چون بلیغ  
 بہ اعانت افواج معینہ او و ہوا و اخل خیام بمقام حدیبا لکھ گردید باعث اشتعال  
 گرگی خان کہ آدم سفاک بود آما وہ بہ کشتن اسرا شد بیچارہ راجہ رام نراین  
 ہم تبارج بست و چارم محرم ۱۰۷۰ لکھ ہزار و یکصد و ہفتاد و ہفت ہجری  
 را ہی صحرا عدم گشت گویند سبوحہ پر از رنگ کردہ در گلور را  
 مظلوم بستند و در آب گذاشتند گویند کہ وقتیکہ او را برای عسقر  
 کردن می بردند این شعر فی البدیہہ بر خوانند

کشتی عمرم بگرد آب فنا و فتادہ است \* ناخدا گم گشتہ کارم با خدا افتادہ است  
 راجہ رام نراین آدم صاحب لیاقت بود و باعث کتب بینی و سعت نظر داشت  
 از اولاد راجہ رام نراین صرف یک دختر با اسم مینا کنور بود کہ ہم لاولد فوت  
 کرد و رای در گار پیر شاد کہ در زمانہ ما خود را قائم مقام و وارث راجہ مزبور شمر  
 و از اولاد راجہ ہر نراین کہ برادر راجہ سبنت رام و اما در راجہ رام نراین  
 بوہ است حالا او ہم فوت شد و دختر صغیر سن پس خود گذاشت آن  
 ہر دو فوت شدند صرف زوجہ اش رانی گویند کنور و چند برادر علاقی  
 راجہ در گار پیر شاد و در وجود ہستند ظلمہ کتاب منتخب شاہنامہ فرودوسی  
 برین پنج است شعر

شکر و سپاس و نعمت و منت خدای ہا \* پروردگار خلق و حسد او ند کبریا  
 شکر موہبت کبریا کہ سراوار لفظ الخ

مولد البنی۔ بخط ولایت بجد کلا کا فذخان بالیغ بخط نسخ چہل و پنج جزو  
تاریخ ۲۴ صفر ۸۴۱ مکتوب شدہ کاتب نام خود نہ نوشتہ اصل  
این نسخہ در زبان عربی است کہ در ابتدا ای قرن ثامن تصنیف شدہ  
و در ۱۲۴۰ خلعت پارسی زبان بذریعہ ترجمہ پوشیدہ۔

امین الملتہ والدین سعید ابن مسعود الگازرونی از علماء عصر خود بودہ تاریخ  
پانز و ہم ذی قعدہ ۱۲۵۰ ہجری بقاشتانت۔

خلیفہ ملا عقیف بن سعید ابن مسعود در ۱۲۵۰ ترجمہ بزبان فارسی  
باختتام رسانید سنہ وفات مترجم نیافتم۔

از ابتدا می خلعت نور محمدیہ صلعم تا تاریخ وفات کہ در کائنات بہ تحقیقات  
مالا کلام نوشتہ اولہ و بہ نستین حدیث سپاس بیقیاس حسند ایرا  
کہ نور محمد صلعم الخ۔

مختار نامہ۔ بخط نستعلیق پاکیزہ بر کاغذ عمدہ بجدول شنگرف  
تخمیناً نسبت جزو اگرچہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر بحالت  
ظاہر بسیار قدیم است مجدد بن احمد از اکابر علماء شیعی است نجاشی گوید  
کہ او شیخ طائفہ امامیہ و ثقہ و فقیہ و فاضل بود قاضی نورافش در مجلس  
الموسنین کہ طرفہ کتابت گوید کہ شیخ را با قاضی موصل کہ سنی بود اتفاق  
مناظرہ در بحث امامت افتاد تا اسبکہ نوبت بمباہلہ رسید چارہ قاضی  
معد بمباہلہ تمبا کرد و بعد بہ صحت این قصہ برووشش را ولایت شیخ  
تہانیف بسیار وار و از انجملہ غرر الاخبار و نو اورا لاثار است۔

واقعات مختار الوعیده ثقفی ہم شرح و بسط نوشتہ تاریخ فوت شیخ نیاتم  
مگر از تیرن سلع است۔

اول کتاب این است۔

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین ولا عدوان الا  
على الظالمین۔

میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بخط

عرب ناقص الطرین یک۔ ورق از خطبہ رفتہ از حرف الف تا آخر

حرف خا مختصاً پانزودہ جزو ترجمہ حافظ شمس الدین ابی عبد اللہ

محمد بن احمد الذہبی تحت دول الاسلام گذشت اگرچہ درین نسخہ خطبہ

نیست مگر اول خطبہ کتاب این است۔

الحمد لله الحکیم العدل العلی البکیر۔

منظر الانکان ترجمہ و فیات الاعیان۔ بخط نسخ

عمدہ بر کاغذ خان بالیخ بجدول طیار در شانہ مکتوب شد۔

مولانا یوسف بن احمد بن عثمان بن علی بن احمد الشجاع السجری از اواخر قرن

تاسع بود بفرمایش سلطان ابوالفتح محمود شاہ بن مظفر شاہ بہ ترجمہ

وفیات الاعیان در ۹۳۰۰ پرواخت و از بست و پنج کتب تاریخ چیز بار اصل

کتاب افزودہ در ۹۵۰۰ باتمام رسانید سال وفات مترجم بنظر نیامد کہ امی

نسخہ دیگر ہنوز نہ دیدہ ام اگر چہ پامی شد انانکہ از ہم عزیز کی عاجز اند بر مطلقاً

وفیات وقوف می یافتند۔

اول خطبہ۔

اللهم توفى الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء والنح۔

معارج النبوة۔ بخط عمدہ نستعلیق کاغذ کشمیری بجدول طلا، شخص

محمد افضل بن طاہر کشمیری در ۱۲۰۸ھ بکتابت آورد مولانا معین الدین

الفراہی در عہد سلطان حسین مرزا بود باصرار شاہ مہر پور برای سالی عہدہ

قبضہ قبول کرد و بعد ترک ہر چند خواستند کہ باز بعہدہ رجوع کنند قبول

نکرد و عطر کمال تاثیر می گفت و در شاہوار مطالب احادیث و قرآن

مجید می سفت معارج النبوت در وقایع و حالات سید کائنات علیہ

افضل الصلوٰۃ نوشته دیگر تصانیف عالیہ دارد کہ ہر یک بموقع خود

ذکور شدومی شود مولانا در سنہ در ہر اہ مریض شدہ در گذشت و

در سب مزار مقرب باری حضرت خواجہ عبدالقادر انصاری پہلوی

براورد خود قاضی نظام الدین مدفون گشت۔

اول خطبہ کتاب۔

حمدی کہ صحائف لطائف اطباق فلکی بنقوش آن موشح بود النح۔

منتخب التواریخ شاہجہانی۔ بشیوہ مختلف نستعلیق با بقرہ

تخمین نامتصت جزو متوسط التقطیع نام کاتب نیست مگر در ۱۲۱۲ھ

بکتابت آمد از آدم تا عہد شاہجہان نوشته میرزا محمد علی مولف

این تاریخ در عہد شاہجہان بودہ در تالیف سعی بلیغ نمودہ مگر حسن

از احوال خود ننوشته۔

## اول خطبہ کتاب

الحمد لله الذي النعم على من اولادنا وعلی كافة المسلمين۔  
**مخزن افغانی** بخط استخلاق پاکیزہ جدول شکر در سال ۱۳۶۰  
 پجری کتابت۔ درآدہ کتب ثابت جزو ترتیب کتاب بر این پنج است  
 مقدمہ در احوال بنی اسرائیل۔

**باب اول** در احوال طالبوت و حضرت زو او و حضرت سلیمان  
 علیہما السلام۔

**باب دوم** در ذکر بعضی کابر اسلام۔

**باب سوم** در احوال خاندان لودیہ۔

**باب چهارم** در احوال شیر شاہ و غیرہ تا مراجعت ہمایون باو شاہ

**باب پنجم** در احوال نواب خان جهان لودی۔

**باب ششم** در سلسلہ افغانہ۔

خواجہ نعمت اللہ بن خواجہ حبیب اللہ ہروی در سال ۱۸۰۰ بمخدمت حسان

لودی کہ از اعظم امرا جہانگیری بود رسید و بسر کار نواب مزبور منسلک

گشت حب اللہ شاہ و نواب خان جهان خان در سال ۱۸۰۰ از ترتیب و تالیف

این تاریخ پر و اجنت در احوال افغانہ مخزن افغانی از عمدہ تصانیف است

کہ بنظر حقیر در آدہ خواجہ مزبور در فن تاریخ مہارتی کامل داشت از او

قرن ماوی عشر است

اول خطبہ این است



سہدی کہ مورخان وقائع نگار و مستشرقان بدایع افکار بلبلان گوہر ہا  
بلاغت الخ۔

محمد احمد درمی۔ چہار لکھنؤ کہ حکم غازی الدین حیدر بادشاہ  
لکھنؤ چہا پ شدہ احوال حکما و شعرا و بعضی حکایات تاریخی نوشتہ۔  
محمد صادق خان اختر اصل وی از بنگالہ ست در ماتہ ثالث عشر بمحوی  
در قابلیت و شاعری کثیر بر خاستہ در سرکار غازی الدین حیدر محنت آر بود  
بعد سہدی از غدر کہ در ۱۸۵۷ء در ہند حادث شدہ فوت شد۔  
اول کتاب این ست۔

شگفتگی غنچہ دہان و نغمہ سنجی عند لیب زبان بہ نسیم دلکش و نگہت روم  
انترای محمد ولیاقت گلشن آرائیست الخ۔

سواہب لدنیہ بالمہج المجدیہ۔ نسخہ قدیم در دو مجلد  
بخط نسخ جاچا کرم خور و چونکہ ورق آخر نقصان شد نشانی از کاتب  
و سنہ کتابت نامذہر و دو مجلد تخمیناً ہفتاد و پنج جزو۔ حافظ شہاب الدین  
ابی العباس احمد بن محمد القسطلانی اصل وی از مصر۔ شافعیست صاحب  
جامعیت وافر و در علوم دینی و منقولی ماہر بودہ۔ صاحب کشف الظنون  
گوید سواہب کتابیت جلیل الشان و کثیر المنفعت کتابی دیگر مثل  
این کتاب در وجود نیادہ بر وہ مقاصد ترتیب این صحیفہ گراہیست  
از ابتدای ولادت تا وفات جناب رسالت مآب صلعم اچہ تعلق  
بر رسالت و ذات مقدس حضرت صلعم داشت بہ تحقیقات تمام بصحت

مالا کلام بضبط کتبر بر آورده در شهر شوال ۸۹۸ هـ از تسوید و در شعبان  
 ۸۹۹ هـ از تمیض فارغ شد و در ۹۲۳ هـ و دایع جهان فانی ننوده بدار باقی  
 شناخت کذافی کشف الظنون صاحب نور السافر فی احوال اعیان  
 قرن العاشر ولادت حافظ مزبور ۸۵۱ هـ یافته -

اول کتاب -

الحمد لله الذی اطلع فی سمار الخ -

ایضاً شیخ ثانی - بخط عرب که در ۸۵۵ هـ مکتوب شده مرثی  
 جلد اول - شاید جلد ثانی بزمان والد مرحوم کسی بعاریت برو که واپس  
 مهاجرت - بخط نستعلیق بر کاغذ کشمیری ترجمه از سنکرت  
 ظاہر اخط کشمیر است نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً هشتاد و خرو  
 کلان بنابر حکم جلال الدین محمد اکبر بادشاه مولانا عبد القادر بدایونی و  
 شیخ محمد سلطان بهانیسری باہتمام نصیب خان که سرآمد تاریخ دانان  
 بود از سنکرت بفارسی مترجم ننوده و علامه شیخ ابوالفضل خطیب  
 برای ترجمه بقلم آورده ترجمه شیخ ابوالفضل تحت اکبرنامه بحرف  
 الف گذشت احوال شیخ عبدالقادر بدایونی زیر منتخب تواریخ بدایونی  
 مذکور است - شیخ حاجی محمد سلطان بهانیسری مدت مدید در خدمت اکبر  
 مانند در علوم و فنون نقلیه حضور صا در فن تاریخ مکنای عصر بوده چهار سال  
 در ترجمه مهاجرت اشتغال داشت یکم گا و کشتی از بهانیسرا خارج  
 شد مگر التفات و مهربانی خان خانان مرہمی بردایع دل او نهاد و بعد از

مشق بر این پور که از سعی خان خانان واقع شد خان خانان عرض داشتی  
 بیخارشش حاجی مشار الیه فرستاد و از تهلکه عتاب سلطان حاجی  
 سلطان را وار با بند و بعد ازین حاجی مزبور بعهده کروری تہا فیس و کرنال  
 ممتاز گشت تا تخریر تاریخ بدایونی زندہ بود ہنگام ترجمہ نویسی مہا بہارت  
 از وی پرسیدند کہ چه می نویسی گفت حرف دہ ہزار سالہ را بزبان  
 حال موافق می سازم سال وفات حاجی مرحوم نیافتیم۔  
 اول کتاب این است۔

پر ب اول کہ آنرا او پر ب گویند۔

تأثر الاہرا۔ دو مجلد بخط نسخ بر کاغذ کشمیر جدول حکم والد مرحوم مولو  
 عبد الرحمن کتابدار کہ حالا درعہ جامعہ فانی منوونہ اشکتاب کردند  
 نسخہ خوب مرتب شد بہ توجہ نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب  
 دہلوی نسخہ کمال بدست آمدہ بود کتبناہر دو مجلد پنجاہ جزو۔ میر  
 عبدالرزاق النخاطب بہ نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان خوانی  
 الاصل اباعن جد از امرار بادشاہان تیموریہ ہندوستان است  
 پدر نواب سید کاظم خان در غنچوان شباب راہی ملک بقا گوید  
 در سال ۱۰۰۰ نواب مشار الیہ در لاہور رخت ہستی پوشیدہ در ایوان شباب  
 از لاہور باورنگ۔ آباد رسیدہ از پیشگاہ نواب اصفیاء منبسی یافت  
 بعد از تغیرات چند باآخر در سال ۱۰۰۰ نواب امیر الممالک منصف مرحوم  
 را بخطابہ صمصام الدولہ و بطای خلعت و وکالت مطلق ممتاز ساخت

نواب مزبور در عرصہ چھار سال مدت و کالت خود کارنامی نمایان کیا آورد  
 و خرابیہا سے زمانہ ماضیہ را از جا ر بودہ جمع بہمات رار و براہ آورد مگر در  
 ابتدا سے سال تحسیم بوجہات چند شورشی ہم رسید و نواب ز خد  
 و کالت علیہ کی اختیار کردہ بہ قلعہ و دولت آباد رفت در زمان فتنہ  
 نواب حیدر خجک نواب مزبور را با اشارہ آن ناحق شناس با دیگر سادات  
 بہ بیاسار رسانیدند و کان ذلک فی شہور سالہ احدی و سبعین و  
 مائتہ و الف ما اثر الامر ہنوز نامرتب بود کہ نواب شہید گشت میر غلام علی  
 ازاد بلگرامی کہ با نواب مزبور بسیار ربط و محبت داشت ترتیب و تہذیب  
 مسودہ مصنف فرمود و در احوال امرار عہد سلاطین تیموریہ کتابی ازین  
 بہتر و در تحریر نیامدہ میر غلام علی ازاد مرحوم میفرمایند کہ نواب صمصام اللہ علی  
 امیر ملی نظیر بود و لیاقت نواب زیادہ از اہانت کہ زبان قلم تقریر تواند کرد و با  
 وسعت قریاس اعاطہ تواند نمود با بجمہ جامعیت استداد و نواب از بہین  
 تحریر ہویدا۔

اول خطبہ این است۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى الخ۔

مرات دولت عثمانیہ۔ چہارہ۔ در ۱۸۵۰ مطبوع شد۔  
 تاریخ بہاول پورست منشی دولت را می قوم کابیت و از ندامت بہاول خان  
 بود کہ در سال ۱۸۵۰ ہجری مرغ و حش بشا خاں جنبت شتافت تاریخ وفات  
 مصنف معلوم شد۔ انستماع خطبہ سپاس بقیاس مرزواتی را کہ احدیت



لازم باوست۔

درمیشد علم شرح روضت النبوی۔ بجز استعلیق  
صاف در ۱۴۸ کتب به شکره نسخہ صحیح است تخمیناً سی و دو جزو در  
احوال سرور کائنات صلعم و مدینه طیبہ زاد ما اشد شرفاً و تعظیماً۔ روضتہ النبوی  
از حضرت شاہ حبیب اشد تکریم است کہ حاوی علوم ظاہر و باطن بود و ہمواره  
در ریاضت و درس علوم می پرداخت۔ میرد شاہ عبد الجلیل الہ آبادیست  
کہ شجرہ اش با حضرت عبد القدوس گنگوہی میرسد در سن ۱۰۰۰ بمالم قدس  
خرامید اول روضتہ النبوی۔

الحمد للہ الذی خلق الانسان الخ۔

شیخ محمد خلف الصدق شیخ پیر محمد فاروقی بلگرامی کہ از مریدان شاہ فرور  
است بہ شرح روضتہ النبوی پرداخت و مدینتہ العلم نامش گذاشت در  
تصحیح و تشریح مطالب کتاب تاوست امکان دقیقہ نگذاشته چون متن زبان  
عربی بود از شرح فارسیش موقع ملاحظہ بعض فارسی دانان ہم حاصل  
شدہ شیخ پیر محمد از ابنا رقرن ثانی عشر است۔

عبارت اول خطبہ۔

الحمد للہ الجلیل والصلوة علی حبیبہ الجلیل واصحابہ ذوی التفصیل الخ  
ہر انت العالم۔ بجز استعلیق عمدہ بر کاغذ مہرہ دار تخمیناً شصت  
جزو اگرچہ سنہ کتابت او نام کاتب نیست مگر نسخہ صحیح و قدیم است۔  
بنما در خان از صاحب منصبان در عهد عالمگیر بود جز این تاریخ تا یہاں دیگر ہم



یادگار گذاشت که تفصیلاً در آخر سراسر است العالم منوره بنامی وسیع و عمارت  
 وسیع تعمیر کرده چنانچه سراسر در اطراف و بی گنوز از وی قائم و برجاست  
 اگر چه درین تاریخ حرف احوال او اهل سلطنت عالمگیر است مگر چیزهای بسیار  
 بطور اختصار و درج کتاب ساخته در سنه ۱۰۹۵ و بنامی ناپایداری را خیر یاد گفت۔

سرخوش تاریخ وفات وی چنین یافت شد ۵  
 و تاریخ از جهان بختور خان بنامت ۶ نامذآب در گلستان سخن  
 خرد خواست تاریخ نوشتش زودل ۷ بگفتا که کوفت در روان سخن  
 خطبہ کتاب۔

برترین گوهری که تاجداران کشور فصاحت و تحت نشینان خطبہ بلاغت الخ  
 مسیر طالبی فی بلاد افریجی۔ بخط استعین صاف خوشنما بر کاغذ  
 مهره دار بجدول شکر ف سنه کتابت و نام کاتب نیست مگر این نسخه  
 در دست کورٹنی اسمتہ صاحب کہ یکی از حکام صدر دیوانی عدالت  
 کلکتہ بود بوده تخمیناً است پنج جزو۔ ترجمہ مرزا ابوطالب تحت خلاصہ  
 الافکار بحر فها گذشت۔

اول خطبہ۔

بچند حمد خداوند عالم کہ بخشنده ہمہ بنوع مبنی آدم الخ۔  
 مرآة الحبان و عبیرة الیقظان فی معرفت حواش ما  
 بخط نسخ پاکیزہ خفی بر کاغذ خان بالیغ بجدول طلا در آخر سنه کتابت  
 و نام کاتب زیر وصل آمدہ تخمیناً پنجاه و شصت جزو احوال از ابتدای اسلام

نامشده بر ترتیب سنوآت نوشته چونکہ فوات و فیات درین اول  
 ساخته من وجہ تہتمہ و فیات الاعیان ہم می توان خواند۔ علامہ ابو محمد عبد  
 ابن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح ابو محمد عقیف الدین الیافعی البیہقی الملکی  
 پدر بزرگوار ایشان در ایام صبی آثار فرست یافته علامہ مزبور را در عدن پیش  
 قاضی علی شرف الدین بروود در رس و تدریس وی پرداخت و در مکہ  
 معظمہ ہم سالہا مجاور بوده در علوم امام عصر شدہ تصانیف کثیرہ دارد ابن ارفع  
 گوید کہ در تصوف و اصول شہرت عظیم دارد و در مکہ معظمہ باہ جامدی الآخر  
 ۶۸۰ ۶۸۱ بگلشن قدس خرامید۔

اول کتاب۔

قال العبد الفقير الى لطف الله الكريم النخ۔

مطلع السعدین۔ بخط تعلق باقرار بجدول سنج و بگلگون  
 از آخر نصف ورق زیر وصل آمدہ تہمتنا چاہ و پنج جزو و قانع ربع مسکون  
 از زمان سلطان ابو سعید بہادر خان تا وقت شہادت مرزا سلطان  
 ابو سعید نورگان نوشته ازین جہت نامش مطلع السعدین گذاشتہ  
 مولانا کمال الدین عبدالرزاق ولد مولانا جلال الدین اسحاق ہمدانی  
 دوازدهم شعبان ۸۱۰ ہجرت صد و دہ در بہرات از کم عدم بہاحت  
 وجود قدم نہاد سالہا بہ منصب قضا و امر پیش نمازی اوقات شریف  
 خود صرف ساخت گاہ گاہی در مجلس سلطان سعید در توضیح مسائل  
 و قرأت رسائل می پرداخت در آخر عهد سلطان ابو سعید برسم سفارت

پیش باو شاہ پیا نگر و رهند و ستان رسید و صحبت و سلامت باز بخواران  
مراجعت کرد و در زمان سلطان سعید در ۸۶۴ هجرت صد و شصت و ہفت  
بمنصب شیخی خاتقاہ مرزا شاہ رخ منصوب گشت و بقیہ عمر خود را در آن امر  
سپرد و در ماہ جمادی الآخر سنہ ہشت صد و ہشتاد و ہفت ازین جهان  
فانی بسوی دار باقی شتافت۔

اول کتاب۔

الحمد لله رب العالمین والعاقلۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہٖ جمیعین  
داستان سلطان سعید علما و الدین والدینا سلطان ابو سعید بہا در انار آمد  
برانہہ برد و تم است الخ۔

مجمع الفصیح۔ در دو مجلد جلد اول متضمن باحوال شعرا متقدمین۔ جلد دوم  
در دو حصہ۔ حصہ اول در احوال شعرا متوسطین و حصہ دوم در ذکر شعرا  
متاخرین و معاصرین در طہران در ۹۵۵ ہجری چاپ شد  
کتاب پنجم است۔

ترجمہ مرزا رفا علی خان المتخلص بیدایت تحت نرا و نامہ بحرف النون  
من آید۔

اول خطبہ جلد اول۔

سپاس شکر مرزا علی را شاید الخ۔

در جلد دوم۔ خطبہ نیست آغاز کتاب از ترجمہ  
اہی تر شینہ۔

مباح المنيوة - جہاد و ملی درود مجلد مرتب بر پنج قسم -

ششم اول در فضائل و کمالات آنحضرت صلعم -

ششم دوم - در ذکر نسب شریف و سلسل و ولادت و مناسبات آنحضرت صلعم -

ششم سوم - در ذکر وقایع سننات آنچه از ابتدائی ہجرت تا مبادی مرض و وفات و وقوع یافت -

ششم چهارم - در ذکر حدوث مرض و وفات و تکفین و نماز و غسل و تدفین -

ششم پنجم - در ذکر ایاد و طاہرہ و ازواج مطہرہ -

ترجمہ شیخ عبدالرحمن دہلوی رحمت را عند علیہ تحت اشعة اللہات بحرف الف گذشت این کتاب حسب التماس شیخ نورالحق فرزند خود نوشته -

اول خطبہ کتاب -

ہو الاول والاخر والظاهر والباطن و ہو کل شیء علیہ الخ -

مجلس فصیح - بخط مستقیم عمدہ بر کاغذ ولایتی بجدول و لوح تختی تالیسی و بہفت جزو در سلاطین مکتوب شد چہار ورق از آنجا

بعد لوح اول ضائع شدہ -

در زبان فارسی کتابی دیگر بہ ترتیب سنین منظر نیامدہ تبصرہ الناظر بہ روش بہین کتاب است محل فصیح پیش صاحب تبصرہ

میرزا احمد بن محمد الملقب بفتح الخوافی الیهروی بن جلال الدین محمد بن  
 نصیر الدین یحیی الخوافی در ۷۸۰ هجری خلعت وجود پوشید از اعظم عمر خود  
 بود در ۸۲۰ هجری بوزل خواجه علامه الدین - میرزا اسد مزور بدیوانی بالسنغرم  
 میرزا بشیر کس خواجه نظام الدین احمد سردار میازافراشت و بعد زمانه محمدی  
 عزل شد بگر بعد پنج سال حیات مهات دیوانی کرمان معمور شد و از آنجا به باد  
 عیش رفت و در سرخس اشرف بساط بوسی میرزا ابوالسنغرم ممتاز  
 گشت در ۸۳۶ هجری از عهده دیوانی که بعد عزل سابق یافته بود ترقی کرده  
 بعهده وزارت برقرار گشت و تا ۸۴۵ هجری به همین عهده بود که این مجموعاً در  
 رتبه ایستاده بود و این تاریخ اسم با سنی است محل فضی فی الواقع محل الفضلی  
 است که قوی بکار می آید تاریخ وفات میرزا اینانم -

اول خطبہ -

فضیلت عبارتست که الخ -

الکلیل والنخل - بخط نسخ که حصه قدیم کتاب است چونکه حسن  
 چند از آن سر رفته بود که بخط نستعلیق نوشته افزوده تمثیل نامی و  
 دو جزو - ابوالفتح محمد بن ابی القاسم عبدالکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی  
 از اعظم علمای متکلمین است از تلامذہ ابی القاسم انصاری بود کتاب  
 پہلیتہ الاقدام در علم کلام از دست دروغنا قبولیت مرزم داشت چون  
 در سنه ۸۰۰ هجری بغداد آمد قبولی کرد و مہر گردید و بگریختن عالمیہ ہم وارد  
 سمعانی صاحب انساب گوید که در شہرستان در سنه ۸۰۰ متولد گشت



صاحب و فیات و ولادت اور اور شکرہ یافتہ صاحب کشف الطنون  
 و فاشس را اور شکرہ نوشته الملل و الخسل از دیگران ہم در روزگار  
 موجود چنانچه صاحب کشف الطنون باین معنی اپرا و نمود نسبت الملل و الخسل  
 شکرستانی فرموده کہ وہو عندی خیر کتاب صنف فی ہذا الباب۔

اول کتاب۔

قال الشيخ العلامة محمد بن عبد الكريم الشهرستاني الخ۔

مجمع النفايس۔ بخط نستعلیق با یقرا جا کجا کرم خورده وصل شدہ  
 از نسخہ کہ دستخطی خان آرزو بود این نسخہ در شکر الہی مکتوب شدہ نسخہ  
 صحیح است در دست مرحوم میر غلام علی آرزو بود و بر حاشیہ چیزی بچونہ  
 اند۔ در خزانه عامرہ میر حرم می فرماید کہ تذکرہ اوحدی تا قاف بنظر خان  
 آرزو آمدہ بود کہ تحت ترجمہ صوفی شیرازی نوشتہ و فقیر تذکرہ اوحدی  
 از حروف القاد و تا حرف الیا دیدہ بودم عبارت کہ بالامر قوم شد بمقابل  
 ترجمہ صوفی شیرازی بہمان الفاظ بخط سید مزبور درین تذکرہ دیدم ہر دو  
 مجلد این تذکرہ زائد از شصت جزو است۔ ترجمہ خان آرزو دست یوالتش  
 بحرف وال گذشت۔

اول خطب۔

سید صانعی کہ زبان قلم و قلم زبان را بہ تجرید و تقریر الخ۔

مختص۔ بخط نستعلیق با یقرا بر کاندہند و ستان نام کاتب و ستان  
 کتابت بہت نجیب نامہ چہل جزو۔ انتخاب شاہ جهان نامہ عبد الحمید لہوری و در این

قرن و نسیبیت -

میرزا محمد طاہر المتخلص باشنا المخطب بعنایت خان بن مظفر خان بن  
خواجہ ابوالحسن از امرار سیرار و پانصدی شاہجہانی بودہ از پیشگاہ شاہجہان  
باوشاہ نجد مت داروغگی کتابخانہ سرکار خالصہ شریعہ بین الاقتران  
اختصاص یافتہ و در شعرا شناسنا تخاص کردہ اگرچہ کمتر بشعر توجہ می فرمود  
صاحب نتائج الافکار گوید کہ احوال سی سالہ شاہجہان بجمال فصاحت  
و بلاغت نوشتہ بعد از رنگ زیب و در کشمیر منسزوی شد و در  
سنہ ۸۱۰ بجلد تکدہ عدم اقامت جا و دانی گزیدہ  
اول خطبہ کتاب -

سنام بادشاہ بادشاہان \* سدا فراری دہ ضاکمالان  
منتخب التواریخ - بخط نستعلیق صاف بر کاغذ عالی و قصبہ  
سیالکوٹ بفراش لالابنت راسہ در سنہ ۱۲۰۰ محمد شاہی موافق  
سنہ ۱۲۰۰ ہجری تحریر یافت از قلم محمد حسن کاتب - تخمیناً چاہ و پنج  
جزو صاحب مرآة العالم گوید کہ ماخذ تاریخ بدایونی اکثر از طبقات  
اکبری است - کہ ذکرش بحرف الطار گذشت و در آخر کتاب تذکرہ  
علماء و شعراء و برج کردہ ملا عبدالقادر بدایونی بافضیلت علمی سابقہ و نظم  
و شرفارسی و عربی داشت و نعمتہ ولایتی و ہندی خوب میداشت  
از شاگردان شیخ مبارک ناگوری است بانفسی و ابوالفضل چل سال  
ہم محبت بودہ خیلی درشت زبان ست مروان را برشت یاد می کند

تغیب ہم داشت پیوستہ الزام بر فیضی و اکبر بادشاہ می بہند احوال چل سال  
 اکبر بادشاہ در تاریخ خود نوشتہ در شرق قادی تخلص میکرد و در سنہ ۱۰۰۰ ہجری  
 چہار وفات یافت -  
 اول خطہ کتاب -

ای یافتہ نامہ از نام تور و اراج \* شامان بدرت چو ما بدیشان محتاج  
**مجالس العشاق** - بجز ولایت پاکیزہ بجدول طلا مصور بر  
 کاغذ خان بالیغ زرافشان بسیار بر تکلف در آخر کتاب کاتب این عبادت  
 نوشتہ تمت الكتاب بعون ائمة الملک الوهاب حسن توفیقہ والصلوة  
 والسلام علی محمد وآلہ و اولادہ و اصحابہ اجمعین کتبہ احمد الحافظ الشیرازی  
 سنہ کتابت نیست مگر نسخہ قدیم از کتابخانہ شاہی لکھنوست سلطان حسین  
 میرزا شاہ رعیت پرور و شہر پار عدل گستر بود عہد دولت او چون ایام  
 بہار ہمیشہ خرم چنین علماء و فضلا و شعرا و رخد متشس بودند کہ گستر دیگرے  
 را ہم رسیدہ باشد در مدرسہ ہر اہ و دوازده ہزار طلبہ موظف بودند سام  
 ہر زانکہ گوید و واقع کسی را کہ مثل امیر علی شیر چاکر و مثل جامی مدح گستر  
 باشد ہمانا کہ از مدحت با و خوانان غنی و از صفت و اصفان مستغنی است  
 مدت سی و ہشت سال با کمال کمند و ثروت سلطنت کرد و بعد  
 ہفتاد سالگی در شہور ۹۰۰ در موضع بابا الہی بجوار رحمت الہی ارتحال نمود  
 مجالس العشاق تذکرہ ایست مشہور بحال عشاق از طبقہ صوفیہ کہ بفرمودہ  
 اند جمیل و بچہ الجمال بیشتر این حضرات میل بسا وہ رویان میداشتند

و عشق مجازی را وسیله حصول عشق حقیقی می دانستند تذکره بنیاد استمداد  
نوشته سرگور او زلی هم ذکر این کتاب در تخریر خود آورده -  
اول خطبه کتاب -

ای جمیلی که اشوه لغات حسنت الخ -

ما شرر حسی - بخط نستعلیق صاف و جا بجا بخط مصنف مرحوم - نام  
کتاب نوشته - از کتابخانه شاهلی لکهنو است و مثل ازین در کتابخانه  
امان افندخان سپهریاب خان سپه سالار بود - مرزا عبدالباقی بهادری  
معاصر او حدی صاحب تذکره عرفات است او حدی گوید که جوانی بنیاد  
طبیعت و خوش اخلاط است آقا خضر برادر خود مرزا - منور مدتها در قتل  
شاه عباس حاکم کاشان بود مرزا چون وارد هندوستان گردید در نظر  
عاطفت عبدالرحیم خان خانانان آسوده زلیت کرد بنام نامی وی  
تذکره آقا خان او را ترتیب داد که نامش بالامر قوم شد بعد زوال دولت  
خانانان به نواب مهابت خان او کتبت چنانچه این عبارت از دست  
خاص مرزای مشارالیه درین نسخه یافتیم و ہی بند -

چون مدتی مدید و عهد بعید در بندگی ایشان (یعنی عبدالرحیم خان خانان)  
بسرور و روزگار ناپائیدار چنانچه عادت در رسم اوست عنان اختیار  
وز نام سلطنت عاریتتی بدستوری که ذکر رفته از دست ایشان در بود  
و این بنده بشرف بندگی نواب مستطاب فلکی جناب النماطب بنان  
خانان سپه سالار سپید به بین توجه آن بزرگ صوری و معنوی در



سلطنت بندگان شانبراده خورشید نوا سلطان بجز و بر خلف جهانگیر  
 منسلک گشته بدیوانی صوبہ بہار و پٹنہ کہ از اعظم ولایات ہندوستان  
 است سرفراز شدہ و الارقبہ گردید۔ مزارگاہی مرکب شہر ہم می شد اما خوب  
 می گفت در سخن قدرت بالا کلام داشت در ۵۲۰ ہجری بعد دولت شاہ  
 بادشاہ ازین عالم رفت بعد در نصف آخر اثر رحیمی کہ متضمن بہ تذکرہ  
 است بدستم آمد و نصف اول کہ در آن شرح حالات خان خانان  
 منوچہ یافتیم درین نسخہ صفحہ صفحہ از دست مصنف مرحوم است۔  
 ابتدای این نسخہ۔

خاتمہ در ذکر علما و فضلا و اہلبار الخ۔

**منتخب اللغات شاہجہانی**۔ بخط استعین صاحب نسخہ  
 صحیح تخمیناً چہل جزا اگرچہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر کتاب  
 کہنہ است سید عبدالرشید صاحب فرنگی رشیدی جامع این  
 منتخب ہمست ترجمہ اش تحت فرنگی گذشت این لغت از عربی  
 بغارسی است۔  
 اول کتاب۔

ستایش و نیایش مالک الملکی کہ تذکرات الخ۔

**مفتاح التواریخ**۔ در ۵۸۰ ہجری در اگرہ چہاب شدہ

این تاریخیت بہ ترتیب سنوآت از ماتہ اول تا ماتہ دوم ہمیشہ اول  
 ہندوستان نوشتہ۔ ٹاس ویلم ہیل صاحب۔ متعلق صدر لہور ڈاکٹر



بود در زبان انگریزی تذکرہ علماء و امرار بہ ترتیب حروف تہجی نوشتہ الحال  
 باہتمام استیانتک سوسائٹی کلکتہ علیہ طبع پوشیدہ و تصنیف صاحب  
 زبور بکار آمدنیت۔

عبارت ابتدا کے کتاب۔

پوشیدہ مباد کہ چون مولف را در اشنای سیر کتب تواریخ  
 متقدمین الخ۔

مصطلحات و اوستہ۔ بخط تعلق صاف در آخر بعضی  
 اوراق آب خوردہ جا بجا وصل شدہ تاریخ کتابت و نام کاتب نسبت تخمیناً  
 سی سبزو سیالکوٹ ٹیل المتخلص بوارستہ از سیالکوٹ ست قصیر القاصت  
 بود زبان گزندہ داشت اکثر بہو معاصرین خود پر دانت تذکرہ اشعار  
 ہم نوشتہ بچہن نرائن شفیق گوید کہ تذکرہ اشاعت دراض نامہ البیت  
 کہ بنظرش نیامدہ و حقیر ہم تا حال ندیدہ ام آخر کار بڈیرہ غازیخان  
 رفت و ہما بخاورستہ رخت از عالم برسبت۔

بہم اشذ مجربہامی خوانم و سفینہ کاغذی زر بجر سخن می را نامم الخ۔  
 شرح الطالکین۔ نسخہ بخط عرب محشی صحیح از اسفل  
 تصنیف منقول شدہ تخمیناً جہل و پنج جزو۔

در فقہ شافعی۔ محی الدین بکی بن شرف بن مری بن حسن الشافعی النوری  
 ولادت امام در عشرہ ثانی محرم در سال ۳۱۲ حسب تحقیق امام یافعی در عشرہ

اول ماه مذکور از روی تفسیر شیخ عبدالحق دهلوی رو داده در سال ۱۳۳۰  
 بدمشق شتافت و آنجا کتاب تفسیر که در مذهب شافعیست در چهاردهم  
 ماه یاد گرفت و آنجا دو سال اقامت گزید و پهلوی خود بر سبب استراحت نگذاشت  
 همواره شب و روز در تحصیل علوم دینی و استفاوه در حدیث صرف  
 می کرد و در شواغف او را در جبهه امام بعد امام رافعی است شیخ عبدالحق فرماید  
 امام رافعی هم بر این اتفاق دارد که مدار مذهب شافعی بر تحقیق و تفحص  
 اوست همه عمر به تخریزیت تا اهل نگزید بسیار زاهد و مشورع بود و در سال  
 بحوالی دمشق در عمر چهل و پنج سالگی رحلت روضه رضوان کشید.  
 خطبه -

الحمد لله النبر الجواد الخ -

محیط حسری - ربع الرابع از کتاب الشریک تا کتاب الفرائض  
 بخط نستعلیق نسخه قدیم نام کاتب و سنه کتابت نیست نو و دو جزو  
 کلان صاحب کشف الظنون گوید که نسخه کامل در ده مجلدات است  
 جمیع مسائل فقهیه را سه مبانی و معانی و اصول از شرح و بسط کتب  
 فرموده و رفق حنفیه کتابی بسبوط تر از محیط کمتر باشد.

محمد بن احمد بن ابی سهیل ابو بکر شمس الایمه السرخسی امام و مستکرم و اصولی  
 و مجتهد زمانت از اعظم و اکابر علماء حنفیه بود این کمال امام فرموده را  
 در مسأله مجتهد شمرده و بر آن الایمه عبدالعزیز بن عمر بن مازہ و محمود بن عبدالعزیز  
 الاوزجندی و رکن الدین مسعود بن الحسن و عثمان بن علی بن محمد البکندی

فقاہت از وی اخذ کرده قریباً ۵۰ جوار رحمت حق پیوست۔  
ابتدای۔ محیط و کشف الظنون این است۔

الحمد لله ذی المجد والجلال الخ۔

وابتدای این نسخہ۔

کتاب الشکرہ تجاج الی معرفت جواز الشکر الخ۔

مدارک التنزیل۔ جلد اول بخط نسخہ با یقار محشی و جلد دوم

خط بہاری ہر دو مجلد تخمیناً یکصد جزو۔ تفسیر۔

ترجمہ امام ابی البرکات عبد اللہ بن احمد النصفی المعروف بکافظ الدین تحت

کنز الدقائق بحر کاف گذشت صاحب کشف الظنون نسبت

این تفسیر گوید در تاویلات توسط وارد در تحریر و جوہ اعراب و مترات

و دقائق علم بدیع و حاصل فرمودہ حسب اقاویل اہل سنت و جماعت است

و خالی از باطل اہل بدعت و ضلالت۔ نہ اطناب مل و نہ ایجاز محصل

وارد۔ ابتداء خطبہ این است۔

الحمد لله المنزه بذاتہ عن اشارۃ الاوامم الخ۔

معالم التنزیل۔ دو مجلد بخط نسخہ عمدہ بجدول شکر و تخمیناً

ہر دو مجلد ہفتاد و پنج جزو نام کاتب و سنہ کتابت ننوشتہ تفسیر است

صاحب کشف الظنون گوید کہ درین تفسیر جزو از اقوال صحابہ و تابعین

کہ در توضیح قرآنست داخل فرمودہ مگر بشرط ائمہ حدیث احادیث

ذکر نکرده۔

احوال محی السنہ ابی محمد حسین بن مسعود الفزار البغوی تحت مصباح  
گذشت۔

اول کتاب۔

قال الشيخ الامام الاجل السيد محي السنه ناصر الحديث مفتي الشرق  
والعرب الخ۔

منحول۔ بخط ولایت نسخہ عمدہ مگر از تصرف زمانہ در ابتدا و انتہا  
جا بجا ناقص شدہ و ورقی یادوار آخر ضائع گشتہ نسخہ قدیم است  
در اصول۔

صاحب مرآة الجنان و ابن خلکان نسبت منحول با امام غزالی کشیدند  
و مولد می جیدری علی صاحب منتهی الکلام منحول را از تصنیفات غزالی  
معتبری شمرده اگر این تصنیف امام غزالی است العجب کہ امام جامی مدح  
امام ابو حنیفہ و جای تشدیح ایشان کنند شخصی همچو غزالی در تحریر چنین امر  
عظیم بظن منشی نمایان افتد اینجا قول صاحب جامع الاصول قابل  
حفاظت کہ بسیاری کسان محض براه حد لب به طعن امام ابی حنیفہ  
کشوده صاحب کشف الظنون منحول را ذکر کرده۔

ترجمہ امام غزالی تحت اجیار العلوم گذشت۔

اول خطبہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم و به نستعين في التتميم الخ۔  
موضوعات۔ بخط نسخہ در آورده تقطیع جزو نسخہ صحیح تخمین

وہ جزو بخط شیخ محمد صالح ابن شیخ داؤد قاورمی ورفیقہ بنت ابی رسید  
 درباب احادیث موضوعہ مثل موضوعات ابن جوزیست۔  
 مولانا علی بن سلطان محمد الہروی الحنفی المعروف بالقاری مولانا  
 ہرات است وہاں ناسخ و نمایاقتہ در طلب علم بہ کتب تشریحی بروہ و از استاد  
 ابی الحسن البکری و احمد ابن حجر و قطب الدین الکی و عبد اللہ السندی بحقیق  
 علوم فرمودہ و در علم حدیث و رتبہ عالی دار و صاحب خلافتہ الاشرافی اعیان القرن  
 الحادی عشر مولانا را طہ و در العلم و فرود عصرہ نوشتہ در کتب معظمہ ماہ شوال سنہ  
 و اصل و متوال گردید۔  
 اول کتاب۔

الحمد لله الذي انزل القرآن العظيم الخ۔  
 مشارق الانوار على صاحب الآثار۔ بخط طاب علمانه صحیح  
 قدیم است بہ ترتیب خیلی نادر لغات صحیحین و موطا و حل مشکلات منوودہ  
 تخمیساً پنجہ جزو۔

ابو جعفر بن زبیر و تاریخ خود بعضین احوال کتاب تقلید الہیل کہ از تصانیف  
 علی الغسانی است میفرماید کہ اجل منها و اولی کتاب مشارق الانوار علی  
 صحاح الآثار فہذا کتاب یساوی ثقلہ ذہباً فانہ لا یحتاج معہ الی کتاب الغسانی  
 و لا غیرہ و سبب ترقی کتاب و ترتیب حروف ہما اینست کہ ہنوز مسودہ این  
 کتاب بہ تمییز نیامدہ بود کہ قاضی داعیہ حق را بیک اجابت گفت و گویا  
 بعد وفات وی او را ق مسودہ را جمع نمودند و بحالت خودش گذارند



ترجمہ ابی الفضل قاضی عیاض تحت کتاب الشفا گذشت۔

ترتیب حروف بر این منطاست۔

فی ہذا الجلد من الحروف علی ترتیب المنار بتمہ الہمزۃ والباء والتاء والثاء والحاء  
والسما والظا والداد والذال والراء والراء والظا والظا والکاف  
واللام والمیم وهو المصنف من الکتاب و فی الجلد الثانی بعد المیم النون  
والعصا والفاء والعین والغین والفا والفاء والسين والکشین  
والواو والیا۔

اول کتاب۔

الحمد لله منظر دینہ المنن النخ۔

**منتخب حب المفتی**۔ بخط نسخ نسخہ صحیح نام منتخب کنندہ

و نشان کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً نسبت جزو بحالت ظاہری  
نسخہ قدیم است ترجمہ قاضی ابوالعالی تحت حب المفتی حروف الحما گذشت  
ہذا الروایات منجبتہ عن حب المفتی لوقوع المار المستعمل فی الانار  
بجوز بہ التوصلی نالم یغلب علیہ النخ۔

**لمتقی الاکبر**۔ تقطیع کوچک بخط نستعلیق نام کاتب

نیست و سنہ کتابت ننوشتہ تخمیناً چہل جزو شیخ الامام ابراہیم ابن محمد الجلی  
از اکابر فقہاء احناف ست مسائل قدوری و کتوز مختار و وقایہ درین مختصر  
مجموع فرمودہ و در ۱۲۳۱ھ چنانکہ خود در آخر کتاب ننوشتہ از ستوید و تبیین فارغ  
شد شیخ نورالدین علی الباقانی القادری نسبت این مختصر فرماید کہ کان

ملتی الا بحر اجل متوارب الذہب و اجمع و اتمها فائدة شیخ فزبور در ۹۵۶ را ہی ملک  
بقا گشت۔  
اول کتاب۔

الحمد لله الذي وفقنا التفقه في الدين الخ۔  
مجمع البحار الانوار في غرائب التفسير و لطائف الاخبار  
مجدول تخمیناً شصت جزو کلان نام کتاب و سنہ کتابت ننوشتہ۔  
علامہ جمال الدین محمد طاہر الملقب بملک المحدثین ولادت باسعادت علامہ در  
سنہ ۱۰۲۰ رو دادہ از گجرات مثل علامہ فزبور و بکری برخواست تصانیف نافعہ  
بسیار دار و چونکہ علامہ در مخالفت فرقه مہدویہ ایستاد و سعی طبع و رین  
امر نموده کہ ایشان را بر راہ صراط مستقیم آر و بعضی مردمان واقعہ جوگہ از ان  
فرقہ بودند علامہ را در سنہ ۱۰۸۶ بدرجہ شہادت ناز کرد و ند علامہ صاحب  
نور السافر بود مجمع البحار و روایات حدیث و قرآن کتاب کثیر النفع است۔  
اول خطبہ۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا الخ۔

مشکوٰۃ المصابیح۔ خوشخط محشی صحیح خوش نقلی در ۶۷۲ کتابت  
ادہ نام کتاب نیست تخمیناً پنجاہ جزو۔

شیخ ولی الدین ابا عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب از اکابر علماء حدیث  
بودہ صاحب مصابیح حذف اسامی مذکورہ بود شیخ فزبور ہم ذکر اصحاب  
کہ روایات احادیث اند و داخل مصابیح است فرمودند و ہم نشان کتاب

که صاحب مصباح از ان احادیث بر آورده بود و داده و مفصلی بر دو تقسیم مصباح  
از طرف خود افزوده در سلخ رمضان ۱۳۳۰ از ترتیب مشکوٰۃ و کتاب  
گشت این نسخه بعد سی سال از تالیف بکتابت آمده مشیخ مزبور از اکابر  
شرف نامن است۔

استدای خطبه۔

الحمد لله هذه نستیعنه و نستغفره الخ۔

مصباح۔ در حدیث بخط نسخ قدیم بسیار صحیح و محشی چونکه از آخر  
خودی رفته بود از نسخه منقول کردند و رفع نقص نمودند نام کاتب و نسخه  
کتابت نسخه مفقود گشت و دو مجلد تخمیناً هفتاد و پنج جزو۔

امام ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفار البغوی الملقب  
به ظمیر الدین صاحب منظر الانسان گوید که فقیه شافعی محدث و مفسر در باب  
علوم بود در فقه شاگرد قاضی حسین بن محمد است از غایت زهد برهان خشک  
قانع بود بعضی اصحاب او مزاجم شده روغن زیت بر آن افزوده اند زنی  
داشت چون ببرد از اضراط استغفار از میراث او ابا کرد و باده شوال در  
۱۶ هجری بمرد و حجان فانی را خیر باد گفت۔

اول کتاب۔

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی الخ۔

مختصر الوقایه۔ دو مجلد ضخیم بخط نسخ عمده این نسخه در دست عالمی بوده است  
که می خواست تا مختصر وقایه را کثرتی مبسوط تولید در آخر هر باب بنویسد

بیش مسائل از دیگر کتب فقہ افزوده نام جامع درین نسخه نیافتیم هر دو مجلد  
تحتیماً ہفتا و جزو۔

صدر الشریعہ عبداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ احمد بن جمال الدین  
عبداللہ المحبوبی امامیت کہ برومی ہمہ متفق و علامہ السیت کہ کسی از وسع  
مختلف نیست حافظ قوانین شرع و الفروع و الاصول است در معقول و منقول  
اورا از اکابر شہرہ اباعن جد در خاندان وی علم بود و قایمہ الروایہ را کہ  
از محمود بن صدر الشریعہ کہ جداوست بنظر تسہیل طلبہ مختصر فرمودہ و مسلم  
بروقایہ الروایہ شرحی نوشتہ کہ بین الطلبة شہرت دارد و در ۴۲۶ ہجری  
روضہ رضوان گردید۔

اول کتاب۔

الحمد لله رافع اعلام الشریعہ الفزار الخ۔

منہیات علی الاستعداد ولموم المسعا و تقطیع خود و خطبہ  
شفا آئینہ بسیار خوشخط بر کاغذ زرافشان و حاشیہ رنگین بر کلف تختی  
نہج جزو در کتب مکتوب شد درین ذخیرہ احادیث و نصائح از یک تا ۵۵۵  
لفظی و ۵۵ لفظی و چہار لفظی جمع نمودہ صاحب کشف الظنون این کتاب را  
نام زین القضاة احمد بن محمد الحجری نوشتہ و از خطبہ این کتاب نام شیخ شہاب اللہ  
والحق احمد بن علی بن محمد بن احمد الحقلانی الاصل ثم المصری الشافعی الشہیر  
باین مجتہد ہستیم۔  
خطبہ این نسخہ باین روش است۔

الحمد لله والصلوة على نبيه وآله وصحبه اجمعين. ودر کشف الظنون خطبه این است الحمد  
 ندر ب العالمین النخ حافظ ابن حجر را حبلال الدین سیوطی در طبقه حفاظ نوشتار  
 در حسن المحاضره بسیاری تصانیف وی شمرده که در آن مہنہات داخل نیست  
 صاحب کشف الظنون ازین سبب نسبت این کتاب باین حجر نکرده  
 ولادت ابن حجر در ۷۳۰ھ واقع شد در جمیع فنون ماہر بود تصانیف بسیار  
 وارد شاگردی ہجو سخاوی دارد نسخ الباری شرح صحیح بخاری از تصانیف  
 اوست باہ ذی الحجہ ۸۵۲ھ بروضہ رضوان شتافت۔

**موطاء**۔ بخط عرب نسخہ صحیح درشت بکتابت آمدہ تہمینا پانزودہ جزو  
 امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن الشیبانی۔ اصل والدہ انجناب از شام است  
 پدر امام منزبور از شام بعراق آمد و توطن اختیار کرد و کوفہ مولد حضرت ایشان  
 است حدیث از مالک و او زاعی و ثوری و ہم از امام ابو حنیفہ ساعت فرمودہ  
 چنانکہ خود از موطا روی طاہر و فقہ از امام ابو حنیفہ آموخت صاحب منظر الانسان  
 گوید کہ دو سال در صحبت امام ابو حنیفہ بود و باعث نشر علم امام گردید و مجلس  
 مارون رشید امام محمد را با امام شافعی مباحثات واقع شدہ امام شافعی  
 نسبت وسے رحمتہ اللہ علیہ منسب بامد کہ از ہر کسی کہ مسئلہ شکل پرسیدہ  
 اثر گراہت برنا صیہ وی یا نستم مگر محمد بن حسن کہ ہرگز بروقت سوال روی  
 خود ترشش نمیکرد و جواب معقول بہ شکر خند می داد و از علم او زاندانہ  
 مقدار بار یک شکر گزستہ بنا بر طلب امام محمد بعضی تصانیف خود را با امام  
 شافعی فرستاد۔ ماہر قرآن بود و در حساب و نحو و ادب یگانہ زمان گویند



بہند و نہ کتاب در وینیات تالیف و تصنیف فرمودہ۔ و رزما سیکہ  
 مارون رشید متوجہ ری شد امام محمد در خدمت وی بود و رنویہ کہ از  
 متعلقات ری است در شش راہی ملک بقاشد بسیاری از اکابر مثل  
 ابو حفص البکیر و موسی بن نصیر الرازی و دیگران حدیث از امام مزبور سماعت  
 نمودند قاضی شمس الدین و امام یافعی و ذہبی و سماعی و امام عزالی ہمہ  
 بالا تفاق در مدح امام شکر بریزانند۔  
 استدای کتاب۔

باب الثانی فی الصلوٰۃ قال محمد بن الحسن اخبرنا مالک بن انس عن یزید بن زیاد الخ  
 مختصر فی الفقہ۔ بخط عرب نسخہ صحیح در ۲۸۰ کتب شد تخمیناً  
 چہل و پنج جزو امام محمود بن احمد بن عبدالسید بن عثمان بن نصر بن عبدالملک  
 ابوالمحامد جمال الدین البخاری البصری پدرایشان از فرقہ بخاریہ بود و در  
 محلہ کہ حصیری ساختند مسکن داشت پس بہ حصیری معروف شد  
 و رفقہ امام و عالم دیگر علوم بود از عمدہ شاگردان علی الحسن بن منصور  
 قاضیخان ہست علی مسلم از موید طوسی در نیشاپور و از شریف ابی ماشم  
 دیگر کتب حدیث در ملب امویخت بعدہ شام رفت و در مدرسہ نوریہ  
 مدرس طلبہ اشتغال فرمود و درین مختصراً بکثیر مسائل شیخ الاسلام سمرقندی  
 داخل کردہ کتاب مفید کہ نہ اطناب مل و نہ ایجاب و مغل وارد ترتیب  
 واد۔ ولادت امام در بخارا باہ جمادی الاول ۲۳۶ھ و تاریخ ہشتم صفر  
 ۳۲۶ھ وفات ایشان واقع شد۔

خطبہ کتاب۔

الحمد لله شارع الاحكام و مناهج السبيل الحلال والحرام الخ۔  
مسلم۔ بخط نسخ عمدہ صاف و صحیح نام کاتب و کسنہ کتابت نسبت  
تخمیناً پانزویہ جزو خوش تقطیع۔ در اصول فقہ۔

قاضی محب اشد بہاری سکونت ایشان در محب علی پور کہ از مضامین  
پہنہ ست بود در عقوان شباب بہ تحصیل علوم پرداخت و از ہر گوشہ تمنع  
یافت و در آخر بصبحت مولوی قطب الدین شمس آبادی رسید و تکملہ  
تحصیل علوم فرمود رفتہ رفتہ بدکن رسید و از حضور عالمگیر عہدہ قضا  
لکھنور امتیاز اخراحت بعد چندی معزول شد باز بحضور عالمگیر رسید  
و قاضی حیدرآباد گردید۔ از بعضی وجوہ بعتاب سلطان گرفتار شد و از  
عہدہ معزول گشت بنابر سفارش بعضی اعیان عالمگیر سرحدہ اش در گذشت  
و تعلیم نبیرہ خود بقاضی تعلق فرمود۔ در آخر عمر عالمگیر قاضی منور نزد شہزادہ  
معظم حسب الامر بادشاہ بکابل رفت و بعد فوت عالمگیر در زمان سلطنت  
شہزادہ معظم بدارت ہندوستان یافتہ بخطاب فاضل خانی امتیاز یافت  
مگر در سال ۱۱۱۹ ہجری حصول خطاب و منصب منصب عالیہ خود را گذارشتہ  
بجلیہ تگدہ جاودانی رخت بر بست۔

استدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی انزل الآيات و ارسل البیات الخ۔  
منہاج العقول شرح منہاج الاصول۔ بخط نستعلیق نسخہ

صحیح محشی شاید کتابت از دست طالب العلمیت تمهیداً حاصل جزو حالاً آثار کهنگی  
 پیدا است۔ قاضی القضاة عبدالقادر بن محمد العبدی الفرغانی العسری المحقق الملقب  
 بهربان الدین قاضی مزبور در ذکاوت ضرباً مثلش بود امام یافعی گوید کان  
 اما بار عامتفاً۔ مذهب حنفی و شافعی خوب می دانست و تصانیف در تبیین  
 دارد و در اصول و معتقولات حسب قول امام یافعی یگانہ روزگار بود شرح الطحاوی  
 از جمله تصانیف اوست نام مدت عمر خود قضا و ولایت بر برداشت در عصر خود  
 اوستاد الاوستا و بود شرح منہاج بعد تصنیف بدیہ و زیر مشرف الدین صاحب  
 دیوان نمود در سلک ازین عالم در گذشت۔  
 ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي اعلى معالم الاسلام۔

مختار حسامی۔ بخط واضح نسخ بسیار محشی در آخر نو خط است تمهیداً  
 بت جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔ در اصول فقه مذهب حنفی۔  
 محمد بن محمد بن عیسیٰ بن مسام الدین الانسیکی در اصول و مشروع شیخ فاضل  
 امام کامل بود مختار در اصول از وی کتاب مشهور است باہ ذی تحسہ  
 سنہ وفات یافت۔  
 ابتداء خطبہ۔

ابا بعد حمدات علی نوالہ والصلوة علی رسولہ الخ۔

مختار حسامی۔ بخط نستعلیق بلا جدول و لوج بر کاغذ  
 مرصع دار۔ از نظر صاحب نظیری گذشت کہ نشانش از حاشیہ کتاب

پیدا گشت نمانا ہشتاد و جزو متوسط ربع اول ست از کاتب و سستہ کتابت  
نشانی نیست۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن بلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ  
بن حبان ابن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان  
بن وہل بن ثعلبہ بن عکاسہ الشیبانی المروزی۔ مادر امام از مرو و حاملہ بہ بغداد  
آمد و امام در سکتہ استولد شد۔ و بروایتی ولادت سالگ اور مرو شد۔ با پیام شہزادگی  
مادر امام امام را بہ بغداد آورد۔ امام فرزند اورا و سستہ و امام بخاری و امام مسلم  
بن حجاج و جماعتی دیگر از محدثین ست۔ صاحب منظر الانسان گفته کہ کتاب مسند  
در احادیث چنان جمع کردہ کہ دیگر را میرشد روایت است کہ از امام التمام  
قول بخلق ستر آن نمودند قبول نگرد باعث امر بہ انکار اورا حلیم کردند  
و تن نازک و زیبایش را بضرب تازیانہ بخرج کردند گویند کہ نشان  
ضرب تازیانہ بر تن مبارکش بمناہہ ید بیضار موسوی گشت۔ بعضی از ارباب  
تاریخ نوشته کہ امام صورت زیبا داشت اثر ضرب بر تن مبارک و سے  
پیدا بود و از سبب آن زیبا تر می نمود۔ جلال الدین سیوطی نسبت  
مسند امام می فرماید کہ فان الضعیف الذی فبه یقرب من الحسن۔ و علامہ  
شوکانی در نیل الاوطار نوشته ولہ المسند الکبیر انتقاء من اکثر من سبعایۃ  
الف حدیث و سبعین الف حدیث ولم یدخل فیہ الا ما یکتب بہ وبالغ بعضهم  
فاطلق علی جمیع ما فیہ انہ صحیح۔

روز جمعہ فی نصف النہار بتاریخ ۱۲۔ ماہ ربیع الاول و بروایتی ہفتم ماہ مذکور و

برویتی باہر بیچ الآخر لکھو بہ بغداد و بعالم قدس خرامید۔

خبرہ امام راہشت صد ہزار مرد و شصت ہزار زن مشایعت کروند متحقق  
است کہ آن روز بیت ہزار کفار از جنس یہود و نصاریٰ بسبب مشاہدہ عظمت  
و جلال الام بشارت اسلام فایز گشتند۔

ابتداء خطبہ این نسخہ این است۔

قال الشيخ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالواحد بن الحسن الشیبانی  
مترجم علیہ الخ۔

مصنف فی ترجمہ احادیث الموطا۔ نسخہ پاکیزہ قریب  
بہ یک جلد بخط نستعلیق مجداول۔

ترجمہ از شاہ ولی اللہ دہلویست ترجمہ حضرت ایشان تحت ازالہ المعنا بحرف  
الف گذشت امام مالک ہو ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی

عامر بن عمیر بن الحارث الاصحبی الحمیری امام ضروری از متبع تابعین است  
روایت حدیث از نافع مولی ابن عمرو از محمد بن السنکدر و از زہری و جماعت

دیگر از تابعین کرده و از حضرت وی امام شافعی و اوزاعی و سفیان ثوری  
و جمع کثیر سماع حدیث کرده اند و در جلالت شان امام ہمہ متفق الکلام اند

و بالاتفاق در زہد و ورع ممتاز و در خواص و عوام شدہ و در حدیث رتبہ عالی  
دارد بسیاری اکابر امام را از حفاظ حدیث شمرده امام شافعی معروف و مداح

امام ضروریست روایت است کہ مارون الرشید با امام مالک گفت کہ اگر  
با ما موافقت کنی و در صحبت ما باشی کتاب ترا شہرت دہم و معین و مروی



مذہب تو ہاشم امام فرمود کہ کتاب میں براندازہ علم و دانش من جمیع شدہ  
 شاید خطا مکرورہ ہاشم دیگر سی از من و انا تر باشد پس مردمان را ہذہب  
 من آوردن یعنی چہ امام پیوستہ در حومت مدینہ منورہ کوشیدہ و ہمراہ  
 در مسجد نبوی درس می گفت و فات امام در ششہ واقع شد۔  
 ہمار۔ بخط نسخ محشی قدیم ہائیکہ در آخر نام کاتب و سنہ کتابت  
 نیست تخمیناً بت جزو کلان چونکہ کتابت بخط جلی است۔ در اصول فقہ ترجمہ  
 امام عبدالقادر بن احمد تحت کنتز جبرف کاف گذشت۔  
 ابتدا ہی خطبہ۔

الحمد لله الذي هدانا الى هذا الصراط المستقيم والصلوة على من اختص بحسب العظیم  
 وعلی آلہ الذین قاموا بنصرة الدين القويم منار را شروع بسیار است۔  
**محمد بن ابی اسحاق** کتابت **الاسماء** کتابت  
 شیرین بجدول زرد و شرح سنہ کتابت و نام کاتب منست در لغت۔  
 از سامی فی الاسامی و اسما فی الاسماء کتاب الاسامی الموسوم بالسعید  
 و کتاب کنتز الاسامی وغیرہ اقتباس نموده در فارسی ترجمہ لغات  
 نوشتہ و بر بست و ہشت کتاب بعد و حروف معجم نقیہ کتاب کرد  
 و در صدر کتاب ترجمہ اسما حسنی نموده۔ عالم کامل محمود بن عمر بن محمود بن  
 منصور القاضی الزنجی السجری ثم العبرلی از قبیلہ شیبان بود در ادب لغت  
 استاد است از اہل بنا در قرن تاسع بود۔  
 ابتدا ہی خطبہ۔

الحمد لله الذي خلق الخلائق بقدرته وحضن بني آدم بغزوة واختار الانبياء حجة  
والصلوة والتجمة على نبيه وصفية محمد خيرة وعلى آله واصحابه بريته وسلم  
سليما كثيرا كثيرا.

**مجمع الزوائد** - بخط نسخ صاف - در ۴۱۱ جزء کتوب شده جلد  
اول است نسخه کامل نیست در چهار مجلد باشد قریب یک جزو است دای  
ازین کتاب ضایع شده در حدیث مقدار این جلد قریب شصت خردست  
شیخ الامام نور الدین علی بن ابی بکر سلیمان البیہمی از اکابر علماء قرن تاسع بود در  
حدیث مستند است قاضی شوکانی صاحب نیل الاوطار معروف شیخ مزبور بود در  
مجمع الزوائد حدیث زوائد از کتب سنی که در سند احمد حنبل و بزاز و ابی  
یعلی الموصلی و معاجم ثلاثه طبرانی یافت می شد جمع نمود و در تحقیق صحت و عدم  
صحت احادیث هم کوشیده در چهار مجلد ضخیم است در ۱۰۰۰ جزء ازین جهان فانی  
دست کشیده در الحد آمائش پای دراز کرد.

**مائتات** - با ۱۰۰۰ جزء بر کاغذ هندوستان بخط نستعلیق مولوسی  
غیر حسین صاحب کاکوروی در ۱۲۹۹ با ۱۰۰۰ جزء با ۱۰۰۰ جزء فقیه نقل کردند در حدیث است  
ترجمه شیخ عبدالحق بکرن الف تحت اشعة اللہمات گذشت -  
ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله الذي جعل الاوقات المباركات مراسم الخيرات والبركات  
ومناهل النك والعبادات -  
**مصباح الهداية** و **مفتاح الكفاية** - بخط نستعلیق صاف تظلم خرد

در آخر نام کاتب دست‌نویس کتابت نیست تخمیناً سی و خیزو۔

ترجمه عوارف المعارف که از تصانیف شهاب الدین سمرودی رحمه الله است  
در فارسی است۔

شیخ غزالدین محمود بن علی الکاشفی النظیری از ارباب تصوف است جامع  
علوم ظاهری و باطنی بود حسب الناس بعضی اعیان عصر که در عربیت قصیر الباع  
و قلیل المتاع بودند عوارف المعارف را از عربی به فارسی نقل کرد و بعضی  
از سخن مشایخ صوفیان و چیرگی از کتاب فتوحات درین افزوده و کتاب  
را برده باب منقسم ساخت در ۳۵۰ هفتصد و سی و پنج راهی ملک بقا گشت۔  
ابتدای خطبه۔

حمدی که لغات صدق و نعمات اخلاص آن دیده چنانرا منور و دماغ دل  
را معطر و ادرالحمز۔

منتهی الاوراک۔ بخط همان کاتب است که شرح مفتاح العیب  
نوشته شرح قصیده فارسیه است۔

شیخ سعیدالدین فرغانی از صاحب عرفان و از جمله اصحاب ذوق و وجد  
است مولانا جامی منبر باید که مثل شیخ کسی مسائل علم حقیقت را چنان  
مضبوط و مربوط بیان نکرده است که وی در قصیده نایه فارسیه کرده  
اولاً شیخ شرح در فارسی نوشت و ثانیاً اثر عبارت عربی نقل کرد و شیخ  
صدرالدین قونوی و از شیخ محمد سکران البغدادی فیضها یافته شیخ حشر  
ارادت از شیخ نجیب الدین علی شیرازی و وی از شیخ الشیوخ شهاب الدین

سہروردی رحمۃ اللہ علیہ پوشیدہ تاریخ و فاسات شیخ یافت نشد مگر وی  
از اعیان قرن سابع است۔

**مقطر مار الحماست**۔ در تحقیق تشبیه صلوٰۃ و ما يتعلق بہا نسخہ  
بخط مصنف است کہ ازین عبارت ظاہر۔

بذہ الرسالۃ الشریفۃ قد و مہیالی مولفہ رحمۃ اللہ مع اصلہا مار الحیوۃ و کلاما  
بخط یدہ الشریف و انا العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ الکریم المنان  
میرزا محمد بن معتمد خان ختم اللہ لہ بالامن و الایمان کاتب این عبارت  
خلف الصدق معتمد خان صاحب اقبالنامہ جہانگیریت ملا محمد افلاطون  
بن محمد جعفر الحارثی از اکابر عصر خود بود و از محول علماء عہد محمد شاہیت  
میرزا محمدی ابن معتمد خان با وی التفات و توجہ فرمودی تاریخ و فاسات  
لما معلوم نشد مگر از اعیان قرن حاوی عشر است۔  
ابتدای خطبہ۔

فذلک کل ما فی الوجود لا آکھ الا اللہ و یصح ذلک محمد رسول اللہ الخ۔  
**مناقض غوثیہ**۔ بخط نستعلیق خوشنما بر کاغذ سنہی بلا جد و  
دلیج در سنہ ۱۱۵۳ ہجری مکتوب شدہ تخمیناً پانزویہ جزو۔  
محمد صادق شیبانی جامع این تالیف شریف طریقہ قادریہ داشت  
چنانکہ در آخر کتاب می و نماید و بعدن فی الحشر مع مرید بہ الجبین المخلصین  
از متاخرین است خالی از حالت و ذوق نیست سنہ و فاسات  
وے یافت نشد۔

الحمد لله الذی جعل کرامات الوالی تتمته لخوارق النبوی معجزاته الخ -  
 منهج العبادین - بخط نستعلیق صاف در آخر نام کتاب  
 و سنه کتابت نیست ورق اول کتاب ضائع شده بود و الی مرحوم  
 از دست خود نوشته رفع نقص فرموده اند در تصوف است تخمیناً  
 پانزده جزو - ترجمه امام غزالی تحت اجیار العلوم بحرف الف گذشت -  
 ابتدای خطبه -

حدیثی را که او ملک حکیم و جواد کریم و عزیز و رحیم است الخ -  
**مرغوب القلوب** - خوش خط بلا جدول و لوج در تصوف  
 نام کتاب و سنه کتابت نیست با مشوی بوعلی قلندر مجلد شده  
 ترجمه حضرت شمس الدین تبریزی تحت دیوان ایشان بحرف وال گذشت  
 ابتدای کتاب -

بگویم حدیث العالیین را + عطا کو کر و بر اعقل و دین را  
 محسوطی - نسخه مجسطی بخط نستعلیق چفته مع اشکال صحیح در شانیه بخط محمد  
 مهدی مکتوب شد تخمیناً هفتده جزو -  
 ترجمه خواجه لغیر الدین طوسی بحرف شین تحت شرح اشارات گذشت -  
 ابتدای خطبه -

الحمد لله مبداء کل مبداء و غایته کل غایته -  
 مباحث مشرفیه - بخط نسخ در مبحث دور و تسلسل تبارخ باز و سیم  
 شهر ذی قعدة در سالکة هجری مکتوب شد تخمیناً چهل و پنج جزو یک جزو



از اول ضائع شده۔ ترجمہ امام محمد الدین رازی بحر فتنین تحت  
شرح اشارات گذشت۔

مختصر غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی۔ بخط نستعلیق  
صاف تخمیناً نسبت جزو در آخر نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

شیخ الامام ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلبی از فحول علماء احناف است  
اولاً شرح کبیر نوشتہ وغیۃ المستملی نامش کرد چون دید کہ باعث طوالت  
متبدین از نفع قاصر میمانند شرح مطول را مختصر نمود و این همان مختصر است  
کہ خود شارح مشار الیہ کرده و در ۵۶۱ امام فروریہان گذران را خیر باد گفت  
ابتدای کتاب۔

وبہ المستعان و علیہ التکلان الحمد للہ الذی جعل العبادۃ منفعة السعاده  
و مطبع الیادہ

مجموعہ رسالہ ہائے جعفر نام جامع نیست نسخہ بخط نسخ اگرچہ در زبان  
فارسی است بر کاغذ خالی بجدول کشگرف خیلی خوب است تخمیناً سی جزو  
تقطیع متوسط۔

عبارت ابتدای رسالہ اول این است۔

بدانکہ قاعدہ در علم جعفریست کہ اول سوال بلنظ عربی یا عجمی یا ہر لفظیکہ  
خواہندی نویسند و بعد از ان حروف را مقطع می نویسند۔

مرقات۔ بخط نسخ بہ تقطیع مختلف تخمیناً یکصد و پنجاہ جزو مرتب  
بچهار مجلد شرح مشکوٰۃ المصابیح از امام علی بن سلطان محمد المدعو بالفارسی است

ترجمہ ملا سے فرور تحت موضوعات حدیث گذشت۔

ابتدای خطبہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم رب زونی علمایا  
کریم الحمد للہ الذی فتیح قلوب العلماء بمفاتیح الایمان وشرح صدور العرفا  
بمفاتیح الایمان۔

میرزا ہدایت شرح مواقف نسخہ قدیم۔ بخط نستعلیق صحیح  
سنہ کتابت و نام کاتب نیست تخمیناً پانزودہ جزو۔

میر محمد زاید ابن قاضی محمد اسلم کہ از شیوخ ملا علی قاری ست و استاد  
جہانگیر بادشاہ بود اصل ایشان از ہرات ست میر میرور در ہندوستان  
متولد شد و نشو و نما یافت از پدر خود و ہم از دیگر علماء ہند تحصیل علوم  
منو و ذہن ثاقب و راستی صاحب داشت علم بلند نامی و رسیدن تحقیق  
افراشته و کوس ملک الکلامی و در فصاحت و تزیین نواختہ بحضور شاہجہان  
بادشاہ شرف باریافت و از حصول منصبی ممتاز گشت باہ رمضان سنہ ۱۰۷۰ بوقائع  
نگاری کابل مامور شد و دیر گاہ بر این خدمت بود و در عہد عالم گیر ہم بدست  
برہان روشش ماند بعد ازین خود را بار دوی عالمگیری رسانید و در سنہ  
مختصب عسکر شاہی گردید از عالمگیر استمداد صدارت کابل کرد و از حضور شاہ  
مقصود خود یافت و بکابل باز گشت و علاوہ انجام خدمت مفوضہ ہم در تدریس  
طلبہ و ہم در تفسیر تصانیف مشغول شد تا اینکہ در عمر ہفتاد و ساکنی در سنہ ۱۱۲۱  
رحلت آخرت بر نسبت۔

ایضاً نسخہ ثانی بخط تعلق بر کاغذ خان بالیغ خوشخط بسیار پاکیزہ مجددول  
بجدول طلائی ولوح طلائی خوش تقطیع۔

تولہ کتاب لاول فی المکنات الخ۔

مطول۔ بخط نسخ بسیار محشی در ۲۲۱ کتب شدہ کاتب در آخر کتاب  
می نوید اسامی حواشی کتب کہ از انہا بر این کتاب حاشیہ نوشتہ۔

چندی را بی و روی۔ صراح۔ شیخ الاسلام۔ سید شرف  
عبدالحکم۔ شرح مطالع۔ حاشیہ خطاکی۔ شرح مفتاح  
اطول۔ شرح آیات مطول۔ این نسخہ در صحت و محشی

عظیم المثال است تخمیناً پنجاہ جزو ترجمہ ملا سعد الدین تقنازانی تحت شرح مقاصد  
بحرف شین گذشت بر تخلص مفتاح سکاکی علامہ مزبور و شرح نوشت  
یکی مبسوط و دیگری وجیز اول را مطول و ثانی را مختصر نام کرد۔

ایضاً نسخہ ثانی معری از آخر ورقی کم شدہ۔

ایضاً نسخہ ثالث بخط عرب در ۱۰۹۶ کتب شدہ۔

ابتدای کتاب۔

الحمد للہ مفتوح کتابہ بعد التیمن بالتسمیۃ الخ۔

مجموعہ رسائل و تصوف۔ بخط تعلق بجدول طلائی

خوش تقطیع لطیف و پاکیزہ تخمیناً پنجاہ و سہ جزو مجموعہ پانزودہ رسالہ است  
بعضی رسائل از بابا افضل الدین محمد کاشی است و بعضی از حضرت خواجہ محمد  
خواجہ افضل الدین کاشی از مشاہیر اکابر محتاج بتوصیف نیست خواجہ نصیر الدین

طوسی همشیرزاده وی بوده علی قلی خان والہ در تذکرہ خود گوید کہ خواجہ  
افضل الدین از پیشوایان صوفیہ در ہمایان این فرقہ علیا است جز این  
فارسی رباعیات ہم دارد او حدی گوید کہ کتب نبأ پانصد رباعی بنظر من رسید  
تاریخ وفات خواجہ یافت شد مگر از تعلق خواجہ فیض الدین طوسی میتوان گفت  
کہ خواجہ از اعیان قرن سابع است۔

حضرت محمد و ہمدار ہم از اکابر متصوفین است در قرن تاسع  
بود۔

مجموعہ مثنویات فرید الدین عطار۔ بخط نسخ بر کاغذ  
حنامی در ۱۹۱۹ء از قلم محمد حاجی مکتوب شدہ مثنوی منطلق الطیر در ابتدا سے  
این نسخہ نوشتہ مگر از دست برد زمانہ چند اوراق اول از دست رفتہ  
مثنوی دوم اشتر نامہ ابتدای مثنوی این است۔

ابتدای نامیے لایزال۔ صانع اشیا و ابداع جمال  
یک مثنوی دیگر بر حاشیہ این کتاب است ظاہر آغازش  
بر باد رفتہ مثنوی دیگر کہ درین مجموعہ بالاسیاب است نام ندارد  
اولش اینست۔

نام آنکہ جانرا نور وین داد۔ خدا را در خدا دانی یقین داد  
ترجمہ شیخ فرید الدین عطار تحت تذکرہ الاولیاء گذشت از شیخ منزبور  
مثنویات بسیار است۔

مکاشفات رضوی۔ بخط نستعلیق با یقین بر جدول شکر ف

ولوح طلائی شرح مختصر فتاویٰ مولوی روم است تخمیناً سنی اجزوا باشد نام کتاب  
 و سنہ کتابت نیست مگر بصورت ظاہر نسخہ قدیم است  
 سید محمد رضا از اہل مذاہبت معاصر سید عبدالفتاح کہ ذکر اشیان گذشت  
 بودہ در خطبہ کتاب خود گوید ارادت بندہ بدامن ارشاد حضرت امام رضا علیہ السلام  
 مستحکم است این نسخہ را بمکاشفات رضوی موسوم گردانیدم شرح مختصر است  
 مگر آنچه نوشتہ خیلی خوب است در تالیف این شرح در میان یکہزار و ہشتاد  
 و چہار ہجری پرداخت تاریخ وفات شارح از نظم نہ گذشتہ۔  
 ابتدای خطبہ

ہر حمدی سزاوار آفریدگار جہان و جہانیان است الخ۔  
 مجموعۃ الاوراد والادعیہ۔ چہا پہ قسطنطنیہ صمانہ اللہ عن الآفات والبلیات  
 چہا پہ خوشنما و صحیح۔

قصیدہ بردہ و بانس سعاد و دیگر ادعیہ دار و چہار جزو۔  
 میزان شعرانی۔ نسخہ لطیف بخط شتعلیق مجددی تخمیناً پانجاہ  
 جزو نام کتاب و سنہ کتابت نیست میزان کتابت مشہور در مصر چہا پہ  
 ہم شدہ تطبیق مذاہب اربعہ اہل سنت کردہ  
 ترجمہ شیخ عبدالوہاب شعرانی تحت کتاب الیواقیت و الجواہر و حرف  
 الکاف گذشت۔  
 خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی جعل الشریعۃ المظہرۃ کبراً متفرعاً منہ جامعاً کبار العلوم



النافع الخ۔

مثنوی ہدایت و بشارت بخط نستعلیق بمقدار دو جزو مختصر است  
 و راقصوف شیخ شرف الدین پانی پتی المشہور بہ شرف بوعلی قلندر رحمتہ اللہ  
 علیہ در اوائل عمر تحصیل علم نمود و طریق مجاہدت و ریاضت می پیمود و آخر الامر  
 مجذوب گشت کتاب او در آب انداخت و خود را از تکلیفات شرعی میرکے  
 ساخت گویند کہ بخواجه قطب الدین بختیار کاکی ارادت داشت و بعضی برین  
 رفتہ کہ بہ شیخ نظام الدین اولیا۔ شیخ عبدالحق فرماید کہ ازین ہر دو روایت  
 یکی ہم بصحت نرسیدہ رسائل و در معارف و حقائق و توحید و مکتوبات دارد  
 شیخ بقول صاحب سیر الاقطاب و مذکرہ العاشقین تاریخ سینہ دوم  
 شہر رمضان المبارک ۱۲۴۲ ھ صدای انا للہ وانا الیہ راجعون شنید۔

ابتداء خطبہ۔ ۵

مرجا ای بسبل باغ کہن بہ از گل رعنا بگو با سخن  
 مناقب و مثنوی۔ نسخہ نستعلیق شکست آمیز صاف بجدول  
 شگرف در ۱۸۰۸ از قلم سید محمد اشرف قلمی شد تخمیناً چہل جزو۔  
 میر محمد صالح الحسینی الترمذی المتخلص بکشفی ابن میر عبداللہ الحسینی الملقب  
 بہ مشکین قلم المتخلص بوصفی۔

میر نور تلمیذ پدر خود میر عبداللہ ترمذی در تصوف بہرہ کامل داشت و در  
 ۱۲۴۵ ھ در اجمیر فوت شد بعد وفات پدر خود میر محمد صالح بہ تسوید و تہیض  
 مناقب پرداخت درین کتاب بیشتر سند از احادیث گرفتہ و اقوال اکابر

علمائے اہل سنت داخل کتاب ساخت تاریخ وفات کشفی ازین قطعہ ظاہر  
میرضالح کہ اہل عسرفان بود \* صاحب کشف رازیزوان بود  
عقل تاریخ این ستودہ نژاد \* گفت کشفی بجلد آب بداد  
ابتداء خطبہ کتاب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان اللہ العلی العظیم۔  
چند اوند اعطاکن نشہ ذوق \* کہ آفت ازم بنامت نامہ شوق الخ  
مختصر دوری۔ بخط نسخ محشی اور قی حیند از آخر جدیدست مگر  
این نسخہ بسیار قدیم می نماید تخمیناً است و پنج جزو کلان و رفقہ خفیت  
امام ابی الحسن احمد بن محمد بن احمد القدوری البغدادی الحنفی فقیہ از ابی عبد اللہ  
الفقیہ محمد بن یحیی البحر جانی آموخت صاحب فوائد البہیہ گوید کہ کان ثقتہ صدقہ  
ور زمان وی فقاہت تنفیہ با وی منتهی گشت شرح مختصر کرنی و کتاب التجرید  
ہم از تصانیف او است در بغداد و در سلسلہ عالم جاودانی رحلت منہ بود  
صاحب کشف الطنون نسبت مختصر قدوری در کتاب خود گوید کہ متن  
متین و معتبر و متداول در میان اعیانست و شہرت کتاب چند است  
کہ از بیان مستغنیست صاحب مصباح النوار الاوعیہ فرماید کہ نژاد احناف  
قرات کتاب قدوری باعث خیر و برکت و دافع و باست و گویند کہ اگر  
ختم قدوری نژاد و صاحب کنند و بر وقت ختم زمانے کینند  
خواستندہ بدولت برسد۔  
ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمين والعاقة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله  
 واصحابه اجمعين قال الشيخ الامام ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد البغدادي  
 القدوري رحمه الله الخ -

سند امام اعظم - بخط نسخ بر کاغذ حنائی تخمیس نامہ بنت  
 جزو در سنہ خمس و الف مکتوب شدہ نسخہ صحیح و معرب است -  
 سراج الایمہ و کاشف النعمہ امام اعظم امام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت الکوفی  
 صوفی نے بی بی محمد بن ثعلبہ در سنہ ۸۰ و لاوت امام است حضرت انس رضی اللہ عنہ را دید  
 و صباغ مالکی گوید کہ سماعت حدیث از امام جعفر صادق علیہ السلام منہ مرو  
 و امام یافعی گوید کہ از عطا بن رباح و دیگران کہ در طبقہ عطا بودند روایت  
 کرده فقط بہت از حماد بن ابی سلیمان آموخت الفاظ امام یافعی نسبت امام  
 ابو حنیفہ این است کان من الاذکیاء جامعین الفقہ والعبادت والورع  
 والنساج و ظیفہ کہ برای وی رضی اللہ عنہ معین می گردید قبول نکرد و او را  
 از حاصل ریاضت خود میسگرد امام شافعی فرمود کہ الناس فی الفقہ عیال ابی حنیفہ  
 یزید بن ہارون می گفت از امام ابو حنیفہ زاید تر و عاقل تر و بگری ندیدم شب  
 زند در دو چہ شب در تضرع و عبادت می گذرانید گویند کہ منصور  
 عباسی بہت اعانت ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن علیہ السلام امام  
 مزبور را مسہوم ساخت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ را در بصرہ و حضرت  
 عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ و حضرت سہیل بن سعد السعیدی رضی اللہ عنہ را  
 در مدینہ و حضرت ابو الطفیل عامر بن وایلہ رضی اللہ عنہ را در مکہ کہ ہلکی ایشان

از صحابہ رسول افذ صلعم بودند و ریافت خطیب بغدادوی و تاریخ خود روایت  
 ملاقات امام ابی حنیفہ با حضرت انس رضی اللہ عنہما نوشتہ امام مزبور از بسیاری منبع  
 تابعین سماعت حدیث منسوخ و از امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما ابن مبارک و وکیع  
 بن الجراح و القاضی ابی یوسف و محمد بن الحسن الشیبانی و غیرہ روایت  
 کرده اند۔

ابو جعفر منصور امام مزبور را از کوفہ بہ بغداد آورد و خواست کہ امر قضا بوسے  
 تفویض کند امام ابی کریم و علف کرد کہ ہرگز قبول نکند پس ابو جعفر از مجلس امام  
 کرد بعد از بن یزید بن عمار الغزالی امیر العراقین خواست کہ امام قضا کوفہ قبول کند  
 چون امام انکار از امر امیر کرد تا وہ روز متوالی امام را دو تا زیانہ می زدند مگر سوسے  
 نداد۔ امر قضا را باین شد و ہم بر ذمت خود نہ کرد چون امام خیل باین قصہ را می گفت  
 گریہ می کرد صاحب منظر الانسان گوید کہ امام چهل سال بوضو و عشاء نماز فجر گذارد و در  
 یک رکعت ختم قرآن می کرد چون وفات یافت ہفت ہزار ختم قرآن کرد  
 صاحب منظر الانسان نیز گوید کہ فضائل امام را حصہ و عدت بعضی اہلبیان نقلت  
 معرفت عربیت نسبت با امام کنند حالانکہ وی ادیب کامل بود۔

در ششم ہجری در بغداد بنیم بہشت پیوست و در زمان وفات خود در مجلس  
 بود کہ مسموم شد این مسند بروایت حصکفیت۔  
 ابتداء خطبہ۔

الحمد لله الذي شرع لنا ديننا و ما اودانا اليه صراطا مستقيما الحج۔  
 مصباح الناس بين المعقول والمتشهور في شرح



مفتاح الغیب الجمع والوجود بخط نسخ میج روز سه شنبه  
 ۱۳ اسفند ماه ربيع الاول ۱۲۵۵ هـ بقلم شیخ نورالدین الوفای بن المرحوم الشیخ احمد  
 بن المرحوم الشیخ نورالدین الوفای الازهری مکتوب شده تخمیساً نسبت  
 بسزوکلان۔

مفتاح الغیب متن است از شیخ ابوالمعالی محمد ابن اسحاق بن محمد بن علی بن  
 یوسف القونوی الملقب بالصدر الملمتة والحق والحقیقت والدین۔  
 جامع علوم ظاہری و باطنی و عقلی و نقلی است باخواجه نصیرالدین طوسی مناظر است  
 داشت و پنجم مولانا قطب الدین شیرازی صاحب درة التاج سماعت  
 حدیث از وی کرده جامع الاصول که در حدیث کتاب ضخیم است از دست  
 خود نقل برداشته حضور شیخ خوانند و برین علامه را ناز بود شیخ مومند الدین  
 جندس و مولانا شمس الدین ابوبکی و شیخ فخر الدین عراقی و شیخ  
 سعید الدین فرغانی و غیر ایشان دیگر اکابر و تربیت وی بوده اند و فیض  
 صحبت بسیار ایشان یافته اند شیخ مزبور با شیخ سعید الدین حموی بسیار  
 صحبت داشته شیخ را تصنیفات بسیار است از جمله تفسیر فارح و نصوص  
 و شرح حدیث و نفحات الہیہ و غیر ذلک۔ ملاحظی منیر باید که هر کس  
 که می خواهد بر کمال شیخ ورین طریقہ اطلاع یابد باید که کتاب نفحات  
 لیسیر را مطالعه کند مولانا جلال الدین بومی با شیخ بسیار اختصاص و صحبت  
 بهجت داشت شیخ شرف الدین قونوی هم از مریدان شیخ است  
 که نصوص را شرح نوشت شیخ در ۶۳۳ ششصد و هفتاد و سه



بحق وصل متواصل گشت۔

مفتاح الانس شرح مخروج است از شیخ شمس الدین محمد بن حمزة انصاری  
جهت پیر خود مفتاح العیب را این شرح نوشته صاحب کشف الطنون گوید  
شرحاً لطیفاً و ضمنه فی معارف الصوفیه ما لم یسمعه الاذان۔ شارح مشار الیه  
هم از طبقات عالیہ صوفیہ است در ۳۲۸ بیت صدوسی و چهار پنجوا  
کل نفس ذائقة الموت از جهان فانی در گذشت۔

اول خطبہ شرح۔

سبحانک اللهم و محمدک حمداتر تفضیه ذاکم الخ۔

مجمع الصنائع۔ در فن بدیع و عروض بخط نستعلیق در ۵  
جلوس محمد شاهی مکتوب شد۔

شیخ نظام الدین احمد بن محمد صالح صدیقی در عهد شاهجهان بادشاه  
بود و در سنه ۶۰۰ هجری با تمام رسائید و رصنائع و بدایع بزبان فارسی  
این رساله خوبی است۔

استدای خطبہ۔

الحمد لله الذی انعم علینا و هدانا الی الاسلام الخ۔

الضائحات ثانی۔

مکاتبات علامی۔ بخط نستعلیق مجددول برکانغذائی در ۲۶  
مکتوب شده تخمیناً نسبت جزو کلان ترجمہ شیخ ابوالفضل تحت  
اکبرنامه گذشت۔

استدای خطبہ۔

گو ناگون نیایش مرد اور براسر و کہ وجود بشر را الخ۔

مختصر معانی۔ بخط نسخ نسخہ محشی قدیم قریب و دوزخ و از آخر فرست  
نشانی از کاتب و سنہ کتابت نہ مانده شرح المختصر المفتاح سکاکی است

بین الطلبة متداول داخل درس نظامی است در علم معانی و بیان۔

ترجمہ علامہ سعد الدین تفتازانی تحت شرح مقاصد بحرین شین گذشت

استدای خطبہ۔

حمدک یا من شرح صدورنا للمختصر البیان فی الضیاع المعانی الخ۔

مختصر شرح القریب حاشیہ معنی اللیب بخط نسخ

نسخہ قدیم اگرچہ در آخر سنہ کتابت نیست تخمیناً نسبت جرد و بیشتر شواہد

معنی اللیب را شرح کرده ترجمہ مولانا خاتم العلماء و المجتہدین شیخ جلال الدین

سیوطی الشافعی تحت جامع صغیر بحرین جیم گذشت۔

استدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی فتق السن العربیة بالفتوح فکانست تجری

نداک الخ۔

مفتاح الراغب شرح کافیہ ابن حاجب۔ نسخہ بخط عرب

مجدول محشی شرح مختصر نیست تخمیناً پانزودہ جزو۔

علامہ عزالدین بن محمد بن عزالدین ابن صالح بن الحسن الرستنئ در تسوید

و تبیین ابن شریح در تفسیر پر و اختہ از علامہ قرن حادی عشر است

ابتداء کے کتاب۔

ان النحولہ حقیقتان لغویۃ واصطلاحیۃ الخ۔

مجموعہ ورفن حساب۔ نخطوط مختلف بطور بیاض است این مجموعہ مشتمل است بر خلاصۃ الحساب ویک رسالہ مساحت ویک رسالہ لمہمہ المرویہ عن اسکندر ذوالقرنین۔ خلاصۃ الحساب از شیخ بہائی است کہ ترجمہ ایشان گذشت و این رسالہ مساحت از کد امی اعیان عہد سلطان اولیس است نام مولف داخل کتاب نیست و رسالہ مرویہ و زبان یونانی بود نام مترجم نیست۔

ابتداء کے رسالہ مرویہ عن شہور الرومیہ بلسان تلین یوم او اسمع فیہ الوعد کثیر فیہ۔

ابتداء کے رسالہ مساحت سپاس بقیاس شمار بارگاہیکہ فرسش کن بسر انگشت اکا و ابداع این فرسش مسدس فرمود۔

میسر بر قطبی۔ بخط نسخ محشی از آخر ورقی رفتہ و منطلق۔ ترجمہ سید شریف تحت شرح مفتاح و ترجمہ قطب الدین رازی تحت محاکمات مذکور است۔

ابتداء ہی خطبہ۔

قولہ ورتبہ علی مقدمہ وثلث مقالات الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بخط نستعلیق نسخہ پاکیزہ و محشی تخمیناً دو از دو جزو۔  
ایضاً نسخہ ثالث۔ بخط باقر تخمیناً ہشت جزو۔

مصباح - بجز نستعلیق در نحو نسخه محشی اصح تخمیناً چهار جزو -  
 ترجمه ادیب ابوالفتح ناصر بن ابی المکارم عبدالسید بن علی المرطری  
 بحرف الف تحت ایضاح گذشت -  
 ابتدای خطبه -

اما بعد حمد لله ذی الانعام عاقل النحو فی الکلام کالملمح فی الطعام الخ -  
 مسائل الصافیة فی تحقیق معالقات الشافیة - نسخه بخط عرب  
 نظا هر کینه بسیار محشی تخمیناً ثابت جزو ذکر این شرح شافیة در کشف الظنون  
 نه یافتیم نام شارح داخل کتاب نیست مگر بر ورق اول کتاب نام مصنف محمد طیف  
 نوشته و چونکه کلامی خطبه نیست نسبت نام مصنف هم وثوق نیست -  
 ابتدای خطبه کتاب -

اعلم انها قد حرت عادة کثیر من العلماء و الفوا کتابا فی فن من فنون العلم  
 ان تقدّموا علی الشروع الخ -

مفتاح الحساب - نسخه بجز نستعلیق مع جمع اشکال و راخر  
 نام کاتب و سنه کتابت نیست تخمیناً پانزده جزو - مولانا غیاث الدین  
 جمشید ابن مسعود ابن محمود الطیب الکاشی در عهد سلطان مرزا النعمان بیگ گورکان بود  
 در علم هلیت و ریاضی و فن نجوم عدیل و نظیر نه داشت و متیکه مرزا النعمان بیگ  
 رصدی ساخت وی باتفاق مولانا معین الدین و مولانا صلاح الدین موسی  
 که مشهور است بقاضی زاده رومی و شرح چمنی از دست به مشیت آن  
 مهمی پرداخت مولانا جمشید از علمای مترن تاسع است -

ابتدای کتاب -

الحمد لله الذي توحد بابداع الاحاد وتفرد بتأليف صوف الاعداد والرخ -

ايضا نسخ ثانی - بشیر بلا اشکال است -

مستطرف - بخط عرب در دو مجلد جلد اول بتقطع خود - و جلد دوم

به تقطیع کلان تمثیلاً هر دو مجلد شصت جزو شیخ محمد بن احمد الخطیب الشیبی

در جمیع فنون چه معقول و چه منقول دست نرسی کامل داشت کتاب در

که مشتمل است بر بیشتر فنون دال بر کمال قابلیت اوست - و این کتاب

محتوی است بر هشتاد و چهار باب ماخذ مستطرف ربیع الابرار ز محشری است

و در وی ماورای ربیع الابرار انتخاب از دیگر کتب مفیده هم حاصل

کرده در فن محاضرات است شیخ مزبور در عشره اول قرن تاسع سفر آخرت

کرد -

ابتداء خطبه -

الحمد لله الملك العظيم العلي الكبري الغني الحميد اللطيف الخبير الخ -

مدار الافاضل - بخط نستعلیق با بقره هفت ورق اول و یک

جزو آخر جدید است بقیه نسخه قدیم تمثیلاً چهل جزو خوش تقطیع ملا الهی و اولی

به فیضی ابن ملا علی شیر مرندی مؤلف و جامع این لغت و در عهد اکبر بادشاه

بود در نسخه از تألیف این لغت فارغ شد و قطعه تاریخ احوال تمام کتاب

خود نوشت که درج ذیل است - قطعه -

چو این نامه را خامه تیز زود ••• پایان رساند از هر خستام



فی سال تاریخ او از منشا به شد و گفت فیضی بگو فیض علم  
 مولف منور از اعیان قرن حاوی عشر است -  
 ابتدای خطبه کتاب -

ای نام تو در هر زمانی دگر است \* در هر دینی کام و بیانی دگر است  
 نام تو مدار عالم آمد... الحق \* زان نام ترا نام و نشانی دگر است  
**مطالع الانظار شرح طوابع الانوار** - نسخه قدیم محشی در دست  
 مکتوب شده نام کاتب با خوان شده تخمیناً نسبت جزو طوابع الانوار  
 مختصر است در علم کلام از قاضی عبدالرحمن بن عمر البیضاوی که ترجمه و سه  
 تحت تفسیر وی بجز (الف) گذشت -

علامه ابوالثنا محمود بن عبدالرحمن بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن علی الملقب  
 به شمس الدین اصفهانی در اصفهان در ۹۲۴ هجری ولادت یافت و در تبریز  
 تحصیل علوم نمود در ۹۲۵ هجری بدمشق رفت و آنجا در تدریس و تعلیم طلب  
 پرداخت و در ۹۳۲ هجری بمصر شتافت اسنادی گوید کان ابابار غانی العقلمانی  
 حارفاً بالاصولین فقیهاً صحیح الاعتقاد تصانیف معتبره دارد و صفدی بسیار  
 معرفت اوست در ۹۴۹ هجری بدرجه شهادت فائز گشت و در قرافه مدفون  
 شد صاحب کشف الظنون گوید که شرح اصفهانی شرح نافع است  
 و بین الطلبة مستداول -

ابتدای کتاب -

قال الحمد لمن وحی وجوده الخ -

اقول ضمن ہذہ الخطبہ لعظیم مطالب۔

مخزن الاثنا عشر۔ بخط استعین محمد اول بر کاغذ خالی تاریخ اتمام کتاب ازین قطعہ پیدا است۔

شکر اللہ کہ بامت تمام رسید \* این کتاب از کرم سبحانی  
چون بجلی سلم غالب بار \* گشت تاریخ عبید زشتانی  
سال روز و مہرہ اتمام نوشت \* بہ چہارم ز جادوی الشاہ نے  
و این نسخہ در لاہور بخط آہ بخش لاہوری در ۱۲۸۰ ہجری مکتوب شدہ  
در فن اثنا عشر مثل بر یک عنوان و ۱۲ صفحہ و یک خانہ بنا بر فرمائش  
امیر نظام الدین علی شیر بہ این تالیف پرداخت ترجمہ ملاحین و اعطای  
بہ حرف تا تحت تفسیر حسینی گذشت۔  
ابتدای خطبہ۔

سرمد خداوند سدا تم نخت \* تا شود این نامہ بنا مش در دست  
نامہ گردون کہ بہ تہ پیراوست \* یک رقم از خانہ تصویراوست  
مطالب رشیدیہ۔ چہاں در ۱۲۸۰ ہجری بہ مطبعہ منشی نو لکھنؤ  
چہاں شدہ فداجسن خان مرحوم کا کووی این نسخہ بوالدم مرحوم ہدیہ کردند۔  
حضرت شاہ تراب علی ابن حضرت شاہ محمد کاظم قلندری علوی از محندوم  
زاوگان قصبہ کا کوری من مضافات لکھنؤ بود۔ کا کوری جابی مردم خیر است  
حضرت شاہ فرہور خرقہ از پدر بزرگوار خود پوشیدہ و بعد از رحلت و من  
رحمۃ اللہ علیہ در ۱۲۲۱ ہجری منکین سجاوہ آبائی خود شد۔ این تالیف

در تصوف و تهذیب اخلاق حسب الالتماس مجدد رشید الدین خان لیلک  
 کثیراً و موسوم به مطالب رشیدیہ کرد۔ حضرت شاہ مشائرا الیہ از علوم ظاہری  
 ہم بہرہ کافی داشتند۔ گاہ گاہ طبع سخن سنج ایشان رجوع بشعر ہم میکرد و ویوں  
 در فارسی و ہم در ریختہ اردو بوجود است۔ در ۱۲۵۰ ہجری از تسوید این تالیف  
 فارغ شد۔ از ارباب تصوف قرن ثالث عشر دیگران کمتر باشند کہ ہم پادشاہ  
 مزبور شوند در ۱۲۵۰ ہجری در قصبہ کاکوری صدای انا للہ وانا الیہ راجعون  
 شنید و در ہمان قصبہ خوابید عمر طویل یافت بسن نو و شش سالگی  
 ازین عالم رفت۔  
 ابتداء خطبہ۔

سزاوار جمیع محامد خدائی است کہ غیر او بحقیقت معبودی و موجودی  
 نیست۔

مسیبندی۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ بخط نستعلیق نسخہ منشی اصح تاریخ ۲ شہر  
 محرم ۱۳۲۲ ہجری مکتوب شد۔ سید عباد اللہ بن سید فیض اللہ و صاحب  
 کتابت نمود ہدایۃ الحکمۃ از شیخ اشیر الدین عمر والا بہری است وی از اکابر  
 علمای شہر نایب بود قبل از استیلائی ہلاکو خان بر بغداد و در مصاحبت  
 سیدان شاہ کہ از ارکان دولت خلیفہ مستعصر باند بود اوقات بسری بود  
 علوم عقلی خوب میدانست و در علم ادب ہم ید طولی داشت گویند کہ شیخ  
 از قاضی ہدان کہ ملقب بہ مجدد الدین بود بچند قلموہ در ہجو او نوشت و پیش  
 وی فرستاد قاضی کہ مرد متقی بود قلموہ را ناپسندیدہ چہل نوبت معورہ

العام خواند تاریخ وفات شیخ به قنقیج یافت شد گرفت وی در سن ۶۶۰ یا ۶۷۰  
متبل واقع شد ترجمه ملا حسین بن معین میندی تحت شرح دیوان جناب  
امیر بخت شین گذشت۔

اوله۔

الهدایة امر من لدیه وکل شیء یعود الیه۔

**منہل صافی فی شرح الوافی۔** بخط نسخ بر کاغذ کشمیری نسخہ  
عمده در سن ۱۲۰۰ هجری برابر مولوی کلیم اللہ ساکن میرٹھ بخط مبارک علی حشری  
مکتوب شدہ تخمیناً پہل جزو۔

وافی در نحو متن مختصر نسبت از محمد بن عثمان بن عمر البلخی کہ جهت امین الدین بن  
بن حسین بن علی الحسینی تصنیف کرده دیگر حالات مصنف اطلاع نشد۔  
شرح وافی از امام محمد بن ابی بکر الدایمی است و وی از اکابر علماء نحو است  
در اثنای سیاحت خود رجوع بہ ہند نمود و در گجرات افتاد مروان آن  
شہر را ماکل بہ مطالعہ وافی دید پس بنا بر امر شہاب الدین احمد  
والی گجرات بہ تحریر این شرح پرداخت و در سن ۸۲۸ ھ علم سفر آنست  
افراخت۔

ابتدای کتاب۔

الحمد للہ علی صانہ الوافی کل جمیل وانعامہ الکافی لمن توجہ الی  
نحوہ بکل خیر جزیل الخ۔

مختصر معینہ۔ بخط نستعلیق تخمیناً پیچہ جزو و این نسخہ مشتمل است

بر سیدہ منافع و حکمت و فلسفہ از تصانیف مولانا عمار الدین ابو علی قوشچی  
 و خدا اللہ المستوفی و محقق طوسی اقتباس کرده این مختصر مفید ترقیب و ادوہ ہووے  
 محمد اسلم پنڈوی جامع این مختصر مفید از مشاییر علمائے بنگالہ بود از شاگردان  
 مولوی عبدالعلی بحر العلوم است و در آخر کتاب خود می فرماید این مختصر مفید  
 با تمام رسید و مقصود قلبی بحصول انجامید چون سال و ماہ منجم برود و ماہ و آفتاب  
 است و لفظ غزہ بہ معنی ماہ روشن و خورشید عالم تاب ہست تاریخ  
 این تالیف در "غزہ" یافتہ۔ قطعہ ۵۔

اللہ الحمد بعد جدیدی \* این رسالہ قبول دلہا شد  
 چون عنان یافت بہر تارکش \* سال اتمام او بہ غزہ شد  
 مولوی از اعیان قرن ثالث عشر است۔

مُغْنِي اللَّيْبِ عَنِ الْاَعَارِيْبِ - نسخہ بخط نسخ  
 در شہادہ مکتوب شدہ یک جزو اول بخط جدید است۔

شیخ جمال الدین ابی محمد عبدالقدیر بن یوسف المعروف بہ ابن ہشام  
 امام نحو است اوستادی اورا در نحو مسلم داشتند خالد بن عبداللہ الازہری  
 در کتاب خود مسمی بہ تصریح بہ اوستادی او موقوف است چنانچہ خود  
 فرماید کہ ابن ہشام را در خواب دیدم و وی فرمود کہ توضیح الفیہ  
 ما را شرحی بنویس پس حسب اجازت وی توضیح را شرح نوشتم  
 و مسمی بہ تصریح گردانیدم در ۲۹۹ شرحہ در تحقیق اعراب شیخ منکر کہ کتابے  
 نوشت و از کہ معظمہ بہ مسر رفت و چون از مصر کرم مراجعت نمود در ۲۵۹



تالیف معنی اللیب پرواغت و در ۶۲۰ هجری بسوس جنت شتانت  
استبدای خطبه کتاب۔

قال سیدنا و مولانا الشیخ الامام العالم العلامة جمال الدین بن رحمة الطالبین  
ابو محمد عبد الله بن یوسف بن هشام الانصاری قدس الله روحه و نور ضریح  
اما بعد حمد الله على افضاله و الصلوة و السلام على سیدنا محمد و آله الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ صحیح خوشخط در ۱۰۰۰ مکتوب شد۔

مکتوبات صد می۔ نسخہ صاف نستعلیق خوشنما با شارت

جناب والد مرحوم در ۱۲۶۱ هجری مکتوب شد تخمیناً شصت جزو باشد شیخ  
الشیوخ قدوة الکاملین زبدة العارفين شیخ شرف الدین بن حضرت سید

المنیری از غایت شهرت مستغنی عن الاوصاف است مزار پر انوارش

در قصبه بہار مطاف بہر وضع و شریف است سالہا در قصبہ راجکیر ریاضات

اشتغال داشت از علوم ظاہری ہم کیفیتی وافر داشت معدن المعانی

و شرح آداب المریدین از تصانیف شیخ مزبور است حضرت شیخ ابو

وید شیخ نظام الدین اولیا بدلی رسید مگر چونکہ قبل درود شیخ حضرت

سلطان المشایخ ریاض رضوان خرامیدہ بود حضرت مشارالیه بخدمت شیخ

نجیب الدین فرودوسی رفت شیخ محقق دہلوی فرماید کہ چون بحضور شیخ

نجیب الدین رسید وی رحمتہ اللہ علیہ فرمود کہ درویش سالہا است کہ

کہ منتظر نشستم امانتی دارو کہ بتو سپردنی است حضرت شیخ مرید وی شد

و نعمتیکہ برای او بناوہ بود گرفت شیخ عبدالحق میفرماید کہ ہنگام مرگت

خود چند سال در بیابانی که در راهِ اگره و دلی واقع است توقفی واقع شد باخبار  
متواتر بوضوح پیوسته که حضرت شیخ در جنگل بهیبه که در مصافحات قصبه  
آره واقع است تا عرصه قیام داشت بکن که چنانکه شیخ نوشته در بیابانی  
هم بوده باشد در ۸۲ بجق و اصل متواتر گشت پر شرف تاریخ وفات او  
ابتدای خطبه -

سپاس بی پایان و ستایش فراوان مر حضرت پاک خداوندی را که دل‌های  
عارفان را با نور مشایده جمال با کمال و مگاشغه جمال لایزال آراسته -  
مکتوب صد و یک بخط تعلیق نسخه قدیم نام کاتب و سنه کتابت  
ندار و شفقت جزواست این مجموعه مکتوبات غیبی مکتوبات صدی است  
درین نسخه خطبه نیست -

ابتدای مکتوب اول -

در راه دین و درستی یقین بر آورم اغزش شیخ عمر و ساکن قصبه اکلی و عاوسلا  
از کاتب حروف مطالعه فرماید الخ -

ترجمه شیخ شرف الدین رحمه الله بالاکذشت -

مفتاح العکوم - بخط شیخ نسخه محشی که در ۸۰۸ مکتوب شده  
بعضی وراق نسخه بوسیده شد قسم ثالث است -

امام یوسف بن محمد ابو یعقوب سراج الدین الخوارزمی السکاکی علوم از سدید  
بن محمد البیاطلی و از محمود بن عبید الله بن ساعد المرزوی آموخت و علم کلام از مختار  
بن محمود الزاهدی کسب کرد صاحب فوائد البهیه گوید کان السکاکی تجرأ

فی النحو والتقریف والبیان والعروض والشعر وله مشارکة تامرة فی کل العلوم  
 مصطفی بن محمد البتانی در حاشیہ شرح تلخیص گوید کان السکاکی عالمنا  
 محققا فی فنون الغریبه وعلوم العجیبه من ذالک علم تنجیر الجبن ووعوه الکواکب  
 وفرن الطلسمات والسحر والیسما وعلوم خواص الارض واجرام السماویة۔ امام  
 مزبور در زمان چغتائی خان سپهرچنگیز خان بوده چون چغتائی خان آوازہ  
 علم وفضل امام مزبور شنید او را پیش خود طلبید و طلبش خویش گردانید  
 وی عزائب اشبار پادشاه می نمود و آن موجب مزید اعزاز و احترامش  
 میگردد گویند که سکاکی در دربار چغتائی خان شسته بود و کلنگ چند در هوا پلان بنظر چغتائی خان آمد و می آید  
 که تیر و کمان راست کرده شکار کند سکاکی گفت که پادشاه کدام ازین می خواهد پادشاه  
 آخر و اول و اوسط را نشان داد سکاکی خطی مدور بر زمین کشید و افسونی  
 خوانده از انگشت اشاره کرد و فی الحال هر سه کلنگ بر زمین افتاد و در میان  
 امام سکاکی و طلبش عمید که وزیر چغتائی خان بود عداوتی قوی رود او را  
 اول از سبب سکاکی عمید مغزول شد و چون باز بمنصب وزارت رسید  
 و زنی سکاکی شد گویند که سکاکی تنجیر مرغ کرده لشکر آتش و شمع ساز و سلاح  
 آتشین در خرگاه چغتائی خان ظاهر گردانید چغتائی خان از مشاهده این حال  
 متوحش گشت عمید وقت فرصت یافت و بعرض رسانید که سکاکی برای کام  
 امثال این امور قدرت دارد میتوان شد که بهوس سلطنت و سرگردان شود  
 آتشین ترتیب داده بقصد پادشاه شبر و کند چغتائی خان از احوال  
 عمید پریشان خاطر شده امر به حبس سکاکی فرمود و سه سال در زندان بود

تا اینکه قاضی اجل امام مزبور را از زندان مجازی در شش<sup>۲۶</sup> خلاصی و اوسیوطی نسبت سکاکی گوید که در نحو و صرف و معانی و بیان و شعر و عروض امام است و سیکه بر تصنیفات او نظر کنند تبحر و فضل وی میتوان یافت استدائی کتاب۔

القسم الثالث من الكتاب فی علم المعانی و البیان الخ۔

منازل السائرین۔ بخط الشيخ چیری کرم خورده در تصوف بخط نور الدین و عالی و رشکند بکپزار چهل و پنج مکتوب شد تخمیناً چهار صد و کلان شیخ الاسلام حافظ ابواسمعیل عبدالقادر بن محمد بن علی بن محمد بن احمد بن علی بن جعفر بن مت و هو من اولاد ابویوب خالد بن زید الخزرجی بن کلیب بن ثعلبه بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن بخار البدری که بزمانیکه حضرت رسول کریم صلعم از مکہ معظمه هجرت فرموده بدین طایفه تشریف بردند حضرت ابویوب را که از اجداد شیخ الاسلام مزبور است از هماینی خود مشرف فرمود و حضرت شیخ الاسلام خواجه عبدالقادر مزبور را پیر است هم می گویند جد هفتین آنحضرت در بهرات در زمان خلافت خلیفه سوم با خلف بن قیس تشریف آورد منازل السائرین اگرچه در تصوف کتاب مختصری است مگر درجه عالی دارد بسیاری شروع در عربی و فارسی و در فارسی منازل را نوشته اند در شش<sup>۲۸</sup> که چهار صد و هشتاد و یک در بهرات به عالم قدس خرامید۔  
صاحب مجمل فصیحی این شعر در ضمن ترجمه وی نوشته۔



ز چار حرف و فوات آرزو پیشین بون آری و فوات پیر پیرات است شیخ الصالح  
عدوشش که بقاعده ابجد برای او است۔ پس و او را اگر از وفات  
خارج کنی فوات باقی می ماند و بقاعده ابجدی فوات را چهار صد و هشتاد  
و یک است که همین تاریخ وفات اوست منازل السائرین را شریعت  
از شیخ کمال الدین کاشانی که در سنه ۳۱۰ هجری هفتصد و سی و یک تمام شده  
خطبه منازل السائرین۔

الحمد لله الواحد القیوم الصمد اللطیف القریب الذی امر سائر  
العالمین کرامکم الکلم من غمام حکم الخ۔

مجموعه رسائل تصوف۔ بخطوط مختلف تقطیع متوسط تخمیناً  
چهل خبزنو نسخه قدیم است اول شرح رساله جام جهان نما از حضرت  
ابوسعید مبارک میرجلال قادری چشتی خنکسواری این شرح را مهر و ماه  
نام کرده حضرت میرجلال قادری از حضرات اهل تصوف هندوستان  
است بامه ذی قعدہ ۹۲۰ سنه به تشوید این شرح پرداخت حضرت ایشان  
شیخ در عهد عالمگیر بود متن از شیخ وحید الدین است و وی علوی النسب  
است در علوم ظاہری قدرت کامل داشت خلفی کثیر از وی مستفید و  
مستفید شده چون شیخ علی متقی فتوی برقتل شیخ محمد غوث گوالیاری بود  
شیخ محمد زبیر احمد آمد و شیخ علی متقی گفت که شما بکلمات شیخ نرسیده  
اید چنانچه بر فتوای قتل خطای شیخ کشیده و در غنہ ۹۸۰ هجری در احمد آباد  
گوات رخت سفر آخرت بر بست۔



ابتدای شرح۔

حمد عامہ حمیدیرا کہ بہ مثبت احدیت و وحدت و واحدیت موجود و علم و نور و شہود و جلوہ نمود۔

دوم رسالہ در تصوف از شاہ ملوک صدیقی قادری۔

ابتدای کتاب۔

حمد و ثنائے بیغذہ حضرتی را الخ۔

سوم مکتوب شیخ عبدالجلیل صدیقی <sup>پہلے</sup> و <sup>دوم</sup> مکتوب است حضرت شیخ

عبدالجلیل صدیقی معاصر شیخ احمد سرہندی کہ شہور بہ مجدد الف

ثانی است بودہ از لکھنؤ است و از مشاہیر مشایخ عمر بودہ طریقہ اویسی

داشت می نسر بود کہ بلا واسطہ از روح پر فتوح حضرت خواجہ حسن بھری

تر بیت یافته ام از مکتوبات وی مدارج وی میتوان یافت صاحب

شجرہ چشمتہ وفات اور در سنہ ۸۲۳ ہجری یافتہ۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد للہ رب العالمین والقدوۃ علی بنی المرسلین و علی آلہ و اصحابہ

الکاملین بعد ساقول مکتوبات و کتبہا لاجل اصحاب العالمین۔

جز این رسالہ کہ مذکور شد چیزهای دیگر متعلق بہ تصوف داخل مجموعہ

ساختہ کشکولی ترتیب دادہ۔

مذہب۔ رسالہ منقولہ در فن نجوم نام مصنف و نام کاتب و سند

کتابت نیست۔

ابتداء کے کتاب۔

مرد و انا سخن ادا نہ کند ۔ تا بنام حق استدانہ کند  
 ملک لم یزل کریم ندیم ۔ صانع بی بدل حکیم علیم  
 معین سر۔ بخط نستعلیق بہ لوج طلایی نسخہ مجددی در آخر نام کتاب  
 و سزہ کتابت نیست در مہیت بزبان فارسی تخبستانادہ از وہ جسزہ  
 خوش تقطیع ترجمہ خواجہ نصیر الدین طوسی تحت شرح اشارات مذکور شد۔  
 ابتداءی خطبہ کتاب۔

سپاس و ستایش حضرت عزت ذوالجلال را کہ انوار و نائق حکمت  
 اور سرزورہ از ذرات کائنات عالم تابان است۔  
 ایضاً نسخہ ثانی۔

مصطلحات فارسی۔ ناقص الطرفین از حزن نشین  
 تا حرف لام است ہشتاد جزو کلان گمان فقیر نیست کہ این نسخہ  
 یکی از مسودات ہفتگانہ ٹیکچند بہار است کہ اسے اندر من مسودہ کا آخر  
 را انتخاب زورہ نام مصطلحات بہار عم شائع کردہ در مصطلحات کتابی باین  
 سخاست و جامعیت گمان فقیر دیگر در وجود نیست بر حاشیہ این نسخہ  
 جا بجا بخط باریک اسناد از کلام شعر انزورہ اگر تملیہ عبارت ہاشمہ  
 ہم در متن مکتوب می شدہ جزو دیگر برین سخاست می افزود۔  
 مجموعہ نشر۔ بخط نستعلیق مایقار بر کاغذ ہندی تقطیع کلان تخبستانشت  
 جسزہ۔

مجموعه ایست از تراسات زده نام جامع و کاتب و سنه کتابت نیست  
مجموعه خوب است -

ابتدایش اینک -

این نسخه که بچگل ورق بر ورق است و از رشک صفاش گل بزیر عرق است  
گر صد ورق است در گلستان گل را به هر صفحه این هزار گل را ورق است  
مخاض است الا و بار محاورات الشعرا - بخط نسخ جلد ثانی  
در سنه مکتوب شده تخمیناً پانزده جزو -

ابو القاسم حسین بن محمد المصروف - به راعب اصفهانی -  
عبارت آخر کتاب -

أول من اقتبس من الرجال أبو بكر ومن النار خديجة ومن الشاب علي  
و من المؤمنين زيد ومن العبيد بلال رضي الله عنهم جميعين الخ -  
مرايع الغزلان في وصف العلماء - بخط نسخ  
تقطع خرد کاغذ گنده تاریخ ۱۰۸۰ - جمادی الآخر ۸۸۰ هجری مکتوب شده  
قاضی شمس الدین محمد بن حسن بن علی النواجی الشافعی اویب کامل صاحب  
فضائل بود مرايع الغزلان بر قابلیت او بر ما نیست ساطع کتاب خود را  
بر پنج ابواب مبوب کرده -

باب اول - فی الاسماء والالقاب -

و دوم - فی الاجناس و ارباب المناصب -

سوم - فی اصحاب المحرف و الصنائع -

جہا رحم فی صفات الفعلیۃ و فنیہ فصلان الباب الخامس فی صفات الذاتیۃ  
 و فنیہ ثلثہ فصول قاضی مزبور در ۸۵۹ ہجری طومار عمر خود را از مہر اہل مختوم ساخت  
 در میان کتابت این نسخہ و وفات مصنف تفرقہ بست سال است۔  
 ابتدا کے کتاب۔

اما بعد حمد اللہ الذی خلق الانسان فی احسن تقویم و القلوة و السلام علی سیدنا  
 محمد منور بالخلق الحسن و المبعوث فی الخلق العظیم الخ۔  
 مقالہ ابو نصر فارابی۔ نام کاتب و سنہ کتابت نسبت بطور رسالہ  
 است تخمیناً سنہ جزو الجبر السیر و الناقد البصیر امام الحکما افضل المسلمین  
 ابو نصر محمد بن محمد بن ترخان بن اودق فارابی و فلاسفہ بزرگ بود و کسی  
 دیگر بر تبتہ وی نہ رسیدہ شیخ ابو علی سینا از تصانیف و سہ  
 استفادہ ما یافتہ اصل حکیم از تراک است در شہر خود نشو و نمایانست  
 و در طلب علم سیاحت با فرمودہ تا امینکہ بہ بغداد رسید و آنجا بخدمت  
 ابو بشر متی بن یونس حاضر شد و از وی فن منطق آموخت بعد از ان از  
 بغداد بہ حران رفت و آنجا از یوحنا بن خیلان افادہ در منطق یافت  
 باز بہ بغداد رجوع کرد و بہ ملاحظہ تصانیف ارسطاطالیس پرداخت۔ از حکیم  
 ابو نصیر رسیدند علم الناس توہستی یا ارسطاطالیس گفت اگر او را  
 در می یافتہ یکی از اکبر تلامذہ اومی بودم۔ ابو القاسم صاعدی و طبقات  
 حکما گوید کہ حکیم مذکور در تحقیقات و شرح مشکلات و کشف اسرار بر مہر اہل  
 اسلام غالب آمد۔ شیخ العبارت و لطیف الاشارات بود۔ تصانیف

بزرگ دار و القصد از بغداد به دمشق و از دمشق به مصر شتافت و بعد از  
 مصر به دمشق آمد و در مجلس سیف الدوله بن حمدان رفت در مجلس  
 امیر بسیاری علماء و فضلا عصر آنجنون بودند چون حکیم به کسوت اتراک بود امیر  
 فرمود به نشین ابولفر فرمود بجایے من یا بجایے تو امیر گفت بجایے  
 تو حکیم جمله حضار ان راستے کردو به پہلو سے امیر نشست امیر گران  
 خاطر شدہ بہ غلامان خود زبان مخصوص کہ در میان ایشان مروج بود و  
 کسی دیگر نمی دانست گفت این پیر بی ادبی کرد از و چیز باہر پرسم کہ نہ داند  
 این را نصیحت کہن سید۔ ابولفر در همان زبان گفت ای امیر صبر کن  
 کار ما را بہ عاقبت شناسند۔ امیر متعجب شدہ پرسید مگر این زبان سپید  
 گفت بلی و ہفتاد دیگر ہم۔ بعد این متبطل و قال کار بہ مباحثہ افتاد و علماء حاضرین  
 ساکت شدہ راہ خود گرفتند۔ پس سیف الدولہ با حکیم خلوت کرد و پرسید  
 چیز می خوری گفت نہ گفت شراب می خواہی گفت نہ گفت می خواہی کہ  
 چیزے بشنوی گفت آری پس امر بہ حاضر می مغنیان کرد۔ ابولفر  
 عیب ایشان خاطر نشان امیر کرد امیر فرمود کہ درین صنعت ہم دستی دار  
 گفت نعم پس از خریطہ خود چند چوب بر آورد و ترکیب دادہ بہ بازی آورد  
 حضار بخشندہ آمدند چون ترکیب دیگر داد و بران کاری کرد و حضار بگریہ و شکر  
 بار تبدیل ترکیب کرد و ہمگی بہ خواب رفتند پس حکیم ایشانرا گذاشتہ از  
 خانہ بیرون شد۔ حکیم آخر عمر در دمشق بودہ نزد آب باکنج باغ می نشست و  
 بہ تصانیف می پرداخت۔ صاحب منظر الانسان گوید کہ خیال کنت و ممکن



تداشت سیف الدولہ ہر روز از بیت المال بہ حکیم چہار درہم می فرستاد  
و وی بران قانع می بود۔ چون سنین عمر حکیم تجاوز از ہشتاد و شد در وقت  
در ۳۳۹ رخت ازین عالم بر بست۔ سیف الدولہ با چہار نفر خواص  
خود بروی نماز کرد و مدفون ساخت۔  
ابتداء خطبہ۔

لو الحمد لو اہب العقل و تبدیہ و مقصور الكل و مختصرہ الخ۔  
طہامات منعمی۔ بخط نستعلیق بسیار پر زور بہالہ وجد اول و لوح طلا  
بر کاغذ عمدہ نسخہ صحیح گمان قویست کہ بخط شاہ عزالدین خوشنویس است  
کہ یکی از مترشدان حضرت منعم پاک قدس اللہ سرہ العزیز بود بر ورق اول  
این نسخہ عبارتی است بخط شکست پر زور از قلم حضرت مصنف تبرکات آریبا  
نقل عبارت برداشتم وہی ہذہ۔

اشارات چند عبارات سوومند آوردہ شد از صاحب بصریان بالوالابصا  
چشم اصلاح دارم۔

انا انک فاک را بنظر کہ میا کنند و آیا بود کہ گوشہ چشمی بکنند  
ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔

حضرت شاہ محمد منعم پاک ابن شاہ امان اللہ ابن شاہ عبدالکریم ابن شاہ  
عبدالنعیم۔ آبائی حضرت فربور در موضع بلوری کہ در مضافات بہار است  
یادداشتند و ولادت با سعادت در ماہ شعبان ۱۰۸۲ ہجری بہ موضع  
پچمان کہ از مضافات مونگیر است رودادہ در سن چہار سالگی آن

در شاموار حقیقت باعث فوت پدر بزرگوار خود میتم شده بخانه جد ما وری  
 خود تربیت یافته سفر اول حضرت قدس سره به قصد بهار بود و از آنجا  
 به قصد باوه بخدمت سید خلیل الدین خلف و جانشین سید جعفر قدس  
 سره رسید و دست ارادت بحضرت ایشان و تا ده سال به مجاهدات  
 و ریاضات صرف اوقات فرمود تا اینکه از حضرت مرشد خود خلعت  
 خلافت یافت به عمر سنسی سالگی رو به دلی نهاد و آنجا بست سال قیام  
 داشت هنگام اقامت خود علوم ظاهری از علمای عصر تکمیل معاملات  
 باطنی از حضرت شاه فرزند مسرمد و از حضور میر اسد الله خرقه خلافت  
 یافته عالمی را از انوار هدایت مستیر نمود و بعد هشتاد سالگی از دلی بکابل  
 رسید و به مسجد ملائین طرح اقامت انداخت و از پیشه به زیارت  
 مزار پیرانوار حضرت مخدوم شرف الدین بهاری به بهار توجه فرمود و باند  
 مدتی از آنجا به پیشه رجوع کرد و مسجد میر تقی که به متصل بکابل است  
 قیام گرفت مگر به زمانه آخر از مسجد میر تقی به مسجد ملائین نقل کرد و تا آنکه  
 در عمر کمید و دو سالگی در ۸۵ هجری از مخرافات دنیوی رو چسبیده  
 به مدارج عالیات اخروی توجه فرمود از ذات بابرکات حضرت قدس  
 سره اخذ و اکابر عیبه بنفیها برمی داشتند و الحال مزار پیرانوار هم مزین  
 زیارت انبلی و ادنی است -  
 استدای خطبه کتاب -  
 الحمد لمن اصطفی محمد المصطفی علی سائر المرسلین بالهامه علم الاولین

والأخسرين الخ-

محاكمات - بخط نستعلیق بر کاغذ ضایعی در آخرین نسخه این

عبارت است - الحمد لله علی اتمامه والصلوة والسلام علی افضل البشر  
 وعلی آله واصحابه اجمعین - قد وقع الفراغ من نقل هذا الكتاب المکتب به من  
 العلیم العلام الشهیر بالمحاكمات علی الخاص والعام فی تاسع شهر شوال  
 الذی یومفتح الجود والانعام وكان السنة الفاضلة وثمانین من هجرة  
 النبوی علیه الصلوة والسلام فی مدرسته سلطان العلماء الراستخین تاج اساتذة  
 الفضلاء المتأخرین العالم الربانی العارف القمدانی مولانا عبد الحکیم  
 سیالکوٹی سلمه الله تعالی وابقاه الی یوم المیزان وعام الفتح صاحب  
 قرآن ثانی شاه جهان بادشاه غازی للبلغ والبدخشان من ید الضعیف الی  
 الی ربہ الرحمن عبد الرحیم بن مولانا عبد الرشید بن فیروز بن احمد الصدیقی  
 البهاری لهم العفو والغفران اللهم متع لنا بهذا الكتاب ولاولادی ولجميع  
 الاخوان آمین رب العالمین لک الحمد والمنة -

تحمیناً سی جزو - علامہ قطب الدین محمد بن محمد البویہی الرازی نسب  
 شریف و سلسلہ بہ سلاطین آل بویہ منتهی می شود ازین جهت اورا بویہ  
 میگویند مولد و منشی وی (ری) است از اہل تلامذہ شیخ جلال الدین  
 سطر حللی است کتاب قواعد الاحکام کہ از تصانیف شیخ مشائرا لہ بود بخط  
 خود نوشته بر خوانندہ قاضی نور احمد شوستری گوید کہ تا زمان وسے آن  
 نسخه در شام نزد بعضی از فضلا موجود بود علامہ جزبور بعد وفات سلطان البوسید

شام شتافت شیخ تقی الدین سبکی شافعی با وی مناظرات داشت  
 قاضی نور احمد شوشتری که درشت جزئی و بدگویی و اخل اصول مذہب  
 اوست واقعه مناظره علامہ بابا تقی الدین سبکی بکلمات رکبکہ کہ خلافت  
 شان مورخ است ذکر کرده لاجول و لا قوۃ الا باللہ علامہ قطب الدین رازی  
 از اکابر علمائے اسلام ست مذہب اشاعشری داشت بتاریخ دوازدهم  
 ذی قعدہ ۷۶۶ در دمشق بہ جوار رحمت حق پیوست۔

اسناد ای خطبہ۔

لقد رتبنا علی قسم المنطق من شرح الشرح موافقین حقہ من التحریر منظرین لالیہ  
 فی سہم الحتمہ تاریخ۔

**مجموعہ قطعات۔** بخط نسخ و ثلث بغایت تکلف و صفا  
 مشتمل بر چہل اوراق عبد اللہ درایت خان ابن جعفر کفایت خان  
 ہر دو در خوشنویسی ید بیضا بکار می بروند عبد اللہ درایت خان تا  
 عہد بہادر شاہ بود صاحب تذکرۃ السلاطین چغتائیہ گوید کہ وی خط نسخ و  
 ثلث باین خوبی نوشتہ کہ خط نسخ بر رقم او ستادان زمان ماضی  
 کشیدہ از ابنا ی نثر ن ثانی عشر بود۔

**مجموعہ قطعات اساتذہ۔** مرتب بہ سہ جلد مشتمل  
 یکصد و بیست پنج قطعات از قلم مشکین رقم خوشنویسان خلف و سلف  
 است کہ ترجمہ بر آمد آنها درین صحیفہ درج می شود اول (سلطان علی شہد کی)  
 وی از مصاحبان و ندیان امیر علی شیر بود و در کتابخانہ امیر فرہور کتابت

می نمود صاحب مره العالم گوید که ما بهر آن این فن متفق اند که نستعلیق  
 کسی برابر او نه نوشته و بر خط اکثر خوشنویسان قلم نسخ کشیده چنانکه خط  
 خوب داشت صورت و سیرت هر دو سخن داشت گاهی شعر هم می گفت <sup>مطلع</sup>  
 گل در بهار زان رخ گلگون نمونه ایست به چون اشک من که از دل بر خون نموندا  
 وفات مولانا حسب تحریر صاحب مره العالم در سنه ۹۱۰ هجری منهد و دو و بر وایت  
 صاحب حبیب السیر <sup>۹۱۰</sup> هجری منهد و سبت واقع شده و الله اعلم -  
 (دوم - مولانا امیر علی) اصل و س از سادات بهرات است اما در شهید  
 مقدس نهال قابلیتش نشو و نمایانته و مشق خطوط از مولانا سلطان علی  
 شهبندی فرموده صاحب مره العالم گوید خطوط بی نظیرش روشنی  
 بخش و جلا افزار دیده صاحب نظران است مولانا را و انفع الاصل  
 و استاد خط نستعلیق می شها رند بر س از خوشنویسان برین رفته  
 که خط مولانا بر خط استادش خبیح دارد صاحب مره العالم تاریخ وفات  
 مولانا در سنه ۹۱۰ هجری منهد و سبت و چهار نوشته سن وفات ظاهرا غلط است  
 بعضی کتابت مولانا هنوز در وجود است که در سنه ۹۱۰ هجری منهد و سبت و یک  
 از قلم زرین رقم دی مکتوب شده وفات وی خفتسب است که در عشر و  
 فاسس قرن عاشر رود و او گاه گاه توجه بشعر هم می کند مولانا این  
 از او است

طالب من همه شامان جهان اند و مرا + در بخارا حبگر ز بهر عیشت خون شد  
 عمر از مشق دو تا بود قدم همچون چنگ + تا که خط من بجایه بدین دانون شنید



این بلا برسرم از حزن خط آمد امروز ۱۰ و ۱۱ خط سلسله پای من مجنون شد  
سوخت از غصه و روغم چه کنم چون ساختم ۱۰ که مرا نیست ازین شهر ره بیرون شد  
(سوم) خواجه میر علی تبریزی) در عهد امیر تیمور گورگان بود در مضار صفت  
خط قصب السابق از مکتبان ر بوده بعضی باین رفته که وی نستعلیق را از نسخ  
و تعلیق اختراع نموده مگر ایضا خطوط نستعلیق که پیش از زمان صاحب  
قران بنظر در آمده اما چون میر فریدون این خط را بکمال رسانیده بوی منسوب  
نموده اند علی اسے حال از متقدمین کسی بر میر فریدون در خط نستعلیق بیفت  
نکرده در قرن ناسع کاتب قضا نام او را از جویدہ اچیا پاک ساخت۔

(چهارم) مولانا محمد حسین تبریزی) از شاگردان مولانا میر علی بهروی  
است و او استاد میر عماد خط نستعلیق را به طرز خاص نوشته و متقدما  
گروه گشته۔ از انبای قرن عاشراست۔

(پنجم) میر عماد خط او را بر خط او استادش ترجیح میدهند عجب  
ماجرای بر عماد رفته شاه عباس صفوی گمان داشت که وی سنی است  
روزی بر زبان آورد که کسی نیست که مرا از این مرد خلاص کند بعضی و آن  
جوے بی آرم بین که مولانا از مجلس شاه بیرون شد سرش را بریده  
پیش آن بادشاه نا قدر شناس آورد و در عنقوان شباب میر فریدون  
در رجه شهادت فایز شد و متیکه کشته شد این قطعه که خود گفته در پیش بود  
یک یک بنرم من و گنده و بخش ۱۰ بهر حرم که رفته حسب اللہ بخش  
از بار غصه بخش کین را مفروز ۱۰ از آب سیر خاک رسول اللہ بخش

ششم (مولا محمد حسین نیرین رقم) کشمیری الاصل در خط نستعلیق بدیلموسلی  
داشت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نظر کمالات او کرد و در سلک ملازمان خود  
منسک ساخت و بعد ازین به تعلیم شاہزادگان بامور فرمود صاحب مرآة العالم  
کہ در ہندوستان خط نستعلیق را مثل وی دیگری نہ نوشتہ در سلسلہ ہزار و  
بست از صفحہ ہستی جریدہ حیاتش منقطع گشت۔

ہفتم (عبدالرشید و علی المعروف بہ آغا رشید) شاگرد و ہمیشہ نادر  
میر عباد است از علم و فنون بہرہ وافر داشت صاحب مرآة العالم گوید کہ از خط  
نستعلیق بقلم ہانی رقم رقم و پذیر و نقوشش نگاہ قریب بر صفحہ و ہر پنجاہت  
در عہد دولت شاہجہان بہ ہند اوتاد و در جرگہ ملازمان شاہی درآمد و از کاروان  
و حسن خدمت ترقی کردہ ہوارہ بہ خدمات لائقہ ممتاز بود و در عہد عالمگیر  
چون بسن کہولت رسیدہ بود بخدمت بیوتانی مستقر دار الخلافت اکبر آباد  
سرفرازی داشت و در رعایت فارغ البالی می زلیت تا اینکہ در سلسلہ از سزا  
فانی بدار جاودانی شافت مرزا سعید اشرف - تاریخ و قاتش را چنین یافتہ سہ  
گفتم از ارشاد پیر عقل در تاریخ آن - بعد ما ہم مرون آغا رشید و صاحب  
ہفتم (میر سعید علی خان جوہر رقم) بہ فضائل نفسانی و کمالات السانی  
متصف بود شاگرد پدر خود میر محمد مقیم است و وی شاگرد میر عباد بود و در عہد  
عاجقراں ثانی شاہجہان وارد ہندوستان گشت و از حضور و سے از خطاب  
جوہر رقمی شرف گشتہ بتعلیم محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر امور شدہ  
میر امتیاز برافراشت در عہد سلطنت عالمگیر بدار و نگلی کتاب خانہ مقرر شدہ

صاحب مرآة العالم گوید که بعنایت خدیو خدا آگاه ممتاز است - شعر هم خوب میگفت  
 از ابدیای قرن ثانی عشر است - وله  
 عشق بازان تو از دل خون بدامان میکشند -  
 هر نفس بر سینه طرچی صد گریبان میکشند  
 وله

خوش آن روزی که شوق میکشید از دیدن طوفانها -  
 جنونم سکه بزر بخیر میزد و در بسیار باهنا  
 مخم - خواجه محمد مومن خوشنویس -  
 در عهد عالمگیر پادشاه بود از صاحب قلم آن زمان است تاریخ وفاتش  
 چنین یافته اند

شب چشمنه بتاریخ میمون + روان شد بقصر خان میر مومن  
 چوپرسند سال وفاتش محبان + بگو سید عثمان میر مومن  
 و سلم سید ایت الله خان زرین رقم) از شاگردان سید علی خان  
 جوهر رقم بود اصل وی از قصبه بهار همیشه بهار است آثار بعضی عمارتش در بهار  
 هنوز برجاست پیش کسی خود که تعمیر کرده بود مد فون است فقیر بر فرارش  
 رسیده ام در عهد دولت عالمگیر پادشاه از خطاب زرین رقمی ممتاز گشت  
 صاحب تذکره سلاطین چغتایه گوید که مثل وی نستعلیق کسی کم نوشته از ابدی  
 قرن ثانی عشر است -

یا زو سلم - محمد عارف المناطیب به یا قوت رقم خان از شاگردان

عبدالباقی حداد است در عہد بہادر شاہ خلیفہ عالمگیر بادشاہ از خطاب یاقوت  
رقم خانی ممتاز گشت در خط نسخ شیوہ خاص اختراع نموده کہ در ہندوستان  
رواج یافت از انبای قرن ثانی عشر است۔  
دوازدهم۔ عصمت اللہ۔

برادرزادہ یاقوت رقم خان است و ہم از اہل تلامذہ اوست تا عہد شجاع اللہ علیہ  
باناغہ البالی می زیست و تکمیل روشش اوستاد خود میکرد۔  
سیزدهم۔ شکیلین نسیم میر عبداللہ از ساوات رفیع الدرجات  
حینی است در احمیر شریف مولن گزیدہ۔ خط نسخ و نستعلیق خوب  
می نگاشت۔ علی قلی حسان والدہ گوید کہ از تصوف بہرہ داشتہ در عہد  
جہانگیر بادشاہ رایت بلند نامی افراشتہ در شہزادہ ہجری بسوسے جلد خواہ  
در شعر و صنی تخلص می کرد۔

چهاردهم۔ مولانا شاہ محمود اصل دسے از نیشاپور است شاگرد مولانا  
عبدی است اما از و در خوشنویسی در پیش است سام مرزا و مذکرہ خود  
می سنرا بد کہ در خط نستعلیق قطعات سحر آیتش سواد بخش دیدہ خور  
است۔ در علوم ہم کینای عصر خود بودہ۔ معاصر شاہ اسمعیل صفوی است  
گاہ گاہ شعر ہم می گفت۔

پنجم از نازومی باز نکردی ہرگز چہ نظرے سوی من از ناز نکردی ہرگز  
جون برم رہ من دلنگ بتر بہت + لب چو با من بہ سخن باز نکردی ہرگز  
در شعر مخلص تخلص می کرد۔

پانزدهم - مولانا عبدی خاں مولانا محمود فیثا پوری و شاگرد مولانا  
سلطان علی شہیدی است - مدہتہاد در خدمت شاہ اسمعیل صفوی بوده  
در سال ۹۶۶ بمعالم جاویدانی شتافت - طبع لطیفش بہ شعر ہم مائل می شد  
چنانچہ از دست سہ -

مار اسیر سلطنت آن خاک در پس است - از برق آہ بر سر تاج زر پس است  
ای دل کشیدہ دارچو عبدی عنان صبر - گر مہر مہوشان ہوس است این تقدیر پس است  
شانزدهم - مولانا ابراہیم اصلش از تبریز و بعضی گویند کہ از قزوین  
است - شام مرزا فرماید کہ اکثر خطوط مخصوصاً شتعلیق را خوب می نویسد  
و در موسیقی و شعر و قوفی تمام دارد - این مطلع از دست سہ  
تا کی یار رقیب از بہر آرم شوی - کی بود کز بہر آزارش دمی یارم شوی  
درین مرقع یک مثنوی از دست سہ -

ہفتم - خدایار الملقب بہ ستمجیل رستم از خوش نویسان  
عہد محمد شاہی است -

ہجدهم - عبد الرحیم روشن متسلم ہر وی الاصل است در عہد  
جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بود -

نوزدهم - قاضی فیض اللہ برادر اکبر قاضی عصمت اللہ حسان  
نور از اہل ہند تالی مشہور است -

بیستم - دو عباد اللہ بودند یکی از ان ہمیشہ زادہ یاقوت رقم خان  
و دیگر ہمیشہ زادہ عصمت خان بودہ - اول این ہرزو مخاطب بیا قوت  
۸۳۰



رستم خان ثانی بوده۔

مجلسِ حمسہ۔ بخط استعلیق خفی کہ بی شائبہ ریب در خوبی سلک  
جو اہر عقد لائی است از خامہ گہر ریز ملا باقر بن میر علی ہروی است۔

مجلسِ حمسہ از تصانیف شیخ سعدی شیرازی است و تصویف این نسخہ  
در دست صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ بود و این عبارت از دست  
خاص آن شاہ مجاہد است۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبیدہ الکتاب حررہ شہاب الدین محمد صاحب  
ثانی شاہجہان خط باقر میر علی است۔

بعد ازین ستم ظریفی درین نسخہ از خام طبعی نام ملا باقر خراسیدہ براہ گرم بازی  
این نسخہ سر و مہری بکار برودہ نام پدر نوشتہ نہ دانستہ کہ بخواہی این مصرع  
اگر پدر نتواند پرتام کند۔ ملا باقر اگرچہ واضح طرز خاص نسبت  
مگر تکمیل زوشش پدر خود کردہ تاریخ وفات ملا باقر یافت نشد۔

ترجمہ شیخ سعدی شیرازی تحت کلیات ایشان گذشت این نسخہ بہ تقطیع  
خز و بجدول طلائی بر کاغذ زرافشان حوالی خیلے خوش نما است برین نسخہ  
این عبارت از دست عبدالرحیم خانگانان است۔

الہ اکبر در شب کیشند ہشتم ۱۹۱۰ لکنا بجانہ متعلق ساخت۔

حررہ عبدالرحیم ابن بیرم عفی عنہ و بر ورق آخر این نسخہ دستخط بسیاری  
امراے ہندوستان مثل خواجہ سہیل و میرزا محمد صالح کند صاحب  
عمل صالح و میرزا محمد اشرف ثبت است۔

ابتدای خطبہ۔

شکر و سپاس معبودی را جلالت نفاذہ۔

محاسن المومنین۔ بخط نسخ پاکیزہ مجددول مزین بالوایح طلائی و در  
 ششہ مکتوب شدہ تخمیناً ہفتاد جزو و در احوال اکابر حضرات اثنا عشریہ  
 نوشتہ و بیشتر اکابر متصوفین و اکابر علمای محدثین و بعضی ائمہ اربعہ را داخل  
 اجازہ مذہب شیوہ کردہ البتہ ہمین قدر میتوان گفت کہ این حضرات را از سبب  
 فرقیہ شیوہ مصون و محفوظ کردہ مگر خلفائے ثلاثہ را ہم داخل این فرقیہ میکرد و  
 منع منازعت دائمی بر میگفت بہر حال باشد ہرچہ باشد قاضی مزبور در پیرایہ  
 تذکرہ نویسی کتاب ضخیم در مناظرہ مذہبی ترتیب دادہ و بیشتر روایات  
 غریبہ کہ موافق مدعاے وی بود داخل کتاب خود کرد و ترجمہ قاضی نورانی  
 شوستری بحرف (الف) تحت احقاق الحق گذشت۔

ابتدای کتاب۔

نفحات و لکنای حمد و رشحات جانفزای ثنا کہ از جہت شمال اعتقاد  
 و مصتب زلال انقیاد چمن سپہر خضر و انجمن انجم از بہر اسطر و مختصر سازد۔  
 من الاخیرہ الفقیہ۔ در حدیث بخط نسخ لطیف مجددول طلا بر کاغذ عمدہ  
 ولایتی تخمیناً چہل و پنج جزو خوش تقطیع۔

ابو الحسن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی المشہور بہ ابن بابویہ صاحب  
 محاسن المومنین فرماید کہ وی از اکابر مجتہدان قم و اعظم حوالیان صاحب  
 غدیر خم است درین شکی نیست کہ وی از فحول علمای شکیسی است و اصل

اصحاب حدیث۔ صاحب خلاصۃ الکلام گوید کہ وی شیخ اہل قم و فقیہ و ثقہ  
 اثنا عشریوں میں سے تھے۔ در عراق بصحبت ابوالقاسم حسین رسیدہ گویند اولادند  
 مگر بدعا سے جناب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام یافت کی ازاں شیخ  
 صدوق است کہ ذکر شش بمقام خود می آید و در سال ۳۲۹ ہجری ۳۲۹ ہجری ۳۲۹ ہجری ۳۲۹ ہجری  
 ازین جهان فانی بجاہ عالم جاویدانی شتافت۔  
 ابتدای کتاب۔

بقول محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ القمی مصنف ہذا کتاب  
 رضی اللہ عنہ۔

مجمع البیان۔ نسخہ پاکیزہ بخط نسخ در دو مجلد بر کاغذ ریشمی ایرانی  
 مزین بجدول و الواح طلائی در سال ۱۲۰۰ مکتوب شدہ نسخہ بسیار بیع است  
 بعد کتابت بہ اہتمام بلین مقابلہ ہم شد ہر دو مجلد ہمینا یک عدد جزو۔

از شیخ ابو علی الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسی وی از خاریر علمای  
 تفسیر است مسافر چاراند ز محشری بود و در فقہ و کلام ہم مستند است چنانچہ  
 قاضی نور اللہ شوتری اورا مجتہد گفتہ و عمدۃ المفسرین خواندہ امین الدین  
 ثقہ الاسلام لقب اوست قبر شریفش در موضع مرطہ عند گاہ از شہد  
 مقدس رضوی واقع است از اعیان قرن سادس است۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذي ارتفعت مطارج الفکر جلاله و علبت عن  
 مطامع الہم غرتہ۔

منار الضوابط - بخط نستعلیق شکست آمیز و در قرن سیزدهم  
و قواعد فارسی تخمیناً نسبت به پنج جزو شخصی غلام علی کاتب این  
سنه است -

شیخ عبدالباسط صاحب این کتاب در قرن ثانی عشر بوده -  
ابتدای کتاب -

عشق مجنون حسن اوصاف لیلی ابروزلیت که داغ و لہای تمنای بنساز  
بند آن عشق نقطه انتخاب دیوان محبت اوست -

معارج الفہم فی شرح المنظر - نسخہ بخط نستعلیق  
تخمیناً ہفتدہ جزو در علم کلام نام کاتب و سنہ کتابت نیست  
ترجمہ علامہ حلی بحرف (الف) تحت امر الخفیہ گذشت -  
ابتدای خطبہ کتاب -

الحمد لله علی ما اولانا من التوفیق و ہدانا الی السوار الطریق النج -

محبوب الذاکرین - بخط نسخ پاکیزہ در ۲۴۲۲ھ ہجری مکتوب  
شدہ تخمیناً پانزودہ جزو نام کاتب نیست شرح خلاصۃ الافکار است  
کہ بحرف (خا) مذکور شد محمد شفیع ملقب بہ نجات در قرن حاوی  
عشر بودہ محبوب الذاکرین تاریخ تمام این کتاب است العجب  
کہ صاحب کشف العجب ذکر این کتاب نکرده -  
ابتدای خطبہ کتاب -

شکر مید و شمار بی عدم خدای را تعالی شانہ وجل فکرہ النج -

ملک الغیب - بخط نستعلیق شفیقا امین تھمنا ہشت جزو طرز  
کاری کردہ از ایک رسالہ چند میں فنون مختلفہ یعنی حرف و نحو و فقہ  
و منطق و مناظرہ میتوان یافت۔

مولانا محمد شریف کبیر مصنف این متن است مگر ذکر شریف و  
در کہ امی تذکرہ دیدہ نشد شاید از متاخرین است۔  
ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله جری الحمد علی نعمائہ العظیم الخ۔

مصباح العابدین - بخط نسخ پاکیزہ سنہ کتابت نیست تھمنا  
بت پنج جزو سید زین العابدین الحسینی جامع این ادعیہ در عہد شاہ صفی الملوک  
الحسینی بود بیشتر ادعیہ را در فارسی ترجمہ ہم نمود  
ابتدای کتاب۔

حمد و سپاس پروردگار ایرا کہ بندگی و پرستش دوست الخ۔

محرکہ الاراء - بخط نستعلیق تاریخ کتابت نیست تھمنا سی و پنج جزو  
در مناظرہ۔

مولانا شاہ محمد سلامت اللہ المتخلص بہ کشفی - در بابہ ہشت

عشر وجود با وجود مولانا مازہ پوری نظیر و عدیل بود در جمیع علوم معتول منتقل

مثل خود نہ داشت ہجو مولانا محمد سعید کہ در زمان مایا دگار خلف و سلف است

از شاگردان اوست چنانچہ مولانا وام ظلمہ در قطعہ تاریخ وفات مولانا مازہ پوری بعضی

اصحاف وی شمرده از انجملہ این چند اشعار اس قطعہ است ۵



مختار الفضل لا محقق عصر \* در بسمله علوم کبر خشار  
 شمس العرفا که بود عالم \* از پر نور و س او پرا نوار  
 بدر الکمال که در کسالات \* معروف بلا بود و امصار  
 صدر الشعرا بلخ و وراں \* کشفی است تخلص و را شعرا  
 زین الخطیب که منسب و عظم \* بود از قدمش بلند ممدار  
 مردم چو حساب سال رحلت \* با جان حسنین من دل انگار  
 تاریخ وفات او بر آمد \* از نام حسنها که هست غفار  
 تاریخ تقیف مسرکه الآثار ازین \* فتنه مولوی انور علی یاس برمی آید

ابتدای خلیفہ کتاب -

الحمد لله الذی الحق عنده یعلو ولا یعلی \* والصلوة والسلام علی من کشف بنور سننہ  
 ظلمات البدع والہوی الخ -

محصول فی شرح الفصول - بخط نسخ نسخہ قدیم در سنہ ۱۰۶۲  
 مکتوب شدہ و رفتن کو تختہ نیا چہل جزو - محصول متن است -

امام ابو زکریا یحییٰ بن عبد النور الزوادی الملقب بہ زین الدین - زواد قبیلہ  
 ایست بزرگ چونکہ ازین قبیلہ بود بہ زوادی اشہار یافت مدنی در مشرق  
 بود آخر او را بہ مصر بردند و مدرس جامع عتیق ساختند از وی تصانیف  
 مفید بسیار است - در نحو و لغت اورا امام می شمردند ولادت او در  
 ہجری ۲۸۹ و وفات در سنہ ۳۶۲ ہجری واقع شدہ محصول شرح است

جمال الدین ابو محمد شارح در طبقه نخات درجه عالی دارد و شرح وی بر دیگر شرح  
ترجمه در سنه ۶۸۱ هجری قمری شارح مزبور نوشته اند عبارت اخیر این نسخه سنه  
تصنیف کتاب طاہری کند و فرغ مصنفه من تصنیفہ یوم الثلثا تاسع عشر  
جمادی الاخری سنه ۷۱۷ اربع و سبعین و ستاتہ۔ کتاب این نسخه بتاریخ  
۵۔ محرم سنه ۹۰۰ هجری اتمام یافت۔ این نسخه بعد سی و پنج سال از تاریخ تصنیف  
و بعد بیست و ہشت سال از تاریخ وفات شارح طلبہ کتابت پوشید۔  
استدای خطبہ کتاب محصول۔

الحمد لله الذي اتخذ الحمد لنفسه وذكر اور منى به من عباده شكر الخ۔  
المدينة الاصل في شرح كتاب الملل والنحل۔ بخط  
عرب نسخہ قدیم طاہر اور سنه ۷۵۰ هجری مکتوب شرح نشان شارح یافت شد  
این ملل و نحل از امام احمد بن محمد المرغنی است۔ وی از اصل علماء زیدیہ بود و  
در این کتاب ادعای این امر دارد و زیدیہ وہی الناجیۃ الشارح  
تعالی از سابق عبارت در شرح کلام پیدا کہ شارح ملل و نحل  
و تاریخ عجائب المملوکت ہر دو کیفیت۔

استدای خطبہ کتاب۔

الهم ان اهل الثنا يقصر عن وصف جلالك وعظم انخضوع قسطنطين عن  
اطلاک الخ۔

منتخب۔ بخط نسخہ در سنه ۹۶۰ هجری مکتوب شدہ ترجمہ خلاصہ لکھا  
است در فارسی بنابر انما س میر محمد سعید ابن میر محمد کی کہ یکی از امرا

عالمگیر سے بود لطف اقدس ہندس کہ ترجمہ اش تحت خلاصۃ الحساب  
گذشت از عربی بہ فارسی نقل کرد و چونکہ کتاب شیخ بہائی خلاصہ  
نام داشت ترجمہ خود را منتخب نام نہاد و لفظ منتخب تاریخ تالیف رسالہ  
ہم بست۔

اس کتاب کی خطبہ کتاب۔

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین  
اما بعد می گوید فقیر لطف اقدس الخ۔

مختصر نافع۔ نتجہ بخط شیخ مجدول محشی قدیم۔ فقہ۔ تخمیناً بست و پنج  
جزو۔ نام کاتب و سنہ کتابت نیست شیخ الاجل ابی العتسم جعفر بن الحسن  
بن یحییٰ بن سعید الحللی ورنہ سبب اثنا عشریہ فقہ معتبر است شرح الاسلام  
کہ بین الخواص و العوام متداول است ہم ازوست کہ این مختصر از ہمہاں  
کتاب اقتباس کرده بامہ ریح الاخر و در ششم ہجری رخت ہستی بجانب  
ملک اخروی کشید۔

اس کتاب کی خطبہ کتاب۔

الحمد للہ الذی صغرت فی عظمتہ عبادۃ العابدین الخ۔

مستزاد الشیعہ فی احکام الشرعیۃ۔ جہاں طہران در دو مجلد  
ملا احمد بن محمد بن مہدی بن ابی زرین نرانی نے صاحب کشف المحجوب  
گوید کہ کان فاضل العدم العدل و التعلیم الاکمل الخبیر الباذل و الخبیر  
الفاضل و التقی النقی و دیگر بر احوال صاحب ترجمہ و قوسے حاصل شد۔

ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لله على كثير نواله واشكر على النعمه وافضاله الخ -

مجمع البحرین و مطلع النیرین - بخط شیخ درو و مجلد تخمیناً در دو  
مجلد شصت جزو باشد لغت قرآن و احادیث است شیخ فخرالدین بن محمد  
از اکابر علماء اشعریست لغت خوب ترتیب داده ماخذوی صحاح جوهری  
غریبین هرودی و نهایه ابن اثیر و فالوق زعمشری و شمس العلوم و بعضی دیگر  
کتب لغت است وی از علمای قرن حاوی عشر است تاریخ وفات یافت نشد  
ابتدای خطبه کتاب -

الحمد لمن خلق الانسان و علمه البیان و البیان الخ -

منتهی المقال فی اسما الرجال - بخط عرب تخمیناً  
چهل جزو کلان در سال ۱۰۱۰ هجری مکتوب شده -

ملا ابی علی محمد بن اسمعیل بن عبد الجبار بن سعد الدین الکر بلائی بیشتر در کربلا  
معلی و نجف اشرف اوقات میگذرانید وی از اکابر علماء عصر خود است ماخذ  
منتهی المقال منہج المقال و حاشیه ملا محمد باقر است علی ای حال منتهی المقال  
کتاب جامع در احوال رجال شیعی است در سال ۱۰۵۹ هجری ملائی زبور ولادت  
یافت و باه ربیع الاول ۱۰۶۰ هجری در نجف اشرف فوت شد و هاجنا  
مدفون گشت -

ابتدای خطبه کتاب -

نحمدك اللهم يا من رفع منازل الروايات الخ -



مجموعہ شرح سلم - بخط استمیتق مایقار کہ مولوی غلام علی  
بہاری در شاہ پیری بدست خاص مکتوب کرده نسخہ یادگار است اگرچہ  
بظاہر نالیسی و نمودی ندارد - دریں مجموعہ اول شرح مولوی حمد اللہ سندھی  
است کہ ذکر وی تحت شرح زبدۃ الاصول بحرف شین گذشت -  
ابتدای خطبہ کتاب اینست -

قولہ الحکم منہ اجمالی آہ الظاہر ان المراد من الحکم التصدیق الخ -  
ثانی شرح مولوی احمد علی سندھی ابتدایش اینکہ ان اولی حدیث  
تجلی اللسان بالندس عن جواہر حقائقہ و آخر خبر الخ  
سوم شرح ملا عظیم گوپاموی ابتدایش اینکہ سبجان من سجت شبیبی  
الا قوام و سجدت العظمتہ الکرام الخ -

مصنف حاج الوالیہ - بخط نسخ پاکیزہ بہ جدول طلا تھیننا چیل جزو  
نام کاتب نیست در شاہ پیری مکتوب شدہ صاحب کشف الظنون  
و جامع کشف المحجوب ہر دو ذکر منہاج الوالیہ نکرده و ذکر این کتاب  
در کد امی و دیگر کتب از نظر فقیر نگذشت مصنف نام خود جائے دریں کتاب  
نذکور نکرده پس از تجریر ترجمہ مصنف مجبور و معذور ماند - حالت کتاب  
انیں عبارت مصنف ظاہر را یہ کلامہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یدور  
علی اقطاب ثلثہ اولہا الخطب والاوامر و تانیہا الکتب والرسائل - و تانیہا  
الحکم و الامواعظ ثم انتخب العبد الحقیر من ہذہ الابواب الثلثہ مقاصد علیہ  
و شرہ کو مطالب سنیہ جمیہ مترجمہا کلماتہ فاتحہ منلفاتہ مفصلاً بجلالتہ کاشفاً



وقالفة وسمیة منهج الولاية من کتاب بیج البلاغة و بؤتیه اشعی عشر با  
 این شرح بطریق در روش متصوفین است و استدلال هم از کتب  
 انبیاء کرده و اشعار فارسی بیشتر از مثنوی مولوی روم و از مثنویات  
 فریدالدین عطار و حکیم سنائی حسب حال داخل کرده شرح بغایت خوبی و لطافت  
 است و آنچه درین کتاب از بیج البلاغة انتخاب کرده بیشتر از قسم ثالث  
 است چنانکه بالا ذکر شد.

استدای خطبه کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم ما استوی کافک علی نونک الخ.

منهاج البیان فی ما يستعمله الانسان بخط نسخ معری  
 نسخه تدریم نام کتاب و سنه کتابت ندارد و تخمیناً چهل جزو در او دیده  
 مفزود و مر کتبه به ترتیب حروف هجی است الفاضل محلی بن عیسی بن  
 جزله السیسی کنیش ابو علی است پدرش نصرانی بود و خود هم مذہب  
 عیسائی داشت مگر از صحبت ابی علی ولید معتزلی مذہب آبابی خود را ترک  
 گفت و بروز سه شنبه یازدهم ماه جمادی الاخری سال ۶۰۰ هجری شریف  
 اسلام مشرف شد و رساله در مذہب عیسائی و توضیح عیوب مذہب  
 عیسائی آن نوشته و حقیقت دین اسلام بر او شکیکه در تورات و انجیل  
 مذکور است در این رساله داخل کرده. کتبه طبع از ابو الحسن سعید  
 بن مرتضی اندک کرد و با کشف الطنون از قلندہ نقی الدین شریفی مذکور و در سال ۶۰۰ هجری از نصیر الدین بلوسی  
 است ابوالمظفر یوسف دختر زاده ابن جوزی در تاریخ خود نوشته که چهل

ساحب ترجمہ اسلام آورد و شیخ ابو الحسن قاضی بغداد اور ابراہیم نوسنتی  
 سجلات بہ نیابت خود گرفت چونکہ وی طبیب حاذق بود مردمان بہر مدد او  
 گردوی می آمدند وی اوویہ و اشترہ بغیر عوض میداد و بعلاج مردمان می پرداخت  
 پسندی پیش وفات خود کتب خود را وقف کرد و در مقبرہ امام ابوحنیفہ  
 بناودر سال ۲۹۳ ھ چہار صد و نو و ستہ ازین جهان گذراں و در گذشت نسبت  
 منہاج شیخ احمد بن الشیخ السدید ابی القاسم الخزرجی گوید و کان  
 اجلہا العلم بالقروات و ما يتعلق بہا و لم یر من خرد احکام ذالک مثل  
 این خبر۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد للذی ظہرت بدائع مصنوعاتہ و بہرت غرائب مبدعاتہ الخ۔

مفردات معصومی۔ در طب بخط نستعلیق شکست آمیز و در سال  
 مکتوب شدہ بمقدار پنج جز ترجمہ میر محمد معصوم خان بن سید صفای الحسینی تہذیبی  
 بہکری مسکن نامی تخلص تحت مجموعہ تواریخ سندھ گذشت صاحب آثار الامرا  
 و رؤیل ترجمہ معصوم خان ذکر این کتاب کردہ۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

حمد خداوندگوش بہ در کسب بریا بہ بہت برابر ہم حشمت شاہ و گدا  
 ہر کہ بہ تحقیق دید جانب ذرات را بہ نامدش اندر نظر در دو جهان خرد  
 نامی از اسرار غیب ہر چہ ترا جلوه داد بہ از کم و بیش آنچه بہت زور پیار و میا  
 مخزن الاویہ۔ چہا بہ کلکتہ میر محمد حسین اعجوبہ روزگار خود بود نصیحت شیخ علی

رسیده و با صاحب خلاصه الافکار میرزا ابوطالب هم ارتباط فراوان داشت  
 اصل میرزا نور از شهر اوده است از علوم عربی و زبان فارسی و طب و ریاضی  
 و طبیعی و آبی بهره‌مآلا کلام برداشته سیاحت بسیار فرموده و سیح المشرب  
 بود و با هر کس می‌آمیخت بشوق سیاحت از دکن به بنگاله معاودت کرد و چونکه  
 سفر در عین اشد او بیماری بود و زیاد تر رنجور شد مستقل بنارس رسید و در  
 بکار رحمت ایزدی پیوست و قریب مزار شیخ علی خیز برآسود شعر هم خوب می‌گفت  
 دیوانش قریب به شش هزار بیت است این مطلع از دست شعر  
 چمن پیرا اگر در جلوه بنید سرو از اداش \* گذارد همیشه از حسرت بیاسر و دشمنش  
 حسن مطلع این غزل اینست شعر -

اگر از تلخ کامیها مالکدم پیاد آری \* فرمش میکنی افسانه شیرین و فرهادش  
 مخزن از فایده اشهار تلخ به نشان و پی نیست -

سهباج الدرکان - بخط نسخ بر کاغذ کشمیری نسخه خوشنما در سال ۱۲۳۳ هجری  
 مکتوب شده بزبان عربیست در طب بطور قرآب اودین است الحکیم الحاقوق الی الی  
 بن ابی نصر بن جفاط المروسی بالکون العطار از فرقه بنی اسرائیل بود و در  
 قاهره نشو و نمایانست و در فن طب معتمد علیه عمر خود بود و تالیفیش که بالاند کور شد  
 براس خود و در ۵۸۰ هجری سلک تحریر کشید و درین تالیف  
 بیشتر از کتاب الکتور مارستانی و دیگر قرآب اودینات اقبلننوده وی در  
 عشرت نامن قرن سابع و در قاهره در گذشت و درین کتاب خطبه نیست -  
 ابتدا پیش ازینکه الباب الاول فی ما ینبغی لمن استعمل نفسه الخ -

مصباح الادویہ مقیاس الاشربة۔ بخط نسخ نستعلیق کبیرہ  
 صحیح جا بجا قلم زد و برعاشیر عبارت و بحر نوشته یا در تصحیح نسخہ بغایت مبالغہ  
 کردند با این نسخہ اصل نسخہ مصنف است بطایر حال نسخہ قدیم می نماید قریب  
 چهل جزو افضل حکما سید علی اصغر بن محمد باقر اصل وی از اصفهان است  
 از شاگردان محمد مومن تملگانی بوده و بعد تصنیف تحفۃ المؤمنین بتالیف و  
 ترتیب این کتاب پرداخته و ادویہ مفروضه را بقید مقدار استعمال در  
 امراض نوشته و بتجارب خود بر آن افزوده از اطباء ی قرن ثانی عشر است  
 ابتداء خطبہ کتاب۔

المحدث الذی ادوع بحکمتہ فی الموالید والاسطقات مصالح و مناقب  
 مسز ان العروض۔ بخط نستعلیق صاف و در فن عروض رساله  
 مطول است تخمیناً دوازده جزو باشد لاله موتی رام ساکن میرپور و زنده  
 کریمیل بارشن صاحب مقام اچانک که از معانیفات کلکنه است  
 بوده و تفریش صاحب مدوح به نشوید و تبیین این رساله پرداخت  
 و در سال ۱۲۲۰ هجری بانجام رسانید چنانچه قطعه تاریخ اتمام در آخر کتاب  
 نوشته و هوا ہذا۔ قطعہ۔

نشد آمد کہ این نام من \* یادگار ز شہ نامہ من۔  
 بچو دوران شہر و رما ہے \* ختم شد بر روشن و لخواہی  
 زانکہ مسز ان عروض نام است \* حال با نام سنی انجام است  
 و این نسخہ بعد یک سال از تصنیف مکتوب شدہ سال کتابت ازین تاریخ



طیابہ قطعہ  
 چون بقیہ سال ہجرت متعین سال \* گشت این سنہ شریف تمام  
 بت و ہشت صفر بود بی شک \* سال انامش از سردالہام  
 سنہ وفات مصنف معلوم شد۔  
 ابتدای خطبہ کتاب قطعہ۔

سبحان اللہ خداے بختا \* بے آلت و عون عالم آرا  
 خلاق بقدرت و رزانت \* رزاق بقوت و متانت  
 مطہر حکیم ہاشم خان۔ بخطوط مختلف در سنہ ۱۲۹۰ ہجری مکتوب  
 شدہ تخمیناً سنہ ۱۲۹۰ خورشیدی تقطیع نام کتاب نیست ترجمہ حکیم ہاشم خان  
 ماتحت ماشرہ تحریر اقلیدس گذشت۔ ابتدای علاج مہداع است۔

معالجات بقرا طیہ۔ بخط تعلیق پاکیزہ بر کاغذ عمدہ بجدول طلاء  
 در سنہ ۱۲۹۰ ہجری بخط محمد رضا انسوی تخمیناً ہفتاد و جزو در طب بزبان عربی است  
 کتاب محتوی است بروہ مقالہ معالجات حسب سبب امراض از سر تا قدم نوشتہ  
 بقراط و ہر جالیوس عصر ابو الحسن احمد بن محمد الطبری از اجل شاگردان ابی مالک ہر  
 بن بسیار است و طبیب ملک رکن الدولہ و علمی و برادرش ملک  
 سعید الدولہ بودہ صاحب طبقات الاطباء گوید و ہو من اہل طبرستان فاعلم  
 عالم بضاغۃ الطب و کان طبیب الامیر رکن الدولہ ولہ من الکتاب الکتاب  
 المعروف بالمعالجات البقرا طیہ و ہو من اجل الکتاب و انفعها و قد اقتصر  
 فیہ ذکر الامراض و مداواتها علی اتم ما یکون۔ قاضی نور اللہ شوشتری



در مجالس المؤمنین ذکر طبیب مزبور سرسوده می گوید که وی فیلسوف  
شایسته و طبیب ماهر است -

استدای خطبه کتاب -

الحمد لله المتقرب بالوحدانية والقدرة والرحمة والافاضة والجود الخ -

## مجموعه رسائل طب -

مشتمل بر این رسائل - رساله ما السبب در جوزه شیخ الرئیس - رساله

فی الثبوت للبقرات - رساله فی الباه از شیخ الرئیس - رساله در اودیو به مرکبه - رساله

نقد از شیخ الرئیس - رساله حفظ صحت از شیخ الرئیس - رساله در علاج

شکر العنب - رساله اغذیه از محمد بن زکریا رازسے - رساله خواص اودیو جدید

رساله تنقیح المراق والاحتراق از ملا مراد - اجوبه شیخ الرئیس - فصول شیخ الرئیس

ترجمه شیخ الرئیس تحت شفا گذشت -

ابوبکر محمد بن زکریا رازی او اول عود می نواخت بعد ازین عود و سرود خود را گذشت

بهت به تحصیل کتب طب و فلسفه معروف ساخت مدتی برین نگذشت

که بمرتبه غایت رسید و در طب تصنیف بسیار کرد و امام وقت و مقتدای

عصر خود گشت مردمان از بعید و قریب باعث طبابت وی پیش وی می رسیدند

گویند که طبیب مزبور بعد چهل سال در تحصیل طب مشغول شد و از حکیم ابوالحسن علی

بن زین طبرسے و دیگران صناعت طب را آموخت و اولاً نصرانی بود بعد از آن

اسلام آورد در آخر عمر بعیرت نداشت در سال ۳۱۰ هجری درگذشت و در طب

تصانیف بسیار دارد -

**مجموعه رسائل و در طب** - اول شرح رساله قبریہ بقراط است  
 بخط نسخ پاکیزه از حکیم محمد یوسف بن عبداللطیف که در سنه ۱۰۵۲ هجری تصنیف شده  
 حکیم مزبور از اطباء مشهورین عاشر است. دوم رساله بر الساعه از زکریا رازی است  
 که ذکر وی تحت مجموعه رسائل بالا مذکور شد. سوم رساله شفا العاجل بزبان عربی  
 از صدر الدین بن محمد الطیب است.

ابتدای شرح رساله قبریہ -

الحمد لله الذی خلق الموت والحیات این رساله باسم صادق صاوقه شهرت دارد -  
 ابتداء خطبه بر الساعه -

قال الحکیم الفاضل الفیلسوف الکامل محمد بن زکریا الرازی الخ -  
 ابتداء نسخه شفا العاجل -

محمد کباشانی صدورنا به تجارت کجار رحمتہ الخ -

**مجربیات اکبری** - در کلکته جھاب شده حالایافت نمی شود مجربات  
 خود در این کتاب فراهم نموده ترجمه حکیم محمد اکبر المعروف بحکیم از زانی بجز  
 طاعت طب اگر گذشت -  
 ابتداء خطبه کتاب -

الحمد لله الذی هدانا الى الصراط المستقیم والصلوة علی محمد بن الذی الخ  
**مناقب السادات** - بخط تعلیق با یقار بمقدار پنج جزو نام  
 کاتب و سنه کتابت همست مرتبه جلوس والا نوشتہ کتاب  
 کباب است -

ترجمہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی بہ حرف البانت بحر متوالج  
گذشت۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله رب العالمین والعاقلین للمتقین والقائلین والسلام علی رسول محمد  
وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وعشرتہ اجمعین۔

مقامات حریری۔ بخط شیخ قدیم مؤثر کتاب محشی بسیار صحیح  
در نسخہ متداولہ جا بجا عبارت زیادہ دارد و بعضی جا با تغییر الفاظ ہم  
از دست برد زمانہ بریں نسخہ آثار است عالی ترتیب یافته دیگر صد سال باقی ماند  
ظاهر از اید بر پنج صد سال بریں نسخہ گذشتہ روشنی کتابت و کنگلی کاغذ  
بریں وال است عبارت آخر طبعہ یکدم شدہ نام کاتب و سنہ کتابت  
منابع شد۔

الشیخ ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری نعبری خراسی در سنہ ۴۴۶  
ولادت اوست خرام کوچہ ایت در بصرہ و قبیلہ بنی خرام دریں کوچہ جا  
داشتند وی از رؤسائے بصرہ بود و ہفصد ہزار تمل در ملک خود  
داشت روایت حدیث از ابی تمام محمد بن الحسین و غیرہ کردہ جبار اللہ  
ز مخشری نسبت مقامات منرا بدہ

انہم بالذو آیاتہ ۶۰ و شعر الحج و بیقاتہ  
ان الحسری حریری بان ۶۰ یکتب بالبرق سائتہ  
وامام یافعی در مرآۃ الیغان گوید۔ و رزق المخلوۃ النامتہ فی عمل النفاست

داشتند علی ششی کثیر من کلام العرب من لغاتہا و امثالہا و رموز اسرار  
 کلامہا حتی قال بعض الفضلاء من عرفنا حق معرفتہا استدلل بہا علی فضل  
 ہذا جبل و کثرة اطلاعیہ و غزارت ماوتہہ۔ پیر شیخ فریاد کہ پدر من بسجد  
 خرام شستہ بود کہ یکا یک شخصی با جاہاے کہنہ بکسوت مسافران  
 در رسیدن فصیح زبان نیک عبارت بود شخصی از وی پرسید کہ از کجا می آئی  
 گفت از سروج پرسید کنیت چه داری گفت ابو زید پس پدر من مقام  
 خرامیہ کہ مقام چہل و ہشتم است ساخت چون خبر این تحریر بہ شرف الدین  
 ابو نصر نوشیروان بن خالد بن محمد کاشانی وزیر خلیفہ متشرشد بالشر رسید  
 شیخ را طلبید و بعد مطالعہ تعجب نمودہ اشارت کرد تا دیگر مقام ہم ضم کند  
 پس بجاہ مقام باشارت وزیر تمام کرد و چون از بغداد بہ شہر خود مراجعت  
 نمودہ مقام دیگر ایشا کرد کہ متداول نیست از وی دیگر تصانیف ہم  
 گویند حریری زشت صورت و قبیح المنظر بود شخصی نام اورا شنیدہ  
 بجنوری آنچون شکل اورا دید گراں خاطر شد حریری از فراست و ربانت  
 چون مرد التماس الماکر و حریری فرمود۔ اختر نفیک غیر انی رجل۔ المعیدی  
 فاسمع لی دلائل انی۔ صاحب مرآة الجنان گوید کہ وی بمقتاد سال ۵۸۰ ہجری  
 و در ۱۶۰۰ ہجری وفات یافت۔

صاحب منظر الانسان وفات اورا در ۱۶۰۰ ہجری یافتہ و عمر وی ہشتاد و سال  
 نوشتہ ظاہر اولیت حصارۃ الجنان صحیح است اگر ہا و سال عمر بگردانہ و وفات وی ۱۶۰۰ ہجری می شود۔  
 ابتدا سے کتاب۔

اللهم انما نحمدك على ما علمت الخ -

ایضا نسخہ ثانی - سیا پاکیزہ و قدیم صحیح و معرب و در شانہ ہجری مکتوب شدہ  
مقدمہ شرح الباری - بخط نسخ پاکیزہ بلا جدول و لوح تھمیں ناچھل  
جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر نظر بہ حالت ظاہری نسخہ میتوان  
گفت کہ نسخہ قدیم است و صحیح است ترجمہ حافظ ابن حجر تحت مباحثش بحرف  
میم می آید -

ابتدای خطبہ کتاب -

الحمد للہ الذی شرح صدور اہل الاسلام بالسنتہ الخ -

مجمع الصنائع - بزبان فارسی است نسخہ نوخط مشتمل بر چہل  
و نہ باب تھمیں ناچھل و جزو در ساقتن بیشتر چیز ہا مثل یا قوت و مروارید  
واقسام الوان و لاجورد و غیرہ نام مصنف نیست -  
ابتدای خطبہ کتاب -

نسخہ مجمع الصنائع برای فائدہ جمہور انام مشتمل گشت بر چہل و نہ باب  
معین اراامراض - در فن طب نسخہ چہا پہ کہ باہتمام خود مصنف  
چہا پہ شدہ -

مثنی رام پر شاو بن گنگا پر شاو عظیم آبادی بفرمایش پنڈت داتا رام تالیف  
این مجموعہ در شانہ ہجری پر داخت پنڈت داتا رام را و را ابتدا  
عمر خود دیدہ بودم صدر امین پٹنہ بلوور -  
ابتدای خطبہ کتاب -



در بیان جمیع قوانین کلیه امراض لمحقه ابدان از موسی سرتاناخن بتالیف  
اصنعف العباد ورام رشاد بن گنگاپرشاد الخ۔

**مرآت الاحوال جهان نما**۔ بخط نستعلیق مایقرا بربر کاغذ بند و ستا  
تخمیناً سی و پنج جزو۔

ملا احمد بن محمد علی بن محمد الباقرا لاصفہانی المشہور بالبدانی در شہر محرم الحرام  
در سال ۱۱۹۰ ہجری در بلدہ کرمان شامان ولادت یافت در ایام رفعا عت ماورش  
بدار المؤمنین تم رفت و ملا آنجا با ماور و پدر خود بو و تا اورالسین شش سالگی کتب  
تشانند کتب متداولہ صرف و نحو منطق و معانی و ریاضی و حساب از پدر بزرگوار  
خود بر خواند و در کتاب علوم متداولہ چندان کوشید کہ ہنوز بہ پانزودہ سال  
نہ رسید کہ آغاز بہ تالیف نمود و حاشیہ بر عمدیہ شیخ بہائی نوشت چون  
بہ عمر ہفتدہ سالگی رسید پدرش جهان فانی را پدر و کرد و بر ادروسی بہ ترتیب  
و تربیت وی پرداخت و در سال ۱۲۰۰ ہجری بہ کرمان شامان رفت و آنجا با علماء و اعیان  
شہر ہم صحبت بو و تا اینکه رخت سفر زیارت کر بلا بستہ از کرمان شامان روان  
شد بعد از طی منازل و قطع مراحل بہ بغداد آمد و از آنجا بہ جلد شد و از جلد بہ کر بلا رسید  
و بعد از زیارت عبات عالیات بہ مسقط رسید و از مسقط را ہی بمبئی شد  
آخر باہ صفر ۱۲۰۲ ہجری قدم بر ساحل بمبئی فشر و سیاحت اطراف ہندوستان  
کرده و آنچه از عجایبات دیدہ داخل سفر نامہ خود نموده و در سال ۱۲۰۲ ہجری  
وار و لکھنوشد آنجا مدتی مدید قیام داشت دیگر براحوالش و قوف نیافتیم مکن  
کہ ہا آنجا بودہ کہ فوت شد۔

الحمد لله الذي جعل العلماء ورثة الانبياء وفضل مداوهم على ومار الشهداء واصلوة  
 على سيد المرسلين محمد وآله السادات الاولياء رزب زواني علماء وحققني بالصالحين  
 ولا تذرني فرداً وانت خير الوارثين -

مجموعه حواشي صدر استمل برنده حواشي بخط استعقب  
 ما بفرار تخمیناً بست و پنج جزو -

## حاشیه اول

ابتدای خطبه این است -

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة على رسوله محمد وآله واصحابه  
 اجمعين -

## حاشیه دوم

ابتدای خطبه این است -

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله -

ملا محمد ابن فيض الله القنوجي انا بناس قرن ثانی عشر است -

## حاشیه سوم

ابتدای خطبه -

لا اله الا هو سبحانه عما يشركون -

ملا محمد عالم از سندیه است از شاگردان ملا باب الله سندیلوی بود و در

معقولات و قوفی کامل داشته از اکابر اعیان قرن ثالث عشر است -

مجموعه بقالی - نسخه چھاپه دو مجلد کی بسته -

حکیم محمد اسمعیل النخاطب بہ محمد بقا خان کہ خطاب پدر وی ہم بود از مشاہیر اطباء  
محمد شاہی است طبابت در خاندان وی اباً عن جد بود پسرش حکیم اسحاق  
و بنیر و اشش حکیم۔ ذکر افتد خان در ضاعنہ طب علم بابت نامی  
اندر اشترتہ تاریخ تالیف مجموعہ بقالی این است۔

### تاریخ

ہر کس کہ بہ علم و حکمتش طبع ربناست ✦ ہندسہ مجموعہ بقایش روات  
سیرتس سبب شفاست تاریخ مگو ✦ مجموعہ زمببندہ از اسباب شفا  
حکیم فریور در وہلی قیام داشت و ہانجا باین تالیف سفیدہ پرداخت و فاشش  
در وہلی در عشرہ سابع قرن ثانی عشر واقع شدہ۔  
ابتدای خطبہ۔

حسدی کہ از صدق اہل شوق و صفا منجبر و از یقین ارباب دین و رضا  
متمم باشد الخ۔

مستدرک۔ بخط نسخ پاکیزہ در ۲۶۶ ہجری مکتوب شدہ ربع رابع  
از باب تسبیہ ازواج رسول تا آخر تہمتی تا چہل جزو نسخہ صحیح جا جا گرم خورد  
گشتہ بر حاشیہ بعضی جا ما خط مولانا عبدالعلی بحر العلوم است۔

امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن شیم بن حاکم المعروف بہ حاکم  
نیشاپوری دی فقہ از ابو سہل محمد بن سلیمان صعلوکی شافعی گرفت پس ازین  
پیش علی بن ابی ہریرہ شد و انجا در طلب حدیث چنداں اشتغال کرد

کہ در حدیث شہرت یافت تصانیف بسیار کرده صاحب منظر الانسان گوید  
کہ جملہ تصانیف وی قریب بہ ہزار و یا پانصد اجزا باشد چون بار دوم بہ عراق  
رفت با وار قطنی و دیگر مدثان عصر مناظرات داشت شیخ وی در حدیث  
قریب بہ ہزار کس باشند و رایام دولت سامانیان اولاً قضای نیشاپور و بعد از  
قضای جرجان ہم یافت آورده اند کہ اورا باعث فضل و دانش و سے  
ہمیشہ بر رسم رسالت بہ ملوک آل بویہ میفرستادند ولادت امام در ۲۱  
بہ نیشاپور رودادہ وفات وی ہا ہجرت روز شنبہ سوم ماہ صفر ۴۰۳ ہجری  
و بروایتی شنبہ ۴۰۳ ہجری واقع شد۔

**مجموعہ قطعات** - سی و شش ورق بخط شکست بہ جدول  
طلا تقطع کلاں چیز با از طبقات اکبر و تاریخ و صاف و دیگر تواریخ نوشتہ  
خط شکست خوب است۔

نواب مرید خان طباطبائی از شاگردان نواب درایت خان بود و شکست  
ید طولی داشت از امرای محمد شاہی است۔

**موجز** - بخط تعلیق با یقار بر کاغذ ہندوستان تخمیناً پانزویہ  
جزو در فن طب۔

ترجمہ ابی الحزم القرشی تحت شرح قانون شیخ برف شین گذشت۔

### خط اول

بعد حمد اللہ عزوجل والصلوة علی اہلبیتہ رضو صا علی کلہم الخ۔

المعنی - شرح موجز زبان عربی در فن طب تخمیناً پنجاہ جزو سنہ کتابت

نست نسخه صحیح محشی نام مصنف نیست مگر وی از لامذہ برمان الدین عبهری الحسینی  
 و ہیں معنی از نام سیدی شہرت دار و وجد این شہرت بہ ہم حقیر نیاید چه  
 شرح و یگر از ملا سید الدین گاورونی بر موجز و رد وجود است صاحب  
 کشف الظنون ذکرش تحت موجز کرده و صاحب این شرح در خطبہ  
 کتاب خود گوید۔

سیدتہ بکتاب المعنی فی شرح الموجز لانه یعنی الطیب عن المعالج من مطالعہ  
 اکثر مواضع الکتب۔

خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي ابدع بقدرته جواهر عقلية مجردة الخ۔

مائتہ صحیحی۔ بخط نستعلیق شفیقا آئینہ تقطیع کلاں تھیں نسبت حسرت  
 در ۱۳۳۰ ہجری مکتوب شد و رطب زبان عربی است۔

از انجا کہ کتاب بر چند باب مکتوب است بایہ سببی شہرت یافتہ ابو سہیل عسلی  
 بن یحیی الحرجانی جامع این کتاب نصرانی مذہب بود صاحب ہیون الانبا نسبت  
 دی فرماید فاضل باع فی صناعۃ الطب علما و عملا نصح العباۃ جید التصفیہ و شیخ حکیم

مہذب الدین عبدالرحیم بن علی رحمۃ اللہ گوید کہ احدی از اطباء نصار سے  
 چه متقدمین و چه متاخرین بفضاحت عبارت وجودت تصنیف وی منسرد  
 گویند وی یکی از اساتذہ شیخ الریس ابو علی سینا بود چنانکہ شیخ بعد از انکہ  
 و رضاعہ طب کمال حاصل نمود کتاب تصنیف کردہ بنام ابو سہیل استاد  
 خود شہرت داد صاحب ہیون الانبا نسبت این کتاب گوید لابی سہیل عسلی



من الكتب كتاب المائۃ فی الطب وهو موجود کتبه اور اور فنون دیگر ہم تصانیف  
 بسیار است سنہ وفات وی یافت نشد مگر وی از اطباء قرن خاس  
 است از ملاحظہ مایہ مسیحی واضح کہ نسبت او ستاد وی وی شیخ از رئیس  
 شایان علم وی است تحقیقات وی در معرفتہ الاویہ و مواد و وہ لغات  
 است کہ کسی بوی نمیرسد و بحث تحقیق تنفس بحالت صحت در نوم و وہ گفت  
 مرضی آنچه او کرده در کدامی کتب دیگر باین تحقیق و پده نشد و رساله در شناخت  
 نفعی کہ یکی از رسائل و سیت عدیم المثال است۔  
 ابتدای کتاب۔

قال ابو سہیل عیسی بن یحیی المسیحی ہذا هو الكتاب الاول من کتابانی  
 صناعة الطب و تقدما فیہ ان تکلم فی ما یجب تقدیمہ قبل اللشروع فی علم الطب  
 مما یكون مدخلا علیہ الخ۔

مجموعہ دواوین۔ کتابت این نسخہ بروش بیاض است  
 اول در این نسخہ لوقہ الشاکی و دومتہ الباکی است و این رسالہ است  
 در احوال عشق و عاشقی۔

ابوالمحسن یوسف الخطیب الملقب بہ جمال الدین در جامع صلابہ  
 مدینہ بابل خطیب بود و از اعیان قرن سابع است ابتدایش نہایت  
 لاد من شکری الی ذی مرودہ ہذا براسیک او سلک او ہوسن جم  
 بعد رسالہ سبق الذکر و یوان المسیحی بہ شاب الظریف است  
 شیخ الاویب ابو عبد اللہ محمد بن شیخ عقیف الدین سلیمان از شہار

مشایخ عرب است سنده و فائز یافت نشد۔

ابتدایش اینست۔

الحمد لله حق صده و صلواته و سلامه علی سیدنا محمد رسولہ و علی آلہ  
و صحبہ و جنده الخ۔

دیوان ثانی دیوان ابن الدرار است۔ شیخ یوسف بن و زرار المعروف  
بابن الدرار صاحب منظر الانسان گوید کہ وی جوانی زیرک بود و اشعار  
نیک می گفت در ۲۵۰ هجری با قافله بیج می رفت در راه قتلح الطریق  
بر قافله تهنیتند و اورامع دیگران با سیری بر وند و راسیری این قرقاقان  
از گرسنگی و تشنگی جان داد ابتدایش اینست ۵

ساق اغن و در وقت عننا \* و مدامہ کر حیة صہب سار  
سیومی ترجمان الاشواق۔ کہ نام دیوان و غزلیات شیخ اکبر است  
درین مجسمه داخل ساخته۔

ترجمہ محی الدین عربی تحت فتوحات کیمہ گذشت ابتدایش اینست  
قال الشيخ الامام العالم الراشد الحق المدقق الشيخ وقته و وحید عمره العار  
بالله تعالی محی الدین ابو عبد الله محمد بن علی بن محمد بن احمد بن العربی  
الطالی الحامی الاندلسی قدس الله سره و روحه۔ و نور فرجه الخ۔

مرآت آفتاب نما۔ بخط تعلیق خوشنما تنطیع کلاں تخمیناً  
شفت جزو نام کاتب نیست مگر این نسخہ در ۲۳۰ هجری مکتوب شدہ  
در تاریخ است چونکہ این تصنیف در عهد سلطنت شاه عالم پادشاه المتخلص

بہ آفتاب تالیف شدہ ازین سبب مرآت آفتاب ناموسوم و ازین  
قطعه مصنف ظاہر ہے۔

آن شاہ آفتاب تخلص کہ بگیمان + روشن چو آفتاب بعالم جمال او  
این نسخہ تا بنام شریفیش رقم زوم + مرآت آفتاب ناموسوم و سال او  
نواب محسن الملک امین الدولہ شاہ نواز خان بہادر مستقیم جنگ نام  
نامی وی سید عبدالرحمن است از حضور شاہ عالم بادشاہ ازین خطابا  
سفر ازین یافتہ اوقات شب و روز خود را در کمال فارغ البالی میگذرانید  
و تا عہد اکبر ثانی بہ ثروت و مکننت زلیبت تا اینکه در عشرہ رابع قرن ثالث  
عشر در مہلی فوت شد۔

است در خطبہ کتاب۔

مقالی کہ خوش آبی لالی مثلالی الفاظ ابدار شش آرایش افسر سلطان  
سخن تواند نمود ستایش صانعی ست الخ۔

مرآت اسکندری۔ نصف اول نوحط و نصف دوم قدیم است  
تخمیناً نسبت جزو تقطیع متوسط۔

مرزا اسکندر ابن مرزا محمد عرف بیجو ابن مرزا اکبر از اکابر اعیان عہد جاگیر  
مرآت اسکندری در سنہ ۱۰۲۰ ہجری با تمام رسانیدہ سال وفاتش یافت شد  
درین نسخہ نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔  
ابتداء کتاب۔

المحمدی اللہ الذی جعل قروا من الافراد البشر سلطان الامن للانام الخ۔

مرآت احمدی - بخط استغلیق نسخہ پاکیزہ تخمیناً مہتمماً و پنج جزو  
و تقطیع کلاں در سال ۹۹۹ ہجری مکتوب شدہ۔

مرزا علی محمد خان احمد شاہی - وی دیوان گجرات بود و زمانیکہ تمامی وفات آنحضرت  
در دست وی بود بہ ترتیب و تالیف این نسخہ پرداخت از زمان اکبر بادشاہ  
تا سال ۹۹۹ ہجری احوال جمیع امورات متعلق گجرات حوالہ خامہ و قانع نگار نموده و  
احوال پیشینیان از مرآت اسکندری نقل کرده میرزا در عہد عالمگیر ثانی ہستم  
مناصب عالیہ داشت در احمد آباد گجرات در حدود سال ۹۹۹ ہجری وفات  
یافت تاریخی نسبت واقعات گجرات بہتر ازین دیدہ نشد۔

استدای خطبہ کتاب

فہرس نسخہ دفتر کل حمد بادشاہ مالک الملکی کہ نصب و عزل فرمازد ایان الخ۔  
مروج الذهب و معدن الجواہر للمسعودی - بخط عرب نسخہ  
صاف تقطیع کلاں تخمیناً چہل جزو۔

الامام الفاضل ابو الحسن علی بن علی بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن زید بن عتبہ  
بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود الہندی از کبار علماء بغداد است  
و در فن تاریخ مروج الذهب در سال ۳۲۶ ہجری با تمام رسانیدہ و در سال ۳۲۶  
رواع دار فانی نمود و در بعد از مدفن یافت گویند مذہب زیدیہ داشت۔  
ستار کتاب۔

محمد اللہ اکمل الحمد ستوجب الثناء و امجد و صلی اللہ علی سیدنا خاتم النبیین  
علی آلہ الطاہرین و سلم تسلیماً الی یوم الدین۔

مسند دارمی۔ بخط نسخ خوشنما تقطیع کلاں نسخ صحیح اگر چه خط قدیم  
نسبت تمیزنا ہفتاد و جزو۔

امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام السمرقندی الدارمی  
از مشاہیر حفاظ حدیث و از مخاریر علماء دین مبین است از وی کبار علماء محدثین  
ہمچو مسلم و ترمذی روایت کردند گویند در وینا چہار حفاظ حدیث بودند محمد  
بن اسمعیل بخاری و مسلم بن الحجاج نیشاپوری و ابو ذر عہ رازی و صاحب  
شیخ عبد الحق و شرح مشکوٰۃ المصابیح فرماید کہ دارمی شرح الحفاظ و انس  
است باز ہد و مرجع و دیانت و حیانت۔ و کتاب او از احسن کتب حدیث  
است ولادت امام مزبور در سنہ ہجری و وفات وی در سنہ ۲۵۵ ہجری  
رواد۔

است در خطبہ کتاب۔

الحمد لله حق حمده والصلوة على نبيه اما بعد فقد قال الفقيه الى الربيع العسني  
عفيف الدين حنبل بن جلال بن عمر بن محمد بن عمر البلياني ملكه الله نواصي  
الاماني الخ۔

منہج التبع شرح تلخیص البدیع مدح الشفیع۔ بزبان عربی و در علم  
بدیع است ماتن و شرح ہر دو کیفیت۔ بخط عرب نسخ صحیح و در سنہ ہجری  
مکتوب شدہ۔

شیخ عبد الرحمن بن محمد الحمیدی المصری در مصر شیخ اہل الوراقہ بود شہا  
خجائی و ز تذکرہ خوشنما نسبت دی فرماید کان او بیا نغمت بصبار اللطف انوار



شماله و رفت علی و روح او به خطباء بلا بله وی از اکابر او بار معراست بتاریخ  
 مفیدیم مردم ششده هجری بسو جنت شتافت -  
 ابتداء کتاب -

قال مولانا الشيخ الامام العلامة الهام الغمامه امام فن الايوب و ترجمان لسان العزیز  
 من الوقت الیہ ائمة البدیع ید الاذعان الخ -

منح المکیة فی شرح الہمزیة البوسیریہ - بخط نسخ نثریہ قدیم  
 در ۱۳۰۰ هجری مکتوب شدہ تمینناسی و پنج جزو تقطیع کلان - قصیدہ ہمزیہ  
 از امام بوسیری است -

امام الشعراء ابلغ البکاء شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن حماد بن  
 حسن بن عبد اللہ بن سہباج بن بلال السہباجی چونکہ یکی از اجداد و  
 از ابوسیر بود او را کینت بوسیری شد و گویند کہ یکی از آنها از و لاص بود از  
 جہت او را و لاصیری میگفتند پیش بہ بوسیری شہرت یافت و لاوت  
 با سعادت وی در ششہ ہجری واقع شدہ امثال ابو حیان و ابو الفتح بن سید  
 و محقق مشہور الغزین جامعہ و دیگران از وی اخذ علوم نمودند ابن حجر  
 ہبشمی گوید و کان من عجائب الدہر فی النثر والنظم روایت است کہ امام  
 بوسیری از عارضہ فالج بہ برکت قصیدہ برودہ کہ در آنست سید المرسلین  
 علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشتہ شفا یافت روزی کہ قصیدہ برودہ با تمام  
 رسانید و رشب از حضور سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین ثواب  
 سعادت اندوخت و قصیدہ برودہ حسب ایام و رکائات در آن مجلس

شریف بر خواندگی از کبار مشایخ که در رویا حاضر بارگاہ عالی بود بعد از نماز صبح  
 بخدمت امام شتافت و خواستگاری قصیده نمود و امام از وی بوجوب پرسید  
 کہ هنوز آن قصیده را پیش کسی نخوانده ام جناب شما بچہ عنوان از اہل حقینہ  
 خیر یافتند شیخ گفت کہ من شب در آن مجلس حاضر بودم و تمامہ قصیدہ  
 را افشا نمودم امام مزبور بروایتی در سنہ ۹۶ ہجری و بروایتی در سنہ ۹۷ ہجری  
 و حسب روایت عسقلانی در سنہ ۹۲ ہجری وفات یافت شرح قصیدہ ہمزیہ  
 از ابن حجر عسقلانی است و ہوشیخ الاسلام ناشر العلوم بن الانام الامام محمد  
 بن ادریس الحافظ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی  
 الہشیمی السعدی الانصاری ولادت وی باہ رجب سنہ ۹ ہجری بود او در  
 دور زمانیکہ ہنوز وی صغیر السن بود پدرش فوت شد امام شمس الدین  
 بن ابی الحاکم و شمس الدین الشناوی در تربیت و تعلیم وی پرداختند  
 و او را از مولدوی بجلد ابی الہثم نقل کردند ازین سبب بہ ہشیمی شہرت  
 یافت و چون بچہ پانزودہ سالگی رسید بہ جامع ازہر برد و در آنجا در کفیل  
 علوم مشغولش کردند و در آنجا از صحبت بسیاری علماء عمر استفیہ شدہ بعد از  
 حصول اجازت حضرت یافت و در سنہ ۹۳۳ ہجری بکہ معظمہ رسیدہ از طوائف  
 بیت اللہ شرف اندوز گشت بعد از ان مہم مراجعت نمود و باز در سنہ ۹۳۶  
 از حج فراغت نمودہ بمصر شتافت تا اینکہ در سنہ ۹۴ ہجری از مصر بکربلا  
 و در کہ معظمہ توطن گزید و سائر اوقات غرض خود در تالیف و تدریس صرف  
 نمود بچہ شصت و پنج سالگی باہ رجب سنہ ۹۴ ہجری در کہ معظمہ داعیہ حق را

بیک اجابت گفت وی رحمتہ اقدس علیہ از اکابر علماء عصر خود بوده صاحب  
نور السافر بسیار معروف است۔  
خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي اختص نبيا محمدا صلى الله عليه وسلم بكتاب اخرس القضا الخ۔  
مجمع الامثال سيداني۔ بخط استعقب خوشنما نسخہ قدیم تخمیناً  
چهل جزو امثال عرب تخمیناً شش ہزار مثل ہم از قرآن مجید و ہم از احادیث  
صحیحہ دین و اہل ساختہ۔

ابوالفضل احمد بن محمد بن ابراہیم الیشاپوری میدانی در نعت و نحو مستند است  
از کلامہ واحدی صاحب تفسیر بود و از دیگران ہم اخذ علوم نموده صاحب  
منظر الانسان گوید کہ وی امثال عرب کما بینہی حاصل کرد و کتاب  
نفیس در امثال کہ مثل او عدم امثال است تصنیف کرد صاحب کشف الظنون  
از طبقات النجات سیوطی نقل میکند کہ وقف از منشری علی الامثال  
میدانی فحسدہ فراونی لفظ المیدانی نونا قبل الیم فصار میدانی و معناه منہ  
الفارسیہ لا تعرف شیئاً فعد الی بعض کتب زنجشیری فجعل الیم نونا فصار  
زنجشیری و معناه باع زوجتہ۔ میدانی روز چہار شنبہ بست و نیم ماہ رمضان  
۱۸ ہجری بہ نیشاپور وفات یافت و باب زیاد مدفون گشت میدانی  
نسبت بہ میدان ابن زیاد بن عبدالرحمن است کہ محلہ ایت و نیشاپور

اولہ

ان حسن ما یوشع بہ صدر الکلام حمد اللہ ذی الجلال والاكرام۔

مرآت مدارسی۔ بخط استعلیق با یقینار تخمیناً شش جزو نام  
کاتب و سنہ کتابت نیست احوال شیخ بدیع الدین الملقب بہ شاہ  
زبان فارسی ست۔

شیخ عبدالرحمن چشتی بقرائش شیخ امان اللہ سندیلوی در سنہ ۱۰۶۲  
بہ تحریر و تالیف این رسالہ پرداخت ماخذ این کتاب رسالہ قاضی محمود کشتوی  
کہ وی از خلفاء شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ بودہ و لطائف اشرفی بیدار  
چنانکہ سمنانی قدس سرہ است۔ درین رسالہ چند بار از خوارق عادات حضرت  
شیخ رحمۃ اللہ علیہ درج نموده کہ محض بجزای کرامت الاولیاء حق بران  
اعتقاد توان نمود مگر استناد تاریخی را بسبب عدم صحت روایت نمی سنو  
احوال مصنف در کدامی جانب نظر فقیر نیامدہ۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی خلق الاشیاء الخ۔

مرآة اسلام العربیہ۔ در فن اثنا بخط نسخ نسخہ قدیم صحیح تخمیناً  
دو جزو نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر این نسخہ در دست ابن حجر شافعی  
بودہ چنانچہ جائزہ مطالعہ وی بر حاشیہ کتاب است۔

شیخ الامام عبدالغفار القزوينی از علماء جلیل القدر و از ارباب مشاہیر است وی  
از اعیان قرن سابق بودہ۔ درین کتاب خطبہ نیست۔

محاسن الابرار و مساکن الاحیاء۔ بخطوط مختلف تخمیناً  
پہل جزو۔ این کتاب مرتب است بر یک صد مجلس و در ہر مجلس یک



حدیث از مصابیح بخاری گرفته و شرح کرده بیشتر در اخلاق و امور نسرویه  
شرعیہ نوشتہ۔

شیخ احمد رومی شارح۔ ترجمہ وی یافت نشد۔

ابتدائی کتاب۔

الحمد لله الذی رفع امتداد العلماء بمقدار معرفتہ کتابہ الخ۔

محرر۔ بخط نسخ نسخہ صاف بہ تقطیع متوسط۔ سی و تیسرے جزو۔ محمد بن

محمود بن کریم الدین کاتب این نسخہ است۔ فقہ شافعی بزبان عربی است۔

امام البکیر ابو القاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم قرظینی الشافعی المعروف

بہ امام رافعی از اکابر ائمہ شافعیہ و از مشایخ طبقہ صوفیہ است صاحب سراج الجنان

نسبت وی فرماید و ہو صاحب الاعمال الصالحات والزیاد والعبادات و تصانیف

المفیدات۔ سوای این کتاب شرح کبیر ہم از دست۔ محرر و در فقہ شافعیہ

کتاب مستند است و برین شروع بسیار نوشته اند مبسوط ترین شرح

این کتاب شرح قاضی شہاب الدین حصکفی است صاحب ترجمہ در کتاب

ہجری بروایت صاحب مرآة الجنان وفات یافت۔

امتداد خطبہ کتاب۔

سبحانک اللهم و بحمدک سبحک بکبیر یا تک الخ۔

مجموعہ کرسائل شیخ عبدالرحیم گورکھپوری۔

ترجمہ و تحت۔

این مجموعہ مشتمل است بر چار رسالہ۔



رسالہ اول۔ مناظرہ عربی با فارسی است۔ ابتدا پیش اینست  
 این سواد آئندہ کہ در بیان شمار مطاعن و محاسن فارسی زبان و بیان ماہیت  
 و تعداد مناقب و مثالب عربی لسان است الخ۔

دریں رسالہ زبان فارسی را بنا بر میلان طبعی خود بر عربی ترجیح داده  
 و برین حجت واضحہ توجہ نفرمودہ کہ زبان فارسی الی یومنا محتاج بزبان عربی  
 است ہنوز بچندین وسعت و احاطت نہ رسیدہ کہ محتاج بجاریت مصطلحات  
 علمیہ از دیگر زبان نہ باشد۔

رسالہ دوم۔ براہین سکون شمس فی وسط العالم بزبان عربی است  
 ابتدا پیش اینست۔ ان السما و الفلک لا تدل علی معنی موجود سوار ما توہم  
 القدا۔

رسالہ ثالث۔ الانوار المشرقیہ فی اسرار المنطقیہ۔ اولہ۔ للعلم طالب  
 الحقیقہ ان للمنطق تفسیرین۔

رسالہ رابع۔ التالیفات التمثیلیۃ الی رسالہ الاسرار المنطقیہ۔  
 ابتدا پیش اینکہ۔ اصحاب الحکمتہ المشابہ یعتمدون الحکمتہ النظریۃ الخ۔  
 مثنوی والہ و سلطان۔ بخط نستعلیق با بقرہ تثنیہ ناست جزو  
 قصیدہ عشق علی قلی خان والہ و غستانی با خدیجہ سلطان بیگم بہ سلاک  
 زلم کشیدہ۔ تاریخ اتمام این مثنوی از مصنف مرحوم اینست کہ  
 ابد چو بدل حسنیال اتاریخ ہو شد نظم ہم منبج حال تاریخ  
 ترجمہ پیر شمس الدین فقیر بکرت وال گذشت۔

ابتدای مثنوی۔

ای والد حسن نودل و جان عشق تو بہرہ و کون سلطان  
مسند امام ابو حنیفہ۔ بخط شیخ شیبہ عرب در سنہ ۱۲۴۰ ہجری مکتوب  
شدہ تخمیناً شصت جزو بہ تقطیع متوسطہ در آخر کتاب اسماء الرجال رود  
احادیث کہ داخل این سند است آورده۔

این کتاب شہور است بہ سند خوارزمی و شتمل است بر پانزودہ مساند  
کہ ارباب احادیث بزبانہ مختلف از امام ابو حنیفہ استناد گرفته جمع نمودند تفصیل  
مساند اینست۔

اول سند حافظ ابو عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی البخاری  
المعروف بہ عبد اللہ استاد۔

دوم سند۔ امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر۔

سوم سند امام حافظ ابو الحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ  
بن محمد۔

چهارم سند حافظ ابو نعیم اصفہانی۔

پنجم سند شیخ ابو بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری۔

ششم سند ابو احمد عبد اللہ بن عبدی الحسب جانی صاحب  
البحر والتعدیل۔

ہفتم سند امام حسن بن زیاد اللؤلؤی۔

ہشتم سند حافظ عمر بن الحسن الشیبانی۔

نخستین سند - امام حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی.

دوم سند امام حافظ ابو عبد الله محمد بن یحییٰ -

سوم سند امام ابی یوسف -

چهارم سند امام محمد بن حسن الشیبانی -

پنجم سند امام حاد بن ابی حنیفه -

ششم سند امام محمد بن الحسن -

هفتم سند - حافظ ابو القاسم ابن محمد السعادی - در ویب

کتاب خود جامع این مسانید میگوید و قد سمعت فی الشام عن بعض الجاهلین

بمقداره انه نقیبه ویتصوره ویتعظم غیره ویتخفزه ویتسببه الی قلته روایت

الحديث واستدل باشتهار السنذ الذي جمعه ابو العباس محمد

بن يعقوب الاصح الشافعي رحمه الله وموطا مالك وسنذ الامام احمد رحمه الله

وزعم انه ليس لامام ابی حنیفه رحمه الله سند او كان لا يروى الا عدة

احاديث فلو قلنا حمية دينية ربانية وعصبة خفية لغمانية فاروت ان اجمع

بين خمسة عشر مسانيد التي جميعها له فحول علماء الحديث - جامع این مسانید

پانزده گانه قاضی القضاة ابو الموید محمد بن محمود بن محمد بن الحسن الخوارزمی

است وی رحمه الله قاضی از فقیه علی نجم الدین اموخته قاضی خوارزم بود -

در دمشق هم رفته و آخر عمر در بغداد در سن بد او تا اینکه در سن ۵۵ هجری

راهی بلکس آخرت گشت ولادت با سعادت وی در سن ۶۳ هجری

واقع شده نسبت مسند امام اعظم شاه عبدالعزیز دهلوی در استان ارضین

میگوید که مسند حضرت امام اعظم که بالفعل مشهور است تالیف قاضی القضاة  
 ابوالموید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی است که در ستمش صد و هفتاد و چهار  
 هزار راجح ساخته شاید در این نسخه مکتوب که پیش فقیر است بجای ساخته  
 ساخته نوشته چرا که نسبت ترویج این مسند به خوارزمی در ستمش  
 صد و هفتاد و چهار است بعد از آنکه وی رحمه الله در ستم ۵۵ هجری فوت شده بود  
 مولانا شاه عبدالغیر در ستمان المحدثین فرماید باید دانست که از تصانیف  
 ائمه اربعه رحمه الله امروز در دست مردم غیر از موطا موجود نیست و مسانید  
 ائمه دیگر که در عالم مشهور است خود ایشان به تصنیف نبردند بلکه دیگران  
 بعد ایشان آمده مرویات ایشان را جمع نموده و مسند فلان کسی کرده -  
 به هر عاقل پوشیده نمی ماند که مرویات شخص از هر رطب و یابس مجموع و  
 مخلوط میباشد باو تشکیک خود آن شخص که اعتقاد بزرگی و فضیلت او در محرم  
 آن مخلوط را میزنند که در باره از نظر اسما و تعقیق مطالعه نمکند و شاگردان  
 خود را تعلیم نه کند محل اعتماد چه قسم تواند بود الخ - بعد تحریر این اصول حضرت  
 شاه مزبور نسبت مسند احمد حنبل باین روش تحریر میفرمایند و هو بنذا امام احمد  
 این کتاب را بطریق بیاض جمع میکرد و ترتیب و تهذیب از آن امام توقع  
 نه آمده بلکه بعد از وی پسراکن عبد الله به ترتیب آن پرداخته لیکن در آنجا خطا  
 بسیار کرده از ملاحظه هر دو عبارت ظاهراً چونکه امام احمد که نسبت او اعتقاد  
 بزرگی و فضیلت است رطب و یابس را که مجموع و مخلوط بود میزنند کرد و  
 بارها به اسما و تعقیق مطالعه نه نمود و شاگردان خود را تعلیم نه کرد پس حسب

قول شاه مزبور محل اعتماد و چه قسم تواند بود حال آنکه ائمه محدثین برین اتفاق دارند  
 که مسند احمد بن حنبل در حدیث کتاب مستند است چنانچه پیشتر در مجمع الزوائد گوید  
 ان مسند احمد بن حنبل اصح مسند صحیحاً من غیره و سیوطی در خطبه جامع کبیر  
 نوشته ما کان فی مسند احمد بن حنبل فهو مقبول فان الضعیف الذی فیہ یقرب  
 من الحسن و امام شوکانی در نیل الاوطار فرماید قد ذکر جماعة من ائمة فن الحدیث  
 ان هذا الكتاب من احسن الكتب و كتب المصنفة فی الفن - برارباب بعیرت  
 مخفی و محتجب نیست که آنچه پیشتر و سیوطی و شوکانی نسبت مسند احمد بن حنبل  
 نوشته اند البته بدایح بر قول صاحب استبان المحدثین ترجیح دارد و مسند  
 احمد بن حنبل هم من قبیل مرویات امام است و بهین روش مسند  
 امام شافعی و کذا لک مسند ابی حنیفه و خوارزمی جمیع مرویات ابو حنیفه که دیگر  
 کار بر محدثین پیش از وی جمع نموده بودند در یک مجلد فراهم نموده ترتیب  
 و تهذیب نموده پس اگر کسی مرویات کدامی یک امام را به مسند و سبب  
 نسبت کند خطائی نه کرده باشد مجرب استناد بر قول صاحب استبان المحدثین  
 پیش در باب بعیرت کافی نیست -

استند در خطبه کتاب -

مصباح الاسلام من حدیث خیر الانام - بر کاغذ خان بالین  
 جدول طهارت و پاکیزه - قدم - بخط نسخ خوش نما - روز و شب بنه بنفتم صفر  
 ساله هجری مکتوب شده تکمیل یکصد جزو - در فن حدیث - جامع  
 این کتاب نام خود نه نوشته و نشان کتاب در کشف الظنون هم نیاستم



مگر کتابت بسیار مفید جامع این کتاب صحیح بخاری لابہ ترتیب مشکوٰۃ مہربا  
 و مفصل ساختہ چنانچہ خود و خطبہ کتاب فرماید۔ اما بعد فلما کان الحرام  
 الصبح للام مقصدی الانام اسوۃ المحدثین قدوة العلماء الراسخین ابی عبد اللہ  
 محمد بن اسمعیل البخاری بواہ اللہ تعالیٰ علی علیین الذی ہوا صحیح الکتب بعد  
 کتاب اللہ المجید شتملا علی صحاح الاحادیث مع الاسانید وکان فیہ تکریر  
 و ابواب کثیرہ و امور اخری لفوائد لا یحقی علی اولی الاحلام و انہی و کان  
 الاستناد الیہ مغنیاً عن الاسناد و لم یبق الا ان کبیر غرضہ بما فیہ سہ  
 لعیئرہ و اراد ان تجتہ انتجا با جماعا لاحادیثہ المستندہ مع بعض التعليقات  
 حاذقا لالاسانید و مسقطا للمکررات الا لغرض فی بعض الاوقات  
 مرتبا علی ترتیب مشکوٰۃ کتبا و ابوابا مع زیادہ و نقصان و تغیر بسبب مستصفا  
 بجبل توفیق اللہ العظیم الحکیم الخیر و علیہ والثقتہ و التعویل و ہوحسی و نعم الوکیل  
 استاد کتاب۔

الحمد لله الذي نزل حسن الحديث كتابا متشابها۔

مع محمد صغیر برانی۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ در سنہ ۱۲۴۰ ہجری  
 بعضاں میں مکتوب شدہ نسخہ صحیح و صاف پاکیزہ جمیدہ جنرہ  
 کتاب خلی ندرت وارو۔

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن  
 مطہر بن لخمی طبرانی۔ صاحب مرآة الجنان گوید کان ثقتہ سدوقا  
 واسع الحفظ بصیر بالعلل و الرجال۔ از اکابر محدثین است۔ و رطلب حدیث

سفر شام و عراق و حجاز و یمن و مصر و بلاد خجریه فراتیبه و اصفهان و فارس  
 کرد و سماعت حدیث از ابو زرعہ و مشقی بروایت صاحب مرآة الجنان کرده و  
 صاحب منظر الانسان گوید کہ بعد استادان او از یک بہ ہزار رسیدہ  
 صاحب جمع ثلثہ وی اشہر کتب اوست حافظ ابو نعیم اصفہانی و خلقی از ورثہ  
 می کنند در سنہ ۳۷۰ ہجری در طبریہ شام ولادت یافت عمر طویل کرد و روز دوشنبہ  
 ۷۰۰ ذی قعدہ سنہ ۳۷۰ ہجری وفات یافت۔

ابتدای خطبہ کتاب۔

اخیر نا الامام الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ابوب التیمی الطبرانی  
 رحمہ اللہ تعالیٰ ہذا اول کتاب فوائد مشائخی الذین کتبت عنہم بالامصار  
 و ضربت عن کل واحد سنہم حدیثا واحدا و جعلت اسما رہم علی حروف المعجم  
 بحسب ہجرتہ رسائل ملا علی قاری۔ تجنیبنا یکصد رسالہ  
 قریب بہ چہل و پنج جزو در باب ابتدای این مجموعہ رسالہ فیض الفائق شرح  
 روض الرائق فی مسائل فرائض است و جملگی رسائل تعلق بیشتر از فقہ  
 و حدیث دارد۔

ابتدای رسالہ فیض الفائق۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والیات لیسئل الامم الخ  
 ترجمہ ملا علی قاری تحت موضوعات درج است۔

منظر الاویان۔ زبان فارسی۔ تاریخ است۔ این نسخہ  
 از مسودہ منہدفہ در سنہ ۳۷۰ ہجری مکتوب شد و از نظر جامع ہم گذشتہ  
 چنانچہ در آخر کتاب سطر چہد رقم زودہ کلمک گوہر سلک خود جامع کتاب

سید محمد رضا بن ابوالقاسم طباطبائی - مذہب اثنا عشری داشت و در لکھنؤ نشو  
و نیا یافته و ہا بنجابہ تحریر و تالیف این کتاب پرداخت و در تحریر این تاریخ تعصب  
را بسیار دخل داده و از جاوہ تاریخ نویسی انحراف کردہ و در مناظرہ ہما  
چیز اور منمن احوال خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نوشتہ کہ انہ  
اداب تاریخ نویسی مستبعد است حالاً قریب است کہ در لکھنؤ باختر سترن نام  
عشرفات یافت - بخواب تاریخ مذکرہ ہم نوشتہ -  
ابتدا در خطبہ کتاب -

حمد نامہ و دو شمار غیر محدود و مختص ذات مقدس کبیر بائیت الخ -  
مجموعہ عاشقین - بظن تسلیق با یقین از آخر چیزی رفتہ  
باین نقش ہم زائد بر شصت جزو است بہ تقطیع کلان - اقسام کلام در لغت جناب  
سرور کوئین و منقبت جناب ائمہ دارین از مصنفات شعرا مستعدین و مساجیرین  
اقتباس نموده داخل این مجموعہ کرد -

اقسام چیز ہا است - قصیدہ و غزل و ترجیع بند و مخمس و غیر ذالک - بر  
کوائف جامع مطلع شدم خود را با اسم سید روشن علی کرمانی نوشتہ -  
مجموعہ خوبی است کاری کرد کہ ہمچنین قصائد و کلام اساتذہ باین سبب ضبط  
در یک جلد فراہم آوردہ -  
ابتدای خطبہ بائیت -

بعد حمد بید و سپاس بعد حق سبحانہ تعالی الخ -  
مجموعہ الاشعار فخری - بر کاغذ تان با این بظن و ابیت نسخہ پاکیزہ

در آخر بعضی اوراق آب رسیده - نشو خیلے خوب است این نشو  
در کتابخانه ملا محمد صالح صاحب عمل صالح بوده سندن کتابت نذا روسی  
و پنج بسزدو -

مولانا سلطان محمد بن امیری المدعو به فخری مترجم مجالس النفاوس نظام الدین  
امیر علی شیر است از زبان ترکی مولانا به پارسی نقل کرد و در ان الحاقات هم  
نموده - مرزا اوحدی احوال متوسطین شعرا از ان ترجمه گرفته مذکور ساخته  
مولانا فر لور از صحبت امیر علی شیر هم مستفید گشته بود تا زبان شاه پهاچ  
صفوی می زلیت و این مجموعه را جهت خواجه حبیب الله که تمام نامی وی  
ظا غیاث الدین حبیب الیرتالیف نموده ترتیب داده چنانچه میگوید -  
چنین داشتم روز و شب خیال ، که هر جاست نظم منی ز اهل کمال -  
همه بسبع سازم به سعی تمام ، منسایم در ان غایت اهتمام  
بجد الله این دو لقم دست داد ، بالطفان دستور عالی نژاد  
امین شهنشاه ترک و عرب ، حبیب اللہ شمس نام و آصف لقب  
مرزا اوحدی در تذکره خود گوید که مرزا بسیار خوش طبیعت و فاضل  
بوده و از بلغار زبان است -

امبت دار کتاب -

ای نام تو و بیباچه مجموعه راز ، نازند بنام تو همه اهل نیاز  
بر سرور منی که گشت نام تو طراز ، ما راست در می به گلشن معنی باران  
مراتب الاجماع - بخط عرب نشو قدیم بمقدار هشت خزوبه تقطیع



کلاں در ششده هجری مکتوب شد۔ آں مسائل فقہیہ کہ بران اجماع ائمت است  
نوشتہ بزبان عربی۔

ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن ابی خرم الاندلسی۔ مولد او قرطبہ۔ و در سن ۳۸۲  
ولادت یافت۔ عالم علوم حدیث و فقہ و طب و منطق و ادب بود۔ پسر  
ابو رافع فضل گوید کہ پیش من بخط پدر از تالیفات او مقدار چهار صد مجلد مثل  
برہشتا و نہار ورق دارم۔ ابتداءً مذہب شافعیہ داشت آخر الامر بہ مذہب  
اہل ظاہر رجوع کرد پسر او وزیر بود و خود ہم وزارت داشت ترک دنیا و وزارت  
گفتہ بزہد و تواضع استعمال کرد بعد از اربع ماہ وفات یافت۔  
ابتداءً خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي لا معقب لحكمه ولا راد لعقابه الخ۔

مقاصد ششده فی بیان کثیر من الاحادیث المشتملہ علی  
الاسنہ۔ بخط عربی بتعلیق خود در ششده هجری مکتوب شدہ گمان  
این است کہ این نسخہ مال ازان مصنف است و جزو آخرش از دست  
خودش مکتوب شدہ در سرنامہ کتاب این عبارت است۔

بناشوخہ علیہا قلم المصنف رحمہ اللہ و خطہ فی آخرہا۔ و در زمان بان این نسخہ در دست  
اقطار العکما صاحب اہرار النعمی مولانا عبدالحی اسکنہ اللہ تعالیٰ فی روضۃ النعیم بود  
و از ہمیں نسخہ در لکھنؤ این کتاب چاپ شدہ۔

احادیث مشتملہ را بہ ترتیب حروف تہجی جمع نمودہ و تنقید و تفسیح نمودہ  
ترجمہ شیخ الاسلام امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی تحت



قول البديع بحر من قاف گذشت۔

ابتداء خطبہ۔

الحمد لله ممیز الخبیث من الطیب الخ۔

مطلب المسامح من۔ در فن طب رسالہ در علاج باہ بزبان فارسی

است حکیم میرزا محمد کیلانی از اطباء عصر محمد شاہ است۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

حد و سپاس و ثنای بی قیاس صانع حکیمی را کہ بید قدرت و قلم ارادت الخ

مجموعہ رسائل شریانی این مجلہ پنجم رسالہ اوست و ہمگی در فقہ

تخمین نامتی جز و خوش تقطیع بخط عرب۔ ترجمہ شریانی بالا گذشت۔

ابتدای رسالہ اول۔

الحمد لله المتفضل على الموجودات بالاجاد والاماد والبتین الخ۔

المنتقى في احكام الشرع۔ بخط عرب نسخہ یا کثیرہ تخمیناً

سی و پنج جزو بہ تقطیع کلان و وجه تسمیہ کتاب المنتقى انست کہ این مختص

است از احکام الکبریٰ کہ در پنج مجلد نوشته۔ ترجمہ حافظ عبدالسلام بن

ابن ابی القاسم الحرانی کہ وی جدا بن تہمہ شہور است و زویل تہمیل

کہ شرح ہمیں کتاب است نوشته شدہ۔ حافظ عبدالسلام از اکابر مشایخ علماء

خابلہ بودہ۔ سواسے نیل الاوطار کہ شرح جامع و کثیر المنافع بریں کتاب

از شوکانی است مولوی صدیق حسن قنوجی نیز بر این شرح نوشته شاید

از نیل الاوطار اقتباس کردہ باشد۔

ابتداء خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريكا في الملك وحصلت كل شئى به فقدره  
تقدير الخ۔

مکتوبی شرح موطما۔ بخط نسخ نسخہ عمارت پاکیزہ در ۱۲۶۵ھ مکتوب  
شد چہل جزو۔ شرح موطا امام مالک۔ است بزبان عربی۔ ترجمہ شاہ ولی اللہ  
محدث تحت مصنفی می آید۔

ابتداء کتاب۔

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب۔ قبا و علمہ حکما الخ۔

مسلك المستقطب في مسلك المتوسط۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ در  
۱۰۶۳ھ بحری مکتوب شدہ نسخہ خوش قلیع سی و ہشت جزو۔ این شرح مختصر  
نفع الناسک کہ ذکرش تحت جمع الناسک گذشتہ از ملا علی قاری است  
کہ ترجمہ وی تحت موضوعات مذکور است۔

ابتدائی کتاب۔

الحمد لله الذي اوضح المحجة فادفع المحجة الخ۔

منهج العمال في سنن الاقوال۔ بخط نسخ نسخہ پاکیزہ قدیم حساب  
صغیر مع زیادات رامبوتب ساخته و بہ ترتیب حروف تہجی بہر باب را بوضع  
جامع الاصول ترتیب داده۔ تخمینا پنجاہ و شش جزو۔ نسخہ قدیم بہت  
خوش قطع اگرچہ تاریخ کتابت ندارد۔ ترجمہ شیخ علی مستفی بحرف جیم کتبت  
جو امع الکلم گذشت۔

## ابتدای کتاب

الحمد لله الذي ميز الانسان بقدرته مستقيمة عن سائر المخلوقات الخ.

موطأ امام مالك - نسخه صحیح مؤخر در کتب معتبره از دست شیخ صالح بن محمد المراكشي امام الصلوة بالمقام المالکی مکتوب شده -

امام ابو عبد الله مالك بن ابی عامر بن عمیر بن الحارث الاصبی الحمیری و سه رضی الله عنه از تبع تابعین است یحیی بن سعید الفساری و زهری از شیخین

و ابی یسار از تابعین است و بسیار سیاری اکابر مثل شافعی و ابن مبارک ابن وهب و غیره از وی سماعت حدیث نموده - امام شافعی نسبت موطأ را وی گفت

ما تحت ارجل السمار اصح من موطأ مالك - یعنی رحمه الله معاصر مکه و نازک شد بود - این پس از رد سماعت حدیث از وی نموده - او صفت اظهر من الشمس

و این من الامس است تبرکاً اینجا ذکر نموده شد - ولادت وی از روس بعضی اقوال در سلسله هجری و حسب قول بعضی در سلسله هجری

واقع شد و در سلسله داعی حق را بیک اجابت گفت - از غایت شهرت محتاج تخریر خطبه نیست -

معابد التخصیص فی شرح شواهد التلخیص - نسخه بخط عوب از کتابخانه شانان بوده است - کتب ناچاه جزو -

علامه عبد الرحیم بن عبید الرحمن بن احمد العباسی وی تکمیل علامه جلال الدین سیوطی است استاد و نوی خواست که به تخریر شرح شواهد التلخیص پروانه و

چنانچه شرح بعضی از شواهد در خیر توید آمده بود که دست اجل طومار حیاتش با

در نوشت صاحب ترجمه در پیروی استاد خود این کتاب را از اول تا آخر با تمام رسانید و شواهد تلخیص را نه صرف شرح پاکیزه نوشته بلکه در توضیح مسائل معانی و بیان هم کوشش کرده و بیشتر اشعار که نام شاعرش مجهول بود به تفحص بسیار نام صاحب شعر دریافت و در ضمن شرح ترجمه شعر هم به تفصیل تمام داخل کتاب کرد من وجه در ضمن شرح شواهد برای خود شرمی بر تلخیص نوشته و بر آن تذکره شوار متقدمین افزوده صاحب ترجمه از اکار علماء قرن عاشر است در ۹۲۳ هجری رخت ازین جهان فانی به دار باقی بر بست و در آخر کتاب فرماید که مسوده این کتاب را با ماه رمضان ۹۲۳ هجری تمییز نمود است در خطبه کتاب -

الحمد لله الذي جعل العقل مفتاح العلوم و مدرك معاني المنطوق والمفهوم -  
**مواهب الفتحه شرح طریقه محمدیه** - این نسخه بخط عرب است و از کتابخانه قاضی حمزه متقی خاں بله مکه است کاتبینا چهل جزوه - شرح معنی حنیفیه خوب است - طریقه محمدیه از فاضل کامل محدث اندی ابروتی بر کلی هست - پدر و مرد عالم و منزه بود صاحب ترجمه از شاگردان محی الدین انجی زاده و ملازم عبدالرحمن قاضی عساکر که در زمان سلطان سلیم بود بوده چون زهد و صلاح بر او غالب بود پیوسته خدمت شیخ عبداللہ قرمانی میر رسید و به حکم شیخ خود ترک ملازمت نموده بدرسته العلوم باشتغال درس و تدریس مشغول گشت و خلق کثیر از وی منتفع می شدند اتفاقاً قادر میان وی و ملا عطاء علم سلطان سلیم محبت و مودت حاصل گشت ملائی زبور باسس خاطر صاحب ترجمه

در تقصیر بر کل که مولد وی بود در سنه نیا کرد وی را مدرس آن مدرسه کرد  
 و بهر وی وظیفه شصت درهم یومیه معین ساخت - جز طریقہ محمدیه دیگر تصانیف  
 هم دارد - در کمال زهد و حیانت و درج و دیانت بود تا آنکه باه جمادی الاول  
 در سنه ۹۸۱ هجری بدار البقا شتافت - بر طریقہ محمدیه شرح کبیر که بحدیقہ النذیر  
 شهرت دارد از عبد الغنی نالبسی که ترجمه وی بمقام خود مذکور است باعث  
 چاپ شدن در مصر خیلی مندا اول و این شرح را هنوز نسخه دیگر ندیده ام -  
 شارح این شرح محمد علی بن محمد علان الصدیقی البکری وی رحمته الله معاصر  
 عبد الغنی نالبسی است و این شرح در مکه معظمه تحت سقف بیت الله نوشته  
 تاریخ وفات یافت نشد از علماء اربعین هجری عشر است -  
 استدار کتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم - رب یشرو الصلوة والسلام علی سیدنا  
 محمد و آله و صحبه اجمعین -



# باب حرف النون

نان وصلوا۔ نونہ پاکیزہ نستعلیق علی بنایت نختہ و خوشنما لوح و جدول  
طلابی تخمیناً دو و نیم جزو نام کاتب نیست مگر سزہ کتابت یکہزار و یکصد  
و شش ہجرت مشنوی در تہذیب و مکارم اخلاق مختصر مفید است  
کہ بکار ہر کس فی آید نہایت بامزہ و خوبیت ترجمہ شیخ بہائے بکرن  
حانت خلافتہ الحساب گذشت افتتاح مشنوی ازین بیت است۔

ایہا اللہابی عن العبد العتدم + ایہا الساہی عن النج العویم۔

نور الازہار النخب من فنون الاشعار۔

کتاب ضخیم متوسط التقطیع بجز نسخ بلا جدول انتخاب اقسام کلام شعرا سے  
عرب تخمیناً قریب چہل جزو از سلیمان بن عامر بن راشد بن ابی الحقیق التروی  
العفری۔

اولہ الاول فی الغزل و ہوسۃ فصول۔

ضربت جدیدہ حبالہ اسماء بد ولتد کیون تو حاصل واخاف

نل و من۔ نونہ تقطیع جزو کاغذ ولایتی جدول و لوح طلابی مستدم و شیخ

نام کاتب و سزہ کتابت نیست تخمیناً پانزودہ جزو این مشنوی از گذشتہات

شیخ فیضی است او اشس تحت دیوانش مرفوم شدی مطلع۔

ای درنگ و پوتوز اعزاز + عنفتای نطنس بلند پرواز

ایضاً نسخہ عثمانی۔ بخط نستعلیق مایقار بجدول شکر و  
 سیح نام کاتب نیست مگر عبارت آخری نسخہ باعث اعتماد این نسخہ شدہ و ہونہ  
 تمام شدہ نسخہ نل و من فیاضی تاریخ ۱۲۔ رجب روز چہشنبہ سالکہ جلوس  
 مطابق سالکہ ہجری از نسخہ کہ از مسودہ مصنف نقل شدہ بود نقل گرفتہ شد۔  
 نہایت الکمال۔ بخط ولایت بجدول و لوح طلائی در متن و بر حاشیہ  
 نوشتہ تقطیع کلاں نام کاتب و سنہ کتابت نیست و تذکرہ ہمیش ازین  
 بجای نہایت الکمال اغزہ الکمال ویدہ بودم جز این نسخہ جای نہایت الکمال  
 نیافتم علی ای حال این مجموعہ البتہ از مجموعہ چہارگانہ امیر خسرو مشتملہ قصائد  
 و غزلیات ترجمہ امیر خسرو تحت خمسہ ایشان گذشت در ابتدا بطور و بیاجہ  
 تشریح افتتاحش اینکہ بسم اللہ الوہاب الذی وہب الشعر الخ۔  
 مطلع قصیدہ اول۔

پس آن کردگاری را کہ شد ز امر پیاپی پیاپی ہماں از ویدہ ام پیاپی و چشم ہماں پیاپی  
 این نسخہ تہنہ سادہ جزو باشد۔

نسخہ التواریخ والاحبار۔ نستعلیق مایقار بجدول شکر و تہنہ  
 البتہ جزو خوش تقطیع نام کاتب و سنہ کتابت نیست بزبان ترکیست ان  
 بادشاہان اسلامیہ ازین خوب معلوم می شود باحوال مختصر۔ دین محمد بن محمد  
 لاری سے از اعیان قرن ہادی عشر در عہد سلطان احمد عثمانی بود دیگر ہوا  
 مصنفہ اطلاع نیانستم۔ اولہ۔ محامد بی انہما و شکر خلیل عدیم الانقصار  
 کمون ازمان و اعصار الخ۔

**نگارستان**۔ بخط مایقراستعلیق در آورده بجدول شکر ف  
 نام کاتب و سنہ کتابت نیست ظاہر السنخہ قدیم است بعضی وقایع تاریخی  
 از کتب قدما و ہم از کتب قرن عاشربہ جمع نموده بعبارت لطیف بصیغہ کتبی  
 کشیده۔

مجدد ابن محمد احمد جامع این کتاب از اہل بہار قرن حاوی عشر است قطعہ  
 تاریخ اتمام کتاب خود را آخر نوشتہ و ہوندا۔

درین روضہ کہ از شرط نوادر \* شود ہر دم نگارستان تازہ لاس  
 پی تاریخ و نامش شکر گروم \* حسد گفت کہ ہستین سنخہ جامع  
 چو در واقع نگارستان چین است \* از آن آمد نگارستان واقع  
 اولہ

ای طرز زندہ بہارستان \* وی نگار زندہ نگارستان  
**نقحیات اللانس**۔ بخط ولایت در شیوہ سنخ پاکیزہ بجدول طسلا  
 تہمیں ناچیل جزو در سنخ مکتوب شدہ نام کاتب نیست احوال اکابر صوفیہ  
 از ابتدای اسلام تا قرن ناسع نوشتہ ترجمہ مولانا جامی تحت ہفتہ اورنگ  
 ایشاں می آید۔

اول این سنخہ این است۔

الحمد لله الذی جعل ہرانی قلوب اولیاء۔

ماورنامہ۔ بخط استعلیق و صاف برکاند کہ شیری تہمیں ناچیل  
 چونکہ درستی ضایع گشتہ تاریخ کتابت و سنہ کتابت ہم مفقود شد۔

احوال نادر شاہست تا تاریخ قتل وی کہ در سن ۶۰ رو داده۔  
 مرزا مهدی خلف میرزا محمد لاری از اکابر مشیخان عمر بود و خدمت  
 نادر شاہ جا داشت گویند روزی کہ حضور نادر شاہ رفت و چون  
 رخصت مراجعت یافت ناگاہ پای وی سے از کاسہ کہ فنور صین بطریق  
 ہدایا بحضور نادر فرستادہ بود بر خورد و کاسہ شکست نادر شاہ خشکین شدہ  
 از چشم گرم بر میرزا نظر کرد و مرزا فی البدیہہ این شعر بر خواند۔  
 کاسہ را من منقذ غنور صین بنامم کہ چون سگی این آستان بوم زبانم  
 نادر شاہ بسیار خوشوقت شدہ خلعت کشید احترامش افزو و تاریخ وفات  
 منشی مهدی یافت نشد از اینبار قرن ثانی عشرت۔

اول عبارت کتاب این است۔  
 بر و انایان رموز آگاہ و دقیقہ یابان حکمیتاے آپہ واضح است الخ۔  
 نامہ و الشوران ناصر می۔ بحکم سلطان ناصر الدین میرزا خلد افندہ ملکہ  
 آغاز این تالیف شدہ مرت جلد اول کہ تا حال چہاب شدہ بچیر رسیدہ۔  
 از اعیان عصر میرزا ابو الفضل الساجی و میرزا حسن الطبا لقانی و مولانا علی لڑنا  
 ترمینی و میرزا محمد الدعوبالمہدی براسے تحریر و تطبیح اخبار و حالات جمیع فقہا  
 و محدثین و حکما و مجتہدین و شحاہ و لغویین و اطبا و معقرین و عرفا و مقومین و شعرا  
 و عرفین از آغاز ہجرت رسول مقبول صلعم تا عہد دولت ابدی ہونہ سلطان  
 مقرب ہستند و از بارگاہ خلافت ہدایت باین معنی صادر شدہ کہ در تحریر  
 حالات ضیاء دید اصحاب و تابعین و بزرگان ملت و دین و خلفاء راشدین



زینبار کلمات ناشایسته و القاب ناپسندیده یاد کنند و باقتضای کسب خوش  
در تصحیح و ابطال عقیدت متخلین فرق و تمهین طوایف اجتهاد نورزند و دیگر آنکه  
تمام توان و منتهائے طوق و احتیاط بر سلامت عبارات و سهولت کلمات  
مبذول و آرید تا عارف و عامی و عالی و ودانی از غمزه این شجره طیبیه که با کوره مبارکه  
این قرن ابد قسوم است بهره برند و فائدہ ما اندوزند۔

جلد اول که از مطبع بیرون شده قریب چهل جزو کلاسیک است و هنوز حرف الف  
تمام نشده اگر این تالیف با تمام می رسد کمتر از صد جلد ضخیم نمی شود البتہ بعد از تمام  
حاجت رجوع بکتابی دیگر نمی ماند۔

اول خطبہ کتاب۔

سبب نیک من تقدس ذاتہ عن مساس الاوامم الخ۔

نیل الاوطار من امرار منتقى الاحسن الخ۔ بخط عربی مرتب بر چهار  
جلد بخط عرب نسخہ صحیح پاکیزہ مجموعہ اجزای ہر چہار جلد قریب یکصد و شصت  
جز باشد علما و لشش در سلسلہ ہجری مکتوب شدہ و در آخر کتاب این عبارت  
نوشته اند کل سماع بهذا الخبر علی مولفہ و ثانیثش در ۱۲۴۲ھ ہجری مکتوب شدہ  
و جلد ثالث در سنہ دوازده صد و سی و دو مکتوب شدہ و رابعش در سنہ  
دوازده صد و سبت و ہشت مکتوب شدہ در آخر این نسخہ این عبارت است صح  
ذکک کتبہ مولفہ عنی اللہ عنہ۔

منتقى الاخبار من آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی صاحب کتب و کتب خیرہ گزشتہ ہو امام عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم  
بن الخضر بن محمد بن علی بن تمیمہ الخراسانی حافظ ابن رجب گوید کہ وی فقیہ محدث



مفسر اصولی کوی الملقب به محمد الدین ابوالبرکات است۔ امام فروردی برادر زاوہ  
 شیخ فخر الدین محمد بن ابی القاسم بود که ذکرش در طبقات بالتفصیل نوشته  
 ولادت امام مشارالیه در ۵۹۰ هجری در حران واقع شده حفظ قرآن نمود و ساعت  
 حدیث از عم خود که باللائم کوز شد و از حافظ عبدالقادر الراوی و جنبل الرصانی  
 کرد بعد ازین در سنه ۶۰۰ هجری مع ابن عم خود سیف الدین عبدالغنی به بغداد رفت  
 و آنجا ساعت حدیث از عبدالوہاب بن سکینه و حافظ ابن الاخر و ابن طبریز  
 و دیگران کرد۔ در بغداد شش سال رحل اقامت افکند و پیوسته در تحصیل  
 علوم مرتب اوقات شریف خود می کرد۔ به حران بعد بحقیل علوم رجوع نمود  
 و بخدمت عم خود در کسب علوم مشغول گشت باز به بغداد شتافت و سالها  
 آنجا ماند فیما بین از ابی بکر بن عثمان الحلاوی و خنصر اسمعیل اموی و از ابی القاسم  
 تکبری حساب و جبر و مقابله و ادب حاصل کرد و درین علوم سیر آورده۔  
 تصانیف بسیار دارد و المنتقی فی احادیث الاحکام از عمده تصانیف اوست  
 سیرہ اش که احوالش اینجا بقلم می آید از پدر خود روایت می کند که امام فروردی  
 در جمعه بعد عصر که یوم عید الفطر بود سنه ۶۰۶ هجری رخت سفر آخرت بر بست چونکہ  
 بعضی ناظرین را در احوال صاحب منتقی باحوال تقی الدین احمد بن عبدالحمیم  
 بن عبدالسلام بن عبداللہ بن تمیمہ اشتباه می افست پس ضرور شد کہ سطر  
 چند حوالہ قلم کنیم کہ صاحب منتقی جد تقی الدین است امام یافعی در تاریخ خود و نا  
 تقی الدین در سنه ۶۰۶ هجری یافته حافظ ابن رجب ترجمہ اش مفصلاً حوالہ قلم نموده اما  
 یافعی در سیرۃ البخاری گوید کہ در حران در سنه ۶۰۶ هجری متولد شد ساعت حدیث از جماعت

محدثین کرو و در حفظ حدیث و اصول فقہ و عقائد سری بر آورو۔ گویند عنفات  
 او پرو و صد مجلد بیش باشد۔ ایجا الفاظ امام یاضی حوالہ غالبہ کما از است و لہ  
 مسائل غریبہ انکر علیہ فیہا و جس سببہا مبانیہ لہذہب اہل السنۃ و من  
 اقہا ہیئہ عن زیارۃ قبر النبی علیہ السلام و طعنہ فی مشائخ الصوفیۃ العارفین  
 لحدیث الاسلام ابی حامد الغزالی و الاستاذ الامام ابی القاسم القشیری و الشیخ  
 ابن ابی العزیز و الشیخ ابی یحییٰ الشافعی و خلافت من اولیاء اللہ الکبار  
 الصوفیۃ الاجبار و کذا و کذا ما قد عرف من مذہب کسئلۃ الطلاق و غیرہ و کذا الک  
 عقیدتہ فی الجہتہ و ما یقال عنہ من الاقوال الباطلیہ و غیر ذالک ما ہو معروف  
 فی مذہبہ و لقد رايتُ منّا ما اطلو بلا فی وقت مبارک تعلق بعقیدتہ و یدل علی  
 خطایہ فیہا و قد قدمت ذکرہ فی سنتہ ثمان و مئین و خمس مائتہ فی ترجمتہ  
 صاحب البیان فمن اراد ان یطلع علی ذالک فلیطالع فیہا لک نمبر من الزمان  
 التي یشرح بہا الصدور و یطمئن بہ قلب من راد و یتبع بقول الہدی والنور  
 ذہبی نسبت ایشان گوید ہوشیار کہ ذنوب و خطایہ حسب قول امام یاضی  
 ابن تیمیہ عقیدہ قرۃ مجسمہ داشت چنانچہ درین روز با بعضی غیر عقیدتہ بہ متبع  
 سنت ابن تیمیہ گامی چسند درین واوی پیش از مقتدا ہی خود زدہ اند  
 تفصیل دیگر مستندات ابن تیمیہ در شرح عقائد جلالی می توان یافت  
 ابن تیمیہ بلا خلاف در شامہ رد و ادہ۔ ابو علی محمد بن علی بن عبد الشوکانی  
 القیمی الصنفانی شارح منہجی و راحوال الشیان پیش فقیر کتابی دیگر ضابطہ  
 البلاغ و صاحب اتحاف می فرماید کہ وی در جمیع علوم مقبول و مستقول کمال

پہر سائیدہ در شکلہ ولادت اوست صاحبہ اتحاف باوی نہایت اعمقا و واردا  
چنانچہ در تقسیمہ کہ در مدح وی گفتہ می فرماید ۵۔

نمرہ رای در افتاد بار باب سُنن ۶۰ شیخ سنت مدوی ہجرتی شوکانی  
از غایت تولی اشہب خامہ صاحب اتحاف خلی بلند جہا ندو۔ و قات شوکانی  
در شکلہ رودادہ اول خطبہ شرح۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ایاک نستعین یا کریم اللہک یا من شرح صدورنا فیل  
اللاوطار من علوم السنۃ و افاض علی مشکوٰتہا من انوار معارفہا ما ازاح عننا  
من ظلم الجہالات کل و خبیۃ الخ۔

نشر عشق۔ دو مجلد بخط تعلیق روان بر کاغذ باریک ہندی بلاجل

و لوح در اکثر سنہ کتابت نیت نام کاتب ہم مفقود و مذکورہ شعری خلف

وسلف است کہ در بابہ ثالث عشر تالیف شدہ میرزا حسین قلی خان آقا علیخان

ابن نواب عسکر خان مرحوم۔ اثیان از جام ہستند جد و بی میرزا سے مزبور

کہ نواب منشی عیسیٰ خان نام داشت از جام ہندوستان افتاد و در عہد

احمد شاہ و عالمگیر ثانی جد وجد الجد میرزا سے مرحوم بحصول خطابات و مناصب

سراستیا از میان اقران افراشتند بعد وقوع حادثہ خانہ افکن و شہادت

نواب عسکر خان آقا علیخان پدر میرزا ای مشائرا لیبہ و دیگر متعلقین شان و زغان

شکستہ حالی بودند تا اینکہ ہمین توجہ نواب میرزا الدولہ کہ از اقربا سے

نواب عسکر خان مرحوم بود بہ عظیم آبا و پٹنہ رسیدند مناکحت آقا علیخان

با جمید نواب موسیٰ بیگ خان روداد میرزا سے مبرور از او اول عمر در سبب

و سفر انداز کلکتہ پاکہ آباد و شاہجہان آباد و دیگر جاہای مشہورہ ہندوستان  
 سیاحت فرمودہ در سال ۱۲۲۳ و از وہ صد و نوبت و سہ ہجری چون مرزا سے  
 حرم بمقام کول رسید و بہ محبت میرزا جعفر سیحی فیضیاب شد تذکرہ علی قلی خان  
 والدہ آستانہ نئی نزد میرزا فرزند ملاحظہ فرمود اینچہ اور کتاب خود صاحب تذکرہ میفرماید  
 کہ رطب و پالہ بس سباق و بی سباق و معقولات و ہدیایات و تذکرہ والدہ بسیار  
 بود و کلام عاشقانہ کثر پسینہ تالیف این تذکرہ پر و اخت و حسب قول خود انتہای  
 کلام عاشقانہ منوہ و داخل کتاب خود ساخت تذکرہ علی قلی خان والدہ در فن شاعری  
 چیز نیست کہ بمراتبش رسیدن خیلی دشوار است بنظر گرم بازاری کتاب خود  
 خودہ گیری بر تذکرہ والدہ ضرور نبود۔ جامع این تذکرہ در تالیف القبتہ و ادسی  
 داوہ و دوزمانی کہ کساد بازاری این فن بود عبارت سلیس و مربوط و محتاج  
 دل پسند با تمام این تذکرہ کوشیدہ و در سال ۱۲۳۲ یک ہزار و دو صد و سی و سہ  
 این تالیف باخت تمام انجامید میرزا فرزند در سرکار کمپنی بچہ ہدہ ہائے مختلفہ  
 سفر از بودہ تا اینکہ در سال ۱۲۵۵ ۲۳ ماہ ذی قعدہ ازین عالم فانی بعالم جاودگانہ  
 شتافت بعضی از ذریات ایشان در عظیم آباد الی یومنا بفارغ الباس لے  
 بسری رند تاریخ وفات میرزا از ہمس حفلات یافتہ۔  
 اول خطبہ۔

کتاب جمع محامد محمودی را کہ لسنہ جامع موجودات رال الخ  
 این تذکرہ تخمیناً بمقدار ہفتاد و پنج جزو باشد۔

ناور نامہ۔ نسخہ ثانی بخط شکست بسیار پاکیزہ بجدول طلا در سال ۱۲۳۳ خلام



یکی از رؤسای مکینو مکتوب شده حاجی حیات علی دہلوی بدو واسطہ از شاگردان  
نواب خیر کفایت خان کہ در شکستہ نویسی بہاں درجہ دارد کہ علی الکاتب در  
سخت حلیق نویسی داشت۔ این نسخہ تمہیناً ہی جزو باشد۔

ترجمہ مصنف و استتلاح خلیبہ بالا گذشت۔

شرا و نامہ۔ بخط واضح نستعلیق شفیقا امینہ در سال ۱۲۸۴ ہجری سمت تحریر یافت  
نام کاتب نیست تمہیناً ہیست جزو۔

انساب شامان ایرانت و در آخر واقعات مشہورہ ضروریہ از اول تاریخ اسلام  
تا سال ۱۲۸۴ ہجری بقید سند و برج نموده۔

میرزا رضا قلیخان المتخلص بہدایت ابن مرزا محمد داوی طبرستانی در پانزدہم  
محرّم سال ۱۲۱۵ در شہر طہران حلیہ و جوہ پوشید نسب آباد اجداد میرزا شیخ  
کمال خجند میرسد میرزا اول چاکر متخلص می کرد زان بعد بہدایت متخلص شد  
بعد ولایت فتح علیخان صبا فتح علی شاہ میرزا را برای منصب ملک الشورائے  
منظور داشت ولی بواسطہ بیماری صعب میرزا مزبور نمی توانست کہ ہمراہ  
رکاب شاہی شود و بعد واقعه فتح علیشاہ سلطان محمد شاہ میرزا را بجواب طغ  
شاہی نواختہ بمقام دست فیروز میرزا منصوب داشت و در آخر ایام محمد شاہی  
با کرام و انعام تشریف و منشور حکومت سر امتیاز افراشت در عہد سلطان ناصر الدین  
شاہ خلد شد سلطنتہ سفارت خوارزم نامور شد و پس از مراجعت بریاست  
و ماظلمیت مدرسہ دارالفنون ممتاز شد در عشرہ ثامن از ماہ ثانی عشر  
ازیں جهان فانی رخت بر بست۔



اول خطبہ۔

پاک شاہنشاہی راسپاس و ستایش النخ۔

ناسخ التواریخ۔ چہا پہ طہران شش مجلد کلاں کد امی تاریخ دیگر زبان فارسی  
یا عربی مشتملہ حالات یورپ و ممالک خارج از احاطہ اسلام از نظر فقیر گذشتہ  
در زمان مایا و گاری عظیم ہم رسیدہ از کتب تاریخ السنہ مختلفہ مثل انگریزی  
و فرانسسی و ترکی و عربی و فارسی اقتباس منوہ بشرح و بسط تمام در احاطہ  
تحریر آورده۔

میرزا محمد تقی ابن میرزا محمد علی کاشانی مولف۔ و جامع تاریخ مستوفی الممالک  
ایران بودہ از غایت شہرت مستغنی عن التوصیف و التعلیف است  
ناسخ التواریخ بروست نظر او و لیلیت مبرہن و عبارت سحر از شش بزبان  
مبین بنابر حکم شاہ عالیجاہ غفران پناہ محمد شاہ قاجار بہ ترتیب و تالیف تاریخ  
پرد آورہند ناصر الدین میرزا کمال حال فرمان فرمایرانت نامہ پیرزا میرزا نور بہم خورد و باضمار سیدہ کہ امروزہ  
چند سالست کہ خیر باد باین جهان گذران گفت سپر میرزا اورا قصنام تاریخ می گوش  
خالق لوح و القلم سعی جمیل را مشکور کنند۔ در ناسخ التواریخ میرزا امیر بورداد  
تاریخ نویسی را گذارشتہ در تسطیر احوال خلفا ثلاثہ رجوع بمنظرہ فرمودہ۔  
اول خطبہ۔

الحمد لله الذی اظہر من آثار سلطانیہ و جلال کبریائہ النخ۔

نہایہ فی غریب الحدیث۔ بخط عرب خوشنما صیغ از نسخہ  
کہ در کتاب مکتوب شدہ بود و در کتابت آمدن کتبنا ہفتاد و جزو۔

ترجمہ ابوالسعودات مبارک بن ابی الکریم محمد بن محمد بن عبد الکریم المعروف  
باین اثیر جزیری تحت جامع الاصول گذشت۔

غزینین ہر وی و غریب الحدیث ابی موسیٰ اصفہانی باخذ این لغت است  
به ترتیب حروف تہجی بالترجم حرف اول و ثانی و کل الفاظ تہذیب لغت  
منسوخہ۔

ابتدای کتاب این است۔

الحمد لله علی نعمہ بجمع مجاہدہ الخ۔

تفاسیر العرائس۔ بخط شیخ بجدول شکر ف نسخہ قدیم بلا نام کتاب  
دستہ کتابت تخمیناً چہل جزو در ابتدا ای کتاب این است۔

قال الاستاد ابواسحق احمد بن ابراہیم الثعلبی رحمۃ اللہ ہذا کتاب  
مشتمل علی ذکر قصص القران بالشرح والبیان واللہ المستعان وعلیہ

بکمالان و ہوسبنا و نعم الوکیل۔ ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم  
آقایی نیشاپوری گمانہ زبان و وزید و وراں بودہ صاحب منظر الانسان

گوید کہ تفسیر کبیر کہ فائق بر جملہ تفاسیر است از دست عبد العافر و تاریخ نیشاپور  
فرماید کہ استاد ابواسحاق صحیح النقل وافی العقل و کثیر الحدیث بود و تفاسیر

المراس در تفسیر قصص قران کتابت جزیل و محبوبیت بنیل در ماہ محرم  
سہ ہجری و بر وایتی روز چہار شنبہ سبت و یکم ماہ محرم

سہ ہجری و ثلثین و اربعمانہ وفات یافت۔  
نور الالوار۔ بخط نستعلیق صاف و در شکلہ کتوب شدہ در اصول

شرح منارست مولانا شیخ احمد العروفت بلاجیون در تصبیه ابیہی کہ  
 از صفات لکھنوست سکونت داشت نسب شریف مولانا بجزت ضدین کبر  
 می رسد حفظ قرآن در ابتدای اوان فرمود و در طلب علم رخت سفر بجا  
 مالک شرقیہ بست و تحصیل از ملا لطف اللہ کہ در کڑہ مانکپور جاوہ افادت  
 گزودہ بود کرد و بعد فراغ بحضور عالمگیر بادشاہ رسید بادشاہ مزبور مولانا را  
 بجزت دریافت بعد عالمگیر دیگر فرمان فرمایان ہندوستان ہم در احترام  
 مولانا فرودگذاشتی نمی فرمود و مولانا را حافظہ قوی بود چند انکہ ورق و ورق  
 و صفحہ و صفحہ کتب در سپہ را بر می خواند و قصیدہ طویل را اگر یکبار گوش  
 میکرد بی تکلف می توانست کہ افادہ اش بکند ارجح و زیارت شرف یافت  
 اوقات عزیز خود را در درس و تدریس پیوستہ می گذرانید و در اختلافات  
 دینی در شانہ بدرجات عالم ارواح از درکات وجودات جسمانی درجہ  
 عالی یافت نوحش مولانا را با بیہی نقل و در مقبرہ خاندانی وی مدفون کردند  
 تعانیف و بگرہم دارد۔  
 ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذي جعل اصول الفقه مبنيًا للشرائع الخ۔  
 ايضا شرح ثانی۔ قدیم برکافذ خانی بخط نسخ واضح سنہ کتابت نیست  
 نجوم الفرقان۔ نسخہ با کینز و جدول طلاء واحد و حروف از ششگرف  
 و لا جور و ازوشته نام کاتب و سنہ کتابت نیست تخمیناً بت جزو  
 مولانا مصطفی بن مولانا محمد سعید در بہد عالمگیر بادشاہ بخدمت شہزادہ

محمد اعظم شاه بود بفرض استخراج لفظی از قرآن مجید طرف صنعتی در این کتاب بکار برده  
اگر این نسخه پیش نظر باشد هر لفظ بقید جزو و رکوع یافت می شود تاریخ وفات مولانا  
منظوم نیاید مگر از اواخر قرن ثانی عشرت -  
ابتدای خطبه -

حد و ستایش متعالی از مقیاس قیاس منراوار جناب احدیت الخ -

نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض بخط عرب دو مجلد  
ثانی و ثالث نسخه قدیم است ترجمه قاضی شهاب الدین احمد بن محمد التحفاجی  
المصری الحنفی تحت حاشیه بیضاوی بحرف الحاکم گذشت تصانیف مبسوطه دارد  
مثل حاشیه بیضاوی که در هشت مجلد چاپ شده و نسیم الریاض در چهار  
مجلد کلان در یکمان الالیاء غیر ذلک چونکه جلد اول و آخر نبود از تحریر عبارت  
ابتدای یا آخری مجبوراندم -

نقد المخصوص فی شرح الفصوص بخط نستعلیق مایقرا در کنگر  
ضالی در سنه ۱۲۳۰ نسخه صحیح است تخمیناً بنسبت و دو جزو شرح فارسی فصوص حکم  
از مولانا عبدالرحمن جامی است ترجمه محی الدین علی صاحب فصوص کتبت  
فتوحات کبیه گذشت و ذکر مولانا عبدالرحمن جامی تحت هفت اورنگ ایشان  
بحرف فارسی می آید -

ابتدای خطبه -

الحمد لله الذی جعل صفائح قلوب ذوی الهمم الخ -

کتبت الاطراف علی الاطراف - اجمع الفقیه احمد بن علی بن حجر الشافعی



نقلت من حواشی نسختی من کتاب الاطراف للمزنی فی او اخر شهر ربیع الثانی و  
 کنت کتبت منه شیئا لیسیرا فی سنة ثم المحقق فیها شهادتہ المستعان، کنا  
 وجدت ذلک بخط جامعہ تتمدہ اللہ تعالیٰ برحمته باول نسخه المنقول ہذا منہا عبارت  
 بالابرورق اول کتاب بخط عرب ست تخمینا سی جزو در آخر این عبارت ست۔  
 نقلت یوم الخمیس سابع المحرم ۸۵۴ھ بالمسجد المحرام و کتب عمر المدعو بہ محمد  
 بلغ مقابلتہ باصل خط المصنف الذی کتبہ فقد صححہ۔

حاشیہ تحفۃ الاشراف ابی الحجاج یوسف المزنی ست از حافظ ابن حجر  
 کہ ترجمہ اش تحت مہنہات بحرین میم گذشت کتاب نادرست از کتابخانه  
 امیر اسمعیل یعنی بود۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذی لا تنقص احکامہ ولا تنفذ لوکان الحبر مدادا و الکلمات  
 کلامہ الخ۔

ترجمہ الارواح۔ بخط استملیق نسخ امیر بجدول شکر ف نسخہ  
 صحیح در ۸۵۴ھ ہنصد و ہشتاد و ہفت در عهد جلال الدین اکبر بادشاہ کاتب  
 شدہ کاتب کہ از اولاد قاضیخان است جہت خود کتابت این نسخہ کردہ در  
 تصوف است۔

ترجمہ شیخ الاجل امام الاکمل سید حسین ابن عالم بن ابی الحسن الحسینی  
 الملقب بہ رکن الحق والدین تحت زاد المسافرین گذشت۔  
 ابتدای خطبہ۔



بہ توفیقش چوروشن ویدم آواز \* سخن راہم بنامش کردم آغاز  
 گو ای مرغ زیرک حسد موی \* کہ بہت اور اسپاس منت اور  
 سپاس بقیاس و تہا ربی منتہی مرگی را کہ ملکش بی انبار است۔  
 نزمہ الارواح - بخط نستعلیق نسخہ کامل است نام کتاب و سنہ  
 کتابت نیست بظاہر حال نسخہ قدیم است نزمہ الارواح کہ بالاندک و شرف  
 مجموعہ آن اشعار است کہ درین رسالہ داخل کرد نسخہ ماسبق بطور تلخیص است۔  
 ترجمہ حضرت رکن الحق والدین حسین ابن عالم ابن ابی الحسن بحسینی المعروف  
 بحسینی مصادرات ترجمہ حضرت ایشان تحت زاد المسافرون بحرف زاکذشت۔  
 ابتداء سے کتاب۔

الحمد لله رب العالمین علی کل حال فی کل عین الخ۔

نہایتہ الاوراک فی درایتہ الافلاک - عبارت ظہری کتاب  
 تصنیف مولانا الصدر الامام اعظم العلامتہ الاعلم الافضل الاکمل المتبحر سلطان الملک  
 والافاضل افضل المتأخرین قطب الحق والدین رکن الاسلام والمسلمین محمود بن  
 مسعود الشیرازی ضاعفہ و معالیہ و عرس عن النوائب ایامہ و لیا لہ کتابتہ  
 ہز نظر مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ گذشتہ۔

عبارت خاتمہ کتاب۔

ترغمت من تصنیفہ و تصنیفہ فی یوم الاحد سئلہ تسع و سبعین وست ماتہ  
 من الهجرة النبویہ علی صاحبہا الف الف تحیہ و سلام۔  
 نسخہ طرہ یا و کار بست محض کہ در ہیئت است تلخیص ہیں نہایتہ الاوراک است

ترجمہ علامہ قطب الدین ششیرازی تحت دُرّة التاج بحرف وال گذشت۔  
استدای خطبہ کتاب۔

اما بعد حمد الله فاطر السموات فوق الارضين عبدة للناظرين المتوسلين الخ۔  
تفایم۔ بخط مستقیم و الدم مرحوم است کتاب فرمودند مختصریست در تعریف  
علوم ترجمہ جلال الدین سیوطی تحت جامع صغیر بحرف جیم گذشت۔  
استدای

الحمد لله والشكر لله والصلوة والسلام على خير نبي ارسله۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بخط ایقرار تخمیس تا چهار جزو۔

نصاب لصحیبان۔ در لغت منظومہ بر کاغذ خان بالیغ بر جدول طلاء  
خط نسخ پاکیزہ بخط محمد طاہر گادردنی در سالہ ہجری بعہد عالمگیری مکتوب  
شدہ دو صد و اسی شعر است۔

امام ابی نصر مسعود بن ابی بکر بن جمین جعفر الاویب الفراهی علامہ سید  
شریف بر این کتاب تعلیقہ نوشتہ مصنف مشائریہ از او بارہ قرن  
سابع بود۔

استدای کتاب۔

چشم گوید ابوالفضل فراهی الخ۔

نہایتہ الراغب شرح مقیمیدہ ابن حاجب۔ بخط نسخہ  
بلا جدول و لوح بر کاغذ خالی خوش تقطیع بلا نام کاتب و سنہ کتابت  
تخمیس تا پانزده جزو۔

جمال الدین ابو محمد عبدالرحیم اسنوی از شیوخ شوافع بود و تصانیف  
 سند اول دارد در سکنه ولادت یافت و تکمیل علوم از تقی الدین سلجوقی  
 و زکونوی و قونوی و ابی حیان و غیره نموده در ادب و اصول و عروض کامل  
 و در فقه امام زمانه بود و وی آخر کبار شوافع است مہات وجوہ ہر و شرح  
 منہاج و الاغاز و غیر ذلک از تصانیف اوست بامہ جامی الاول سکنہ  
 از دارالافتادہ اراقرار رفت و وفات وی برمان فیراطی مرتبہ مطول تو  
 کہ مطلعش این است ۵

نعم قبضت روح العلاء الفسائل + بموت جمال الدین صدر الافاضل  
 ابی کمالی خطبہ کتاب

قال شیخنا الامام امام العلامة مفتی المسلمین جمال الدین ابو محمد عبدالرحیم  
 الاسنوی رحمه الله الحمد لله رب العالمین وصلواتہ وسلامہ علی سیدنا  
 محمد خاتم النبیین و علی آلہ وصحبہ اجمعین۔

نفاہس الکلام و عرائس الاقلام در ۹۱۱ مکتوب شدہ  
 تریب پنجاہ جزو اتمام کلام از تہذیب اخلاق و بعضی بابا نفاہس صفائے  
 اربعہ و ہم ترجمہ بعضی احادیث نبوی و احوال دیگر بعضی بادشاہان نوشتہ  
 کتاب بطریق کشکول است صاحب کشف الظنون نفاہس الکلام و عرائس  
 الاقلام را رضی الدین احمد بن محمود السمرقندی نسبت کردہ کد امی ذکر مصنف  
 داخل کتاب نیست مگر بر پشت صفحہ اول عبارت مندرجہ ذیل است۔

نفاہس الکلام و عرائس الاقلام۔ معانی کتبہ و ترمیمہ و اعتنی ابا لیبفہ و تصنیفہ

ضعف عباد الله بنیة وجرماً و اقواهم معصيته و حسباً نزل الحیرین الشیرین النبی  
 بالانتشار ابی الحولین المنیفین عبد اللطیف المنشی اور وہ اللہ موار و اعتباریہ و احد  
 من مصا و عصیانه آمین آمین لا ارضی بو احدہ حتی اصیف الیہ العت  
 امیناً۔

ازیں عبارت نام منشی عبد اللطیف طاہر است عام ازیں کہ رضی الدین احمد  
 عمر قندی یا عبد اللطیف باشد ترجمہ کمی ازیں ہر دو یافت شد۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

حمدہ للعلی العادل۔۔ الذی لا شبہ لہ ولا معادل بہ تعالیت الاء۔۔  
 و تعالیت نعاوہ الخ۔

نواور المصا اور۔ بخط نستعلیق بالیقار تجمناً لبست خرد مصا و  
 فارسی مع اسناد از کلام شوای عجم نوشتہ کتاب کار آمدنی است  
 از تالیفات شکیب د بہار است کہ ترجمہ اش تحت بہار عجم بحرف (با) است  
 اصل مسودہ مصنف در دست منشی اندر من کہ شاگرد رشید مولف مزبور بود  
 افتاد و وی بہ ترتیب و تہذیب مسودہ استا و خود پر دست کتاب  
 را مرتب ساخت این نسخہ از کتابخانہ راجہ پیاری لعل است کہ معاصر اندر من بود۔  
 ابتدای کتاب۔

بعد ستایش خداوند خرد آفرین دانش آموزگار الخ۔

ہنج الملائعہ۔ بخط نسخ برکانہ خان بالیغ بخط نسخ عمدہ مجددان بجا اول طسلائی  
 والواج مختلف الالوان در ۸۸۶ ہجری بخط ملا علی المرشدی الشکالی تالیف

این نسخہ زیب کتاب خانہ سلطان محمود شاہ بہمنی بود کہ از دستخط و مہر و سہ  
ظاہر نسخہ مستند و خوشنام است۔

بہج البلاغۃ خطبات و دیگر اقوال جناب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ است  
صاحب کشف الظنون نسبت بہج البلاغۃ بسید رضی میکند و بیشتر اہل سنت  
بریں رفتہ کہ اقوال جناب امیر علیہ السلام نیست مگر علمائے مذہب اشاعری  
بر این متفق اند کہ ہمگی بہج البلاغۃ از جناب علی علیہ السلام است کہ سید  
شریف رضی جہ جمع نمودہ۔

وسید الشریف الرضی محمد بن الحسین بن موسی بن محمد بن ابراہیم بن الامام  
الہمام موسی کاظم علیہ السلام کینت وی ابو الحسن ولقب وی رضی است  
برادر کوچک میر تقی علی الہدی است قاضی نور اللہ شوستری و حق  
وسے گوید کہ قطب فلک ارشاد مرکز دائرہ ارشاد بود از اجل شاگردان  
شیخ مفید است۔ ابن کثیر گوید کہ وی بعد پدر خود نقیب بغداد شد و صاحب  
تاریخ مصر فرماید کان عالماً عارفاً باللغۃ والفرائض والفقہ والنحو وکان شاعراً  
قصیاً اماماً للشیعۃ و امام یافعی و مرآة النہبان فرماید و دیوان شعر کبیر  
یدخل فی اربع مجلدات و ہو کثیر الوجوہ و تصانیف دیگر ہم وارد چنانچہ امام یافعی  
کتاب حقائق التنزیل اور بسیار ستودہ ولادت با سعادت سید  
زبور در ۳۳۸ واقع شدہ در سنہ ۶۷۰ در بغداد و اینجہان فانی را خیر باد گفت  
فخر الملک وزیر سلطان بہار اللہ ولہ ولہی و قضایہ و اعیان شہر بہرینازہ  
وی حاضر آمدند وزیر مذکور بر و نماز کرد۔



صاحب کشف المحجوب خلاف صاحب مرآة العجمان سال ولادت سید رضی در ششده  
یافته والله اعلم۔

ابتدای کتاب۔

اما بعد حمد الله الذي جعل الحمد ثمناً لنعمايه ومعاذ من بلايه الخ۔

ترجمه البهجة في تشييد الاذان وتعديل الامم حبة۔ نسخه بخط

طالب علمی صحیح است سنه کتابت نیست تخمیناً شانزده جزو در طب بزبان عربی  
ترجمه شیخ داود الطالکی تحت تذکره اولی الالباب بحرف تاگذشت۔

ابتدای کتاب۔

سبحان من سجدت له جباه الاجرام صاغة۔

شرح المقرئین فی شرح منازل الشعیرین۔ نسخه بخط استعین

خوش تظلم نام کاتب و سنه کتابت ندارد تخمیناً سی و پنج جزو نسخه تدریس است

شرح فارسیست۔

منازل السائرین از پیر بهرات خواجه عبدالقادر انصاریست که ذکر جمیل حضرت

مربور تحت منازل السائرین گذشت شیخ شمس الدین محمد التبار کافی اصل است

از طوس است صاحب کشف الظنون نسبت این شرح گوید و هو شرح

ممنوع بالفارسیته جز این شرح بزبان فارسی شرحی دیگر بر منازل السائرین

نیست منازل را شرح بسیار نوشته اند مگر بزبان عربی۔ شارح مربور از اکابر

ارباب تصرف است در سلسله بحر میوه رحمتش به شاخسار طوبی پرواز کرد۔

ابتدای خطبه کتاب۔

محمد ک یا من شرح الصدور و اورک مناہج منازل السائرین بحقک یا من انطق الطیر الخ  
 نور البصیرون۔ بخط تعلق نسخہ قدیم در شکہ ہجری مکتوب شدہ نام  
 کاتب نسبت بہ نقیصہ خرد تمہیدناسی پنج جزو حکیم فاضل و اوستاد کامل ابی روح  
 ابن منصور بن ابی عبد اللہ بن منصور اصل وی از جرجانست بزیرین دست معروف  
 بود در عہد سلطان محمد ملک شاہ سلجوقی در شکہ ہجری بتالیف این کتاب  
 پرداخت و این کتابست در علاج چشم محتوی بروہ مقالہ ترتیب کتاب  
 بطور سوال و جواب است حکیم مزبور از اکابر اطباء سے قرن خامس است۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

بدانکہ اول علم زبان یونانی و سریانی بود الخ۔

نقیصی۔ بخط مایقرا بر کاغذ ہندوستانی در شکہ ہجری مکتوب شدہ  
 تمہیدناچہل جزو شرح موجز قرشی است در طب ترجمہ شیخ نقیص تحت  
 شرح اسباب بحر فین گذشت صاحب کشف الطنون نسبت این  
 کتاب گوید وہو معتبر لانه اجود و شروہہ۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

قال الشيخ الامام الجبر الکامل علاء الدین بن ابی الخزم القرشی۔  
 شر لالی۔ بخط نسخہ پاکیزہ مسودہ ترجمہ فارسی مقدار ایک جزو اقوال جناب  
 امیر علیہ السلام است۔ در آخر نام کاتب و سنہ کتابت نیست مگر خوب  
 نوشتہ۔  
 ابتدای خطبہ کتاب۔

قال امیر المؤمنین و امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ  
 وجہہ لہ کشف الغطاء الخ۔

**تفاسیر الفنون فی عرسل العیون**۔ بخط نستعلیق بحمد ولی  
 طلاستخیم قدیم کتبنا یکصد جزو در دو مجلد چیز نایب جامع علوم و فنون  
 بزبان فارسی بطور اختصار تحریر فرموده۔ ملا محمد بن محمود الملقب بہ شمس المملکت  
 والدین آملی الاصل از فحول علماء مذہب شیعی است در عہد سلطان ابو اسحاق  
 محمود شاہ غازان خان شروع یافتہ و بنام نامی و سے بہ توید این کتاب  
 پرداختہ در علوم معقول و منقول از مشایخ عمر خود بوده بعد وفات سلطان  
 غازان خان در عہد سلطان محمد خدا بندہ شرح بر کلیات و تائون  
 شیخ نوشتہ قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المؤمنین گوید کہ وی  
 مدرس مدرسہ سلطانیه بودہ سلطان غازان خان در سن ۳۱۰ ہجری فوت شد  
 و شرح قانون کہ از صاحب ترجمہ در وجود است در سن ۳۱۵ ہجری با تمام رسید  
 قاضی نور اللہ در مجالس المؤمنین در ضمن احوال آملی چیز با نسبت قاضی  
 عند کہ معاصرومی بود نوشتہ از او آب این تحریر بید و سنت کہ نعل شبیز  
 قلم را بجانب قاضی بگردانم و اصل مراد را گذاشتہ در پی وی افتیم بسبب  
 کہ شخصی بچو قاضی نور اللہ منخرافات بی سروین ما در کتاب خود بچہ  
 روراه وادہ القفہ صاحب ترجمہ از فحول علماء عمر خود است با قاضی عند  
 مناظر است داشت تاریخ وفات صاحب ترجمہ نیافتیم مگر از اعیان  
 مستند نامن است۔

استدای خطبه کتاب۔

حمد و ثنا و شکر بی انتہا حضرت بادشاہی را کہ افکار او کیا و انظار عقلا الخ۔

منتاج الافکار۔ تذکرہ بزبان فارسی ست۔ مرزا محمد قدرت اللہ خان  
گوپاموی در سال ۱۲۲۰ هجری از وطن مالوٹ خود بدراس رفت و آنجا  
بصحبت مصطفیٰ علیخان خوش دل و محمد ارتضاعلی خان خوشنودر سیدہ  
ستفید شد و بہ حضور نواب اعظم جاہ بہادر باریاب گشت و بعد وفات  
نواب مزبور چون نواب عظیم الدولہ سندھ نامی امارت شد بمنصب  
معتبر رسیدہ بخطاب خانی سرامیناز افسراشت و در زمان محمد غوث خان  
بہادر پسر نواب مزبور در سال ۱۲۵۶ هجری بہ ترتیب و تالیف این تذکرہ پرداخت  
و در سال ۱۲۵۹ هجری این نسخہ بہ تصحیح مولف بحکم نواب محمد غوث خان بہادر  
چاپ شدہ ماخذ این تذکرہ تذکرہ آذر و دالہ و آہنستانی و خان آرزو و  
تذکرہ پنجہمی زاین شعیق و سرد آرد و خزائنہ عامرہ میر آزادست بعضی شعرا  
ساحرین خود را ہم در این تذکرہ ذکر کردہ کہ بکار می آید انتخاب نفیس و احوال  
شعرا بعبارت سلیس کہ آداب تذکرہ نویسان است نوشت آدم خوش  
منکر و خوش لیاقت و خوش فہم ست سال وفات وی یافت نشد۔

استدای خطبه کتاب۔

ثنا و ابی گلشن سخن با بیاری حمد بہار پیر نیست الخ۔

نثر بہتہ القلوب۔ بخط نستعلیق ما یقدر نام کاتب و سنہ کتابت  
نیت تخمیناً شیخ جزوہ تقطیع متوسط و جغرافیہ ملکات ایران است۔



ترجمه خواجہ حمد اللہ مستوفی القزوینی کہ وی بغایت بلند پایہ و قوی مایہ بود تحت  
گزیده بحرف کاف فارسی مذکور است درین نسخه یک صفحہ اول از دست  
بروزمانہ بغارت رفت۔

ناز و نیاز۔ بخط مایقار نسخه خوش تقطیع تخمیناً ہشت بخود۔  
میر محمد زمان التملص بہ راسخ اصل وی از سرہندا است در عہد عالمگیر بادشاہ  
بود صاحب کلمات الشعرا کہ معاصر میرز پور بودہ می فرماید کہ وی از خوش  
خیالان جهان و بلند فطرتان زمان است طبع عالی و فکر سادہ دارد سر خوش  
گوید کہ در اکبر آباد با وی صحبتہا داشتم و مشقہا میکردم در شانہ ہجرت  
در سرہند کہ مولد وی بود وفات یافت سر خوش تاریخ وفاتش حدین  
یافتہ

محمد زمان راسخ خوش خیال \* در نیابہ جان انسیریں جاں سپرد  
چو تاریخ فروش دل از عقل خواست \* حسد و گفت بادل کہ راسخ ببرد  
ابتدا شعر مثنوی

ز کلکم سے صریح آہ بر نیاز \* نسیم کوی لبہم اللہ بر نیاز  
نسیم الربیع - بہ جدول طلا بر کاغذ خان بالینغ خوش تقطیع تخمیناً نئی جزو  
در سال ۹۳ ہجرت مکتوب شد ترجمہ ربیع الابرار از مخشری زبان فارسی است  
مولانا قوام الدین بن عبد اللہ فقیم مشہور و از علماء معروف مترجم ربیع الابرار  
است وی مسامر شاہ شجاع بود شرح مخفر ابن حاجب کہ تصنیف قاضی عقد الدین  
است شاہ شجاع از وی میخواند و در حضور شاہ فر پور مولانا مرحوم رتبہ عالی داشت



دی از اکا بر قرن ثامن است۔

استدای کتاب۔

حمد بسید و مبدعی را تقدست اسماؤه که بتا شیرج اقبال از مطلع آمال الخ۔

تشریح الالالباب الجامعه فی فنون الاواب۔ در فن محاضرات این

نسخه در ویار مغرب مکتوب شده و بشیوه نسخ مغربی است کسی که مهارت خواندن این

شیوه ندارد خیلی مضطرب می شود۔ کتاب ضخیم است بسیار در آورده نوشته تمیزاً

چهل جزو زبان عربی است۔ نام این کتاب در کشف الظنون نیافتم و ترجمه

شیخ عزیزالدین کیلی هم که مصنف این کتاب است در کد امی تذکره موجوده

به نظر نیامد شاید از علماء ویار مغرب بوده باشد۔

استدای خطبه کتاب۔

حمد المن زین بجافل الخلفاء بنجاسن الاذبا الخ۔

ناموس اکبر۔ زبان فارسی شمل برچیل ناموس که بفحوا می سه

خوشتر آن باشد که سیر و لبران به گفت آید در حدیث دیگران

در پیرانیه سیرانویسی چیزها از تصوف نوشته بخط نستعلیق واضح تفتیح کلاں نسبت

ترجمه مولانا ضیاء الدین گنجی بحرف قاف تحت قصه ابو مسلم مروزی گذشت۔

استدای کتاب۔ تمجید حمید احد که قل هو الله احد الله الصمد خطبه احدیت و صمد است الخ

نقالس اللغات۔ قدیم چهارپه لکهنوست۔ الفاظ هندی به فارسی و عربی

ترجمه نموده۔

گفت دیگر مثل این کتاب هنوز در وجود نیست۔

ترجمہ مولانا اوجہ الدین بلگرامی بحرف نائحت ترجمہ الف لیلة و لیلة گذشت  
ابتداء خطبہ کتاب۔

سپاس و ستائش نامہ دو مالک الملکی راست کہ گنجینہ لغات الخ۔

## باب حرف الواو

الوفار باخبار دارالمصطفیٰ۔ بخط نسخ عمدہ کاغذ مہرہ دارپاکیزہ مجید دل شکر  
نقش کلان در ۱۵۰۰ کتب شد تخمیناً ہفتاد جزو۔

نور الملتہ والدین علی بن احمد سمہودی عالم علوم طاہری و باطنی است و راجع  
مدینہ طیبہ کتابی باین جامعیت پیش ازین نہ نوشتہ شد ماخذ جذب القلوب  
الی و پارالمحبوب خلاصۃ الوفاست کہ سید سمہودی تخمیناً این تاریخ منطوق  
خود فرمودہ در ۸۸۶ از تالیف و ترتیب این نسخہ شریفہ عین اقامت خود  
بمدینہ طیبہ فراغ یافت و فات سید در اللہ واقع شد۔

اول کتاب ... ابجد حمد اللہ علی الاء والصلوۃ والسلام الخ۔  
واقعات کشمیر بخط شکست بر کاغذ مہرہ دار از تکلف عاری در آخر سال کتابت  
و نام کاتب ہم نیت تخمیناً بت جزو۔

محمد اعظم ولد خیر الزمان خان از اعیان قرن ثانی عشرت در عہد محمد شاہ  
بادشاہ دہلی بودہ سال جلوس یافت نشد در تخریر تاریخ دست رسی کامل و

مقدمہ دسہ قسم و خاتمہ۔ مقدمہ در بیان احوال و صفات کثیر۔

ششم اول در حالات ارباب حکومت قبل اسلام۔

ششم دوم۔ در حالات سلاطین اسلامیه۔

ششم سوم۔ در حالات سلاطین چغاتیہ۔

خاتمہ در بیان بعضی خصائص این شہر۔

اولہ۔ زیب صفحات و قرا تدا و ایجا و۔ الخ۔

وفیات الاعیان۔ بخط ولایت دو مجلد بجدول و لوح طلا بر کاغذ خان

با لنگ بسیار پاکیزہ ہر جلد تخمیناً شصت جزو متوسطاً التقطیع نام کاتب و سنہ

کتابت نہ نوشتہ شمس الدین احمد بن محمد الاربلی الشافعی المعروف بابنا

خلکان سماعت بخاری از ابن مکرم کرعہ و اجازت از موبد طوسی گرفت بوجہ

سیاری علماء رسیدہ قاضی شام ہم بود در آخر کتاب و فیات گوید چون

داخل مشق روز دوشنبہ ہفتم ماہ ذیحجہ ۷۵۹ شدم کثرت اشغال مانع اتمام

این کتاب شد تا اینکه بعد وہ سال رجوع بدیار مصر نمودم و چون بقاہرہ رسیدم

سبب شغل نبود پس این کتاب تمام نمودم۔ الحق در احوال اعیان بہترین

مصنف است در تہذیب و ترتیب اسما و تحقیق احوال داوسی و او کہ الی یومنا

متدل بر مورخ ست۔ صاحب و فیات احوال صحابہ و تابعین و بعضی دیگر

فرگنداشتر و صاحب مرآة الجنان داخل کتاب خود ساختہ من و جہہ تکلمہ و فیات

منو و ولادت قاضی شمس الدین و در سنہ ۷۸۱ و وفاتش در سنہ ۷۸۱ در قاہرہ

رودادہ۔

اول خطبہ۔

قال مولانا الامام العالم العلامة قاضی القضاة شمس الدین صدر الاسلام  
مقدودہ الانام الخ۔

ایضاً نسخہ ثانی۔ بخط نسخ خوشنما بجدول شنگرف درود و مجلد کلاں کہ  
در سنہ ۱۲۴۲ بخط حسن بن یحییٰ بن علی مکتوب شدہ نسخہ صحیح و صاف است  
ہر دو مجلد تخمیناً ہشتاد جزو۔

وسائل الی معرفت الاوائل۔ بخط نسخ صاف و خوشنما تخمیناً ۱۰۰ جزو  
بجدول شنگرف بر کاغذ کشمیری نام کاتب و سنہ کتابت نیست کتاب اوائل  
از ابو ہلال عسکریست جلال الدین سیوطی بہ تلخیص کتاب پرداخت و تاش  
وسائل کرد و آغاز ہر امری کہ در فرقہ مسلمین رو دادہ معہ کوائف ابتداش نوشتہ  
ترجمہ جلال الدین سیوطی تحت جامع صغیر گذشت۔

ابتدای خطبہ۔

الحمد للہ الاول فلیس لہ اخر الخ۔  
وقایہ السالک من الافات والمہالک۔ بخط نسخ  
نسخہ قدیم در سنہ ۱۰۵۹ یک ہزار و پنجاہ و نہدہ مکتوب شدہ تخمیناً ہفتادہ جزو متوسط  
التقطیع در تصوف است ترجمہ حجۃ الاسلام ابو حامد بن محمد الغزالی تحت  
ایضاً العلوم بحرف الف گذشت۔

الحمد للہ الذی زرع حب الاجتہاد والہدایۃ۔

واروات خواجہ میرور۔ بخط نسخ تالیق بجدول تخمیناً سی جزو

تفصیح خود در سال شش و فوات مصنف مکتوب شده در تصرف  
است ترجمہ حضرت خواجہ میر محمدی المتخلص بہ وردت تحت علم الکتاب بحرف  
عین گذشت۔

دارواست۔ متن کتاب سبب طلب علم الکتاب است برین نسخہ  
از قلم خواجہ اشرف ہوی کہ برادر کہین خواجہ میر ورد علیہ الرحمۃ بودند این  
عبارت است کہ نقل می شود۔

صحیفہ شریفہ داروات یکصد و یازده<sup>۱۱</sup> وارده من کتاب سبب طلب علم الکتاب  
ہر دو شرح و متن من تصنیفات آیتہ اللہ عارف باللہ قبلہ و کعبہ پیر و مرشد برحق  
اول المجیدین حضرت خواجہ میر محمدی المتخلص بدرد مدظلہ العالی خلف الصدوق  
امام طریقہ محمدیہ ناصر ملتہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمیہ امیر المجیدین حضرت  
خواجہ محمد ناصر محمدی المتخلص بعندلیب صاحب کتاب سبب طلب نالہ عندلیب  
ایدنا اللہ منبرہ سرہ و قد سنابہ برکتہ برہ خلد اللہ طریقہ المحدثی و سلطانہ  
واقاض علی العالمین برہ واحسانہ۔

حضرت خواجہ سید محمد برادر کہین خواجہ علیہ الرحمۃ نجابت درویش سیرت  
بودند صاحب تذکرہ گل رعنا گوید کہ از فدا ایمان برادر کہین خویش است و بہ  
تقاضای دو دمان خود از نسبت ہای باطن ماہر و آثار تقوی از سیما  
حالش طلبہ از حضرت خواجہ اشرف ہویانی ہم در وجود آئندہ و مثنوی ہم دارند  
تاریخ وفات ایشان یا منست نشد این رباعی حضرت خواجہ اشرف ہویانی  
خط ایشان است رحمۃ اللہ علیہ۔



## رباعی

این نسخه به من که طهات است تمام به بیشک کلمات طیبات است تمام  
بی شائبه تحلفات است تمام به حق است اثر که واردات است تمام  
ابتدای خطبه -

الحمد لله العليم الملمم والقلم والصلوة والسلام على من اوتى جوامع الكلم وعلى آله الطاهرين  
و اصحابه الراشدين -

و بل الصدق شرح قطر النداء - بخط تعلق خوشنما در آخر نام کتاب  
در سنه کتابت نیست نسخه قدیم است تخمیناً است جزو مقدمه است در خوشنما  
و شرح هر دو از ابن هشام است -

ترجمه شیخ جمال الدین ابی محمد عبداللہ بن یوسف المعروف بہ ابن هشام النخوی  
تحت معنی اللیب بحرف میم گذشت -  
ابتدای خطبه -

الحمد لله - رافع الدرجات لمن انخفض له باله و فاع البركات لمن  
انتصب شكر افضل الخ -

واقفیه - بخط نسخ نسخه محشی صحیح در سنه ۸۲۳ مکتوب شده تخمیناً است  
جزو سید رکن الدین حسن بن محمد عبدالغفار الملا، حلی الاثر آبادی از اکابر  
علمائست در زمان سلطان محمد خدا بنده بود در علم خود شری کامل داشت  
بر کافیه شرح تلمذ نوشته کبیر و متوسط و صغیر متوسط با اسم واقفیه شهرت  
دارد و بر متوسط عاشق پیدار سید شریف است که بر مقام خود مذکور شد

سید زبور در کلاس ازین جهان رخت بر لبست -  
ابتدای خطبہ -

الحمد لله على اعظمته جلالة حمد غفر لوق بمطالعة جماله الخ -  
وصايا جناب امير عليه السلام - نه ورق بطور مرفوعه نوشته خلی  
خوب است نام کاتب نیست که از تسلیم عبد الله مروارید باشد  
ابتدای خطبہ کتاب -

ادعی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ولده و حسین صلوات الله علیهما الخ -  
وجود العاشقین - شیء ورق در تصوف بخط تعلیق علی بسیار پر تکلف  
و پاکیزه و بغایت تذهیب و صفای کتابخانه نواب اسد خان است و از تسلیم  
میر مؤمن المناطیب به معجز قلم حلیه کتبات پوشید ترجمه میر مؤمن تحت  
مجموعه قطعات حواله خامه و قانع نگار شد حضرت خواجه ناصر الدین و الدین عبید الله  
ابن خواجه محمود از اکابر باب تصوف است از مولانا یعقوب چرخ و مولانا  
نظام الدین خاموش ارشاد یافته و رزید و ریاضت اشتغال و رزید تا اینکه  
پر تو انوار الهی و رشحه فیوضات نامتناهی او را فرو گرفته حضرت خواجه چرخ  
ولایت آفر خست و به هدایت گمشدگان با دیده ضلالت پرداخت سلطان  
ابوسعید با حضرت وی اعتقاد و اثنق داشت و در جمیع جهات خود اجازت  
حضرت وی می خواست صاحب حبیب السیر گوید که سلطان از غایت نیاز مندی  
گاهی پیاده برابر اسپش رفته لوازم کمال ارادت بجای آورد مولانا خلی  
ابن مولانا کمال الدین حسین الواعظ رشحات عین الحیاة و احوال حضرت

قدس سر نوشته و تفصیل جمله امور که تعلق بحضرت خواجہ داشت کرده  
صاحب رشحات در فصل دوم مقصد اول تاریخ ولادت حضرت خواجہ صرح  
در ماہ رمضان سنہ ۸۹۵ ہجری نوشتہ و تاریخ وصال شب بہت و نہم ماہ  
ربیع الاول سنہ ۹۵۰ ہجری یافت امیر نظام الدین علی شیر المتخلص بہ نوالی کلمہ  
تاریخ وفات چنین نوشتہ

خواجہ خواجگان عسید اللہ \* مرشد سالکان راہ اہلبیتین  
شد مجتہد بریں کہ در فوٹوش \* سال تاریخ گشت خلد بریں  
ازیں تاریخ تفرقہ یکسال است صاحب رشحات از معتقدین و مستشرقین  
حضرت خواجہ بود و امیر نظام الدین علی شیر معاصروں پس در خیر سرد و تفسیر  
یکسال از چہ رو افتادہ بہ نہم فقیر نیامد  
ابتدای خطبہ کتاب۔

سپاس بیحد و ستایش بیحد مرقا و مطلق و حاکم بر حق الخ۔  
واحمدی۔ بخط نستعلیق صاف نام کاتب و سنہ کتابت نیست  
ہفتاد و پنج جزو شرح دیوان تہنی است۔

الامام المفسر علی بن احمد احمد الواعدی الیشاپوری تلمیذ اسحاق ثعلبی است  
کہ ترجمہ اش بحرف (عین) تحت عوالس البیان گذشت صاحب ترجمہ  
در عصر خود استاد نحو و تفسیر بود از وی تفسیر قرآن ہم بہت و تصانیف  
دیگر ہم دارد نسبت شرح دیوان تہنی امام باغی می فرماید شرح کتاب التہنی  
مشرحات تو فیاد لم یس من شرح و جمع کثر ہما مثلہ و ذکر فیہ اشعار

غزنیہ در سنہ ۶۸۰ در مینا پور راہی ملک مدد گشت۔

استبدای خطبہ کتاب۔

الحمد لله على سوانح النعم و له الشكر على جلال القسم الخ۔

و متابع ہلکر۔ زبان فارسی بخط نستعلیق خوشنما۔ بر کاغذ ہندوستانی  
بہ تقطیع خود بنندی احوال مہر راؤ ہلکر و دیگران کہ از خاندان بودند و در  
کتاب نوشتہ۔

موہن سنگہ یکی از توابع جنونت را سے ہلکر بود و بنا بر فرمائش وی بہ تفسیر  
و تفسیر این تاریخ پرداختہ و در سنہ ۱۲۲۳ ہجری با خستہ تمام رسانید قطعہ تاریخ  
خستہ تمام کتاب در آخر کتاب نوشتہ و ہو ہذا۔

یافت چون اتمام این اوراق چند ہفتہ گفتن تاریخ او شد نہ رض عین  
سال تاریخش جوڑ سیدم گفتم \* ہاتف غیبی کتابی لفظین  
ازین تاریخ سنہ ۱۲۲۳ ہجری بر می آید وہاں سال کتابت این نسخہ است۔  
احوال موہن سنگہ و رکدامی تذکرہ متاخرین دیدہ نشد۔  
استبدای کتاب۔

خداوند او را مراتب شاکر کہ اولیاء و انبیاء کوس با عرفناک حق سورتک زودہ  
باشند نہ در خور استعدا و قلم زبان و زبان قلم من بی برگ و نواست الخ۔  
دقایقہ الروایۃ۔ نسخہ قدیم بخط نسخ بسیار خوشی و صحیح تہنیت نامت  
جزو سنہ کتابت نیست۔

امام محمود الملقب بہ برمان الشریعہ بن صدر الشریعہ الاول عبید اللہ المجنوبی

از اکابر احناف است۔ انھذا علم از پدر خود صدر الشریعہ کو دینی بچپن واسطہ شاگرد  
 علوانی است۔ صاحب ترجمہ رانصانینف جلیلہ بسیار است۔ وقایہ الروایۃ  
 از ہدایہ انتخاب زوہ نوشتہ و مقصود تخریر این کتاب تعلیم غیبیہ اشدابن مسعود  
 کہ نبیرہ اش بود در خاطر داشت۔ صاحب فوائد البہیۃ فرماید کان عالماً فاضلاً  
 تخریراً کاملماً بحراۃ اخراجہ آفاخر اسنہ وفات وی بہ تحقیق نہ رسیدہ۔  
 استبدار خطبہ کتاب۔

حمد لمن جعل العلم اجل المواہب العنیہ واستناماً الخ۔

## باب حرف الحاء

ہفت اورنگ ملاحامی۔ نسخہ بخط ولایت برکانہ خان بالیغ بجدول  
 طلائی رویتی نوشتہ چند اوراق آخر کتاب ضائع شدہ بود حقیقاً از آفاکلب علی  
 شبیہ نویس نویسنیدہ پس دریں نسخہ ثانی از کاتب و سنہ کتابت  
 یافت نشد تخمیناً قریب چہل جزو است تا میں دم نسخہ دیگر از نظم نگذشتہ  
 مجموعہ مشویات ہفت گانہ ملاحامیت مولانا جامی از خاصان سلطان ابوالہفت  
 ابوالحسن بود سام میرزا اور تحفہ شاہی گوید کہ زہے سلطان حسین کہ ہجو جایش  
 ندیعی و ہجو نظام الدین امیر علی شیر جا کرش باشد۔ اصل مولانا از صفہان فرمولہ ایشان  
 جام است چنانچہ خودی فرماید

مولد مہام و رشوہ تسلیم ہر عہد جام شیخ الاسلامیت



ران سبب در بریده اشعار و بدو معنی بخش صلح جامی است  
 سلطان ابوالبقا سلطان حسین و نظام الدین امیر علی شیر که مطلق بادشاه  
 زور بود با مولانا کمال عقیدت و اخلاص داشتند و تصانیف مولانا مولانا  
 تخلصش واقع شده - در فن مثنوی هم مولانا قدرتی داشتند که جمیع تذکره  
 نویسان معترف باستادگی ایشان شده اند - امیر نظام الدین نوالی تاریخ  
 وفاتش چنین یافته

کاشف سیر الہی بود بیشک در سبب و گشت تاریخ و فاشش کاشف سیر الہی  
 گویند چون مولانا فوت شد سلطان ابوالبقا و سایر امرای دولت وی همراه  
 نفس مولانا آمدن بودند مثنوی اول سلسلہ الذہب است و این مثنوی  
 منتهاست بر سر دفتر بیت و فر اول -

بیت اول و فر ثانی

شبنوای گوش این فسانہ عشق و از سریرت سلم ترانہ عشق  
 بیت اول و فر ثالث - کہ مشہور ترجمہ شایع بود ذکرش بلا گذشت  
 سعد ایزونہ کارنت ایدل و ہرچہ کار تو بارنت ایدل  
 مثنوی دومی سلامان و ایصال بہ پیشش -

ای بیاد تازہ جان عاشقان و ز آب لطف تر زبان عاشقان  
 مثنوی سوم تحفہ الماحرہ شعر اول -

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہت صلاحی مسر خوان کریم

مثنوی چہارم سجدۃ الابرار علیہم اذکار حمد الرحمن الرحیم۔ المتوالی الاحسان۔

مثنوی پنجم یوسف زلیخا آغازش اینکہ۔

الہی غنچہ ہمید بکثرت \* مگلی از روغن جاوید بنامے

مثنوی ششم لیلی مجنون سرزیش اینکہ۔

ای خاک تو تاج سرد بلندان \* مجنون تو عقل ہوشمندان

مثنوی ہفتم خرد نامہ اسکندری۔ مطلعش اینکہ۔

الہی کمال الہی تراست \* جسمال جہان بادشاہی تراست

ہفت تسلیم۔ بخطوط مختلف مایقار بلا جدول و لوح نام کاتب و سنہ

کتابت نیت تخمیناً پانزویہ جزو۔ تذکرہ اعیان بہ ترتیب اقالیم سبعہ

از ابتدای اسلام تا سلسلہ نوشتہ۔ خواجہ امین الدین خلف الصدق

خواجہ احمد رازی کہ برادر خواجہ محمد شریف ہجری است خواجہ محمد شریف ہجری

پدر نور محل زوجہ نور الدین جہانگیر بادشاہ بود خواجہ امین زبور فضائل اراستہ

و از علوم معقولی و منقولی حظلی وافر داشتہ تاریخ تالیف تذکرہ ہفت اقلیم

رازیں رباعی مولف پیدا است رباعی۔

این نسخہ کہ ہست ہرچو فرود سن کو \* گزار تو کسی سوال تاریخ کنند

تا موشوی و رونہ بشگانی مو \* تصنیف امین احمد رازی گو

سال وفات خواجہ بیافتم گزار تاریخ تالیف کتاب ہویدا کہ خواجہ اراعیان

قرن ہادی عشر است۔

ابتدای خطبہ کتاب این است۔

نسر و پیکر کجی آرو پدید \* نام حسد ساز و آن را کلید  
 ہفت گلشن - بجز شکست خوشنما کاغذ ہندی تخمین سہا سی و پنج جزو  
 نام کاتب و سنہ کتابت نیست ظاہراً نسخہ قدیم است تقسیم کتاب ہر ہفت گلشن  
 گلشن اول مشتمل بر ۲۰ گلشن - گلشن اول در ذکر بادشاہان عزیزین و وہلی -  
 گلشن دوم در ذکر بادشاہان شرقی - گلشن سوم در ذکر بادشاہان بالوہ  
 گلشن دوم مشعر بود گلشن - گلشن اول در ذکر بادشاہان گجرات  
 گلشن دوم در ذکر فرماںبروایان خاندیس - گلشن سوم در ذکر بادشاہان بنگالہ  
 گلشن چہارم شش گلشن دارد - گلشن اول در ذکر سلاطین ہمینیہ - گلشن دوم  
 در ذکر سلاطین عادل شاہیہ - گلشن سوم در ذکر شاہان نظام شاہیہ - چہارم  
 بادشاہان حمید آباد - پنجم عمالکتہ - ششم برزیہ - گلشن ہفتم دو گلشن دارد -  
 اول بادشاہان سندہ - دوم بادشاہان ملتان - گلشن ہشتم بادشاہان کشمیر  
 گلشن ہفتم در احوال مشایخ ہندوستان - محمد باوی التحابب بکامور خان از امر  
 عالمگیری است اولاً نسخہ ہفت گلشن نوشت کہ بطور مقدمہ ان تاریخ و گزشت  
 ہست کہ باسم تذکرۃ السلاطین چغتایہ شہرت دارد ذکرش تحت حرف تا گذشت  
 در عہد بہادر شاہ ہم بحرمت بود و در ۱۰۳۳ھ یازدہ صد و سی چار زمان سلطنت  
 رہش از خیر ملقب بابو الفتح محمد شاہ از جہان فانی در گذشت جامعیت و  
 بیانت او از ہر دو تاریخ او ظاہراً فتوح کتاب بریں پنج است -  
 الحمد للہ رب العالمین و العاقبتہ للمتقین کہ قدرت بالغہ و حکمت باہرہ او  
 سبحانہ تعالیٰ الخ -

ہدایہ۔ درستہ جلد جلد اول و دوم و دو مجلد جداگانہ و جلدین اخیرین و در یک  
مجلد و در جلدین اولین نام کاتب دستنہ کتابت نیست مگر نسخہ بخط واضح نسخ بسیار  
محتوی و جلدین اخیرین ہم محتوی واضح مگر چہار مجلد یک خط نیست مقدار ہر سہ مجلد تخمیناً  
زائد بر یک صد جزو باشد۔

علامہ علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی۔ صاحب نوادہ البہیہ فی تراجم الخفصہ  
فرماید کہ کان الاما فقیہاً حافظاً محدثاً مفسراً جامعاً للعلوم منابلاً للفنون۔ غلو مدارج  
صاحب ہدایہ از ان الفاظ ظاہر ہر چندین علوم بہ شعور کم رغبت داشت۔ صاحب  
تراجم مزبور فرماید شاعر الم تراعیون مثلہ فی العلم والادب۔ بر قنات صاحب  
ہدایہ جمیع فقہاء اتفاق دارند و بسیاری اکابر از علامہ مزبور قنات آموختہ  
درستہ ۹۲ ہجری علامہ مزبور بعالم قدس خرامید۔ صاحب کشف الطنون گوید  
کہ سیرہ سال علامہ در تصنیف ہدایہ صرف سن اوقات خود نمود و انما ہنگام  
تحریر کتاب صایم می بود و کسی بر صوم او مطلع نمی شد بہ برکت زہد و ورع کتابش  
مقبول خاص و عام است نسبت ہدایہ بعضی از اکابر گفتہ ان الہدایۃ کا القرآن  
قد نسخت۔ ما صنفاً قبلہا فی الشرح من کتب یا حفظ قواعدہا و اسلک مسالکہا  
یسلم مقالک من زینغ و من کذب۔  
ابتدای خطبہ۔

الحمد لله الذي اعلى معالم العلم الخ۔

ہمیشہ جہار۔ بخط تعلیق صاف بر کاغذ ہندوستانی متوسط المقطع  
تخمیناً بازوہ جزوہ تذکرۃ الشوارح مختصریت متضمن باحوال شعرا و از شہد



ظلال الدین محمد اکبر بادشاہ تا زمان سلطنت محمد شاہ - در ہندوستان اقامت  
داشتند یا توطن گزیدند۔

کشن چند المتخلص با خلاص از شاگردان میرزا عبدالغنی بیگ قبول کشمیری است  
اصل وی از شاہجہان آباد است و ہما نجا نشو و نمایانہ و عمر عزیز خود در آن شہر  
جنت نشان صرف کرده پدرش اجل و اسس ہم از شاعری بہرہ داشتند  
و در صحبت فقر و صاحب کمال بسر برده صاحب ترجمہ از قوم کہتری است و این  
تذکرہ در سال ۱۳۶۶ ہجری صورت اتمام یافت بہ تکرار ہمیشہ بہار تاریخ اتمام تذکرہ بر وی  
میر غلام علی آزاد هنگام تحریر خوانہ عامرہ و لجمی ز این شفیق بوقت تسلیم گل عینا  
تذکرہ ہمیشہ بہار پیش خود داشتند چنانکہ از تحریر ایشان ہویدا تاریخ وفات  
اخلاص یافت شد مگر وی از ابنا می عمرن ثانی عشر است۔

است در خطبہ کتاب۔

ای ذکر تو گل فروزش بازار سخن رنگین ز تو برگ برگ گلزار سخن  
ہدیہ الشایقین بالیضاح تحفہ المحبین - نسخہ بخط ہندوستان واضح  
سنہ کتابت و نام کاتب از آخرت تخمیناً چہل جزو بہ تقطیع متوسط۔

میرزا محمد بن میرزا محمد رستم المناطیب بہ معتمد خان ابن دیانت خان حارثی عالمگیر  
شاہی اصل وی از بدخشان است و از اولوش چغتالی بر لاسس بودہ در زمان  
صوبہ داری عمدۃ الملک - میر خان در بلدہ کابل ولادت وی رودادہ  
و ہما نجا در ظل رافت و تربیت پدر نشو و نمایانہ چون در عمر ما زودہ سالگی نسخہ  
مستفی بہرہ البدعت فی معتقد اہل السننہ تألیف نمودہ کجندہ بادشاہ



گذرايند منصب سه صدی سر فزازی یافته و جاگیر مطابق تنخواہ بوی مرحمت  
شد و از تکالیف نوکری ہم ساف شده در اندک مدت از تحصیل سیس علم  
فارغ شده سر آمد علماء عصر گشت و بہ منصب شش صدی سر بلندی یافت  
و تا وقت فرودس آرام گاہ محمد شاہ پادشاہ بر مناصب عالیہ تیسام  
داشت گاہی از ارباب علم عالی نبود و مرزا رفیر نور دین اسرار الرجال  
بگانہ عصر خود بودہ یک کتابخانہ پاکیزہ درید اختیار او بود چنانچہ بہ جن کتب  
از کتاب خانہ وی کہ مزین بہ دستخط اوست از گردش زمانہ بدست این  
فقیر آمدہ در آخر سلطنت فرودس آرام گاہ وفات یافت۔  
ابتدای تحفۃ المجلین۔

الحمد لله الذي شرفنا بالعقل لاؤيسر به بين العالم والجاهل الخ۔

صاحب ہدیہ الشائقین شخصی مستملی بہ رضی الدین احمد بن محمد است کہ سببار  
خواہش نواب سعد الدین خان قطب الدولہ بہادر کہ یکی از امرا عالم شاہی  
است نوشتہ۔ ابتدای خطبہ این شرح۔

الحمد لله الذي خلق الانسان الخ۔

ہفت ہند کاشی۔ از غایت شہرت محتاج بہ نشان وہی نیست  
این قصیدہ بروش قطعات نوشتہ شد بفرمایش این حقیر مخدومی مولوی  
محمد رضی الدین دہلوی نوشتہ ہدیہ گرامی فرمودند۔

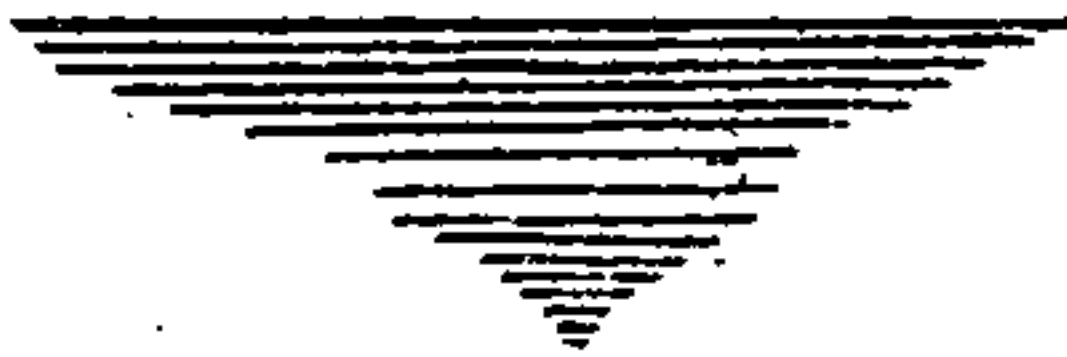
جواب مولانا خلف الصدق مولوی سلیم الدین ابن مولانا شہید الدین دہلوی  
کہ ترجمہ ایشان تحت ایضاح المقال بہ حرف الف مذکور شد مولانا رضی الدین

ترجمہ اور ای دیگر صفات کہ چلی در ذات مقدس الشیخان است در فن  
 خوشنویسی فی زمانہ تطبیق خود نہ دارد۔ این بہت بند کہ بروش اعنا  
 عبدالرشید ویلمی نوشتہ کاری کردہ بی ثابہ بہ بالغہ میوان گفت  
 کہ درین زمانہ نا قدر شناس فن خوشنویسی بر ذات وی منتهی شدہ  
 است عمر شریف الشیخان بزبان تفسیر این مجموعہ زائد بر چہل نہ گذشتہ  
 حاکم علی الاطلاق تا در جناب مولانا را از جمیع حوادث و تعییرات زمانہ  
 نگاہ دارد۔

ہدایۃ الاسلام فی مسائل الصیام۔ بخط نسخ تخمیناً دوازده  
 جزو در سنہ یکہزار و ہشتاد و مکتوب شدہ۔ مسائل صیام از حدیث  
 جمع نمودہ۔

استداعی خطبہ کتاب۔

الحمد لله الذی جعل الصدم حصناً حصیناً لا ولیا لہ الخ۔  
 ترجمہ حافظ ابن حجر ہیشمی تحت صواعق محرقة گذشت۔



# باب حرف الیا

دید بقیضا - نصف این نسخه از دست خاص میر غلام علی آزاد است  
 از این عبارت که نوشته شاه معروض صاحب مار هر دی یا نعم هویدا است در این  
 تذکره الشرف کسی به دید بقیضا از تالیفات سید غلام علی آزاد بلگرامی سلمه الله تعالی  
 هنگامیکه فقیر برای عقده بلگرام رفته بودم میر سید صاحب بمن دادند نسخه  
 اکثر بخیر مصنف است حقیر خود باعث کثرت محبت با حضرات بلگرام بسیار  
 نوشته های میر مرحوم دیده ام و حرف شناس ایشان شده درین  
 شکی نیست که از صفی بگوید و شصت تا اثنی عشر از دست خاص ایشان است  
 میر غلام علی آزاد بلگرامی حجت قدرت الهی و مورد فیوض نامتناهی است  
 صورت گلکش دم اعجاز عیسوی میزند و دید بقیضایش بازار سحر سامری  
 می شکند اگر ذات مقدس ایشان را حرف مختصر بلگرام گویم غلطی کنم  
 فخر بند وستان است او بی مثل سید مزبور از منهد وستان بعد قرن  
 عادی عشر رتخت است ولادت با سعادت جناب آزاد در محله سیدان پوره  
 واقع قصبه بلگرام روز نیکشنبه سنه ۱۲۰۰ هجری رو داده جناب سید محمد نوح  
 له الد آزاد از اکابر عمر خود بوده بسر کار نواب شاهنواز خان بچده میر سامانی  
 امتیاز داشت حضرت آزاد ساگرد علامه میر عبد الجلیل که در عهد عالمگیر منصبی مسند  
 داشت و از حضرت غلام نقش بند صاحب شرح قصبه خرنجیه هم انصاف یافته

حضرت آزاد بارادہ مع بیت اللہ روانہ ہوئے تھے۔ ان ملاقات حسنہ درمونی  
کہ از توابع مالوہ است باصفیاء ملاقی گشت ہنگام ملاقات این رباعی فی البدیہ  
ارشاد فرمود۔

ای حسامی دین محیط جو دو حسان \* حق داد ترا خطاب اصف شایان  
او تحت بدرگاہ سلیمان آورد \* تو آل نبی را بدر کعب رسان  
نواب بسیار مخطوط شدہ اعانت زاوراہ ورا حلہ نمود۔

صاحب گل رعنا گوید کہ سید مرحوم جز این رباعی گاہی لب مدح امیر سے  
نکستہ در عربی و فارسی ہم نظم و ہم شتر تصانیف عالیہ وارد تا ہنگام تشریح  
تذکرہ آرزو و خوشگوار گل رعنا سید منور بقید حیات بود باورنگ آباد  
وکن باعث التفات اولاد اصفیاء تمامت گزیدہ ابا با مور دنیوی نہ پر دستہ  
در شکر بجا رہتی پیوست۔

ابتدای بدیعنا این است۔

بجد من نظم الاشیاء و علم آدم الاسمار

## تتمت

بہون اللہ الملک الواب این کتاب فوائد انتساب و مطبع مقنن وکن واقع بلدہ حیدرآباد  
فرخندہ بنیاد سے ہوا اللہ عن الشرور والفتن بکتابت میر صدق حسین شہر ذی الحجہ  
۱۳۱۴ ہجری بمطبع حیدرآباد گزیدہ فقط

### تصحیحات:

۱۱/۱۱ ذوالحجوه، ۱۱۴/۱۲ عبداللہ، ۱۱/۱۲ یفتی، ۱۶/۱۲ سلجوقی، ۱۸/۱۲  
از و صادر، ۲/۱۵، ۱۱۲۹، ۱۳/۱۶، ۱۳/۱۶، ۱۳/۲۱، ہر تعابیر فی الجملہ پر مد غایت خوب دوسو سندست، ۲/۲۲ در،  
۲۹/۱۲ آیات بینات، ۱۹/۲۹، ۱۹/۲۹، ۱۹/۳۰، ۱۹/۳۰، ۱۰/۳۰، لاشعری، ۳/۳۲، ۳/۳۲، ۳/۳۲، ۳/۳۲، ۳/۳۲،  
۸/۳۹ المؤلف، ۵/۵۳، ۵/۵۳، ۱۱/۶۰، ۱۱/۶۰، ۱۶/۶۰، ۱۶/۶۰، ۱۶/۶۰، ۱۶/۶۰، ۶/۶۳، ۶/۶۳، ۶/۶۳،  
۱۶/۶۵ معترف، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵، ۱۸/۶۵،  
۱۴/۶۹ مشہور، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۵،  
۱۲/۹۶ ابن داؤد، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶، ۱۳/۹۶،  
ظاہر، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸، ۹/۱۰۸،  
۵ تیموریہ، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۲،  
نہایت، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸، ۱۰/۱۱۸،  
مشافہ، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸، ۱۳/۱۲۸،  
پاکیزہ، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴، ۱۵/۱۳۴،  
زجاج، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵، ۱۳/۱۳۵،  
بمادرد، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱، ۱۴/۱۶۱،  
۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱، ۱۲/۱۸۱،  
کتبہ، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹، ۸/۱۸۹،  
۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴، ۹/۱۹۴،  
تاجک، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸، ۱۳/۲۰۸،  
بدعات، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲، ۱۸/۲۲۲،  
۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰، ۱۳/۲۳۰،  
۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲، ۱۰/۲۵۲،  
۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸، ۱۴/۲۶۸،  
۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴، ۱۲/۲۷۴،  
قبیلہ بنی، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱، ۱۲/۲۹۱،  
۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲، ۶/۳۰۲،  
الانکار، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۱،  
۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۸،  
۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰، ۱۷/۳۲۰،  
لناس، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳، ۱۶/۳۲۳،  
بالدلیل، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴، ۱۲/۳۲۴،  
محمد و قدس، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲، ۱۰/۳۲۲،  
نوزغات، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵، ۱۳/۳۴۵،



۱۹/۳۶۳ بفت گزنی، ۱۸۳۶۶ خورد سرد، ۱۹/۳۶۶ شری، ۱۳/۳۶۹ بزم، ۲/۳۶۰ تفویض، ۸/۳۶۰  
 تقطیع، ۲/۳۶۳ کتاب، ۲/۳۶۴ ابتدای الکلام، ۱۲/۳۶۵ اسما لاند، ۱۸/۳۶۶ باقضا، ۲/۳۸۳ بسیار، ۱۴/۳۸۹  
 چو، ۱۴/۳۹۱ شفا، ۵/۳۹۲ فرمیشتن، ۱۸/۳۹۳ امن باشدت، ۹/۳۹۴ لودی، ۱۴/۳۹۶ الذی، ۲/۳۹۷ شیخ، ۱۳/۳۹۷  
 هذو، ۱۸/۳۹۷ ابتدائی، ۱۷/۳۹۸ بر بست، ۱۱/۳۹۹ بچونور، ۱۰/۴۰۰ افرانجا، ۱۱/۴۰۰ برابطی، ۱۲/۴۰۱  
 نیست، ۱۱/۴۱۲ صاف، ۸/۴۱۸ رسبدم، ۱۷/۴۱۹ بودو در، ۱۳/۴۱۹ مارف، ۹/۴۲۵ قول، ۱۱/۴۲۵ جالت، ۱۳/۴۲۷  
 متین، ۱۵/۴۳۶ اعظم، ۱۸/۴۳۸ شیخ، ۱۹/۴۳۸ بر، ۱۷/۴۳۹ نوری، ۱۹/۴۳۹ حال، ۱۷/۴۴۰ جنبلیه، ۳/۴۴۰ جنبلیه، ۱۲/۴۴۱ مذکور  
 ۱۱/۴۴۹ خسرو، ۱۵/۴۴۳ بیرون، ۶/۴۴۶ خلوت، ۹/۴۴۹ لویه، ۱۸/۴۴۹ الدارین، ۱۸/۴۸۶ اخطا، ۲۷/۴۹۳  
 دنیا، ۱۸/۵۰۱ نبازی، ۱/۵۱۳ نژود، ۸/۵۲۹ فارس، ۱۷/۵۲۸ از اطباء، ۲/۵۲۹ بیم، ۱۹/۵۳۳ چرخ، ۱۸/۵۳۹ کرد  
 ۱۹/۵۳۹ امیدوهر، ۲/۵۵۱ نیست، ۱۵/۵۵۱ بنف، ۱۳/۵۵۶ پتار، ۱۳/۵۵۶ و صدق، ۱۸/۵۶۰ ای  
 دارسته، ۱۳/۵۶۲ از تو، ۱۹/۵۶۲ بو امیر، ۱۳/۵۶۵ قدسی، ۱۳/۵۶۳ کرده، ۱۴/۵۶۵ اد فونست، ۱۷/۵۶۶ بد بارشکری  
 ۱۳/۵۶۶ نیافرید، ۱۴/۵۶۶ وزان، ۱۶/۵۶۸ زودی، ۱۷/۵۶۹ بر سفید، ۱۳/۵۸۰ دی خود، ۱۳/۵۸۳ نقلش، ۶/۵۸۴  
 پاس، ۱۹/۵۹۱ ز پرده، ۲/۵۹۲ ویتی، ۱۰/۵۹۵ منتها، ۳/۵۹۸ الواجب، ۱۷/۵۹۸ از پر خود، ۱۵/۵۹۸ بخاش، ۱۲/۵۹۹  
 نوشته، ۶/۶۱۳ بلین، ۶/۶۱۳ تنج، ۱۳/۶۱۳ حد، ۱۴/۶۱۴ شرد، ۱۶/۶۱۹ بچاپ، ۶/۶۲۰ بر بست، ۱۵/۶۲۱ ابسرتی  
 ۱۶/۶۲۲ برجا، ۳/۶۲۹ فوجدتها، ۱۷/۶۲۹ اگریه، ۱۷/۶۳۳ مزبور، ۵/۶۳۳ شریه، ۱۵/۶۳۵ دیانتم، ۱۴/۶۳۸ احمد بن منیل  
 ۱۱/۶۳۹ حد، ۱۰/۶۴۰ تحریر، ۱۹/۶۴۶ بعبارت، ۱۳/۶۴۹ الفاشش، ۱۰/۶۴۹ مزبور، ۲/۶۵۹ حرف دال، ۴/۶۵۹  
 جمعیه، ۸/۶۶۱ سنالی، ۱۴/۶۶۱ هنوز، ۱۵/۶۶۲ از تحریر، ۳/۶۶۵ لوک، ۱۵/۶۶۶ باشد، ۱۹/۶۶۶ احوال، ۶/۶۶۲  
 شوی، ۱۹/۶۶۳ در نفس، ۱۶/۶۶۳ انگیند، ۱۳/۶۶۴ گذشت، ۱۳/۶۶۶ ستر شد، ۱۷/۶۶۶ الصفات، ۲/۶۶۸  
 جرعه، ۱۴/۶۶۹ البکیر الذی، ۱۹/۶۶۹ تقطیع، ۲/۶۸۰ غایت اللد، ۵/۶۸۰ اسال، ۱۳/۶۸۱ فتح اللد، ۸/۸۲  
 ۱۲/۸۸۲ از ناز، ۱۸/۸۸۶ ارحمت، ۱۸/۸۸۶ فضای، ۱۰/۸۸۶ مقدم، ۱۸/۸۸۶ اکابر، ۱۲/۸۸۶ بنید، ۲۷/۸۸۶ در بیان، ۱۷/۸۸۶ اصمام، ۲/۸۸۰  
 شرکت خواجده، ۱۰/۸۸۰ امیر موم، ۳/۸۸۳ شریفه، ۳/۸۸۳ غلبه، ۹/۸۸۳ مزبور، ۱۰/۸۸۳ معتقب، ۱۳/۸۸۳ التوضی، ۱۷/۸۸۳  
 مالگیر، ۱۲/۸۸۶ وتلیم، ۱۲/۸۸۶ بمشابه، ۲/۸۸۶ جنازه، ۱۲/۸۸۶ نیست، ۱/۸۸۶ فرالدین، ۱۰/۸۸۶ العبادة، ۱/۸۸۶  
 گذشت، ۱۹/۸۸۶ پرداخت، ۱۵/۸۸۶ زنده دار بود، ۱۹/۸۸۶ مدینه، ۱۵/۸۸۶ لغوات، ۱۹/۸۸۶ که نموس، ۸/۸۸۶  
 نمک، ۱۵/۸۸۶ بذالک، ۱۷/۸۸۶ تخمینا، ۱۲/۸۸۶ حد، ۱۴/۸۸۶ عقلی، ۱۷/۸۸۶ مشارک تارت، ۱۴/۸۸۶ چیز، ۱۷/۸۸۶  
 جواهر، ۱۹/۸۸۶ بار و گل، ۸/۸۸۶ جمیسر، ۱۴/۸۸۶ بچو، ۵/۸۸۶ فرته، ۱۴/۸۸۶ اقسام، ۱۹/۸۸۶ الجسان  
 ۱۰/۸۸۶ مقصدا، ۱۳/۸۸۶ در سر نامه، ۱۵/۸۸۶ تیمیه، ۱۰/۸۸۶ تقطیع، ۱۸/۸۸۶ تلخیص، ۱۴/۸۸۶ حاضر، ۱۲/۸۸۶  
 قاضی میر، ۲/۸۸۶ پنجه، ۶/۸۸۶ خانت، ۶/۸۸۶ اقتضای، ۶/۸۸۶ العتیم، ۱۲/۸۸۶ زامرش، ۲/۸۸۶ بعضی  
 ۳/۸۸۶ بضبط، ۳/۸۸۶ فقور، ۱۸/۸۸۶ و از بارگاه، ۱۸/۸۸۶ متن است از ابن تیمیه، ۱۸/۸۸۶ حرف بیم  
 ۱۰/۸۸۶ نتمه، ۱۳/۸۸۶ روز، ۳/۸۸۶ دن، ۱۴/۸۸۶ کسکه، ۱۳/۸۸۶ فرق، ۲/۸۸۶ دبست، ۱۵/۸۸۶  
 برند، ۲/۸۸۶ جعفر، ۱۲/۸۸۶ باصنا، ۱۲/۸۸۶ السکلان، ۱۳/۸۸۶ ثعالبی، ۱۴/۸۸۶ سیج، ۱۸/۸۸۶ جزو، ۱۸/۸۸۶  
 در عهد، ۱۵/۸۸۶ قاضی خان، ۱۶/۸۸۶ تعون، ۳/۸۸۶ زمانه، ۲/۸۸۶ من بلائه، ۴/۸۸۶ فروغ، ۹/۸۸۶ غازی  
 ۱۸/۸۸۶ مخقر ابن، ۱۵/۸۸۶ جز، ۱۲/۸۸۶ اناض، ۱۳/۸۸۶ ایست، ۱۳/۸۸۶ تخفیف، ۱۳/۸۸۶ خواجده  
 ۱۸/۸۵۱ زان، ۱۳/۸۵۱ سربیت، ۶/۸۵۲ بردو، ۶/۸۵۳ هارج، ۱۳/۸۵۳ قبلها، ۱۲/۸۵۵ کلزار سخن  
 ۱۸/۸۵۵ و بانجا، ۱۰/۸۵۸

